

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Shia Books PDF منظر ایللیا



**MANZAR AELIYA**  
**9391287881**  
**HYDERABAD INDIA**



معجمنامه اغلاط مجلد دوم تہ المصائب کہ ہمز بد اغلاط درست نمودہ شد

صفحہ	بیمک	صحیح	صفحہ	بیمک	صحیح
۲	النجات	لغات	۲۳	۸	مقتل عراضن
۳	باویرہ خندان مشور ہوگا	فرحاک و خندان ہوگا	۴	۱۰	مقتل
۵	اور خوشخبری با باجیگا	بیب	۳۶	۱۴	بمسلم
۱۵	یزید	یزید	۳۹	۷	غریب
۱۱	اسوقت	امیوقت	۴۰	۱	فی
۱۵	یاسما تھو	یاسما تھو	۴۱	۱۴	فتھر تھ
۳	بمار	جناخہ بمار	۴۲	۱	ضرغام
۱۵	نسبتہ	نسبتہ	۴۴	۱۴	اس
۱۳	شیعین	شیعین	۴۸	۶	و بکے
۱۶	الحسین	الحسین	۴۹	۷	اللہ
۲۰	جناب امام	جناب	۵۰	۱۸	خنداج
۲۳	بکاء	بکاء	۵۱	۱	زبد
۴	تسر	تسر	۵۲	۲	تسفیما
۲۴	یگر گنا	یگر گنا	۵۳	۱۳	قالا و لے
۵	الخباء	الخباء	۵۴	۳	القیمتہ
۲۶	ب	ب	۵۵	۱۵	بمواکرتھا
۱۰	بنّا	بنّا	۵۶	۲	و خد متھما
۲۷	آکھ	آکھ	۵۷	۱۸	یا اثرے
۱۲	مخصیہم	مخصیہم	۵۸	۳	سوادک
۱۳	لولا	لولا	۵۹	۱۳	فغضب
۳۰	حتہ تقتل	حتہ تقتل	۶۰	۷	نفس
۳۲	پس	پس حضرات	۶۱	۱۵	سبیل
۱۴	بلغ	بلغ	۶۳	۱۴	ہدیہ



نمبر	کلمه	نمبر	کلمه	نمبر	کلمه	نمبر	کلمه
۴۳	اخذ	۱۰۴	اخذ	۲	فقر	۲	فقر
۴۴	انه قال	۱۰۵	انه قال	۵	اريد	۵	اريد
۴۵	زرود	۱۰۶	زرود	۶	يعتموها	۶	يعتموها
۴۶	بارجلها	۱۰۷	بارجلها	۱۵	ظما	۱۵	ظما
۴۷	يجزان	۱۰۸	يجزان	۵	خوشی دایا بایگانه	۵	فرماک ہوگا بسبب
۴۸	سیدنا	۱۰۹	سیدنا	۴	بکظم	۴	بکظم
۴۹	بوا	۱۱۰	بوا	۸	ذنبک	۸	ذنبک
۵۰	بوا	۱۱۱	بوا	۱۹	اوردت	۱۹	اوردت
۵۱	فی البحار الانوار	۱۱۲	فی البحار الانوار	۱۵	زیاد	۱۵	زیاد
۵۲	نمازله	۱۱۳	نمازله	۴	عقد	۴	عقد
۵۳	فسل	۱۱۴	فسل	۱۰	شیب بن	۱۰	شیب بن ربی
۵۴	اد	۱۱۵	اد	۱۶	من	۱۶	من
۵۵	علف	۱۱۶	علف	۱۹	بن	۱۹	بن
۵۶	روح	۱۱۷	روح	۱	الرجال	۱	الرجال
۵۷	قطیع	۱۱۸	قطیع	۶	اهلك	۶	اهلك
۵۸	لما	۱۱۹	لما	۳	اريد	۳	اريد
۵۹	ردوهو	۱۲۰	ردوهو	۱۳	اتبیم	۱۳	اتبیم
۶۰	فراد	۱۲۱	فراد	۱۶	اتنی	۱۶	اتنی
۶۱	ایامها	۱۲۲	ایامها	۱۸	سمنون	۱۸	سمنون
۶۲	فسل	۱۲۳	فسل	۲	حسان	۲	حسان
۶۳	اقارک	۱۲۴	اقارک	۱۵	بنابر	۱۵	بنابر روایت
۶۴	فرکبوا	۱۲۵	فرکبوا	۱۴	العیاذ	۱۴	العیاذ
۶۵	ناولونه	۱۲۶	ناولونه	۹	بادیده خندان مشو	۹	سرد و خندان
۶۶	سلام	۱۲۷	سلام	۵	اور خوشی دایا بایگانه	۵	بسبب

در این کتاب از کلمات و عبارات عربی و فارسی که در کتب معتبره آمده است، جمع شده است.



صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۲۹	۵	ابَعِه	۱۶۶	۱۴	ذَرُونِي	۱۶۶	۱۴
۱۳۰	۱۲	يُجِبُهُ	۱۶۷	۲	يَا سَيِّدَنَا	۱۶۷	۲
۱۳۱	۱۲	كُو	۱۶۸	۶	نَقُولُ	۱۶۸	۶
۱۳۲	۱	فَقَالَ	۱۶۹	۱۲	الْحَبِيبُ	۱۶۹	۱۲
۱۳۳	۱۸	الْحُسَيْنِ	۱۷۰	۱۲	لَا حَبِيبَ	۱۷۰	۱۲
۱۳۴	۱۹	أَمَرَ	۱۷۱	۳	فِي عَحْرَقِ	۱۷۱	۳
۱۳۵	۱۲	تَو	۱۷۲	۶	السَّيِّطَيْنِ	۱۷۲	۶
۱۳۶	۱۴	تَغْفِرُهُ	۱۷۳	۹	لَسِ	۱۷۳	۹
۱۳۷	۱۹	مَا نَتُ	۱۷۴	۱۱	صَبَغْتَنِي	۱۷۴	۱۱
۱۳۸	۱	الْمُرْتَضَى	۱۷۵	۱۳	الرَّجَالَةِ	۱۷۵	۱۳
۱۳۹	۵	وَأَعْلَى	۱۷۶	۹	فَقَالَ	۱۷۶	۹
۱۴۰	۱۱	هَالِكٌ	۱۷۷	۱۱	رُزِيَ	۱۷۷	۱۱
۱۴۱	۱۹	فِيمَا	۱۷۸	۶	عَنِ الصَّادِقِ	۱۷۸	۶
۱۴۲	۱۲	عَنْ يَوْمٍ	۱۷۹	۸	فِي	۱۷۹	۸
۱۴۳	۱۹	رَوْزِ	۱۸۰	۷	رَمِيلاً	۱۸۰	۷
۱۴۴	۲	يَوْمَ	۱۸۱	۹	يَدَيْ	۱۸۱	۹
۱۴۵	۳	فِي	۱۸۲	۱۶	رَمُوهُ	۱۸۲	۱۶
۱۴۶	۷	فِي	۱۸۳	۱۹	ثَبِ	۱۸۳	۱۹
۱۴۷	۱۴	عَلَيْهِ	۱۸۴	۱۳	لَا يَقْبَلُ	۱۸۴	۱۳
۱۴۸	۱۵	لِزُوَارِهِ	۱۸۵	۲	الْحُسَيْنِ	۱۸۵	۲
۱۴۹	۱۹	لِخَوْفِ	۱۸۶	۷	يَا أَعْلَى	۱۸۶	۷
۱۵۰	۳	النَّاسِ	۱۸۷	۹	كُنْتُ	۱۸۷	۹
۱۵۱	۲	مُحْصَوًا	۱۸۸	۲	فَكَلَّمَا	۱۸۸	۲
۱۵۲	۱۳	جَرَحَ	۱۸۹	۲	فَكَلَّمَا	۱۸۹	۲



رقم	معنى	معنى	رقم	معنى	معنى	رقم
٢١٣	ذَرِيَّةٌ	ذَرِيَّةٌ	٢١٨	الذَّابُّ	الذَّابُّ	٢
٢١٥	أَهْلُ حَرَمٍ	أَهْلُ حَرَمٍ كُو	٢١٩	وَاسْتَعَيْنَ	وَاسْتَعَيْنَ	٨
٢١٨	لَيْلَةٌ	لَيْلَةٌ	٢٢٠	قَتَلَ	قَتَلَ	١٩
٢٢٠	شَوَّابٌ	شَوَّابٌ	٢٢١	إِذَا	إِذَا	٩
٢٢٢	مَغْفِرَةٌ	مَغْفِرَةٌ	٢٢٢	أَصْوَاتٌ	أَصْوَاتٌ	١٩
٢٢٥	مَدَّ	قَدَّ	٢٢٥	دَمِنَ	دَمِنَ	٣
٢٢٨	الْمُؤَلَّاةُ	الْمُؤَلَّاةُ	٢٢٦	مِنْ	مِنْ	١٨
٢٢٩	مَخْتَا	مَخْتَا	٢٢٧	أَعْدَاثُنَا	أَعْدَاثُنَا	٥
٢٣١	كَهْ	كَهْ	٢٢٨	أَضْعَا	أَضْعَا	١١
٢٣٢	أَزَلَ	تَهَيَّأَ لِلزَّلِ	٢٢٩	عِنْدَ	عِنْدَ	١
٢٣٣	فِي الْأَنْوَارِ الْهَدَايَةِ	فِي الْأَنْوَارِ الْهَدَايَةِ	٢٣٠	مَفْرَقٌ	مَفْرَقٌ	١٥
٢٣٤	السَّلَامُ	السَّلَامُ	٢٣١	حَيَوَةٌ	حَيَوَةٌ	٨
٢٣٥	اللَّهُ	اللَّهُ	٢٣٢	الْحَسَنُ	الْحَسَنُ	١٤
٢٣٨	إِنَّهُ	إِنَّهُ	٢٣٣	فَطَمُوا	فَطَمُوا	١٢
٢٣٩	نَحْوُ	نَحْوُ	٢٣٤	الرِّجَالُ	الرِّجَالُ	٢
٢٤٠	الْغَنَمَةُ	الْغَنَمَةُ	٢٣٥	نِدَائُهُ	نِدَائُهُ	١٤
٢٤١	إِخْوَتُهُ	إِخْوَتُهُ	٢٣٦	كَجَوْ	كَجَوْ	١١
٢٤٢	لَوْ مَجْزِيَةٌ	لَوْ مَجْزِيَةٌ	٢٣٧	أَنْحَنَى	أَنْحَنَى	١٢
٢٤٣	فِي	فِي	٢٣٨	أَنْ يَحْمِلَهُ	أَنْ يَحْمِلَهُ	١٣
٢٤٤	عَنْهُ	عَنْهُ	٢٣٩	يَحْيَى	يَحْيَى	١٨
٢٤٥	بَكُوا	بَكُوا	٢٤٠	بِأَعْدَائِهِ	بِأَعْدَائِهِ	١٩
٢٤٦	مِنْ	مِنْ	٢٤١	كَانُوا	كَانُوا	١٣
٢٤٧	بِأَرْزَقِ	بِأَرْزَقِ	٢٤٢	مَقُولٌ	مَقُولٌ	٦
٢٤٨	رَمَوْهُ	رَمَوْهُ	٢٤٣	بِى	بِى	١٣



صفحہ	صفحہ	مصحف	مصحف	صفحہ	صفحہ
۲۰۴	۱	خیمگاہ	خیمگاہ	۲۵۳	۱۵
۲۰۵	۱۸	نَاشِرَاتِ	نَاشِرَاتِ	۲۵۶	۱۶
۲۰۶	۱۲	ثَلَاثَةٌ	ثَلَاثَةٌ	۲۵۸	۱۹
۲۰۷	۱۹	قَرَبُوسٍ	قَرَبُوسٍ	۲۵۹	۲
۲۰۹	۲	خَاصِرَةٌ	خَاصِرَةٌ	۲۶۲	۱۲
۲۱۲	۱۲	لِجَبْرَائِيلَ	لِجَبْرَائِيلَ	۲۶۳	۱۶
۲۱۵	۹	وَبِقَرَارٍ	وَبِقَرَارٍ	۲۶۹	۲
۲۱۶	۱۰	اِسْتِغَاثَةً	اِسْتِغَاثَةً	۲۸۱	۱۹
۲۱۷	۳	بَارِكْ	بَارِكْ	۲۸۲	۴
۲۱۸	۱۵	فَرَاتٍ	فَرَاتٍ	۲۸۳	۱
۲۱۹	۱۶	مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدٌ	۲۸۴	۳
۲۲۲	۱۸	مَوْلَايَ	مَوْلَايَ	۲۸۵	۱۰
۲۲۹	۶	عَبْدُ اللَّهِ	عَبْدُ اللَّهِ	۲۹۱	۷
۲۳۰	۷	الْجُودِ	الْجُودِ	۲۹۳	۱
۲۳۱	۷	مَجْمُوعٌ	مَجْمُوعٌ	۳۰۱	۱۶
۲۳۲	۱۲	مُوتِ	مُوتِ	۳۰۲	۷
۲۳۵	۶	اُمِّدْ	اُمِّدْ	۳۰۸	۱۸
۲۳۸	۲	تَنْدِيَّةٌ	تَنْدِيَّةٌ	۳۰۹	۲
۲۴۰	۱۸	الطَّغَامِ	الطَّغَامِ	۳۱۱	۹
۲۴۱	۷	رَاقٍ	رَاقٍ	۳۱۲	۱۹
۲۴۲	۸	سَيِّدِنَا	سَيِّدِنَا	۳۱۳	۱۱
۲۴۳	۱۳	الرَّاحَةِ	الرَّاحَةِ	۳۲۱	۲
۲۴۴	۹	مَوْحِدٍ	مَوْحِدٍ	۳۲۲	۷
۲۴۵	۶	بَيْتِ	بَيْتِ	۳۳۰	۵
۲۴۶	۱	دِيكَاه	دِيكَاه	۳۳۱	۱۵
۲۴۷	۱۸	سَب	سَب	۳۳۲	۱۶
۲۴۸	۱۲	اَوْصِلَهَا	اَوْصِلَهَا	۳۳۳	۱۹
۲۴۹	۱۹	بَلَع	بَلَع	۳۳۴	۲
۲۵۰	۲	تَام	تَام	۳۳۵	۱۲
۲۵۱	۱۲	اَو	اَو	۳۳۶	۱۶
۲۵۲	۹	فَتَشْرَبُ	فَتَشْرَبُ	۳۳۷	۲
۲۵۳	۱۰	اُقِمَّتْ	اُقِمَّتْ	۳۳۸	۱۹
۲۵۴	۳	الْحُورِ	الْحُورِ	۳۳۹	۷
۲۵۵	۱۳	فَاجَابَ	فَاجَابَ	۳۴۰	۱
۲۵۶	۱۵	سَعْدًا	سَعْدًا	۳۴۱	۳
۲۵۷	۱۶	اَو	اَو	۳۴۲	۱۰
۲۵۸	۱۸	تَوِي	تَوِي	۳۴۳	۷
۲۵۹	۶	الْخَطِيءُ	الْخَطِيءُ	۳۴۴	۱
۲۶۰	۷	الْبِكَاءُ	الْبِكَاءُ	۳۴۵	۱۶
۲۶۱	۱۲	قَرَعَ	قَرَعَ	۳۴۶	۷
۲۶۲	۱۳	اَو	اَو	۳۴۷	۱۸
۲۶۳	۶	قَرَبَانِ	قَرَبَانِ	۳۴۸	۲
۲۶۴	۱۸	مَقْرَبِينَ	مَقْرَبِينَ	۳۴۹	۹
۲۶۵	۷	وَعَبْرَةٍ	وَعَبْرَةٍ	۳۵۰	۱۹
۲۶۶	۸	اَلْخَطِيءُ	اَلْخَطِيءُ	۳۵۱	۱۱
۲۶۷	۱۳	رَسَالَتِ	رَسَالَتِ	۳۵۲	۲
۲۶۸	۹	دَو	دَو	۳۵۳	۷



صفحہ	صفحہ	حصہ	حصہ	صفحہ	صفحہ	حصہ	حصہ
۲۳۱	۱۲	مام	مام	۲۹۱	۱۵	سجدہ	سجدہ
۲۳۲	۱۲	بنی	بنی	۲۹۵	۱۳	اسکتی	اسکتی
۲۳۲	۲	رَبِّ اَصِفْهُ	رَبِّ اَصِفْهُ	۲۹۶	۱۹	یا نری	یا نری
۲۳۶	۵	نرجاؤز	نرجاؤز	۲۹۷	۵	اَخَذْتُنِی	اَخَذْتُنِی
۲۳۳	۷	لَا بُرَاهِیْمَ	لَا بُرَاهِیْمَ	۵۰۳	۱۳	کرتے ہیں	کرتے ہیں اور یہ یوں دیکھ کر سلام کرتے ہیں
۲۳۵	۱۰	الْاَئِمَّةُ	الْاَئِمَّةُ	۵۰۴	۱۹	گذرا	گذرا
۲۳۸	۱۲	مزید	مزید	۵۱۰	۱۶	جھنڈ	جھنڈ
۲۵۲	۸	التَّجِدِ	التَّجِدِ	۵۲۲	۱۱	جو جات	جو جات
۲۵۵	۷	بِالنَّارِ الْحَارِّ	بِالنَّارِ الْحَارِّ	۵۲۲	۳	یہی	یہی
۲۵۷	۱۰	زیارات	زیارات	۵۲۳	۴	تھا	تھا
۲۵۸	۱۶	انکے	انکے	۵۳۰	۷	مظلومہ	مظلومہ کے
۲۶۳	۹	یا	یا	۵۳۱	۶	دو	دو
۲۶۴	۱۲	مَسْحَنًا	مَسْحَنًا	۵۳۷	۸	دَعَانِی	دَعَانِی
۲۷۶	۴	بود	بود	۵۳۸	۳	أَضْعِی	أَضْعِی
۲۸۱	۵	غلیہ	غلیہ	۵۴۱	۸	ناگاہ	ناگاہ
۲۸۲	۱۰	شور	شور	۵۴۲	۱۶	عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
۲۸۳	۱۸	الْثَّنَتَيْنِ	الْثَّنَتَيْنِ	۵۴۴	۱۱	قَتِلُ	قَتِلُ
۲۸۷	۱۹	ثَنَّتَيْنِ	ثَنَّتَيْنِ	۵۴۸	۱۳	أَطْفَالَهُ	أَطْفَالَهُ
۲۸۸	۲	مَسْحَنًا	مَسْحَنًا	۵۴۹	۱۳	بَدَعُ	بَدَعُ
۲۸۹	۱۲	آیہ	آیہ	۵۵۰	۱	سے د	سے د
۲۹۰	۱	دروازہ	دروازہ	۵۵۳	۳	روز روز	روز روز
۲۹۱	۱۳	فَابُوا	فَابُوا	۵۵۴	۹	ید	ید
۲۹۱	۸	حاجزوہ	حاجزوہ	۵۵۵	۱۵	رست	رست
۲۹۲	۱	غلیہم	غلیہم	۵۵۶	۱۹	مَجَالَسَهُ	مَجَالَسَهُ



بقیہ صحیفہ انملاط متعلق مجلد اول نہر المصاب				صفحہ	نمبر	عربی	فارسی
بکاء	بکاء	۵	۲۱	۵۶۰	۴	الشَّرْكُ	الشَّرْكُ
فَوَاحِشِي	فَوَاحِشِي	۱۵	۲۵	۵۶۱	۵	مَالِ	مَالِ
فَرَاثِصُهَا	فَرَاثِصُهَا	۸	۲۶	۵۶۲	۱۲	لِلْحُسُودِ	لِلْحُسُودِ
فَالْحَقِيقِي	فَالْحَقِيقِي	۱۴	۲۷	۵۶۳	۱۵	نَآيَا	نَآيَا
عُمَرَيْنِ	عُمَرَيْنِ	۲	۲۸	۵۶۴	۸	السَّلَامِ	السَّلَامِ
تَنْدِبُ	تَنْدِبُ	۱۹	۲۹	۵۶۵	۱۰	الْحَيَاءِ	الْحَيَاءِ
عَلَى	عَلَى	۱۳	۳۰	۵۶۶	۲	صِيَانَتِ	صِيَانَتِ
قَالَ دَخَلَ	دَخَلَ	۱۶	۳۱	۵۶۷	۶	إِيَّاهُ	إِيَّاهُ
وُلْدُكَ	وُلْدُكَ	۱۲	۳۲	۵۶۸	۱۵	بَارَهُ	بَارَهُ
قَالَتْ	قَالَ	۱۱	۳۳	۵۶۹	۷	مَعَ	مَعَ
إِنْ	إِنْ	۸	۳۴	۵۷۰	۸	أَيُّوبَ	أَيُّوبَ
مُخَلَّفَ	مُخَلَّفَ	۷	۳۵	۵۷۱	۱	وَمِي	وَمِي
جَانِحِ مَقْتَلِ	مَقْتَلِ	۴	۳۶	۵۷۲	۱۴	بُؤْسَتِهِ	بُؤْسَتِهِ
مُبَارَكِ	مُبَارَكِ	۱۳	۳۷	۵۷۳	۱	مِنْ	مِنْ
أَنَّهُ مَذِينٌ مَقُولُ حَرْبِي	جَنَابِ	۱۸	۳۸	۵۷۴	۹	بَعْدَ	بَعْدَ
مُذْ	مُذْ	۷	۳۹	۵۷۵	۳	خَشَاكَ	خَشَاكَ
جَبِينَتِ	جَبِينَتِ	۵	۴۰	در مقدمات ضروری			
حَوَامًا	حَوَامًا	۱۴	۴۱	۲	۱۱	بِرْسَدَانِ	بِرْسَدَانِ
بَسْبِيلِهِ	بَسْبِيلِهِ	۵	۴۲	۴	۱۲	نَاذِكِ	نَاذِكِ
الْحَسَنِ	الْحَسَنِ	۳	۴۳	در جدول اسما شہداء			
بِسْ حَضَرَاتِ	بِسْ حَضَرَاتِ	۱۰	۴۴	۵۷۵	۱۰	حَضَرَاتِ اِمَامِ حُسَيْنِ	حَضَرَاتِ اِمَامِ حُسَيْنِ
مُحَمَّدِ	مُحَمَّدِ	۱۶	۴۵	التماس بخدمت ناظرین کتاب ہذا و ذکرین آنگہ این انملاط ضروری			
لَامِ	لَامِ	۶	۴۶	سوافق سفر و سفر و قومہ درست فرمایند کہ خالی از احسانات نخواہد بود			
				مترجم حاج مرزا معین علی کرملانی ۹۰ سوال حسنہا بحر فی نقطہ			



صفحہ	صفحہ	حصہ	حصہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۲۳	۴	ایا شہد	آبا شہد	۳۳۸	۱۳	وَالرَّافِضِيُّ	وَالرَّافِضِيُّ
۲۲۶	۱۶	اور	اور انکو ملا حضرت کا انکو	۳۳۲	۱۲	نَصِيرُ	نَصِيرُ
۲۲۵	۳	فَاتِلَت	فَاتِلَت	۱۶	۱۶	امِيرُ	امِيرُ
۲۲۱	۲	کر گیا	کر گیا کون نہ منوں غلام فوسری	۱۹	۱۹	امِيرُ	امِيرُ
۲۲۰	۶	بھارا الانوار میں	چنانچہ بھارا الانوار میں	۳۳۲	۱۳	عِقْدَا	عِقْدَا
۲۲۳	۱۶	اگر کوئی	نہیں مگر کسی نے بھرا اور اگر کوئی	۳۴۳	۶	برس	برس
۲۲۲	۱۳	نعت	اور نعت	۳۴۵	۴	برادر	برادر
۲۴۵	۱۰	کَا حِدِ	کَا حِدِ	۵	۵	وہ پاسو	وہ پاسو
۲۴۹	۳	عَلَى الْخُدُورِ	عَلَى الْخُدُورِ	۱۶	۱۶	پاسو	پاسو
۲۵۷	۵	چکر	چکر	۳۵۲	۵	چنانچہ	چنانچہ بھارا الانوار اور محرق اللہ
۲۵۵	۶	امالی	اور امالی	۳۶۲	۱۷	مین	مین
۲۵۵	۱۳	نازین	نازین	۳۶۳	۶	شاہ	شاہ
۲۶۱	۶	بجھی	بجھی	۲	۲	حال پر کہ	حال پر کہ
۲۶۲	۴	بھار	اور بھار	۷	۷	غازیہ	غازیہ
۲۶۲	۴	منقول	اور منقول	۳۶۵	۹	القصرات	القصرات
۲۶۶	۱۵	نایت نایت	نایت	۳۶۹	۱۳	فرمایا	فرمایا
۲۶۲	۱۱	فِي الْبَحَارِ الْاَنْوَارِ	فِي الْبَحَارِ الْاَنْوَارِ	۳۸۲	۱۹	کی	کی
۲۶۳	۸	بھارا الانوار	اور بھارا الانوار	۳۸۳	۲	فَاسْتَحْيَ	فَاسْتَحْيَ
۲۶۷	۱۷	نہیں	نہیں ہی	۷	۷	یَوْمَ عَظِيمٍ	یَوْمَ عَظِيمٍ
۲۸۳	۸	منقول ہی	چنانچہ منقول ہی منقول ہی	۷	۷	فَهَذِي	فَهَذِي
۲۸۷	۱۳	دو	دیکھیے	۳۸۷	۱۹	آلودہ	آلودہ
۳۱۷	۱۷	پس	پس حال عین کتاب کہ	۳۸۹	۱۰	قَالَ	قَالَ
۳۱۸	۶	یہ ارادہ	یہ ظلم و ستم	۳۹۹	۱۲	الْتَّمَاءِ	الْتَّمَاءِ
۳۲۵	۱۶	پس	پس جیوقت	۴۱۵	۷	بَسَطُوا	بَسَطُوا
۳۲۷	۱۷	اور وہ	تو وہ	۴۲۱	۱۷	نہیں ہی	نہیں ہی
۳۲۷	۶	قصاحت	قصاحت	۴۲۳	۱۳	بجھی	بجھی
۳۳۳	۱۶	فرمایا	فرمایا اور سن کر یہ ان حضرت کا بچپن برس کا تھا				



# مقتدات ضروری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين و  
 عترته الطاهرين اما بعد بخندست باریکت ناظرین و سامعین  
 کتاب ہذا خصوصاً ما بہرین اس فن سے التماس ہے کہ زمانہ سلف میں جو خوالی  
 و واقعہ خوانی کا زور شور رہا بعدہ نثر خوانی اور تحت اللفظ یعنی مرثیہ خوانی کا  
 شہرہ ہوا اور حضرات علمائے دین و فضلاء مقدسین اپنے بیان مجالس  
 عزائے حضرت اباعبداللہ الحسین علیہ السلام بیا کرتے تھے اور اکثر رؤساء  
 ذوی الاقتدار اور محبان حضرات ائمہ اطہار کے بیان بھی شراب مجالس  
 ہونا پڑتا تھا اور بوجہ خواندگی مذکورہ کے بجائے اور وجوہات چند گذر گئے  
 تھے اسلئے اپنے تلامذہ کو ہدایت فرمائی کہ جو احادیث فضائل اور روایات  
 مصائب حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام کتب معتبرہ و مستندہ عربی  
 و فارسی سے منتخب اور مرتب کر کے مجالس میں پڑھی جاویں تو البتہ باعث  
 ثواب جمیل اور اجر جزیل ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بے تکلف و تصنع کتاب  
 برداشتہ ذاکرین پڑھا کرتے تھے کہ یہ طریقہ قدیم تھا جیسا کہ اکثر اکابر معتبرین  
 سنا ہی بیان تاکہ نخل ماتم اور ضیاء الابصار اور خلاصۃ المصابی اور سحر المصابی  
 اور مجالس علویہ اور تجویر النعمہ اور مجالس الشیعہ اور زبدۃ المصابی  
 وغیرہ اردو میں تالیف ہوئیں اور صد ہا ذاکرین یا تملکین جا بجا مجالس میں  
 پڑھتے ہیں خداوند عالم انکے مؤلفین کو جزائے خیر دے کہ انکی توجہ سے



فی۔ یاتنا اس قسم کی ذاکری کو جیسے عرفاً حدیث خوانی کہتے ہیں روز بروز ترقی  
 اور بڑھ کر ہو کہ پسند حضرات علما ہی جو کہ ورثہ انبیاء میں اور فضل انکا عالی  
 مقامات و نکات سے نہیں ہوتا ہی مگر افسوس کہ اس فن میں بھی افراط  
 و تفریط ہوتے لگا حانظ حقیقی اپنے فضل و کرم سے نظریہ حاسدین سے بچا  
 رہے چونکہ یقین نہایت نازک و دیانت کا ہی مضامین مخدوش سے نہایت  
 پرہیز کرنا چاہیے مگر ہر شخص کو اسکا ادراک شکل ہی پس ضرور ہے کہ جو ذاکر  
 کوئی کتاب تالیف فرمائے تو اول کسی استاد کامل کو سنا کے حضرات  
 علما کی خدمت میں پیش کرے اور بعد اُنکے ملاحظہ کے قصہ طبع کرے  
 کہ تاسعہ الشہادہ عند الرسول اور عند الخلق مانع و نہی

یہ عاقبت انکے و موافق عقل	کہ فیض رابطیت شناس بنامی
یہیں پہنچ تہائی کہ قول پر سدن	دلیل راہ تو باشد بعتر و اتالی

جیسا کہ یہ منتخب بحر المصاب سب سے بہرہ المصائب کہ شتمل ہی بارہ معجزات  
 و فضائل و مصائب و شہادت عترت طاہرہ جناب رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ پر مرتب کردہ حایئ البحرین الشریفین ذاکر و زائر حضرت  
 اباعبد اللہ الحسین علیہ السلام اغنی اخى المعظم مرزا قاسم علی صاحب  
 سابق مدرس ششم مدرسہ ایمانیہ ہی اور حرف بحرف استادنا المعظم  
 المحققین تیداند اکرن سیدنا جناب مولوی میر سید علی صاحب قبلہ  
 و ام ظلمہ کو سنا دیا ہی چنانچہ ہر سہ مجلد کے اول میں توثیق جناب  
 مداح کی بھی سند موجود ہی پس ذاکرین سے امید ہے کہ بعد ملاحظہ



## د خواندگی کے پرت و عا کرین

انہی پیامر زاین ہر سر را کن مسکن و مد فتنہ کر یا	مؤلف نویسنده خوانندہ را انہی نگہدار از ہر پالا
---	---

اور اس مجلد کے آخرین حال اجمالی مختار علیہ الرحمہ اور قتل ہونا چاہتا ہے  
مظلوم کر بلا کا اور ولادت با سعادت حضرت صاحب العصر علیہ السلام  
و تحقیق حال جناب شہر یانہ اور سنجاست پانا ایک سید عادی کا پیرا و  
حال خواہر امام رضا علیہ السلام کا در سہادت با بیل ۱۲ و رفیقیت  
حاجت روانی مؤمن و طلب علم و بن اصناف ہوا ہی اور کثرت توثیق  
حضرات علما اور فضلاء اور شیخ محمد بن مسلم اللہ تعالیٰ عنہ  
یہ مقصود ہی کہ یہ پیر دان حضرات ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین  
یہ شہادت دیتے ہیں کہ کتاب ہدایہ جو پارہ فضائل و مضامین و شہاد  
مردم ہیں وہ سب سندی اور معتبر ہیں بلکہ اسپر اجماع حضرات علما  
و فضلاء فرقتہ ناجبہ علیہ ہر چہ و رثہ انبیا اور تابعین ائمہ ہدیٰ علیہم السلام  
پس حق سبحانہ تعالیٰ اس نعمت عظمیٰ اور شہرہ فیض کو آدھور قلم ہیں  
جاری رکے بحرمت الہی و آلہ الطاہرین کیونکہ بحرمت نہر شیون و عافیت  
ہوئی ہر ثبوت اسکا عند التقابل ہوگا اسلیے کہ اس میں خواصی ہوئی ہی  
یہ بطلان نہیں بلکہ با قیہ ہی پس خودی کو کیا و نخل ہی اور اس فن خاص کی  
ذاکری مثل سوز خوانی وغیرہ کے نہیں ہی جو سزا و راک کی ضرورت ہو  
جسکی ممانعت شریعت میں ہی پس اہل غنا خلاف شریعت غنا



کرتے ہیں جیسا کہ مسئلہ مآشیہ سے ظاہر ہی آور نہ ذکر کو بوقت خواندگی  
مصابیح کے اداسے حروف مختارج سے لازم ہی اور شعار اسلام سے  
یہ بھی نہیں ہے کہ منبر پر جو مقام انبیاء و اوصیاء و اولیاء ہی کوئی ذکر حالت جنائت  
میں ذکر فضائل و مصائب حضرات معصومین علیہم السلام کرے اور اگر  
از روئے استحقاق کے ایسا کرے تو فعل حرام ہی اور فعل حرام کا بھل  
لانا گناہ ہی بلکہ یاد ضرور نہاسنت اور باعث طول عمر ہی پس ایسے امور کا  
محاط رکھنا ذکر کو چاہیے اور ہر حال میں لازم ہی کہ عآجزی و خاکساری  
اور انکساری و فروتنی اور اخلاق نیک اور مروت و حمیت و غیرت  
اور محبت و مروت اور قناعت اور صبر و تحمل و علم و غیرہ جو محدود چیزیں  
شعار اپنا کرے اور بغض و عناد اور حسد و کینہ اور کذب و غیبت اور فسق  
و نفاق اور بہتان و ریا و غیرہ جو مذموم و مقبوح ہیں ترک کرے چونکہ  
زمانہ مازک افعال و اقوال ذمہ حصول دنیا کے تاباں دار کے لیے ہنر  
ہو رہے ہیں ایسے ہی لوگ فی زمانہ مآقل و زیرک کہلاتے ہیں حالانکہ یہ  
خیال نام و باطل ہی ایسے کہ عاقل وہ ہی جو فکر معاد سے غافل نہ ہو اور  
اہل زمانہ کا تو ظاہر حال کچھ اور باطن کچھ ہی اور حدیث میں بھی وارد ہی  
قال علیہ السلام اخوات الزمان جو اسیس العیوب جیسا کہ


شاعر کہتا ہے

چشم پوش از عین خیر و شین شر پیش نگاہ	زہناسے و گیران و خوشین گم کردہ را
سجہ و کف تو یہ برب دل پر از شوق گناہ	طرہ بر سر خجہ و بر سر سفید و دل سیا

عقل و نظر کا شریعت اور  
جو الاسلام بنیاد  
زین العابدین صاحب مآثری  
دام علیہم السلام  
واقعیات و  
کب از پیش و بلند خاں  
یہ چیزیں جو  
مقام و مقامات  
عبد و عبادات و  
کنندہ و عبادات و  
نات و عبادات و  
و ازات و عبادات و  
نات و عبادات و

نہ المصابیح



معصیت را خندہ سے آید تراستغفار و صا	
آورد سدی بھی اس بار عین کہتا ہے	
دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع حاجت بکام آید بر کی داشتنت نیست	خود راز عملهاست نکو ہیدہ بری وار در ویش صفت یاش و کلام تری و
پس انسان کو ہر حال میں لازم ہو کہ تواضع اختیار کرے اور تکبر نہ کرے اس لیے کہ ابتدا تکبر کی شیطان سے ہوئی ہے	
زناک آفریت خداوند پاک	پس ای بندہ افتادگی کن جو خاک
	شلم
ای برادر چو عاقبت خاک است نامہ بر حروف اختصاص تمام	خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی کردہ شد و التالام والا کرام
حررہ عاصی خان مرزا یعقوب علی کربلائی	
۹ ج ۲ ششم	
	



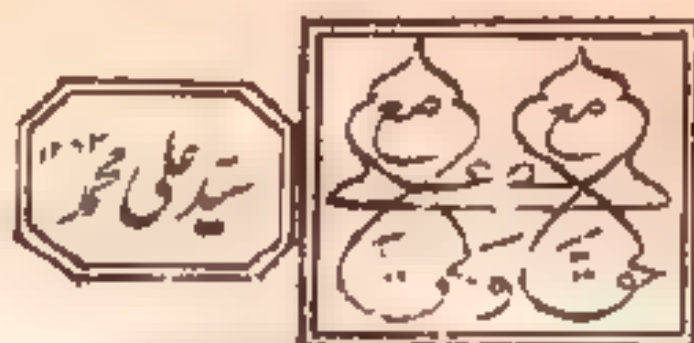
توثیق و تقریظ کتاب نہر المصابیح مجلد دوم دستخطی سرکار شریعت مد ار سحر ذخیرہ  
افضل الفضلاء اکمل الکمل صاحب القوۃ القدسیۃ والملکات المہمات  
وفہامی اقدس اعلیٰ ذی المجد والعلیٰ تاج العلماء البذل المنہر وقبیلہ  
وکیہ جناب السید علی محمد صاحب مجتہد العصر دام ظلہ العالی ما دام الایام  
واللیالی ابن جناب السطان العلماء علی اللہ مقامہ فی دار انکار

بسمہ سبحانہ ما اعظم شانہ

الحمد لله کفاء افضالہ، وصلی اللہ علی محمد وآلہ اما بعد  
یہ جلد ثانی کتاب ستطاب نہر المصابیح کی بھی شتمل ہوا حدیث  
وروايات معتبرہ فضائل و مصائب پر حضرات معصومین صلوات اللہ  
علیہم اجمعین کے اور مستند کتابوں سے حدیثوں اور تاریخوں کی مضامین  
اسکے منتخب و ملخص ہیں کہ جنکا پڑھنا اور سننا مجالس عزائے جناب  
فاس آل عبا علیہ علیہ آباءہم الطاہرین آلافت التیمۃ والثناء باعث  
اجر و ثواب بحساب کا ہی و حقیقت یہ کتاب قابل اسکے ہی کہ حضرات  
مؤمنین و شیعیان حضرات ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم الی یوم الدین  
میا کر کہیں بطور زاد کے اس خوفناک دن کے واسطے کہ جو بھوکے آئے  
کریم یوم لا ینفع فیہ مال ولا بنون کا مصداق ہی و رضا جزا  
خیر و سے اسکے مولف جوان صالح زبدۃ الزاکرین عمدۃ الزائرین  
حبیب نسیب ادیب ارباب حبیب لبیب فضیلت و کمالات و متکاہ  
حقائق و معارف پناہ سعید ازلی آخوند حاج مرزا قاسم علی صاحب



زاد قضاہ و دام نیاہ کو کہ انھوں نے اسکی ترتیب و تہذیب و تالیف  
و تصنیف میں بڑی زحمت اٹھائی ہے واللہ الموفق والمعين و یسیر  
توکل و یستعین



تقریظ و توفیق و تخطی فیض آب عالی جناب تقدس و توترع ایاب عمد و المحدثین  
سید المذاکرین علامی قناری مولانا و سیدنا جناب المولوی السید علی صاحب  
قبلہ محدث دام مجده العالی

بسم الله ذی المواهب والتعمر والحمد لله ذی الالاء والاکرم  
والصلوة علی النبی الاکرم محمد المبعوث علی العرب والعجم  
والہ الذین ہر اصحاب الفخر والعجد والشرف الاخر وأمتہ  
خیر الامم اما بعد ورین جزو زمان بقائد توفیق ایزد سبحان  
حبیب لبیب ادیب حبیب سعید اذلی حاج آخوند مرزا قاسم علی صاحب  
باضعت العبادین پارہ و انتخاب احادیث و روایات بر فضائل  
و مصائب اہل بیت علیہم السلام را حرفت بحرفت با سماع رسانیدند  
و بقصد ثواب در ضامے رب الارباب این چند اوراق در فضائل  
و مصائب آل اطہار سلام اللہ علیہم آثار التلیل و اطراف التشرار  
از بحر المصائب کہ مؤلف جناب مولوی میرا مدد علی صاحب محدث



مغفور و مبرور است غنیمت فرموده بکمال سعی و کوشش باضافه فضائل  
لائحه و عبارات قائله آنرا مزین کرده اند حق سبحانه تعالی جزای هر یک  
و اجر جمیل دهد و الله لا یستیع اجر المسئین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب  
العالمین و الصلوة علی محمد و آل الطاهرین و انا العبد المستکین الالی  
السید علی عفا الله عن جرایمه یم یوم الذین بجاه البنی و عمرته المعصومین

(فی تثنیه)

تثنیه و تقریر در خطی عالی جناب فضائل باب تقدس ایاب اسوة المحققین  
الکرام زبدة المدققین العظام ارج العلماء الراغبین فخر الفضلاء الاساطیر  
علامی فنامی اعنی جناب مولانا المعتمد و سیدنا المستند المولوی السید  
علی نقی صاحب قبله بد ظله العالی علی رؤس المؤمنین الی یوم الدین

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله ذی الشان العظیم و الفضل  
العظیم و لوات ما فی الارض من شجرة اقلام و البحر من  
بعد سبعة اجرام انقدت کلمات الله ات الله عزیز حکیم  
و الصلوة علی بنیه الکریم التیسیر البسیر الموئید بالذکر  
الحکیم و وصیه علی قاسم الجنة و النعیم و النار و الحکم  
و علی اله حج الله العظیم الحکیم لا سیم علی العطشان القلیل  
الانی هو خیر سلیل من نسل ابراهیم و قد ورد فی امره  
و قد ینا بذبح عظیم و نفیرت فی مصیبة البحار بانهارها  
و تد کدکت فی عزائه الجبال باحجارها و بکته الطیور فی



او کارها بل بکے علیہ المکوثر والتسليم اما بعد مرزا صاحب مجتبیٰ الفضل  
 حمید انصاف زبدۃ الاحیاء عمدۃ الاطیاب ذو الفضل العجلی علیہ السلام  
 مرزا قاسم علی صاحب حرمہ اللہ باطنہ اعفی وایلی کمال اہتمام و سعی  
 تمام این مجموعہ را کہ مشتعل بر پارہ از قصائل و مناقب و نوائب و مصائب  
 خامس آل عبا و اقارب و اصحاب آن امام کملون قبا علیہ و علیہم التیمۃ  
 و الثناء میباشد بتالیف در آورده و از کتاب بحر المصائب و دیگر  
 مصنفات علماء کرام اکثر مضامین آنرا منتقظ کرده و مقامات عدیدہ  
 ازین مجموعہ سدیدہ بنظر نجف رسیدہ شکراً اللہ جامعہا و اناب  
 ساء معہا و انا العبد الفقیر الحقیر السید علی نقی المدرس عنہ

علی نقی

توثیق دستخطی تقدس آب عالیجناب قدسی القاب حاوی منقول و محقول  
 جامع فروع و اصول افضل الفضلاء اکمل الکلام حکیم کلمات زمزم ماہر  
 سیدنا جناب مولوی سید علی اکبر صاحب ثبوت حکیم و امجدہ العالی ابن  
 جناب السید محمد مختار شاہ مصائب رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل التدبیر والبیضاء للحسین ذخراً وسیلاً  
 للمؤمنین لدخول الجنّاتین والصلوة والسلام الاکملین  
 علی سید الکونین محمد وآله البیضاء المصطفین اصحاب



فان كتاب لهر المصائب حاو للفضائل والمناقب والمصائب  
الزانية لائمة الاطائب عليها التلام المعتور المتعاقب والمنتخب  
من بحر المصائب قد انتخبه من هو جامع للتجايا الحميدة والخصال  
السديدة والفعال الرشيدة الحاج اخوند مرزا قاسم علي  
عاصله الان بلطفه الخمر واعلى وقد زاد فيه ما التقط من الزوايا  
الصحيحة من الكتب المبسوطة المعتبرة المستندة بما يناسب  
المقام ويوحد المرام جزاء الله خيرا الجزاء وحشره مع مواليه  
الامناء ووقفه لنشر فضائل الشهدا طوبى له فطوبى حرره  
الاحقر العاصم حكيم السنيه علي كبر الموسوي

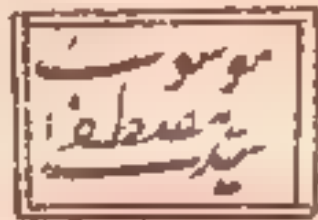
علي كبر الموسوي

تقرظ بناب فضائل مآب فواضل ايب اديب اريب سيب نسيب  
ناب افضل والكمال علامي فتامي ناب مولوي سيد مصطفى صاحب  
قصيد دام مجده السالي اين جناب سيد باقر ثاب صاحب حمدان

بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله الرحمن الرحيم هو انيس الدنيا كرسى  
ومع ان الله هو قائم وفيه على محمد خاتم النبيين وعيسى  
سيد الوحيين وآله النبيين الطاهرين امين  
فان كتاب لهر المصائب في مشهد ال علي بن ابي طالب  
عليه السلام اخوانا لشفاء وزينة اهل الوفاء الذين ساء  
دفعه ومنه ان الله ليعتق في الدنيا المد عوايقه من افواه



فلله دره که کیفیت احطاط فی جمعه لقد اورد فيه ما رغبت  
 الاسماع الى سمعه وناحت العيون عند استماعه باعلان  
 الذم مع وارساله فجزاه الله جزاء الاو في هذا السعي في الاخر  
 و لا ولى حذر الرأى عفوريه القوي مصطفى بن باقر الموسوي عفا عنه



تقریر دستخطی فضائل آب فواضل آیاب منبع الفضل والکمال مقبول  
 بارگاه ایزدالایزال ملا می فنامی مولانا السید المؤمن جناب المولوی  
 السید ابوالحسن صاحب قبله وام مجده العالی بن جناب حلج سید  
 نقی شاہ صاحب رحمہ اللہ

مسلماً و حامداً و مصلياً و مسلماً

اللہ درک اینها الحبيب اللبيب سالت مسألت الورع والتقوى  
 تاج مناهج الصديق و لستنا الصديق الشفيق الوفي الحاج  
 انور مرزا قاسم علي كذا لست مؤيداً بلطمة الخنجر واسماً  
 فيما مضى و قد كنت مؤيداً را خيبت من فضائل ال  
 العباد و مناقب صحاب الانبياء معان من بكت عليه الا  
 واستاء أسلوب الامامه و رزأ المدح عن الفقهاء و  
 التمسد أع حساين بن عيسى و حتى ان المصنف آء و نقية له الوفا  
 و رعاية الذين نزعوا عن الاولاد و دار في الاصل القبيح



وتترسو الامام مہر صدور ہو واثر واصلے نفوس سہرا مایر ہو  
 حتہ قاتلوا وقتلوا وجادلوا وجاتلوا رضوان اللہ علیہم  
 اجمعین الی یوم الدین وجزاک اللہ عنہم خیر الجزاء و  
 جعلک وایانا من زمرة الاولیاء وانا المعتصم بمجمل اللہ انقو  
 ابو الحسن علی بن السید نقی الرضوی عقر اللہ له سیئاتہ  
 واسکنہ محبوبہ جناتہ ۹ ج ۲ مسند ۳۱۸



توثیق و تظلی قدسی القاب تورع مآب قدوة الفضلا نخبۃ الحکما مولانا  
 بابہ سوری سید چو او صاحب حکیم دام ظلہ العالی ابن عالیجناب  
 سیاوشت پناہ و انسید سگری شہ صاحب مکہ حرم

کتاب المصائب  
 تالیف سید  
 محمد علی  
 صاحب  
 المصائب  
 علی بن  
 ابی طالب  
 علیہ السلام

الحمد لله رب العالمین والقدرة والسلام علی خیر خلقہ  
 محمد وآلہ الطیبین الطاهیرین ولعنہ اللہ علی اعدائہم  
 ومبغضیہم وظالمیہم وغاصبہ حقوقہم اجمعین الی یوم الدین  
 اما بعد ہر گاہ کہ نشہ و ذکر فضائل و مصائب حضرات ائمہ الطائب  
 علیہم السلام بعد از معرفت و فضل طاعات و اقرب قربات انہی سے  
 نما گمارد و است بہ الاختیار و شدت بہ الآثار بنبار علیہ اس زمانہ میں  
 جتا بہ فضائل مآب تقدس و تورع اعتبار عمدۃ الحاج و المعتمرین  
 زبدۃ الذاکرین و الزائرین جناب طاج آنوند مرزا قاسم علی صاحب



کر بلائی زاد فتنہ موفوق و مسدوساً جمع کرنے اس کتاب مستطاب سنی  
نہر المصائب کے ہوئی واقعی بناب مرزا صاحب ممدوح نے  
بکمال جدوجہد اس کتاب کو بحر المصائب وغیرہ سے منتخب مع اضافہ  
و دیگر روایات معتبرہ مشہورہ کے باسلوب مرغوب فرمایا ہی اور  
کافی روایاتی ہی اسپر توثیق حضرات علمائے کرام و ائمہ ظہیر کی فجزاء  
اللہ خیر الجزاء و انا الزاحی غفور یر الغنی جو ادین عسکری الحسینی عقی عنہما

جو اوّل  
یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۰ ہجری

توثیق فضیلت پناہ کمالات و سنگاہ عمدۃ الکملات بدۃ الفتن لا الہ الا انت  
المؤمن سولانا سولوی جناب السید ابوالحسن صاحب زاد فتنہ  
ابن المزوم سادات پناہ جناب السید ممدی شاہ صاحب

بسم اللہ و خیر الاسماء کلہا للہ

الحمد للہ علی نعمائہ و الاکانہ و الصلوۃ و السلام علی رسولہ و علی  
آلہ و حبیبہ حبیب لبیب، دیب اربب حاجی الحرمین الشریفین ذاکر وزان  
حضرت اباعبد اللہ الحسین آخوند مرزا قاسم علی صاحب کر بلائی سنہ  
اس زمانہ نامساعد میں بکمال جدوجہد و سعی و سعی میں اس کتاب  
نہر المصائب کو باسلوب مرغوب و ترتیب مطلوب درست و مرتب  
کیا اور تحقیقات مطالب میں بہت زحمت اٹھائی اور اس انتخاب  
احادیث و روایات پارہ فضا کل و مصائب حضرات سادات



الاطیاب کو تمہید و رابطہ شایستہ و پایستہ سلاک تحریر میں لائے  
 کرتا ذکرین و سامعین متاب ہوں اور اس کتاب مستطاب پر  
 توثیق اور تہر و دستخط علماء کرام و فضلاء عظام کافی و وافی ہی  
 حق سبحانہ تعالیٰ مولف محذو ح کو جزا سے خیر دے اور خیر دارین  
 عطا کرے اور اس امر کو انکا یا قیاستہ اللہ ما لحات اور وسیلہ  
 نجات گردانے بجزمتہ الہی و آلہ الطاہرین و آخر دعوانا ان الحمد  
 لشربہ العالمین وانا المذنب العاصی المسید ابو الحسن محمد بن



ترتیب و تلی عمدہ المحققین زبدۃ المدققین فضیلت مآب کمالات اکتساب  
 حۃ الحاج والزاہرین وحید الدہریاب مولوی مرزا محمد باقر صاحب  
 قیادیت المرحوم ملا احمد علی صاحب منقہ

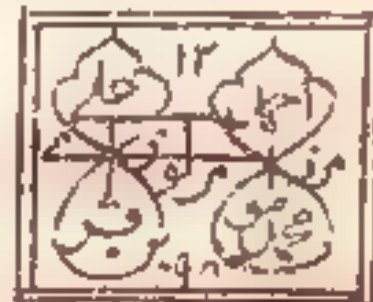
باسمہ سبحانہ

ما انتظر من شایع الاحمد علی اعظم اجور تالمصا بنایا بحسین علیہ  
 السلام بہ و نسبت محمد مصطفیٰ و علیہ السلام ہدی پس اس  
 کتاب مستطاب بہ و ابیاب شہ المصا سب لو کہ پارہ مناقب و  
 مصائب ائمہ الزاہرین و ابیاب شہ پناہ فضیلت و ستگاہ  
 زینۃ الزاہرین زینۃ الذاکرین آخوند علی مرزا قاسم علی صاحب

مکتبہ  
 فنیہ  
 حسن  
 ۱۲  
 ۹۰



زاد فضلمہ نے کتب معتبرہ معتمدہ سے احادیث صحیحہ و روایات مستندہ  
منتخب کر کے بعبارات رائقہ و بیانات واضحہ ترجمہ کر کے مرتب کیا  
حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ مولف کو اسکے جزاے خیر اور توفیق انتظام  
فضائل ائمہ اختیار کراست فرمائے کہ بطرز مرغوب و طریق خوش  
اسلوب بہمال تہذیب و احتیاط تالیف کیا اور کافی وافی ہوا سکی  
توثیق میں جو کہ جناب قدوۃ المتکلمین اسوۃ المتقین مولانا جناب  
تاج المسلمار اور دیگر اتقیا ادا م اللہ ظلال جلالہم نے اضافہ  
فرمایا ہے۔ اگر اچی عفو ربہ الغنی محمد یا مستر عفی عنہ۔



فهرس مجلد دوم حصه سوم بحال نهر المصاب و فضائل المصاب سید الشهدا

خلاصه قصص و روایت

نواب بکا و طلب بیت کردن و لید بکا نرید پید از جناب امام حسین گفتگو  
فیما بین دامن آنحضرت بر و خد رسول خدا و فاطمه زهرا و حضرت شدن  
و روانگی از مدینه منوره بیت مکه معظمه

ویدن بلال مجرم و فضائل گریه کنندگان و زائران جناب امام حسین  
و حضرت شدن آنحضرت از اهل مدینه و جناب ام سلمه و گریه و بکای آن  
معظمه از خیر دامن رسول خدا از شهادت سید الشهدا در خواب

و کرم و ذرات تحم و اجابت دعای حضرت زکریا و حضرت شدن جناب  
امام حسین بجهت نفی و این عباس و ربط آمدن اهل حرم بر لاش مظلوم  
کر بیا و ز عاشورا

ذات اهل گریه و بکا و واقعت شدن جناب امام حسین از حال اهل کوفه  
و آمدن افواج ملائکه و حین در راه مک و حضرت کردن و آمدن ایشان  
و عده کادار بار سینه های حضرت کردن و باز حضرت کردن ایشان را بر و زانو

مقتبات و گریه شدن بر بیت اهل بیت رسالت و آمدن عایشه اهل  
بیت و امام حسین و زستان آنحضرت از جناب مسلم بن عقیل را بگونه  
و رفتن بیت کردن از او شهادت شداتی بنی عروه علیه الرحمه

فضائل گریه کنندگان و شدن حضرت مسلم بن نجاشی و بعد با و مجروح شدن آن  
مظلوم و بیرون پیشانی از دانه آتش از بالاسی قلعه و شهادت آن مظلوم



۴۸	فصائل گریہ و اختلاط حال پیرانِ مسلم و محبوس شدن و بستم عارض شہید شدن آن ہر دو ہمیم بکوفہ	جلسہ ششم
۵۹	فصائل آہ سر و کشیدن مومن بر مصائب ائمہ ہدیٰ و روانگی امام سجاد از مکہ بعراق و فرستادن عبداللہ بقطر را مع شقہ بنام اہل کوفہ و شہید شدن آن بحکم ابن زیاد لعین	جلسہ ہفتم
۶۶	فصائل شیعہ و نامہ نوشتن ابن زیاد بیزید متضمن بقتل مسلم و عبداللہ بقطر و آمدن جواب و جاسوس مقرر کردن آن لعین و سبب عجلت روانگی امام حسین بعراق و ملاقات سلیمان و غیرہ و دریافت شدن خبر شہادت مسلم و ہانی و عبداللہ	جلسہ ہشتم
۷۶	فصائل اشک مومن بصدیت مظلوم کربلا و ملاقات شدن باز پیر و ربط عوض نمودن ابو تمامہ بروز عاشورا بخدمت امام حسین بر اسے نماز عجات آخری و شہادت سعید بن عبداللہ و زہیر بن فہر علیہما الرحمہ	جلسہ نهم
۸۴	فصائل اشک بر مصائب ائمہ ہدیٰ و ملاقات لشکر حر و میراب فرمود ایشان و ربط تشنگی امام حسین و اہل بیت آنحضرت	جلسہ دہم
۹۳	فصائل اشک مومن بر مصائب ائمہ ہدیٰ و ملاقات حر و نماز جماعتین ادا فرمودن امام حسین و گفتگوے حر با آنحضرت و رسیدن یزید کربلا و نامہ نوشتن حر باین زیاد لعین	جلسہ یازدهم
۱۰۱	گریہ جناب صادق بذکر امام حسین و مانع شدن حر بر فقاسے آنحضرت از رفتن راہ غیر کوفہ آخر رسیدن کربلا و رسیدن نامہ ابن زیاد بخدمت آنحضرت	جلسہ سیزدهم

۱۰۶	فقرات دفن شدہ	جس کا نام	ور و دیگر بلا و خریدن امام حسینؑ زمین مینوی و سبب فرمودن بابل قریہ و بط
۱۰۷	وفات شدن امام	جس کا نام	فضائل بکا و فرستادن ابن زیاد و عمر سعد را بکربلا و فرستادن محمد بن شیبہ و غیرہ را مع لشکر بکربلا و عمر سعد و کماوشدن میدان کربلا از لشکر اعدا و نہ رفت شدن امام
۱۰۸	فصل بکا و فرستادن عمر سعد کثیر لعین و غیرہ را بخیمت حضرت و بعد حصول جواب نامہ نوشتن عمر سعد باین زیاد و آمدن جواب آن لعین و سختی کردن بمظلوم کربلا و بیوہ و گولی جبرہ کلیدی و مصائب سید الشہداء	جس کا نام	ثواب گریہ و طلب فرمودن امام حسینؑ عمر سعد را وقت شب برائے امامت و گفتارے باہم و نامہ نوشتن عمر سعد باین زیاد و آمدن سرنگاہ مع جواب و فرستادن شمر مع لشکر و سختی کردن عمر سعد بحضرت و آمدن بجنگ و منع کردن از اب و محال نہم محرم
۱۰۹	بدیہ ام ایمن بخیمت اہل بیت و تشریف فرما شدن رسول خدا بخانہ جناب امیر و بیان فرمودن غربت و مظلومی اولاد خود و ربط شب عاشورا و میانی جناب زینب	جس کا نام	فضائل ترک حواج روز عاشورا و استعمال بگریہ و وجہ اعظم ایام مصیبت بنو ہاشم و عاشورا و صوم تا سوعا و عاشورا و مصائب امام حسینؑ
۱۱۰	فضائل صادق و کربلا و عاشورا و تشریف و نوحہ امام حسینؑ بر اصحاب حملہ کردن شمر	جس کا نام	و فضائل بیان ثار ان آنحضرت و نوحہ امام حسینؑ بر اصحاب حملہ کردن شمر





۲۵۹	فضائل عباسی و اجازت جہاد یافتن و گفتگو با کفار نمودن و بعد محاربه آوردن آب برائے اطفال و شہادت آن حضرت و توحہ امام حسین ۳	جلد اول
۲۶۳	ذکر اجمالی غزوہ احد و وقاداری عباسی بر ذر عاشورا و طلب اذن و اجازت یافتن از امام حسین و چاہ کندن و بعد جہاد شہادت آنحضرت و توحہ امام حسین بایتم عباس ۳	جلد اول
۲۸۴	فضائل گریہ و ماتم داران امام حسین و ذکر جہاد آنحضرت و عباس و بنی ہاشم و شہادت عباس و توحہ امام حسین بایتم عباس ۴	جلد اول
۲۸۸	فضائل بکا و خست و شہادت علی اکبر و گریہ و بکای امام حسین بایتم آن فرزند	جلد اول
۳۰۰	فضائل بکا و آمدن زینب و اہل حرم بر لاش علی اکبر و شہادت طفلی از اولاد امام حسین	جلد اول
۳۰۴	گریہ و بکای جن و انس و جن و طیور بر مصائب سید الشہداء و تنہائی آنحضرت و شہد شدن علی اصغر و رسانیدن لاش آن شیرخوار بنحیمہ و بقولے و فن کردن آن	جلد اول
۳۱۲	تمام آدم اسماء مقدسہ بختن و شہد شدن عبداللہ شیرخوار قبل شہادت علی اکبر	جلد اول
۳۱۹	دعائے بد کردن امام زین العابدین بجرطہ و ربط فقرات شہادت علی اصغر و عبداللہ بن امام حسن علیہ السلام	جلد اول
۳۲۵	ذکر اجمالی روضہ سیاہ و شہادت علی اصغر و دفن آن شیرخوار و توحہ امام حسین بایتم اقربا	جلد اول
۳۳۰	مدد و ینافق انبیاء نبوت و اطاعت رسول خدا و ائمہ ہدی و فضائل قلب سوسن و استغاثہ سید الشہداء ۴ و شہادت علی اصغر ۴	جلد اول
۳۳۱	آمدن ام کلثوم و غیرہ بمقتل و بیرون سید الشہداء ایشانرا بنحیمہ مع لاش اصغر و توحہ ام کلثوم	جلد اول
۳۳۶	علامت امام و حال امام زین العابدین با تملع استغاثہ سید الشہداء و ربط فقرات شہادت مظلوم کربلا ۴	جلد اول



مجلس چہارم	فصلیت مؤمن و استغاثۃ سید الشہداء و آماوکی نصرت نمودن ارواح مقدسہ انبیاء و اولیاء ملائکہ و شہداء و غیرہ و فقرات زیارت ناحیہ شمل شہادت سید الشہداء	۳۴۱
مجلس پنجم	پارشدن فرزند امام محمد باقر و ربط حال و دختر مظلوم کریمہ و فرستادن عریضہ بخدمت سید الشہداء و رسیدن قاصد بوقت کارزار	۳۵۵
مجلس ششم	فضائل و مصائب حسنین و پند و نصائح سید الشہداء یا عدا و بیہودگی ثمر و غیرہ و فقرات زیارت ناحیہ	۳۶۱
مجلس ہفتم	جواب ہر شدن سگریزہ یا عجاز جناب امیر و با عجاز سید الشہداء شجاعت یا فتن زن و مرد و در طواف خانہ کعبہ و ربط ستم خیال	۳۶۹
مجلس ہشتم	وجہ تسمیہ جناب سیدہ زہرا و منتقل شدن نور بروئے التور سید الشہداء و روایت ہلال بن نافع	۳۷۳
مجلس نہم	گریہ جناب صادق با ستمع اسم مظلوم کریمہ و گریہ دیکہ امام زین العابدین بر مصیبت پدر مظلوم خود و فقرات زیارت ناحیہ شمل بریکہ انبیاء و اولیاء و مرثیہ شاعر بر مصائب آنحضرت	۳۷۹
مجلس دہم	فصلیت اذان و اقامت و مؤذن و ربط نماز ظہر و عصر و افرمودن مظلوم کریمہ پر روز عاشورا و فقرات زیارت ناحیہ	۳۸۳
مجلس یازدہم	نزول ملائکہ و شریک شدن ایشان بجلوس و تفیض فرمودن خدا با امام زما از علم تازہ و ربط تعزیت بحبت خدا و آمدن دو ابن جنات بجنہ گاہ و ذکر شبیہ و دل و غیرہ مع شہادت حسنین و جناب عباس باید کہ این مجلس بہ محل بخوانند	۳۸۷

۵۳۹	قصه قتل کردن حجاج بن یوسف سید علوی را بر روز عید قربان و ذکر فضائل و مصائب حسین و نجات یافتن آن علوی	مجلس پنجم
۵۴۹	رقعتن خواهر امام رضا از مدینه بخراسان و رحلت فرمودن در قم و ربط و ردد خواهران امام حسین بکوفه و انتخاب مرثیه قاتلانی	مجلس ششم
۵۵۴	دوست داشتن خدا و رسول و وصی رسول و بعضی اصحاب که سه چیز از دنیا و ربط مصائب مظلوم کر بلا	مجلس هفتم
۵۵۹	ذکر هفت گناه کبیره و حد و قتل کردن قاتل با بیل را در ربط مصائب و شهادت اصحاب کسا	مجلس هشتم
۵۶۹	فضایات جهاد و خلافت نو پیغمبر خدا و ربط فقرات مصائب اهل بیت ۴	مجلس نهم
۵۶۹	ذکر شد اند دنیا و ربط مصائب و شهادت مظلوم کر بلا و مرثیه جعفر عقیق و نوحه جناب زینب ۴	مجلس دهم
۵۷۴	فضایات طلب علم دین و فضیلت امیر المؤمنین در ربط مصائب آن حضرت و شهادت و اسیری اهل حرم	مجلس یازدهم
۵۷۹	فضایات حاجت روائی سون و سیراب فرمودن امام حسین لشکر اسلام و جنگ صفین و ربط مصائب آنحضرت مع شهادت علی اصغر و علی و مطهر و اسیری بیکار	مجلس چهاردهم
۵۸۴	توسیل شدن حسین و روز نذر آتش ایشان مع والدین و ربط مصائب سید شهادت	مجلس پانزدهم
۵۹۱	شرف عطا فرمودن خدا سه چیز را در ربط آمدن اهل بیت بمقتل و بیای زینب و ام کلثوم و زیاب و سکنه و نوحه جناب زینب بر لاش برادر مظلوم	مجلس شانزدهم



قال مرجل مجلنا في اهلنا عليه روت القلوب

اس زمان پکت افتران مین مشلو به کل طالب منتخب کتاب بر انسانیت

جلد دوم

# مجلد

مؤلف

اخوند مرزا قاسم علی حساس کرمانی زبدۃ المآذین جناب مولوی سید علی حساس  
شده ۱۹۰۶

مطبع ناسر و کثرت واقع لکهنو مین سی من هوئی



جلد دوم  
حصہ سوم  
نہ المصائب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل شهادة الحسين وسيلة النجات المذنبين  
والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين والامة الصالحة  
المعصومين واللعنة على اعدائهم اجمعين الى يوم الدين اما بعد  
منعني و پوشيد و نرت که یلخص و تحب بجز المصائب بلکہ دوم کا حصہ سوم کو تیار  
و پر حال تریمی غرض اس آل عبا مظلوم کرا با بناب سید الشہداء کے شہادت اسباب  
واقراء اور مصائب اخصرت استع مال اجمالی تہ مختار جمہ اللہ کے کہ تفصیل  
او کی فہرس بالاس ہویدا و نظام ہر تو و با اللہ التوفیق ۛ

المجالس اول

فِي الْحَارِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ بَكْرِ عَبْدِ الْحُسَيْنِ أَوَّلِيكَ أَوَّلِيكَ  
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ بِحَارِ الْأَنْوَارِ مِنْ جَنَابِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَقُولٍ بِرِ  
ا کہ فرمایا اخصرت نے کہ جو مؤمن روسے مصیبت پر امام حسین علیہ السلام کی مالک کہ  
رواے یا اپنے تین تکلف رواے بہشت ان سب پر واجب ہو کل عین



بِأَكْبَرِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَأَعْلَى بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ فَإِنَّهَا ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِبَيْعِ الْحَبِيبِ  
 اور فرمایا جناب صادقؑ نے کہ روز قیامت وہ روز ہولناک ہوگا کہ جسکے خوف سے  
 تمام اہل محشر روتے ہوئے گھر چھوڑیں کہ دار دنیا میں روئی ہوگی مصیبت پر میرے جدِ مظلوم  
 امام حسین علیہ السلام کی پس صاحب اُس چشم کا اُس روز بادیہ خندان محسوس ہوگا  
 اور خوشخبری دیا جائیگا ساتھ نماز بہشت کے سبحان اللہ کیا مرتبہ ہونے کا مصلحتاً  
 جناب سید الشہداء پر سجدہ اور بے چھوٹا وطن یعنی مدینہ منورہ اور رسول خدا کا ہر  
 مقام حسرت اور حیا سے تاسف ہو کہ جس روز سے سردار انقیاد کو شوارہ عرشِ معالیٰ  
 فرزند رسول ثقلین جناب امام حسینؑ مدینہ منورہ سے طرف عراق کے روانہ ہوئے  
 اُس روز سے وہ گھرا لیا اور خبر کہ پھر نہ آیا وہاں واقعہ مؤمنین کیونکر آباد ہو وہ گھر  
 کہ جس گھر سے جناب امام حسینؑ سے سردارِ دو جہان اور ساتھ ان کے سترہ نوجوان  
 بنی ہاشم کہ صورتیں اونکی مثل ماہ کامل کے روشن اور تاملان ہوں کہ خاکِ شمل و نظیر  
 نہ وہ سب ایک دن صحرا سے کر بلا میں قتل و ذبح ہو جائیں پس یہ روایت غیر  
 اُنحضرت کی کتب معتبرہ میں یوں منقول ہے فِي الْمَقْتَلِ وَالْأَرْشَادِ وَغَيْرِهِمَا  
 أَنَّهُ لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ وَذَلِكَ لِلنِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ سِتِّينَ  
 مِنَ الْهَجْرِ وَقَامَ ابْنُهُ يَزِيدُ مَقَامَهُ كَتَبَ إِلَى وَلِيِّدَانَ يَأْخُذُ الْحُسَيْنَ  
 بِالْبَيْعَةِ جَانِحَةَ مَقْتَلِ ابْنِ مَخْزُومٍ وَأُورَاقِ شَاوِشِخٍ مَفِيدٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ أُولَئِكَ مِنْ  
 مَنْقُولِ بِيْرٍ كَرِيبٍ سَعَادِيَةٍ بِمَدِينَةِ مَكَّةَ تَارِيخِ مَآهِ رَجَبِ كَوَاوَرِ نِيَابِ رُوَايَتِ شَيْخِ مُغْنِيَةٍ  
 عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بِأَيْسُوْمِ تَارِيخِ كَوَاوَرِ سَنَةِ سَامَةِ هِجْرِيَّةٍ تَحْمِلُ أَوْ فَرْزَنْدِ اسْكَانِيَةِ اسْكَانِيَّةٍ  
 سَامِ كَوَاوَرِ اسْوَاقِ اسْ شَقِيَّةٍ مُوَافِقِ وَصِيَّتِ ابْنِ بَابِ كَوَاوَرِ اسْكَانِيَّةٍ بِأَمْرٍ وَابْنِ

بن عتبہ بن سفیان کے کہ معاویہ کی طرف سے حکام مدینہ تھیں ان میں مضمون کا رد کیا گیا کہ دیکھتے ہی اسکے امام حسینؑ فرزند رسول الثقلین سے بیعت طلب کرنا حضرات کیا ہے اذ بانہ کلمہ کہتا ہے کہ جو مجرم کے واسطے لکھا جا تا ہے وہ یہ ہے کہ ذَاتِ ابی سَعْنَةَ قَاضِرٌ عَنْهُ وَأَبْعَثَ اِلَی رَاسِهِ پس اگر امام حسینؑ بیعت سے انکار کریں تو بلا تامل مرنا کاٹ کر میرے پاس بھیجیے یا قَاتِلُ الْوَلَدِ اِلَی الْحُسَيْنِ فِي اللَّيْلِ فَاسْتَدْعَاهُ فَعَرَفَ الْحُسَيْنِ مَا اَرَادَهُ پس جب ولیدؓ مضمون نامہ پر مطلع ہوا اُسی وقت کہ وقت شب تھا کسی کو نہ دستِ امام حسینؑ میں بھیجا اور اپنے پاس طلب کیا جب اس شخص نے پیام دیا کہ اس شخص سے قتل کیا اُسی وقت وہ واقف اسرار بتایا ارادہ ولیدؓ پر مطلع ہوئے اور اس شخص سے فرمایا کہ تو چل میں آتا ہوں فَدَعَا جَمَاعَةً مِنْ مَوَالِيہِ وَاخْوَتِہِ وَبَنِيہِ وَامْرَءَہُ فَجَمَعَ السَّالِحَ فَاذْبَلْ اِلَیہِ عَتَابُ بْنُ عَلِیٍّ مَعَ اخْوَتِہِ الْارْبَعَةِ وَبَنُو الْاَخِيہِ وَوَلَدُہُ وَوَلَدُ مَسْلُکِہِ اَعْوَانُہِ وَانْصَارُہُ فِی وَقْتٍ وَاحِدٍ پس جبکہ وہ شخص جا گیا اُسی وقت حضرت نے سب اقربا اور انصار کو اپنی حضور میں طلب کیا اور حکم دیا کہ سب مسلح ہو کر حاضر ہوں چنانچہ حسب الارشاد اس جناب کے عباس بن علیؑ علیہ السلام مع اپنے چار بھائیوں کے اور فرزند ان امام حسنؑ اور فرزند اس شخص کے اور فرزند ان مسلم بن عقیلؑ اور سب انصار جان نثار مسلح ہو کر حاضر خدمت یا سعادت ہوئے فَسَارَ الْحُسَيْنُ اِلَی الْوَلَدِ وَامْرَءَہُ قِفُوا عَلَی الْبَابِ فَإِنْ سَمِعْتُمْ صَوْتِیْ قَدْ عَلَا فَادْخُلُوا عَلَیْکُمْ وَالْاَفْلاکَ پس بنو امام حسینؑ علیہ السلام مع جو امان بنی ہاشم و انصار و روافد ولید پر پہنچے اور وہاں سب ہمراہیوں سے فرمایا کہ تم سب بیان دروازہ پر ٹھہرو



کہ میں نہا ولید کے پاس جاتا ہوں اگر آواز میری بلند ہوا اور تم سنو تو وہی وقت تم سب باہر  
 اندر چلے آنا فدخل وكان مروان عليه اللعن عندنا فلما جلس نعى اليه ولید  
 معاوية فاسترجع الحسين ثم قرأ الوليد كتابه يزيد واما امره فبني من  
 اخذ البيعة پس حضرت حکم ویکر آپ بنفس نفیس اندر تشریف لائے واید وکھتے ہی سڑے  
 تعظیم کے اٹھا اور حضرت کہ مستر پشلا یا اسوقت مروان عین ہی پاس ولید کے  
 بیٹھا تھا ولید نے اول خبر پا کر کت معاویہ عرض کی حضرت نے فرمایا انا لله وانا اليه  
 راجعون بعد اسکے اُسے نامہ زید کا پڑھا اور موافق حکم اُس بھیا کے طالب بیعت  
 ہو فقال الحسين اتي لا اراك انت تقنع ببعثي له سراجا اباعه جهرًا  
 وان مثل لا يبيع خلف الابواب پس حضرت نے فرمایا کہ اگر میں بالفرض  
 مجس تخلیہ میں بیعت زید کی اختیار کروں تو غالب ہی کہ تو اور زید میرا اس بیعت پر  
 راضی نہ ہو گا تب تک کہ جمع عام میں بیعت اُسکی اختیار نہ کیجاوے اور قطع نظر اسکے  
 ہمارے امثال کو بھی کب زیبا اور مناسب ہی کہ تخلیہ میں عقب وحبیب کہ بیعت  
 اختیار کریں فضیلت و نزلت رتک فيه ونصيبه ونظرا ائنا الحق بالخلافه  
 والبيعة فقام مشكنا على سيفه اور فرمایا کہ ای ولید اب تو وقت شب ہی صبح کو  
 اس امر میں ہم فکر اور غور کریں گے اور تو بھی غور اور تامل کرنا کہ کون ہم میں سے لائق تھا  
 و بیعت ہی یہ فرما کر تو ارکوز میں بریک کر کھڑے ہو گئے فقال مروان عليه اللعن  
 يا وليد والله لئن فارقت الحسين الساعة ولعمري لا تری الا غياره  
 احبسه حتى يبيع او تضرب عنقه پس حضرت سندت اٹھے تھے کہ مروان  
 ملعون نے ولید سے کہا کہ امی نا فہم اگر امام حسین اسوقت تیرے قبضہ سے نکل گئے اور

بیعت نہ کی تو قسم بخدا کہ پھر تو کبھی سوائے غبار کے اور کچھ نہ دیکھیں گے مناسب یہ ہی کہ  
 اس وقت امام حسینؑ کو قید کر کے اگر بیعت یا ریا اختیار کریں تو عین مقصود ہو اور اگر بیعت  
 نہ کریں تو سرانجام کاٹ لے لے کہ پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا وہی المناقب وغیرہ فقہ  
 مروان و جرد سیفہ وقال مرسیافک ان یضرب عنقه قبل ان  
 یخرج من الدار و دسہ فی عنقه و ناقب و غیرہ میں یون منقول ہے کہ مروان  
 عین تلوار اپنی کھنجر سے اٹھا کر اس کے اوپر ولید سے کہا کہ جلا و کو حکم دے کہ ان کو قتل کرے قبل اس  
 کہ یہ گھر سے باہر نکلیں ورجون انشا اس شہی کی گردن پر ہی فوٹب عند ذلک  
 الحسین وقال یابن الزرقان انت یقتلن امر ہو گدایت واللہ ونحن اهل  
 النبوة و معدن الرسالة ینافخ اللہ و بنا خلد اللہ فہشلی لا یباع بمثل  
 یزید الخاسر شارب الشمر قاتل النفس المحرمۃ پس یہ بیانی مروان  
 عین کی دیکھا اس وقت امام حسینؑ علیہ السلام رنجیدہ ہو کر کھڑے ہوئے اور اس  
 ملعون سے فرمایا کہ امی فرزند زن زانیہ کیوڑ شہم تیری کیا مجال ہے کہ تو مجھے قتل کرے  
 اور ولید کو کب قدرت ہے کہ مجھے قید کرے قسم بخدا سے عزوجل کہ تو کا ذنب ہے اور  
 ہم اہل بیت نبوت اور معدن رسالت میں کہ جناب احدیت نے ہمارے نور سے  
 تمام مخلوقات کو بیدار کیا اور ہم پر رسالت اور ولایت کو ختم کیا پس یہ کب ہو سکتا ہے  
 کہ ہمارے امثال مقرب بارگاہ ذوالجلال یزید فاسق اور شرابخوار اور قاتل  
 مومنین سے بیعت کریں فلما ارتفعت الضجۃ دخلوا تسعة عشر من اهل  
 فاؤل من انضی بسیفہ علی بن الحسین وعباس بن علی وھجوا  
 جمیعاً علی من فی الدار سیوفہم پس جبکہ آواز بلند ہوئی اور جوانان نبیؑ



سُنی کہ انصار وہ جوان اہل بیت آنحضرت سے تھے سب ایک بار اندر چلے آئے سچاں لائے کیا  
 وفا شعار اور بہادر و جبار تھے اصحاب و اقربا اُس جناب کے مقول ہو کہ اولاً اُن پر  
 جسے تلوار بیان سے کھینچی وہ حضرت علی اکبر اور حضرت عباسؓ و لاور تھے اور ہمراہ  
 ان کے سب اعوان و انصار تھے تلوارین کھینچ کر چاہا کہ مروان اور ولید اور تمام رفقہ  
 اُن کے قتل کریں فَمَنْعَهُمُ الْحُسَيْنُ وَقَالَ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ لَا نَبْدُ بِالْقَتَالِ  
 فَخَرَجَ مَعَ مَوَالِيهِ إِلَى مَازِلَہِ پس اُس وقت حضرت نے اپنے اصحاب کو منع کیا  
 اور فرمایا کہ ہم اہل بیت رسول خدا ہیں ہمیں مناسب نہیں ہو کہ ہم ابتداً جنگ و  
 قتل کریں جب تک کہ طرف مقابل ہمارے قتل پر بقت نہ کرے پس وہ جناب  
 مع اپنے رفقاء کے دو تشریف لائے وَاقْبَلِ إِلَى قَابِ رِحْدِہِ رَسُولِ اللّٰہِ  
 وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ اَنَا لِحُسَيْنٍ بِنِ فَاطِمَۃَ فَرَخُلَہِ وَابْنِ  
 فَرَحِیَّتِ الَّذِیْ خَلَفْتَنِیْ فِیْ اَمَّتِیْكَ رَاوِی کہنا ہو کہ اسی شب کو حضرت  
 روضہ مقدسہ جناب رسالت آب پر تشریف لائے اور قریب قبر مطہر کے کھڑے  
 ہو کر آداب زیارت بجالائے اور بعد اُنکے عرض کی کہ اسی حیدر بزرگوار سلام ہو آپ  
 میرا کہ میں فرزند آپ کا حسین بن فاطمہ زیارت میں اور میں آپ کا وہ نور نظر ہوں  
 کہ جسے آپ بطور امانت چھوڑ گئے تھے کہ اے میری عظیم و قد کریمہ بیاد  
 قَدْ خَذَلُوْنِیْ وَضَيَعُوْنِیْ وَلَمْ یَحْفَظُوْنِیْ بِشَیْءٍ مِنْکُمْ عِنْدَ اَمَّاہِ وَہَمَّ  
 رَاسُہِ عَلَیْہِ فَاَخَذَتْہُ الثَّعْسَہُ پس یہ حیدر بزرگوار میں مت بفرمان  
 ساتھ میرا چھوڑ دیا اور مرست میری ضایع کی اور میری پروا اور مرست کو حفظ  
 نہ کیا بعد اُنکے حضرت قبر مطہرہ سوال فرمایا کہ یہ کون ہے کہ میں

اس اثنا میں ائمہ حضرت کی ایک نئی فضا پر رسول اللہ ﷺ نے صَدْرِهِ وَقَبْلَ مَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ دَبَّكَ وَقَالَ يَا بَنِي كَانِي اَرَاكَ عَنُقُ رَبِّكَ مَرْمَلًا بِمَا لَكَ مَذْمُومًا يَرْضٰ كَرْبًا وَاسْتَمَعَ ذٰلِكَ عَطَشًا لَا تَشْفٰ وَظَنًا لَا تَزْوِي بِسِ اسى  
حالت خواب میں نبی پر حالت تاب علی اللہ علیہ وآلہ تشریف لائے اور اپنی فریاد سے  
سینے سے لگا یا اور بہت پیار کیا اور فرمایا کہ اے بچہ بگا گویا یہ امر میرے پیش نظر ہے کہ غم  
تو زمین کر بلا پر اپنے خون میں لوٹ رہا ہے اور شدت تشنگی میں ایک ایک پانی طلب  
کرتا ہے اور کوئی تجھے پانی نہیں دیتا یا مانگ کہ اسی حالت میں تجھے تنگ کیا ہو فقال  
الْحُسَيْنُ يَا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِي فِي الرُّجُوعِ إِلَى الدُّنْيَا فَخَذَنِي إِلَيْكَ وَأَدْخَلَنِي  
فِي قَبْرِكَ پس جب امام حسین علیہ السلام نے یہ کلمات حسرت اپنے نام سے عرض کی  
کہ اسی جہد عالمی مقدار ہاتھ سے اس امرت جفا کار کے میں استعد رنگ و ناچار ہوں کہ  
دل میرا زندگی دنیا سے بیزاری میں وار ہوں کہ مجھے اب قبر مطہر میں اپنے ہم درجے  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا بَنِي لَا بَدَلَ لَكَ مِنَ الرُّجُوعِ إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى تُرْسَنَاتِ  
الشَّهَادَةِ فَأَتَتْهُ الْحُسَيْنُ مِنْ نَوْمِهِ فَنَزَعَا مَعَهُ يَا سُنْدُ جَنَابِ رَسُولِ خَدَّ  
روئے لگے اور فرمایا کہ اے نور چشم یہ امر لیونکار ہو کے کہ ابھی تجھے دنیا میں رہنا ضرور ہے  
یہاں تک کہ تو ہاتھ سے اندازے دین کے شہید ہو پس یہ خواب کہ ہنر نہ بیداری کے تھا  
دیکھ کر حضرت بیدار ہوئے اور اس حالت میں تمام بدن مبارک خوف خدا سے  
کاہنہ تھا نہ خوف جان سے کیونکہ حضرت کو یقین ہو گیا تھا کہ بلائے عظیم نازل ہوا  
چاہتی ہے ورنہ بنحانہ تعالیٰ کو امتحان میرا منظور ہے دیکھیے میں اس امتحان میں  
جادو صبر پر ثابت قدم رہوں یا نہ رہوں فَقَصَّ رُؤْيَاكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ



فلو یکن فی ذلک الیوم مرنے شریک ولا غریب احد استغاث من اهل بیتہ فاصبح  
 وخرج من المدینہ خائفا یترقب قال لا ریت یحییٰ من القوم الظالمین  
 پس حضرت : ولتسرا من تشریف الے اور تمام حال اپنا اپنے اہل بیت سے نقل کیا  
 : وہی کہتا ہے کہ جب یہ خبر ملا کہ انتراہل بیت رسالت نے نئی سنتے ہی اسکے جناب  
 : بیت اہرام کثوف اور سب خواتین غلمہ وراطفال اس قدر روئے اور ایسا کہرام  
 : کیا ہوا کہ مشرق سے تا مغرب کسی پر ایسا رنج و غم شدید لاحق نہیں ہوا جو اُس روز  
 : اہل بیت رسالت پر لاحق ہوا ہے پس جبکہ صبح طالع ہوئی اُس وقت وہ حضرت  
 : ناچار قبر طہر رسول خدا اور مزار جناب فاطمہ زہرا اور حسن مجتبیٰ سے رخصت ہوئے  
 : اور مومنین اور مجتہدین سے بھی وداع ہوئے حضرات اُس وقت اُنکے دل پر کیا  
 : سد مہ ہوا ہو گا کیونکہ شاعر کہتا ہے

یوم الفراق من القیمۃ اھول  
 والموت من فقد الیمین اسهل

آہ روز فراق ویدالی روز قیامت سے زیادہ ہولناک ہے اور موت سفقورہو  
 : جناب سے آسان تر ہے الغرض فرزند رسول مختار بعد اُنکے سے اہل بیت اہلما  
 : اور اپنے اعوان و انصار کے مدینہ منورہ سے طرون مکہ معظمہ کے روانہ ہوئے  
 : اور اُس وقت حالت خوف میں آیا کریمہ رب نجی من القوم الظالمین  
 : کی تلاوت فرماتے تھے یعنی اے پروردگار عالم نجات دے مجھے ہاتھ سے ظالموں  
 : الا لعنة الله على القوم الظالمین

محاسن دوم

فی عمار الانوار ان الصادق علیہ السلام راذا اهل ہلال عتور

اسناد حزنہ و عظم بکاءہ علی مصائب الحسین علیہ السلام بحار الانوار  
 میں منقول ہے کہ جب حضرت صادق علیہ السلام جانہ محرم کا دیکھتے تھے تو آنسو  
 مصائب امام حسین یاد کر کے کمال حزن و مال رو یا کرتے تھے والناس یاتون الیک  
 من کئی جانب ینوحون و یعزون و یتألمون و یسکون معہ اور اس وقت  
 اصحاب و شیعہ آنحضرت کی خدمت باسعادت میں برسم تعزیت اور ماتم رست کے  
 حاضر ہوتے تھے اور ہمراہ آنحضرت کے روتے تھے اور نوح و زاری کرتے تھے و اذا  
 افاق من البکاء بقول ایہا الناس اعلموا ان الحسین عند ربہ رزق  
 من حیث یشاء و اما انظر الی موضع عسکریہ و مصرعہ و من حل  
 فیہ من الشہداء پس جب جناب صادق علیہ السلام کو شدت گریہ و بکاسے کچھ  
 افاقہ ہوا تھا تو اس وقت فرماتے تھے کہ ایہا الناس یقین بانو کہ امام حسین علیہ  
 السلام نزدیک پروردگار اپنے کے رزق پاتے ہیں اور موافق خواہش اپنی سے  
 نعمتوں سے بہشت کی میر ہوتے ہیں اور ہمیشہ ناظرین طرف شکر گاہ اور قس گاہ  
 اپنی کے اور طرف قبر مطہر اپنی اور مدفن شہداء کے جو ہمراہ آنحضرت کے شہید  
 ہوئے ہیں وینظر الی زواریہ و البکاء علیہ و المقیمین علیہ العزاء  
 و هو اعرف بہ و یا سماءہ و ید رجاءہ و منا زلہ فی الجنۃ و ایما الناس  
 یحقیق کہ امام حسین ہمیشہ دیتے ہیں طرف ان لوگوں کے کہ جو واسطے زیارت  
 قبر مطہر آنحضرت کے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں طرف ان مومنین کے کہ جو مصروف  
 گریہ و بکا اور تعزیت و عزاء اس امام مظلوم کے ہوتے ہیں اور وہ حضرت خوب  
 واقع ہیں نام سے اپنے زائرین کے اور خوب پہچانتے ہیں ان لوگوں کو کہ جو



تعزیر دار اور ماتم دار میں آنحضرت کے اور جو درجات کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے  
 زائرین اور تعزیر داروں کے بہشت میں مقرر فرمائے ہیں ان درجات سے بھی  
 واقف ہیں وَاِنَّهٗ لَیَرٰی مَنْ یَّکْبِیْہٖ فِیْ سِتْرِ غَفْرِ لَہٗ وَیَسْأَلُ جَدَّہٗ وَاَبَاہٗ وَاُمَّہٗ  
 وَاَخَاہٗ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یَصْنَعُ اور ایسا الناس تحقیق کہ جب امام  
 حسین اپنی مصیبت پر کسی مومن کو روتا دیکھتے ہیں تو اُسی وقت جناب احدیث  
 اُس شخص کے لیے طالبِ آمرزش کرتے ہیں اور ہمدستِ ہدیہ بزرگوار جناب سولِ خدا  
 اور اپنے پدر عالی مقدار علی مرتضیٰ اور اپنی مادر گرامی جناب فاطمہ زہرا اور اپنے  
 برادر نامدار حسن مجتبیٰ میں عرض کرتے ہیں کہ آپ بھی اس شخص کے لیے جو میری مصیبت  
 روتا ہی حق سبحانہ تعالیٰ سے طلبِ مغفرت کیجیے وَهُوَ یَقُولُ لَوْ یَعْلَمُ سِرَّ اَرْثِیْہٖ  
 وَابْنِکَیْ مَا لَہٗ مِنْ الْاَجْرِ عِنْدَ اللّٰہِ لَکَانَ فَرْحَہٗ اَکْثَرَ مِنْ جَزَعِہٖ وَمَا یَقُوْمُ  
 مِنْ مُّجْلِسِہٖ اِلَّا وَمَآئِقُہٗ عَلَیْہِ ذَنْبٌ فَصَارَ کَیَوْمٍ وَّکَلَدَتْہُ اُمُّہٗ اَوْ فَرَمَایَتْہُ  
 صادق نے کہ ایسا الناس فرماتے ہیں جناب امام حسین کہ اگر زوار اور ماتم دار اور  
 رونے والے میری مصیبت پر واقف ہو جائیں اُن اجر و ثواب سے جو حق سبحانہ  
 تعالیٰ نے عرصہ میں اس عزا داری کے واسطے اُنکے مقرر کیے ہیں تو بے شبہ خوشی  
 اور سرور اُنکا زیادہ ہو رہے ہوں گے اور یہ وقت رونے والا میری مصیبت پر  
 مجلس ماتم و عزا سے اٹھتا ہی اُس وقت کوئی گناہ اُس پر باقی نہیں رہتا ہر بلکہ ایسا  
 باب و پاکیزہ ہو جاتا ہی کہ گویا اُسی وقت شکمِ مادر سے متولد ہوا ہی پس مومنین  
 گریہ و بکا کیجیے مصائب پر اُس امام مظلوم کے کہ جسے اعدائے دین نے ایسا ناجار  
 کیا کہ شدتِ گرامین باجاری مع اہل و خیال اور اطفال خرد سال کے آوارہ وطن

فِي الْحَارِ عَنْ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا هَمَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 بِالشَّخْصِ مِنَ الْمَدِينَةِ أَقْبَلَتْ نِسَاءُ بَنِي هَاشِمٍ وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَجَمَعْنَ  
 لِلنِّجَاحِ حَتَّى شَمَّ فِيهِنَّ الْحُسَيْنُ بِحَارِ الْأَنْوَارِ مِنْ جَنَابِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ بِقَرْنِهِ السَّلَامِ  
 سَمَقُولُ بِكَ فَرَايَا أَنْخَضَرَتْ نَفْسُ مِيرِجَةِ مَظْلُومِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 مَدِينَةٍ مَنُورَةٍ ارَادَهُ سَفَرُ كَالْيَا أَوْرِيهِ خَيْرَ مَدِينَةٍ مَنُورَةٍ مِنْ مَشْهُورِ بَهْلُولِي تَوْتَامَ شَهْرٍ فَخَاشَتْ  
 مَحَلَّ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ عَجَبِ قِيَامَتِ بَاهْلُولِي كَمَا هَرَّكَتْ صَدَأُ كَرِيمٍ وَبَكَاءُ أَوْ مَاتُمْ وَغَرَّ  
 أَوْ رَوَّاهُ وَأَسْنَاهُ كِي بَلَدَتْ حَسْبُ سَبِّ عَوْرَاتِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ مَاتُمْ  
 رَوْتَيْنِ أَوْ بَشْتَيْنِ كَهْرَمِينَ أَنْخَضَرَتْ كَيْ جَمْعِ بَهْلُولِي أَوْ زَارِ زَارٍ رَوَّاهُ شَرْعُ كِي  
 يَمَانُكَ كَمَا حَضَرَتْ أُنْكَ جَمْعِ مِينَ بَفْسِ نَفْسِ تَشْرِيفِ فَرَايَا بَوَّعَ مَنَعَهُنَّ الْجَحِيلُ  
 عَنْ الْبُكَاءِ دَامَرَهُنَّ بِالصَّبْرِ وَالْأَجْرِ فَارْدَدَنَ بِالْبُكَاءِ وَالنِّجَاحِ بَسْ  
 بَبْ دَلِيكَ حَضَرَتْ نَفْسُ كَمَا هَالُ أَنْ عَوْرَاتِ هَاشِمِيَّةٍ كَالْبُكَاءِ كَرِيمٍ وَبَكَاءُ نَمَاتِ  
 تَغْيِيرِ أَوْ سَوَقَتْ كَمَا لَشَفَقَتْ أُنْكَ كَلِمَاتِ تَسْكِينِ كِي ارشاد كِي أَوْ فَرَايَا كَمَا  
 مَظْلُومِ مَفَارِقَتِ مِينَ اسْقَدَرَتْ رَوَّاهُ أَوْ رَاسِ مَصِيبَتِ عَظْمِي مِينَ صَبْرٍ خَتَارِ كَرِ  
 بَسْ بَشْتِ هِي وَهَسْبُ بِيْبَانِ أَوْ زَادَهُ رَوْتَيْنِ وَقُلْنَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ  
 كَيْفَ نَصْبِ عَظْمِي فَرَايَا كَمَا وَلَمِنْ نَسْتَبِقِ النِّجَاحِ وَالْبُكَاءِ أَوْ رَسْبِ  
 عَوْرَاتِ هَاشِمِيَّةٍ عَرَضَ كِي أَوْ فَرَزَنْدِ رَسُولِ مَخْتَارِ بَكَاءِ آبَا سَرْدَارِ أَوْ رَوَّاهُ  
 هَمَارِ هَسْبِ جِدَا هُوَ أَوْ رَوَّاهُ جَارِي تَرْكِ وَطَنِ كَرِيمٍ تَوَجَّهَ كِي وَنَكْرَهُمْ هَالِ أَيْتَابِ زَارِ  
 أَوْ رَاسِ سَمَقُولُ كَوْنِ مَصِيبَتِ عَظْمِي هِي كَمَا هَمَّ رَوَّاهُ أَوْ رَاسِ أَسْكَ أَوْ رَوَّاهُ  
 أَوْ رَضِبَ كَرَمِ نَضْرَاتِ وَاقِعِي مَفَارِقَتِ وَجَدَانِي هِي بَرِي مَصِيبَتِ عَظْمِي وَنَصْبِ



کہ اوس وقت حضرت کو کیا صدر ہوا ہوگا واللہ یوصاکَ ہذا النایومَ مَاتَ فِیْہِ  
 رَسُوْلُ اللہِ وَعَلِیُّ بْنُ الرِّقَظَیِّ غَضَبَکَ اَنْ عَوَاتِیْ نَے عرض کیا کہ یا بن رسول اللہ  
 قسم بخدا عروجل آجکا دن ہمارے لیے وہی دن مصیبت کا ہے کہ جس روز جناب  
 رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہراؑ اور حسن مجتبیٰؑ ہم سلامت سے دنیا سے  
 رحلت فرمائی تھی بلکہ یہ دن اُن آیا ہے بھی زیادہ روز مصیبت ہی لیے کہ  
 بعد ایک کوئی سر پرست ہمارا باقی نہیں ہے افسوس سدا افسوس کہ آج مدینہ ویران  
 ہو رہی ہے قَبِیْلَتَا کَذٰلِکَ اِذَا تَکَہُ اُمُّ سُلَیْمَہُ تَہْتَا تَہْغِیْکَ وَقَالَتَ یَا مُجِیْہَہُ  
 قَلْبِیْ یَا فُرَّحَ عَلَیْکَ لَکَ زَیْنُ عَبْدِیْ وَجِآءَ اِلَیَّ اَلْیَاسَاقِ پُر بروایت صاحبِ منتخب  
 و بحار اسی اثنا میں جناب ام سلمہؓ روزیہ جناب رسول خداؐ و قی ہوئی شریف لائیں  
 اور فرمایا کہ اے مارہ جگر ای نورِ نظر تو اپنی جدائی سے مجھے اس پیراں سالی میں محزون  
 و غموں میں کہ تیری مفارقت میں مجھے زندگی اپنی دشوار ہو فَاِنِّیْ سَمِعْتُ جَدَّیْ  
 یَقُوْلُ یُقْتَلُ وَلَدِی الْحُسَیْنُ بِأَرْضِ عِبْرَآئِیْ اَوْ رَاِیْ فَرَزَنْدِیْہُ سَفَرِ اختیار کر  
 کہ میں نے تمہارے ناما رسول خداؐ سے سنا ہے کہ وہ حضرت فرماتے تھے کہ یہ فرزند  
 میرا حسینؑ زمینِ عراق پر شہید ہوگا فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا اُمَّآہُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ اَعْلَمُ  
 تِلْكَ الْبَقْعَہُ وَاعْرِفْ مَنْ یُقْتَلُ وَاعْرِفْ مَنْ یُقْتَلُ عَنِیْ مِنْ سَبْعَۃٍ  
 وَاَهْلِ بَیْتِیْ جناب امام حسینؑ نے جواب دیا کہ اے جدہ ماجدہ قسم بخدا عروجل  
 مجھے بھی اس امر سے اطلاع ہے بلکہ میں واقف ہوں اُس تیرے سے کہ جہر میں  
 شہید ہوگا اور میں خوب جانتا ہوں نام و نشان اُس شخص کا کہ جو مجھے قتل کریگا  
 اور جو اصحاب و اقربا میرے قتل ہونگے اُن سب کا نام سے بھی واقف ہوں

يَا أُمَّكَ إِنَّ أَرْضَ أَرَاكِ مَضْجَعِي وَمَشْهَدِي ثُمَّ اسْتَأْذَنِي إِلَى أَرْضِ كَرْبَلَا  
 فَلَمْ تُحَظَّ بِالأَرْضِ يَا عَجَّازَةً فَأَسْرَاهَا مَضْجَعَهُ وَمَقْدَفَتَهُ وَمَشْهَدَهُ بَاكٍ  
 اِی زانی جان اگر آپ فرمائیں تو میں آباؤ و کھادوں وہ جگہ کہ حیان میں قتل  
 ہوئے گا یہ فرما کر حضرت نے اشارہ طرف زمین کر لیا کہ کیا شوق ہے کہ ساتھ ہی اشارہ  
 اُس معجز نما کے اور زمین ایسی پست ہوئی کہ زمین کر لیا پیش نظر ہو گئی اُ وقت  
 آنحضرت نے جناب ام سلمہ کو قتل اور مدفن اور مشہد اپنا دکھلا دیا فَبَكَتْ  
 أُمُّ سَلَمَةَ بَكَاءً شَدِيدًا فَقَالَ يَا أُمَّكَ اِصْبِرِي عَلَى رِضَا اللَّهِ فَإِنَّ  
 اللَّهَ قَدْ شَاءَ أَنْ يَكُنِي مَقْتُولًا مَذْبُوحًا ظَلَمًا وَعَدَاوَانًا وَأَنْ يَرَى أَهْلِي  
 وَحَرَمِي مُتَرَدِّدِينَ وَأَطْفَالِي مَذْبُوحِينَ مَا سُوِّرُنَّ بِسِ جَنَابِ ام سلمہ نے  
 وہ مقام شاہدہ کیا اس قدر روئیں کہ نوبت بغش ہو چکی جب حضرت نے حال  
 اُن معظّمہ کا نہایت ستغیر و یکھا بہت سے کلمات تسکین کے فرمائے اور کہا کہ اسی  
 حیدہ ماجدہ یہ وہ امر تاگزیر ہے کہ بحر صبر و شکر کے جاریہ نہیں ہی اور صبر کرنا اس  
 مصیبت عظمیٰ میں باعث خوشنودی حق سبحانہ تعالیٰ ہی اس لیے کہ جناب احدیت کو  
 مقصود یہ ہے کہ مجھے اپنی راہ میں ظالمین بیدین شہید دیکھے اور سر میرا تن سے  
 جدا ہوا اور بید میری شہادت کے میرے اہل حرم بے نقاب اسیر و مقید ہو کر پھرا  
 جائیں اور ہمراہ میرے اطفال میرے فرج ہوں اور باقی ماندہ گرفتار ہوں  
 اور ہر حید وہ سب اُس حالت یکسی میں استغاثہ کریں لیکن کوئی اُن کی فریاد  
 نہ پہنچے فَبَكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَقَالَتْ يَا بَيْتِي عِنْدِي تَرْبِيَةٌ دَفَعَهَا إِلَى الْحَدِّ لَكَ  
 رَسُولُ اللَّهِ فِي قَارُوسَةٍ پس جناب ام سلمہ یہ شکر بحیرت و یاس روئیں



اور فرمایا کہ اے نو چشم ہمارے جناب رسول خداؐ نے ایک مشت خاک بھی مجھے دی تھی  
 یہ ناپنجہ میں نے اس خاک کو کمال حفاظت شیشہ میں نگاہ رکھا ہر دفعہ ریاض المصابیہ  
 فَمَا سَمِعَ ذَلِكَ الْحُسَيْنُ أَخَذَ زُرَّةَ أَخْرَمَ وَأَعْطَاهَا أَبَاهَا وَقَالَ يَا أُمَّكَ  
 اجْعَلِيهَا مَعَ الْقَارُورَةِ الَّتِي أَعْطَاكَ جَدِّي أَوْ رِيَاضِ الْمَصَابِي مِنْ  
 آتَا سِدِّ مَدَى نَفْلٍ كَيْسَ كَرِيمٍ أَمَامِ سَيِّدٍ نَعَى يَسْنَا يَكُ مَشْتِ خَاكِ آبٍ وَشَاكِرِ  
 بِنَابِ امِّ سَلَمَةَ كُوْدَى اور فرمایا کہ اے ابی ہانی جان اس خاک کو بھی دوسرے شیشہ میں  
 ہر ہ اس شیشہ کے بحفاظت رکھے فَإِذَا قَاضَيْتَ دَمًا عَيْطًا فَأَعْلَى إِنِّي قَدْ قِيلْتُ  
 پس جب اُن دونوں شیشوں سے خون تازہ جوش مارتا پائین تو آب اسوقت بغیر  
 جبین کہ میں شہید ہوا فَوَدَّعَهَا وَتَرَكَهَا بَاكِيَةً فَسَارَ إِلَى مَكَّةَ بِنَاكٍ حَضَرَتْ  
 اُن معطرہ سے خفست ہوئے اور اُن کو اور تمام زن و مرد ہاشمیہ کو روتے ہوئے چھوڑ کر  
 طرف مکہ معطرہ کے روانہ ہوئے قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَبَقِيَتْ بَعْدَ الْحُسَيْنِ وَحِيدَةً  
 حَزِينَةً عَلَى غُرْبَةِ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَكُنْتُ دَائِمًا حَافِظَتُهُمَا أَزِيدُ مِنْ أَوْقَاتِ  
 الصَّلَاةِ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ جَنَابِ امِّ سَلَمَةَ فرماتی ہیں کہ میں روز سے میرے فرزند حسین  
 مجھ سے خفست ہو کر بجز عراق روانہ ہوا اُسی روز سے میں رات و دن مذاقت  
 اپنے پارہ جگر کی رو یا کرتی تھی اور ہمیشہ محزون و غموم کیا گھر میں بسر کرتی تھی اور  
 ہر روز شب اُن دونوں شیشوں کی محافظت زیادہ تر اوقات نماز سے کیا  
 کرتی تھی اور اُنہیں دیکھتی رہتی تھی مگر ہمیشہ بدستور باقی تھی فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ  
 الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ نَظَرْتُ إِلَيْهِمَا فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَوَجَدْتُهُمَا عَلَى حَالِهِمَا  
 پس جبکہ دسویں تاریخ ماہ محرم کی آئی تو میں نے موافق معمول کسج کو اُن

شیشون کو دیکھا تو پرستہ رہا یا فلک ازلہ الشمس و نظرت الیہا فاذا صبارا دما  
عجیظا فطمت و جی و سلمت ان ابی الحسین مثل فی ارض کریمہ  
آہ جب بعد نماز ظہر کے میں نے اُن شیشون پر نگاہ کی دیکھا میں نے کہ اسے خون  
تازہ جوش مارا ہی یہ دیکھتے ہیں میں نے تمہارا پیٹ لیا اور اس قدر روئی اور مٹی کہ  
تو میرے پیش پہنچے، رب زمین دیا یہ قدر تمہارے بندہ پر حسین اس وقت زمین لرز پڑ  
شہید ہوا اور کھنکھارے، تو تیرے بعد وہاں کھنکھارے اور جہنم کھنکھارے  
و امطر سے آسمان سے عذاب آگیا کفرت الشمس و بکات النجی و ابن جبریل باب  
ام ہمدانی روایت کی ہے کہ وہ قبر بانی میں کہ اس وقت بدھچھا و زمین اڑ گئی  
زمین سے، و نماز تھا تو یہ سب کے بخون تازہ جاری پانا تھا و اس وقت مات  
سب پرستہ لگا اور سب کو اس کا کیا اور ایسی تاریکی زمین و آسمان میں پڑی کہ  
دن کو موت سے نظر اسے نہ داتا بس اللیل و روزت میں نہ داتا کہ موت نہ  
تسکات اخیری کے عبرت مند خیریت نقالب ہیں تمام روئے زمین پر  
دیکھا میں پس پڑا و رشتہ کا رشتہ میری گاہ کی دیکھا میں نہ داتا باب  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا شک ہے تو جہنم  
تھا کہ میں نے فرمایا انی انت و امی یا رسول اللہ  
ایمانی ارادہ کیا کہ میں نے اس انحضرت کا دیکھا میں نے نہ داتا کہ  
ایک رسول تقدیر بدت تھا پر ان اب میرے کیا سبب ہو کہ پھر ہاقد سبب  
نہا را ندہ ہو اور ابو مر کریم سے کسی نصیبت میں یہ روئے زمین دیکھا تھا  
اقول لی یا ام سلمہ و کن قتل و لدی قتل و عین الحسین مع اہل بیت



فِطْلَتِ کَرِیْمًا پس حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ آج فرزندِ دلہنہ میرا پیچھا کر رہا ہے  
 افرابکے زمین کر یا بل پر ظلم و ستم قتل ہوا ہے پس اس مصیبتِ عظمیٰ میں حالِ میرا تباہ و پریشان  
 قَالَتْ فَأَنْتَبِهْتُ بِأَكْبَرِ حَزْنٍ فَفَتِمْتُ أَوْحَةً مِنَ السَّمَاءِ وَهِيَ مَطْلُہُ فَرَاتِی بِہِ  
 کہ یہ غروب و کھنکھار میں غم و محزون رونی ہوئی اونچی اور نیچے یقین کامل ہو گیا تھا  
 ہونے اپنے نور عین حسین کا پس میں نے آواز دی عورتِ ہاشمیہ کو کہ تم سب گریہ  
 بٹا کر دیکھو کہ اے ام حسین فرزندِ رسول الثقلین شہید ہو گئے پانچ سب بیباں رہی  
 اور عتیقی چپ ہو گئیں اور اُس وقت شور قیامت ہوا اور اسی شب کو سنا میں  
 کہ آسمان سے آواز نوحہ آتی ہے کہ اصل اُس کا یہ ہوا فوس صد فوس قتل ہوا  
 اور شخص کہ جسکی پیشانی نورِ جناب رسول خدا ہمیشہ رہا ہے وہ فوس فوس ہوا  
 کہ قتل ہوا وہ امام مظلوم و بکس کہ جسکے بعد امجد جناب رسول خدا و پھر خلیفہ  
 جناب علی مرتضیٰ افضل ترین قریش ہیں حضرت ام سلمہ نے مالِ قومہ کا تھا اور  
 کہ بلو میں روزِ عاشورا بعد شہادتِ امامِ دین علیہ السلام کہ اُس وقت رات  
 دین نے تمام اسبابِ اہل بیت کا لوٹ لیا تھا اور خیموں کے گتے لگا دی اور  
 دھڑان جنابِ قاطعہ زہرا فریاد و محجزا وہاں عیبہ کی رتی تھیں مگر ابی قریظہ  
 انکی نہ سنتا تھا بلکہ ہمال عداوت اعدائے سیر و مقید کیا اور غروف کو فک  
 لیجئے چنانچہ مصوم زیارت ناحیہ مقدسہ میں فروئے ہیں الشَّکْرُ عَلَی الشَّوْقِ  
 الْبَارِئَاتِ سلام ہو اُن مختدراتِ عصمت پر کہ جو کربلا میں نہ پروردگی گنیدہ  
 و خیموں سے ظلم و ستم نکالی گئیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْہَا لَقَدْ کَرِہَ الصَّالِحِیْنَ  
 وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا اَیَّ مَنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ ۝

## مجلس سوم

فی الکمالی عن ربان بن شیبہ أنه قال دخلت علی علی بن الرضا فی  
 أوّل یوم من المحرم فقال أصابک منی قلت لا مالی من ربان بن شیبہ  
 منقول ہے کہ کما اسنے حاضر ہوا میں خدمت باسعادت جناب امام رضا میں پہلی تاریخ  
 ماہ محرم کو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ ای ابن شیبہ آیا آج تو روزہ داری میں نے  
 عرض کی نہیں یا ابن رسول اللہ فقال إنّ هذا الیوم هو الیوم الذی دعَا  
 فیہ زکریّا ربّہ فقال ربّ ہب لی من لدنک ذریۃ طیبہ انّا  
 سمیع الدعا پس فرمایا آنحضرت نے کہ ای ابن شیبہ آج وہ دن ہے کہ نبی  
 حضرت زکریا نے درگاہ جناب احدیت میں دعا کی کہ ای پروردگار عالم میں میرا  
 ہون تیری رحمت سے کہ مجھے ایک فرزند نیک و صالح عطا کر کہ تو سمیع الدعاء ہی  
 فاستجاب اللہ تعالیٰ وأمر الملائکہ فتادّت زکریّا یا وہو قائم یصلی فی  
 المحراب أنّ اللہ یبشّرک بحبیب پس جناب اقدس اتھی میں دعا حضرت زکریا  
 علیہ السلام کی قبول ہوئی اور ملائکہ کو حکم ہوا کہ خوشخبری دو زکریا کو کہ دعا انکی قبول  
 ہوئی پس ملائکہ نے ندا کی درحالیکہ حضرت زکریا محراب عبادت میں مشغول نماز  
 کہ یا نبی اللہ جناب اقدس اتھی خوشخبری دیتا ہی آجکے ساتھ عطا کرنے فرزند نیک  
 و صالح کے کہ نام اُسکا یعنی ی یا بن شیبہ من صام هذا الیوم ربّہ  
 دعَا اللہ تعالیٰ استجاب لہ کما استجاب لزلکریّا پس ای ابن شیبہ جو شخص  
 کہ آج کے دن روزہ رکھے اور جناب باری میں دعا کرے تو حق سبحانہ تعالیٰ دعا  
 اسکی قبول فرماتا ہی جیسے کہ دعا حضرت زکریا کی قبول فرمائی تھو قال یا بن



شَيْبَانِ الْحَرَمِ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فِيهِ امْتِنَانٌ بِحُرْمَتِهِ  
فِيهِ الظُّلْمُ وَالْقِتَالُ لِلْحَرَمِ بِهِ بَعْدَ اسْكَ فَرَايَا جَنَابِ إِمَامِ رِضَا نَعَى كَهْ إِذَا شَيْبِ  
بَاهِ مُحَرَّمٌ وَهَيْنَا هُوَ كَهْ أَهْلُ جَاهِلِيَّةٍ قَبْلَ بَعَثِ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا كَهْ حَرَامٌ جَانَتِي تَهْ  
كَيْ بِظُلْمِ كَرْنَا أَوْ كَيْ كَوْتِ كَرْنَا اسْ مِينِي مِينَ سَبَبِ حَرَمِ اسْ مِينِي كَهْ فَلَغَمَتْ  
هَذِهِ الْأُمَّةُ حُرْمَةَ شَهْرِهَا وَكَأَحْرَمَةِ بَيْتِهَا لَقَدْ قَتَلُوا فِي هَذَا  
الشَّهْرِ ذُرِّيَّتَهُ وَسَبَّوْا نِسَاءَهُ وَانْتَهَبُوا ثَقْلَهُ فَلَا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمْ أَبَدًا  
يَا كُنْ إِذَا بَنَ شَيْبِ اَفْسُوسِ هُوَ كَهْ اَشْقِيَاءُ اسْتَبْ جَفَا شَعَارَتِي نَهْ بِحِزْبِي حَرَمِ  
اسْ مِينِي كِي أَوْ نَهْ خِيَالِ كِيَا حَرَمِ كَهْ اِنْبِي كِي تَحْقِيقِ كَهْ قَتْلِ كِيَا اسْ اَسْتَبْ كَرْنَا  
نَهْ اسْ مِينِي مِينَ ذُرِّيَّةِ رَسُولِ خُذَا كَوَا وَرَقِيدِ كِيَا عَمَرْتِ أَوْ رَاوَا وَرَسُولِ خُذَا كَوَا  
وَرَلُوتِ لِيَا اسْبَابِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ خُذَا كَالِيسِ حَقِّ سِجَانَةِ تَعَالَى كَيْهِ نَهْ بَخْسِي كَا  
أَنْ اَشْقِيَا كَوَا يَابْنَ شَيْبِ اِنْ كُنْتُ يَا كِيَا لَشَيْءٍ فَأَبَاكَ لِلْحُسَيْنِ فَإِنَّهُ  
ذِي كَمَا يَذْبَحُ الْكَيْشِ إِذَا بَنَ شَيْبِ اَلْكُوْنِ مُصِيبِ اَيْسِي تَجْجِي وَرِيشِ اَسْ  
كَهْ جِسْمِ تَجْجِي رَوَا آتِي بِسِ اُسُوقِ رَوَا مُصِيبِ پَرَا اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي اَيْسِي  
كَهْ اُسْ مِظْلُومِ كَوَا اسْ اَسْتَبْ جَفَا كَارَنِي اَسْطَرَحْ قَتْلِ كِيَا هُوَ كَهْ بِطَرَحِ قِصَابِ  
كَوَا مَقْتَدِ كَوْنِ كَرْتِي مِينَ دَقِيقِ مَعَهُ مِنْ اَهْلِي بَيْتِهِ وَعِزَّتِي اَثْمَانِيَّةِ عَشْرِ  
رَجُلًا مَا كَانَ هُمْ عَلَيَّ وَجْهَ الْأَرْضِ شَيْبُهُونَ إِذَا بَنَ شَيْبِ قَتْلِ كِيَا  
أَنْ اَشْقِيَا نَهْ بِمَرَاهِ اسْ اِمَامِ بَكِي كِي اَثْمَارِهِ شَخْصِ كَوَا قَرَابَا وَرَعْمَرْتِ اَسْ  
اَسْخَضَرْتِ كَهْ كَهْ قَتْلِ وَنَظِيهِ اِنْ كَارِ دَسْ زَمِينِ بِرَنَهْ تَمَا وَلَقَدْ بَكَّتِ السَّمَاوَاتُ  
السَّبْعُ وَالْأَرْضُ هُونِ السَّبْعُ لِقَتْلِهِ وَلَقَدْ تَرَكَ اَرْبَعَةً اَكَاثِرِ الْمَلَائِكَةِ

لِنَصْرَتِهِ فَوَجَدَ دَاوُدَ قَتَلَ اَيُّوبَ بْنَ شَيْبَةَ مُصِيبَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ وَهُوَ صَبِيٌّ عَظِيمٌ  
 کہ وقت شہادت آنحضرت کے چار ہزار فرشتے بارادہ نصرت و یاری اُس  
 بناب کے وارد زمین کر بالا ہوئے مگر افسوس وہ ملائکہ اُس وقت پہنچے کہ وہ  
 حضرت اُسی وقت شہید ہو چکے تھے فَهُوَ عِنْدَ قَبْرِهِ شُعْتُ غَيْرِ اِلَى اَنْ  
 يَقُومَ الْفَائِزُ فَيَكُونُ مِنَ النُّصَارَةِ وَشِعَارُهُ يَا ثَارَاتُ الْحُسَيْنِ  
 پس وہ فرشتے مہیا و قبر طہر اُس امام مظلوم کے ہوئے اور ماتم میں حضرت کے  
 ابو سے پریشان عبارت الودہ ہر وقت مشغول گریہ و زاری رہتے ہیں اور نوحہ  
 اُنکا یہ ہی کہ یَا ثَارَاتُ الْحُسَيْنِ یعنی افسوس ہی کہ خون امام حسین کا ناحق زمین  
 کر بالا ہو گیا کہ اس خون ناحق رنجت کا جلد عوض ہوتا پس وہ فرشتے  
 ہمیشہ اسی طہرت و پاکیزگی بیان تک کہ جناب قائم آل محمد ظہور فرمائیں پس  
 اُس وقت وہ فرشتے بھی انصار سے آنحضرت کے ہونگے یَا بْنَ شَيْبَةَ لَقَدْ  
 حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ جَدِّي الْحُسَيْنُ بَلَّتْ  
 السَّمَاءُ دُمًا وَثَرَا بَا اَحْمَسَ اَيُّوبَ بْنَ شَيْبَةَ سَابِي مَيِّنَ نَعَى اَبْنِے بَدْر بزرگوار سے  
 اور آنحضرت نے اپنے بزرگوار عالی مقدار جناب امام صادق علیہ السلام سے  
 اور انھوں نے اپنے جد بزرگوار سے کہ جو وقت جد مظلوم میرے امام حسین  
 شہید ہوئے تو اُس وقت آسمان سے خون تازہ اور خاک سُرخ برسی یا اَنْ  
 سَنَدِي زَيْنُ كَبِيْتَعَلَى الْحُسَيْنِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُكَ عَلَى  
 حَتَّى يَكْفُرَ اللهُ لَكَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهُ صَغِيرًا كَانْ اَوْ  
 كَبِيرًا فَكَيْفَ كَانَ اَوْ كَثِيرًا اَيُّوبَ بْنَ شَيْبَةَ اِذَا رَوَيْتُ تَوْصِيَةً بِ



امام حسین علیہ السلام کی اس قدر کہ آنکھ تیری اشک نکلیں اور وہ تیرے رخساروں پر جاری ہوں پس عوص میں اس قدر رونے کے حق سبحانہ تعالیٰ تمام گناہ تیرے بھتیجاؤں پر ہوں یا کبیرہ ہوں تمہارے ہوں یا بہت ہوں یا ابن شیبہ **اِنَّ سَرَّكَ اَنْ تَلْقَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا ذَنْبَ عَلَيْكَ فَزُرِ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ** ای ابن شیبہ اگر تو شوق یا اسکا کہ خداوند جلیل سے ملاقات کرے اس حال سے کہ اُس وقت تجھ پر کوئی گناہ نہ ہو پس زیارت بجالا تو قبر مطہر امام حسین علیہ السلام کی یا ابن شیبہ **اِنَّ سَرَّكَ اَنْ تَسْكُنَ الْغُرْفَ الْمُبَيَّنَّةَ فِي الْجَنَّةِ مَعَ النَّبِيِّ فَامِنْ قَتْلَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ** ای ابن شیبہ اگر چاہے تو کہ غرہ ہاے عالیہ جنت میں ہمراہ جناب رسول خدا کے مقیم ہو پس نفرین کر تو اُن اِستغیا پر کہ جنہوں نے تاخر قتل کیا امام حسین علیہ السلام کو یا ابن شیبہ **اِنَّ سَرَّكَ اَنْ تَكُونَ مِنَ الثَّوَابِ مَا لِمَنْ اسْتَشْهَدَ مَعَ الْحُسَيْنِ فَقُلْ مِنْهُ ذَكَرْتَهُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَافُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا** ای ابن شیبہ اگر چاہے تو کہ مجھ بھی وہی ثواب ملے کہ جو ثواب رفقاے امام حسین علیہ السلام کو جناب احدیت عطا کر گیا پس چاہیے کہ نبی یا د اُسے تجھے مصیبت امام حسین کی تو اُس وقت مقام تمنا اور ارزومین کہ تو یا لیتنی کنت مَعَهُمْ فَافُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا کاش کہ میں روز عاشورا حاضر نہ ہوتا یا سعادت امام حسین ہوتا تو جان اپنی آنحضرت پر نہ کرتا اور آمرزیدہ و رمتکار مولا یا ابن شیبہ **اِنَّ سَرَّكَ اَنْ تَكُونَ مَعَنَا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ فَاحْزُرِ الْحُزْنَ نَا وَافْرَحِ لِفَرْحِنَا وَعَلَيْكَ بِوَلَايَتِنَا وَلَوْ اَنْ رَجُلًا تَوَلَّى حِجْرَ احْمَرَهُ** ای ابن شیبہ اگر چاہے تو کہ ہمارے ساتھ ہو دریاات عالیہ جنت میں

پس ہمارے حزن و رنج سے محزون و مغموم ہو اور ہماری خوشی اور شہادت سے مسرور اور خوشنود ہو اور لازم ہی تھے کہ ہماری ولایت و محبت اختیار کرالیں کہ جو کوئی بشر سے بھی محبت رکھے گا تو حق سبحانہ تعالیٰ پروردگار امت سادات کے محبت رکھ کر گیا پس حضرت محبت اہل بیت رسول خدا اختیار کیجیے اور روئے صیبت پر امام حسین کی کہ یہ باعث مغفرت ہی گناہوں کا افسوس صد افسوس کہ امت جفا شعار ہے اس امام مظلوم کو آوارہ وطن کیا اور مرقہ طہر رسول خدا پر رہنے نہ دیا فی المنحرف غیوہ انہ مات ارادہ الحسین الخرج من المدینۃ الی العراق لثلاث مہین من شعبان سنۃ ستین من الهجرة التفت الی بن عباس چنانچہ تنہا وغیرہ میں منقول ہے کہ جب امام حسین نے تیسری تاریخ ماہ شہریار کو کہ نہ ساتھ ہی تھے مدینہ منورہ سے قصد سفر عراق کا کیا اس وقت محمد بن سفید اور حمید اللہ ابن عباس واسطی خدمت کے حاضر خدمت باسعادت ہوئے پس حضرت طرف ابن عباس کے متوجہ ہوئے وقال یا بن عباس ما تقول فی قوم اخرجوا ابن بنت نبیہم من وطنہ ودارہ وحریم جدہ وقرارہ اور فرمایا کہ اے ابن عباس کیا کہتے ہو حق میں اس امت جفا کار کے کہ جس نے لو اسے کو اسے نبی کے آوارہ وطن کیا اور قبر طہر سے اس کے نانا کی نظلم و تمہید کیا وہو سرگرم خائف ملاقبامر عوبالاک استقر فی دارہ وکایا ویدی جوارہ یریدون بذلک قتله وکھرتک مسکرا وکلائما اور وہ فرزند رسول ایسا ناچار ہو کہ اسے یقین ہو یا ہے اسکا کہ اگر میں ترک وطن نہ کروں گا تو یہ امت جفا کار مجھے قتل کر لگی اور کسی طرح روضہ رسول خدا پر رہنے نہ دیگی پس وہ مظلوم خائف



و ترجمان سفر غربت اختیار کرے حالانکہ اُس فرزند رسول سے کوئی امر نامشروع  
اور کوئی گناہ سرزد نہوا ہو غلٹا سمیع ابن عتبہؓ لکے بگائے امتدیندا  
و قال یابن رسول اللہ جعلت فی ذالک انکنت لا بد لک من المسیر  
الی العین فی فلا تشروع اھلک و لیساکم پس حبیب ابن عباس نے ارشاد  
حضرت کے مدوم کیا کہ حضرت کو برون ترک وطن کے کچھ چارہ نہیں ہی بیت روئے  
اور عرض کی کہ خدا ہون میں آپ پر یا بن رسول اللہ جابا آپ نے مجبوری قصہ  
جھوڑنے وطن کا کیہ ہی تو بھرا اہل حرم کو آپ ایسے سفر خطہ میں کیوں اپنے ہمراہ  
لیے جاتے ہیں بلکہ میرے نزدیک یوں مناسب ہی کہ آپ تنہا سفر اختیار کریں اور  
عورات و اطفال کو وطن میں چھوڑ جائیں فقال الحسن بن یابن عتبہؓ کیف  
اترک اھلبکینی فان جدی قد امر فی کل من جمیع جناب امام حسین نے  
فرمایا کہ اے ابن عباس جھوڑ جانا اہل بیت کا ممکن نہیں ہی اس لیے کہ حیدر گوار میرے  
جناب رسالت آپ نے مجھ سے فرمایا ہی کہ اپنے اہل بیت کو اس سفر میں اپنے ہمراہ  
لیجا نا پس کیونکر ہو سکے کہ میں غلات حکم رسول خدا کے کروں و کیف اترک  
اھلبکینی و حریمی فانھن و کما یحییٰ الانبیاء ولا امن علیھن احدا  
اور علاوہ اسکے یہ سب اہل بیت امانت رسول خدا ہیں اور میرے سپرد ہیں اور  
میری نظر میں ایسا کوئی امین نہیں ہی کہ یہ امانت سپرد اسکے کر دن اور آپ تنہا  
انکو چھوڑ کے چلا جاؤں وھن ایضاً لا یفار قنی ماد من حیثا و قطع نظر  
اسکے یہ اہل بیت میرے محبوب سے ایسے، نفوس ہیں کہ ان سب کو دہرائی میری کسی خطہ  
گوارا نہیں ہی جتنا کہ میں زندہ ہوں سرگزشتہ تنہا چھوڑنے کے فیکنا کذلک

اِذْ سَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَوْتَ كَيْفَ مِنْ وَرَاءِ السَّيْرِ وَهِيَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ  
 اَتَشِيرُ شَيْخَنَا وَسَيِّدَنَا اِنَّ يَتْرُكُنَا هُنَا وَيَسِيرُ وَحْدَهُ مِنْ وَطَنِهِ رَاوِي  
 کہتا ہوں کہ بن عباس اور حضرت باہم اسطرت سے ہمکلام تھے کہ ناگاہ آواز ایک  
 معظّم کی پس پردہ سے آئی کہ اُس نے یہ فرمایا کہ سبحان اللہ ای ابن عباس یا شیخ  
 یہی مناسب ہے کہ تو ہمارے سردار اور وارث کو یہ شورہ دے کہ وہ خود تنہا سفر  
 کریں اور ہم بیرون کو حضور جایت یا بن عباس ہلّ البقی الزمان کنا غایہ  
 لَا اَبْقَانَا اللَّهُ لِيَعْدَكَ حَيًّا بَلْ نَحْنُ مَمُوتٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اے ابن عباس تو ہی  
 انصاف کر آیا کوئی ورث ہمارا زمانہ نے سوائے امام حسینؑ کے باقی رہا ہے کہ ہر کفایت  
 وحایت ہماری کرے یہ کب ممکن ہو کہ ہم آنحضرت کو تنہا جانے دین حق سبحانہ لکھا  
 وہ دن نہ دکھائے کہ ہم بدون امام حسینؑ کے زندہ رہیں بلکہ ہم خداوند جلیل سے  
 امیدوار ہیں کہ ہمیں سامنے کے موت دے قبلکہ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَرَفَتْ  
 اَنْهَآ زَيْنَبُ بِنْتُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ پس یہ کلمات اُن معظّمہ سے سُنکر  
 ابن عباس بہت رونے اور ملامت کیا کہ وہ مخدومہ کو نہیں جناب زینب دختر  
 امیر المؤمنینؑ تھیں آپ حضرات یہ مقام تصور ہو کہ جس میں کو اپنے بھائی سے  
 اسدِ حبیبیت ہو کہ اتنا شورہ مفارقت کا ناگوار ہو کیا حال ہوا ہو گا اوس میں  
 ستم دیدہ کا یہ اپنے بھائی کو روز عاشورا مع اصحاب واقربا اور اطفال  
 خردسال کے تشنہ لب شہید ہوتے دیکھا ہو گا فی محرقِ القلوب وغیرہ  
 اِنَّهُ لَمَّا وَقَعَ الْحُسَيْنُ عَنْ ظَهْرِ جَوَادٍ عَلَى الْاَرْضِ خَرَجْنَ النِّسَاءُ  
 مِنَ الْخَبَاءِ نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ ضَارِبَاتِ الْوُجُوهِ سَاكِبَاتٍ جُنَا نَحْمِ



محرَق القلوب وغیرہ میں منقول ہے کہ جب وقت عصر عاشورا امام حسین علیہ السلام کثرت زخمائے کاری سے ضعیف و ناتوان ہو کر ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے اور سب اہل حرم نے پس پردہ خیمہ سے مشاہدہ کیا تو سب بیبیان مو پریشان گریان و نالان اپنے رخساروں پر طمانچے مارتی ہوئیں خیمہ سے باہر نکل آئیں اور با حال تباہ قتلگاہ میں پہنچیں دیکھا کہ شمر ملعون خنجر بکیت آما وہ قتل حضرت ہر آہ ہر چند کہ اُن بکیوں نے سامنے اُس شقی کے اسحاق و زاری بہت کی لیکر اُس بیبیانے ہرگز اُنکی بکسی اور بقیاری پر نظر نہ کیا تاکہ کہ کمال بیرحمی سر اقدس کو بدن اطہر سے مظلوم کر بلا کے جدا کیا چنانچہ ابو حمزہ و ناقل ہی کہ جب شمر لعین حضرت کو شہید کر چکا اُس وقت سب بیبیان قریب لاش اقدس مظلوم کر بلا کے پہنچیں اور ہر ایک بکیں نے روتے پٹتے حال اپنا غیر کیا لیکن نہیں جھولتا مجھے رونا اور بہن کرنا زینت خاتون خواہر امام حسین کا کہ وہ معظمہ یہ بہن کرتی تھیں کہ قرا ہو بہن اس لاش بے سر پر کہ جسکے سایہ میں آجتا سب آفتون سے محفوظ رہی آتی برادر مظلوم اب بعد تمھارے کون وارث ایسا ہی جو حمایت مجھ بکس کی کریگا اور شراعدائے بچائیگا اور ای بھائی قدا ہو یہ بہن آپ پرستہ میں ہمیشہ سے آرزو مند اسکی تھی کہ آپ پرستہ صدقہ ہو کر مر جاؤن لیکن افسوس کہ قسمت میری اولٹ گئی کہ آپ سامنے اس بکس کے غریب الوطن دنیا سے رحلت کر گئے اور میں جیتی رہی آئی بھائی مقام حسرت و افسوس ہے کہ آپ ہمارے دشمنوں کے تشنہ لب شہید ہوئے جسکے سبب ت مجھ ستم دیدہ کی لکڑی کاٹا یہ بہن نابینا ہوتی کہ آج اس چاند سی صورت کو آلودہ بھاک و خون نہ دیکھتی





الطیر عن الواقدي و زرارۃ بن حبیب اثنی قال لقینا الحسین قبل  
خروجہ الی العراق بثلاثة ايام چنانچہ لہوف میں سید ابن طاووس علیہ السلام  
جعفر طبری سے اور اسے واقدی اور زرارہ بن سلم سے نقل کیا کہ کہا ان دونوں  
نے جبکہ امام حسین علیہ السلام نے مدینہ منورہ سے قصد سفر عراق کا کیا اور کب فرمایا  
حضرت کے تین روز باقی تھے تو ہم خدمت باسعادت آنحضرت میں حاضر ہوئے  
فأخبرناکہ یھوی الناس بالکوفة وان قلوبهم معہ و سبوا فہم علیہ فلما  
سمع الحسین ذلک مناوی بیدہ نحو السماء پس جب ہم نے ان حضرت کو  
آمارہ سفر یا تو عرض کی کہ یا بن رسول اللہ ہمیں غریب معلوم ہے حال اہل کوفہ کا کہ  
تمام اہل شہر اگرچہ قلباً طرف حضرت کے مائل ہیں لیکن ظاہر میں سبے تلواہ  
لیے ہوئے آمارہ آپ قتل پر ہیں پس جب آنحضرت نے یہ خبر سنی دست حق پرست  
اپنا طرف آسمان کے بلند کیا ففتحت ابواب السماء و نزلت الملائکۃ عددًا  
لا یحصیہم الا اللہ تعالیٰ فقال لولا تفارب الاشیاء وحبوط الاجر  
لقالتمھو ھو لا و پس دیکھا ہم نے کہ ساتھ ہی اشارہ کے درجے آسمان کشادہ ہوئے  
اور اس قدر ملائکہ آسمان سے زمین پر نازل ہوئے کہ گنتی انکی سوائے خدا سے غرض  
کوئی نہیں کر سکتا ہی پس حضرت نے اس وقت ہم سے فرمایا کہ اگر وقت مرگ واسطے  
ہر ذی روح کے معین و مقرر نہ ہوتا اور خوف ضائع ہونے اجر و ثواب کا نہ ہوتا  
تو اس قدر ملائکہ کے ساتھ اون اعداد وین سے میں مقاتلہ کرتا لیکن اعلو ان  
ھناک مصرع و مصرع اصحابی و لا یجوز منھو الا و لدی علی لیکن  
میں خوب جانتا ہوں اس جگہ کہ جہان میں اور میرے اعوان و انصار شہید

ہونگے اور کوئی اس میں سے سوائے میرے فرزند زین العابدین کے نہ بچے گا اور وی الشیخ  
 المصنف رحمہ اللہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اِنَّہُ قَالَ لَمَّا سَارَ الْحِیَامُ  
 عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ لِقَیَّتْہُ افواجٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ الْمُسَوِّمَةِ فَاَیَّدُوْہُ  
 الْحِرَابَ عَلَی الْحَبِیْبِ مِنَ الْجَنَّةِ اور ارشاد میں شیخ مصنف علیہ الرحمہ نے  
 جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب جناب امام حسین مدینہ منورہ سے  
 بارادہ عراق روانہ ہوئے اس وقت فوج ملائکہ پیشانیہ تھے جسے حضرت پر سوار حاضر  
 خدمت آنحضرت کے ہوئی فسلموا علیہ وقالوا یا حجة اللہ علی خلقہ ان اللہ  
 تعالیٰ لقد امدنا بک جدک فی مواطن کثیر وَاَنَّ اللہ امدک فی بنا  
 پس اس فوج ملائکہ نے بعد تسلیم کے عرض کیا کہ اے حجت خدا ہم وہ فوج ملائکہ ہیں  
 کہ جناب اقدس الہی نے ہم سیکوا کثر واسطے نصرت اور مدد جناب رسالت مآب کے  
 سرکہ بدر و احد وغیرہ میں بھیجا تھا اور ہم نے امداد آنحضرت کی کی ہے اور اب ہم سب  
 بحکم خدا واسطے نصرت و مدد کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں جو حکم ہوا اسے  
 بجالائیں اور صاحب محرق القلوب علیہ الرحمہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان ملائکہ نے  
 عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ہر منزل و مقام میں حاضر خدمت بابرکت رہیں تاکہ  
 ضرر اکبوا عدا سے نہ ہونے فقال لهم الموعید حفص بن یوسف اُقتل فی ارض  
 کربلا فاذا وردتھا فانتونی پس حضرت نے اونے فرمایا کہ مجھے محل شہادت تک ملے گی  
 شہر نبین پہنچا سکتا ہے اور مدفن و شہداء اور جگہ قتل میرا زمین کر بلا ہے پس جب میں  
 اپنے وعدہ گاہ اور اپنے مقفل پہنچوں گا تو اس روز تم سب میرے پاس آنا شہداء  
 انہ افواج مصطفیٰ لجن وقالوا یا سیدنا نحن شیعۃک فلو اننا یقتل



اَعَدَّ اِنَّكَ وَاَنْتَ بِمَكَانِكَ لَكَفَيْنَاكَ ذَلِكَ بِحَسْبِ الْاَرْشَادِ وَوَهَبَ لَنَا كُلَّ  
 خُصّتِ ہو گئے اور بعد اُنکے ایک فوج کثیر سلمان جنوں کی خدمتِ بابرکت حضرت علی  
 حاضر ہوئی اور بعد تسلیم کے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ ہم سب غلام اور فرمان بردار  
 اور شیعہ آپکے اور آپکے پدر بزرگوار کے ہیں پس اگر ارشاد ہو تو آپکے اعدا کو قتل کریں  
 اور ایک کو اس قوم شتمکار سے باقی نہ چھوڑیں بغیر اسکے کہ حضرت بیان سے  
 حرکت کریں فَجَزَاهُمُ الْحُسَيْنُ خَيْرًا وَقَالَ لَهُمْ اَوْ مَاقَرُّوْهُ ثُمَّ كَتَبَ اللهُ  
 اِيْمَانًا تَكُونُ اِيْدِيَاكُمْ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشْتَدَّةٍ بِحَسْبِ خُصّتِ  
 اونسے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تم سیکو جزا سے نہ عطا کرے کہ تم آمادہ یہی نصرت  
 ہوئے لیکن کیا تم نے نہیں پڑھا آیہ کریمہ اِيْمَانًا تَكُونُ اِيْدِيَاكُمْ مَاقَرُّوْهُ اُسکے یہ ہیں  
 کہ جس جگہ تم ہو گئے اسی جگہ موت تمہیں تلاش کر لے گی اگر یہ تم بسبب خوفِ مرگ  
 قلعہ ہائے تحکم میں ہو دو قَالَ اللهُ سُبْحَانَكَ لَبَدَ الرَّالَّذِيْنَ كَتَبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ  
 اِلَى مَضَاجِعِهِمْ اَوْ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ جنکا شہید ہونا علمِ الہی میں گذار  
 وہ لوگ بالضرور اپنے محلِ شہادت میں پہنچیں گے اِذَا اَلَمْتُ فِيْ مَكَانِيْ فَكَيْفَ  
 تَكُوْنُ حُفْرَتِيْ اَرْضٍ كَرِيْلًا وَلَكِنْ كَمْ تَخْضُرُوْنَ اِنَّ يَوْمَ عَاشُوْرَاءِ اَمِنَ الْحَرَمَ  
 فَرَجَعُوْا بِاَمْرِ جَمِيْعًا پس اگر میں اسی جگہ قیام کروں تو زمین کر بلا کیونکر محلِ  
 شہادت اور مدفن میرا ہو گا پس تم سب کو میں نے برصدا و غیبت ابِ خُصّتِ کیا تم  
 اپنی جگہ پر بھر جاؤ لیکن دسویں تاریخ ماہِ محرم کو بروز عاشوراء اگر بلا میں میرے پاس  
 حاضر ہونا اوسوقت جو امر کہ موافقِ رضا سے خدا سے عز و جل کے ہو گا وہ کیا جائیگا  
 پس وہ سب حسب الارشادِ خُصّتِ ہو گئے اور حضرت مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر

کسی سینے کا بڑا عظمہ میں مقیم رہے اور بعد اسکے بنا پاری طرف عراق کے روانہ ہوئے یہاں تک  
 کہ دوسری تاریخ محرم کو صحرا کے کر بلا میں پہونچے اور لشکر اعداد نے ہر طرف سے انحضرت  
 محاصرہ کیا اور دسویں ماہ محرم کو صبح سے لڑائی شروع ہوئی اور ظہر تک تمام اعوان  
 و انصار حضرت کے شہید ہو چکے اور وہ امام کو بین اوس مجمع اشقیاء میں یکہ و تنہا رہے  
 فَبَيْنَا كَذَلِكَ اِذَا اَتَتْكَ اَفْوَاجُ الْجِنِّ وَسَلُّوْا عَلَيْهِ وَبَكَوْا بَكَاءً شَدِيْدًا  
 وَقَالُوْا يَا سَيِّدَنَا لَوْ كُنَّا عَمِيَانًا وَكَانَ زَاكَ فِيْ هَذِهِ الْمُصِيبَةِ الْعَظْمَى قَرْمِيْنَا  
 حَتَّى تَقْتُلَ اَعْدَاكَ رَاوِي كَسَا بِرُكُوْا اَوْ سِيْ حَالَتِ تَنَاهَى مِيْن لِّشَرِّبُوْنَ كَا  
 اسپہائے عجیب صورت پر سوار اور سیاح خرب مسلح و مستعار یکا رزار رو برو و فرزند  
 حیدر کرار کے حاضر ہوا اور بعد تسلیم کے حال پر انحضرت کے بہت روایا اور عرض کی  
 کہ یا بن رسول اللہ کاش ہم تابینا ہوتے کہ آگوا اس مصیبت عظمیٰ میں مبتلا نہ دیکھتے  
 پس ہم اسید وار میں کہ ہمیں ارشاد بجناب ہوتا کہ آپ کے دشمنوں کو واصل جنم کرین اور  
 اے آقا اب زیادہ اس سے ہمیں تاب دیکھتے اس ظلم کی نہیں ہو فَلَئِمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ  
 ذٰلِكَ بَكَى وَقَالَ لَهُمْ جَزَاكَمُ اللّٰهُ خَيْرًا لِّكَيْفَ اَمْرُكُمْ بِقَتْلِ الْاَجْسَامِ  
 الْمَرْبِيَةِ تَكُمُ وَهَمُّ لَا يَرُوْنَكُمْ وَهَمُّ مِيْنُ امْتِ جَدِّي رَسُوْلِ اللّٰهِ اَپس  
 جبکہ امام حسین علیہ السلام نے اُن سبکو آمادہ جناب پایا اور دیکھا کہ یہ سب میری  
 بیگمی پر گریان ہیں فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تم سبکو جزا سے خیر عطا کرے کہ تم مجھ پر ظالم  
 نصرت کے لیے آئے ہو لیکن مقتضائے عدل و مروت یہ نہیں ہے کہ میں تمہیں اجازت  
 دوں کہ تم قتل کرو اُن لوگوں کو کہ جنکو تم دیکھتے ہو اور وہ تمہیں نہیں دیکھتے  
 اور یہ کہ یہ سب امت سے ہیں میرے نا ا جناب رسول خدا کی لہذا مناسب نہیں ہے



کہ میں ہمیں اجازت ان کے قتل کی دون وائی رایتِ حیدری رسول اللہ ﷺ نے منافیہ  
یقول لی یا بنی ان الله قد شاء ان يراك مضطجاً بالدماء مذبحاً من  
الصفاء فاصبر حتى يحكم الله اور حضرت نے اُسے فرمایا کہ وہ جو قوی میرے  
اجازت نہ دینے کی تمکو ان کے قتل پر یہ کہ میں نے اپنے نانا رسول خدا کو خواب میں دیکھا  
کہ ان حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اچھی حسین علم انہی میں یوں گذرا ہی کہ آج تو اپنے خون میں  
تر ہو اور سر تیرا پس گردن سے جدا کیا جائے پس تجھے لازم ہے کہ صبر اختیار کرنا تاکہ  
کہ حق سبحانہ تعالیٰ درمیان تیرے اور تیرے قاتلون کے حکم بحق کہے لہذا مجھے  
بہر کیف رضائے خدا منظور ہے اور اپنی شہادت کی کمال آرزو ہے وَاَلَا اَنَا اَقْدِرُ سَماً  
مِنْكُمْ فَارْجِعُوا إِلَىٰ مَكَانِكُمْ فَرَجِعُوا يَا كَايْنُ نَاصِحِينَ اور اگر آج مجھے صبر مقصود  
نہو تا تو جسے زیادہ مجھے قدرت تھی کہ میں ان بکوا ایک دم میں قتل کرتا پس اب  
مناسب یہ ہے کہ اپنی جگہ پر پھر جاؤ کہ وقت شہادت میرا آپونچا ہی یہ ارشاد و شکر وہ  
شکر خون کا بیکسی پر اس امام مظلوم کی بہت رویا اور سب حکم امام زمان تاجا  
ناران و گریان و سینا و گویاں پھر گئے منقول ہے کہ اُس روز چار ہزار ملائکہ بارادہ  
نصرت زمین کر بلا پر نازل ہوئے لیکن افسوس وہ فرشتے اُس وقت ہوئے کہ مظلوم  
کر بلا شہید ہو چکے تھے اور جبریل پکارتے تھے اَلَا قَاتِلُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَا اَلَا ذِي الْحَمَى  
بِكْرْبَا اِی اہل آسمان و زمین آگاہ ہو کہ امام حسین زمین کر بلا پر قتل کیے گئے اور  
فرزند رسول انقلین زمین کر بلا پر تشہد لب و زبانی کیے گئے قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ هُمْ عِنْدَ قَابْرِهِ شَعَتْ غَائِلُکَیْ یَوْمَ الْقِيَامَةِ جناب صادق علیہ السلام  
فرماتے ہیں کہ وہ فرشتے اس حضرت کو شہید دیکھ کر بہت روئے اس لیے کہ اس سعادت

عظمیٰ سے محروم رہے پس اسی روز سے باموسے پر نشان المودہ بنجا کر نالان و گریان  
مجاور قبر مطہر امام حسین علیہ السلام کے ہیں اور اسی طرح تاقیامت مجاور قبر مطہر ک  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### مجلس پنجم

فِي الْجَارِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا  
أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَكْثَرُهُمْ رِقَّةً وَأَزِيدُهُمْ مَوَدَّةً لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِحَارِ  
الانوار میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ان حضرت نے کہ  
افضل اور کامل ترین مومنین از روئے ایمان کے وہ مومن ہیں کہ اخلاق جسکے  
نیک ہوں اور رقیق القلوب ہوں اور محبت ہم اہل بیت سے زیادہ رکھتا ہو پس  
علامت محبت اور ایمان کی گریہ و بکا ہی مصائب پر اہل بیت رسول خدا کے پس  
چاہیے ہر مومن کو کہ ماتم جناب سید الشہداء میں آمادہ گریہ و بکا ہوا و تصور کرے کہ  
وہ جناب مع اہل و عیال اہل اطفال خرد سال کے کس عکسی اور غربت میں مبتلا تھے  
فِي كَارِشَادٍ وَالْجَارِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَقَامَ  
بِنَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ أَهْلَ الْكُوفَةِ فَكَتَبُوا إِلَيْهِ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا  
مَامٌ غَيْرُكَ وَلَكِ هُنَا مِائَةُ أَلْفٍ سَيْفٍ فَلَا تَتَأَخَّرْ وَأَقْدِمِ إِلَيْنَا بِالتَّجِيلِ  
چنانچہ رشتہ اور سبب الانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ حب جناب امام حسین علیہ  
السلام نے مدینہ منورہ سے بنا جاری طرف مکہ کے کوچ فرمایا بخیاں اسکے کہ مکہ معظمہ  
جائے امن ہی کسی عیسے حرم مکہ میں مقیم رہے یہاں تک کہ خبر تشریف رکھنے حضرت کی مکہ معظمہ  
اہل کوفہ کو معلوم ہوئی اور اکثر ان کے عرض اپنے تئیں طلب انحضرت پر روانہ



خدمت با سعادت میں اور ہر ایک عرضی کا مستعمل تھا کہ یا بن رسول اللہ جو اسے آپ کوئی  
 ہزار امام و پیشوا نہیں بلکہ ہر سب امیدوار ہیں کہ آپ جلد اس طرف قدم رکنے  
 فرمائیے ورنہ آخر ایک ساعت کی بھی گوارا نہ کیجیے کہ لاکھ جان نثار ہمشیر ابدار واسطے  
 آپ کی نسبت کے یہاں پرستہ زمین آور اگر حضرت تشریف نہ لائیں گے تو اکثر است رسول خدا  
 کی لہراہ ہو جائیگی قال الشیخ رحمہ اللہ فورد علیہ فی یوم واحد صحت ما فی  
 کتاب و تو اثرت الکتاب حتم اجتمع عندہ فی ايام متفرقة اثنا عشر  
 الف کتاب چنانچہ سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ایک روز میں چھ سو  
 اسی ہزار اہل کوفہ کی آنحضرت کی خدمت میں پہنچیں اور بعد اسکے متصل عارف  
 اہل کوفہ کے پورے آئے لگے یہاں تک کہ چند روز میں بارہ ہزار نامے اس امام کو پہنچے  
 پاس میں ہوں و فی مقتل ابی مخنف انہ اجتمع عندہ مائة الف فی خمسمائة  
 و عشرين الف کتاب اور بروایت مقتل ابی مخنف ایک لاکھ پچیس ہزار نامے  
 ان اشقیاک کہ ہر ایک انہیں سے تضمن اور طلب کے تھا چند روز میں امام حسین  
 اس میں ہوں فکتب الیہم اتماما للحجة اما بعد انی انذرت اخي و ابن عمي  
 مسلم بن عقيل و طيعوه فان كان يكتب الي بحسن رأيكم فاني اقدم  
 اليكم ان شاء الله تعالی پس جب نوبت عارف اہل کوفہ کی اس درجہ پر پہنچی تو اس  
 حجت خدانے واسطے اتمام حجت کے جواب میں ان کے ایک نامہ اس مضمون کا لکھا  
 کہ چونکہ نامہ و پیام تم سب میری طلب میں بکثرت پہنچے اس لیے میں نے اپنے بھائی  
 مسلم بن عقیل کو کہ کمال رفا و پرہیزگاری اور صلاح و دینداری کے آراستہ میں  
 تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تمہیں لازم ہی کہ جبر حال طمع و فرمان بردار اور عین

و بعد گارنگ رہا اور اگر مسلم حال تمھاری اطاعت اور جان نثاری کا سب مجھے لکھ سکے  
 تو میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ تمھارے پاس آؤنگا خوارِ صلہ ابنِ عقیل بالتجلیل  
 یحییٰ دخل فی الکوفہ فی دار الخیار و قرء علیہم الکتاب فبايعہ الناس  
 ثانیۃ عشر الف سنہ تجل تاریخ انھی میں منقول ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے نامہ  
 ابنا حضرت مسلم کو دیا اور بوقتِ حضرت ابنِ عباسؓ کو دینے لگا کر دیر تک روئے  
 اور اسطرح حضرت مسلم بھی بہت روئے آخر کار مسلم بن عقیل حسب ارشاد سید جلیل  
 کمال تجلیل طرف کوفہ کے روانہ ہوئے یہاں تک کہ داخل شہر ہو کر گھر میں خمار علیہ  
 الرحمہ کے فروکش ہوئے پس جب خیر شریف اور قی ام حضرت کی شہر میں مشہور ہوئی  
 اسی وقت انشراح کوفہ حضرت جناب مسلم بن عقیل میں جمع ہوئے اور شہر ہی حکم  
 امام زمان کے بتا بر روایت صاحب مجالس نفی علیہ الرحمہ اٹھارہ ہزار کوفیوں نے  
 حضرت مسلمؓ کی فکبت مسند الی الحسینؓ بخیر و یدلک و یا مرقا  
 انقلدوہ الیہم پس جب حضرت مسلمؓ نے اس قدر اہل کوفہ کو مطیع و فرمان بردار  
 بنادیکھا ایک نامہ خدمت با سعادت امام حسینؓ میں اس مضمون کا روانہ کیا کہ میں  
 بیہرکت آنحضرت کے داخل کوفہ ہوا اور تمام اہل شہر کو مطیع و آرزو مند زیارت  
 ان حضرت کا بابا یہاں تک کہ اٹھارہ ہزار اشخاص نے بیعت حضرت کی قبول کی  
 اور اب اب اسطرح ضرور قدم رنجہ فرماوین فبلغ ذلک یزید بن معاویہ  
 فکتب و کتب الی ابن زبایہ کان علی البصرۃ منقول ہے کہ تشریف لانا  
 نہت مسلم کا کوفہ میں اور بیعت کرنا اس قدر آدمیوں کا اس نے یزید بن معاویہ کو معلوم  
 ہوا چنانچہ اس نے اس خیر کے وہ مضمون نہایت غصہ کیا کہ جو اور اسی وقت تمھان



بن بشیر کو کہ معاویہ بنی جانب سے حاکم کوفہ تھا سزا دل کیا اور ایک نامہ ابن زیاد علیہ السلام  
 کہ اُن ایام میں وہ بھی حاکم بصرہ تھا اس مضمون کا لکھا تھا بعد فقہ بلغنی  
 ان ابن عقیل جمع فی کوفہ بجموع کثیر من اصحاب المسلمین فیر لی الکوفہ  
 واذلہ امی بن زیاد مجھے معلوم ہوا کہ سلم بن عقیل وارد کوفہ ہوئے اور ہزاروں  
 آدمیوں نے اسے بیعت کی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ گروہ اہل اسلام میں کسی طرح  
 تفرقہ اور اختلاف واقع ہو پس مجھے لازم ہوا کہ پہنچتے ہی میرے نامہ کے کوفہ میں  
 داخل ہوا اور سلم بن عقیل کو قتل کر اور بروایت صاحب سحر المصائب یہ بھی زید علیہ السلام  
 لکھا ولا تدع من نسل علی الا قتلته اور امی بن زیاد نسل علی بن ابیطالب سے  
 ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑنا یعنی اگر امام حسین بھی مع اقربا دار و کوفہ ہوں تو انکو بھی  
 قتل کرنا فسار بن زیاد نے دخل الکوفہ ودر فی المنبر فی الجامع وحوکم  
 الناس فنقضوا بیعة الحسن کلھو بن حب نامہ زید کا ابن زیاد کے پاس  
 پہنچا اور وہ مضمون نامہ پر مطلع ہوا اس وقت وہ ملعون طرف کوفہ کے روانہ ہوا  
 اور بعد داخل ہونے کوفہ کے مسجد جامع میں بالاسے منبر جا کر مع زید اور مذمت علی  
 بن ابیطالب جمع عام میں بیان کی اور ہر ایک کو غضب زید سے و زیا استقل بد  
 کہ اسی وقت تمام اہل کوفہ نے بسبب خوف زید ملعون کے ساتھ حضرت سلام کا ہتھوڑا  
 اور بیٹے نقض بیعت کی بلکہ اکثر اہل کوفہ آمادہ قتل اس نیکو کے ہوئے فلما  
 علم ذلك مسلم بن عقیل حاکم فی امرہ فطفق یخترق السککات حتی دخل  
 دارہا فی بن عمرو و دھوگان من شیعہ امیر المؤمنین پس جب حضرت  
 سلم کو حال بیوفائی اہل کوفہ کا معلوم ہوا اور دیکھا کہ سب دشمن جان اور

اما وہ میرے قتل کے ہیں اسی وقت نہایت ہی متروک ہو رہا تھا اور بال پریشان سرگرداں  
 ہر کوہ و گلی میں کوفہ کے پھرتے تھے اور کوئی ایسا دوست خیال دیتا نہ آتا تھا کہ چند  
 روز گھر میں اُس کے پناہ لیں پس اس فکر میں ہر طرف پھر رہے تھے کہ ناگاہ دروازہ پر  
 ہانی بن عروہ کے کہ وہ شیعیاں علی بن ابیطالب سے تھے پہونچے اور کہنے لگے ہانی کی  
 اپنے آقا سے خبر تشریف لانے حضرت کی بیان کی سنتے ہی اس خبر کے ہانی بن عروہ  
 اپنے گھر آئے اور اس حضرت کو اپنے گھر میں لے گئے اور نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے  
 وہ بہت سے کلمات کہیں کہ بیان کیے فاختہؓ عسلہؓ فرمادے کہ اے ہانی بن عروہ  
 سلیکھ ابن زیاد پر منذر و حضرت مسلم گھر میں ہانی کے معنی رہتا تھا کہ ابن زیاد  
 حکم دیا کہ جو شخص مسلم بن عقیل کا مجھے نشان دے گا وہ شخص ستم و ظلمت و انعام ہو گا پھر  
 بطبع دنیوی ہر شخص محسوس مال اُس سید غریب کا ہوا آخر کا ایک ملعون نے کہ اے  
 اُسکا معقل تھا بکر و فریب اپنے تئیں خدمت مسلم بن عقیل میں پہونچایا اور حضرت  
 ملاقات کر کے ابن زیاد کو اطلاع کی کہ حضرت مسلم گھر میں ہانی کے معنی ہیں فسلک  
 هَانِيًا فَقَالَ لَهُ اِنَّكَ اخْفَيْتَ مُسْلِمَ ابْنِ عَقِيلٍ فِي دَارِكَ قَالَ هَا نِيَةٌ  
 بِمُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ پس ابن زیاد ملعون نے ہانی کو طلب کیا اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے  
 کہ تو نے مسلم بن عقیل کو کوفہ میں طلب کیا اور تو ہی باعث قتل و فساد کا ہے اور اب  
 مسلم کو باوصف ممانعت حاکم کے اپنے گھر میں مخفی رکھا ہے پس ہانی نے فرمایا کہ میرے گھر  
 میرے گھر میں نہیں ہیں اور جو شخص کہ ہونا اُنکا میرے گھر میں بیان کرتا ہے وہ شخص  
 مفید اور کاذب ہے فکثر الکلام بینہما حتّٰی قَتَلَ الْمَلْعُونُ هَانِيًا پھر ویران  
 بیت زیاد اور ہانی میں کلام رد و بدل ہوا کیا پس وہ چھٹی غضبناک ہوا اور چہرہ نکاح



ایسا زخمی کیا کہ اُس سے خون جاری ہوا آخر کار بانی کو بظلم و ستم قتل کیا الغرض یہ کہ  
قتل بانی اور شہادت حضرت مسلم کے لاشیں اُن بزرگواروں کی کوچ و بازار کو فہ  
میں کچھ اُمین پس بروایت منتخب یہ دیکھا کہ قبیلہ مذحج نے بعد کشت و خون کے اُن  
لاشوں کو متصل مہدی کو فہ کے دفن کیا آہ مؤمنین جب حضرت امام حسین کو اس  
حال پر بلال پر اطلاع ہوئی ہوئی تو کیا صدمہ ہوا ہوگا افسوس کہ اُس عالمِ عرب  
یعنی مسلم بن عقیل پر کیا کیا ظلم کئے گئے اگر بانی بن عروہ کے گھر میں مہمان نہ ہوتے تو فز  
بھی بیتر نہ ہوتا تھی کہ قوم مذحج نے بانی کو بوجہ قرابت کے دفن کیا اور بوجہ مہمانی  
بانی کے حضرت مسلم کو بھی دفن کیا مگر افسوس ہر حال پر مظلوم کرلیا جناب سید الشہداء  
کہ امت رسول خدا نے قرابت رسول کا پاس کیا اور نہ مہمان بلانے کا عاظ کیا  
اور بعد شہادت کے لاش حضرت کی مع قربا و انصار کئی دن تک بیدفن و کفن  
آلودہ بنجاک و خون ریا گرم پر پاسبان پڑی رہی اور خاک صحرا اُڑا کر بدن  
اقدم پر گر گئی تھی ہاں افسوس صرف وہ زیر جامہ باقی رہ گیا تھا جس کے کمر بند کے  
جہاں لعین نے دستِ اقدس قطع کیے اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس ششم

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْنَا كَرِهُنَا لِقَدْ شَارَكُوا نَفْسَ الْمَصِيبَةِ  
بِصَوْنِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَةِ عَلَى مُصَابِ جَدِّي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ خدا رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ اُنہوں نے  
ساتھ دیا ہمارا ہماری مصیبت میں بسبب طول دینے اندوہ و غم کے ماتم میں میرے  
جب مظلوم امام حسین علیہ السلام کے یعنی بطرح ہم اُس مظلوم کو یاد کر کے روایا کرتے

اسی طرح ہمارے شاگرد بھی اُس جناب کو یاد کر کے گریہ و بکا کرتے ہیں حضراتِ منجملہ  
 اُن مصائب کے شہادتِ حضرتِ مسلم ہی کہ قیسری تاریخ یا نوین ذبیحہ کو واقع ہوئی  
 ہوئیں حضرتِ مسلم بن حقیل پیش ربّ جلیل مرتبہ عظیم رکھتے ہیں کہ ملائکہ اُنہرِ رحمت بھیجتے  
 ہیں اور جنابِ رسولِ خدا اُنکے مصائب اور حالِ غربت کو یاد کر کے رونا کرتے تھے  
 پس گریہ و بکا کیجیے حالِ حضرتِ مسلم پر کہ شہادت اُنکی ابتداء جنابِ تھی نظامِ کربلا  
 سید الشہداء کی چنانچہ منقول ہے کہ جب بادلِ ظلم و ستم ابنِ زیاد و لعین کے ہانی بن عروہ  
 قتل ہوئے اور یہ خبر شہر ہوئی ردی ابو مخنف فلما بلغ ذلك مسلداً خرج من  
 داره ومضى بوجهه متلداً دافئاً ازقه الكوفة ولا يدري اين ذهب  
 جیسا کہ ابو مخنف نے نقل کیا ہے کہ جب یہ خبر حضرتِ مسلم کو کہ خانہ ہانی میں سے  
 پہونچی نہایت مضطرب و حیران ہوئے اور اُس وقت گھر کے ہانی کے باہر نکلے اور  
 کہاں حسرت و یاس یا حال پریشان دہستے اور بائیں کو چہ ہاسے کوفہ میں  
 پھرنے لگے از بسکہ اُس شہر سے نابلد تھے اور ہر شخص دیان کا دشمن جان تھا  
 لہذا کوئی چاہے امن ایسی خیال اقدس میں نہ آتی تھی کہ دیان پناہ لینے قہجیل  
 يدور حثی ائی الی باب امراء یقال لها طوعه فسکر علیہا و قال لها  
 یا امه الله اسقیني ماء فسقته ودخلت پس جب آفتابِ قریب  
 غروب کے پہونچا اور کوئی مسکن امن میں نہ آیا اسوقت حضرتِ مسلم کہاں ناچاری  
 گھرے ہو گئے دروازہ پر ایک ضعیفہ کے کہ نام اُسکا طوعہ تھا اور وہ اپنے دروازہ پر  
 بفرح و محبت اپنے فرزند کے منتظر کھڑی تھی پس حضرتِ مسلم نے بعد سلام کے فرمایا کہ  
 اے کنیزِ خدا تھوڑا سا پانی مجھے پلا دے کہ میں پیاسا ہوں طوعہ نے پانی حاضر کیا اور



پاکرا اپنے گھر میں چلی گئی تب حضرت مسلم نے پانی پیا اور حمد خدا سبحان لاسے اور وہ میں  
 بیٹھ گئے خیر جبت و قالت یا عبد اللہ اگر تشریب ماء قال بلی قالت  
 خیر الی اہلک حضرت مسلم کو کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ طوعہ باہر نکل آئی اور حضرت  
 دروازہ پر اپنے بیٹھے دیکھا کہ اس کا امی بندہ خدا کیا ابھی تو نے پانی نہیں پیا حضرت مسلم نے  
 فرمایا کہ میں پانی پی چکا ہوں طوعہ نے کہا کہ اب مناسب وقت یہ ہے کہ آپ اپنے  
 گھر چلے جائیں فسکت مسامر ولع یحبھا فاعادت علیہ ولع یحبھا جب  
 طوعہ نے جانے کو کہا حضرت مسلم چپ ہو رہے پھر طوعہ نے تقاضا کیا پھر کچھ جواب  
 نہ دیا فقالت یا عبد اللہ اگر تسمع قولی لا یصلک لک الجلووس علی بائی  
 خیر الی منزلک وعشیرتک جبکہ طوعہ نے مار تقاضا کیا اور کچھ جواب حضرت  
 مسلم سے نہ سنا ابلی مرتبہ نہایت پرہم ہو کر کہا امی بندہ خدا کیا کتنا میرا تمنے نہیں سنا  
 کہ مجھے جواب نہ دیا اب تمہیں لازم ہے کہ ابھی میرے دروازہ پر سے اٹھو اور اپنے  
 گھر جاؤ اور اپنے عیال واقربا سے ملحق ہو کہ یہ شہر آج کل نہایت بڑا شوبہ اور  
 شہر شخص کو اپنی عزت و آبرو کا خیال ہے اسوس ہے کہ غربت و مسافری کیا مصیبت  
 غطی ہر مقام و قال یا امۃ اللہ ایت اذھب فانی غریب مائی فی ہذا  
 المضیر منزلک وعشیرتک پس جب اس سبکس نے دیکھا کہ وہ ضعیفہ کسی طرح وہاں  
 شہر نے نہیں دی ہے اور نہایت ہی شدت کرتی ہے ناچار وہاں سے کھڑے ہو گئے  
 اور بلبال مظلومی اتنا فرمایا کہ امی ضعیفہ سعادتمند ہر چند کہ تیرے تقاضے سے میں  
 آئندہ کھڑا ہوا ہوں لیکن میں نہایت حیران ہوں کہ بیان سے کہاں جاؤں اسلئے  
 کہ میں مسافر ہوں اور کوئی اس شہر میں میرا عزیز و قریب یا نہیں ہے کہ

چلا جاؤں قہل لائے آجرو و مصروف حشر یشفع ہاں رسول اللہ ص  
 القیامۃ فقالت لہ ما سمعت قال انا مسلون عقیل پس اسی طوعہ آیا تجویز  
 ہو سکتا ہو کہ ہمارے ساتھ نیکی پیش آئے تاکہ فردا سے قیامت کو بناب رسالت  
 میرے شفیع ہوں طوعہ نے اسم مبارک بناب رسول خدام کا نکر پوچھا کہ نام آپ کا  
 کیا ہے اور تمہیں کیا قرابت ہے رسول خدا سے فرمایا کہ نام میرا مسلم بن عقیل ہے  
 فادخلتہ فی دارہا و اقرشت لہ و اگر متا و عمر حضرت علیہ السلام  
 فلو یحس و اپنے عمائے پس نام آنحضرت کا شتہ بی وہ ضعیفہ سیدہ کا پ گئی  
 اور ایوقت انکو اپنے گھر میں لے گئی اور ایک حجرہ یا نیزہ میں فرش نہیں بچا کر بچایا  
 اور کہاں تعظیم و تکریم پیش آئی اور کہاں انا کر سامنے رکھا لیکن حضرت مسلم ایسے  
 منہم و محزون تھے کہ ایک اقمہ بھی اس طعام سے تناول نہ فرمایا ہر چند کہ طوعہ نے  
 مکر و عرص کی حضرات طوعہ نے برعایت قرابت بناب رسول خدا حضرت مسلم کو  
 صمان ایک شب کا لیا مگر وہ اس قوم شراب پر کہ جسے فرزند رسول مختار کو  
 صمان بکارتین دن کا بھوکا پایا سا کر بالین مع اسباب و اقربا کے ذہن کیا فجا  
 ابنہا فراہا نکثر الدخول و لغزو و ج فی البیت فسألہا کمنہ ففہمتہ  
 غرض کہ جب شب زیادہ گزری اسوقت فرزند طوعہ کا کہ نام اسکا بلال تھا گھر  
 آیا اور دیکھا کہ ماں اس لعین کی مگر حجرہ میں آتی جاتی ہی یہ دیکھا وہ مستحیر ہوا اور  
 سبب اسکا طوعہ سے پوچھا طوعہ نے اسے جھٹک دیا اور کہا کہ تجھے اسکی تحقیق سے  
 کیا کام ہو فالت علیہا فاخذت علیہ العهد ثم اخبرته فاستریداک  
 فی ثانیہ ہر چند طوعہ نے چاہا کہ حال سے حضرت مسلم کے اس شقی کو اطلاع نہ کر



لیکن اسے اس قدر اصرار کیا کہ طوعہ کو کچھ نہ آیا ناچار بعد عہد و پیمان کے اس سے کہا کہ  
خوشا بحال ہمارے کہ مسلم بن عقیل آج ہمارے گھر میں تشریف لائے ہیں اور یہ خیر متکذرا ہے  
انحضرت کی مصروف ہوں یہ شکروہ ملعون چپ ہو رہا اور اپنے دل میں بہت غور  
ہو افلتا طلع الفجر جاءت طوعہ الی مسلم بن عقیل لیتوضئاً وقالت لہ یاسیدک  
مکارا ینک رقدت رقدہ فی ہذہ اللیلۃ پس جبکہ صبح طالع ہوئی طوعہ  
حاضر خدمت جناب مسلم ہوئی اور عرض کی کہ اے سید میرے پانی واسطے وضو کے حاضر ہے  
اور کیا سبب ہے اسکا کہ شکوہ ایک لمحہ بھی آپ نے آرام نہیں فرمایا اور ہر وقت میں نے  
آکھو جاتے پایا ہی حضرات چونکہ حضرت مسلم بڑے بہادر و شجاع تھے اور شجاع کو خوف  
رہتا ہی کہ بعض امتحان میں ثابت قدم رہوں یا نہ رہوں اسوجہ سے متردد تھے اور  
تمام شب کہ وہ شب آخری تھی عبادت خدا میں بسر کی قال یا امۃ اللہ انی رقدت  
رقدہ فی منامی امیر المؤمنینؑ وهو یفعل لی الوحا الوحسا  
البحل النحل حضرت مسلم نے فرمایا اے طوعہ ہر چند کہ میں تمام شب متردد رہا لیکن ایک  
آنکھ میری لگ گئی تھی دیکھا میں نے اپنے غم پر گوار جناب حیدر کرار کو کہ وہ حضرت  
محب سے مکر فرماتے ہیں کہ اسی مسلم ہمارے پاس بلداؤ کہ ہم تمہارے بہت مشاق ہیں  
فما ظن الا انہ اخذ آیامی من ایا مراند نیا فیکنا کذا لک اذ ذہب ابن  
طوعہ الی ابن زیاد واکابرہ مسلم بن عقیل پس اس خواب سے کہ صادق  
مجھے یقین ہے کہ آج کے روز کو چ سیرا ہی دنیا سے پس یہ شکر طوعہ ابید رہی اور  
کلمات دلجوئی اور تسکین کے عرض کر رہی تھی کہ اسی اثناء میں فرزند طوعہ کا کہ وہ دشمن  
اہل بیت رسالت تھا گھر سے باہر نکلا اور این زیاد کو حال سے حضرت مسلم کے خیر دی

فَدَعَى ابْنُ زَيْدٍ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ وَضَمَّ إِلَيْهِ الْفَرَسَ وَخَمْسَةَ أَوَّلِيهِ  
وَأَرْسَلَهُ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ بِسُخْتِ هِيَ اس خیر کے ابن زیاد ملعون نے محمد بن  
اشعث کو بلا کر سوار اور بالٹو پیادے ہمراہ اس کے لیے اور حکم دیا کہ ابھی مسلم بن عقیل کو  
گھر سے طوعہ کے گرفتار کر لافلتا قریبوں کے الدار و سمیع مسلّم سہیل الخیل  
وَقَعْفَةُ السِّلَاحِ لَيْسَ دِرْعَةٌ وَشَدَّ وَسْطُهُ بَنُ ابْنِ أَشْعَثَ رَوَانَهُ بَوا  
جبکہ وہ سوار قریب خانہ طوعہ کے پہنچے اور آواز سُنم اسپان اور صدا ہتھیاروں کی  
حضرت مسلم نے سنی اُسی وقت زہرہ بدن مبارک پر آراستہ کی اور کمر اطہر جناب پر حکم  
باتدعی اور سیف ابدار کو حائل کیا فَقَالَتْ لَهَا طَوْعَةٌ يَا سَيِّدِي مَا لِي أَرَاكَ  
هَيَّاتَ لِلْمَوْتِ قَالَ يَا طَوْعَةٌ إِنَّ الْقَوْمَ يَطْلُبُونََنِي وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَهْجَمُوا  
عَلَيَّ وَيَقْتُلُونَنِي بِن حُب طوعہ نے یہ حال دیکھا عرض کی کہ ای آقا میرے کیا سبب  
کہ میں آج یہ دفعہ آمادہ مرگ بناتی ہوں جناب سلم نے فرمایا کہ ای طوعہ مجھے یقین  
ہوا ہے کہ یہ لشکر بیدارند بن زیاد نے واسطے گرفتار اور قتل کرنے مجھ میں کبھی سبب  
ہیں میں بخوف اپنی گرفتاری کے چاہتا ہوں کہ مسلح ہو کر باہر نکلوں اور اُسے  
تلوار کروں فَبَيْنَا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ الْخَيْلُ فِي الدَّارِ فَشَدَّ مُسْلِمٌ عَلَيْكُمْ  
وَضَرَبَكُمْ مَرَّةً أَخْرَجَكُمْ مِنْ الدَّارِ بِن ہنوز حضرت سلم طوعہ سے یہ فرما رہے  
کہ دفعہ وہ سب سوار ناکار تلوار بن کھینچے ہوئے گھر میں طوعہ کے داخل ہوئے اور  
چاہا با حضرت کو گرفتار کرین دیکھتے ہی اسکے حضرت سلم تلوار باز کر حجرہ سے صحن میں  
تشریف لائے اور اُس قوم بیکار کو بضر شمشیر آبار مار لڑکا لہ یا اور اکثر وں کو  
وہمسل ہنم کیا فَشَدَّ وَأَعْلَبَهُ فَضْرَبَ فَمَا بَكَرُ اللَّعِينِ فَقَطَعَ شَفَتَهُ الْعُلَيَّا



وَأَمْرٌ عَ السَّيْفِ فِي السُّفْلِ وَفُصِّلَتْ بِهِ ثَنَايَا آه آه یہ حال دیکھا اور عدائے  
حملہ کیا اور اندر داخل ہوئے اور ایک ملعون نے کہ نام اس کا بکر لعین تھا کہین گاہ سے  
ایک ایسی تلوار چہرہ انور سلم پر لگائی کہ اس ضرب سے بہاے اقدس کٹ گئے اور  
وہ ان مبارک سامنے کے جدا ہو گئے فَضْرَبَ مُسْلِمٌ عَلَى رَأْسِهِ ضَرْبَةً مُتَكَدَّةً  
وَتَمَّتْ بِأُخْرَى عَلَى حَبْلِ الْعَاقِ كَادَتْ تَطْلُعُ إِلَى جَوْفِهِ پس حضرت سلم نے  
جواب میں اس کے ایک تلوار اس کے سرخس پر ماری اور فوراً ایک تلوار گردن پر اس شقی کے  
ایسی لگائی کہ ناف تک اتر گئی اور وہ ملعون داخل جہنم ہوا فَلَمَّا رَأَى ابْنُ  
الْأَشْعَثِ شِجَاعَتَهُ كَذَلِكَ أَنْفَذَ إِلَى ابْنِ زَيْدٍ يَسْتَوْدُ بِالْعَسْكَرِ  
پس جب ابن اشعث نے دیکھا کہ اکثر پیادہ و سوار راہی سقر ہوئے اور باقی ماندہ  
شجاعت حضرت سلم سے بھاگا جانتے ہیں جلد کسی کو ابن زید کے پاس بھیجا کہ تا اور  
شکر واسطے کمک کے روانہ کرے فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَقُولُ شَكَلْنَا أُمَّكَ رَجُلٌ  
وَاحِدٌ يَقْتُلُ مِنْكُمْ هَذِهِ الْمُقْتَلَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ابْنُ الْأَشْعَثِ أَنْظِرْ  
أَنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى بَقَالٍ مِنْ بَقَا قِيلَ لَكُوفَةٌ جب پیام ابن اشعث لعین کا  
ابن زید تک پہنچا بہت غیظ میں آیا اور کہلا بھیجا کہ مان تیری تیرے ماتم نہیں  
کے قدر بزدل ہی تو ای ابن اشعث کہ ایک تن تنہا بے ناصر و مددگار سے یا وصف  
اس قدر پیادہ و سوار کے نہیں کہ کتا ہی اور ڈرتا ہی اور وہ یکہ و تنہا تم کو قتل  
کرتا ہی اور تم سے کچھ نہیں ہو سکتا پس اس جواب کو سنکر ابن اشعث ملعون نے  
بھر کہلا بھیجا کہ ای ابن زید نایت نا فہم اور بے عقل ہی تو کہ تو نے اپنے زعم ناقص میں  
شاید ہمیں کسی بقال کو فدے لے کر بھیجا ہو بَلْ إِنَّمَا أَرْسَلْتَنِي إِلَى سَيْفٍ مِنْ

اسیاف محمدی خیر الانام و الی اسد خرم غامر فندم الملعون فامدہ  
 بالعتسکس بلکہ تو نے ہمیں اس شخص سے لڑنے بھیجا ہی جو ایک سیف ہی اسیاف محمدی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ سے اور ایک شیر جبری ہو شیران اہل بیت رسول مختار سے کہ جنگی تلوار  
 از مشرق تا مغرب مشہور ہے قسم بخدا کہ یہ وہ شیر ہی کہ جب تلوار کیلئے میدان کارزار  
 حملہ آور ہوتا ہی تو صد باسوار ہزار کو قتل کرتا ہی اور ریشے شجاعون کے سر زمین پر گرا دیتا  
 پس یہ جواب سنکر وہ ملعون نادم و یشیمان ہوا اور بہت سے پیادہ و سوار واسطے  
 کمک ابن اشعث ایثار کے روانہ کیے فلتا نکلتوا ہجموا علی امیر فحل علیہم  
 کالاسد علی الشیاء و قتل اکثرھم بحول اللہ پس جبکہ وہ اشقیاء جمع ہوئے  
 سینے ایک مرتبہ حضرت مسلمؑ پر هجوم کیا ہر چند کثرت ان کفار و ن کی اس قدر تھی لیکن  
 نظرمین ان حضرت کی برابر پریشہ کے بھی نہ سمائی تھی اور باوصف اسکے وہ حضرت  
 خود کثرت زخموں سے نہایت ضعیف و ناتوان تھے مگر یا ایمنہ تلوار کھینچ کر مثل شیر  
 غضبناک اس لشکر و باہ پر حملہ کیا اور اکثر کفار نابکار کو بضرر شمشیر آیدار  
 را ہی سقر کیا اور باقی ماندون کو صحن خانہ سے باہر نکال دیا فلتاراکوہ نایت  
 الجاہل غیر خائف و کخافش اشرفوا علیہ من فوق البیت و یرمونه  
 بالنبال پس جب ان جہادوں نے دیکھا کہ ہم کی طرح تاب مقاومت حضرت  
 مسلمؑ کی نہیں لاسکتے ہیں اسوقت یکے سب ملعون کوٹھے پر چڑھ گئے اور دہستہ  
 پتھر اور تیر اس یکیں پر مارنے لگے اور بعض نے بیرون نے گھاس و غیرہ جمع کر کے  
 اس میں آگ لگا دی اور اس سے بدن اقدس مجروح ہوا اور کمال تکلیف پہنچی  
 فخرج مصیلتا سیفہ فی السکة و یضربہم و یقتلہم حتی طلبوا منه



الامان فقال مسلّم لا امان لكم پس جب حضرت سلم نے دیکھا کہ وہ سگھائے ہوئے  
دوست غوتا کر رہے ہیں اور ہتھ پرتلوں کے نہیں آتے ہیں اسوقت تلوار کھینچے ہوئے  
گھر سے طلوعہ کے باہر نکل آئے اور جو آئین سے نیچے اُترا اُسے قتل کیا یہاں تک کہ ہر طرف  
سدا الامان ہی بلند ہوئی حضرت سلم نے فرمایا کہ ای کفار غدار تم ہرگز قابل امان کے  
نہیں ہو فحسبنا الله حفيظة في وسط الطريق واخفوها بالدار على الدراب  
فانطرحوا بين يديه فوقع مسلّم فيها پس جب اُن اشقیانے دیکھا کہ اُس  
شیرِ شجاعت سے کی طرح مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں تو بعد مشورہ کے راہ میں ایک  
گڑھا کھودا اور ہتھ اُسکا برگ و شاخ و خرت سے ڈھانپا اور اُس پر شی ڈال کر برابر کروا  
اور بکروں و فرب اترتے ہوئے جناب سلم کو قریب اُس گڑھے کے لائے چونکہ اُس سگھ کو  
یہ حال مکر و دغا کا اُنکے معلوم نہ تھا اُس گڑھے میں گر پڑے فطعنہ رجل من خلفه  
فخز به على الارض فاخذوه اسياراً واقبلوا به الى باب القصر پس  
گرتے ہی اُن حضرت کے ایک بیرحم نے ایسا نیزہ پشت مبارک پر مارا کہ حضرت سلم  
اُسکے صدمہ سے زمین پر گر پڑے اور اسی حالت میں وہ ملعون اُس شیر و لیر کو  
اسیر کر کے طرف دارالامارہ کوفہ کے لیچلے فلما انتهى اليه اشتد به العطش  
فقال اسقوني ماء فاتي عطشان فساند الى حائط جبکہ وہ ملعون حضرت  
سلم کو مقید کر کے قریب دروازہ قلعہ کے لائے اسوقت تشنگی نے حضرت سلم پر  
غلبہ کیا اور اُس مظلوم بضعفت اس قدر طاری ہوا تھا کہ گرے پڑتے تھے آخر کار  
بشت مبارک دیوار سے لگا دی اور فرمایا کہ کوئی ایسا رحیم اور نرم دل ہو کہ اس  
شدت تشنگی میں مجھے پانی بلا دے کہ میں بہت پیاسا ہوں فاتاه رجل يقدر

فَضِيْبٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاَرَادَ اَنْ لِّيشْرَبَ اِمْتِلَاءَ الْقَدَحِ دَمًا مِنْ فِيْهِ بِسِ اَيْ تَخْمُ  
 انہیں سے جمع آگیا اور ایک کاسہ چوبی پر آب سامنے حضرت مسلم کے حاضر کیا جناب مسلم نے  
 جامہ تھا کہ پانی پین و دفعہ خون دہن اطر سے کہ زخمی تھا اس کاسہ میں اس قدر گراں  
 تمام کاسہ مملو خون سے ہو گیا فَاَذْنَعَهُ اِلَيْهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَوْ كَانَ مِنَ الرِّزْقِ  
 الْمَقْصُوْمِ لَشَرِبْتُهُ پس اُن حضرت نے وہ کاسہ آب حوالہ اسی شخص کے کیا اور فرمایا  
 الحمد للہ اگر یہ پانی قسمت میں ہوتا تو البتہ مجھے گوارا ہوتا لیکن معلوم ہوا کہ اب پانی  
 دنیا کا ہمارے قدر میں نہیں ہے حضرات مقام افسوس ہر امام حسین کے حال پر  
 کہ اس مظلوم کو کیسے وقت خربھی ایک قطرہ پانی کا نہ دیا حالانکہ اس وقت یکسی ہر  
 فرماتے تھے اَنَا بِنُحْمٍ بِالْمُصْطَفَى وَعَطَشَانِ مِّنْ فِرْزِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفًى ہوں

### اور یہاں ہوں شعر

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمت مہمان کر بلا
------------------------------	------------------------------

فَدَخَلَ عَلَیْ ابْنِ زِيَادٍ وَلَمْ يَسْلَمْ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ سَلِّمْ عَلَیْ الْاَمِيرِ فَقَالَ  
 وَلِيْكُمْ وَاللّٰهُ مَا لِيْ اَمِيْرٌ سِوَى الْحُسَيْنِ غرض کہ وہ اثنیہا حضرت مسلم کو  
 ساتھ ابن زیاد کے سگے اور کہا کہ اے مسلم امیر پر سلام کرو حضرت مسلم نے فرمایا کہ  
 حق سبحانہ تعالیٰ تمکو داخل جہنم کرے تم ابن زیاد کو امیر کہتے ہو قسم بخدا سے عز و جل  
 کہ امیر اور آقا میرا کوئی نہیں ہے سوا امام حسین فرزند رسول الثقلین کے ابن زیاد نے  
 کہا کہ اے مسلم سلام کرو یا نہ کرو تم ضرور قتل ہو گے بعد اسکے ابن زیاد نے کہا کہ اے مسلم  
 تمہنے کیوں امام زمان پر خروج کیا اور کیوں فتنہ و فساد بپا کیا حضرت مسلم نے فرمایا کہ  
 امام زمان حسین بن علی علیہما السلام ہیں جو کچھ کہ میں نے کیا باعث خوشنودی خدا اور



امام حق کے تھا قال مُسْلِمٌ فَذَعْنِي حَتَّى أَوْصِيَ إِلَى بَعْضِ قَوْمِي فَتَهْضُمَ عُمَرُ ابْنُ  
 مَعْدٍ لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ يَا مُسْلِمُ مَا تُرِيدُ الْغَرَضُ بِنِ اس کے حضرت سلم نے فرمایا  
 کہ اے ابن زیاد اگر قصد تیرا میرے قتل کا ہے تو کسی شخص کو جو میری قوم سے ہو میرے پاس  
 بھیج دے تاکہ میں اس سے کچھ وصیت کروں پس اس شقی نے عمر سعد کو حکم دیا اور وہ  
 قریب حضرت سلم کے آیا اور کہا کہ بیان کرو جو کچھ وصیت منظور ہو قال اِنْ عَلَيَّ  
 اسْتَدْنْتُهُ مُنْذُ قَدْ صُنْتُ الْكُوفَةَ تَسْبِيحًا ۚ ذُرْهُوَ فَنَجَّ سَيْفِي وَدِرْعِي  
 فَاقْضِيهَا عَنِّي حُضْرَتِ سَلَمُ نے فرمایا کہ اے عمر سعد تو ہماری قوم سے جو تجھے لازم ہے  
 کہ وصایا میرے کسی پر ظاہر نہ کرنا ایک انہیں سے یہ ہے کہ جب سے میں اس شہر کو فہ  
 میں وارد ہوا ہوں سات سو و رستم قرص لیکر صرف کیے ہیں پس تجھے لازم ہے کہ بعد  
 میرے قتل ہونے کے میری تلوار اور زره بیکر وہ قرص میرا ادا کرنا تاکہ میں مشغول نہ  
 نہ رہوں وَ اِذَا قُتِلْتُ فَاسْتَوْهَيْتُ جُنَّتِي مِنْ ابْنِ زَيْادٍ وَ اَرِهَانَتُ اَبْعَثْ  
 اِلَى الْحُسَيْنِ مَنْ يَرُدُّهُ فَإِنِّي اُظَنُّ اَنَّهُ قَدْ خَرَجَ الْيَوْمَ اَوْ يَخْرُجُ غَدًا وَيُخَذُّ  
 بِقَتْلِي دَوْسَرِي وَصِيَّتِ مِيرِي یہ ہے کہ بعد میرے قتل ہونے کے لاش میری ابن زیاد  
 طالب کر کے دفن کر دینا اور تیسری وصیت میری کہ سب وصایا سے زیادہ ضروری  
 وہ یہ ہے کہ مجھے گمان اسکا ہے کہ آقا و سید میرے جناب امام حسینؑ مع اپنے اہل بیت کے  
 انہیں آیام میں روانہ اس طرف کو ہوئے ہونگے پس کسی شخص کو قدمست میں ان  
 حضرت کی روانہ کرنا کہ تا وہ شخص میرے قتل سے خبر دے اور حضرت کو اس طرف  
 آنے سے منع کرے اور میری طرف سے یہ عرض کرے کہ فدا ہوں آپ پرمان باب میر  
 لکرو قریب سے کو فہان غدار کے حذر کیجیے گا ایسا ہونو کہ مثل میرے دشمن دین آپ سے

میں آئیں پس یہ شکر عمر سعد نے تمام دہایا حضرت مسلم کے ابن زیاد بد نما و سے بیان کیے  
 فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ اَمَّا مَالُهُ فَهُوَ لَهُ وَلَكِنَّا مَنَعْنَاكَ فَاَفْعَلْ بِهٖ مَا شِئْتَ وَاَمَّا  
 الْمُسَيِّنُ فَتَقْتُلْهُ مِثْلَهُ ابْنُ زَيْدٍ وَنَے جواب دیا کہ ہمیں زرہ اور تلوار سے انکی کچھ کام  
 نہیں ہی جو جاہنا وہ تو کرنا اور بعد قتل کے انکی لاش کا بھی تجھے اختیار ہی لیکن جو کچھ کہ  
 سلم نے واسطے نہ آنے امام حسین کے اس طرف کو کہا ہی البتہ یہ نہوگا کہ ہم انکو کسی طرف  
 جانے دین بلکہ انکو بھی مثل سلم کے قتل کرینگے فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ مُسْلِمٌ وَبَكَى وَاسْتَوْدَعَ  
 فَصَعَدُ وَاِبَہٗ فَوْقَ الْقَصْرِ وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ سُبْحَانَہٗ فَالْقُوَّةُ مِنْ اَعْلَى الْقَصْرِ  
 عَلَی وَجْہِہٖ فَتَكَثَّرَتْ عِظَامُہٗ فَبَعَثَ رَاسِہٖ اِلٰی زَيْدٍ وَیَحْزَنُ حِجَّتَہٗ  
 فِی الْمَثْوٰی پس جب حضرت سلم نے کلام ابن زیاد لعین کا بہ نسبت امام حسین کے  
 سنا بہت روئے اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اِلَیْہٖ رَاجِعُونَ افسوس ہی مصیبت پر فرزند  
 رسول خدا کی تہ سچا کہ ابن زیاد حضرت سلم کو بالائے قلعة لیکئے اور اس بلندی سے  
 ٹھٹھ بھل نیچے کرادیا اور اسوقت وہ حضرت زکریا امین مشغول تھے پس استخوان  
 اُس بکیں و مظلوم کے چور چور ہو گئے ابھی کچھ رمن حیات سے باقی تھی کہ ایک  
 ملعون نے سراقدس اُس سید بکیں کا کاٹ لیا آہ آہ پس ابن زیاد نے سر اٹھ کر  
 بطریق بدیہ یزید لعین کے پاس روانہ کیا اور لاش اقدس کو بازار کوفہ میں  
 کھوایا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

### مجلس ہفتم

فِی الْحَارِ عَنِ الصَّادِقِ ؑ اَنَّهُ قَالَ مَنْ ذَكَرَنَا وَذَكَرْنَا عِنْدَہٗ فَخَرَّاجٌ  
 مِنْ عَيْنِیْہٖ دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوضَةِ غُفِرَ لَہٗ ذُنُوبُہٗ وَلَوْ کَانَ



مِثْلَ زَيْدٍ الْجَحْرِ سِجَارِ الْأَنْوَارِ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا  
 اُن حضرت نے کہ جو مومن بیان کرے یا اُسے ہمارے مصائب کو اور اُلمہ سے اُسکی  
 اُتک ننگ اگرچہ بقدر پریشہ کے ہو تو حق سبحانہ تعالیٰ عوصق میں اسکے تمام گناہ بخش دے گا  
 اگرچہ گناہ اُسکے مثل کفِ دریا کے ہوں پس حضرات گریہ و زاری کیجئے مصیبت پر  
 فرزندِ ان حضرت مسلم کے کہ مصیبت اُنکی بھی مصائبِ امام حسین علیہ السلام سے ہے  
 اور حال میں محمد و ابراہیم چھوٹے دونوں میان جناب مسلم کے اختلاف و محرق  
 القلوب میں منقول ہے کہ وہ دونوں بکس سفر کوفہ میں ہمراہ اپنے پدر بزرگوار کے تھے  
 پس جب پدرِ نامدار اُنکے کوفہ میں شہید ہو چکے کہ وہ بروایت سید ابن طاووس اور  
 صاحبِ مفاتیح النجات کے تیسری تاریخِ ماہِ ذی الحجہ کی یا نوین تاریخِ تباہِ روایت  
 ہی رالانوار کے تھی اور وہ تیمم کہ گھر میں قاضی شریح کے تھے اور اُسے بسببِ خوفِ  
 ابنِ زیاد کے رات کو اُن بچوں کو شہر سے باہر کر دیا چونکہ وہ کم سن تھے راہِ بھول گئے  
 ترکا را سیر ہوئے اور بعد قیدِ شہر کے ہاتھ سے حارث ملعون کے شہید ہوئے اور  
 امالی ابن ابویہ علیہ الرحمہ وغیرہ میں یوں منقول ہے کہ حبیب روزِ عاشورا جناب  
 امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اور اشقیاء کوفہ و شام نے خیمہ اہل بیت خیر الانام  
 میں آگ لگا دی اُسوقت تمام اہل حرم مضطرب و بقر خیموں سے نکلے اور کسی کو اُس  
 لمحہ خطیمہ میں خیر اپنے بچوں کی نہ رہی اُسوقت یہ فرزندِ حضرت مسلم کے کہ سات آنحضرت  
 برس کا سن تھا اپنی ماں سے جدا ہو گئے اور اُس صحرا سے پڑا بائیں حیران بہرے رہ  
 اُنکی شخصیت سے اُس قومِ جفاکار سے نصین کا پڑ لیا اور ابنِ زیاد کے پاس لیکھا  
 وَنَحْنُ عَنْ أَبِي نَحْفٍ آتَيْنَا قَتْلَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ كَمَا

صَغِيرَاتٍ فَأَتِيَهُمَا إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَقَدَعِيَ التَّجَنَّاتِ وَقَالَ لَهُ أَتَجْنَهُمَا وَمِنْ  
الطَّعَامِ الطَّيِّبِ لَا تَطْعُمُهُمَا وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ لَا تَشَبَّهُهُمَا بِنَحْوِ مَنْحَبٍ مِنْ  
ابْنِ مَخْلَفٍ سَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ زِيَادٍ ابْنِ زِيَادٍ ابْنِ زِيَادٍ ابْنِ زِيَادٍ ابْنِ زِيَادٍ ابْنِ زِيَادٍ  
صَاحِبِ زَادٍ كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا  
الْمَوَاتِ زِيَادٍ كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا  
بَلَايَا أَوْ حَكْمَ دِيَا كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا كَمْ سَنَ كَرَفَتَا رُبُّهُمَا  
أَوْ رِبَا فِي سِرِّهِ دِيَا فَصَنَعَ بِهَا التَّجَنَّاتِ كَمَا أَمَرَ إِلَى سَنَةِ كَامِلَةٍ حَتَّى صَنَاقَتْ  
صَدُّ وَرُفُّهَا بِسَ اسْ زَنْدَانِ بَانَ نَ اسْ صَاحِبِ زَادٍ وَنَ كَوْ قِيدَ كِيَا أَوْ مَوَافِقِ  
حَكْمِ ابْنِ زِيَادٍ كَمْ أَرَامَ نَ دِيَا أَوْ سَمِثَ نَانَ جَوِينِ أَوْ رَابِ كَرَمِ أَيْكَ مَرْتَبَةٍ رَوْزِ وَشَبِ  
مِنْ اُنْ بَحْرَانِ كَوْ دِيَا رِبَا يَمَانِكِ كَمْ أَيْكَ بِرَسِ كَامِلِ اسْ مَصِيبَتِ عَظْمِي مِنْ  
اُنْ مَيْمُونِ بِرَكْزِ اَوْرُ نَوِيتِ بِجَانِ بَوْنَجِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا الْآخِرُ يَا أَخِي قَدْ  
كَادَ أَنْ نَزَعْتَنِي مِنَ التَّجَنِّاتِ فَأَكْذَلِي أَنْ نَعْلِمَ التَّجَنَّاتِ مَكَانَنَا لَعَلَّهُ يَرْحَمُ  
عَلَيْنَا بِسَ حَبِ دِيَا وَنُونِ مَيْمُونِ بَسَ عَاجِزِ رُبُّهُمَا تَوَا يَكِ رَوْزِ أَيْكَ بِجَانِ نَ  
دَوْرِ سَ سَ كَمَا كَمْ أَيْكَ بِجَانِ أَيْكَ سَالِ كَامِلِ بَوْنَجِي كَمْ هَمِ اسْ مَصِيبَتِ عَظْمِي مِنْ  
بِتْلَاهِينَ أَوْ رَابِ قَرِيبِ كَمْ هَمِ اِسْ قِيدَ خَانَةِ مِينَ مَرْجَانِينَ اِغْرَمَانَسَ بَوْتَوَاتِ  
زَنْدَانِ بَانَ كَوْ نَامِ وَتَسِبِ سَ اِبْنِ آكَاهِ كَرِينِ شَايْدَا اسْ شَخْصِ كَوْ هَارِ سَالِ بِ  
رَحْمِ آجَا سَ اَوْرِ هَمِينَ اِسْ قِيدِ سَ جَهْزِ دِيَا دَوْرِ سَ بِجَانِ نَ رَا سَ اِبْنِ بِجَانِ نَ  
بَسْدِ كِيَا فَلَمَّا جَنَّ اللَّيْلُ وَآتَى التَّجَنَّاتِ إِلَيْهِمَا بِقُرْصَيْنِ مِنْ سَعِيدِ وَكَوْزِ  
مِنْ مَاءٍ فَقَالَ يَا شَيْخِي اُنْعَرِفْ مُحَمَّدٌ بْنُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ



پس جب شب ہوئی اور حسب دستور وہ زندان بان و دوان جو اور کوزے پانی کے  
 لیکر ان یتیموں کے پاس آیا اسوقت ان بچوں نے اُس سے فرمایا کہ اے شیخ آیا تو جہاں  
 محمد مصطفیٰ سے واقف ہو قال وکیف لا اعرف وھو نبی وشفیع یوم القیامۃ  
 قال لا اعرف علی ابن ابیطالب قال بلے وھو مستبدی وامامی اُس  
 بعد و تمہ نے جواب دیا کہ کیونکر نہیں جانتا ہوں وہ حضرت نبی اور شفیع ہیں میرے  
 بروز قیامت پھر صاحبزادوں نے فرمایا کہ آیا تو علی بن ابیطالب سے بھی واقف ہو  
 اُس نے کہا کہ البتہ وہ آقا و امام ہیں میرے فقال لا اعرف مسلماً قال بلے وھو  
 ابن عم الرسول پھر فرمایا صاحبزادوں نے کہ آیا تو سلم بن عقیل سے بھی واقف ہو  
 کہا اُسے بھی خوب واقف ہوں کہ وہ ابن عم رسول الثقلین ہیں قال فحقن من  
 عذرة مسلم بن عقیل فمالک وصالنا کثر جو صغیر سینا امّا ترا عیننا  
 لا جل مستبد نار رسول اللہ جب اُس زندان بان نے معرفت ابنی خاندان  
 رسالت سے بیان کی فرمایا کہ اے شیخ ہم دونوں یتیم فرزند ہیں سلم بن عقیل کے اور  
 ایک سال کامل ہیں ہو چکا ہے کہ ہم اس قید سخت میں گرفتار ہیں پس ہم چاہتے ہیں  
 کہ تو ہماری کم سنی اور یتیمی پر رحم کر آیا تو یہ یت نہیں کرتا ہی ہمارے پاس میں حق بنایا  
 رسول خدا کی فلما سمع کلامہما بکے التجان وانکب علی اقدامہما وقال نفک  
 لنفکما الفداؤ هذا باب التجن بین یدیکما مفتوح فخذ ایاتی طریق  
 شئتما جب اُس زندان بان نے یہ کلام انکا سنا ہے ہی اسکے بہت رویا و سر  
 پنا پاؤں پر ان شاہزادوں کے رکھ دیا اور غم کیا کہ مجھے حال آپکا نہیں معلوم تھا  
 لیکن اب معاف فرمائیے قدامتوں میں آپ پر یہ دروازہ قید خانہ کا کھلا ہوا ہے

بسطرت آب جاہلین اُسطرف چلے جائیں فخر جاہلین التجن لکنہما لکویا ریا لے  
 اسی جہتہ بمضیان ہیں وہ مظلوم باجارت زندان بان زندان سے باہر نکلے  
 لیکن بسبب صغیرین اور ناواقفیت راہ کے حیران و پریشان گرد شہر کے پھرتے رہے  
 اور کچھ راہ طو نہ کر سکے فلما طلع الصبح دخلوا بستانا هناك صعدا علی شجرة  
 واذ ابجار یة قد راہتہما و سالت عن حالہما پس جبکہ تمام شب پھرتے  
 گزری اور صبح ہو گئی معلوم ہوا کہ ابھی سوا دو کوفت سے باہر نکلے ہیں پس اسی جگہ  
 ایک باغ میں ایک درخت پر چڑھ گئے تاکہ نظر آدمیوں سے محفوظ رہیں ناگاہ ایک  
 کنیز بانی بھرنے کے لیے اس درخت کے نیچے کہ دہان چشمہ آب تھا آئی دیکھا کہ وہ  
 صاحبزادے کم سن مثل ماہ کامل کے درخت پر طالع ہیں یہ دیکھ کر اُسے بوجھا کہ تم  
 کون ہو فاخبر اہا بما جدی علیہما فبکت وقالت لہما سیرا معی اے  
 مولائے فافہما محبتہ لکما ہر خیز کہ وہ تیر خوف سے چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا  
 لیکن جب اس کنیز کو نہایت مُصر با فرمایا کہ اے سعادتمند ہم دونوں فرزند ہیں  
 مسلم بن عقیل کے اور ہم خوف اعدا سے یہاں چھپے ہیں اس کنیز نے یہ سازبست تسلیم کی  
 اور کہا کہ آپ ہرگز خوف نہ کریں اور میرے ساتھ میری بی بی کے پاس چلیں کہ وہ  
 دوستدار آپ کے خاندان کی ہو فسار اصعہا فسبققت واکملت ہوا کہ چاہا  
 فلما سمعت ذلك فامت واستقبلتہما پس وہ دونوں بکس اُس  
 کنیز کو اپنے حال پر متوجہ با کر ہمراہ اُسکے ہوتے جب وہ کنیز چڑھ کر شہر کے قریب پہنچی  
 آگے بڑھا رہی بی بی کو حال سے اُس صاحبزادوں کے طلعات کی پس سنتے ہی نام  
 اُنکا وہ سعیرہ پاک طینت کمری ہو گئی اور اپنے گھر کے لٹکا کر لے آئی اُن تہیوں کا کیا



وَقَالَتْ لَهَا اِذَا خُلَا عَلَيَّ بِالرَّحْبِ وَالشَّعَةِ فَاَدْخَلْتُمْنِي فِي مَجْرَةٍ عَلِيَّةٍ  
وَاَدْخَلْتُمْنِي مَجْرَةَ الْاِمَاءِ اَوْ اُسَ سَعِيدَةٍ نَعْنَعْنِي كِي كَرِيهَ طَاعِ مِيرِ  
كِي اَجِ اَجِي قَدَمِ سَ گھر میرا روشن و ستور ہوا پس اُنھن کہا اے عظیم گھر میں بیگنی  
اور ایک حجرہ علیحدہ میں فرش نفیس بچھا کر بٹھایا اور آپ مثل کنیزوں کے خیمہ دارین  
مصرف ہوئی فَلَمَّا جَنَّ اللَّيْلُ اعْتَنَقَا وَنَامَا حَتَّى اَقْبَلَ زَوْجُ ثِيَابِ الْمَرْأَةِ  
وَهُوَ تَعْبَانٌ مِّنْ كَثْرَةِ طَلَبِهَا پس جب شب ہوئی اور وہ دونوں تھک سیدہ  
فی الجہا مطہن ہوئے دونوں آپس میں گلے ملا کر سو رہے اور اسی اثنا میں شوہر اس  
ضعیفہ کا گھر میں آیا از سبکہ تمام دن اُس ملعون کو تجسس میں فرزند ان مسد کے  
گذرا تھا اسیلئے بہت تعب میں تھا فَقَالَتْ لَهُ زَوْجُهُ اَيْنَ كُنْتَ قَائِلِي  
فِي وَجْهِكَ اَثَارَ التَّعَبِ پس اُس دن صاحنہ نے اس شفی سے کہا کہ آج تجھے  
خلاف معمول کہاں دیر ہوئی اور کیا سبب ہے کہ آثار تعب کے تیرے چہرہ سے ظاہر  
قَالَ نَادَى الْاَمِيرُ مَنْ جَاءَ بِابْنِي مُسَلِّمًا فَلَهُ الْجَائِزَةُ الْعَظِيمَةُ وَقَدْ خَرَجْتُ  
فِي طَلَبِهَا وَكَمْ اَجِدُ لَهَا اَثَرَ اُسَ ملعون نے کہا کہ آج دو فرزند مسلم بن عقیل کے  
قی خانہ سے نکل گئے ہیں ابن زیاد نے حکم دیا ہے کہ جو کوئی اُن میمنوں کو پکارتا دیکھو  
بہت سا انعام پائیگا اسیلئے آج تمام روز مجھے پھرتے گذرا ہر چند کہ انھیں ملاش کہا  
لیکن کہیں نشان اُنکا مجھے نہ ملا بلکہ میرا گھوڑا بھی اسی تعب سے مر گیا فَقَالَتْ لَهُ  
وَيْلَكَ يَا رَجُلٌ لَا خَافُ اللهَ سَأَلْتُكَ وَلَا وَاكِدَ الرَّسُولِ پس زینب  
وحشت اثر اُس ملعون سے سُنا اُس دن صاحنہ نے کہا کہ واسے ہو تجھے یہی مرد  
آیا تجھے خوف خدا کچھ نہیں ہے کہ تو درپہ آزار اولاد رسول خدا کے ہی اور تیرا

بیگناہوں نے کیا تصور کیا ہو کہ تو آمادہ انکی گرفتاری کا ہی یہ نہ کروہ ملعون ناموس ہوا  
 اور سنہ نحس اپنا بیت کر سیٹ رہا فیئنا ہو بین التور والیقظة اذ سمع المہرمة  
 من داخل البیت پس ہنوز وہ لعین خوب نہ سویا تھا کہ اندر سے حجرہ کے آواز سامنے  
 آئے اور ہمہ کی کات میں اس ملعون کے آئی فقال لزوجتہ ما هذا فلترتد  
 علیہ الجواب کاٹھا کہ تم سمع فقام وشتعل المصباح وادارہ فتح الباب فادنا  
 یأخذ الولدین قد انتبه وقال لاخیه یا اخئی قد قرأب اجلنا پس شے ہی  
 اس آواز کے اپنی زوجہ سے پوچھا کہ یہ کسکی آواز اس حجرہ سے آئی ہے اسے کچھ جواب دیا  
 گویا کہ سنا نہیں پس وہ لعین کھڑا ہوا اور چراغ روشن کر کے دروازہ کھولنے لگا ہر چند  
 زوجہ اسکی مانع ہوئی مگر اس شقی نے نہ مانا اور دروازہ کھولا اور ایک روایت میں یوں  
 کہ مان اسکی زوجہ کی مانع ہوئی کیونکہ اسنے میمان حضرت مسلم کو تھماں کیا تھا تھماں  
 اسی وقت محمد بیدار ہوئے اور اپنے بھائی کو جگایا اور کہا کہ ای ابراہیم اٹھو کہ اب وقت  
 اجل ہمارا قریب آہو چا فقال کہ اخوہ ما رأیت یا اخئی قال رأیت ابی عند  
 رسول اللہ وعلی بن المرتضیٰ والحسن المجتبیٰ وہو یقولون لہ مالک ترک  
 اولادک بین الکلاب پس ابراہیم بیدار ہوئے اور پوچھا کہ ای برادر کیا دیکھا تھے  
 کہ تم اسقدر مضطرب ہو اس شانیزادے نے جواب دیا کہ میں نے ابھی خواب میں دیکھا  
 کہ پدر بزرگوار میرے خدمت جناب رسول خدایا اور علی مرتضیٰ اور حسن مجتبیٰ میں حاضر ہیں  
 اور وہ سب حضرات اُنسے فرماتے ہیں کہ ای مسلم مقام شعیب ہی کہ تم نے اپنے فرزند کو  
 مجمع کلاب میں چھوڑا ہو فقال ابی لہودھما قادمین یا ثری فقال اخوہ  
 یا اخئی اتی ایضاً رأیت کذا لک پس یہ ارشاد اُن حضرت سے نہ کر ہمارے پدر



عالمی ہندو نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دونوں فرزند میرے ابھی میرے پاس آئے ہیں  
 پس یہ شکر اُس تکبیر نے جواب دیا کہ اے بھائی میں نے بھی ابھی یہی خواب دیکھا ہی  
 فَاعْتَفَا وَبُكِيَ فَمِمَّا اللَّعِينُ كَلَامُهُمَا جَاءَ إِلَيْهِمَا پس جبکہ اُن دونوں کو یقین اپنی  
 شہادت کا ہوا ایک دوسرے کے گلے مل کر رونے لگا پس حارث ملعون نے آواز کر کے  
 دُکھا شاہزادوں کی سنی اُس وقت اُس حجرہ میں گیا دیکھا کہ اَلْأَمَّا لِي فُلْتَا كَانَ فِي بَعْضِ  
 اللَّيْلِ سَمِعَ سَطِيطَ الْغُلَامَيْنِ فِي جَوْفِ الْبَيْتِ اور مالی میں یوں سنقوں  
 کہ جب تھوڑی رات گزری تو حارث لعین نے آواز سانس لینے اُن صاحبزادوں کی  
 کہ حجرہ سے آتی تھی سنی فَاَقْبَلَ يَهْجُو كَمَا يَهْجُو الْبَعِيدُ لَهَا يَهْجُو وَيَخُورُ كَمَا يَخُورُ الثَّوَرُ  
 وَلَيْسَ بِكَفِّهِ جُدُّ رَأَى الْبَيْتِ حَتَّى وَقَعَتْ يَدَاكَ عَلَى جَنْبِ الْغُلَامِ  
 الصَّغِيرِ وَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا صَاحِبُ الْبَيْتِ پس وہ  
 لعین مثل شتر سرست کے ہیمان میں تھا اور مانند صدائے گاؤں کے صدا کرتا تھا اور  
 اُس تاریکی شب میں دست نجس اپنے سے مثل اُعلیٰ کے دیوار میں گھر کی ٹوٹتا تھا  
 یہاں تک کہ ہاتھ اسکا طفل صغیر پر پڑا اس صاحبزادے نے فرمایا کہ تو کون ہے اُس  
 لعین نے کہا کہ تم کون ہو اور میں تو صاحب خانہ ہوں وَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ قَالَ  
 أَنَا مِنْ وَلَدِ مُسْلِمٍ قَالَ إِنِّي أَلْعَبْتُ فَرَسِي وَنَفْسِي فِي طَلَبِكُمَا وَأَنَا فِي  
 بَيْتِي اور اُس لعین پر رحم نے جب بوجھا کہ تم کون ہو اُس تمیم نے جواب دیا کہ ہم  
 فرزندین مسلم بن عقیل کے اُس شقی نے کہا کہ میں نے عبت اپنے تین نسب میں ڈالا  
 اور تمام روز تمہیں ہر سمت تلاش کیا یہاں تک کہ گھوڑا میرا گر گیا حالانکہ تم میرے  
 گھروں ہو فَلَطَمَ الْكَبِيرُ لَطْمَةً حَتَّى أَكْبَتْهُ عَلَى الْأَرْضِ وَسَالَ الدَّمَ عَنْ

وَجْهَهُ وَاسْتَنَانَهُ وَضَرْبَ الْأَخْرِضَةِ أَشَدَّ مِنْهُ بِسِ اسِ بِرَحْمَتِهِ  
 صاحبزادے کے منہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ مظلوم منہ کے بھل زمین پر گر پڑا اور  
 منہ، وردانوں سے خون جاری ہوا اور ساتھ ہی اُسکے دوسرے شانہزادے کے  
 رخسارہ پر بھی ایسا طمانچہ مارا کہ اُسکے صدمہ سے وہ قہیم بھی زمین پر گر پڑا اور زخمی ہو گیا  
 ثَرَاوَنَهَا وَنَاقًا شَدِيدًا وَدَفَعَهُمَا إِلَى خَارِجِ الْبَيْتِ وَأَقَامَهُمَا مَكِيلَيْنِ  
 إِلَى الْفَجْرِ وَهُمَا يَتَوَادَعَانِ وَيُكِيَانِ ابداً اس ظلم کے اُس لعین نے اُن دونوں  
 میتوں کے بازو زور سے باندھے اور بحیر و قہر صحن میں لایا اور اسی طرح دونوں کو  
 باہم ریمان سے بندھا تا صبح کھڑا کھا آہ آہ اُسوقت وہ دونوں قہیم اپنی بکیسی پر  
 اور باہم رخصت ہوتے تھے فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْرَجَهُمَا مِنْ دَارِهِ وَسَارَ مَعَهُمَا  
 إِلَى الْفُرَاتِ وَزَوْجَتُهُ وَوَلَدُهُ وَعَبْدُهُ خَلْفُهُ وَهُوَ يُخَوِّفُونَ اللَّهَ  
 تَعَالَى وَيَكُونُ مَوْتُهُ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ بِسِ عَلَى الصَّبَاحِ اُس دشمن خدا نے  
 اُن بچوں کو گھر سے نکالا اور واسطے قتل کرنے کے طرف فرات کے لیجا اور چپے اُسکے  
 ہر خند وہ زن صالحہ اور فرزند اُسکا اور غلام سمجھتے جاتے تھے اور خوف خدا و تر  
 قہار سے ڈراتے تھے اور اُسے ملاست کرتے تھے لیکن وہ سنگدل کہنا اُنکا ہرگز نہ تھا  
 فَلَمَّا وَصَلَ إِلَى الْفُرَاتِ سَلَ سَيْفُهُ فَوَقَعَتْ زَوْجَتُهُ عَلَى بَدَنِ  
 وَرَحِلِيهِ يُقْبِلُهُمَا وَتَقُولُ لَهُ يَا رَجُلُ اعْفُ عَنْ هَذَيْنِ الْبَنَيْنَيْنِ  
 جب وہ ملعون اُن بچوں کو لیکر فرات پر پہنچا تو اُسکی بیوی پر جا پا کہ اُن تمہیں کو  
 کس کر یہ دیکھتے ہی وہ زن صالحہ بیتاب ہو گئی اور دوزخ کرا اُس شہتی کے پاؤں پر  
 گر پڑی اور کمال عجز و انکسار کہتی تھی کہ اے نبیایا واسطے خدا کے اِن بچوں پر رحم کر



اور اسے قتل سے باز نہ کیا و تم میں سے فغضب الملعون و کس ہا و ذاک لعبدہ  
یا اسود خذ السیف و اقتلہما فہما السب فقال لہ احد النکامین  
یا اسود ما شبہ سوادک بالاموذن رسول اللہ پس اس ملعون نے اپنی  
زوجہ کو ایسا جھڑکا کہ وہ بچہ اس ہوئی پس اس جیہانے تلوار اپنی غلام حبشی کو دی  
کہ نام اس کا فلیح تھا و کہا کہ امی غلام اس سوار سے مران و دونوں ایام کا جدا کر  
جب اس نے بچہ ہا کہ سر پر اسے تلوار مارا سے مرنے لگا پس سے کہا کہ امی حبشی کس قدر تیرا پیار  
تو سیاہی میں بلال سوذن جناب رسول خدا سے فقال العبد من انما قال لہ  
سب من عذرتک بنیک حسن و لاد مسراوین عقیل فانکبت العبد علی  
افداہما و رمی السیف و طرحہ فاشک فی المرات یئس اس غلام تم میں سے  
پوچھا کہ تم کون ہو ان یمیون نے فرمایا کہ ہم میں عمرت سے تیرے نبی کی اور ہم فرزند  
بین سلم بن عقیل کے یہ سنتے ہی وہ سعادتمند قدوس نیران شایر اودون کے گریہ ادا  
بت ہڈ کر کیا اور تلوار کو چینک کر اپنے سین فرات میں گرا دیا فہم الملعون  
بقتلہما فتنہ و کدہ و قال یا اللہ علیک لا یقتلہما ضضب و ضربہ  
السیف فبکیا و وقع کل منہما علی الآخر اہ پس وہ ملعون تلوار کو چینک کر  
شوجہ طرف قتل ان یمیون کے ہوا جا رہا تھا کہ انہیں قتل سے فرزند اسکا آگے  
مہو گیا اہ رکھا امی برجم واسطے خدا کے ان بیٹا ہون کو تاق قتال نہ کر پس بیکروہ ملعون  
نہایت غضبناک ہوا اور ایک تلوار اس پر چڑھی سے اپنے فرزند کے ماری کہ وہ سعاد  
شہید ہو گیا حضرات اب ان بچوں کے دل پر کیا سدرہ گزرا ہو کا راوی کتا کہ  
کہ جب فرزند ان حضرت مسلمانے دیکھا کہ اس بچہ نے اپنے فرزند کو قتل کیا پس بانہ

کہ اب ہمیں کسی طرح نہ چھوڑ گیا دو لون بیچے رونے لگے اور خوف سے اُس شقی کے ایک بھائی  
 بیچے دوسرے کے چپٹا تھا فلما تھمہ یقتلہما قال یا شیخہ یا اللہ علیک ارضینا  
 الی ابن زبیاہ او بعناک فی السوق پس جب اُس ملعون نے چاہا کہ اُن بکیوں کو قتل  
 کرے دو لون بیچوں نے کہا مال عجز فرمایا کہ اسی ہرجم واسطے خدا کے رحم کر اور ہمارے خون  
 میت شریک ہو بلکہ ہمیں زندہ ابن زیاد کے پاس بچل وہ جو چاہے ہمارے بارہ میت  
 حکم کرے اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو اور تجھے طمع دنیا و امن گیر ہوئی ہو تو ہماری رفیقین  
 ترش کر باز اربعین ہمیں بیچے اور قیمت سے ہماری نفع اٹھا فقال لا بد لی من  
 قتلیکما ففلا انکان لا بد لک ہذا فذعننا حۃ نصیۃ قال لکما فصلیا  
 فضرک الملکون الاکبر فسقط رأسہ علی الارض پس اُس بھیا نے  
 جواب دیا کہ مجھے قتل تمہارا ابھی منظور ہی یہ نہ کر فرزند ان مسلم نے فرمایا کہ اگر یہی مقصود  
 تو ہمیں اتنی مہلت دے کہ ہم دو دو رکعت نماز پڑھ لیں پس اُس ملعون نے مدت نماز  
 دی منقول ہے کہ اُن شاہزادوں نے وضو کر کے نماز آخری پڑھی جب نماز سے فارغ  
 ہوئے تو عمارت ملعون نے ایک تلوار سر پر بڑے شاہزادے کے لگائی کہ ہر انور  
 اُس یتیم کا تن سے جدا ہو گیا اور لاش اُس مظلوم کی زمین پر تر پنے لگی فصلاہ اخوہ  
 ویکے وانتکت علی الخیہ الکبیر ویمرغ فی دمیہ ونادی وَاخاکہ وَاغنیاکہ  
 فضرک الملکون عنقہ ووضع رأسیہما فی الخلات ودمی ایدہما  
 فی الفضلات پس یہ دیکھ کر حبیو نامہائی لاش سے بڑے بھائی کی لپٹ گیا اور روتا تھا  
 اور کہتا تھا کہ ہاے اسی بھائی افسوس ہے کہ مجھے پٹتے قتل نہ کیا کہ مابین قتل ہونا آپکا  
 نہ دیکھتا افسوس ہے اپنی بکسی اور غریب الوطنی پر پس وہ طفل یتیم بھائی سے لپٹا ہوا



رو رہا تھا کہ اُس بیرجم نے تلوار سر پر اُس ثنا ہزارے کے لگائی کہ سر اُسکا بھی تن سے جدا ہو گیا اور سر اُن عیسیٰ کے تو بڑے مین ڈال لیے اور لاشیں اُن دونوں کی فرات میں ڈال دیں وَفِي الْمَنَاقِبِ الْقَدِيمَةِ اَنَّهُ لَمَّا خَضِرَ الْمَلْعُونُ الْوَلَدُ الْاَكْبَرُ وَرَى بَدَنَهُ فِي الْفُرَاتِ كَانَ بَدَنُهُ عَلَى وَجْهِ الْمَاءِ حَتَّى قَذَفَ الثَّانِي اَوْ مَنَاقِبِ قَدِيمَةٍ يُونِ مَقُولٍ هُوَ كَبِ حَارِثٍ مَلْعُونٍ نَسَرَ النُّورَ بَرْ بَحَالِي كَاتَنَ سَ جَدَا كِيَا اَوْرَ لَاشِ اُسْ كِي فَرَاتِ مِينِ ذَالِدِي تَوُوْهَ لَاشِ بَانِي بِرِ شَمَرِي رِي جَتِيك كَ لَاشِ دَوْنَرِ بَحَالِي كِي اُسَ سَ نَ مَلِي فَاقْتَبَلَ بَدَنُ الْاَوَّلِ رَاجِعًا يَتَّقُ الْمَاءَ شَقًّا حَتَّى اَلْتَزَمَ بَدَنُهُ بَدَنَ اَخِيهِ الْاَصْغَرِ وَصَفَرَ فِي الْمَاءِ بِسِ حَبِ لَاشِ جَبُوْثَ بَحَالِي كِي فَرَاتِ مِينِ ذَالِي اُسُوْقَتِ لَاشِ بَرْ بَحَالِي پَانِي كُوْمِيَا كَرَقَرِيْبِ لَاشِ جَبُوْثَ بَحَالِي كِي اَلِي اَوْرُوْوَنَ لَاشِيْنَ اَبَسْمِيْنَ مَلِيْنَ اَوْرَسَا تَهِي غَرِيْقِ اَبِ رَحْمَتِ مَوْكُيْنِ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

### مجلس ہشتم

فِي مَجَالِسِ الْمُفْجَعَةِ عَنِ الصَّهَادَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ نَفْسُ الْمُتَّقِي مِمَّا نَا الْمُغْتَدِرَ لِيُظْلِمَنَا سَبِيْهُمُ وَهَمُّهُمَا لَامِرِنَا عِبَادَةً وَكَيْفَانَهُ لِيَسْتَرِنَا جِهَادًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَجَبَّ اَنْ يُّكْتَبَ هَذَا اِلَا الذَّهَبِ مَجَالِسِ مُفْجَعَةٍ مِّنْ بَابِ صَادِقِ عَلِيهِ السَّلَامُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُوَ كَقَرَا يَا اَنْ حَضَرْتُ لَمَ كَ اَهْ پُرْدَرِ دِكْمِيْچِنَا مَوْزَنَ كَا اَنْ جَوْرُ وَ سَمَرُ كَرَكُ جَوْرُ اَتَمَّ سَ اَعْدَا دِيْنِ كِي هَمَّ اَهْلِ بَيْتِ طَاهِرِيْنَ بِرْ كَذَرْتِ هِيْنَ اَثْوَابِ تَسْبِيْحِ خُدَا كَا رَكْمَتَا هُوَ اَوْرَ مَغْنُومٍ وَ خَزُونِ مَوْنَا هَمَّ سَ صَابِ بِرْ عِبَادَتِ خُدَا اَوْرَا سَرَا كُوْ هَمَّ سَ مَغْنِي كَرْنَا اَعْدَا سَ جِهَادِ هُوَ رَا هِ خُدَا مِيْنَ اَوْرَ لَازِمِ وَ ضَرُوْرِي كِي





وہ کرتا ہی اور جس شیء کا ارادہ کرتا ہی سطا بق اس کے حکم کرتا ہی وق فی الحس شاد عن  
 الفراء ذوق قال حججت فی سنة سبتین فبینما انا اسوق بعیرنا حثت  
 دخلت الحرم ولقیئت الحسینؑ اور ارشاد وین فرزدوق سے منقول ہے  
 کہ کما اثنی من سنہ سائر تیری من بقصد حج داخل حرم مکہ ہوا اور وہاں مجھ سے  
 اور جناب امام حسینؑ سے ملاقات ہوئی معلوم کیا میں نے کہ حضرت طرف عراق کے  
 تشریف لیے جاتے ہیں فقلت لہ یا ابی انت وائی ما اعجلک عن الحج قال  
 لو لم اعجل لآخذت پس عرض کی میں نے فدا ہوں آپ پرمان باب میرے  
 اور فرزند رسول خدا کیا سبب ہے کہ آپ اس سعادت سے حج کو چھوڑ کر طرف عراق  
 تشریف لیے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اگر میں جلد بیان سے روانہ ہوتا اور  
 انتظار بجالا سکتا تو میں ضرور گرفتار ہو جانا فقَالَ لِي أَخْبِرْنِي مِنْ  
 النَّاسِ خَلْفَكَ فَقُلْتُ لَهُ قُلُوبُ النَّاسِ مَعَكَ وَأَسْيَا فَمُ عَلَيْهِمْ حُبُّ  
 حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ جو کچھ حال تجھے اہل کوفہ کا معلوم ہو بیان کر عرض کی  
 میں نے کہ بیان رسول اللہؐ دل اہل کوفہ کے مائل ہیں طرف آپ کے اور تاواریں ملی  
 آپ قتل پر آمادہ ہیں فقال ان نزل القضاء بما نحب فخذ الله على نعمائه  
 ورت حال القضاء دون الرجاء فلم يجد من كان الحق نيتته والتقوى  
 سیدینہ فرزدوق کہتا ہے کہ جب حضرت نے حال اہل کوفہ کا مجھ سے سنا فرمایا کہ  
 بناب حدیث وہی کریگا کہ جو ہمیں مقصود ہے پس ہم شکر بجالائیں گے منعم حقیقی کا اسکی  
 نعمتوں پر اور اگر مشیت ایزدی خلافت ہمارے مقصود کے ہو تو بھی براہ راست  
 بعید نہیں ہی اسلیے کہ جسکی نیت بخیر ہو اور تقویٰ اور پرہیزگاری شعار اسکا ہو تو

وہ راہ میں پرہیزگار تھے نزل الثعلبیۃ وقت الظہیرۃ فوضع راسہ  
ورقد ثم انتبہ واسترجع مرتین او ثلثا پس حضرت وہاں سے طرف  
عراق کے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بوقت ظہر منزل ثعلبیہ پر پہنچے اور بعد اتروانے  
اہل حرم کے خیموں میں جا ہوا کہ کسل راہ سے فی الجملہ استراحت فرمائیں راوی  
کہتا ہے کہ شوری ہی دیر آنکھ لگی تھی کہ یکایک بیدار ہوئے اور دویاتین بار آیہ  
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ زبان اقدس پر جاری کیا فقال علیؑ ز اٰبَتِہٖ  
یٰمَاسُتَرْجِعْتَ یَا اَبْنٰی قَالَ یَا اُمِّی رَاٰیْتُ هَآئِذَا یَقُوْلُ اَکْثَرُ کُتْرَ عَمُوْنَ  
وَالْمُنَآیَا تَشْرَعُ بِکُمُ اِلَی الْجَنَّةِ پس فرزند ان حضرت کے جناب علیؑ کثیر بن  
عرض کی کہ اے پدر نامدار اسوقت کیا سبب اسکا ہے کہ آپ کی زبان اقدس سے میں نے  
مکر کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ سنا حضرت نے فرمایا کہ اے فرزند میں ابھی سو گیا تھا تو دیکھا  
میں نے کوئی بات یہ آواز دیتا ہے کہ تم سرعت کرتے ہو اس سفر میں اور موت  
جلدی کرتی ہے کہ تمہیں طرف جنت کے بجائے فقال لہٗ یَا اَبَتِ کَا رَاٰکَ  
اللّٰہُ سَوَّءَ السَّنَآ عَلَی الْحَقِّ قَالَ بَلٰی وَاللّٰہُ مَرْجِعُ الْعِبَادِ اِلَیْہِ فَقَالَ  
اِذَا الْاَنْبِیَآءُ یَا لَمُوْتَ قَالَ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا یہ سن کر جناب علیؑ نے منہ کی  
کہ اے پدر عالی وقار پروردگار عالم آپکو ہمیشہ مسرور رکھے اور کوئی امر ناگوار آپکو  
کبھی نہ دکھائے کیا ہم حق پر نہیں ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے بارہ جگر قسم بخداے  
عز وجل کہ جسکی طرف سبکی باز گشت ہے ہم حق پر ہیں یہ سن کر علیؑ کثیر نے عرض کی  
کہ اے پدر بزرگوار جس صورت میں کہ ہم حق پر ہیں پھر ہمیں مرنے سے کیا خوف ہے  
حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس تمہارے ارادے پر تمہیں جزا سے خیر



خط فرماے فلما بلغ الحاجز بعث أخاه من الرضا ع عبد الله بن يقطين  
إلى أهل الكوفة ولما كن له علم يقتل مسلم بن عقيل پس جبکہ امام حسین علیہ السلام  
منزل حاجز پر پہنچے وہاں سے اُن حضرت نے اپنے برادر رضاعی کو کہہ نام اُس عمارت کا  
عبد اللہ بن یقطر تھا طرف اہل کوفہ کے روانہ کیا اور اس وقت تک اُن حضرت کو  
قتل مسلم بن عقیل سے خبر نہ پہنچی تھی بلکہ ایک عرضی مسلم بن عقیل کی شتمل اوپر بیت و  
اطاعت قبول کرنے اہل کوفہ کے کسی روز قبل اُن حضرت کے پاس پہنچ چکی تھی  
وكتب معه أهل الكوفة أمّا بعد فإني كتاب مسلم بن جابر فيه  
بحسن رأيكم واجتماع ملائكم على نصرتنا والطلب بحقنا اور ایک نامہ  
اس مضمون کا عبد اللہ یقطر کو لکھا دیا کہ بعد حمد خداوند قدیر اور نعمت حضرت بشیر فزیر  
اہل کوفہ کو معلوم ہو کہ نامہ مسلم بن حقیل کا مضمون اوپر حُسن سلوک اور امانت کی اور استعداد  
تم یک باری نصرت اور مدد پر ہمارے پاس ہو نجا فساکت الله ان يحسن لنا  
الصنيع وان يثيبكم على ذلك اعظم الاجر وقد شخصت اليكم  
من مكة يوم الثلاثاء ثمان مضاين من ذي الحجة يوم التروية پس  
سننے سے اس خبر کے ہم سرور ہوئے اور حق سبحانہ تعالیٰ اس حُسن سلوک پر تم سب کو  
اجر عظیم عطا فرمائے اور میں بھی مکہ معظمہ سے بروز شنبہ آٹھویں ذی الحجہ کو کہ  
وہ روز ترویہ تھا طرف تمہارے روانہ ہوا ہوں فاذا قد مر عليكم رسولی  
فامكنوا في امرکم وجداً وإفائی فادمر عليكم في أيامي هذا إن شاء الله  
تعالیٰ والسلام علیکم پس یہ نامہ برہما تمہارے پاس پہنچے تو تمہیں  
لازم ہی کہ تم اپنے عہد پر مستعد اور آمادہ رہنا اور انشاء اللہ قریب ہی کہ انہیں ایام

میں بھی تمہارے پاس پہنچا ہوں اور سلام ہو تم پر فاقبل عبد اللہ بن بقطر  
 بکتابہ الی الکوفۃ فلما انتہی الی انقاد سیتہ اخذہ حصین بن نمیر  
 وبعثہ الی ابن زیاد لعنہ اللہ پس عبد اللہ بن یقطر وہ نامہ لیکر طرف کوفہ کے  
 روانہ ہوئے جبکہ منزل قادسیہ پہنچے حصین بن تمیر ملعون نے کہ وہاں چار ہزار ہوسے  
 پڑا تھا عبد اللہ کو بکڑا اور مقید کر کے ابن زیاد ملعون کے پاس روانہ کیا فطلب  
 ابن زیاد منہ کتابہ فلم یقبل حتی مررہ فغضب الملعون وقال صنت  
 انت جبکہ عبد اللہ سامنے ابن زیاد کے پہنچے اُس بھیانے نامہ طلب کیا عبد اللہ نے  
 انکار کیا اس سختی نے چاہا کہ لباس اور کمر انکی دیکھے اور نامہ نکالے پس قبل سے  
 کہ وہ تلاش کرے عبد اللہ نے وہ نامہ چاک کیا یہ دیکھ کر ابن زیاد غضبناک ہوا  
 اور پوچھا کہ تم کون ہو قال عبد اللہ انا رجل من شیعۃ اصحاب المؤمنین  
 علی بن ابیطالب قال الملعون فلم یزقت الکتاب قال لئلا تعلم حقیقۃ  
 عبد اللہ یقطر نے جواب دیا کہ میں ایک شیعہ ہوں امیر المؤمنین علی بن ابیطالب  
 علیہ السلام کے شیعوں سے ابن زیاد نے پوچھا کہ تم نے یہ نامہ کیوں چاک کیا اُس  
 سعادتمند نے کہا کہ نا تو مضمون پر اس نامہ کے مطلع ہو قال یمن الکتاب الی  
 من قال من الحسین بن علی الی اہل الکوفۃ اُس بھیانے پوچھا کہ یہ نامہ  
 لکھا تھا اور کس کے پاس یہ جاتا تھا عبد اللہ نے فرمایا کہ یہ نامہ تھا امام کو نہیں  
 حسین بن علی علیہما السلام کا کہ طرف اہل کوفہ کے مجھے دیکر بھیجا تھا فغضب  
 وقال لہ اصعد المینار وسمت الحسین وایاہ ولا تقتل یہ سکر وہ  
 سفاک نہایت غضبناک ہوا اور کہا کہ اگر تجھے اپنا حفظ جان منظور ہے تو انکاسما



بتا دے کہ جنگ نام کا خط تھا یا منہ پر جا کر امام حسین کی شان میں اور ان کے باب امیر المؤمنین  
 حق میں کلمات نامناسب بیان کر اور اگر تو ایسا نہ کریگا تو تجھے ابھی قتل کرونگا فصحاء  
 عبد اللہ وحمد اللہ واثنی علیہ وقال ایہا الناس اعلموا ان حسین بن  
 رسول الثقلین خلیف الخلق امام الکونین وانا رسولہ الیکم فاجیبوہ  
 واطیعوہ پس اس کلام پر وہ اس شقی کے عبد اللہ نہایت غضبناک ہوئے  
 اور بے تامل بالاسے بہرہ کر حمد خدا اور نعت جناب خاتم انبیاء جلالہ و اعزازہ  
 فرمایا کہ ایہا الناس آگاہ ہو کہ جناب امام حسین فرزند رسول ثقلین بہترین  
 خلق خدا ہیں اور حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کے جذر بزرگوار اور پدر نامہ را کو باعث ایجاد  
 عالم کیا ہے اور وہ جناب امام اور پیشواے خلق ہیں اور میں قاصد اس سر جناب کا  
 ہوں طرف تمھارے پس واجب ہے تم سب اہل اسلام پر کہ اطاعت ان کی کرو  
 اور ان کے حکم سے سرکشی نہ کرو وقد فارقنہ بالحاجز ثعلب عن سبید اللہ  
 زیادہ واتباعہ ولعن یزید وابائہ وقال صلے اللہ علیہ وسلم  
 اور فرمایا کہ ایہا الناس میں ان حضرات کو نہیں عاجز نہ پہنچو یہ دعوت و رواد  
 جناب اس مقام تک تشریف لایا ہے میں اور بعد اسکے حضرت ابی طالب  
 اور یزید بن معاویہ اور اس کے باپ کے یہ سب اشقیاء و اتباع ریشہ سے  
 ہاویہ ہیں اور بعد اسکے درود خیر محمد و آل محمد پر بھیہذا امر کہ میں نے  
 یہ میں فوق القصیر لی لا رخص مکتوفافرعی یہ سننے کے بعد  
 ولفی یہ رخص من الخیر فنادی رجل قد بدت فیہ پس اس نے زاریاں  
 مار سیاہ کے بیچ و تاب کیا کہ اگر باپ اس کے پانچ گنا بدی تواسے نہ پہنچے

گرا دو آپس ملا زمان ابن زیاد نے اُس سعادتمند کے ہاتھ باندھے اور باندھی قلم سے  
 نیچے گرا دیا پس تمام استخوان عبداللہ کے چور چور ہو گئے مگر ہنوز کچھ ریش حیات سے  
 باقی تھی کہ ایک بیرجم نے سر اُس سعادتمند کا کاٹ لیا آہ آہ جب یہ خبر جناب  
 امام حسین علیہ السلام کو پہونچی ہوئی تو کیا صدمہ ہوا ہوگا کہ قاصد اور نائب  
 اُن حضرت کے دونوں اس ظلم و ستم سے قتل ہوئے اور ہانی بن عروہ کہ ناصر  
 و مددگار تھے جناب ستم کے وہ بھی قتل ہو گئے اور لاشیں اُنکی بازار کو فہمین  
 کھجوائی گئیں لکن اکثرتہ اللہ علی القوم الظالمین

### مجلس ششم

فی الامالی و البحار عن الصادق علیہ السلام اِنَّہ قال رحمہ اللہ  
 شیعتنا لقد شادکونا فی المصیبة بطول الحزن و الحسرة  
 علی مصائب جدی الحسین ؑ امالی اور بحار میں جناب صادق  
 علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے خدا رحمت نازل کرے ہمارے  
 شیعوں پر کہ شیعہ ہمارے ہماری شرکت کرتے ہیں بسبب طول دینے غم و الم  
 اور اندوہ ماتم کے مصیبت میں میرے جید مظلوم امام حسین کی یعنی جسطرح  
 کہ ہم اہل بیت نبوت مصائب پر اُن حضرت کے روتے ہیں اور مجالس عز  
 بپاکرتے ہیں اُسی طرح ہمارے شیعہ بھی ہمیشہ تعزیر داری میں اُس امام مظلوم  
 کی مصروف رہتے ہیں اور مجالس عز بپاکرتے ہیں اور مصیبت پر اُن حضرت  
 کی روتے ہیں پس حضرات گریہ و بکا کیجیے مصیبت پر امام حسین علیہ السلام  
 کہ رونا مصائب پر اُس امام مظلوم کے باعث نزول رحمت ہی جانب خدا



عروہ بن مسعود اور قصو کہیے کہ وہ جناب مع اہل و عیال اور اطفال خرد سال کے کیسی شدت  
 گرامین آوارہ وطن کیے گئے اور اعدائے دین فکر و تدبیر قتل میں اس امام مہین کے تھے  
 فِي الْحَارِثَةِ لَمَّا قُتِلَ مُسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ رَهْطَانِي بْنِ عَمْرِوَةَ كَتَبَ ابْنُ زَيْدٍ إِلَى  
 زَيْدِ بْنِ خُبَيْرَةَ يَقْتُلُهُمَا بِحَارِثَةَ الْأَنْوَارِ بْنِ مَنُفُولٍ بِمَا كَرِهَ بَنُ سَلْمَ بْنِ عَقِيلٍ أَوْ رَافِي  
 بَنُ عَرُوهَ كَوَابِنِ زَيْدٍ وَمَعُونِ بْنِ قَتْلٍ كَمَا أَيْدِي قَتْلٍ اس جیانیے ایک نامتضمن قتل  
 ہونے ان دونوں بزرگواروں کے لکھنؤ زید کے پاس روانہ کیا فترید لک  
 زَيْدٌ وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ كُنْتُ كَمَا رَدْتُ وَفَعَلْتُ كَمَا أَحْبَبْتُ وَصَدَقْتُ  
 ظَنِّي فِيكَ بِسَبَبِ وَهَ نَامِ زَيْدِ كَيْسَ بِسَبَبِ نَظَرِ اس خبر سے نہایت  
 مسرور ہوا اور اس کے جواب میں ابن زید کو لکھا کہ مرحبا ای ابن زید و صیبا کہ میں تجھے  
 سمجھتا تھا وقت امتحان کے تو ویسا ہی نکلا اور تجھے وہ امور میری فرمان برداری  
 وقوع میں آئے کہ جو مجھے مقصود تھے اور باعث سیری خوشنودی کے تھے اور جو کچھ  
 میرا گمان تیری طرف تھا اسکی تو نے تصدیق کر دی وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ  
 قَدْ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْعِرَاقِ فَضَعِ الْمَنَاظِرَ وَالْمَسَالِمَ وَأَخَذِ السَّيْفَ وَاحْبِسْ عَلَى  
 الظَّنِّ أَوْ اقْتُلْهُ عَلَى الْقَهْمَةِ وَاكْتُبْ إِلَيَّ فِي كُلِّ مَا يَحْدُثُ مِنَ الْخَبَرِ  
 اور مجھے معلوم ہوا کہ حسین بن علی ماکہ معظمہ کی طرف عراق کے روانہ ہوئے ہیں  
 لہذا تجھے لازم ہے کہ جلد جا سوس مقرر کر اور سرحدوں کی حفاظت کر اور جہاں  
 ہو سکے، ام حسین پر کوئی تمست ہی لکھ کر قتل یا ستم نہ کر اور جو کچھ کہ وہاں گزرے  
 اُس سے مجھے برابر اطلاع کرتا رہے وَكَانَ الْحُسَيْنُ قَدْ تَوَجَّهَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى  
 الْعِرَاقِ يَوْمَ الثَّوِيلَةِ لَيْلًا خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ جَابِ الْأَمْرِ

علیہ السلام بروز بروز یہ کہ انھوں نے ماہ ذی الحجہ کی تھی مکہ معظمہ سے طرف کوفہ کے روانہ ہو چکے تھے و اما ما حداثۃ علیہ علی الخرو وجہ من مکة الى الكوفة هو ان امر الحجة علی الناس اور سبب ان حضرت کی روانگی کا باین تعبیل کہ ایک ہی روز حج سے باقی حاجت نہ کیا اور طرف کوفہ کے روانہ ہوئے تمام کرنا حجت کا تھا اہل کوفہ پر اور اندیشہ رکھا تھا کہ اگر حج کرینگے اور ایک روز مکہ معظمہ میں ٹھہریں گے تو مقید ہو جائیں گے یا حرم مکہ معظمہ میں خونریزی ہوگی اور وہ باعث شایع ہونے حرمت خانہ کعبہ کا ہو گی و لکن علیہ شخص اسی ارادہ سے بصورت ناجیون کے وہاں پہنچ گئے تھے و لکن قد کتب الیہ مسلم بن عقیل قبل ان یقتل بسبع وعشرين ليلة بانه یابن رسول الله قد یبعوث اهل الكوفة ثمانية عشر الف رجل فحالی بالقبائل الیہا اور اتمام حجت ان حضرت پر اسی طرح ضرورت تھا کہ جناب مسلم بن سائبہ روز قبل اپنے قتل کے ایک عریضہ خدمت باسعادت ان حضرت میں اس مضمون کا روانہ کیا تھا کہ یا بن رسول اللہ جبکہ میں کوفہ میں پہنچا اس وقت اکثر اہل کوفہ میرے پاس آئے اور اٹھارہ ہزار آدمیوں نے مجھے بیعت اپنی کی اور سب منتظر حضرت کی تشریف آوری کے ہیں پس امیدوار ہوں کہ آپ بہت جلد بیان تشریف لائیں اور اہل کوفہ نے بھی ساتھ معروضہ جناب مسلم بن عقیل کے اپنے حوالہ سے روانہ کیے اور انکا خیال یہ تھا کہ یا بن رسول اللہ بیان اپنی خدمت کے لیے لکھتا ہوں میں میں پس حضرت جلد ہم سکون زیارت قدم مبارک شرف کریں اور اگر حضرت تشریف لائے میں کچھ بھی تو وقت فرمائیں گے تو اگر شرف آتی ہیں امت رسول سے گمراہ ہو جائیں گے پس اس حجت خدا نے بسبب ان وجوہ



سفر عراق کمال تعبیل اختیار کیا و درویش الشیخ المفید عن عبد اللہ بن سلیمان  
و عن المنذر بن الشمعل الأسدي أنہ قال لما قضینا حجتنا  
لکونک لنا همة إلا الخاق بالحسين عليه السلام لينظر ما يكون من أمر  
اور شیخ مفید علیہ الرحمہ وغیرہ نے عبداللہ بن یحییٰ بن عیسیٰ سے کہ وہ  
و دون قبیلہ اسد سے ہیں یون روایت کی ہے کہ ہمارے انھوں نے جب ہرج سے  
فارغ ہو چکے تو ہمہت ہماری تمام تر اس طرف مصروف تھی کہ کسی طرح ہم جلد  
امام حسین علیہ السلام سے راہ بین ملاقات رہیں تاکہ وہ ہمیں کہ اہل کوفہ اُن حضرت سے  
کس طرح سے پیش آتے ہیں وہو قد سار من مکة الى العراق في ثمان  
خاون من ذی الحجۃ اور امام حسین علیہ السلام آٹھویں مارچ ماہ زیجہ کو کہ  
ایک روز حج سے باقی تمام طرف عراق کے روانہ ہو چکے تھے فاقبلنا نزل بنا  
ناقتا مسرعتین حتی لحقناہ بزور و پس بعد فراغ مناسک کے  
ہم اپنے ناقوں پر سوار ہوئے اور انھیں بہت ہکا یا یہاں تک کہ کمال مسرعت  
نزل زرو زمین ہم سے اور امام حسین علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فلما دنونا  
منہ اذ ابرجل من الکوفة قد عدل عن الطريق حين رأى حسين  
فوقف الحسين مكانه يريد ان يترجى ومضى ومضينا نحوہ  
جب ہم نے ہمراہ حضرت کے تھوڑی راہ قطع کی تاکہ وہ کیا ہم نے کہ ایک شخص جانب  
کوفہ سے چلا آتا ہی جیکہ وہ قریب ہمارے آ پہنچا اور اس نے جناب امام حسین کو  
پہچانا اسی وقت شاہراہ کو پہونچا کہ دوسری راہ اختیار لی مگر جناب امام حسین  
اُسے اس طرف آتا دیکھ کر غم لئے اور توجہ سے اس جناب کے ہم سیکر یہ معلوم ہوا

کہ گویا حضرت اس شخص سے کچھ حال کو فہ کا پوچھا جانتے ہیں لیکن اُن حضرت نے  
 کچھ پوچھنا اُس سے صلحت نہ جانا اور آگے بڑھ گئے اور ہم ہمراہ رکاب ہوئے فقال  
 احَدُنَا لِحَاضِرِهِ اِذْ هَبْ بِنَا اِلٰی هٰذَا حَتّٰی نَسْأَلَهُ فَاِنْ عِنْدَهُ خَيْرًا  
 مِنَ الْكُوفَةِ فَضَيِّقْنَا وَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِ بِسُوءِ دُونِ رَفِيقٍ نَزَلْنَا اِلَيْهِمْ كَمَا  
 اِسْتَحْضَرْنَا كُوْضُرًا حَالِ كُوفَةٍ كَمَا مَعْلُومٌ بِرِاسِ حَالِ كُوفَةٍ كَا پُوْجِحَا بِرِجَالِ اَيْنِ  
 شَائِدْ كِهْ وَهْ خَيْرُ حَضْرَتِ كِهْ لِيْهِ مَفِيْدٌ هُوَ يَكِيْكَ هُمُ دُونِ اُسْ شَخْصِ كِهْ پَسْ هُوَ نَجِيْ  
 فَقُلْنَا لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخُ فَسَدَّ عَلَيْنَا السَّلَامُ فَلَنَّا مَتْنِ الرَّحْلُ قَالَ  
 اَسَدِيْ قُلْنَا نَحْنُ اَسَدِيْ يَانِ فَمَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَتَسَبَّحْنَا  
 لَهُ بِسْمِ اُسْ بِرِ سَلَامِ كِيَا اُسْ هَمِيْنَ جَوَابِ سَلَامِ دِيَا پُوْجِحَا مَتْنِ كِهْ تُوْ كَسْ قَوْمِ قَوْمِيْ  
 اُسْ مَآ كِهْ مِيْنَ اَسَدِيْ هُوْنَ مَتْنِ كِهْ اَمْ كِهْ هَمِيْنَ اَسَدِيْ هَمِيْنَ لِيْكَ تُوْ اُسْ نَامِ سِ  
 هَمِيْنَ اَكَا كِهْ اُسْ نَامِ اِنِيَا اُوْر اُسْ بَابِ كَا يَتَا يَپَسْ مَتْنِ اُسْ سِ نَسَبِ اِنِيَا مَلَا  
 فَقُلْنَا لَهُ اَخْبِرْنَا عَنِ النَّاسِ وَرَأَيْتَ قَالَ نَعَمْ لَمْ اَخْرِجْ مِنْ الْكُوفَةِ  
 حَتّٰى قُتِلَ مُسْلِمٌ وَهَانَ بَنُوْ عَمْرِوَةَ وَرَأَيْتُمَا حِجْرَانِ بَا سَمِ حِلْمَا فِي السُّوْقِ  
 بِسْ پُوْجِحَا مَتْنِ كِهْ اَيَا تَجِبْ كِهْ خَيْرُ كُوفَةٍ كِيْ هَمِيْنَ مَعْلُومٌ بِرِ اُسْ كِهْ اَلْبَتَّةُ مَجِيْ اَنَا مَعْلُومٌ  
 كِهْ مِيْرِ سَانِ سَلْمِ بَنِ عَمِيْلِ اُوْر اِنِيَا بَنِ عَمْرِوَةَ قَتْلِ هُوْ اُوْر بَعْدِ قَتْلِ كِرْنِ كِهْ اِنُوْنَ  
 اُنْ سَعَادَتْمَنْدُوْنَ كِهْ رِسْنِ مِيْنَ بَا مَكْرَاشْتِيَا بَا زَمِيْنَ كَمِيْجَتِ پَهْرَتِ تَحْ فَاَقْبَلْنَا  
 اِلَى الْحُسَيْنِ وَلِحَقْنَاهُ فَسَايَرْنَاهُ حَتّٰى نَزَلَ بِالشَّعْبِ لَيْلَةٍ مُمِيسِيَا فَخِشْنَا حِيْنَ  
 نَزَلَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَسَدَّ عَلَيْنَا السَّلَامُ بِسْ وَهْ دُونِ رَاوِيْ كِتْمِ مِيْنَ كِهْ  
 جِبْ اُسْ شَخْصِ سِ يَخِيْرُ حَضْرَتِ اَنْرِ هَمِيْنَ اُسْ سِ رِخْصَتِ هُوْ كِهْ بِرِ هَمِيْنَ خَبَابِ



امام حسینؑ سے اگر راہ میں ملے یہاں تک کہ تمام ہو گئی اور حضرت منزل ثعلبیہ پر پہنچے  
 پس جب حضرت اہل حرم کو خیموں میں اتروا چکے اور آپ رونق افروز مجلس  
 اصحاب ہوئے اس وقت ہم دونوں رو برو اس امام کو نین کے گئے اور تسلیم  
 عرض کی اور حضرت نے جواب سلام ارشاد فرمایا فَقُلْنَا لَهُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
 اِنْ عِنْدَنَا خَبْرٌ اَنْ شِئْتُ حَدَّثَاكَ بِهِ عَلَانِيَةً وَاِنْ شِئْتُ  
 اخْبَرْنَاكَ بِهِ سِرًّا پس ہم نے عرض کی کہ ای فرزند رسول مختار ہمیں کچھ عرض  
 کرنا آپ سے ضروری اگر ارشاد ہو تو یکے سامنے اسے بیان کریں اور اگر علانیہ  
 بیان کرنا اسکا نامناسب ہو تو ہم تخلیہ میں عرض کریں فَلَمَّا سَمِعَ مِنَّا ذَلِكَ  
 نَظَرَ اِلَيْنَا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى اصْحَابِهِ فَقَالَ مَا دُونَ هُوَ كَأَسِيرٍ پس جب  
 ان حضرت نے ہم سے یہ سنا تو پہلے ہماری طرف دیکھا اور بعد اسکے اپنے اصحاب پر  
 نگاہ کی اور ہم سے ارشاد کیا کہ کسی بات کا اپنے پر وہ نہیں ہی اور کونسا ایسا رازی  
 کہ جبکا اظہار کرنا اپنے مناسب نہیں ہوا فَقُلْنَا يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ اِسْرَايِلُ  
 الرَّاٰكِبِ الَّذِي اسْتَقْبَلَتْهُ عَشْرًا مِّنْ فَقَالَ نَعَمْ بَلْ اَرَدْتُ مُسْئَلَةً  
 پس یہ سنکر ہم نے عرض کیا کہ یا بن رسول اللہ اپنے کل ملاحظہ فرمایا تھا کہ اُنہوں  
 راہ میں ایک ناقہ سوار جانبِ کوفہ سے اس طرف آتا تھا حضرت نے فرمایا کہ  
 البتہ مالکہ میں نے اُسے اس طرف آتے دیکھا تھا کہ کچھ حال کوفہ کا اُس  
 بوجھوں فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللَّهُ وَاللَّهِ اسْتَبْرَأْتُكَ خَيْرٌ وَكَفَيْتَنَا  
 مُسْئَلَةً پھر ہم نے عرض کی کہ ای فرزند رسول تم احق تعالیٰ رحم کرے قسم خند  
 جبکہ ہم نے دیکھا کہ اپنے اُسے دیکھ کر راہ میں توقف فرمایا تو اس وقت ہم سمجھے

کہ حضرت کو اس شتر سوار سے کچھ پوچھنا منظور ہی لیکن اپنے اس سے کچھ نہ پوچھا لہذا اسے چھوڑ کر آگے بڑھ آئے اس وقت ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم اس شتر سوار سے حال کو فہ کیا حضرت کی طرف سے دریافت کریں اور پھر اس خبر کو حضرت سے عرض کریں پس ہم نے دریافت کر لی خبر اس سے اور آپ کی کفایت کی وہودجل ذورائی وصدق وعقل انہ حدثننا امر اخذہم من الکوفۃ حتی قتل مسلماً وہانی بن عروۃ ورايتہما یجزان بارجلہما فی السوق پس یابن ہول اللہ جب ہم یہ خیال کرے اسکے قریب گئے تو دریافت ہوا ہمیں کہ وہ شخص اسدی ہی اور مرد عقیل اور راست گو ہی اسے ہم سے بیان کیا کہ میں ہنوز کوفہ سے نہ نکلا تھا کہ میرے سامنے سلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ شہید ہوئے اور بعد قتل کے لاشیں ان سعادتمندوں کی بازار کوفہ میں کھینچے پھرتے تھے فقال انا لله وانا الیکہ راجعون کرمہما اللہ ویرود ذلک مراراً پس یہ خبر سن کر اثاب بن مسبار کہ حضرت میں بھرائے اور یہی مرتبہ انا لله وانا الیکہ راجعون کہا اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ جنت نازل کرے میرے بھائی سلم اور ہانی پر وہی روایہ قتلا فوکلہ تعالیٰ منہم من قضی غلبہ ومنہم من یستظرون فقلنا نلشدک اللہ فی نفسک واکل بیتک الا نصرفت من مکانک هذا اور ایک روایت میں یوں وارد ہو رہی کہ بعد اسکے حضرت نے آیہ شہد من قضی غلبہ کو پڑھا اور حاصل شدہ اس آیت کے یہ ہیں کہ جس شخص کی عمر تمام ہوئی اور اجل آسوی آئے دنیا سے اس وقت حیات کی اور جلی مرگ میں بھی دیر ہی وہ غلط وقت ہیں پس یہ کلمات سرت و یاس سن کر ہم نے عرض کی یا بن رسول اللہ خدا وند عالم



آپ کو اپنی پناہ میں رکھے اب آپ ہرگز قصد کوفہ کا نہ کرتے بلکہ مع حرم محترم کے مکہ معظمہ کو  
پہنچے جہاں دیکھ لیں کہ بالکوفہ ناصر و کاشیعیہ بل غفارت یوں گواہ کیا  
اور ابن رسول اللہ اب کسی طرح ہمارے نزدیک آگے بڑھنا آپ کا مناسب نہیں ہے  
یہ کہ جب نوبت قتل مسلم بن عقیل پہنچی اور کسی نے مدد کی نہ کی تو معلوم ہو  
کہ اب کوئی ناصر و مددگار آپ کا کوفہ میں نہیں ہے بلکہ عین خوف اسکا ہے کہ ایسا نہ  
کہ اہل کوفہ حضرت سے بھی بدادوت پیش آئیں فلما سمع منّا ذلک نظر الی  
ابن مسلم بن عقیل وھما بین یدیه فقال ما ترون فقد قتل مسلم  
ابو کما پس جبکہ مجھے یہ عرض کی اسوقت حضرت نے طرف فرزدان مسلم بن عقیل  
کہ وہ دونوں سامنے حاضر تھے کہاں حسرت دلچا اور فرمایا کہ سامنے باپ تمھارے  
مسلم نے شہادت پائی اب تمہارے نزدیک کیا مناسب ہے آیا آگے بڑھیں یا مکہ  
مظفرہ کو واپس چلیں فقال یا سیدنا و مولانا و اللہ ما نرجع حتّٰی نصیب  
نارنا و ندون ما ذاق ابو نافع قال نعم لا خیر فی العیش بعد ھو لا  
پس دونوں تمبیوں نے یہ سنکر عرض کی کہ اسی سردار کو نین قسم بخدا اسے عز و جل کہ  
ہم دونوں بھائی ہرگز چھوڑنے جائیگے جبکہ کہ عرض اپنے باپ کے خون کا نہ لینا  
ہرگز راحت نہ ملے گی یہاں تک کہ ہم بھی مثل اپنے باپ کے شہادت سے میرا  
ہوں پس یہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ واقعی حق ہے جبکہ ایسے عزیز مر جائیں تو چھوڑ  
کیا طیف نہ کی باقی رہے فَعَلِمْنَا اَنَّهُ قَدْ حَزَنَ رَاٰیہُ عَلَی الْمَسَیْرِ فَقُلْتُ  
خَارَ اللہُ لَکَ فَقَالَ لَہُ اَحْمَاہُ یَا سَیِّدِنَا مَا اَنْتَ بِمُسْلِمٍ فَلَوْ قَدِمْتَ  
بِالْکُوفَةِ لَکَانَ النَّاسُ اِلَیْکَ اَسْرَعَ پس جب اس کلام سے حضرت نے

ہدیت یقین ہوا کہ اسب حضرت: سچے توبہ بھی عرض کی کہ ابن رسول شریعت  
 سبحانہ تعالیٰ آپ کو بہتر از امیر خیر کے کوئی امر بد نہ دکھائے اگر قصہ حضرت کا طوف کو ف  
 مصری تو تہایت ہی بہتری و راستی طرحت سب معاصی نہ عرض کی کہ امی فرزند  
 رسول انھما زہم یکے نزدیک بھی حضرت کا تشریف پہنچا طوف کو ف نہ سب  
 ہرچہ کہ سلم بن عقیل کو اہل کو ف نے قتل کیا لیکن رتیر آپ کے سلم بن عقیل سے بہت  
 افضل و اعلیٰ ہی آپ اہل زمان میں جو علمت و بیالست کہ حق یہ نہ تھا کہ  
 آپ کو عطا فرمائی ہی وہ و کسی کو سب عنایت کی تو انشاء اللہ بیوقت کہ آپ  
 داخل کو ف نہ ہو گئے اس بیوقت کیا سب طبع حضرت کے ہو گئے اور سب کو محال  
 سر تابی لی ہو گی یہ عنین سب انصا کی تلح حضرت نے ماکوت لیا و فی منقلب  
 و المقتل انہ لما سمیہ خبارہ سید بن عقیل ان غلہ و اسد حجہ و دخل  
 الخیمہ و دعی بدنت مسیہ اور منتہب او قتل ابو نہف میں مقول ہوا کہ جب حضرت  
 امامزین خیر قتل سلم بن عقیل سے نہایت مہم ہوئے تو فرمایا انا لہ وانا الیہ راجعون  
 اور وہاں سے مہم و محزون اٹھ کر داخل خیمہ حرم ہجرت ہوئے اور وہاں سے  
 مسلم کو کہ بہت کم سن تھی اپنے پاس بلایا اور اسے دیکھتے ہی اشک چشمہ بارک میں  
 ہر آئے و خذہا الی صدہ و مسیہ یکہ عکے راسہا فقالت لہ یا عقر  
 اظن یہ ان و الیدی قد فیضہ غمکہ اور حضرت نے اس کی یہ گواہی میں  
 اطہر سے اٹھایا اور دست شفقت سر پر اس کے پیرا اور بیت پایا یکہ اس  
 صاحبزادی نے اس قدر شفقت ان حضرت سے مشاہدہ کی عرض کی کہ اے چاچا جان  
 کیا سبب ہے کہ آج اس قدر مجھے آپ محبت فرماتے ہیں اس شفقت سے مجھے گمان



ہوتا ہے کہ تیرے پر بزرگوار نے اس دار دنیا سے رحمت فرمائی ہے اور میں یتیم ہوئی فلان  
 سیمۃ ذلک کہ یتیمکات من الیہکاء وقال نعم قد قتل مسلماً ابولک فنادت  
 بالویل والنبور ویکین النساء کلھن نائشرات الشعور پس شہی اس  
 کلام حسرت اس یتیمہ کے حضرت کو تاب ضبط نری یہ اختیار روئے لگے اور فرمایا  
 کہ اے نور نظر افسوس صد افسوس کہ باپ نے تیرے شہادت پائی اور اب تو بچا  
 اپنے باپ کے مجھ اپنے حال پر ہر بان اور شفیق جان پس یہ کلمہ مصیبت سنتے ہی  
 اس یتیمہ نے دل پرورد سے آہ کی اور اسلئے رزار روی کہ غش کر گئی اور  
 تمام عورات ماتم جناب مسلمین بشدت روئے لگین اور بیٹے بال سروکے کھوچے  
 اور صدوا مسلمانہ کی بلند کی پس حضرات نے اپنے حال یتیمہ جناب مسلم اور اہل  
 حسرت نیر شہادت اس مظلوم کی سنکر یاد و دیکھ اپنی آنکھوں سے قتل ہونے  
 نہیں دیکھا اور نہ لاش بے سر خاک و خون میں آلودہ دیکھی مگر افسوس ہزار  
 افسوس بکسی اور مصیبت پر کینہ خاتون دختر امام حسین علیہ السلام کے کہ بعد شہاد  
 ان حضرت کے روز عاشورا جب اس یتیمہ نے اپنے باپ کا سرانورتن سے جدا  
 دیکھا تو لاش اقدس سے لپٹی ہوئی کہاں حسرت روتی تھین اور نوحہ و بین  
 کرتی تھین افسوس صد افسوس کہ اس وقت تلامذہ میں کوئی سر پرست ایسا تھا  
 کہ جب اس وقت بکسی اور مصیبت میں اس یتیمہ کو تسلی دیا اور حال پر اس کے لطف  
 و مہربانی کرتا اور دست شفقت سر پر اس شاہزادی کے پھیرتا بلکہ غور و تحقیق  
 شہداء نے لاش اہلرت حضرت کی اسے بجز و قہر خنجر آیا آہ آہ شمر کے ہاتھ میں  
 آئی یہ تیرا جیک صد ممت وہ یتیمہ رزار روتی تھین اور استغاثہ کرتی تھین لیکن

کوئی فریاد اسکی نہ سنا تھا آئے افسوس بعد شہادت مظلوم کر بلا کے اہل حرم  
 اُن حضرت کے بظلم و ستم گریان و مالان و حسین گویاں خیمہ سے نکل آئے جیسا کہ  
 حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْبَارِئِ  
 سَلَامٌ یُوْا اُنْ مُحَمَّدَاتِ عَصَمَتٍ وَطَهَارَتٍ بِرُكْحٍ کَرِیْمٍ بِلَا یَمِیْنِ بے پروہ کی گنہیں اور  
 خیموں سے بظلم و ستم نکالی گئیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

### مجلس دہم

فِی الْبَحَارِ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ اَبَیْہَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ  
 عَیْنَاهُ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ دَمْعَةً حَتّٰی تَسِیْلُ عَلَیْ خَدَّیْہِ یَوَاہُ اللّٰہُ فِی  
 الْجَنَّةِ غُرُفًا یَسْكُنُهَا اَحْقَابًا سَحَارِ الْاَنْوَارِ مِنْ جَنَابِ اِمَامِ مُحَمَّدٍ بِاَقْرَبِ السَّلَامِ  
 منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے جو مومن روئے مصیبت پر میرے بند مظلوم  
 امام حسین کی اس قدر کہ آنکھوں سے اُسکی اشک نکلے اور رخسارہ پر اُسکے جاری ہوں  
 تو عوص میں اُسکے حق سبحانہ تعالیٰ اُسے غر فہائے جنت میں ہمیشہ مقیم کریگا پھر  
 حضرات گریہ و بکا کیسے مصائب پر اُس جناب کے ہائے افسوس وہ فرزند  
 رسول خدا کیسی مصیبت میں مبتلا تھے فِی الْبَحَارِ الْاَنْوَارِ وَغَیْرُہِ عَنْ جَمَاعَةٍ  
 بِحَلِیَّةٍ قَالُوْا کُنَّا مَعَ زُهَیْرِ بْنِ الْقَتَنِ حِیْنَ اَقْبَلْنَا مِنْ مَّکَّةَ بَعْدَ  
 اِثْمَارِ الْحِجَّةِ چنانچہ سحار الا انوار وغیرہ میں ایک جماعت بحلیہ سے منقول ہے  
 کہ کما اُن سینہ ہم ہر فاقہ زہیر بن قین رضی اللہ عنہ واسطی حج کے گئے تھے  
 پس جب ہم حج سے فارغ ہو چکے اور ہمراہ زہیر کے ہمنے کا معتقدت و اجبت کی  
 وَكَانَ الْحُسَیْنُ سَارِ مِنْ مَّکَّةَ اِلَى الْعِراقِ یَوْمَ الْمَرْوِیَةِ فَلَحَقْنَاہُ



فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ اِتِّفَاقًا اور جناب امام حسین علیہ السلام آنحویں فریجہ کو بروئے  
 ترویہ کہ ایک روز حج سے باقی رہا تھا بنظیر اعدا مکہ سے طرف عراق کے روانہ ہو چکے  
 پس اتفاقاً ایک منزل پر ہم پہنچے کہ وہاں وہ جناب بھی وارد تھے فکُنَّا نَسَافِرُ  
 مَعَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اِلَّا بَعْضُ الْيَتَامَى اَنْ نُّنَازِلَهُ فِي مَنَازِلٍ لِثَلَاثٍ مَرَّ  
 عَلَيْنَا رِفَاقَتُهُ اور اس منزل سے منزل بمنزل ہم ہمراہ اُن حضرت کے چلتے تھے  
 چونکہ ہم منزل ہوتا اُن حضرت کا ہوا نہایت شاق تھا اور اندیشہ اسکا تھا کہ کہیں  
 ایسا نہ ہو کہ رفاقت انکی ہم پر لازم ہو جائے اسلیے خیمہ اپنا بہت دور اُن حضرت کے  
 خیمہ سے بنا کرتے تھے مومنین تصور کیجیے کہ کس حالت میں تھے فرزند رسول خدا  
 کہ لوگوں کو رفاقت بھی اُس مظلوم کی منظور نہ تھی حتّٰی نَزَلَ يَوْمًا فِي مَنَازِلٍ  
 وَلَمْ يَجِدْ بَدَأَ مِنْ اَنْ نُّنَازِلَ مَعَهُ فَانْزَلَ فِي جَانِبٍ وَنَزَلْنَا فِي جَانِبٍ  
 بِمِثَالِ کہ ایک روز ہم ایسی منزل پر پہنچے کہ وہاں بجز قریب ترنے کے کچھ اور تھا  
 آج جس جگہ رہ سرت نے نزل اجلال فرمایا اُنکے قریب رہنے بھی نہ ہوتا تھا  
 فَبَيْنَا كُنْ نَتَعَدُّ شَيْءًا مِنَ الطَّعَامِ اِذَا قَبِلَ رَسُولُ الْحُسَيْنِ فَسَلَّمَ  
 عَلَيْنَا وَقَالَ لِيْزُهَلِيْ يَا هَذَا اِنَّ الْحُسَيْنَ بِنَ رَسُولِ الْمُتَّقِيْنَ  
 بَعَثَنِي الْيَاكُ لِنَاثِيَةِ پس جب ہم بعد اسباب اُتر واپس اپنے خیمہ میں ہمراہ  
 ہمیر کے بیٹھے اور دسترخوان بچھا کر جا ہا کہ کھانا کھا میں کہ ناگاہ قاصد جناب  
 امام حسین علیہ السلام کا ہمارے پاس آیا اور بعد سلام کے زہیر سے کہا کہ اچھا  
 جناب امام حسین فرزند رسول الثقلین نے تجھے اپنی حضوری میں طلب فرمایا ہے  
 اور مجھے واسطے تیرے بلانے کے بھیجا ہے فطر سے کل اِنْسَانٍ مِّثْلًا فِي يَدِهِ

حَتَّى كَانَ عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرُ بِسَبِيلِهِ بِمَا يَمْنَعُنِي مِنْ شَخْصٍ سَنَا اَوْ حَسْبِ اَمْرٍ  
 کہ ہمیں اندیشہ تھا اسی کا سامنا ہوا اسوقت ہم سب کو ایسا تھیر ہوا کہ ہر ایک کے پاس  
 لقمہ گر پڑا ورنے سب ایسے ساکت ہو گئے کہ گویا ہر شخص کے سر پر تھو لی ہالو پر بندہ  
 بیٹھا ہو کہ خوف سے اُسکے اڑ جانیکے کوئی حرکت نہیں کر سکتا ہر فلانا رات ذلک  
 رَوْحَهُ زُهَيْرٌ قَالَتْ لِرُؤُوسِهَا سُبْحَانَ اللَّهِ اَيُّعِثُ إِلَيْكَ ابْنُ رَسُولِ  
 اللَّهِ وَيَطْلُبُكَ وَنَتَّ لَا نَاتِيَهُ لَوْ اَتَيْتَهُ وَسَمِعْتُ كَلَامَهُ ثُمَّ اَخْرَجْتِ  
 پس جب زوہیر نے ہم سب کو ساکت پایا اسوقت زہیر نے کہنے لگی کہ امیر زہیر  
 سبحان اللہ مقام تحب ہو کہ امام کو میں فرزند رسول خدا ہے اپنی حضور ہی میں  
 طالب فرمائیں اور تم ان حضرت کی خدمت باسعادت میں نہیں جاتے ہو  
 کاش کہ تم جاتے اور ارشاد اُس جناب کا سننے چلے آتے فلما سمع ذلک زہیر  
 قام وَاَتَى مَعَ رَسُولِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ فَزِعًا مَرَّعًا قَدْ اَضْفَرَتْ لَوْنُهُ  
 حَتَّى لَقِيَهُ بِسَبِيلِهِ بِمَا يَمْنَعُنِي مِنْ شَخْصٍ سَنَا اَوْ حَسْبِ اَمْرٍ  
 ہمراہ اُس قاصد کے خدمت باسعادت امام حسین عین حاضر ہوئے راوی  
 کہتا ہو کہ جب تک زہیر زیارت سے حضرت کی مشرف نہوے اسوقت تک ایسا خوف  
 اور رعب زہیر پر طاری تھا کہ رنگ چہرہ کا زرد تھا فَاَتَاَهُ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ  
 فَالَيْتَ كُنَّ جَاءَتْ مُسْتَبِيرًا قَدْ اَشْرَقَ وَجْهُهُ پس جب زہیر بن قین زیارت  
 حضرت سے مشرف ہوئے اور ارشاد اُس امام عالی مقام کو سنا اُسے قبول کیا  
 اور حضرت سے رخصت ہو کر اپنے خیمہ میں بھرائے وکھا ہئے کہ زہیر ایسے مسرور  
 و بشاش ہیں کہ کہتے بھی اٹھوا ایسا مسرور نہ وکھا تھا اور ایک نو چہرہ سے اُسکے



سالمی و فامر بفسطاطہ و ثقلہ و رحلہ و متاعہ ففوض و حمل لے  
الحسینؑ پس بونچتے ہی اپنے خیمہ میں حکم دیا کہ ابھی خیمہ ہمارا ایمان سے اٹھاؤ  
و قریب خیمہ اقدس بنام امام حسینؑ کے ہمارا اور سب اسباب اور متاع  
ہمارا و ہمارا لیمار پس بوجیب ہم زہیر خیمہ انکا قریب خیمہ حضرت کے لائے  
و قال لا تحاربہ من احب منکم فلیتبعنی و لا فهو اخذ العھد منہ ثم  
قال لا تراہ انت طالع الحفۃ باھلک فانی اریدا ان لا یصیبک  
بسیبئی الا خیل اور زہیر نے اسوقت اپنے رفقاء سے کہا کہ جس شخص کو ہم میں سے  
بخوشی فامر میری عمر ایسی منظور ہو وہ میرے ساتھ چلے اور حکم یہ نام منظور ہو وہ  
از دست ہوا اور اپنے گھر کو پھر چائے اور بعد اُسکے اپنی زوجہ سے کہا کہ تجھے میں نے  
اطلاق دیا اور تو اپنے عزیز و اقارب سے ملحق ہوا اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ  
میرے سبب سے تویی مصیبت میں مبتلا ہو و قال السید رحمہ اللہ انشاء  
قال لھا و قد عن مت عا حبیبة الحسین لا فدیہ بروحی و اقیہ  
بنفسی نخر اعطاھا ما لھا و سلمھا ان بعض بنی اعمارھا اور یہ  
ابن ثمال و سجد اللہ نے یوں نقل کیا ہے کہ زہیر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ میرا قصد  
اب یہ ہے کہ تازنگی اپنی قدم مبارک جناب امام حسینؑ سے جدا نہ ہوں اور جان  
اپنی اُس سروار کو نہیں پر فدا کروں اور بعد اُسکے سب مال و اسباب اپنی زوجہ کو  
دیا اور ایک شخص کو کہ وہ اسکے بنی اعمام سے تھا امین سمجھا زوجہ کو اُسکے سپرد کیا  
کہ تانت اُسکے قوم و قبیلہ میں ہونا دے فو دعنتہ و بکت و قالت کہ  
خار اللہ لک اسئلک ان تذکرنی فی القیامۃ عند جد الحسینؑ

پس وہ اپنے شوہر سے رخصت ہوئی اور بہت روئی اور کہا کہ امیر بہرین نے تمہیں  
 سپرد بخدا سے عزوجل کیا حق سبحانہ تعالیٰ تمہارے ارادہ میں برکت عطا کرے  
 اور تمہیں حیزا سے خیر دے لیکن میں تم سے امیدوار اسکی ہوں کہ ہر روز قیامت  
 خدمت جناب رسالت مآب میں میری شفاعت کرنا وَالْمَشْهُورُ اَنْهَا بَكَتْ  
 وَقَالَتْ يَا زُهَيْرُ وَاللّٰهِ لَا اَفَارِقُكَ فَاِنْ عَنَّمْتُ عَلَى صَحْبَةٍ لِّحُسَيْنٍ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنِّي عَنْ مَمْتُ اَنْ اُفْدِيَ بِقِيَّةِ نَفْسِي عَلَى حَرِيٍّ اَوْ  
 صاحب بکر المصائب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ اس زمانہ میں  
 زہیر سے رو کر کہا کہ امیر سعادتمند عجب یہ کہ جس نے تمہیں اس امر خیر پر آمادہ کیا وہ  
 اسے کہ وہ آپ ایسی سعادت سے محروم رہے قسم بخدا سے عزوجل اگر قصد تمہارا  
 یہ ہے کہ تازیت قدم مبارک امام حسین سے جدا نہوں تو میری آرزو یہ ہے کہ یہ  
 کبھی بھی بقیہ زندگی اپنی خدمت باسعادت اہل بیت فرزند رسول خدا میں  
 بسر کرے فَاِذَا كَانَ هُوَ كَاَنَّ مَعَ الْحُسَيْنِ ع حَتَّى نَزَلَ عَلَى اَرْضٍ كَرِيْمَةٍ  
 فِي الثَّانِيَةِ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَمِنَ الْمَاءِ وَالْاَمْرُ إِلَى الْقِتَالِ پس  
 بہرین قین اس روز سے ہمراہ رکاب جناب امام حسین علیہ السلام کے  
 قطع منازل کرتے رہے یہاں تک کہ دوسری تاریخ ماہ محرم کو وہ حضرت  
 وار و زمین کر بلا پہنچے اور عمر سعد بھی مع اپنے لشکر کے آ پہنچا اور اس طعن  
 امامہ تھوڑے کو یہاں تک تنگ کیا کہ کچھ کہی روز تک ان حضرت کے پانی کو ترسایا  
 اور آواز العطش العطش بلند ہوئی آخر کار نبوت بختک و کا زار پہنچی  
 فَلَمَّا اسْتَدْرَأَ لِقَاتٍ وَانْتَصَفَ النَّهَارُ يَوْمَ عَاشُورَاءُ وَرَأَى ذَلِيلًا



ابو تمامہ الصبدي اوی جَاءَ عِنْدَ الْحُسَيْنِ ۴ آہ موشین جب روز عاشورا ہنگامہ  
 کا رزاکر رہا اور آفتاب وارہ نصف تیار ہو چکا اس وقت بروایت صاحب بخار  
 از نواریہ ابو تمامہ صیداوی کہ اصحاب کبارت امام حسین کے تھے خدمت ان حضرت  
 محمد موعی وقال یابن رسول اللہ نفی لِفَیْکَ الْفِدَاءُ قَدْ اقْتَرَبَ  
 هُوَ لَا مِنْکَ وَاللّٰہُ لَا تَقْتُلُ حَتّٰی تُقْتَلَ دُونَکَ وَاحِبٌ اَنْ اَلْفَى اللّٰہُ  
 وَقَدْ صَلَّیْتَ هَذِهِ الصَّلٰوۃَ مَعَاکَ اور عرض کی کہ یا بن رسول اللہ فدائے  
 میں آپ پر شکر امداد اب قریب آپو نجا اور قسم بخداے عزوجل صبتک کہ یہ فدوی  
 زندہ ہو اس وقت تک کوئی آسیب اور گزند حضرت تک نہ آئے دیکھا مگر یہ کہ پہلے  
 جان اپنی قدم مبارک پر تارکروں پس ای فرزند رسول نماز جو تک وقت نماز ظہر  
 آپو نجا ہی ایسے امیدوار ہوں کہ یہ نماز آخری بھی آپکے ساتھ بڑھ کر حق سبحانہ تعالیٰ  
 ملاقات کروں فَرَفَعَ الْحُسَيْنُ ۴ رَاسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ لَهُ يَا اَبَا تَمَامَہَ حُکْمُ  
 الصَّلٰوۃِ جَعَلَکَ اللّٰہُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ نَعْمَ هَذَا اَوَّلُ وَقْتِهَا فَاسْئَلْہُمْ  
 اَنْ یَّکْفُوْا عَنَّا حَتّٰی یُصَلِّیَ پس یہ سنا حضرت نے سراسر اقدس طرف آسمان کے  
 بلند کیا اور فرمایا کہ ای ابو تمامہ واقعی کہ یہ اول وقت نماز ظہر حق سبحانہ تعالیٰ  
 تجھے نماز گزاروں سے محسوب کرے کہ تو نے ایسے وقت مصیبت میں نماز کا ذکر کیا  
 لیکن ای ابو تمامہ تم ان کفار سے کہو کہ ہمیں اس قدر مہلت دین کہ ہم نماز ظہر پڑھ لیں  
 پس اگر یہ ملعون مہلت دین تو البتہ ممکن ہے کہ نماز ظہر جماعت ادا کر لیں فَاَقْبَلَ الْبَیْہُ  
 ابُو تَمَامَہَ وَقَالَ لَہُمْ وَیْلَکُمْ قِفُوا عَنِ الْحَرْبِ حَتّٰی یُصَلِّیَ سَیِّدُنا الْحُسَیْنُ ۴  
 پس حسب الارشاد ابو تمامہ مقابل لشکر کفار ہوے ادا کیا کہ ای دشمنان خدا و رسول

فرز رسول الثقلین جناب امام حسین تم سے مہلت نماز طلب کرتے ہیں اتنی ورجہ سے  
 توقف کرو کہ ماوہ حضرت نماز ادا کر لیں فقال حصین بن نمیر لعنہ اللہ یا ابا  
 ثمامہ قل لہ ان صلواتک لا تقبل ہر اس طرف سے حصین بن نمیر ملعون نے  
 آواز دی کہ اے ابو ثمامہ کہو امام حسین سے کہ عبت مہلت نماز طلب کرتے ہو کہ نماز تمہاری  
 درگاہ باری میں مقبول نہیں ہو غضب حبیب ابن مظاہرہ قال یا عدو اللہ  
 زعمت ان الصلوۃ لا تقبل من ابن رسول اللہ و تقبل منک یا خمار  
 پس سنتے ہی اس کلام کے حبیب بن مظاہرہ غضبناک ہوئے اور باوازا بلند فرمایا کہ  
 اے دشمن خدا و اے ہونچھپراور جملہ تجھے حق سبحانہ تعالیٰ آتش و دوزخ سے معذب کرے  
 تیرے زعم باطل میں یہ ہے کہ امام حسین فرزند رسول الثقلین کی نماز مقبول نہواور  
 تجھ سے کافر شرابخوار کی نماز قبول ہو فحمل علیہ الحصین ابن نمیر و حمل علیہ  
 الحبیب فضرب وجہہ فسیہ بالسیف فشب بہ القریس پس حصین  
 بن نمیر نے ان پر حملہ کیا اور حبیب بن مظاہرہ بھی اس پر حملہ آور ہوئے اور ایک تلوار  
 اسکے گھوڑے کے منہ پر لگائی اور گھوڑا اسکا علف ہوا و وقع عنہ الحصین فکثر  
 اصحابہ فاستنفذوہ اور حصین بعین مرکب سے نیچے گرا اسوقت اسکے رفقاء  
 اُسے گھیر لیا اور حبیب بن مظاہرہ کے ہاتھ سے بچا لیا فقال الحسین لزنہیر بن  
 قاین و سعید بن عبد اللہ الخنقی فقد ما امای حنہ اُصلی پس جب  
 حضرت نے دیکھا کہ وہ ملعون کی طرح مہلت نماز نہیں دیتے ہیں اسوقت نہیر  
 بن قین اور سعید بن عبد اللہ خنقی سے فرمایا کہ تم دونوں سعادتمند میرے آگے  
 آکر سے ہو کہ تائین نماز پڑھ لوں فقد ما باین ید یہ و کلما یرمونا بالنبال



وَالرِّمَاحُ يَسْتَقْبِلَانِ وَيَسْتَهْدِيَانِ يَمِينًا وَشِمَالًا حَتَّى يَفْرَغَ الْحُسَيْنُ مِنَ  
 الصَّلَاةِ بِسُيُوقَتِ وَهُوَ دُونَ بَرْگُورِ قَادَارِ سَامِعِ آقَا سَ نَادَاكَ كَهْرُ  
 بُوْكَ اَوْ حَضْرَتِ مَشْغُولِ نَازِ بُوْءِ جَبَا اَنْ اَشْقِيَا نِي حَضْرَتِ كُوْ مَشْغُولِ نَازِ پَا پَا  
 سَبْ نِيْزِ وَتِيْرُ اَسْطَرَفِ چِيْنَكِي لَكِي مَشْغُولِ هُوْ كُو تِيْرُ اَوْ نِيْزِ اُسْ سَمْتِ سَ طَرَفِ  
 حَضْرَتِ كِي آتَا تَحَا يِ دُونَ بَانِ نَارِ سَ طَرَفِ سَ اُسِي كِي مَالِ نِيْرُ رَا پِي سِيْنُونِ  
 رُو كِي تَحِيْ اَوْ رَحِيْتَا كِي وَ حَضْرَتِ نَازِ پُرْ حَتِي رِي اُسُو قَتِ تَا كِي دُونَ سَا تَمْنَدِ  
 تِي اِيْ سِيْتُونِ كُو بَجَا سِيْرُ كُو يَا اَوْ رَا يَكِ تِيْرُ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنِ تَا كِي تَرَا نِيْ دِيَا  
 فَلَمَّا فَرَّغَ الْحُسَيْنُ مِنَ الصَّلَاةِ سَقَطَ سَعِيدُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْاَرْضِ  
 وَمَاتَ فَوْجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَةُ عَشَرَ سَنَةً اَسْوَى قَا يِ مِنْ خَرَبِ وَطَعْنِ بِيْرِ  
 جَبَا حَضْرَتِ نَازِ سَ فَا رِغِ بُوْ چِيْ اُسُو قَتِ سَعِيْدِ بِنِ عَبْدِ اللّٰهِ زَمِيْنِ پُرْ كُو بُوْءِ اَوْ  
 رَا يِ جَنّتِ بُوْءِ جَبِ مَقْدَمِ بَدَنِ پُرْ اُسْ سَعَا وَ تَمْنَدِ كِي نَگَا هِ كِي تُوْ دِيَا كِي تِيْرُ تِيْرُ  
 بَدَنِ پُرْ اُسْ سَعَا وَ تَمْنَدِ كِي لَكِي مِيْنِ اَوْ زَرِ خُمِ نِيْزِ وَ شَمِيْرِ سُوْ اُنْ كِي بِيْ شَا رِيْنِ اَوْ رَا سِيْطَرِ  
 جِسْمِ زَمِيْرِ بِنِ قِيْنِ زَخْمِ تِيْرُ اَوْ نِيْزِ وَ شَمِيْرِ سَ فَا رِ هُوْ يَا تَا كِي كِي اُسْ بَرْگُورِ اُسِيْ جِي  
 حَقِ رِفَا قَتِ اُوْ اَلِيَا اَوْ رِ بَعِيْدِ كَارِ زَا رِيْ كِي جَا نِ اِيْ نِيْ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ مَخْتَارِ بَرِنَشَا رِيْ  
 يَا لَيْتَنَّا كُنَّا مَعَهُمْ فَفَنُوزُ فَوْزًا عَظِيْمًا اَوْ سُوْ سِيْنِ كَا شِ كِي اُسْ سَعْرُ كِي مِيْنِ  
 اِيْمِ سَبْ جِي مَاضِرِ بُوْتِيْ اَوْ رِ جَا نِ اِيْ نِيْ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدا پُرْ نَارِ كَرْتِيْ اَوْ رِ اِيْمِ جِي سَعَا  
 اِيْدِيْ حَاصِلِ كَرْتِيْ اَوْ  
 جِسْمِ اَطَرِ پُرْ بُوْءِ كِي مَانِ تَحِيْ يِ اَوْ فَا حِجَبِ اُسْ جِنَابِ كِي بَدَنِ شَرِيْفِ پُرْ عِلَا وَه  
 زَخْمِ نِيْزِ وَ شَمِيْرِ جَا بِيْرِ اَوْ زَخْمِ تِيْرِ كِي لَكِي تَحِيْ بِنَا بَرَا يَكِ رُوَا يَتِ كِي اَوْ رِ تَا بَرِ دُوْ سَرِي

روایت کے صہار جلد لا تجلد القنفذ اس قدر تیر مشاوم کر باا کے بدن تشریف لگے تھے جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہیں چنانچہ مجالس علویہ میں منقول ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے پدر مظلوم کو نہ پہچانا فرماتے ہیں کہ سب حضرت وداغ آخری کو میرے سر مٹانے آئے تو میں سمجھا کہ کوئی طائر سفید آیا ہوا کہ

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس یازدہم

فِي الْحَارِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ دَمْعًا حَسَنًا تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ لَا ذِي مَسْتَنَانٍ عَدُوْنَا فِي الدُّنْيَا بَوَّاءُ اللَّهُ تَعَالَى مُبَوَّءٌ صِدْقٍ فِي الْجَنَّةِ بحار میں منقول ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو مومن روئے اُن جو روستم پر کہ جو ہاتھ سے اعدائے دین کے اس وار دنیا میں ہم اہل بیت طاہرین پر گزرے ہیں اور انکے سے اُسلی اشک نکلے اور رخسارہ پر اُنکے جاری ہو تو حق سبحانہ تعالیٰ عوض میں اُنکے اُس مؤمن کو ہمیشہ بہشت میں رکھیگا اُس جگہ کہ جو بہتر اور نفیس ہیں حضرات یاد دیجیے اُن مصائب کو کہ جو فرزند رسول الثقلین جناب امام حسین پر گزرے اور سعی کیے کہ تا کوئی اشک نکلے کہ وہ باعث درجات عالیہ بہشت ہوا آہ آہ وہ مظلوم شدت گرامین مدینہ سے آوارہ وطن کیے گئے اور مکہ معظمہ میں بھی بنا ہ نہ ملی

فِي الْإِرْشَادِ وَالْحَارِ أَنَّهُ لَمَّا سَارَ الْحُسَيْنُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْإِصْرَاقِ وَنَزَلَ التَّغْلِبِيَّةَ سَمِعَ خَبْرَ قَتْلِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ چنانچہ ارشاد واد

بہار الانوار میں منقول ہے کہ جب امام حسین نے مکہ معظمہ سے طرف عراق کے



کو ج فرمایا اور بدگو سناڑی منزل تعلیم پر پہنچے اس منزل میں شہر سوار سے خبر نقل  
 مسلم بن قیل کی سنی غنیمت ذلک علیہ واستعبر واسترجع وبکے وقال  
 رَحِمَ اللہُ مُسْلِمًا فَقَدْ سَارَ اِلٰی رُوحِ اللہِ وَقَدْ مَضَى مَا عَلَیْہِ وَبَقِیَ  
 مَا عَلَیْہِ اَبَسَ شَیْءٌ ہِی اس خبر کے اشک چشم انور میں بھرا لے اور انا اللہ وانا لیکہ  
 راجعون کلمہ رونے لگا اور یہ فرماتے تھے کہ خدا رحمت نازل کرے میرے بھائی  
 سلم پر کہ وہ راہی بہت ہوے اور جو کچھ کہ انہیں تھا اسے بخوبی ادا کیا یعنی سلم معرض  
 امتحان میں ثابت قدم تھے اور راہ خدا میں شہید ہوئے لیکن جو کچھ کہ ہم پر ہو وہ بھی  
 باقی پر تھا کان الشجر قال یفتیانہ وغلمانہ استقوا واکثروا من الماء  
 فاکثروا ثم اذ غلوا فلما انھز زبالہ اناہ خبر قتل عبد اللہ بن یقطر  
 فاسترجع وبکے پس جب وقت سحر ہوا اپنے اقربا اور خدام اور غلاموں سے فرمایا  
 کہ جب قدر ممکن ہو میان سے پانی بھر لو اور آپ بھی سیراب ہو لو چنانچہ حسب الارشاد  
 اصحاب باوقاۃ منزل تعلیم سے بہت سے مشکیزے پانی کے بھر لیے اور وہاں سے  
 کوچ کیا پس جب منزل زبالہ پر پہنچے کسی شخص نے خبر دی کہ عبد اللہ بن یقطر  
 قتل ہوئے پس شے ہی اس خبر کے انا اللہ وانا الیہ راجعون کلمہ بہت رومہ وقال  
 جعل اللہ الجنۃ لہ نوابا اللهم اجعل لنا ولشیعتنا منزلا کما کسما انک علی  
 کل شئی قذیر اور فرماتے تھے کہ حق سبحانہ تعالیٰ عبد اللہ کو داخل بہشت کرے  
 اور بعد اُنکے جناب باری میں دعا کی کہ اے پروردگار عالم تیرے فضل و کرم سے  
 سید و امویوں کے میرے اور میرے شیعوں کے لیے جاے بہتر اور نفیس بہشت میں  
 عطا کرنا اور تحقیق کہ تو ہر چیز پر توانا و قادر ہی شرف قال ینسب اللہ الرحمۃ الیہ

اَمَّا بَعْدُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بَيْنَكُمْ مِنَ الْأَمْرِ مَا تَرْوَنَ أَوْ بَعْدَ ذَلِكَ  
 حضرت نے اپنے سب ہمراہیوں کو جمع کیا اور بعد بسم اللہ کے خطبہ طبع و طویل پڑھا  
 کہ اُسکے چند فقرہ یہ ہیں کہ ایتھا الناس جو مصیبت کہ ہم پر نازل ہو رہی ہو اُنکو تم سب  
 متاثرہ کرتے ہو وَأَنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَغْيَرَتْ وَتَنَكَّرَتْ وَأَدْبَرَتْ بِمَعْرِفَتِهَا  
 وَلَمْ يَبْقَ صَاحِبُهَا إِلَّا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ الْإِنَاءِ ۚ تحقیق کہ رنگ اس دنیا سے  
 فانی کا تغیر نظر آتا ہی اور زمانہ جسے کچھ ہی پر ہی اور اس دنیا سے بوقائے امور خیرت  
 زوگردانی اختیار کی ہو بلکہ مصروف اور متوجہ ہی طرف فتنہ و فساد کے اور امور  
 خیرت دنیا میں اب کچھ باقی نہیں ہی بگاڑا یہ قدر کہ جیسے کسی طرف پُر آب میں بعب  
 گرا دینے پانی کے فی الجملہ تری رہ جاتی ہو اَلَا تَرَوْنَ لِمَ يَكْفُرُ الْيَهُودُ بِاللَّهِ  
 الْبَاطِلُ لَا يُنْتَاهُ عَنْهُ الْيَهُودُ وَيَكْفُرُونَ بِمَا هُوَ أَهْلُ دُنْيَا نَبَا اَوْ حَقِّ كَوْنِ  
 بِالْكَلْبَةِ تَرَكُ كَرَوِيَا هُوَ اَوْ رَشِيخٌ مَتَوَجِّهٌ طَرَفَ اَمْرِ بَاطِلَةٍ كَيْفَ يَكْفُرُ الْمُؤْمِنُ  
 وَلِقَاءَ اللَّهِ وَآلِ الْآرَةِ الْمَوْتَ الْاَسْعَادَةَ وَالْحَيَوَةَ مَعَ الظَّالِمِينَ  
 الْاَكْبَرُ مَا تَرَسَّ جَابِئِهِ هَرَبُؤُسُ كَوَالِيهِ وَقْتُ مَيْنَ شَتَا قِ مَلَا قَاتِ بِرُورِ وَاوْكَارِ  
 آرزو منہ مرگ رہے اور میں اس زندگی سے کہ جو ہمراہ اعدائے دین کے ہو  
 بیزار و دلغاب ہوت اور مرگ کو بہتر و افضل جانتا ہوں يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِمَا  
 جَمَعَكُمْ عَلَىٰ أَنْ يَأْتِيَ تِلْكَ حُكُومَةٌ وَقَدْ آتَاكُمْ خُذْرٌ قَطِيعٌ فَمَنْ  
 مَسْلُومٌ مَعْقِلٌ وَهَكَذَا بَنُ عُرْفُوهَ وَعَبِيدُ اللَّهِ يَنْقُصُ اَيْتَا النَّاسُ يَرْوَنَ  
 تمہو بخیاں اسکے اپنے ہمراہ لیا تھا کہ شاید مجھے حکومت عراق ہو اور جو لوگ کہ  
 مدنی ہماری دوستی اور محبت کے ہیں ہماری نصرت و مدد کریں گے تو تم سب بھی



عشق اور کامیاب ہو گے لیکن اب مجھے خبر ہو چکی کہ میرے بھائی مسلم بن عقیل اور بانی  
بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر کو اہل کوفہ نے شہید کیا اور اُسے بد غاہ پیش آئے  
وَقَدْ أَخَذَ لَنَا مِثْلُ عَيْنَانِ أَحَبَّ مِنْكَ الْوَلَدُ نَصْرَافَ فَلَيْسَ صِرْفَ فِي  
غَيْرِ حَوَاجٍ لَيْسَ عَلَيْهِ ذَمٌّ وَأَمَّا الْوَلَدُ نَصْرَافَ اتَّبَاعُ أَوْرَاقِ وَهْنِ  
ساتھ ہمارا چھوڑ دیا اور سب ہماری نصرت سے دست بردار ہوئے بلکہ ورپے  
آزار میں پس اب میں تم سب کو رضا و رغبت اجازت دیتا ہوں کہ جو تم میں سے  
جاتے اپنے گھر کو چر جائے وہ شخص عند اللہ ماخوذ نہ ہو گا فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ  
أَخَذُوا يَمِينًا وَشَمَالًا حَتَّى بَقِيَ فِي أَصْحَابِهِ الَّذِينَ جَاءُوا مَعَ مِنَ الْمَدِينَةِ  
راوی کہتا ہے جبکہ ہمراہیوں نے حضرت کے یہ خبر و خشت اثر سنی اسی وقت جنے  
ساتھ اُس امام مظلوم کا چھوڑ دیا اور اکثر تہ گان دنیا سے جو بطع دنیا افشائے  
راہ ہمراہ ہوئے تھے واپس آئے اور باقی چلے گئے فقط چند بزرگوار کہ جو مدینہ منورہ سے  
ہمراہ ان حضرت کے ہوئے تھے باقی رہ گئے فَلَمَّا كَانَ التَّحَرُّمُ أَصْحَابُهُ بِالْمَكَّةِ  
فَاكْثَرُوا وَانْتَرَسَا رَحَتَهُ مَرَّ بَطْنِ الْعَقْبَةِ فَسَارَحَتْهُ نَزَلَ شَرِافُ بَنِي  
جب منزل زبالہ پر وہ شب بسر ہوئی اور بوقت تحریر پاکہ ولمان سے کوچ فرما کر  
اُس وقت حضرت نے سب اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ حیدر بانی ممان ہو یا نہ  
بھی پھر لو چنانچہ سب الارشاد ولمان سے بھی بہت سا پانی بھر لیا اور بطن عقبت سے  
گذر فرما کر منزل شراف پر وارد ہوئے اور اُس منزل سے بھی بہت سا پانی ہمراہ لیا  
تَرَسَا مِنْهُ حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارَ فَبَيْنَمَا هُوَ بِالْمَسِيرِ إِذْ اكْبَرَّ رَجُلٌ مِنْ  
أَصْحَابِهِ فَقَالَ الْحُسَيْنُ ؑ اللَّهُ أَكْبَرُ لَمَّا كَبُرَتْ بَنِي حَبِيبٍ مِنْ زَلِ شَرِافَ







الْحَسْبُ الْيَوْمَ بِحَيٍّ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ تَوَجَّعَ قَلْبُهُ وَأَمَرَ لِقِيَاءَهُ  
 دُعَايَاهُ اسْقُوا الْقَوْمَ وَرَدُّوهُمْ مِنَ الْمَاءِ وَرَشِّقُوا الْخَيْلَ تَرْشِيقًا  
 بحسب وہ صفت لشکر سامنے فرزند ساقی کو شر کے کھڑی ہوئی دیکھا ان حضرت  
 کہ شدت تشنگی سے حال ہر ایک سوار کا تغیر ہو رہا اور مرکب انکے شدت حرارت  
 اور تشنگی سے زبانیں نکالے ہیں یہ دیکھتے ہی قلب اقدس اس رحیم ابن رحیم کا ہنسا  
 ہو گیا اور اصحاب با وفا اور عزیز و اقربا سے فرمایا کہ جاؤ لشکر کو مع راکب و مرکب  
 سیراب کرو فَاَقْبِلُوا فِتْيَانَهُ وَعِلْمَانَهُ جَمِيعًا اِلَيْهِمْ فَسَقَوْهُمْ كَلَامَ تَرْشِيقُونَ  
 الْفِصَّاعَ وَالطَّسَّاسَ مِنَ الْمَاءِ وَبَدَّوْهُمْ مِنَ الْفَسْهِ بَسْ حسب الارشاد  
 حضرت کے سب رفقا اور اقربائے مثل حضرت عباسؓ دلا اور اور شاہزادہ قاسم  
 و علیؓ اور فرزند ان سلم بن عقیل اور عون و جعفر کے پانی بلا تا شروع کیا  
 یہاں تک کہ تھوڑی دیر میں ہزار سوار کو آب سرد خوشگوار سے سیراب کیا اور بعد  
 سیراب کرتے سواروں کے طاس اور کاسہ ہلے بزرگ اٹھا کر طرف سیراب  
 کرنے مرکبوں کے مستعد ہوئے اور ایک ایک گھوڑے کے سامنے کاسہ لبالب  
 آب کیا فاذا عتبت فيها ثلاثا واربعًا ومخمسًا عزلت عنه وسقوا  
 اخبرها حتى سقوا كلهم پس جب ایک گھوڑا آٹھن ست تین چار بلکہ پانچ مرتبہ  
 خوب سیر ہو کر مستعد اپنا طاس سے اٹھا لیتا تھا تو اس وقت وہ طاس دوسرے  
 گھوڑے کے سامنے لیجاتے تھے یہاں تک کہ ہزار مرکبوں کو سیراب کیا علی بن طعان  
 عمار بن کتبہ کہ من لشکر حرمین بھیجے رہ گیا تھا اور اس وقت ہو چکا کہ تمام لشکر سیراب  
 ہو چکا تھا فلما رأى الحسين عليه السلام ملكه وبفسر سبي من العطش



فَقَالَ إِنَّهُ الرَّأْيَةُ جَبَّ امَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَے میرا حال اور میرے گھوڑے کا حال  
بسبب شدت تشنگی کے متغیر دیکھا فرمایا اِنِّیْ الرَّأْيَةُ یَقْنَعُ اس شتر کو جو پانی ہی بٹھالے  
چونکہ سیری زبان میں راویہ مشک کو کہتے تھے میں خوب نہ سمجھا پھر فرمایا یَا بْنَ الْاَخِ  
اِنَّیْ الْجَمَلُ اِیْ لَیْسَ بِرَادِرِ اَوْنَتْ کو بھاجب میں نے اونٹ کو بچایا فرمایا پانی پی لے  
میں پانی پیئے لگا مگر شدت تشنگی سے ایسا حال تھا کہ مشک کا پانی بہا جاتا تھا اور  
میں بخوبی بی نہ سلکتا تھا حضرت نے فرمایا دُہَانُ مَشَاکِ کو دہرا کرے مگر میری سمجھ میں  
کچھ نہ آیا کہ کیونکر دیون آخر کار فرزند ساقی کو شرو و بنفس اغنیس کہنے سے ہوئے اور  
دُہَانُ مَشَاکِ کا اپنے دست حق پرست سے درست فرمایا اسوقت میں معراج کے  
سیراب ہوا سبحان اللہ اس جناب سے لشکر دشمن کا پایا سا رہنا دیکھا گیا  
اور راکب و مرکب کو سیراب کیا غالباً وہ پہلی تاریخ ماہ محرم کی تھی اور دوسری  
تاریخ روز پختنبہ کو حضرت امام حسین علیہ السلام وار د کربلا ہوئے مگر افسوس  
عدا افسوس کہ ایسے جیم اور محسن کو کربم کو کٹارہ فرات پر روز عاشورا وہ اشقیاء  
پانی سے محروم رکھیں اور اُسے اطلاق خرو سال کو شدت تشنگی میں ایک  
قطرہ پانی کا نہ دیں بہر حال کہ وہ فرزند ساقی کو شرو اسوقت بکسی میں نہرا د  
واستغاثہ کرے اور کوئی اسکی فریاد نہ پہونچے بلکہ عوصن میں اُس فریاد کے تیر  
اور نیزہ اور شمشیر و تھڑا سپر لگائیں حالانکہ اُس لشکر اعدا میں وہ بچیا بھی ہوئے  
تھے کہ جو فیض عام سے اُس امام عالی مقام کے حر کی ہمراہی میں نہرا ب ہوتے تھے

یَزَادُ مِنَ الْمَاءِ الْمُبَالِغِ وَيُجَرِّمُ

يُنَادِي اَهْلَ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً

لَمْ يَسْبِطِ الْمَصْطَفَى وَهُوَ حَيٌّ

وَقَدْ صَرَعَتْ اَنْصَارُهُ وَهُوَ مَقْرُورٌ

راوی کہتا ہے کہ نہیں جانتا مجھے وہ وقت کہ جب جناب امام حسین فرزند رسول اللہ  
شدت تشنگی سے بیتاب تھے اور اس حالت تشنگی میں چاہتے تھے کہ آب فرات سے  
تموڑا سا پانی کسی طرح میرے لیکن وہ بیرحم اُس امام مظلوم کو فرات تک  
پرگز نہ جانے دیتے تھے اور تمام اصحاب باوقار و عزیز و اقربا گردان حضرت کے  
مثل گوشتندان قربانی اُس ریاستان گرم پر غلطان بنجاک و خون بڑے تھے  
اور وہ فرزند رسول خدا ایک ایک سے فریاد کرتا تھا کہ ای قوم جفا کار انا تم  
کوئی بھی ایسا رحیم ہی جو ہم پر رحم کرے چنانچہ شاعر بزبان حال اُن حضرت کے  
کہتا ہے

يَمُوتُ عِطَاسًا اَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ	وَيَتَرَبُّ هَذَا الْمَاءُ تَرْكًا وَدَلِيلًا
ثَلَاثُ لِبَالٍ قَدْ مَضَيْنَ عَلَى الْوَلَا	يَا يَامَهَاوَالْمَا عَلَيْنَا مُحَرَّمًا

اہل کوفہ و شام یہ کیا غضب ہے کہ اولاد رسول مختار شدت تشنگی سے  
جان بلب ہیں اور تمام کفار مثل ترک و دلیم کے اس بانی سے سیراب ہوتے  
ہیں جاسے حسرت و افسوس ہے کہ تین شبانہ روز ہم پر گزر چکا ہیں کہ ایک  
قطرہ پانی کا ہمارے لبوں تک نہیں پہنچا ہے اور اطفال خردسال تاک  
ہمارے مارے پیاس کے جان بلب ہیں اور تھنہ ہم پر پانی حرام کیا ہے آہ  
مومنین ہر چند کہ حضرت بانی طالب فرمایا کہ لیکن اُن اشقیائے ایک  
قطرہ پانی کا نہ دیا آخر اُس امام مظلوم کو شدت تشنگی میں مثل گوشتندان  
ذبح کیا چنانچہ صاحب مناقب لکھتے ہیں کہ اس وقت مظلوم کربلا شدت  
تشنگی سے زبان اظہر چاہتے تھے اور العطش العطش فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ



## عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ط

مجاہد و واروہم

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ دَمْعَةً مِنْ أَذَى  
 فِينَا حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدَّيْهِ صُرْفَ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ الْأَذَى وَأَمَّنَهُ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ سُخْطِهِ وَالنَّارِ ثَابِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ بِأَقْرَبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَنْقُولُ بِرُكُومٍ  
 فَرَمَا يَأْنِ حَضْرَتِ نَبِيِّنَ رُوئے اُس مصیبت اور اذیت پر کہ جو اُس نبی کو  
 ہاتھ سے ایسے دین کے ہماری محبت میں پہنچی ہو اور ان کے سے اسکی اٹک ٹک  
 اور خاروں پر اس کے جاری ہو تو حق سبحانہ تعالیٰ غرض میں اس کے بروز قیامت  
 دفع کرے گا اُس سے اپنے غضب کو اور اُسے نجات دے گا آتش دوزخ سے پس  
 حضرات تہذیب اُس مصیبت کا جو آپ کو محبت میں اہل بیت رسالت کے  
 پہنچی ہو اور گریہ و بکا کیجیے مصائب امام حسین علیہ السلام پر کہ تا باعث نجات آخرت  
 اور ذکر کا کام صرف یاد دلانا جو کسی مصیبت کا اُن مصائب سے آہ وہ چہ  
 منزل منزل طرف کو فد کے تشریف لیے جاتے تھے پس کسی مقام پر خیر شہادت علم  
 بن عقیل اور ہانی بن عروہ پہنچتی تھی اور کسی منزل پر خیر قتل عبداللہ یقین دریافت  
 ہوتی تھی اور کسی جگہ لشکر عدائے ملامات ہوتی تھی فی البھار وغیرہ اِنَّہُ لَمَّا سَا  
 الْحَسَّائِنْ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْعِرَاقِ وَبَلَغَ ذَلِکَ ابْنُ زَبَادٍ بَعَثَ حَصِیْنُ بْنُ  
 نَظْرِیٍّ بِالْقَادِسِیَّةِ فِی اَرْبَعَةِ اَلْفٍ فَاَرْسِلَ بِمَآرِ الْاَنْوَارِ اَوْرَاقًا  
 وَغِیْرَہِ مِنْ مَنَقُولٍ بِرُکُومٍ اِمَامِ حُسَیْنِ قُرْنِہِ رَسُوْلِ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ مَاءِ مَطْلُوبِہِ مِنْ حَرْفِ  
 عِرَاقِ کے کوچ فرمایا اور یہ خبر ابن زبَاد کو پہنچی اسی وقت اُس ملعون نے

حصین بن نمیر بدھون کو چار ہزار سوار دیکر واسطے روکنے اُن حضرت کے روانہ کیا  
 فَلَمَّا نَزَلَ حَصِينُ اللَّعِينُ بِالْفَادِ سَيْفَهُ أَمْرَ حُرَيْنَ يَزِيدَ النَّمِيمِيَّ أَنَّ  
 يَسْتَقْبِلَ الْحُسَيْنَ فِي الْفَادِ فَرَسٍ بِسَبِّ حَصِينِ عَيْنِ مَنْزِلٍ قَادِسٍ بِرِ  
 هُوَ نَجَاسٍ جَابٍ مَعَ شَرِّ آبٍ قِيَامُ كَيْدٍ أَوْ حُرَيْنَ يَزِيدَ نَمِيمِيَّ كُوْنَهُ سَوَارِدٍ بِطَرَفِ  
 لَمَّا مَطَرٍ كَيْدٍ رَوَانَهُ كَيْدٍ أَوْ حُرَيْنَ يَزِيدَ نَمِيمِيَّ كُوْنَهُ سَوَارِدٍ بِطَرَفِ  
 اُن حضرت سے جدا ہوا فساد الحُرْمَنِ الْقَادِ سَيْفَهُ حَتَّى لَقِيَ مِنَ الْحُسَيْنِ  
 فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَدَّ عَلَيْهِ الشَّكْرُ وَقَالَ مَنْ أَنْتَ وَمَا أَثْمَاكَ بِرِ سَبِّ حُرِ  
 قَادِسٍ مَعَ سَبِّ سَوَارِ اسطُرَفِ رَوَانَهُ ہوا اثنائے راہ میں جناب امام حسین سے  
 ملاقات ہوئی اور حُرْنِ مَعَ ابْنِ شَكْرِ كَيْدٍ بَسْتِ ہوا سلام عرض کیا اُن حضرت  
 جواب سلام دیکر ارشاد فرمایا کہ اُمّی شخص تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے قَالَ اَنَا  
 حُرُّ بْنُ يَزِيدَ النَّمِيمِيَّ فَقَالَ يَا حُرُّ لَنَا أَمْرٌ عَلَيْنَا قَالَ بَلْ كَمَا عَلَيْكَ يَا بَنَ  
 رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ كَأَحْوَلٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بَسْ حُرْنِ  
 عرض کی کہ اُمّی فرزند رسول مختار غلام کو حُر بن یزید تمہی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا  
 کہ اُمّی حُر آیا تو شکر لیکر ہماری نصرت و مدد کو آیا ہے یا بقصد خباثت آیا ہے حُر نے  
 عرض کی کہ یا بن رسول اللہ میں حکم ابن زیاد آپ کے مقابلہ کو حاضر ہوا ہوں یہ  
 شکر حضرت نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَبَيَّنَا إِذْ حَضَرَتْ  
 صَلَوةُ الظُّهْرِ فَأَمَرَ بِالْأَذَانِ فَخَرَجَ وَقَالَ لِلْحُرِّ أَنْتَ نَصَلُّ بِأَصْحَابِكَ  
 قَالَ لَا بَلْ نَصَلُّ مَعَكَ فَصَلَّ بِمَعْرِتِهِ دَخَلَ فِي الْخِيَمَةِ بَسْ وَهْ حَضَرَتْ حُرْتِ  
 ایسا کلام ناگوار سُکّر داخل خیمہ حرم محترم ہوئے کہ اس اثنائے وقت نماز ظہر کا



داخل ہوا اس وقت حضرت نے ارشاد کیا کہ مؤذن اذان کہے پس جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا اس وقت جناب امام حسینؑ خیمہ حرم محترم سے برآمد ہوئے دیکھا کہ حجر بھی مع اپنے لشکر کے آمادہ نماز ہی یہ دیکھا کہ حر سے فرمایا کہ اے حر آیا تو مع اپنے لشکر کے علیحدہ نماز پڑھیکا حرنے عرض کی یا بن رسول اللہ! اوصفت موجود ہونے امام زمان کے میں علیحدہ نماز نہ پڑھونگا بلکہ میں حضرت کے ساتھ نماز پڑھونگا پس حضرت نے دونوں لشکروں کو نماز پڑھوائی اور بعد اسکے خیمہ اقدس میں داخل ہوئے فلما حضرت العصر پڑھا صحابہ ان تھیں للرحیل وتقدّم وصلی القوم ثم سکر وانصرفت بوجہہ البکھر فحمد الله واثنی علیہ جب وقت نماز عصر کا داخل ہوا پھر حضرت خیمہ اقدس سے برآمد ہوئے اور اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ آمادہ کوچ رہو اور مؤذن کو واسطے اذان کے حکم دیا جب مؤذن اذان سے فراغت پاچکا اس وقت ان حضرت نے پھر دونوں لشکروں کو نماز عصر پڑھوائی اور بعد سلام کے لشکر حر کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ بلیغ متضمن بحمد و ثنائے الہی اور نعت جناب رسالت پناہی بکمال فصاحت ادا کیا ثم قال ایھا الناس انی لکم رحمة انتنی کتبکم بان لک مالنا وعلیائک ما علینا فان کنتم علی ذلک فقد اتیتکم وان کنتم کاذبین قد وی انصرفت عنکم بعد اسکے فرمایا ایہا الناس یقین جانو کہ میں خود بخود اس طرف نہیں آیا ہوں بلکہ جب نامہ و پیام تم کے بکثرت میرے پاس اس مضمون کے پہنچے کہ ہم برفیق تابع قرمان ہیں اور جو دوست ہی آپکا وہ دوست ہی ہمارا اور جو دشمن

آپکا وہ دشمن جو کارا بس حسب الطلب تمہارے یہاں تک آیا ہوں اب اگر تم میرے  
آنے سے ناراض ہو تو مجھ سے بیان کرو کہ میں قصداً گے یا نہ کرنے کا ارادہ نہیں ہے  
بھرجاؤں قَالَ الْحُرَّيَانِ رَسُولِ اللَّهِ مَا اعْرَفَ مِنْ كُتُبٍ وَمِنْ اَرْسَلِ  
الْيَكْتِ وَانَّمَا اُثِرْتُ اَنْ لَا اَقَارِقُكَ اِلَّا عِنْدَ عَبْدِكَ اللَّهُ بْنُ زِيَادٍ حُرْنِ  
یہ سن کر عرض کی کہ یا بن رسول اللہ فدوی کو مطلق حال اس نامہ و پیام کا معلوم  
نہیں ہے بلکہ میں نہیں جانتا کہ کس نے آپ کی طلب میں یہ خطوط لکھے ہیں اور میں ملازم  
ابن زیاد کا ہوں مجھے حکم اسکا یہ ہے کہ جس جگہ تجھ سے اور حضرت سے ملاقات ہو  
وہاں سے تو انھیں اور کسی طرف نہ جانے دینا اور حیطہ رح ہو سکے حضرت کو  
میرے پاس لے آنا فقال يَا حُرَّيَا مَوْتُ اُولَى مِنْ ذَلِكَ وَاَمْرٌ بِاصْحَابِهِ قُوْمُوا  
وَاَبْكُوا قِسْ كِبُوا وَاَنْظُرُوا حَتَّى رَكِبَتْ نِسَاءُهُ وَاَطْفَالُهُ فَلَمَّا انْصَبَ فَوْقَ  
حَالِ الْقَوْفِ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْاَنْصِرَافِ پس جب حضرت نے یہ سنا فرمایا کہ  
اور حرا کب ہو سکتا ہے کہ میں تیرے ساتھ قید ہو کر اس ملعون کے پاس جاؤں میرے  
نزدیک اس مذلت کے جانیسے مرنا بہتر ہے بعد اُسکے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ سوار ہو  
اور چلو سنتے ہی اس ارشاد فیض بنیاد کے سب جان نثار سوار ہوئے اور مقرر ہوئے  
تاکہ اہل حرم اور اطفال بھی محمولات میں سوار ہوئے آہ مؤمنین اصحاب  
باونانے خیال احترام اہل بیت حضرت خیر الانام کا کیا مگر افسوس ہے صحرائے  
کربلا کی سوار ہی اہل بیت پر کہ بعد شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے  
شتران برہنہ پر بیٹھ گئے سوار ہو کر راہی کو قہ و شام ہوئے اسوقت کہ ان تھے  
یہ دیندار کہ احترام و پاس حرم جناب رسول خدا کا کرتے غرض جبکہ اصحاب





حضرت کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس کوفہ میں لیچلون اور کسی طرف آکونہ جانے دون  
فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَا أَنَا وَاللَّهِ لَا أَتَّبِعُكَ فَقَالَ الْحُرَّانَا وَاللَّهِ لَا أَدْعَاكَ فَتَزَادَ  
الْقَوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حضرت نے فرمایا کہ اے محمد قسم خدا سے عزوجل میں ہرگز تیرے ساتھ  
بقید ہو کر اس ملعون کے پاس نہ جاؤنگا کرنے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ قسم خدا کہ میں بھی  
آکونہ اور کسی طرف نہ جانے دوںگا پس حرین اور حضرت میں دو تین مرتبہ یہ طرح  
رؤ و بدل رہی فَقَالَ الْحُرَّانَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ أَيْدِيَّ مُحَمَّدٌ طَرِيفًا لَا يَدُ خَدَّكَ  
الْكُوفَةِ وَلَا يَرُدُّكَ الْمَدِينَةَ أَخْرَجَا حُرَّانَا عَرْضَ كَلْبِي كَلْبِي بَنَ رَسُولِ اللَّهِ اگرا آکونہ  
اب کوفہ چلنے میں انکار ہی تو آپ ایسی راہ اختیار کیجیے کہ نہ تو وہ راہ کوفہ جاتی ہو  
اور نہ طرف مدینہ کے فتنی سر میں طریق العذاب وَالْقَادِسِيَّةِ وَالْحُرَّانَا  
مَعَهُ حَتَّى أَتَهُ إِلَى نَيْنَوَى پس اُن حضرت نے عرض کی کہ قبول فرمایا اور  
راہ عذیب اور قادسیہ سے جانب یسار میل کیا مگر حربی مع اپنے لشکر کے ہمراہ رکاب تھا  
یہاں تک کہ حضرت مع اپنے اعموان و انصار کے زمین نینوے پر پہنچے فَبَيَّنَا كَذَلِكَ  
إِذْ وَقَفَ جَوَادُ الْحُسَيْنِ كَانَ تَحْتَهُ فَانْزَلَ عَنْهُ وَرَكِبَ غَيْرَهُ فَلَمَّا يَتَّبِعُ  
أَحَدٌ مِنْهَا خُطْوَةً وَاحِدَةً پسا یکایک وہ راہوار کہ حبیہر جناب امام حسین م  
سوار تھے چلتے چلتے ٹھہر گیا حضرت ناچار اسے چھوڑ کر دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے  
لیکن وہ بھی شل پہلے کے آگے نہ بڑھا جتنا پنجہ پر وایت ابو مخنف اُن حضرت نے  
جہ گھوڑے بدلے اور ہر چند جاہل کہ کوئی انہیں سے آگے بڑھے لیکن کسی نے ایک  
اندھ بھی آگے نہ رکھا فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَا يَقَالُ لِهَذِهِ الْأَرْضِ قَالُوا يَا بَنَ  
رَسُولِ اللَّهِ مَرَدُّكَ تَسْتَلُّ قَالَ سَأَلْتُكُمْ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ أَنْ تَخْلَوْا





[illegible]

هذه يا قوم قبله وحصله

[illegible]

عزلی اور یہ سب مشیتِ نبویہ ہے، ہوا چاہا ہستی ہے۔

وَفِي هَذِهِ تَحْفِظَةُ الرُّسُلِ عَلَى الْقَدَرِ  
وَفِي هَذِهِ مَقَالَةُ بَيْتِ الْمَعْرِفَةِ

اور یہ دو جہازیں کہ سرکار سے تیار ہوئے اور ان کے ساتھ

مصر کا یہ نیر و ندر ہمارے طرف کو ٹھیکہ کہ حج کر چکا اور اس میں ہمارے شہری ہو

بخال و خوان بخیل و کفر کی۔ ورتاک پڑی ریکی آپس حضرت محمود سے

اگرے اور اسی صحرائے برباد میں جیسے باپ کیے چنانچہ محرق القلوب وغیرہ

منقول ہوا کہ حرے ابن زیاد کو لکھا کہ میں نے حضرت کے وار و زمین کر لیا ہوا

یہ سنلہ اس طعنوں سے فوراً نکال کر اور وائے تراش شروع لیا یہاں تک کہ دوسری

ارجح محرم کے نوین باب لاکھوں اسفیا واسفے نسل فرزند رسول خدا سے  
حمد ہوئے اور ان تک و ستونہ اور اطفال خردسال رشید تشنگی و مناسبات

میں نے جو کہ اور بانی ہندو یوگیا اور اساتھان سرودھان سندھ کی سندھ یاد





ان حضرات کے یہ استائیت اور فاک کا کام بایں دلانا کسی مصیبت کا بخیر نجات مصائب  
 آ۵۵ اس مظلوم کو اشیائے روحیہ رسول خدا اور فاطمہ زہرا سے بدایا اور  
 مکہ معظمہ میں بھی کہیاسے اس چار ہفتہ نہ دیا اور مع اہل و عیال کے اوارہ وطن  
 کیا فی الجار و غیرہ آئے مائتہ سار الحسین عمن الشعبیۃ فاعترضہم الحزب  
 ابن یزید الثمیمی قال یا ہذا صا رید منی قال انما امرنا ان لا نفارقک  
 کاشند عبید اللہ بن زیاد چنانچہ سچا رالانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب  
 انہوں نے علیہ السلام کے منزل ثعالبیہ سے کوچ فرمایا اس وقت حرمین یزیدیہ نے  
 مع ہزار سوار کے اس جناب کو راہ میں روکا حضرت نے فرمایا کہ اے شخص تجھے  
 ہمارے روکنے سے کیا مقصود ہے حرمین کی کہ یا بن رسول اللہ میں مامور ہو  
 طرفین سے عبید اللہ بن زیاد کے اس امر پر کہ جہان تجھ سے اور حضرت سے ملاقات  
 ہو جائے جس طرح تجھ سے ہو سکے ان حضرت کو میرے پاس لے آنا اور اُن سے جدا  
 نہ ہونا فقال الحسین یا حور الملوک اولی من رکوب العار واللہ اے  
 کیا تمہارے پس یسنا حضرت نے فرمایا کہ اے حرمین ہرگز نہیں ممکن ہے کہ تو مجھے  
 عبید اللہ بن زیاد کے پاس لیجاے قسم بخداے عزوجل کہ میرے نزدیک اس  
 سنگ و عمارت سے مرا بہتر ہے اور میں ہرگز تیرا کہنا اس امر میں نہ مانو نکا فقال الحزب  
 ابن رسول اللہ ان ابیت فخذ طریقا لا یدخلک الکوفۃ ولا یرد  
 المدینۃ لیکون بیک و بینک نصفا فلعل اللہ یرزق فی العافیۃ من  
 آج بھٹکے بشیخ من امر لہ جب حرمین دیکھا کہ حضرت کسی طرح میرا کہنا قبول  
 نہ فرمائیے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ اگر آج کو نہ چلنے سے انکار ہے تو آپ وہ راہ



اختیار کیجئے کہ جو نہ مدینہ کو جاتی ہو اور نہ کوفہ کو شاید کہ حق سبحانہ تعالیٰ مجھے نجات دے  
 اس بلا سے کہ میں کوئی امر خلافت سے اقدس کے کروں کہ وہ موجب ناخوشی  
 جناب احدیت کا ہو فاقبل الحسینؑ الی اصحابہ و قال هل فیکم احد یغیر  
 الطریق علی غیر الجاذۃ فقال الطریماس یاسیدی انا اعرف بہ پر  
 حضرت نے عرض کو حرکی قبول فرمایا اور اپنے اصحاب سے ارشاد کیا کہ کوئی تم پر  
 اور راہ سوائے اس شاہرہ کے بھی جانتا ہو طریماس بن عدی نے کہ اصحاب ت  
 حضرت کے تھے عرض کی کہ یا بن رسول اللہؐ میں اور رہ سوائے راہ مشہور کے  
 جانتا ہوں فسار مع اصحابہ و سار الخرمۃ فی اصحابہ حتی انقہ الی  
 نینوی فاذا برکب علی الخیل لہ علیہ سراح متنگبا و سامقبا لمن  
 الکوفۃ تبس وہ دیندار آگے لشکر کے ہوا اور حضرت نے مع اصحاب و فاشماروی  
 راہ اختیار کی اور حرمی مع اپنے لشکر کے ہمراہ رکاب ہوا یہاں تک کہ دوسری  
 ماہ محرم کو حضرت زمین فیوں پر پہنچے ناگاہ دیکھا کہ ایک شتر سوار کمان پر دست  
 اور سلاخ جانب کوفہ سے چلا آتا ہو فوقفوا جمیعاً فلما انقہ الیہم سار علی الخرم  
 و اصحابہ و کویسار علی الحسینؑ و دفع الی الخرم کما با من ابن زبایہ  
 پس اس شتر سوار کو آتے دیکھا سب ٹھہر گئے جب وہ رو ہوا اس بیچانے حرم  
 اور لشکر حرم پر سلام کیا اور فرزند رسول الثقلین جناب امام حسینؑ علیہ السلام کو سلام  
 کیا اور حرم کو نامہ ابن زیاد حوالہ کیا آہ مؤمنین مقام حسرت و افسوس یہ کہ اس  
 شتر سوار نے حرم کو سلام کیا اور فرزند رسول کو سلام کیا یہ انقلاب دیکھیے کہ ذریعہ  
 رسول خداؐ سے ایسا زمانہ منحرف ہو گیا تھا کہ اشیائے کوفہ سلام بھی دیکرتے تھے





نفر مائی اور چاہا کہ آگے بڑھیں اور مرکب کو مہینہ کیا لیکن اس نے ایک قدم بھی آگے  
 نہ بڑھایا جب حضرت نے دیکھا کہ کسی طرح گھوڑا قدم آگے نہیں رکھتا اور وقت  
 فرمایا کہ اے دوستو اس بیابان و صحرا کا کیا نام ہو انھوں نے عرض کیا کہ یا ربی اس  
 زمین کو کربا کہتے ہیں جسے ہی نام کر لیا گیا فرمایا کہ شے ہمارے ہمیں بپا کر دو کہ سفر  
 ہمارا تمہارے ہوا اب قریب ہے کہ ہم مصائب سے انتہا میں مبتلا ہوں اور ہی متحمل  
 اور مدفن ہمارا ہی وہ ہے **فَعِنْدَ مَنْ تَتَفَسَّحُ الْعَيْنُ عَدَا وَبَكَاؤُ**  
**مَتَدِيدًا وَقَالَ هِيَ وَاللَّهِ اَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاؤٍ** اور تھپتھپانے پر یہ قول  
 کہ بعد اس کے حضرت نے ایک ہمدرد کھینچی اور بشارت روئے اور فرمایا کہ قسم بخدا  
 جو وہاں یہ زمین جاسے کرب و بلا ہی نہ ہو **قَالَ قَفْرًا وَلَا تَرْجُو فَضْلَنَا وَاللَّهِ مَدَا**  
**رِكَا بِنَا وَهَضُنَا وَاللَّهِ مَسْفِكٌ وَمَا بِنَا وَهَضُنَا وَاللَّهِ نَسْبِي حَرَمِنَا** بعد اس کے  
 فرمایا اے ہمیں توقف کرو اور آگے نہ بڑھو قسم بخدا کہ یہی مقام ہمارے اترنے کا ہے اور یہ  
 وہ جگہ ہے کہ جہاں فوت ہمارا ہوا جائیگا اور اسی جگہ اہل حرم ہمارے اسیر و مقید  
 کیے جائیں گے **وَهَضُنَا وَاللَّهِ مَحَلٌّ تَبُورًا وَهَضُنَا وَاللَّهِ حَشْرًا وَهَضُنَا**  
**وَعَدَ نِي جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ وَكَخَلَفَ لِقَوْلِهِ ثُمَّ نَزَلَ عَنْ فَرَسِهِ** اور ہم  
 بخدا یہی مقام ہماری قبروں کا ہے اور ہمیں سے ہم روز قیامت محشور ہونگے اور  
 اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور اسی مقام کا وعدہ کیا تھا مجھ سے میرے جد امجد  
 جناب رسول خدا نے اور ان حضرت کا فرمایا کبھی غلات نہیں ہوتا بعد اس کے  
 امام حسین علیہ السلام گھوڑے سے اترے **فَضَرَبَ اَبْدِيَّتَهُ وَانْزَلَ نِسَاءً كَا**  
**وَحَرِيَّتَهُ قَالَ اَبُو عَنُفٍ اِنَّهُ لَمَّا نَزَلَ عَلَيَّ اَرْحَنَ كَوْنًا وَرَدَّ عَلَيْهِ كِتَابَ**

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ پس حضرت نے وہیں خیمے پائے اور اپنے اہل حرم اتر وایا  
 چنانچہ ابو مخنف نے یوں روایت کی ہے کہ جب حضرت وارد زمین کرنا ہوا  
 اس وقت ایک نامہ بن زید کا حضرت کے پاس پہنچا فقضتہ وقراکہ واذ  
 فیہ اما بعد یا بن رسول اللہ ان یزید قد ارسل الی ان لا تتبع  
 بافطیر ولا نوستک بالوثاق حتی الحقت باللطیف الخبیر او ترجع  
 الی حکمک و حکم الامیر پس حضرت نے اس نامہ کو لکھ کر پھاڑا زمین پر لکھا تھا  
 کہ یا بن رسول اللہ مجھے علم یزید کا کہ شام کا پہنچا ہوا کہ میں میرے بولرمان باریک  
 و تازہ نہ لکھاؤت اور باطلیمان زیر سر تکیہ لکھ کر ستر زم پر نہ سوؤں جتنا کہ  
 اے کو قتل نہ کر موت یا یہ کہ آپ تابع اور محکوم ہوں میرے اور یزید کے فرقہ  
 الحسین و ائمہ کے لئے لڑیں پس جب حضرت صفحہ ان نامہ پر مطلع ہوئے  
 اس کا تھکا کو بارہ بار و سر کے زمین پر پھینکا اور کچھ جواب اس نامہ پر کو نہ دیا بلکہ  
 اسے جواب کے لیے غرض کیا حضرت نے فرمایا کہ جواب اسکا مجھ بابت پاس  
 نہیں الا نعمة الله علی القوم الظالمین

جواب چارویں

فی المناقب غیری انہ قرآن الحسین علیہ السلام فی یوم الجمیس و  
 یوم الاربعاء بکربلاء ذلالت فی یوم الاثنين یوم الحزم سنہ ۶۰  
 و ستین من الهجرة مناقب یہ حدیث بتوں ہے کہ جناب امام حسین  
 علیہ السلام بروز پنجشنبہ یار و زہار شہید ہوئے پھر اسے لایا ہوا ہے اور وہ وہ  
 تاریخ ماہ حرم سنہ ۶۰ ہجری کی تھی و زوی لیخنا لبھائی رحمہ اللہ



اَنَّ الْحَسَيْنَ لَمَّا نَزَلَ اَرْضَ كُرْبَلَا اَمَرَ بِاَحْضَارِ اَهْلِ الْقُرْبَى اَهْلِ نَيْبُو  
 اَوْ شَيْخِ نَبِیِّ الدِّینِ عَمَّالِی عَمِیهِ الرَّحْمَہُ لَمْ تَشَاوُلْ مِنْ رِوَایَتِی کِی ہر کہ جب مندرجہ  
 رسول الثقلین جناب امام حسین علیہ السلام وارد زمین کر بالا ہوئے اسی وقت  
 اہل قرمی نبوی کو کہ زمیندار اور مالک اس زمین کے تھے اپنی حضور میں  
 طلب فرمایا فقال لہم اِنِّی اُرِیدُ اَنْ اُقِیْمَ فِیْ اَرْضِکُمْ ہٰذِہٖ وَاُحِبُّ  
 اَنْ اَجْعَلَہَا مَسْکِنَی فَاِنْ بُعِثْتُ ہَا عَلَیَّ کَانَ ذٰلِکَ لِیْ رِضًا جَبِ زَمِیْنًا  
 کر بالا حاضر ہوئے تو حضرت نے اُنسے ارشاد فرمایا کہ مجھے تمہیں اسے طلب کیا ہے  
 کہ تمہیں آب و ہوا اس سرزمین کی بہت پسند آئی اور ہم چاہتے ہیں کہ اگر تم اس  
 زمین کو ہمارے ہاتھ بیچ کر دو تو ہم اس بیل کو آباد کریں اور مسکن اپنا اردو زمین  
 اور یہ امر باعث ہماری توشنودمی و رضا سندی کا ہے فقالوا لَہٗ یَا بِنَّ رَسُولِ اللّٰہِ  
 قَدْ سَمِعْنَا مِنْ اَبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ اَنْ اَدَمَ وَنُوْحًا وَاِبْرٰہِیْمَ وَعَلِیْہُمْ  
 مِنَ النَّبِیَّیْنِ وَالْوَصِیَّیْنِ کَوْنُہُمْ اَحَدٌ مِنْہُمْ عَلَیْ ہٰذِہٖ الْاَرْضِ الْاَقْلَہٗ  
 صَابِغَہٗ بِلَیْئَہٗ عَظِیْمَہٗ وَصَصِیْبَہٗ فِجْنَہٗ جَبِ و ہ زَمِیْنًا وَصَدَاقًا مَسْتُ  
 سید ابراہیم پر مطلع ہوئے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ خدا ہوں ہم آپ پر آپ خود  
 ایک و مختار ہیں ہمارے اور اس زمین کے لیکن جو امر کہ حضرت کے لیے مناسب  
 اُسے حرج کرنا حضور میں ہمارے زعم ناقص میں ضرور ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے  
 آبا و اجداد سے سنتے آئے ہیں کہ جب حضرت آدم و نوح اور حضرت ابراہیم  
 اور جو کوئی انبیاء و اوصیائے ساعت سے اس زمین پر وارد ہوا ہے وہ ضرور  
 مصیبت و بلائے عظیم میں مبتلا ہوا ہے فَاِیَاکَ اَنْ تَسْکُنَ فِیْہَا فَقَالَ الْحَسِیْنُ

کیونکہ جو فائدہ خدا جبری بہ قلم القضاہ میں یوم خلقت السموات والارض  
 پس ای فرزند رسول خدا آپ ایسی زمین پر قصد سکونت رکھتے ہیں خدا نخواستہ  
 ایسا نہ ہو کہ آپ کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں پس یہاں تشریف رکھنا حسنت کا برگز  
 شتا ہے زمین پر اور ہم غلامان کو نہایت شاق ہو جب حضرت نے یہ کلام فرمایا  
 و غافریہ سے سنا فرمایا کہ تم نے بمقتضائے محبت و دینداری کے جو امر کہ مناسب تھا  
 وہ کیا لیکن میں حکم پروردگار سے ناچار ہوں اس لیے کہ جس روز سے حق سبحانہ تم نے  
 زمین و آسمانوں کو خلق کیا تو اسی روز سے اس صحرا پر بلا کو مسکن ہمارا قرار  
 دیا ہے پس مجھے کچھ چارہ نہیں ہے سوا اسکے کہ میں اسی جنگل میں مقیم ہوں اور اس  
 زمین کو آباد کروں فاشترتے ہیں السواحی الی فیہا البرکۃ و الشفاء  
 الی اربعۃ امثال یسیتین الف درہم فیہا قبر سید الانس و الجن  
 و قبر صاحبہ الان غرض کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے برعنا و رغبت  
 زمیندارانِ نیاب انجام کے چار میل تک وہ زمین کہ مملو ہو برکت و شفا سے  
 ساتھ تیار رہے کونریذ کی جہان قبر مقدس ان حضرت کی اور قبر شہداء کے  
 تک اتنی جگہ موجود ہیں نہ تصدق پہا علیہم بشرطین احدا ہما  
 ن لا یزادوا علیہما قط و نایہما ان یرشدوا الی قبرہ من یحیی عن  
 شیعہ بہ زیادۃ و یضیفوا کلماتہ ایاہ و ربہ عطا فرمانے قیمت کے  
 اس زمین کو بطور تصدق انھیں زمینداروں کو عطا فرمایا اور انھیں یہ کیا  
 راستہ دیا کہ وہ اس جگہ دو شرطوں کے ذریعہ ان سب سے کہ پہلی شرط یہ ہے  
 کہ میں پہرے پر اس زمین میں میری تبرائے اصحاب و اقربا کی قبریں بنائی جائیں



تو تم کبھی اُس جاہ پر زراعت نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ نشان قبر و ن کے مرث جائیں اور  
 دوسری شرط یہ ہو کہ اگر کوئی شخص ہمارے شیعین سے ہماری قبور کی زیارت کو  
 آئے تو تم اُس زائر کو نشان ہماری قبر و ن کا بتا دینا اور میرے زائر مسافر کو  
 تین شبہ روز رحمان اپنا کرنا تاکہ اُس کو رحمت و کفایت سفر سے آرام و راحت  
 ملے اور اُسے کسی طرح کی تکلیف نہ ہو **فَرَضُوا لِيْهِمَا وَرَجَعُوا اِلَى مَنَازِلِهِمْ وَكَانَ**  
**ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنْ الْحَزَنِ** پس وہ سب دیندار اقرہ شرائط مذکورہ کا  
 کر کے اپنے گھروں کی طرف رخصت ہو گئے راوی کہتا ہے کہ یہ سب امور زید  
 زمین وغیرہ کے دوسری تاریخ ماہ محرم کو اہل نبیوں سے پہلے ہوتے ہیں کہ  
 حضرت عثمان و وار و ہوسے بآئی **وَإِنِّي هَذَا الْيَوْمَ مَدَائِكُ بَعْدَ ذَلِكَ**  
**حَيَاتِيْهَا الْكَسْبَةُ** آیا میرا آہ مؤمنین فدا ہوں تم اور مان یا پ ہمارے  
 اُس ابا و مظلوم پر کہ جو بعد خریدنے صحرائے پر ہوا میں گریہ کرتے ہوگی سات روز  
 زندہ رہے وہ بھی اس مصیبت میں کہ ہر طرف سے اشقیائے کو فہ و شام نے  
 اُس فرزند خیر الانام کو محاصرہ کیا تھا اور کئی روز تک پانی اور راہ چارہ  
 و تدبیر کی نذر ہی اور اطفال خرد سال شدت تشنگی سے شور و عطش العطر  
 کرتے تھے **حَتَّى قَضَى نَجْبَهُ عَطْشَانًا وَذَجَّ ظَنَانًا وَنَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ**  
**اَلَا قَتِلَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَا وَسَمِعَ نِدَاءَهُ اَهْلُ نَيْنَوَى رَمَوْا عَمَاهُمُ وَلَطَمُوا**  
**حَدُّوْهُمُ وَشَقُّوْهُمُ** پھر جب دسویں تاریخ ماہ محرم کی آئی اور  
 بعشماوت اقربا و انصار کے وہ حضرت مثل گو فند قربانی شدت تشنگی میں  
 شہید ہوئے اور بتا دیئے آسمان سے ندادی کہ آگاہ ہوا ہی اہل آسمان فرشتے

کہ امام حسین فرزند رسول انبیاء آئندہ لب اس وقت زمین کر بلا پر شہید ہو گا اور وہ بکس و مظلوم پس گردن سے ذبح کیے گئے سنتے ہی اس آواز کے ان دینداروں نے عمامے اپنے سروں سے زمین پر پھینک دیے اور گریبات اپنے پاؤں کے اوٹھرائے پینے لگے و یقولون یا بن رسول اللہ لسنّا نظنّ أنّک کاشتریت رخصنا ہذا ہ بصرعاً و منہدک یا لیتنا کذا قتیلنا بین یدیک پس وہ سادہ و تمند ماتم جناب سید الشہداء امین بیاب ہو کر روتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ امی فرزند رسول خدا ای دہند علی مرتضیٰ امین یہ نہ معلوم تھا کہ حضرت اس زمین کو باین شرائط و اہتمام اس لیے خرید کرتے ہیں کہ اس جگہ غربت و بکسیت شہید ہوں اور کل سات ہی روز زندہ رہینگے کاش ہم جو من ایک جان بنی حضرت پر سے فدا و نثار کرتے اور عادت شہادت سے فائز ہوتے اور یہ کہ ایک موقوف ہوئے کی زینت ہے فی حرق القلوب وغیرہ قلنا انما نرجو ان یسکد بن سعد الی لکوفہ عمداً هل انقرض من بنی اسد مع نسو انھیوا الباکیات نائحات و اقبلوا الی المقتل فصاوا علیہ الامام اعطی انہ و دفنوکہ بالاعنیل بعد ثلثۃ ايام حیث قبرہ الا ان جباۃ محرق غلوا و مقتل وغیرہ میں منقول ہے کہ جب کیا یسویں تاریخ ماہ محرم کو انکار عمداً بعد فراغت دفن کشتہ اسے نجس اپنے کے بطرف کہ وہ کہتی کر لیا اس وقت مردان بنی اسد گریبان و مالان اور پیچھے ان کے عورات اسدیر با حال پریشان ہوا کرتی روتی ہوئیں لاش اقدس مظلوم کر بلا پر پھینچیں پس ان دینداروں نے اعضا سے پارہ پارہ امام حسین علیہ السلام کو جمع کر کے اس لاش بسیر پر نماز



پر بھی اور قبرِ نعلین میں کہ وہ سابق سے تیار تھی اور اس پر ایک لوح رکھی تھی اور اس پر  
یہ لکھا ہوا تھا ہذا آقبر حسین بن علی علیہما السلام یہ قبر حسین بن علی بن  
بطالب علیہما السلام کی ہے اس میں دفن کروایا اور اب تک نشان قبرِ نعلین کا اسی  
جگہ موجود ہے وحقق و الحقیق الشہداء من انصارہ واقربائہ حفرة عمیقة  
قد فتوا ابنہا اجمعین وسووا علیہم التراب اور بعد اسکے ان سواؤں  
ت ایک کٹر ساعیت کھود کر لاشہ اسے اتوان وانصار کو ان حضرت کے اسی  
گرتے میں ایک جگہ دفن کروایا اور سٹی ڈال کر برابر زمین کے کروایا جسے اب  
کنج شہادت کہتے ہیں اسی میں شاہزادہ قاسم و حیدر اللہ وغیرہ بنی ہاشم بھی دفن  
ہیں وقد فتوا ابنہ علیہما السلام رجلیہ وقد فتوا اخاہ عباس بن علی  
علیہ السلام فی موضع قیل علی طریق الغاصریۃ اور بعد اسکے  
لاش اقدس بناب علی اکبر شہید پنج پیر پائین پائے پر بزرگوار امام حسین کے  
دفن کیا اور لاش اقدس بناب عباس بن علی علیہما السلام کو راہ غاصریہ پر  
اسی جگہ وہ عل ارشک فرزند حیدر کرار شہید ہوئے تھے دفن کیا الا لعنة اللہ  
عک القوم الظالمین

### جلسہ با نزوہم

فی بخار عن الصادق علیہ السلام من بکے علی الحسنین او بکے  
او بکے وجبت له الجنة یسار الانوار میں جناب صادق علیہ السلام  
منقول ہے کہ فرمایا ان حضرت نے کہ جو مومن روت مصیبت پر میرے چہرے پر  
امام حسین علیہ السلام کی یا کسی کو رلائے یا اپنے تئیں بتکلف رلائے بہشت میں

واجب ہر کل عین بایکہ یوم القیامۃ الاعیان بکت علیٰ الحسینؑ و انھا  
صاحکہ مستبشرۃ بنعید الجنتہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے  
کہ روز قیامت وہ روز بولناک ہوگا کہ ہول سے اُس روز کے تمام اہل مشر  
خالف و ترسان اور ہر آنکہ گریان ہوں لیکن جو چشم دار و نیامین رونی ہوگی  
مصائب پر جناب امام حسینؑ کے تو صاحب اُس چشم کا خوشخبری دیا جائیگا  
تمام بہشت کے پس حضرات تصور کیجیے مصائب اُس مظلوم کے کہ جو کر بلا  
ورمیان اعدائے گمراہ تھے اور اشیائے کوفہ و شام واسطے قتل اُس فرزند  
نیرالام کے چلے آئے تھے فی مقتل لب محنت و غیرہ اِنَّہ لما بلغ ابن زیاد  
اقبال الحسین الی الکوفۃ نادى یا معشر العرب من منکر یا تینے  
براس الحسین فکھ الجایزۃ العظمیٰ چنانچہ مقتل ابو مخنف و غیرہ میں سنوا  
کہ جب ابن زیاد بدنا د کو توجہ فرمانا امام حسینؑ کا طرف کوفہ کے معلوم ہوا تو  
اُس شقی نے سرداران شکر شقاوت اثر کو جمع کر کے اُسے کہا کہ اسی کو وہ عرب  
تم سیکو لازم ہے کہ شمت و جاہ و دیوی کو حاصل کر و پس کون تم میں ایسا  
جری و بہادر ہے کہ جو سر امام حسینؑ فرزند رسول الثقلین کا کاٹ کر میرے ہا  
ٹے آئے اور بعض اس کا راہم کے سرکار زید سے شوق انعام عظیم کا ہو فلک  
یحبہ احادیث میں اِنَّہ من فنادی ثانیاً من یا تینے براس الحسین فکھ  
ما تینے من ملک الیٰہ عیشین سنۃ پس یہ سکر سب افسران فوج  
ساکت رہے اور کسی نے جواب اُس بیجا کو نہ دیا پس اُس ملعون نے پھر  
طرف جمع اشیائے خطاب کر کے آواز دی کہ کون تم میں خواہان حکومت



و طالب ریاست ہو کہ سر امام حسین کا تن سے جدا کرے اور عوض اُسکے بیس برس تک  
 مملکت ہی بر قابض رہے فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعْنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَهُ أَنَا  
 هَذَا الْآمِرُ يَا امِيرُ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ أَنْتَ لَا غَيْرُكَ وَلَيْسَ هَذَا إِسْوَالِي  
 پس یہ سن کر عمر سعد بیتاب ہو کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ امیر وہ شقی بوجہ اسن اس  
 امر کو سر انجام دینگا پس ابن زیاد ملعون سرور ہوا اور اس سے کہا کہ امیر ابن سعد  
 تو ہی اس کام کے لائق ہی اور سوا تیرے کسی سے تعمیل اس حکم کی ممکن نہیں ہی  
 فَقَالَ امْضِ سَرِيْعًا وَخُذْ بِكَظْمِهِ وَكَامُحِلُهُ سَاعَةً وَاحِدَةً وَامْنَعَهُ  
 الْمَاءَ وَانْزِلْهُ بِالْعَرَاءِ عَلَى غَيْرِ الْمَاءِ وَأُتِنِي بِرَأْسِهِ وَأَمْرًا عَلَى سِتَّةِ  
 أَلْفٍ فَارِسٍ پس امیر ابن سعد تجھے لازم ہو کہ ابھی جاہد روانہ ہمت کر رہا ہو اور  
 جس جگہ کہ وہ حضرت تجھے ملجائیں اُس جگہ گرفتار کر لینا اور ایک ساعت کی  
 مہلت نہ دینا اور انہر اور انکے اصحاب و رفقا پر پانی بند کر دینا اور ایسی جگہ  
 کہ وہ جگہ بے آب و گیاہ ہو و مان اُٹھیں اُتر وانا اور سب طرح تجھ سے ممکن ہو  
 اُنھیں قتل کر کے سر اُنکا میرے پاس لے آنا کہ یہ سب امور باعث رضا مندی  
 و خوشنودی میرے اور نیرید امیر شام کے ہیں اور اُس وقت اُس ملعون نے  
 اُس شقی کو چھ ہزار سوار پر حاکم کیا بعد اُسکے عمر سعد نے ایک مہینے کی مہلت پانی  
 ابن زیاد نے انکار کیا پھر دس دن کی مہلت طلب کی ابن زیاد یسین نے کہا کہ  
 اب زمانہ اتنی مہلت کا بھی باقی نہیں ہو فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَعْدٍ لَمُصْلَفِي هَذِهِ  
 اللَّيْلَةِ قَالَ امْهَلْتُنَا فَانْصَرَفَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ إِلَى مَازِلِهِ أَخَذَ بِأَعْمَرِ بْنِ  
 کما کہ مجھے مہلت آج کی شب کی شام کو روانہ کر رہا ہو گا اور جو کچھ نہ کر سکا رہی سب طرح

سچا پانچواں اس ملعون نے اُسے ہمارے ایک شب کی وہی چنانچہ عمر سعد بھی رحمت  
 ہو کر اپنے گھر میں آیا وَاَقْبَلَ اِلَى رَجُلٍ كَانَ عِنْدَهُ يُقَالُ لَهُ كَامِلٌ وَهُوَ مِنْ شَيْبَةَ  
 امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَكَانَ كَأَنَّهُ ذَا عَقْلٍ وَفَقِيهِ وَدِينٍ وَاسْتَشَارَ سِنَهُ فِيهِ  
 پس عمر سعد نے اپنے گھر پہنچا ایک شخص کے نام کامل تھا اور شیعہ بن جناب  
 امیر المؤمنین علیہ السلام سے مشورہ کرتے اور مانند اپنے نام کے کامل العقل و صاحب فہم  
 اور دیندار تھے تمام قصہ اپنا نقل کیا اور اس امر میں مشورہ اسے طالب کیا  
 فَذَكَ لَهُ وَكَانَ يَأْتِي سَعْدًا تَخْرُجُ بِنَفْسِكَ إِلَى حَرْبِ الْحُسَيْنِ وَأَبُوكَ  
 سَادِسُ الْإِسْلَامِ فَمَا أَقْنَى قَلْبُكَ وَأَعْظَمَ ذَنْبُكَ پس کامل نے کہا اے  
 عمر سعد اسے ہوجھیر کیا قیامت ہو کہ تو آمادہ و مستعد ہوا ہی قتل پر امام حسین  
 فرزند رسول اللہ کے حالانکہ باپ تیرا سادس الاسلام مشورہ ہی جتنے جولوگ  
 کہہ والے ایمان پر حدائیت خدا اور برسات جناب رسول خدا لائے چھٹا انہیں کا  
 باپ تیرا سعد ہی پس اے عمر سعد بڑا قسّی القلب و بیرحم ہی تو کہ ایسے گناہ عظیم پر  
 مستعد و آمادہ ہوا ہی اَتَعْلَمُ إِلَى مَنْ تَخْرُجُ وَبِمَنْ تُقَاتِلُ وَاللّٰهُ لَوْ أُعْطِيَ  
 الذُّنُوبُ مَا فِيهَا غَلَّةٌ قَتَلَ رَجُلٌ مِّثْلَ مَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَكَيْفَ أَبْرَأْتَ  
 وَرَسُولَ اللَّهِ أَيَا جَانِبًا هُوَ تَوَدُّهُ كَوْنُ شَخْصٍ هُوَ كَيْفَ قَتَلَ كَيْفَ تَوَجَّاهُ هُوَ وَكَانَ  
 جناب و پیکار پر مستعد و آمادہ ہوا قسم بخدا اگر مجھے یقین اسکا ہو کہ تمام دنیا و مافیہا  
 بسبب قتل کرنے ایک مسلمان کے مجھے ملے تو بھی مجھ سے یہ نہ کہ میں اس مسلم  
 بگناہ کو قتل کروں نہ یہ کہ معاذا اللہ واسطے طمع قلیل زحارف و نبوی کے  
 نواسے کو رسول خدا کے قتل کروں وَمَا عَاكَ أَنْ تَقُولَ إِذَا أُوْدِدْتَ



لَحْشَرُ وَوَقِفْتُ يَدَيَّ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَقَدْ قَتَلْتَ قَسَّةَ عَيْنِهِ وَتَمَرَّةَ  
 فُؤَادِهِ وَهَتَكْتَ حَنَنَهُ اُورام بن سعد کیا جواب دیا تو پروردگار قیامت  
 جناب خیر البشر کو جبکہ تو کشتان کشتان سامنے اُن حضرت کے کھڑا کیا جیسے  
 اور سوال کیا جیسے نتیجہ سے کہ اے ملعون کیوں ناحق قتل کیا تو نے بارہ ہجر جناب  
 رسول خدا کو و رکھا غضب کیا تو نے کہ درپے تک حرمت اہل حرم اُس جناب  
 ہوا فَسَكْتَ وَلَمْ يَنْتَهِنِ اِلَى قَوْلِهِ فَلَمَّا احْجَمَ اَنَاهُ اَوْلَادُ الْمُهَاجِرِ وَالْانْصَارِ  
 وَقَالُوا لَهُ يَا بَنَ سَعْدٍ اعْرِضْ عَنْ حَرْبِ الْحُسَيْنِ پس یہ وعظ و نصیحت  
 اُس مرد و نیدار سے سنکر وہ جیسا سکتا ہو گیا اور مطلق اتفاقات طوف کلام  
 اُس نیک انجام کے نہ کی حجب یہ خبر ابن زیاد کو پہونچی اُس نے کابل ہونے پر کہا  
 اور زبان اُس و نیدار کی قطع کرانی پس اُسی روز وہ سعادتمند راہی بنست  
 ہوا جبکہ صبح ہوئی سب اولاد و ہاجرین و انصار اُس بدکردار کے پاس جمع  
 ہوئے اور کہا کہ اے عمر سعد آیا قصد تیرا مصمم ہے کہ تو فرزند رسول اللہ جناب  
 امام حسین سے جنگ کرے اور جابر گوشہ فاطمہ زہرا اور نو نظری مہر حق کو قتل  
 کرے فقال لهم لا افعل وبقي مصفك اذ في حبيب الحسين ولا اوارث  
 فاختر ملكا الذي وسعهم يقتل الحسين و ترخص من ابن زياد و رجع  
 مع عسكره الى كربلاء پس اُس ملعون کا ذیبت نے اُن سب سے کہا کہ ہرگز  
 میں مرتکب ایسے امر عظیم کا نہ ہوں گا یہ کہ اگر انکو خضعت کیا اور خود اس امر میں  
 و ترو دریا کہ آیا بین قتل حسین بن علی کو اختیار کروں یا حکومت ملک رومی  
 حاصل کروں پس بعد تامل و فکر کے اُس ملعون نے ترجیح دی حکومت مملکت

کہی کو اور متعدد قتل امام حسین پر اور بن زیاد ملعون سے خفیت لیکر مع لشکر تفاوت اثر  
 راہی کر بلا ہوا اور یہ اول لشکر و نام تھا کہ جو کوفہ سے واسطے قتل امام حسین علیہ السلام  
 کر بلا میں ہو چکا تھا ان ابن زیاد لعنہ اللہ عنہ عقد رايہ محمد بن الاشعث لعنہ  
 اللہ و تحتہا اربعۃ الکاف فارس و جہنم الی ابن سعد لعنہ اللہ اور  
 بعد روانہ کرنے عمر سعد کے بن زیاد ملعون نے دوسرا علم تفاوت شیم با کیا اور  
 چار ہزار سوار تا بکار نیچے اس علم کے جمع کیے اور حاکم ان سب کا محمد بن اشعث شقی  
 کر کے عمر سعد ملعون کے پاس روانہ کیا تھا عقد رايہ نالۃ لثیت بن ربیع  
 لعنہ اللہ و ضمیر الیہ اربعۃ الکاف فارس و آتی الحصین ابن مہر الجیم  
 من القادسیۃ اربعۃ الکاف فارس بعد اسکے ابن زیاد نے علم ثالث بنام  
 شیت ابن کے قرار دیکر بار ہزار سوار ہمراہ اسکے کر کے روانہ کر بلا کیا اور حسین بن  
 تیم شیطان جیم مع چار ہزار سوار کے قادیسیہ سے کر بلا میں داخل ہوا و عقد ابن  
 زیاد لعنہ اللہ رايہ اُخریٰ لثیتان بن النخعی و ضمیر الیہ اربعۃ  
 الکاف فارس بعد اسکے ابن زیاد ملعون نے ایک اور علم بنام سنان بن النعمان  
 قرار دیا اور اسکے ہمراہ بھی چار ہزار سوار رک روانہ کر بلا کیا آہ یہ وہ ملعون ہے کہ نے  
 ہمشکل پیغمبر جناب علی اکبر کے سہنہ بربر بھی لگائی ہے قال الراوی و لکر نزول لعاکر  
 تنوا زحمتک سبعین ألف فارس و هو الیوم السابغ من محرم  
 راوی کہنا ہے کہ شاعر اعدا کوفہ سے باین کثرت چلا آتا تھا کہ ساتویں تاریخ ماہ  
 محرم تک ستر ہزار سوار ستم شمار واسطے قتل فرزند حیدر کرار کے کر بلا میں جن ہو  
 و ان ابن زیاد اللعین یُرسل الفارس و الاربعۃ و العشرة حقتہ ملکوا



تِلْكَ الْمَيَادِينُ مِنَ الْعُسْكَ وَصَبَّارُ كَثْرَتِهِمْ كَسَوَادِ اللَّيْلِ مِنَ الرَّجَالِ وَالْخَيْلِ  
 بعد اسکے ابن زیا و ملعون نے ساساہ بندی رسالوں کی موقوف کر کے بسبب کمال  
 توبہ و اہتمام طرف قتل امام حسین کے متفرق ہر پاوہ و سوار کو خواہ چار ہون  
 یا دس واسطے کماک ابن سعد پر کردار کے روانہ کرنا شروع کیا یا تاک کہ نثر  
 لشکر کفار سے تمام صحرائے کربلا اس قدر مملو ہو گیا کہ جہاں تاک نگاہ کام کرتی تھی فوج  
 کوفہ و شام سے سیاہی مانند شب تاریک کے نظر آتی تھی آہ آہ جب وہ انتہا  
 قریب حضرت کے نیمہ گاہ کے پہنچتے تھے تو کمال عداوت اپنے گھوڑوں کو تیر  
 اور شدت دوڑاتے تھے اور اسکے بعد مد سے اطفال خردسال دہل جاتے تھے  
 پس بار بعض روایات کے حسب ابن سعد کے پاس اس قدر لشکر جمع ہوا تو اس  
 شقی نے اسی روز سے بانی فرزند ساقی کو ترا اور اسکے اصحاب و اقربا پر بند کر دیا وہ  
 اطفال خردسال شدت تشنگی سے فریاد العطش العطش کرتے تھے لہذا حرق القلوب  
 وغیرہ میں یوں منقول ہے کہ دوسری محرم سے چہنی تاریخ تک تیس ہزار اور تیس ہزار دوسری  
 روایت کے لاکھ اشہار اہل کوفہ و شام واسطے قتل فرزند خیر الانام کے کربلا میں جمع  
 ہوئے اور سامنے خیام مظلوم کربلا کے اُترے اور عمر بن سعد بعین نے عمر بن حجاج  
 شقی کو مع چار ہزار تیر اندازوں کے نہر فرات پر مقرر و معین کیا کہ امام حسین  
 علیہ السلام اور اصحاب اُن حضرت کو بانی لیجانے سے منع کرے حالانکہ وہ جناب  
 خلق اللہ کو راہ خدا میں ہدایت فرماتے تھے جیسا کہ زیارت اربعین کے ان فقرات سے  
 بھی ظاہر ہے وَبَدَّلَ مُحِبَّتَكَ فِيكَ لَيْسَتْ نَقْدًا عِبَادًا مِنْ الْجَهَالَةِ وَحَالِيَةً  
 الصَّلَاةَ بَارِئًا لِمَا سَلَّمَ مِيرَاجُ نَجَا اور حمت اپنی نازل کر اس فرزند رسول پر کہ

جسے تیری راہِ رضا میں قتل و فوج ہوتا اختیار کیا تا تیرے بیرون کو جہالت اور  
حیرت ضلالت سے بچائیں فَاَهْدِكُمْ فَهِيَ كَصَابِرٍ رَاٰ حَتْسَبًا حَتَّىٰ سَفَاكَ  
فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتَبِيحَ حَرْبُهُ پس سجد و کوشش تیری راہ میں اُٹھو و عطر  
و نصیحت کی درآں خالیکہ و درجناب صابر و شاکر تھے یہاں تک کہ خون اُڑکا تیری راہ  
طاعت میں بہا یا گیا اور اہل حرم کے لوٹے گئے اور اسیر و مقید کر کے پھر اسے گئے  
جتنا بچہ محبت خدا فرماتے ہیں وَ سَبِيْ اَهْلِكَ كَالْعَبِيدِ وَ صُقُودٌ وَاِنِ الْحَدِيدُ  
اِذَا بَلَغَ مَقْلُومِ اَهْلِ بَيْتِ اَبِيْ شَلٍّ غَلَامٌ وَ كَثَرُوْنَ كَمَا اَسِيرٌ مَّقِيْدٌ كَيْفَ كُنْتُ اَبْرَ شَجَرٍ  
اَتَهْنِيْ مِنْ جَارٍ وِيْنِيْ كُنْتُ اَيْدِيْ هُمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ اِهْلًا تَحْتَهُ اَنْ بَيَا مَهْوَنٍ  
اَعْدَانِيْ كَرُوْنُوْنَ سَيَسْتَحْلِمُ بَانَدُصْتُمْ يَطَاوُفُ بِهِنَّ هَذِهِ الْمَدَنُ لَنْ فِي الْاَسْوَقِ  
اور باین مذلت بازاروں میں پھراتے تھے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْمُتَكَبِّرِ  
الظَّالِمِيْنَ ۝

### محبت شانزدہم

فِي الْبَحَارِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ ثَوَابٌ لِي النَّامِعَاتِ  
بحار الانوار میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اے حضرت  
کہ ہر عمل خیر کے لیے حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک حدِ ثواب معین و مقرر فرمائی ہے  
مگر گریہ و زاری کرنا ہم اہل بیت رسالت کی نصیبت ہے اس کے ثواب کے لیے  
کوئی حد مقرر نہیں ہے یعنی بی حد و حساب حق سبحانہ تعالیٰ نے ثواب گریہ کنندگان  
اور رسول خدا کے لیے مقرر فرمایا ہے پس حضرات گریہ و بکا کیجیے اس مظلوم کو  
کہ جو ہزاروں اعدائین گھر گئے تھے اور راہِ چارہ و تدبیر بند ہو گئی تھی جتنا بچہ



مقتول وغیرہ میں منقول ہو کہ جب افسران لشکر کو قہ و شام مع افواج کفار بدرجہ  
 حکم ابان زیا و لعین وار و زمین کر بلا ہوئے اور وہ صحرا سے پر بلا کثرت اشقیاء  
 سترہ مملو ہو گیا تھا کہ جہانگاہ کا مہم کرتی تھی سیاہی اشکاراثر مانند سیاہی  
 شب است آن تن فی الارض شاد و لھا رائے فلما کان من الغد قتال  
 عمر بن عبد مناف بن افسان الا خمس انت الحسین علیہ السلام  
 لہ ما الذی جاء باث و ما اذ انزید ارشاد و اوجار الا لوارہ غیرہ  
 منقول ہو کہ جب صبح ہوئی کہ غالباً وہ آنحضرت تاریخ حرم کی تھی عمر سعد لعین نے  
 عمر بن قیس افس سے کہا کہ تو خدمت بابرکت امام حسین علیہ السلام میں جا کر  
 و رایت ار کہ کیا سبب ہوا آپ اسطرح انکا اور کیا قصد و ارادہ ہو و کان  
 سعد و ابن قیس من کتب ان الحسین علیہ السلام فلا تتعجب منه ان یاتیک  
 و غیر من ذلک علی رؤساء الذین کاتبوا فکھروابی ذلک و کس ہا  
 و عمرو بن قیس ان اشخاص سے تھا کہ جنہوں نے عریض لکھا امام حسین کو  
 ہمت بلایا تھا پس عمر سعد یہ پیام سن کر حروہ کو شرم و انگیز ہوئی کہ کس شخص سے  
 خدمت میں حضرت کی حاضر ہو کے پیام عمر سعد کا عرض کرے پس ناچار اُس نے  
 ان رؤساء کو قہ سے بیان کیا کہ جنہوں نے حضرت کی خدمت میں نامے  
 لکھے تھے یہ سن کر انہوں نے بھی اس امر سے انکار کیا اور نابند کیا فقار الیہ  
 کثیر ابن عبد اللہ الشیبی و کان فارسا شجاعا لیرد و جھہ شہ  
 فقال انا اذهب الیہ و اللہ لئن شئت لا یتکون یہ پس یہ سن کر سامع  
 عمر سعد کے کثیر بن عبد اللہ شیبی لعین کھڑا ہوا اور وہ شقی سوار دیر تھا کہ کوئی خبر

و شوار باعث اسلی روگردانی کے نہوتی تھی پس اُس شقی نے عمر سعد سے کہا کہ میں  
 حضرت کے پاس جاتا ہوں اور اگر تیری خوشی ہو تو میں بفریب انکو قتل کروں  
 فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ مَا أُرِيدُ أَنْ تَفْتِكَ بِهِ وَلَكِنْ إِيَّاهُ فَأَمَّا أَنْتَ  
 مَا الَّذِي جَاءَ بِكَ بِسَعْدٍ عَمْرُؤُكَ قَالَ كَمَا كُنْتُ جَائِئًا بِكَ تَوَأَّمُوا لَوْ فَرِجَ  
 قَتْلُكَ لَمْ تَوَأَّمُوا أَنْ حَضَرَ فِي خِدْمَتِ مِینِ حَاضِرٍ مَوْكِرٍ اسْتَفْهَارَكَ رَأْبَ اسْطَرْفِ  
 کیون تشریف لائے ہیں فاقبل کثیر الیک فلتاراه ابو تمامہ الضبی داوی  
 قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّاتُ اللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَدْ جَاءَتْكَ أَثَرُ  
 أَهْلِ الْأَرْضِ وَاجْدَاهُ وَافْتَكَهُ بِسَ كَثِيرٍ شَرِيفٍ حَضَرَ كَ رَوَانَهُ  
 جب ابو تمامہ صیداوی علیہ الرحمہ نے آئے دیکھا تو جناب امام حسین علیہ السلام کی  
 خدمت میں بید دعاے سلامتی کے غرض کی کہ یا بن رسول اللہ آپ کی خدمت میں  
 حاضر ہوتا ہی وہ شخص کہ جو بدترین اور شر ترین مردم ہوا اور یہ بڑا دغا بازی  
 پس حضرت باخبر رہیں وَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ضَعْمُ سَيْفِكَ قَالَ وَلَا كِرَامَةَ  
 إِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَإِنْ سَمِعْتُمْ مِنْهُ أبلغتكم مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَإِنْ أَبَيْتُمْ  
 انْصَرَفْتُ عَنْكُمْ حَبِ اُس شقی نے چاہا کہ داخل خیمہ اقدس ہوا سو وقت  
 ابو تمامہ علیہ الرحمہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگر تیرا قصد حضور می حضرت کا ہی تو ملو اور  
 اپنی رگہ دے اُس شقی نے کہا یہ نہو گا کہ میں سلاح اپنا دون میں تو ایک قاصد  
 ہوں اگر پیام مجھ سے سننا منظور ہے تو اس طرح سے جو پیام ابن سعد نے بھیجا ہی  
 وہ ہو نچاؤں ورنہ اپنے لشکر کی طرف واپس جاؤں قَالَ فَإِنِّي أَخِذْتُ بِكَ  
 سَيْفِيكَ ثُمَّ تَكَلَّمَ حَاجَتَكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا مَشْتَهَ فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنِي



ما جئت به وانا ابلیغہ ولا ادعک تذکرۃ فانت فاجرو فاستبوا وانصرف  
 الی عمر ابن سعد فاخبرہ ابو تمارہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں تیری تلوار کا قبضہ باز  
 رہوں اسوقت تو سامنے حضرت کے حاضر ہو کر اپنی حاجت عرض کر تو کیا مضائقہ  
 میں لیجھونگا اس شقی دعا باز نے کہا کہ قسم بخدا یہ نہیں ہو سکتا ہی ہرگز تم میری تلوار کو  
 ہاتھ نہ لگانا پس یہ سنکر ابو تمارہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بتیر جو پیام لایا ہو وہ مجھ سے بیان کر  
 تاکہ حضرت سے عرض کروں مگر تمھیں کو ہرگز اندر جانے نہ دوں گا کہ تو فاسق و فاجر اور  
 دعا باز ہو اس مفرور نے اس امر سے بھی انکار کیا اور عمر سعد کے پاس واپس جا کر  
 یہ سب ماجرا بیان کیا فدعی عمر ابن سعد لعنہ اللہ قسۃ ابن قیس الخطلی فقال  
 له ویک یا قرۃ النبی حسینا فاسالہ ما جاء بہ وما یرید پس عمر سعد ملعون نے  
 قرہ بن قیس خطلی کو بلا کر کہا کہ وہی ہو تجھ پر قرہ تو امام حسین کے پاس جا کر استفسار  
 کہ بیان کیسے آئے ہیں اور کیا ارادہ ہو فانتا قسۃ فلما راک الحسن بن علی  
 قال اتعرفون هذا فقال له حبیب ابن مظاہر نعم هذا رجل  
 من حنظلہ پس یہ سنکر قرہ بن قیس حضرت کی طرف آیا جب امام حسین علیہ السلام  
 اسکو آتے دیکھا اپنے اصحاب سے پوچھا کہ یہ کون ہو حبیب بن مظاہر نے عرض کی  
 کہ یہ ایک مروی خطائے ہو وھو ابن اخیٹنا وقد کنت اعلم انہ یحسن الشکر  
 وما کنت اراک یشہد هذا المشہد اور یہ بجا نجا میرا ہوتا ہو اور میں اسکو  
 سلیم الزامے جانتا تھا اور مجھ کو گمان نہ تھا کہ میں اسکو اس جماعت اثرات میں  
 پاؤں گا فجاء حتی سلم علی الحسن علیہ السلام فابلیغہ یہ سالاہ عمر ابن سعد  
 علیہ السلام پس وہ درست امام حسین علیہ السلام میں حاضر ہوا اور سلام کیا بعد اسکے

پیام عمر سعد کا عرض کیا یعنی اُسے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ! عمر سعد نے مجھے آپ کی خدمت میں اس لیے بھیجا ہے کہ آپ اس طرف کیلئے تشریف لائے ہیں اور حضرت کا کیا ارادہ اور مقصود ہے؟ فقال له الحسين: لست بكتبتكم يا ابا عبد الله مستقيمون على نصرتي فانيت اليكم فقال لعن الله من كتب اليك والذين كتب اليك هو جلسائه فخصني الى ابن سعد واخبره بما قال الحسين فقال عمر ارجو ان عافني الله من حربه وقتاله حضرت نے فرمایا کہ اگر شخص سب میرے انیکا اس طرف یہ ہے کہ تم سب اہل کوفہ نے میرے پاس خطوط اپنے متصل روانہ کیے کہ آپ ہمارے طرف آئیے اور ہم آمادہ و مستعد ہیں آپ کی نصرت و یاری پر پس حسب الطلب تمہارے میں اس طرف آیا ہوں اس شخص نے کہا کہ یا بن رسول اللہ! لعنت خدا انہ پر کہ جن لوگوں نے تمہارے لکھ کر آپ کو بلا یا ہے اور جنہوں نے آپ کو طلب کیا ہے وہی سب اشقیاء بالفعل رفیق اور حلیس عمر سعد کے ہیں پس یہ کہہ کر وہ ابن سعد کے پاس بھر گیا اور جو کچھ کہ جواب جناب امام حسین سے سنا تھا اُس ملعون سے بیان کیا یہ شکر وہ مکار کہنے لگا کہ امیدوار ہوں کہ خدا مجھ کو انکی حرب و ضرب اور قتال سے نجات دے فکتب ابن سعد الى بن زیاد اما بعد فاني حيث نزلت بالحسين بعث اليه راسي فسالته بما جاء به اليك فقال لي لست بكتبتكم بان لك مالنا وعلينا ما عليك جب عمر سعد سبب تشریف آوری حضرت پر مطلع ہوا اسی وقت ایک نامہ اپنا ابن زیاد کے پاس مضمون کا روانہ کیا کہ امیر حبکہ میں وارد زمین کر بلا ہوا اسی وقت میں نے بذریعہ اپنے قاصد کے امام حسین سے سبب اس طرف تشریف لانیکا استفسار کیا



اُن حضرت نے جواب میں اُسکے فرمایا کہ خطوط اہل کوفہ کے متصل شتمل میری طلبت کے  
ہو چنے اور کمال اصرار مجھے لکھا کہ جو دشمن آپکا ہی وہ دشمن ہی ہمارا اور دوست آپ  
آپکا وہ دوست ہو ہمارا اور ہم سب آمادہ و مستعد ہیں آپکی نصرت و یاری پر  
فَإِنْ كُنْتُمْ كَارِهِينَ قَدْ وُئِيَ انْصَرَفْتُ عَنْكُمْ قَالَ حُصَيْنُ بْنُ قَائِدٍ  
وَكُنْتُ عِنْدَ بَنِي زِيَادٍ حِينَ أَنَاكَ الْكِتَابُ فَلَمَّا قُرِئَ قَالَ پس اگر آنا میرا  
تم سبکو ناگوار ہے تو مجھے اجازت دو کہ میں بیان سے پھر جاؤں حُصَيْنُ بْنُ قَائِدٍ  
کہتا ہے کہ جبوقت نامہ عمر سعد کا کوفہ میں ابن زیاد کے پاس پہنچا میں اُسوقت  
وہاں موجود تھا کہ ابن زیاد نے اُس نامہ کو میرے سامنے پڑھا اور یہ شعر  
زبانِ نجس برآپنی جاری کیا

الآن إِذَا عَلِقْتُ مَحَالِبُنَا بِهٖ | يَرْجُوا النِّجَاةَ وَكَأَنَّ حِينَ مَنَاصِ

اب امام حسینؑ فرزند رسولؐ الثقلین جنگل میں ہمارے آگے ہیں اور جاتے ہیں  
کہ کسی طرح ہمارے قبضہ سے رہائی پائیں حالانکہ اب کسی طرح ممکن نہیں کہ  
ہم اُن حضرت کو نجات دیں اور وہ ہمارے ہاتھ سے سلامت پھر جائیں  
فَكَتَبَ إِلَى ابْنِ سَعْدٍ فَقَدْ بَلَغَنِي كِتَابُكَ وَهَمِمْتُ مَا فِيهِ فَقُلْتُ لِلْحُسَيْنِ  
أَنْ يُبَايِعَ هُوَ وَاصْحَابُهُ يَزِيدَانِ مَعَاوِيَةَ أَوْ يُخْتَارَ الْحَرْبُ بَيْنَ اُس  
معلوم نے جواب میں ابن سعد کے لکھا کہ خط تیرا میرے پاس پہنچا اور میں نے  
نامہ پر مطلع ہوا اب تجھے لازم ہے کہ ہو بچتے ہی میرے خط کے حسین بن علیؑ سے  
عرض کر کہ بہتر آپکے لیے یہ ہے کہ معیتِ یزید بن معاویہ اختیار کیجیے اور اگر یہ امر  
ناگوار ہو تو ہم سے جنگ و پیکار اختیار کیجیے اور سوا ان دو امروں کے کچھ چارہ نہیں

فَلَمَّا وَرَدَ ذَلِكَ الْكِتَابُ عَلَى ابْنِ سَعْدٍ لَمْ يَلْمِزْ مِنَ الْحُسَيْنِ أَنْ يَبَايِعَ  
لَا أَنَّهُ عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ الْإِمَامَ لَا يَكُونُ مُحْكُومًا وَلَا ذَلِيلًا وَلَا دِلًّا وَلَا خَائِبًا وَلَا  
ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس پہنچا اور وہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا حضرت  
طالبِ بیعت نہوا اس لیے کہ اسے یقین تھا کہ امام حسین علیہ السلام مظلوم و مظلوم  
نہو گئے یعنی ہرگز بیعت یزید فاسق و فاجر کی قبول نہ کرے گا نہ کہ ابن زیاد لعنہ  
اللہ نَادَى فِي سَوَارِعِ الْكُوفَةِ أَنَّ كُلَّ مَنْ لَحِقَ بِحُجْرٍ إِلَى حَرْبِ الْحُسَيْنِ  
فَدَمَهُ حَلَالٌ فَاجْتَمَعَتِ الْعَسَاكِرُ فِي سِتَّةٍ مِائَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ  
اَلْفَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ رَاوِي كُتَابِہِ کہ ابن زیاد ملعون نے بعد روانہ کرنے  
لاکھ پیادہ و سوار کے حکم دیا کہ ہر گلی و کوچہ میں کوفہ کے منادی ندا کرتے کہ جو  
شخص مروون سے رہا یا کے اپنے گھر میں آج رہا یا گیا اور کر بلا بقصد قتل حسین  
بن علی نہ جائیگا وہ شخص قتل ہوگا اور خون اسکا حلال ہوگا جبکہ بموجب حکم  
اس ملعون کے منادی نے شہر میں ندا کی اور سب کو حکم ابن زیاد ملعون سے آگاہ  
کیا تو تمام اہل شہر سنتے ہی اس حکم کے بسبب خوفِ جان کے اُس وقت راہی  
کر بلا ہوئے یہاں تک کہ چھ لاکھ اور بیس ہزار پیادہ و سوار رہا یا اور ملازمین  
بکر و ار سے واسطے قتل جگر گوشہ رسولِ مختار کے کر بلا میں جمع ہوئے اور یزید  
ابن عصفور بحیرنی کے چار لاکھ ساٹھ ہزار شقی آمادہ جنگ ہو کر وار و کر بلا ہوئے  
فَلَمَّا نَظَرَ الْحُسَيْنُ إِلَى كَثْرَتِهِمْ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلُوا هَؤُلَاءِ وَإِلَى أَيْ شَيْءٍ  
قَالُوا لَهُ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ كُلُّهُمْ يُرِيدُونَ قَتْلَكَ بِسَبَبِ جَنَابِ إِمَامِ  
حسین نے اس قدر کثرتِ قوتِ اشقیاء کی ملاحظہ فرمائی پوچھا کہ اس کثرت سے



یہ پیادہ و سوار تلخ کس شہر و دیارت اور کیسے آئے ہیں لوگوں نے عرصہ کی گویا  
رسول اللہ پر سب لشکر نرید و ابن زیاد ہی کو فہرے واسطے اپنے قتل کے جمع ہوئے  
بین اور ان سب کو قصد و حضرت سے لڑنا ہی فہرے قائم و قال قوموا بنا یا کرام  
و انصرم الخندق و انصرموا الناس فیہ فحفروا و انصرموا فیہ الثانی  
پس یہ لشکر امام حسین علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا  
کہ اے سعادتمند و ائمہ کھڑے ہو میرے ساتھ اور گرد خیام کے خندق کھود کر لال  
اسمین روشن کرو پس سب اصحاب با و فاکر بن باندھ کر کھڑے ہو گئے اور حسب  
الارشاد اپنے ایک خندق عمیق کھود کر اسمین آگ روشن کر دی و فی  
المجالیس المنجعة فجاء رجل من عسکری بن سعد و وقف علی سفیر  
الخندق و هو علی فرس له و هو یصفی بکلتا یدک یہ مستصر  
یا حسین علیہ السلام و قال یا عالا صوتہ یہ یا حسین استعجلت  
بنار الدنیا قبل نار الاخرة پس اس وقت بابر روایت صاحب تاج العارفین  
ایک سوار لشکر عمر سعد سے باہر آیا اور بالاسے خندق کھڑا ہوا اور ہاتھ پر ہاتھ مار کر  
کس بے ادبی سے وہ ناری با و از بلند پکارا کہ یا حسین الیاذباللہ آپ نے  
یست تعجیل کی طرف آتش و نیاک قبل آتش آخرت کے فقال الحسین  
اعدوا لله ان مینے لا تأکلہ النار و لے رب غفار و جدی محمد  
الختم فقال لا یصحا یہ من هذا قالو جبریک الکلیی پس امام حسین  
امید السلام نے اُسکے جواب میں فرمایا کہ اے دشمن خدا آتش نیا و آخرت  
مارے امثال کو مس نہیں کر سکتی ہوا اور پروردگار نے ان ہم اہل بیت

یہاں مختار پر حرام کی ہو اور جدا مجد میرے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 شافع روز جزا میں بعد اسکے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ یہ ملعون کون شخص ہے  
 لوگوں نے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ ایسے جبرہ کلیمی کہتے ہیں فقال  
 الْحَسْبُ عَلَيَّ السَّلَامُ اللَّهُمَّ جُزِّهِ إِلَى النَّارِ فَمَا اسْتَتَمَرَ كَلَامُهُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ حَتَّى وَثَبَ قَرَسُهُ وَالْفَاكَةُ عَلَى أَمْرٍ رَأْسِهِ فِي الْخُنْدَقِ وَعَجَلَ  
 اللَّهُ بِرُوحِهِ إِلَى النَّارِ پس حضرت نے جناب باری میں عرض کی کہ اے خدا  
 تمہارا اس جیسا ناری کو کیسے تو طرف تار کے راوی کہتا ہے کہ ہنوز دعا ان شخص  
 کی تمام نبوی تھی کہ گھوڑا اسکا باڑا اور اس ملعون کو سر کے محل خندق میں ڈال  
 اور ساتھ ہی اسکے وہ ملعون و اصل جہنم ہوا پس حضرات کیا قسمی، لعاب پیام  
 دہاں تھے وہ ملعون کہ باوجود دیکھنے ایسے معجزات و کرامات کے آتش بغض  
 و عناد اس فرقہ حامد کی سر و نبوی بلکہ دسیدم آگ ظلم و ستم کی زیادہ تر شعل  
 ہوئی جاتی تھی یہاں تک کہ مظلوم کر بلا کو ہر طرف سے محاصرہ کیا قربان ہو جا  
 ہماری اور مان باپ ہمارے اس مظلوم پر جو روز عاشورا اگر بلا میں ایسے  
 بیکس و آجارتھے کہ کوئی ناصر و مددگار انکا بجز اعدائے دین کے نظر نہ آتا  
 حالانکہ وہ بیکس ہر ایک شہی سے طالب نصرت و مدد تھے قدامتوں مان  
 باپ ہمارے اس فرزند رسول خدا پر کہ جسکے قتل پر لاکھوں اشقیاء کمر بستہ آوا  
 و استعداد تھے اور کوئی ملعون بیکسی بر اس مظلوم کی رحم نہ کرتا تھا حالانکہ وہ  
 رسول خدا اور حاکم گوشہ فاطمہ زہرا کیہ و تنہا ہر ایک بیرحم سے فریاد و استغا  
 کرتے تھے اور لب نہ فرات پر شدت تشنگی سے جان باب تھے لیکن کسی



ایک جرعه پانی کا نہ دیا بلکہ اسی حالت میں کسی مین نشہ لب مثل گوشت قرمانی مباح  
و حلال جانکر فرج کیا اَلَا عَسَاۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس ہفتہ ہم

فِي الْحَارِ عَزَّ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِتَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
 إِلَّا عَيْنَ بَيْتِكَ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهَا ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِبَنِي عَمِيرٍ  
 الْجَنَّةِ بِحَارِ الْاَنْوارِ مِنْ جَنَابِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِكَ وَتَرَايَا  
 أَنْ حَضَرْتَ نَعَى كَرَرْتُ قِيَامَتَكَ كَوَيْلٍ قِيَامَتِكَ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِكَ وَتَرَايَا  
 بِحُجَّتِكَ رَوَيْتُ بِكَ مَصَابِيحَ بِرَبِّهِ بِمَنْظُومِ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ كَيْ تَوَدَّ مَسْرُودُ  
 بِاَوْدَةٍ خُذَانِ مَحْشُورٍ بِكَ اَوْ رُخْوَ شَخِيرَةٍ بِسَجَائِلِكِ سَمِعْتُ اَلْعَمَاءَ بِبَهْشَتِكَ  
 بِسِمْ مَوْئِينَ رَوَيْتُ بِكَ بِرِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ جَوْ مَعْرُكَةٍ كَرَامِ اِمَامِ  
 بِرِ طَرَفٍ سَمِعْتُ بِكَ بِرِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ جَوْ مَعْرُكَةٍ كَرَامِ اِمَامِ  
 فِي الْقَتْلِ وَغَيْرِهِ اِنَّهُ حِينَ رَأَى الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثُرَتْ الْعَاكِرُ  
 عَاكِفَةُ عَلَيْهِ كُلُّ مَنْ هُمُ يُرِيدُونَ قَتْلَهُ بَعَثَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 اِلَى ابْنِ سَعْدٍ اِنِّي اُرِيهِ اَخْلَوِيكَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بَيْنَ الْعَسْكَرَيْنِ بِحُجَّتِكَ  
 بِمَقْتَلِ ابْنِ مَخْشُوفٍ وَغَيْرِهِ مِنْ مَنْ يَقُولُ بِكَ بِرِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَكَيْمَا كَلَّ لَاحُونَ اَشْقِيَاءَ كَوْفُ وَشَامِ وَاسْطَى قَتْلِ مَجْدِ بَيْتِكَ اَمَامُ وَهُوَ مُسْتَعِدٌّ  
 بَيْنَ اَوْرِ طَرَفٍ سَمِعْتُ بِكَ بِرِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ جَوْ مَعْرُكَةٍ كَرَامِ اِمَامِ  
 اَمِيرِ لَشَارِ تَهَا وَاسْطَى اَتَامِ حُبَّتِكَ كَيْمَا بِمَجْدِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ جَوْ مَعْرُكَةٍ كَرَامِ اِمَامِ  
 وَرِ سَيَانِ وَوَلَدِ لَشَارِ وَنِ كَيْمَا بِمَجْدِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ جَوْ مَعْرُكَةٍ كَرَامِ اِمَامِ

کہ جو تیرے لیے بہتر و اصلاح ہوں واسطے دنیا و آخرت کے نتیجہ سے بیان کروں غالباً  
 وہ شب بنابر شہور کے نوین محرم کی تھی فخر حج ابن سعد بعثت فخر سنان  
 و فخر حج الحسین علیہ السلام فی مثل ذلک فلما التقیَا قال لہ  
 الحسین علیہ السلام یا بن سعد اراک ترید قتلے وانا بن رسول اللہ  
 پس یہ پیام حضرت کا سنکر عمر سعد اسی شب کو مع وٹل سوار کے اپنے لشکر سے  
 باہر نکلا اور راسطرت سے فرزند رسول انقلین جناب امام حسین علیہ السلام بھی  
 ہمراہی دس بزرگوار و دیندار مثل ماہتاب کے برآمد ہوئے اسی جگہ تشریف  
 فرما ہوئے اور درمیان دونوں لشکروں کے حضرت اور عمر سعد میں ملاقات  
 ہوئی پس امام حسین علیہ السلام نے اُس ملعون سے فرمایا کہ امی ابن سعد میں  
 دیکھتا ہوں کہ تو آمادہ و مستعد ہی میرے قتل پر حالانکہ تو خوب جانتا ہی کہ جد  
 عالی و قار میرے جناب رسول مختارین اَمَّا تَتَّقِ اللّٰهَ الَّذِیْ اِلَیْہِ مَعَادُ  
 فَارْجِعْ اِلٰی مُعَسْکِرِیْ فَاِنَّ سَہْمَ وِدْعِ عَنْکَ عَسْکَرُکَ فَاِنَّہُ لَکَ  
 اَقْرَبُ اِلٰی اللّٰهِ اَمی عمر سعد کیا تجھے خوف اُس خدا کا کہ جسکی طرف بازگشت  
 نہیں ہے کہ تو مجھ بگیناہ کے قتل پر آمادہ ہی پس اب انسب تیرے لیے یہ ہے کہ میری  
 میری اختیار کر اور میرے لشکر میں چلا آ اور ساتھ اپنے لشکر اور فرقہ گمراہ کا چھوڑ  
 کر ہی باعث رضا و خوشنودی پروردگار عالم ہو قال عمر بن سعد اخاف  
 اَنْ لَّهْکَ مَدَارِیْ یَا لَکُوفَہُ فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا ابْنُ لَکَ  
 خَیْرًا مِنْہَا عَمْرُوہُ نے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر آپ کی  
 ہمراہی اختیار کر دوں تو گھر میرا کوفہ میں گر دیا جائیگا اور مال اور اسباب میرے سب



لٹ جائیگا پس حضرت نے فرمایا کہ اگر مکان تیرا کھرجائیگا تو میں عوض اُسکے اور عمر  
 بہتر اور خوشتر اُس سے بنواؤں گا فقال یا بن رسول اللہ اخشے ان یؤخذ  
 ضیاعی فقال الحسین علیہ السلام انا اوصیلت باک من ذلک  
 واعطیتک من مای البغیبتہ وقد اعطانی ہامعاویہ الف الف  
 دینار فلما ابغیہ کیا ہا عمر سعد نے عرس کی کہ یا بن رسول اللہ اگر میں آپ کی رفا  
 و بیعت اختیار کروں تو مجھے خوف ہے کہ ضرور املاک و ضیاع میری مثل چشموں  
 اور زمین کے ضبط ہو جائے حضرت نے فرمایا کہ تو ہرگز خوف اسکا نہ کر کہ میں  
 عوض اُسکے زیادہ اُس ضیاع و متاع سے تجھے عطا کروں گا بلکہ علاوہ اس کے  
 چشمہ بغیبتہ کہ چشمہ عظیم و بزرگ ہم اہل بیت رسول خدا کا زمین حجاز پر ہے اور  
 معاویہ بن ابوسفیان چاہتا تھا کہ وہ چشمہ مجھے دین اور عوض اُسکے لاکھ دینار میں  
 لیکن مجھے اُسے اُسکے ہاتھ بیع نہ کیا وہ میں تجھے دوں گا بشرطیکہ تو اپنے لشکر سے نکال  
 میرے لشکر میں آئے فلم یجیبہ فقال لہ افعلن مت علی قتلت قال نعم وانی  
 اذا فرغت من حدیث امیک ملک الوری واکون امیر علی سبعین  
 الف فارس پس عمر سعد بدنا دارشا و حضرت کا لشکر ساکت ہوا حضرت نے  
 فرمایا کہ اے ابن سعد وجہ تیرے سکوت کی کیا ہے کیا ارادہ تیرا میرے قتل کا ہے  
 اُس شقی نے جواب دیا کہ البتہ مجھے مقصود آپ کا قتل ہے کیونکہ جب آپ قتل سے فارغ  
 ہوں تو مالک ملک رے کا ہونگا اور ستر ہزار سوار تحت حکم میرے ہونگے فقال  
 الحسین علیہ السلام ذبحا اللہ عاجلا ولا عسرا اللہ لک ینام  
 حشرک ونشرک فواللہ انی لا رجو من اللہ ان لا تأکل من برہا الا طیلا

پس یہ جواب انصاف بنار جناب امام حسین نے فرمایا کہ اگر ملعون حق سبحانہ تعالیٰ علم  
 تجھے ذبح کرتے ہیں تو سب فرشتے غواب پر اور خداوند قہار نہ بختے تجھے بروز حشر و معذہ  
 کرے تجھے عوض اس ظلم و ستم کے نہ اب ستمت سے بروز قیامت قسم یہ مجھے قہر  
 عزا و جل کی کہ میں امیدوار ہوں خدا سے اسکا کہ تجھے گندم ماک رخت ہرگز  
 کھانا نصیب نہ ہو مگر بیت ہی کم اور ہرگز ناکوست و باہکی تجھے میرے زانی اور تو  
 اامید میگافقان الملعون مستحقین اات فی الشیخیر عوضاً عن ابیہ  
 فانصرفک لحسین علیہ السلام منہ بنان سلیمہ الی عسکرک پس  
 اس شہمی نے بطور ستم کے کہ اگر بنی ہاشم نہ ہو نچنگ تو عوض اس کے جو ہی  
 مجھے کافی ہیں یہ جیسا ہی اس سناہوں کی و کیا حضرت نہایت ہی برہم  
 اور اپنے شہداء کے ساتھ رہا۔ اور اپنے شکار میں تشریف لائے رفتے  
 مقتل الی غیب کہ انہو کت خمدن سعد الی بن زیاد کنا بقول  
 فیہ ان اللہ تعالیٰ فرما دے کہ اصرار الاممہ وان حسینا  
 اعطانی لعمودک رجوع الی المکان الذی الی عنہ او قتل انہو  
 میں منقول ہے کہ ابیہ اس وقت ایک نامہ اپنا طرف ابن زیاد سے  
 تھمن باین غم و غم و اندہا کہ جناب قدس الہی نے شعلہ اسے فتنہ و فساد کو  
 بچھا دیا اور اسے جناب رسالت آپ بوراہ راست سے تجاوز نہ کرنے دیا  
 وہ اس طرح سے کہ جناب امام حسین نے مجھ سے ابدا ملاقات کے عند و بیان اسکا  
 کیا جو کہ بت بیان قیامت کرونگا بلکہ یہاں سے آیا ہوں و ہاں چلا جاؤنگا یا  
 و کسی بلا و اسلامیت سے سکون پناہ و انونہا فہا قرآ کہ ابن زیاد لعنہ اللہ





بہ نچا اور اسے یہ حکم سنا کہ تجھے لازم ہے کہ امام حسین سے عرض کر کہ وہ مع اپنے اصحاب  
 اطاعت ابن زیاد کی قبول کریں تب اس کو وہ مع اپنے اصحاب کے اطاعت یہی  
 قبول کریں تو انکو سلامت میرے پاس روانہ کر دینا ابوا فکاء اٹھو وَاُتِيَتْ  
 بِرُؤُسِهِمْ وَالْأَعْزَلُ نَفْسُكَ عَنِ الْعَسْكَرِ وَفَوْضَ الشُّمْرَاءِ هَذَا  
 الْجَبِيشِ وَقَالَ لِشُرَطَتِهِ إِنَّ ابْنَ سَعْدٍ عَنْ قِتَالِ الْحُسَيْنِ فَاضْرِبْ  
 عُنُقَهُ دَانِيَةً بِرَأْسِهِ اور اگر امام حسین اس امر سے انکار کریں تو سر انکا اور انکے  
 اصحاب کا کاٹ کر میرے پاس لے آنا اور اگر تجھ سے مقابلہ انکا ہو سکے تو تو اپنے  
 تین امارت لشکر سے معزول جاننا سرداری لشکر کی شمر ذی الجوشن کے سپرد کر  
 اور اس سرسنگ کو حکم دیا کہ اگر عمر سعد موافق میرے حکم کے امام حسین سے نہ لڑے  
 اور تعمیل اس حکم کی نہ کرے تو تو بلا تامل سر اسکا کاٹ کر میرے پاس لے آنا  
 فَلَمَّا وَقَفَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى حَكْبِ فَهَضْ عَشِيَّةَ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ التَّاسِعُ  
 مِنَ الْحَرَمِ وَجَاءَ الشُّمْرُ اللَّعِينُ وَوَقَفَ بِأَرَاءِ عَسْكَرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ مُوَاجِهًا لِاصْحَابِهِ رَاوِي كِتَابِي حَبِيبٌ عَمْرٍ قَرِيبٌ شَامِ شَبِ  
 وَهُنَّ كَوْنُوتِ مَاهِ مُحَرَّمِ كِي تَحْيَ حَكْمُ ابْنِ زِيَادٍ بِرُطْلَعٍ هُوَ اُسُوقَتِ شَمْرُ مَلْعُونِ كُو  
 اِنِّجَ مِهْرَاهِ لِيَكْرِ سَاغَةَ لَشَارِ اِمَامِ حُسَيْنِ كِي كَهْرَاهُ هُوَ اَاهِ مُوسَتَيْنِ حَبِيبِ شَمْرُ لَعِينِ عَمْرٍ  
 سَعْدِ كِي بِاسِ وَارِوَزْمِينِ كَرَبْلَاهُ هُوَ اُسُوقَتِ مَظْلُومِ كَرَبْلَاهِ بِرَشَدَتِ ظَلَمِ هُونِ لُكِي  
 فَنَادَى الشُّمْرُ بِرَفِيعِ صَوْتِهِ اَيْنَ اَبْنَاءُ اُخْتِنَا فَخَرَجَ عَبَّاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ  
 وَقَالَ لَهُ يَا هَذَا مَا تَرِيدُ مِتَا بِسِ اَكِّي بِرُحَا شَمْرُ لَعِينِ نِي اَوَا زِدِي كِي  
 كَمَا نَ مِينِ اِسِ لَشَكْرِ مِينِ بِمَا نَجَّى مِيرِي بِسِ اَوَا زَا سَكِي سَكْرُ حَنَابِ عَبَّاسِ بْنِ



علی بن ابیطالب علیہ السلام صفت لشکر سعادت اثر سے بحکم امام حسینؑ باہر نکلے  
اور فرمایا کہ امی شمر ملعون اس طالب سے ہماری تجھے کیا مطلوب ہے؟ فقال له  
الشمر ائتونی فی امان اللہ و امان امیر ابن زیاد فقال له العباس  
واخوته لعنک اللہ ولعن امانک اماننا امان اماننا وسیدنا  
ابن رسول اللہؐ پس شمر ملعون نے کہا کہ مقصود مجھے تمہارے طالب سے یہی  
کہ تم جہانجے ہو میرے میں جا رہا ہوں کہ تم قتل سے بسبب میری قرابت کے محفوظ  
رہو اور اس طرف چلے آؤ کہ تمہیں خدا اور جانب امیر ابن زیاد سے امان ہے اب  
تمہیں لازم ہے کہ اپنے برادر مظلوم کی رفاقت سے دست بردار ہو کہ وہ قتل  
کے مع اپنے اصحاب و رفقاء کے قتل ہو گئے پس یہ سن کر جناب عباسؑ اور بھائی  
انکے نہایت غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ ای بھی لعنت خدا تجھ پر اور تیرے  
امیر ابن زیاد اور تیری امان پر کہ تو ہمیں امان دیتا ہے اور قتل امام حسین  
علیہ السلام پر آمادہ و مستعد ہے حالانکہ جان ہماری اُن حضرت پر خدا ہی  
اور امن و امان ہماری فقط سلامتی جگر گوشہ جناب رسول خدا اور نور چشم  
فاطمہؑ زہرا علیہما السلام کی ہے اگرچہ ہم رفاقت اُن حضرت کے قتل ہوں  
لیکن فرمان برداری آقا کے کوئیں امام حسین علیہ السلام سے ہم ہرگز دست  
بردار نہ ہو گئے پس وہ ملعون یہ جواب باصواب سن کر نادم ہو کر پھر کیا دے  
لکھوف ثمران عمر ابن سعد لعنہ اللہ نادی یا خیل اللہ اس کے  
و بالتصہر فابشری فرکیبت الفرسان وقصدوا الحسین علیہ  
السلام و هو جالس فی ظل خیمۃ ویصلی سیفہ اور لہوف وغیرہ

منقول ہے کہ وقت عصر نوین محرم کو عمر سعد نے کہ اپنے زعم باطل میں اپنے تئیں  
حق پر جانتا تھا اپنے لشکر کو آواز دی کہ اے لشکر خدا جلدا اپنے مرکبات پر سوار ہو  
اور ساتھ نصرت و فتح کے سرور ہو پس بموجب حکم اس ملعون کے لشکر اعدا کر رہے  
ہو کہ طرف امام حسین علیہ السلام کے آیا اس وقت وہ جناب زیر سایہ ایک خیمہ کے  
کرسی پر جاوہ افرور تھے اور ذوالفقار حیدر کرار کو رومال سے صاف کر رہے تھے  
اذ حَظَّ رَأْسُهُ عَلَى رُكْبَتِهِ فَمِمْمَعَتْ أُخْتُهُ صَيْحَاتِ الْعَسْكَرِ ذَاقِلَتْ  
نَحْوَهُ وَقَالَتْ يَا أَخِي أَمَا نَسَمِعُ الْأَصْوَاتَ وَقَدْ قَرَّبَ مِنَّا الْعَسْكَرُ  
بعد اسکے امام حسین علیہ السلام نے سر اٹھا کر انوار سے مبارک پر رکھ لیا کہ آگاہ  
جناب زینب خاتون نے شور و غوغا شکر مخالف سے سنا اور بتیاب ہو کر  
اپنے براور عالی مقدار کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ  
اے ماں بجائے میرے کیا آپ نے شور شکر مخالف کا نہیں سنا ہے کہ اے دین  
قریب آپ کے بقصد جنگ آپوئے پین فروغِ راسخہ و ہوا کی العینین منکسر  
الْقَلْبِ فَقَالَ يَا أُخْتَاهُ الْآنَ نَمِتُ قَلِيلًا فَرَأَيْتُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ پس یہ آواز شکر حضرت نے سنا قدس زانوے اطہر سے  
اٹھا یا اور اس وقت اشک چشم انور سے جاری تھے فرمایا کہ اے بہن ابھی آنکہ  
میری لگ گئی تھی دیکھا میں نے کہ نا نامیرے جناب رسالت مآب تشریف  
لائے ہیں وَ يَقُولُ لِي يَا حُسَيْنُ أَنْتَ تَرُوحُ إِلَيْنَا غَدًا أَبْعَدَ الشَّوَالِ  
اور مجھے یہ فرماتے ہیں کہ اے حسین کل تم بعد زوال کے ہمارے پاس آؤ گے  
فَلَمَّا سَمِعَتْ زَيْنَبُ ذَلِكَ لَطَمَتْ خَدَيْهَا وَ شَقَّتْ جِدَّهَا وَ نَادَتْ



[illegible]

فَقَالَ لَهُمُ الْعَبَّاسُ مَا قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ  
لِلْعُمَرِ عَلَيْهِمَا اللَّعْنَةُ مَا تَرَى فِي ذَلِكَ فَإِنَّ الرَّأْيَ رَأْيُكَ بِنِ حَضْرَتِ  
عَبَّاسٍ حَسْبَ الْإِشْرَافِ وَمُقَابِلِ شَرِّ عُمَرَ سَعْدٍ كَقُطْرٍ فِي بَحْرِ  
قَرَمٍ أَيْ تَمَّاهُ وَهَ سَبَّ أَشْقِيَاءَ بَيَانِ كَيْفَ بِنِ عُمَرَ سَعْدٍ مَلْعُونِ نَعْنِي طَرَفِ شَرِّ لَعِينِ  
وَكَيْفَ كَرَّمَ كَرَّمَ أَيْ شَرِّ سُنَّاتِهِ بِأَمْرِ أَمَامِ حُسَيْنٍ كَا كَا وَهُوَ أَجَلِي شَبِّ طَالِبِ مَهْلَتِ  
بَيْنِ ابْنِ اسْمِ امْرِئِينَ تَجِبَةُ اخْتِيَارِ تَوَاكُرِ تِيرِ نَزْدِيكَ مَنَاسِبِ هُوَ تَوَهْمَتِ  
دِينِ وَرَنَ ابْنِ هُوَ ابْنِ حَضْرَتِ تَبَّ جَنَاحِ كَرِينِ شَرِّ مَلْعُونِ يَسْتَكْرَهَاتِ دِينِ  
رَاضِي نَوَاقِلِ عُمَرَ ابْنِ الْحَجَّاجِ يَأْتِي سَعْدٍ سُبْحَانَ اللَّهِ لَوْ كَانَ هُوَ كَا  
مِنَ الذُّكْرِ وَالذَّكِيَّةِ وَسَلُّوكُ ذَلِكَ لَا جَبْدَ لَهُمْ وَالْحُسَيْنُ ابْنُ  
رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ يَسْأَلُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُجِيبُونَهُ عُمَرَ ابْنِ حَجَّاجِ نَعْنِي  
كَمَا كَا أَيْ عُمَرَ سَعْدٍ وَاسْهُوَ هُوَ تَمَّابِ اِشْرَافِ كَرِينِ شَرِّ مَلْعُونِ طَالِبِ مَهْلَتِ  
هُوَ تَوَهْمَتِ يَتَقِينِ هُوَ كَا تَمَّابِ مَهْلَتِ دِينِ وَرَنَ كَرِينِ تَامِلِ نَعْنِي سُبْحَانَ اللَّهِ  
أَمَامِ حُسَيْنِ فَرَزَنْدِ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ مَهْلَتِ ابْنِ شَبِّ كِي طَالِبِ كَرِينِ وَرَنَ حُسَيْنِ  
أَسْمِنِ تَامِلِ هُوَ يَسْأَلُكُمْ مَحْمُودِ ابْنِ اشْعَثِ نَعْنِي آوَاذِ دِينِ كَا أَيْ قَوْمِ مَهْلَتِ دِينِ  
أَمَامِ حُسَيْنِ كَا أَجَلِي شَبِّ كِي طَرَحِ كَا نَقْصَانِ نَعْنِي هُوَ ابْنِ مَهْلَتِ دَوَاوِ  
صَبِيحِ كَوَلِّدِنَا اسْلَبِ كَا وَهُوَ حَضْرَتِ كِي طَرَحِ بَعِيثِ امِيرِ شَامِ بَرِ رَاضِي نَوَاقِلِ  
بِنِ بَدُونِ جَنَاحِ كَا نَعْنِي كَجَمِ بَيْنِ بَارِهِ نَعْنِي هُوَ فَرَضِ ضَوَايَا وَاجَابَةُ  
وَبَعَثَ عُمَرَ ابْنِ سَعْدٍ عَلَى الْمَشْرِعَةِ الَّتِي تَلِي الْحُسَيْنِ اسْمِ بَعَا  
الْآلِ فَارِسِ وَأَمْرَ عَلَيْهِمُ عُمَرَ ابْنِ الْحَجَّاجِ التَّمِيْمِ فَمَا لَوْ أَبَيْنَهُ وَابْنِ



الماء عر ضکہ ابدائیکے وہ سب ستم شعار مہلت دینے پر اس امام ابرار کے  
 راضی ہوئے اور اسی وقت عمر سعدؓ نے عمر بن حجاجؓ کو مع چار ہزار  
 سوار کنارہ نہر علقمہ پر معین کیا اور وہ اٹھیا حائل ہوئے درمیان حضرت  
 اور بانی کے تاکہ امام حسینؓ اور ان کے اصحاب کو بانی سے منع کریں وَقِيلَ  
 اِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَوَاعِلُ الْمُشْرَکَةِ قَبْلَ قَتْلِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْعُوهُ مِنَ  
 الْمَاءِ ثُمَّ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَصَيْنٍ الْاَزْدِيَّ نَادَى بِاَعْلَى صَوْتِهِ  
 يَا حُسَيْنُ اَلَا نَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ كَاَنَّهُ كَيْدُ السَّمَاءِ يَكُوْحُ بِصَفَائِهِ وَاَمَّا  
 اَنْتَ فَمِتْ حَسْرَةً يَظُنُّ اَنَّكَ اَوْ رَاكَ رَوَايَتِ بْنِ يُونُسَ يَقُولُ ہر کہ تین روز  
 قبل شہادت امام حسین علیہ السلام کے چار ہزار کفار فرات پر واسطے ممانعت  
 پانی لینے حضرت کے معین ہوئے تھے پس ساتویں تاریخ محرم ت پانی اُن حضرت  
 اور ان کے انصار و اطفال پر بند تھا پس جب امام حسین علیہ السلام پر پانی بند ہوا  
 اور شدت عطش سے اطفال حر و سال حضرت کے تھپنے لگے عبد اللہ بن حصین  
 از دی ملعون نے بے ادبانه بطور استہزاء کے آواز دی کہ یا حسین آیا دیکھتے ہو  
 کہ بانی دریا کا لُس صفائی و شغافی سے مثل شغافی آسمان کے چما رہا اور  
 لُس خوبی سے جاری ہوا اور تمام جہند و پرند کو اجازت ہو کہ اس پانی سے  
 سیراب ہوں لیکن آگے ہرگز یہ پانی نصیب نہوگا بلکہ آپ بیات ہی شہید  
 ہو گئے فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اَقْتُلْهُ عَطَشًا نَادٍ لَمْ يَغْفِرْ  
 اَبَدًا قَالَ حَمِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَاللّٰهُ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَشْرَبُ الْمَاءَ شَرًّا  
 يَقِيَّتُهُ وَيَصِيْبُهُ الْعَطَشُ حَتّٰى اَمَامُ حُسَيْنٍ لَمْ يَكُنْ يَكْمَلُ

سُنا جناب اقدس الہی میں عرض کی کہ اے خداوند قہار تو اس بد کردار کو شدت نسلی  
میں ابھی قتل کر اور واصل جہنم کر اور کبھی اس شقی کو نہ بخشنا سید بن مسلم کہتا ہے کہ  
قسم بخدا ساتھ ہی بد و عاصی امام حسین علیہ السلام کے دیکھا میں نے کہ وہ ملعون  
پیاسا ہوا اور تر فرات پر پہونچا پر خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اسی وقت استفراغ  
کیا جبکہ وہ پانی سب نکل گیا پھر جلایا کہ پیاسا ہوں پیاسا ہوں تُخْرِعُونِ  
وَيَشْرَبُ الْمَاءَ فَيَقِيهِ فَأَهْذَأُ أَبَاهُ حَتَّى لَفَظَ نَفْسَهُ عَطْشًا وَغَجَلَ  
اللَّهُ بِرُوحِهِ إِلَى النَّارِ پس بعد ایک پھر اُس ملعون نے شکر بخش اپنا پانی سے  
پھرا مگر ساتھ ہی اُسکے پھر اُگل دیا اور پھر ہاتھ دسکاب دیوانے کے جلا یا کہ پیاسا ہوں  
پیاسا ہوں پس وہ ملعون دیر تک اسی عذاب سخت میں گرفتار رہا آخر کار  
شدت پیاس میں تڑپ کر مر گیا اور جلد جناب اقدس الہی نے اُس ملعون کو  
و اِصْلِ جہنم کیا حضرات کیا قسّی القلب و سیاہ دل تھے وہ اشتیابا و جود  
دیکھتے ایسے معجزات و کرامات کے اُس امام مظلوم کو تین دن کا بھوکا پیاسا  
شہید کیا اور وقت آخر بھی ایک قطرہ پانی کا نہ دیا اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى  
الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

مجلس سجدہ

فَإِكْبِيرُ الْعِبَادَاتِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ زَايَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ يَوْمًا وَقَدْ أَهْدَتْ إِلَيْنَا أُمُّ أَيْمَنَ كَيْتًا وَتَمْرًا وَزَيْدًا فَقَدِمْنَا  
مِنْهُ إِلَيْهِ أَكْبَرُ الْعِبَادَاتِ مِنْ جَنَابِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ



منقول ہے کہ فرمایا ان حضرت نے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد کیا  
 کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہمارے گھر میں ہمارے  
 وکیل کو تشریف لائے اور اس روز اقم امین نے کچھ شیر خرما اور مسک بطریق  
 بریہ ہمارے لیے بھیجا تھا پس جب وہ بریہ امین کا سامنے جناب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ کے رکھنا کھانا لائے تھے تو فرمایا زَاوِیَ الْبَيْتِ فَصَلِّ  
 رَكَعَاتٍ فَلَمَّا كَانَ فِي اخِرِ سُجُودٍ بَكَى بُكَاءً شَدِيدًا پس حضرت نے  
 اُس سے کچھ سناواں فرمایا اور بعد اُس کے وہ حضرت ایک گوشہ میں تشریف لیے  
 اور وہ ان کی رعیتیں نماز کی پڑھیں جب سجدہ آخری سجالائے اُس حالت  
 سجدہ میں وہ حضرت یا واز بلند رونے لگے فَمَا يَسْأَلُهُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا  
 وَرَاضًا مَّالَهُ فَقَامَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا بْتَ لَقَدْ دَخَلْتَ  
 بَيْتَنَا فَمَا سَرَرْنَا بِشَيْءٍ كَسُرُّوْنَا بِدُخُولِكَ بِسَبَبِ اِهْلِ بَيْتِ سَ كَسَى  
 بسبب عظمت و بلالت اُن حضرت کے جرات اس کی نبوی کہ اُن حضرت سے  
 سبب گریہ و بکا کا پوچھیں لیکن امام حسین علیہ السلام کہ تو کروہ شفقت و رحمت  
 اُس جناب کے تھے بے تکلف آغوش مبارک میں جا بیٹھے اور عرصہ کی کہ  
 ہی جد عالی مقدار آپ کے تشریف لانے سے ہم سب اہل بیت ایسے مسرور و خوش  
 ہوئے کہ اُس سرور کی کچھ حذر و پایدان نہیں ہو اور ہم سب کسی چیز سے ایسے  
 کبھی مسرور و خوش نہوے تھے کہ جیسے آپ سرفراز فرامنے سے خوش ہوئے  
 تھے بکیت بکاء شَدِيدٍ اَفْتَحْنَا غَمًّا شَدِيدًا اَفْأَبْكَالَكَ يَا جَدَّاهُ سِرُّ  
 بیٹے کہ نہنے آگور و تاویکا ہی ہم سب ایسے غم و محزون ہیں کہ بیان

نہیں ہو سکتا ہے پس اسی وجہ سے اس سبب اس قدر گریہ و بکا کا ارشاد ہوا کہ کیا ہے اور  
 وقعت کو تسا امر حزن و ملال کا ایسا خیال مبارک میں گذرا ہو کہ آپ اس  
 شہادت سے روئے میں فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ یا بنی  
 اتانی جبریل انفا فاخبرنی انکم قتلے ومصر عکاء شہدے ہیں جناب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اے فرزند ابی میں نماز میں مشغول تھا  
 کہ جبریل بحکم خداوند جلیل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم  
 اتنی میں یوں گذرا ہو کہ اہل بیت آپ کے سب بظلم و ستم شہید ہوئے اور ایک  
 جگہ بھی سب دفن نہ ہوئے بلکہ قبور ان کے متفرق بنیں اور عالم غربت میں دفن  
 ہوں فقال الحسین علیہ السلام یا ایت من یزور قبورنا عکاء  
 نشہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یا بنی اولیائک حوین  
 من اھنتہ یزورونکم و یرکون علیکم کھڑکیں یہ شکر  
 جناب امام حسین علیہ السلام نے عرض کی کہ اسی جذبہ عالی مقدس اگر ہم سب  
 اہل بیت آپ کے بن بکسی شہید ہوئے اور قبریں بھی ہماری متفرق بنیں گی  
 تو پھر ہم بکسیوں غریب الوطنوں کی زیارت کو کون آئیں گے اور کون ہماری  
 بلیسی اور مصائب پر روئیں گے شکر جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اے ہر جگہ  
 تو منہم نہ ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ ایک گروہ میری امت سے ایسا خلق کرے گا کہ  
 وہ زیارت بھی تمہاری قبروں کی کریں گے اور ہمیشہ تمہاری مصیبت و بلیسی  
 گریہ و بکا کریں گے فیلمسوا بے بذلک البرکۃ وحقیق علی ان انی  
 یوقر الخیر حتی اھکھم باعضادہم و اخلصہم من اھوال شقاء



وَاَسْكَنَهُمْ فِي الْجَنَّةِ نَبِيٌّ اَمِيْنٌ رَحِيْمٌ وَهُوَ عَزَّادٌ رَوَّادٌ رَاوِيٌّ رَازٍ وَارْتَمَاكَ  
 حَوْسٌ مِّنْ اِسْكَ مَجْبُوْتٌ بِرُكْتٍ وَدَدٌ غَابَ كَرْنِيْكَ بِسَ مَحْبِيْبٍ لَّازِمٌ وَوَاَجِبٌ هِ  
 كَهِيْنٌ عَوْسٌ اِسْكَ بِرُوْتِ قِيَاْسَتِ اِنْ سَيَاوُءُ اِلْ قِيَاْمَتِ سَعِيْ وَنُكَ اَوْر  
 اُسْ تَا اَطْمُ عَنِيْمٌ مِّنْ بَا زُو اُنْكَ كَا بَرُ كَرْ سَيُوْ بِيْثَتِ مِيْنِ دَا خِلْ كَرْ وَنُكَ اَبْرَ حَضْرَتِ  
 شَا رِيْبِيْ اُسْ خَا وَنَهْ جَا بِيْلْ كَا كَهِيْنِيْ اَبْنِيْ حِمْتِ كَا مَلَهْ اَبُو اُسِيْ كَرْ وَهْ سَعِ  
 پِيْدِ كِيَا اَبُو كَهْ بَا رِشْ وَ جَنَابِ رَسُوْلِ اَنْبِيَا اَوْر اِمَامِ حَسِيْنِ عَلِيْهِ السَّلَامُ كَهْ  
 مِيْنِ اَبْرَ جَا پِيْ كَهْ اَبْ مَصْرُوْفِ رَمِيْنِ اُسْ كَا مِ مِيْنِ كَهْ سِ كَا مِ كَهْ سِيْلِيْ  
 خَالِقِ نَعِيْ پِيْدِ كِيَا هِيْ اَوْر اَمِيْدِ وَا رِيْجِيْ شَفَاعَتِ رَسُوْلِ مَحْتَا رُكْ كَهْ اَنْشَا اَبْرَ  
 اُسْ رُو زْ كَهْ جِسْ رُو زْ كُوْنِيْ عَمَلِ خِيْرْ كَا مِ زَا اُنْكَ اَمَّا رِ شَفَاعَتِ رَسُوْلِ خُذَّ اَكِيْ كَهْ وَهْ  
 شَفِيْعِ مَحْتَا رُكْ مَوْنِ كَهْ اَوْر كَرْ يَهْ وَ بَا كَرْ نَا مَحْتَا اَبْرَ سِيْدِ الشُّدْرَا بِرُ و سِيْلِيْ عَظِيْمِ شَفَاعَتِ  
 اَبْرَ اَو كِيْجِيْ مَصِيْبَتِ اِمَامِ حَسِيْنِ عَلِيْهِ السَّلَامُ كِيْ كَهْ وَهْ حَضْرَتِ نُوْرِيْنِ تَارِيْخِ مَآهْ  
 مَحْرَمِ كُو كِيْسِيْ مَصِيْبَتِ عَظِيْمِيْ مِيْنِ بَتَا اَتَحْ رَعْنَهْ اَعْدَا اِيْكَ طَرَفِ اَوْر شَدَتْ تَشْكِيْ  
 اِيْكَ طَرَفِ اَوْر فِكْرِ عِيَالِ وَا طِفَالِ اِيْكَ طَرَفِ عِلَا وَهْ اِسْكَ اُسْ مَظْلُوْمِ بِرُ  
 هَرِ طَرَفِ سَعِيْ رَا هْ جَا رَهْ وَ تَدْبِيْرِيْ كِيْ نَبِيْ رَحِيْمِيْ كَهْ اَعْدَا نَعِيْ مَحَا صَرَهْ كَرْ لِيَا اَتَحَا فِيْ  
 اَلْحَا رِعَنْ عَلِيْ بِيْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا  
 فِيْ يَلَاثِ الْعَشِيَّةِ الَّتِي قُتِلَ اَبِيْ فِيْ صُبْحِيْهَا وَعِنْدِيْ عَمِيْنَةُ زَيْنَبُ  
 ثُمَّ خُصِنِيْ جَانِحَ سَجَارِ الْاَنْوَارِ وَخِيْرَهْ مِيْنِ اِمَامِ زِيْنِ الْعَابِدِيْنَ تَمَقْوَانِ  
 كَهْ فَرَا يَا اَنْ حَضْرَتِ نَعِيْ جَا كَهْ شَبِ عَا شُوْرَا عِيْنِيْ وَهْ شَبِ مَصِيْبَتِ اَنِيْ لَهْ  
 جَسْكِيْ صَبِيْحِ كُو پَرِ بَزَرْ كُو اَرْمِيْرَهْ شَهِيْدِ هُوْ كَهْ مِيْنِ عَلِيْلِ وَ بَا رَا نَعِيْ خِيْمَهْ مِيْنِ

بستر بیماری پر بیٹھا تھا اور پاس میرے بھو بھوی میری جناب زینبؑ واسطے  
 خیر گیری و بیماری داری کے تشریف رکھتی تھیں اِذَا اَعَزَّلَ ابْنِ الْحُسَيْنِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خِيَابِهِ لَهُ وَعِنْدَهُ جَوْنٌ مَوْلَى ابْنِ ذَرِّينِ الْغِفَارِيِّ  
 پس اسی اثنا میں پیر عالی مقدار میرے امام حسینؑ نایب السلام سب سے علیحدہ  
 ہو کر اپنے خیمہ میں تشریف لیگے اور اُس وقت کوئی شخص اقربا و انصار سے خدمت  
 با سعادت حضرت میں حاضر نہ تھا لیکن صرف جون غلام ابو ذر غفاریؓ کا  
 واسطے خدمتگداری کے سامنے حاضر تھا وَهُوَ يُعَالِجُ سَيْفَهُ وَيُصَلِّحُهُ  
 وَابْنُ يَقُولُ ۵

يَا دَهْرُ أَفْ لَكَ مِنْ خَلِيلٍ	کہ لاکھ فی الاشراف والاصیل
مِنْ طَالِبٍ وَصَاحِبِ قَتِيلٍ	وَالدَّهْرُ لَا يَقْنَعُ بِالْبَدِيلِ

بیمار کر بلا فرماتے ہیں کہ اُس وقت جون حضرت کی تلوار صاف کرتا تھا اور  
 پیر مظلوم میرے مقام پاس و تاسف میں یہ کلمات حسرت آیات فرماتے تھے  
 اے زمانہ غدار و اسے ہو تجھ پر کہ تیری بیرونی سے کیسے کیسے دوست نیاب کردار  
 اور متقی و پرہیزگار صبح و شام انواع و اقسام کے مصائب میں مبتلا ہو کبار  
 و ارفنا سے طرف و ارباب کے انتقال کر گئے اور تو وہ بیروت ہی کہ جسکے تو  
 درپے قتل کے ہوتا ہوا تے بدون اپنے قتل کے کچھ چارہ و تدبیر نہیں نظر آتی  
 اور تو ہرگز بدل و عوض پرانے راضی نہیں ہوتا ہی ۵

وَاِنَّمَا الْاَمْرُ لِيَ الْخَبِيلِ	کُلُّ حَيٍّ سَأَلَكَ سَبِيلِ
فَاعَادَ هَامَزَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتَّى فُتِحَتْ مَا رَأَى فَخَنَقَتْنِي	



الْعَبْرَةُ أَوْ رَجُوعِ هَرَامِ كِي طَرَفِ رَبِّ جَلِيلِ كَيْ هُوَ أَوْ هَرَفِ ذِيَّاتِ كَوِي رَاهِ  
 دُرِيشِ هُوَ كَيْ جِسْرِ بَيْنِ جِلَا جَانَا مَوْنِ تَبَسِ جَنَابِ سَيِّدِ السَّاجِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَاتِي  
 بَيْنِ كَيْ وَوَتَيْنِ مَرْتَبَةِ أَنْ حَضَرَتْ نَعَى ائِمَّتَيْنِ كَلِمَاتِ كَوَارِثَادِ فَرَمَا يَاسَانُكَ كَيْ  
 بَيْنِ مَضْمُونِ پَرَانِ اشْعَارِ كَيْ بَخُولِي مَطْلَعِ هُوَا اَوْرَجُو كَيْ كَيْ كَيْ أَنْ حَضَرَتْ كَوِ مَقْصُودِ  
 اُسے سمجھ کر بَيْنِ اسْقَدِ رَسَافَتِ هُوَ كَرُ رَوَا كَيْ سَبَبِ كَثْرَتِ كَرِي وَبَكَ كَيْ كَلُو كَرَفَتِ  
 هُوَ كَلِيَا فَرَادَ دُنْهَآ وَلَزِمْتُ الشُّكُوتِ وَعَلِمْتُ أَنَّ الْبَلَاءَ قَدْ نَزَلَ  
 بَيْنِ مَيْنِ نَعَى ضَبْطِ كَلِيَا اَوْرَجُ پُ مَوْرَبَا مَآرِجِي يَقِينِ هُوَ كَلِيَا كَيْ ابِ بَلَاءِ عَظِيمِ  
 اَهْلِ بَيْتِ بَرَنَازِلِ هُوَا جَانَا هُوَ وَآمَنَّا عَمَّتِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا سَمِعَتْ مَا سَمِعَتْ وَهِيَ اِمْرَأَةٌ وَهِيَ مِنْ شَتَانِ  
 النِّسَاءِ الرِّقَّةُ وَالْجَزَعُ فَلَمَّا كَمَلَتْ نَفْسُهَا لَيْكِنْ هُوَ بِي مِيرِي جَنَابِ زَيْنَبِ  
 فَاتُونِ وَخَتَرِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَى حَبِ وَهُوَ كَلَامُ كَيْ جَوْنِ نَعَى حَضَرَتْ سِ  
 سَا تَحَا سَا جَوْنَا كَيْ وَهُوَ مَعْظَمُ صِنْفِ عَوْرَاتِ سِ تَحِينِ اَوْرِ شَتَانِ عَوْرَاتِ سِ قَتِ  
 قَلْبِ اَوْرِ اضْطِرَابِ هُوَ شَتِ هُوَ اِنِ كَلِمَاتِ كَيْ بَتِيَابِ هُوَ كَلِيَا اَوْرِ تَابِ لَكِي  
 اِلَى اَنَّ وَتَبَتُ تَجَرُّذُ يُولُهَا وَانْهَآ لِحَاسِ سِةُ حَتَّى اَنْتَهَتْ اِلَى اِنْفِ  
 بَسِ اُسى حَالَتِ اضْطِرَابِ بَيْنِ كُثْرِي هُوَ كَلِيَا اَوْرِ شَدَتِ غَمِّ وَالْهَمِّ بَيْنِ طَرَفِ  
 خِيَمَةِ اَطَرِ حَضَرَتْ كَيْ رَوَانِ هُوَ بَيْنِ اَوْرِ اُسُوقَتِ اِيْسِي بِيَا سِ تَحِينِ كَيْ جَاوَرِ  
 زَيْنِ بَرِ شَكْتِي جَانَا تَحِي اَوْرِ سِرَاقِدِ سِ كَلَامِ هُوَا تَحَا يَاسَانُكَ كَيْ بِا حَالِ بَرِ شَا  
 اِنْفِ بَرَاوَرِ مَظْلُومِ كَيْ بِاسِ هُوَ بَيْنِ فَبَكَتْ وَقَالَتْ وَانْكَلَاةُ لَيْتِ  
 الْمَوْتُ اَعْدَى مَنِي الْحَيَاةِ الْيَوْمَ مَا نَتُّ اُنِّي فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَجَدْتُ

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم سیدہ پہلے اس سے مرعوبی کہ اپنے  
 بھائی بکس کو اس نصیب عظمیٰ میں مبتلا نہ دیکھتی ہاں افسوس کہ آج نہ مانا  
 میرے جناب رسول خدا زندہ ہیں اور نہ باب محمد بکس کے جناب علی مرتضیٰ  
 موجود ہیں اور نہ مان میری جناب فاطمہ زہرا باقی ہیں کہ اس آفت و بلا  
 میرے مان جائے مظلوم کو بچائیں آج وہ دن ہی کہ گویا آج ہی ان حضرات  
 دنیا سے رحلت فرمائی یا خلیفۃ الماخذین و یا ثمال الباقرین آتی  
 شئی اصنع فیہا اے یادگار جد و پدر اے بقیہ مادر و پروردگار اے حامی  
 بیکان اے سرپرست باقی ماندگان اس بہن ستم رسیدہ کو کچھ نہیں آتا ہی  
 اور کوئی تدبیر و چارہ نظر نہیں آتا ہی کہ کسی طرح آسج جائیں اور آپ پر  
 یہ بلا ٹل جائے فَظَنُّوا إِلَيْهَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَرَقَّرَتْ عَيْنَاهُ  
 بِالذَّمُوعِ وَقَالَ لَهَا يَا أَخْتَا لَوْ تَرَكْتُ الْقَطَا لَنَا مَرَّ بَابِ إِيَّامِ حَسْبِ  
 عَالِي السَّلَامِ نَعْلُ حَالِ أَسْ سَعْدِ كَانِهَا تِ هِيَ تَغْيِرُ بَابِهَا وَرَكَلَاتِ دَرْدَنَكَ  
 بَنَگَاہِ حَسْرَتِ دِاسِ طَرَفِ أَسْ مَحْذُومِہِ دِکْہَا اور اشک چشم انور میں  
 بھر لائے اور فرمایا کہ اے بہن میں بھی ایسی بلا میں مبتلا ہوا ہوں کہ کوئی بابر  
 و تدبیر مجھ سے نہیں آتی ہی اور جیسے قَطَا جانور خوف سے سیاد کے شب کو  
 آرام نہیں کرتا ہی اسی طرح میں بھی اعدا سے خوفناک ہوں پس اگر کچھ تدبیر  
 ہو سکتی تو میں کیوں اپنے تئیں معرض تلف و ہلاکت میں ڈالتا اور تم سب  
 ہل بیت کو کیوں اس رشت پر بلا میں چھوڑتا فَبَکَتْ زَيْنَبُ بَنَگَاہِ



شَدِيدًا فَلَطِمَتْ وَجْهَهَا وَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَخَرَّتْ مَنْشِيَّةً  
 عَلَى الْأَرْضِ پس یہ کلمات سنا کر حضرت زینب خاتون بشارت و دین  
 اور نجات پناہ لیا اور گریبان جاک کیا اور غش کھا کر زمین پر گر پڑیں  
 فَخَامَ إِلَيْهَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ لَهَا يَا أُخْتَاهُ اتَّقِي اللَّهَ  
 وَتَعَشَى بَعَثَ اللَّهُ وَاعْلَمِي أَنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ يَمُوتُونَ وَأَهْلَ  
 السَّمَاءِ لَا يَبْقَوْنَ جب حضرت نے اپنی بہن کا حال کمال متغیر پایا کھڑے  
 ہو گئے اور بالین سراقہ پس اُس مظلومہ کے تشریف لائے اور کہاں شقت  
 و محنت فرمایا کہ ای بہن تم دختر صابریں سے ہو تمہیں لازم ہے کہ سلسلہ صبر کو  
 با تہمت نہ دو اور راضی برضاے جناب احدیت رہو اور یہ یقین جانو  
 کہ سب اہل زمین مرینگے اور کوئی اہل آسمان سے باقی نہ رہیگا و کُلُّ شَيْءٍ  
 هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ يَا أُخْتَاهُ جَدِّي وَأَبِي وَآخِي خَلِيٍّ وَلِكُلِّ  
 مَسْأَلَةٍ رَسُولُ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور فرمایا کہ ای بہن ہر چیز سوا  
 ذات پاک خدا کے فنا ہو فقط وہی باقی رہیگا ای بہن غور و فکر  
 کرو جبکہ بدامجد میرے جناب رسول خدا اشرف انبیاء و مرسلین اور پدر  
 عالی مقدار میرے جناب علی مرتضیٰ امیر المؤمنین اور برادر بزرگوار میرے  
 حسن مجتبیٰ علیہم السلام جو مجھ سے افضل و بہتر تھے راہی بہشت ہوئے اور  
 کوئی انہیں سے باقی نہ رہا تو میں کیونکر باقی رہونگا پس ہر مسلم کو اقتدا  
 و پیروی ساتھ جناب رسول خدا کے لازم ہے یا أُخْتَاهُ مُحَمَّدٌ عَلَيْكَ  
 أَصْدِرِي وَلَا تَمْنَسِي عَنِّي وَبَهْلِكِ وَلَا تَسْفِكِي عَنِّي جَيْبَاكِ

اسی بن قسم ہر تھین میرے حق کی جو تمپر ہی کہ تم میری مفارقت اور مصیبت میں صبر  
 کرو جیسا کہ تم نے مصائب سابقہ پر صبر کیا اور سرگزشتہ اپنا نہ پٹو اور بال بچہ  
 نہ نوچو اور گریبان اپنا چاک نہ کرو نہ رجاء بھائے اجلسہا عندی نے  
 قَدْ خَلَّيْ خِيَمَتَهُ وَصَلَتْ كُلَّ لَيْلَةٍ وَاسْتَغْفَرَ وَكَذَلِكَ اصْحَابُهُ  
 يَصَلُّونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فرماتے ہیں  
 کہ جب حضرت اپنی بہن زینب خاتون سے ارشاد بصر و تحمل کر چکے تو ان  
 معظمہ کو سمجھا کر میرے پاس لا کر بٹھا گئے اور آپ تمام شب ان حضرت اور  
 قریبا و اصحاب نے اس امام ابراہیم کے نماز و دعا و استغفار بسر کی اور حال  
 رنج و غم سے اس شب کے کیا بیان کروں کہ مسافر ان سحر اے کر بلا پر کیا  
 مصیبت گذری آہ آہ کبھی مظلوم کر بلا اپنے اہل بیت کو تسلی و دلاسا دیتے  
 کبھی انکی غربت و بکسی اور تشنہ لبی پر روتے تھے رَأْمًا نِسَاءُ وَاخْوَاتُهُ  
 يَبْكِينَ وَيَحْنُ وَاحِسًا تَاكَا مِنْ لَيْلَةٍ فِي يَوْمِهَا تَشْتَرُ خُومَ السَّمَوَاتِ  
 لَعَلَّ اعْلَى الْأَرْضِ الْمَارِيَةَ بِالْأَجْسَادِ الْعَارِيَةِ اور صاحب محرق  
 القلوب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ بیبیان اور بیبیان اور بنین اس امام مظلوم  
 کی کس بیتابی و بقراری سے توجہ و بین کرتی تھیں اور یہ کمر و روتی تھیں  
 کہ ہمارے افسوس آج وہ شب ہے کہ جسکی صبح کو ستارہ ہمارے آسمان شرافت  
 و بزرگی زمین کر بلا پر تمازت آفتاب میں یہ لباس کے پڑے ہونگے وَا  
 اسفاه من لیلۃ فی صیغۃ یقتل فیہ عین الرسول و نسبی  
 بنات فاطمۃ البتول ہمارے افسوس یہ شب وہ شب قیامت ہے کہ



جسکی صبح کو تو چشم رسول خدا اور دل بند علی مرتضیٰ بالرب تشنه مثل گو سفید قربانی  
 زمین غاصریہ و ماریہ قتل ہو گئے اور دختران بتول عذرا جناب فاطمہ زہرا  
 اسیر و مقید ہوئی آہ آہ جو اندیشہ کہ ان بکیوں کو تھا وہی ہوا افسوس ہزار  
 افسوس مظلوم کربلا مع اصحاب واقربا شہید ہوئے اور دختران فاطمہ زہرا  
 اسیر ہوئیں چنانچہ معصوم فرماتے ہیں السَّلَامُ عَلَی السُّوَّةِ الْبَارِئَاتِ  
 سلام ہو ان مختدرات عصمت پر جو کربلا میں بے پردہ کی گئیں اور خیموں سے  
 بظلم و ظلم نکالی گئیں اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس نوزوہم

فِي الْحَارِ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَرَكَ السَّحَى فِي حَوَائِجِهِ يَوْمَ  
 عَاشُورَا قَضَى اللَّهُ تَعَالَى حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِحَارِ الْاَتَوَارِثِينَ  
 جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ان حضرت نے کہ جو مومن روز  
 عاشورائے دسویں تاریخ ماہ محرم کو اپنی حاجات میں سعی نہ کرے تو عوض کے  
 حق سبحانہ تعالیٰ تمام حاجات دنیا و آخرت اُسکی بر لایگا و مَنْ كَانَ يَوْمَ  
 عَاشُورَا يَوْمَ مُصِيبَتِهِ وَحُزْنِهِ وَبُكَائِهِ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 يَوْمَ فَرَسَاحِهِ وَسُسُورِهِ وَفَرَاتٍ يَنَافِي الْجَنَانِ عَيْنُهُ اَوْ رَجُومُ مَنْ  
 روز عاشوراکو روز مصیبت و غم اور گریہ و ماتم قرار دیوے تو حق سبحانہ تعالیٰ  
 عوض اُسکے روز قیامت کو واسطے اُسکے دن فرحت و سرور کا کردانے گا اور  
 وہ مومن ہمارے ساتھ بادیدہ خندان داخل بہشت ہوگا و مَنْ سَمِيَ يَوْمَ  
 عَاشُورَا يَوْمَ بَرَكَتِهِ وَادْخَلَ فِيهِ لِمَا نَزَلَ بِهِ شَيْئًا كَرِيمًا لَكَ لَهُ فِيمَا اُخْرَا

وَحَسْبُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَعَ زَيْدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَعُمَرَ  
 بْنِ سَعْدٍ أَوْ رَجُلٍ مِمَّنْ رَوَى عَنِ شُورَاكُو، وَزَيْدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ وَزَيْدِ بْنِ زَيْدٍ  
 كَرَسَ تَوْحَقَّ سُبْحَانَهُ تَعَالَى هَرُكَزُ السَّيْمِينِ بِرُكْتِ نَدِيكَ أَوْ بِرُكْتِ قِيَامِ سَتِ أَسْتَحْشُورِ  
 كَرِيكَ سَاتِحَ زَيْدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ أَوْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ أَوْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ مَلْعُونِ كَسَ  
 وَفِي الْحَارِثَةِ قَالَ مُوسَى فِي مُنَاجَاتِهِ لَوْ فَصَّلْتُ يَارَبِّ اُمَّةٍ مُحَمَّدٍ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَصَلِّ لَهُمْ لَعَنَ  
 خِصَالِ بِحَارِ الْأَنْوَارِ مَن يَقُولُ بِرُكْتِ يَوْمِ حُسْرَتِ مُوسَى عَلَى نَبِيٍّ وَآلِهِ  
 وَعليه السلام واسطے مناجات کے کوہ طور پر تشریف لے گئے اثنائے مناجات میں  
 عرض کی کہ خداوند کیا سبب ہے کہ امت خاتم الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ کو تمام پیغمبرانِ سلف کی امت پر تو نے فضیلت دی ہے خطاب  
 انہی ہوا کہ اے موسیٰ امت سید المرسلین میں دس خصلتیں باقی بانیگی کہ وہ  
 اور پیغمبروں کی امت میں نہیں ہیں قَالَ مُوسَى وَمَا تِلْكَ الْخِصَالُ  
 الَّتِي يَعْمَلُونَهَا حَتَّىٰ أَمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَعْمَلُونَهَا بِحُسْرَتِ مُوسَى سَئِ  
 عَرْض کی کہ بارالہ اوہ کو دس خصلتیں ہیں مجھے بھی ان پر مطلع فرما کہ تا میں بنی اسرائیل کو  
 تعلیم کروں کہ وہ اس پر عمل کریں قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ  
 وَالصَّوْمُ وَالْحَجُّ وَالْجِهَادُ وَالْجُمُعَةُ وَالْجَمَاعَةُ وَالْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ وَالْعَمَلُ  
 الْعَاشُورَاور گاہ اہدیت سے خطاب ہوتا تھا کہ اے موسیٰ وہ دس خصلتیں  
 یہ ہیں کہ چاہے ان میں سے ہر ایک کا نہ کو با داب و شصا لٹ سجا لانا دوسرے زکوۃ  
 مال کی دینا تیسرے روزہ ماہ رمضان کا رکھنا چوتھے حج فائزہ کعبہ کا کرنا پانچواں



راہ خدا میں کثارت جہاد کرنا چھٹے نماز جمعہ میں خاصہ ہونا ساتویں نماز یومیہ کو بچھا  
 ادا کرنا آٹھویں تلاوت قرآن مجید کرنا نوین علم فقہ و حدیث سیکھنا دسویں عاشورا  
 قَالَ مُوسَىٰ يَا رَبِّ وَمَا الْعَاشُورَا قَالَ الْبُكَاءُ وَالنَّشَاكُ عَلَى سَيِّدِ مُحَمَّدٍ  
 الْمُصْطَفَىٰ وَالْمُرْتَبَةِ وَالْعِزَّةِ الْمُصَيَّبَةِ حضرت موسیٰ نے عرس کی کہ خداوند  
 تو حضرتان پر مین مطلع ہوا لیکن عاشورا کہتے ہیں ارشاد ہوا کہ ای موسیٰ  
 عاشورائے مراد روٹا اور لانا ہی فرزند محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ماتم  
 اور مرثیہ کسنا اور پڑھنا اسکی مصیبت میں اور مجلس تعزیت اس کے غم میں بپا کرنا  
 يَا مُوسَىٰ مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي فِي ذَاكَ الشَّامَانِ بَكَى أَوْ تَبَاكَ  
 وَتَعَزَّى عَلَى وَلَدِ الْمُصْطَفَىٰ إِلَّا كَانَتْ لَهُ الْجَنَّةُ نَائِبَةً ای موسیٰ جو بندہ ہو  
 میرے بندوں سے آیام عاشورائین فرزند محمد مصطفیٰ کے ماتم میں روے یا کسی کو  
 رلاے یا اگر روٹا نہ آئے تو صورت رونے والوں کی بناے یا مجلس تعزیت بپا کر  
 بہشت ان کے لیے واجب ہوگا وَمَنْ انْفَقَ مِنْ مَالِهِ فِي عَجْبَتِهِ طَعَامًا  
 كَانَ وَغَيْرِ ذَلِكَ دَرَاهِمًا أَوْ دِينَارًا إِلَّا وَبَارَكْتُ لَهُ فِي الدُّنْيَا الَّذِي دَرَاهِمًا  
 أَوْ دِينَارًا أَوْ دَرَاهِمًا ای موسیٰ جو بندہ ہو کہ روز عاشورا اپنے مال میں سے  
 کچھ سلوک کسی برادر مؤمن سے کرے یا خواہ کھانا کھلاوے یا نقد دیوے اگر ایک  
 درہم دینا تو دنیا میں شر و رجم کی برکت اسے ملے گی وَكَانَ مُعَافًى فِي الْجَنَّةِ  
 وَغُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ بِأَمْرِي اور ثواب اس ایک درہم کا آخرت میں یہ  
 ہوگا کہ بہشت میں اسے منزل عالی عطا کرونگا اور تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ  
 اس کے میرے حکم سے بخشے جائیں گے وَغُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ بِأَمْرِي

سَأَلَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ فِي يَوْمٍ عَاشُورًا وَغَيْرِهِ قَطْرَةً إِلَّا وَكُنْتُ لَهُ أَحَدًا  
 مِائَةً مَنِيْدًا اے موسیٰ قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ جس مومن یا مومنہ  
 کی آنکھوں سے ماتم فرزند رسول آخر الزمان میں اشک برابر پریشہ کے نکلے  
 ایام عاشوراء اور دنوں میں اُسے مثل ایک شوشید کے ثواب عطا کرونگا  
 سبحان اللہ کیا مرتبہ ہی رونے اور رُلانے اور تعزیر داری مظلوم کر بلا کا تیر  
 حضرات گریہ و بکا کیجیے مصیبت جناب سید الشہداء فرزند جناب رسول خدا پر  
 کہ وہ عظیم ترین مصائب ہی فی عیون اخبار الرضا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 فَضْلٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لَأَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ صَارَ  
 يَوْمُ عَاشُورًا يَوْمَ مُصِيبَةٍ وَنَعْمَ وَجَرَءٍ وَبُكَاءٍ دُونَ الْيَوْمِ الَّذِي  
 قُبِضَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الَّذِي مَاتَتْ فِيهِ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ  
 وَالْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ  
 الْحَسَنُ بِالسَّيْرِ جَانِبِ عَمِيْرٍ أَخْبَارُ رِضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَضْلٍ  
 بِإِسْنَادٍ مُتَّفَقٍ عَلَى أَنَّهُ كَمَا أُنْصِرَ عَرَضَ كَيْفَ مَيَّنَ فِي خِدْمَتِ جَنَابِ صَادِقِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ كَيْفَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ سَبَبَ هِيَ اسْكَأَ كَيْفَ مَجْلَمَ تَامَ أَيَّامِ مُصِيبَتِ  
 رَوْزِ عَاشُورَا وَتَرْصِيبَتِ وَعِزَّاهُ أَلَا نَكْرَهُ وَتَرْتَقَالَ جَنَابِ رَسَالَتِ آبَا  
 أَوْرَجَنَابِ سَيِّدِهِ أَوْرَجَنَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْرَجَنَابِ حَسَنِ مَجْتَنِي شَهِيدِ زَبَرِ دَعَا  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَبَبِ أَيَّامِ زِيَادَةِ تَرْسَرَا وَارْتَحَمَ وَاسْطَ بِجَالَانِ رَسُومِ تَعَزُّتِ  
 وَعِزَّاهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 اكْظُمُ مَصْنِبَهُ مِنْ سَائِرِ هَذِهِ الْأَيَّامِ وَذَلِكَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكِبَرِ



الَّذِينَ كَانُوا أَكْثَرَ الْخَلْقِ عَلَى اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ كَانُوا خَمْسَةً بَسْ فَرَمَا يَا جَنَابِ  
 صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعْنِي كَرُوْز قَتْلِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَرْگِزِ اَز رُوئے  
 مَصِیْبَتِ كے اِن اِیام سے اِسیلے كہ خاتمه ہوا اصحابِ كِیسا، وَاَل عِیَا كَا كہ جو  
 خدَا و نَدِ عَالَمِ كے نزدِ كِیك بَرْگِزِ ہِیْن تَمَامِ عَالَمِ سے وَہ بَچْتِیْن ہِیْن فَلَمَّا مَضَتْ عَنْهُمُ  
 النَّبِيُّ بَقِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَفَاطِمَةُ وَالحُسَيْنُ وَالحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَكَانَ فِیْهِمْ لِلنَّاسِ عَنَّا وَسَلُوْةٌ بَسْ جِیكہ اِس دَارِ فَا نِیْ سے طَرَفِ عَالَمِ  
 جَا و دَا نِیْ كے جَنَابِ رِسَالَتِ مَاتِیْ نَعْنِیْ زہر دِنَا سے اِنْتَقَالَ فَرَمَا یَا تُو جَنَابِ اَمِیْرِ  
 الْمُؤْمِنِیْنَ اُو ر جَنَابِ سِیْدِہ اُو ر حُسَیْنِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ بَا قِی تھے اُو ر تَعْرِیْتُ وَتَسْلِی تَمَامِ  
 عَالَمِ كِی سَبَبِ اِن حَضْرَاتِ كے تھی فَلَمَّا مَضَتْ فَاطِمَةُ كَانَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ  
 وَالحُسَيْنِ وَالحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّاسِ عَنَّا وَسَلُوْةٌ بَسْ جِیكہ جَنَابِ  
 سِیْدِہ فَاطِمَةُ زہر اعلیٰہا السَّلَامُ نَعْنِیْ سَبَبِ ضَرْبِ دُرِّ وَا زِہ كے اِنْتَقَالَ فَرَمَا یَا تُو  
 جَنَابِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اُو ر حُسَیْنِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ بَا قِی تھے اُو ر تَعْرِیْتُ وَتَسْلِی خَلَا ئِقِ  
 كِی سَبَبِ اِن حَضْرَاتِ كے تھی فَلَمَّا مَضَتْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ كَانَ لِلنَّاسِ  
 فِی الْحُسَيْنِ وَالحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَزَاءٌ وَسَلُوْةٌ بَسْ جِیكہ جَنَابِ  
 اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَجِدِ كُوْفِہ مِیْنِ ضَرْبِ تَلَوَارِ زہر اَلُوْدِہ سے شہِیْدِ ہُوئے  
 تُو بَاعِثِ تَسْلِی وَتَشْفِی خَلَا ئِقِ جَنَابِ حُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ بَا قِی تھے فَلَمَّا مَضَتْ  
 الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لِلنَّاسِ فِی الْحُسَيْنِ عَزَاءٌ وَسَلُوْةٌ بَسْ  
 جِیكہ جَنَابِ اِمَامِ حُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَعْنِیْ زہر دِنَا سے رَحْلَتِ فَرَمَا یَا تُو جَنَابِ اِمَامِ  
 حُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَاعِثِ تَسْلِی وَتَشْفِی خَلَا ئِقِ بَا قِی تھے فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ





مصیبت ہی کہ اُس روز جناب امام حسینؑ مع اپنے اصحاب و اقرباء کے زرقہ کفار میں  
 گھر گئے تھے اور ہر طرف سے اعدائے اُس مظلوم کو محاصرہ کر لیا تھا و قسح ابن  
 مرجانہ و ابن سعد بن ثور افسر الخیل و کثر غنا و استضعفوا فیہ الحسین  
 علیہ السلام و اصحابہ و ایقنوا انہ لا یأتیہ الحسین ناصراً و لا یمد  
 اهل العراق یا ابی المستضعف الغنیب اور اُس روز ابن زیاد اور  
 ابن سعد دونوں لعین بسبب کثرت پیادہ و سوار کے نہایت شاد و مسرور تھے  
 اور جد مظلوم میرے جناب امام حسین علیہ السلام اور اصحاب اُنکے ناچار و ضعیف  
 اور متحیر و پریشان تھے اور اُن حضرت پر ہر طرف سے راہ چارہ و تدبیر لی بند تھی  
 اور ابن سعد اور ہمراہیوں کو اُس ملعون کے شر و حاصل تھا اس لیے کہ اُن سب کو  
 یقین ہو گیا تھا کہ اب کوئی ناصر و مددگار اُس جاگوشہ رسول مختار کا عراق  
 اور غیر عراق سے نہ آئے گا بعد اُنکے جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فدائو  
 مان باب میرے اُس مظلوم و ضعیف اور غریب پر کہ جو زرقہ کفار ستم شعار میں  
 یابن بلیسی مبتلا و گرفتار تھے لَمَّا قَالُوا مَا یَوْمُ عَمَّاسُ یَوْمَ مَرَّ صَیْبُ  
 فِیہِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ صَرِیْعًا یَا بَنَی اَصْحَابِہِ وَ اَصْحَابِہِ حَتَّی جَاءَ  
 عُمَرَاؤُہُمْ فَرَمَیَا اَنْ حَضَرْتَ نَے کہ روز عاشورا وہ دن ہی کہ جس روز امام حسین  
 علیہ السلام شہید ہوئے اور لاش سطر اُس جناب کی درمیان لاشائے اصحاب  
 غلطان بنماک و خون پڑی تھی اور لاشائے شہداء گرد لاش اقدس اُن حضرت  
 پڑی تھیں وَ رَبِّ الْبَیْتِ مَا هُوَ یَوْمٌ مَّرْصُومٌ وَ مَا هُوَ اَیُّومٌ مَرْحُومٌ وَ مُصِیْبٌ  
 عَلَیْهِ هَلِ السَّمَاءُ وَ الْاَرْضُ وَ جَمِیْعُ الْمَوْحِنِیْنَ پس حضرت نے فرمایا اقم بکد

خاتمہ کہے کہ ہرگز روز عاشورا روز صوم نہیں ہی بلکہ وہ روز حزن و الم اور مصیبت و غم کا ہی اہل آسمان و زمین اور مومنین پر و یوم فتنہ و سرور و کائنات مر جانہ و آل زیار و اہل الشام و ذلک یوم بکت بقاع الارض خلا بقتعہ الشام اور روز عاشورا روز فرحت و سروری واسطے آل زیار اور اہل شام کے اور یہ روز وہ روز مصیبت ہی کہ اس روز تمام طبقات زمین سے شور گریہ و بکاؤ نوحہ عزاکا مصیبت جناب سید الشہداء میں بلند تھا مگر زمین شام کی کہ اُس زمین سے اُس روز صدائے مبارکباد و عرض غم و الم کے بلند تھی مین صامرفینہ حشرۃ اللہ تعالیٰ مع آل زیار و مسوخر القلب محفوظا علیہ پس جو شخص کہ اُس روز روز رکھیگا اور یوم بکت جانیکا اُسکا حشر نہ پید اور ابن زیاد کے ساتھ ہوگا ورنہ خالیکہ دل اُسکا مسخ و مغضوب و بے عیب خداے جبار اور معاف بعقاب خداوند قہار ہوگا اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس بستم

فی لَحَارٍ وَغَيْرِہِ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ یَوْمَ عَاشُورَا عَلَی سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایْ جَعْفَرِ بْنِ الصَّادِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرَأَیْتُہُ سَاجِدًا بِحَارِ اللَّانِ وَ ارَا مَالِیْ بِنِ ابْنِ وَهَبٍ سَیِّدِیْ قَالَ کَمَا اُنْسَیْ اَیَّامَ مَرْتَبَہِ رَیْتُ عَاشُورَا یَسْجُدُ بِہِمْ وَ مَحْرَمٌ کُوْمِیْنِ خَدْمَتِ بَابَرِکَتِ اَبْنِہُ اَقَا وِہِ مَوْلَا جَنَابِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ بَقْصَدِ زَیَارَتِ حَاضِرِہِ وَ لَکِنَّا مِنْہِ نَہُ کہ وہ حضرت سیدہ من بن مجلس است من و رآیہ فَاطَالَ فِی سُجُودِہِ وَ بَکَاہِ فَمِیْعَتْ یَنَابِجِی رَتَبَہُ وَ یَقُولُ ہُنَّ مِنْ ہُنَّ بَشْتِ اَقْدَسُ مِنْہِ کَیَا وِہِ لَکِنَّا مِنْہِ





امام حسین علیہ السلام کو شر سے ضعیف و قوی کے اپنے مخاوفات سے و نشأت  
 شیطانیہ الالاس والجن و اعطیہم افضل مما املوہ منک فی  
 وغیرہ یہی حال ہے کہ انکرم نیک الوجوہ الی غایہا الشمس فی مودتنا  
 و حافظ حقیقی دفع کر تو زوار امام حسین علیہ السلام سے شر شیطانیہ انس و جن کو  
 اور ای کریم عطا کر تو انکو افضل و بہتر اس سے کہ جس چیز کے وہ اسید و اربین مجھے  
 سفر غربت زیارت میں خود و نذرانہ کر تو انکے روئے پاکیزہ پر کہ حکوتات  
 آفتاب نے متغیر کر دیا ہی ہماری محبت میں و ارحمک الخک و ذالک  
 تفلک علی قدر جدی الحسین علیہ السلام و ارحمک الخک الاعیان  
 الی جرت دموعہا رحمة لنا و رای کریم رحم کر تو ان رخساروں پر کہ  
 رکھے گئے ہیں قبر مطہر میرے خیر مظلوم امام حسین علیہ السلام پر اور رحم فرما تو  
 ان آنکھوں پر کہ جیسے اشک جاری ہوئے ہیں ہم اہل بیت نبوت کے غم میں  
 و ارحمک الخک القصص خة الی کانت کاجلنا اللہ عز و ان استودعک  
 تلک الانفس و تلک الابدان حتی تریدہم من الخوص یوم العظم  
 الاکبر و رحمت اپنی نازل کر فواس آواز گریہ و بکا پر کہ جو بلند  
 ہوئی ہی ہماری مصیبت میں خداوند اسیر دکر تاہوں میں تیرے تین جانوں کو  
 انکی اور انکے یدوں کو یہاں تک کہ سیراب کرے تو انکو جو صحن کو شر سے اس  
 روز کہ جو تشنگی عظیم کا ہی و تذخا ہر فی الجنان و تسقی علیہم الخک  
 انک انت الکسیر الوهاب اور زائران امام حسین علیہ السلام کو تو داخل  
 بہشت کر اور حساب انبیر سل اور آسان فرما تحقیق کہ تو بڑا صاحب بخش



و کرم ہو نماز الیدعوکھو فی محراب عبادتہ فلما رفع رأسہ من سجدتہ  
 سلمت علیہ و دموعہ تخذل رملے خلت یہ ابن وہب کہتے ہیں کہ دربار  
 جناب صادق علیہ السلام واسطے زوار مظلوم کربلا کے محراب عبادت اور حالت  
 سجدے میں دعا کرتے رہے پس جب ان حضرت نے سراقہ سے تہجد سے بلند کیا میرے  
 سلام عرض کیا حضرت نے جواب سلام ارشاد فرمایا و کیا میں نے کہ اس وقت  
 حضرت کے رخسار پر بارشک پاری تھے فقلت کہ یا سید نے  
 لا اکتے الله لک عینا ما یکنانک فقال لی یا بن وھب اوفی غلہ عنک هذا  
 الیوم ان جدی الحسین علیہ السلام قد قتل مثل هذا الیوم پس  
 بعد تسلیم کے عرض کی میں نے کہ اے امیر و سید میرے حق سبحانہ تعالیٰ بھی چشم  
 مبارک کو حضرت کی گریان نہ کرے سبب حضرت کے اس قدر گریہ و رکا کا کیا ہو  
 حضرت نے فرمایا کہ اے ابن وہب کیا تو اس دن سے غافل ہو آیا تجھے نہیں معلوم  
 کہ مثل آج کے دن کے جد مظلوم میرے جناب امام حسین علیہ السلام اتھرتے اعدا  
 دین کے شہید ہوئے میں فقلت کہ یا سیدی فما الذی افعل فی یومی  
 هذا پس میں نے یہ نکل عرض کی کہ اے سردار میرے ارشاد ہو کہ آج کے دن  
 مجھے کیا کرنا چاہیے قال علیہ السلام زُر الحسین علیہ السلام من بعید  
 اقصى دمن قریب ادن و جلد علیہ الحزن والعزاء و اکثر  
 علیہ النجس والہکاء فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اے ابن وہب  
 زیارت بجا لاتو آج کے روز امام حسین علیہ السلام کی دورت ہو یا نزدیک سے  
 اور تازہ کرتو ان حضرت پر غم و الم اپنا اور قیاب ہو کر روتو مصیبت پر اس مظلوم کی

فَقُلْتُ لَهُ يَا مَوْلَايَ لَوَ أَنَّ الدُّعَاءَ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْكَ كَانَ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ  
 اللَّهُ أَبَدًا الظَّنُّ أَنَّ النَّارَ لَا تَطْعَمُ مِنْهُ شَيْئًا بِهَرَمِينَ نَعِصْنِ كِي كِه  
 یا بن رسول اللہ جو دعا کہ اس غلام نے اس وقت حضرت سے واسطے زوار امام حسین  
 علیہ السلام کے سنی ہے اگر حضرت اس طرح سے دعا واسطے کسی ایسے شخص کے قراویں  
 کہ جو معرفت خدا نہیں رکھتا ہی یقین ہے مجھے کہ آتش و دوزخ اس شخص کو ہرگز نہیں  
 نہ کرے وَاللَّهِ تَمَنِّيْتُ أَنِّي كُنْتُ رَدُّنَهُ قَبْلَ الْخَطِّ كَثِيرًا فَقَالَ لِي قُلِ الَّذِي  
 يَمْنَعُكَ مِنْ زِيَارَتِهِ أَمْ فَرَزْتَ رَسُولَ مُخْتَارِ قِسْمِ خِدَابٍ يَدْعُو عَا حَضْرَتِ  
 سنا میں کمال آرزو مند اسکا ہوا ہوں کہ بھول اللہ پہلے حج سے زیارت جناب  
 سید الشہداء کی بجالاؤں حضرت نے یہ شکر فرمایا کہ اب تک کون چیز مانع تھی  
 تجھے زیارت اُن حضرت سے فَقُلْتُ لَهُ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ  
 لَمْ أَدْرَأَنَّ الْإِحْدَى سَلِيلُهُ ذَلِكَ حَتَّى سَمِعْتُ دُعَاءَكَ لِسُؤَارِكُمِينَ  
 عرص کی کہ یا بن رسول اللہ فدائوں میں آپ پر سبب میرے محروم رہنے کا  
 شرف زیارت سے یہ ہے کہ مجھے یہ اب تک معلوم نہ تھا کہ اجر و ثواب زائرین کا  
 اس قدر ہے یا تا کہ اب میں نے دعا حضرت کی واسطے زائران امام حسین  
 علیہ السلام کے سنی فقال لِي يَا بَنَ وَهَبِ انَّ الَّذِي يَدْعُو الزُّوَارَةَ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ أَكْثَرُ فِي سَمَاءٍ مِنْ يَدْعُو الْهَرَمُ فِي الْأَرْضِ پس حضرت نے فرمایا  
 کہ اے امین و ہب دعا کرنے والے واسطے زائران امام حسین علیہ السلام کے  
 آسمان پر بہت ہیں بہ نسبت اُن لوگوں کے کہ جو دعا کرتے ہیں اُنکے لیے زمین پر  
 فَإِنَّكَ أَنْ تَدْعَ الْخَوْفِ أَحَدٌ زِيَارَتَهُ لَمْ يَرَ رَأْيَ الْمُحْسِنِ وَالْثَنَاءُ



خَتَمَ يَتَمَنَّى أَنَّ الْقَابِرَ يَنْتَبِذَهُ قَبْلَكَ وَبِكَيْتُ بِبُكَائِيهِ پس احوال بن و سب ہرگز  
 نہ چھوڑنا زیارت امام حسین علیہ السلام کو اس لیے کہ جو شخص ترک کر گیا زیارت  
 اس جناب کی وہ شخص بعد مرگ کے نہایت متعمر و نادام ہو گا یہاں تک کہ بعد  
 دفن کے آرزو مند ہو گا کہ کاش قبر مجھے اپنے من سے نکال کر باہر چلیک دے  
 کہ نامین زیارت اُن حضرت کی بجا لاؤں پس یہ فرما کر جناب صادق علیہ  
 السلام بہت روئے اور میں بھی اُن حضرت کے رونے سے بہت رو یا تبس  
 حضرات خوشحال اُن مومنین کے کہ جو سعادت زیارت امام حسین علیہ  
 السلام سے قائل ہوتے ہیں اور مصیبت اُس امام ہیں پر گریہ و بکا کرتے ہیں  
 اب یہ مقام غور ہے کہ جس حالت میں یہ درجات عالی ہوں اُن لوگوں کے کہ  
 جو زوار و ماتم دار ہوں امام حسین علیہ السلام کے پس کیا مرتبہ ہو گا اُن مومنین  
 کا میں کا کہ جنہوں نے روز عاشورا جان اپنی نثار کی اُس امام کو میں براؤرا نہیں  
 کسی کو محبت اُن حضرت میں ہرگز خیال اپنی جان و مال کا نہ تھا اور ہر ایک  
 انہیں سے تیر و نیزہ و شمشیر اپنے بدن پر کھال سرور شوق لقاے الہی میں کھاتا تھا  
 اور ہر ایک دوسرے پر جان دینے میں سبقت کرتا تھا کون ایسا ہے کہ شہر فضا  
 درجات عالیہ سے اُنکے بیان کر سکے علامہ مجلسی اور ملا آقا درہندی نے نقل کیا  
 کہ جناب سید الشہداء روز عاشورا اُن اصحاب با وفا کی مفارقت و ماتم میں  
 ایک ایک کا نام بیکر فرماتے تھے

ایک ایک کا نام بیکر فرماتے تھے

قَوْمًا خَانُوهُ وَايَدُ فُجِّ مَسِيَّتِهِ	وَالْخَيْلُ بَيْنَ مَدَائِنِهِ مُمَكَّمَةٌ
لَيْسُوا قُلُوبًا عَلَى الدَّارِ رُوحَ وَاَقْبَانِ	يَهْتَافُونَ عَلَى ذَهَابِ الْاَنْفُسِ

یہ وہ قوم جمعیت تھی کہ حبیب بکاری جانی تھی واسطے دفع کرنے کسی مصیبت کے حال  
سوارانِ پیشانی ہنوز مصروف رنگ رنگ مرکبوں کے ساز و سامان کے تھے حال  
اُن سعادتمندوں کا یہ تھا کہ باشتیاق لقاے پروردگار ہتھیار کارزار  
بدن پر لگاتے تھے اور قلب مطمئن مستقل اپنی زبرد نہ پہن لیتے تھے اور مطلق اپنے  
سینہ و قلب کی محافظت کسی کو منظور نہ تھی اور مستعد و آمادہ ہو کر آتے تھے  
واسطے ہر کاری کے اس طرح پر کہ گرتے پڑتے تھے اور ہر ایک دیندار اپنی جان  
دیچے پر دوسرے سے بہت کرنا تھا اور کسی کو خوف جان و مال اور فکر

عیال و اطفال نہ تھی

نَحْمَدُكَ يَا كَلْبُ مِّنْ فِئْتِنَةٍ | حَاكَوْا الْجَنَانَ وَالْيَهُودَ مِنْ سُنْدِ

نصرت اُن سعادتمندوں نے حسین مظلوم کی پس کیا دلیر و بہادر تھے  
یہ لوگ آخر جان و لیکر گذرے زندگانی دنیا سے اور فائز جنت ہو کے پھٹے  
پڑے سندس بہشت کے حضرات واقعی کیا بہادر و جری تھے اعوان و نصرا  
تھے مگر ہمارے ہر چند کہ یہ جماعت قلیل ابرار دیندار بمقابل لاکھوں اشیائے  
بد و دلت تھی لیکن معرکہ حرہ و شرب میں رن شیروں کی نظر میں کثرت  
انکی برابر پریشہ کے نہ سماتی تھی اور اُن دلیروں نے تین دن کی بھوک  
پانچ عین صد ہا شہیدوں کو واصل سفر کیا اور باقی ماندہ فرار ہوئے روئے  
پیشانی سید رحمة اللہ شجاع القوم را الحسین علیہ السلام  
نہیجہ مفید علیہ الرحمہ نے یوں رویت کی ہے کہ بعد اُسکے جب قوم اعدا ہوائی  
اور ہجوم میں حاضر میں علیہ السلام پر تو شمر ملعون نے مع اپنے لشکر کے پیسہ



لشکر حضرت پر حملہ کیا پس یہ بھائی اُس شقی کی دیکھا کہ اصحاب باوفا مانند جبال پتہ  
 رہے اور نیزون سے اُنکو قتل کرتے تھے۔ اور حضرت کے پاس سے دفع کرتے تھے  
 پس سوارانِ اصحاب سید الشہداء کو سوارانِ لشکر کفار نے ہر طرف سے محاصرہ  
 کر لیا پس اُن دینداروں نے اُن اشقیاء پر حملہ کیا اور جہتِ حق سے وہ اعدا  
 ہمت کرتے تھے یہ بزرگوار اُس طرف سے قتل کرتے تھے اور مار کر ہٹا دیتے تھے  
 اور فرزندِ رسول کے پاس سے دفع کرتے تھے یہ حال دیکھا کہ عروہ بن قیس  
 ملعون نے کہ رئیسِ گروہ اہل کوفہ کا تھا ابن سعد کے پاس کہلا بھیجا کہ آیا انہیں  
 دیکھتا ہو کہ آجکے دن اس جماعتِ قلیل نے ہماری افواجِ کثیرہ پر کیا آفت و بلا  
 برپا کی ہے پس اسے سنا سب یہ کہ پیادوں اور تیراندازوں کو بھیج دے اس  
 شقی نے یہ سن کر پیادوں اور تیراندازوں کو روانہ کیا اس طرف اصحاب باوفا  
 وہ صبر اور ثابت قدمی اختیار کی اور مقابلہ شدید کیا کہ لاشہائے کفار سے انہیں  
 لگا دیتے اور ابو مخنف وغیرہ نے یوں روایت کی ہے کہ شمر لعین قریب نیم گاہ  
 پہونچا اور نیموں کو اہل بیت کے نیزے مارتا تھا اور وہ ناری کہتا تھا کہ آگ  
 لاؤ کہ وہ شقی خیموں کو جلا دے آؤ آؤ مومنین تصور کیجئے کہ اُس تلامذہ اور  
 ہنگامہ میں قلب پر اطفالِ خرد و سالِ مظلوم کر بابا کے کیا صدمہ گذرا بچہ گاہ  
 یہ بھائی اُس ملعون کی دیکھا کہ اصحاب و قادار نے اُس پر ہلکا کیا اور فرمایا کہ  
 واسع ہو تجھ پر تو حرمِ رسول خدا کو جلائیگا اُس شقی نے جواب دیا کہ بلان یہ ستم  
 جناب سید الشہداء نے روئے انورِ طرفِ آسمان کے بلند کیا اور درگاہِ احدیت میں  
 عرض کی اَللّٰهُمَّ لَا تُجِزْكَ الشُّمُّ اَنْ تُخْرِقَ جَسَدًا هُوَ فِي الدَّارِ يَوْمَ لِقَائِهِ

خداوند اوقات اور ہر اس بات پر کہ بدن کو شتم ملعون کے آتش جہنم میں جلا سے  
 یروز قیامت آپس یہ دعاے بدشکر وہ شقی غضبناک ہوا اور اپنے اہل لشکر  
 کہا کہ اکیار ملکر ان پر حملہ کرو یہاں تک کہ یہ سب قتل ہوں یہ سکر وہ سب اشفیا  
 متفرق ہوئے اور واپس آئے اور بائین سے اصحاب امام حسینؑ پر تیر بار ان کے  
 حصے صکار و ابین طریح و جریح و ذریح بیان کیا کہ ان وینداروں میں  
 کسی کے بدن پر تیر لگا اور کوئی نیزہ سے زخمی ہوا اور کوئی شہید ہو گیا چنانچہ  
 بروایت اسی حملہ میں پچاس اصحاب حضرت کے شہید ہوئے پھر اب حضرات  
 غور کیجئے کہ بنابر روایت بہتر فقر کے جب پچاس کم ہو گئے تو اب کس قدر باقی رہے  
 آہ اب بائیس بزرگوار لشکر مظلوم کہ بلا میں سالم باقی رہے اور انہیں شمار علی صغر  
 بھی ہر چنانچہ جب لڑائی شروع ہوئی اور عمر سعد نے پہلے تیر حضرت کی طرف  
 پھینکا تو ساتھ ہی اس کے اُن اشفیا کے تیر برابر مثل باران کے چلے دروئی  
 السَّيِّدُ ابْنُ طَاوُسٍ رَحِمَهُ اللهُ ثُمَّ بَرَزَ جُونُ مَوْلَى ابْنِ ذَرٍّ وَكَانَ  
 عَبْدًا اسودًا اور سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے یوں روایت کی ہے  
 کہ بعد شہادت چند اصحاب دیندار کے جون غلام ابو ذر غفاری خدمت  
 باسعادت جناب امام حسینؑ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے سید و قائم  
 کونین فدوی امیدوار ہے کہ مجھے بھی اجازت میدان دیکھیے کہ تاجان اپنی  
 آپ کے قدم مبارک پر فدا و نثار کروں یہ سکر حضرت نے فرمایا کہ میں تجھے  
 اجازت دیتا ہوں کہ جہان تیرا جی چاہے چلا جا اس لیے کہ تو ہمارے ہمراہ  
 واسطے ہیودی کے ہوا تھا اب مثل ہمارے مبتلا بہ بلا مت ہو یہ ارشاد شکر



اُس سعادتمند نے عرض کی کہ یا بن رسول اللہؐ یہ فروری ایسا ہیام سلامت میز  
 کا سہاے نعمت آپؐ کاٹ کر پرورش ہوا اب اس آفت و بلا اور روز  
 مسیبت میں آپؐ کو چھوڑ کر پہلا جاؤں یہ مجھ سے نہوگا یا بن رسول اللہؐ قسم بخدا  
 عز و جل یو میری بھری ہو اور حسب و نسب میرا دونی ہو اور رنگ میرا سیاہ ہی  
 پس آپؐ نظر اتفاقات مجھ پر فرما دیں کہ تا فائز جنت ہوں اور بدبو میری سید  
 بہ خوشبو ہوا اور حسب میرا شریعت ہوا اور سیاہی میری سفید ہوا ہی اقا قسم  
 بخدا میں آپؐ سے جدا نہوگا بعباک کہ یہ خون سیاہ آپؐ خون پاک و نورانی میں  
 محاط ہوا اور متاقب میں منقول ہو کہ پس وہ دیندار ریز پڑتا ہوا میدان  
 کا زار میں آیا اور میت سے اشقیاء کو فی النار کیا آخر کار اعدائے گمیر کر اُس  
 دیندار کو شہید کیا تب اُسکے امام حسینؑ اُس باوقالی لاش کے قریب تشریف لائے  
 اور اُسکے لیے درگاہ انہی میں یوان دعا کی اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهَهُ وَطَيِّبْ  
 رِيحَهُ وَاحْشُرْهُ مَعَ الْأَكْبَرِ اَرَادَ عَنَّا ثَبِيَّةً وَبَايَعَهُ فُتَيْمِرٌ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ بَارَا لَهَا تَوَابَتِ رَحْمَتُ سَيِّدِهَا نَوْرَانِي كَرَا وَخَوْشَبُو كَرُوْے  
 یمن کو اُسکے اور ساتھ ائمہ معصومینؑ کے اُسکو محشور کر اور ثنا سانی کر دے  
 و بہان اُسکے اور محمد و آل محمدؑ علیہ السلام کے آہ آہ قربان جان ہمارے  
 اُن بھائے خشک اور پژمرده پر کہ جسے یہ دعا کی پس حق تعالیٰ نے فوراً  
 قبول فرمائی جہاںچہ امام محمد باقر علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار سے روایت  
 کرتے ہیں کہ جب بنی اسد واسطے دفن شہدائے ائمہ اور سبکو دفن کیا تو اُس  
 جماعت نے بعد چند روز کے چون کہ اس طرح بابائے یوسفؑ خشک و عنبر آتی تھی

اور چہرہ اسکا نورانی تھا اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

## مجلس بست ویم

فِي الْمَنَاقِبِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ النَّاسُ عِبِيدُ الدُّنْيَا وَالدِّينِ  
لَعَنَ عَلَى السِّنِّيَّةِ مَحْطُوتُهُ مَا دَرَّتْ مَعَايِشُهُمْ فَإِذَا مَحْضُوا بِالْبَلَاءِ  
قَالَ الَّذِينَ يَذَنُّونَ مَنَاقِبَ مِنْ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعُوا قَوْلَ  
فَرَايَا إِنْ حَضَرْتَ نَاسُوتَ جَبَلٍ وَارِثِينَ كَرْبَلَا هُوَ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا  
مِنْ أَوْدِينَ أَنْكَاصُ زَبَانِي هِيَ اسْطَرَحَ سَهْلٌ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا  
أَوْرَاسُ زَبَانٍ كَوَانِ سَانِ مَعْنَى مِنْ أَسْطَرَحَ سَهْلٌ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا  
وَهُوَ جَبَلٌ أَسْطَرَحَ سَهْلٌ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا مِنْ أَوْدِينَ أَنْكَاصُ زَبَانِي  
أَوْرَاسُ زَبَانٍ كَوَانِ سَانِ مَعْنَى مِنْ أَسْطَرَحَ سَهْلٌ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا  
تَوَافُلَ دِينَ كَمَا رَجَا تَعْنِي صِرَافُ زَبَانٍ سَهْلٌ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا  
أَوْرَاسُ زَبَانٍ كَوَانِ سَانِ مَعْنَى مِنْ أَسْطَرَحَ سَهْلٌ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا  
كَيْ بَلَاكُ دُنْيَا كَمَا رَجَا تَعْنِي صِرَافُ زَبَانٍ سَهْلٌ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا  
وَفَا شَعَارُ وَرَجَاعَتِ قَلِيلٍ إِبْرَاهِيمَ كَمَا هُوَ كَرْبَلَا دُنْيَا  
كَرْبَلَا بَزْغَارُ كِي فِي مَقْتَلِ أَبِي مُخَنِفٍ وَابْنِ هَوَافٍ وَكَارِثَةِ عَنِ السَّيِّدِ  
الْجَنَادِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ قَدْ جَمَعَ آيَةُ أَوْلَادِهِ وَاهْلِيهِ وَأَصْحَابِهِ  
وَمَوَالِيهِ عِنْدَ شَرِّ الْمَسَاءِ فِي اللَّيْلِ الْعَاشِرِ مَقْتَلِ ابْنِ مُخَنِفٍ وَابْنِ هَوَافٍ  
سَيِّدِ ابْنِ طَاوُوسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ وَارْشَادِ شَيْخِ مَفِيدٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مِنْ جَنَابِ سَيِّدِ  
السَّاحِبِينَ إِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعُوا قَوْلَ فَرَايَا إِنْ حَضَرْتَ



کہ قریب شام شب عاشورا پھر بزرگوار میرے جناب امام حسین علیہ السلام نے اپنے  
 سب اولاد اور انصار و اعدا کو اپنے حضور میں طلب فرمایا فذکرت منہ  
 لا یتجمع ما یقول لکم السید الجلیل وانا اذ ذاک مر یصن علیل ہر چند کہ میرے  
 اس شب کو بہت ہی بیمار و علیل تھا لیکن میں نے بنیال اسکے کہ تائین بھی معلوم  
 کروں کہ کیوں ان حضرت نے اس وقت اپنے رفقا و اصحاب کو جمع کیا ہوا  
 سنو میں کہ حضرت ان سب سے کیا فرماتے ہیں لہذا میں نے اُتھان و خیران  
 اپنے تئیں خدمتِ بابرکت حضرت میں پہنچا یا سمعتم ان یقول لکم یا اھل  
 النفاق انی علی اللہ احسن الشاء واحمدہ علی الشاء وانشاء پس جب  
 سب اصحاب و اقربا سب الارشاد جمع ہو چکے سنائیں کہ میرے پیر و مالی  
 مقدارتے ان سب سے فرمایا کہ اے اہل و فاحم و ثنا بجا لاتا ہوت ہیں پروردگار  
 عالم کی اور شکر بجا لاتا ہوں میں خدا سے عز و جل کا ہر نفع و ضرر میں اکتفا  
 راقی احمد علی ان اکرمتمنا بالشوۃ والیس سאלہ و عمننا لفرات و عمننا  
 الاذیان و اعطینا علم الاولین و الاخرین وجعلت لنا بصائر و  
 اسماعا و افئدة فاجعلنا من الشاکسین پس اے خداوند جلیل حمد کرتا ہوں  
 تیری اور شکر بجا لاتا ہوں میں تیرا اس نعمتِ عظمیٰ پر کہ اشرف و بزرگ کیا تو نے  
 ہم اہل بیت رسول خدا کو تمام عالم سے بسبب اسکے کہ عطا فرمایا تو نے ہمیں نبوت  
 و رسالت کو اور کرامت کیا تو نے ہمیں علم قرآن مجید کا اور واقف کیا تو نے  
 ہمارے دیان سابقہ سے اور عطا فرمایا تو نے ہمیں علم اولین و آخرین کا اور بخش تو نے  
 ہمیں چشم بینا اور گوش شنوا بحق اور قلب با معرفت پس امیدوار ہوں تیرے

فصل و کرم سے کہ مجھے زمرہ شکر گزاروں میں محسوب کر اے اے بعد فاتح لا اعلیٰ  
 حکماء اور فاضلین اصحابی و کلاہلبیت ابر و اوصل من اہلبیت فاطمہ  
 اللہ عنہ خبر الخزاء وانی لا اظن یومئذ من ہو کلاہلبیت یومئذ کے  
 جو اصحاب و انصار و فاشعار و اقربائے تہمتی و پرہیزگار اور اہل بیت خیار و ابرا  
 پروردگار عالم نے مجھے عطا فرمائے ہیں مجھے یقین ہے کہ ایسے اصحاب با وفا اور  
 اہل بیت یا صالح و اتقا کسی کو مرحمت نہیں فرمائے ہیں پس جناب اقدس الہی  
 تم سب کو عرض اس مروت و وفا کا کہ جو میرے ساتھ کرتے ہو جزا سے خیر  
 عطا فرمائے آگاہ ہوا می جماعت نیکو کا مجھے اب گمان نہ کہ انہیں ہی کہ میں  
 ان اعدائے دین کے دست ظلم و ستمت بچوں اور ایک دن بھی زندہ رہوں  
 وانی اذنتکم فانظروا جمیعاً فی جہل لیس علیکم حرج منی و لا ذمام  
 ہذا اللیل قد شئیکم فاختذوا جملہ پس میں تم سب عزیز و اقربا اور  
 اصحاب با وفا کو برضا و رغبت اجازت دیتا ہوں اسلی کہ تم مجھے بیان نہا چھو کہ  
 کسی سمت کو چلے جاؤ اور جلد اس پردہ شب میں جا بجا متفرق ہو کر نکال جاؤ  
 اور اپنے تئیں اس معرض بلاکت سے بچاؤ کہ کوئی تکلیف و جرح تمہیں نہ ہو  
 میری جانب سے اور میں تم سے آرزو نہ ہوں گا و قال الشیخ رحمہ اللہ اذہ  
 قال لہم و لیاخذ کل رجل منکم بید رجل من اہلبیت و تفرقوا فی  
 سوا ہذا اللیل و ذرنا و نئے فافہم لایریدون غیری اور یہاں پر  
 علیہ الرحمہ نے یوں نقل کیا ہے کہ ان حضرات نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم ہر  
 پردہ شب میں کسی سمت کو چلے جاؤ بلکہ ہر ایک تم میں سے میرے مردان اہل بیت



ہاتھ پکڑ کر اس معرض بلا سے نکال لیا اور مجھے اس قوم اعدا میں چھوڑ دیا و کہ ان  
 سب کو مقصود قتل مجھ مظلوم کا ہی اگر تم بیانے قصد بانی کا کرو گے تو کوئی تم سے ترسنا  
 نہوگا یہ سن کر ہر ایک دلاور کا رنگ ستغیر ہوا فقار الیہ و اخوتہ و ابتائہ و اختیابہ  
 فَتَقَدَّمَ مِنْهُمْ عَشِيرَتُهُ وَأَخْوَتُهُ وَقَالُوا يَا سَيِّدَنَا لِمَ نَفْعَلُ ذَٰلِكَ  
 لِنَبْقِيَ بَعْدَكَ لَا أَرَاكَ اللَّهُ ذَٰلِكَ أَبَدًا پس بھائی اور بھانجے اور بھتیجے اور  
 بیٹے حضرت کے بڑے اور بیٹے عرصہ کی کہ اسی امام کو نین اسی سردار شریف کیلئے  
 ہم ایسا کریں کہ حضرت کے قدم مبارک سے جدا ہوں خدا ہمیں یہ نہ دکھائے کہ ہم  
 زندہ رہیں اور حضرت زندہ ہوں لَا وَاللَّهِ مَا نَفْعَلُ ذَٰلِكَ وَلَكِنْ نَفْعِدُكَ  
 بِأَنْفُسِنَا وَآرَاحِنَا وَنَقَاتِنَ بَيْنَ بَدَيْتٍ وَفَتْنَةِ اللَّهِ الْعَيْنِ بَعْدَكَ قسم  
 بخدا یہ کبھی ہمیں نہوگا کہ ہم آپ کو اس زرغہ کفار میں تنہا چھوڑ کر چلے جائیں اور  
 جان اپنی حضرت سے عزیز کریں بلکہ ہم جان اپنی ان قدموں پر فدا کریں گے اور  
 روبرو حضرت کے ان اشیائے لڑکر ہر جائیگے اور بدترین زندگی و حیات ہی  
 وہ حیات کہ آپسا امام کو نین شہید ہوا اور ہم زندہ رہیں حق سبحانہ تعالیٰ برکت  
 نہ دے ایسے جینے میں وَبَدَا يَهْدِي الْقَوْلَ أَخُوهُ عَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ وَتَبِعَهُ  
 جَمَاعَةٌ مِنْ أَقْرَبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا كُنْتُمْ وَابْنُ أَبِي قُرْبَةَ  
 اس جواب میں بوقت کی وہ براورق شناس حضرت کے جناب عباس بن  
 علی علیہما السلام تھے پس جو بچہ کہ اُس فرزند حیدر گزارنے حضرت سے عرصہ کی  
 وہی سب بھائی اور بھتیجوں اور بیٹوں نے عرصہ کی فَنَظَرَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ إِلَى ابْنِ عَفِيلٍ وَقَالَ لَهُ حُسَيْنٌ كَمْ مِمَّنِ الْقَتْلُ بِمُسْلِمٍ بَنِ عَفِيلٍ

فَأَذْهَبُوا الشَّوْكَ فَقَدْ أَذْنَتْ لَكُمْ بَيْتُ يَسْتَنْكِرُ أَمَّ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَافِثَ  
 اُولَاؤِ عَقِيلِ كَيْفَ دُكِيَا اَوْ فَرَايَا كَيْفَ اِي سَعَادَتِمْ وَ تَحْيِيْنِ كَانِي بِرَقْلِ بُوْنَا سَلَمِ بْنِ عَقِيلِ  
 بِوَكُفِّ حَقِّ مَحَبَّتِ قَرَابَتِ كَاتَحَا وَ هَسَبِ تَمَسُّ اَوَا بُوَا اب تَمَارِے لِیْے مَنَاسِبِ  
 كَمْ تَمَّ لَمْی سَمَتِ كُوَا سِ دَشْتِ مَصِیْبَتِ وَ بِلَاسِ نَكَلِ شَبِ كُوَا چَلِے جَاؤَا اَوْرِیْے  
 سَا تَحْ جَانِ اِبْنِیْ نَهْ دُو كَمْ عِیْنِ نَهْ تَمُوكَا اِجَازَتِ دَمِ اَوْرِیْے اَمْرِ مَوْجِبِ سِیْے  
 اَزْ رَوَكِی كَا نَحِیْنِ بِرَقْلَا اُولَاةُ یَا سَیِّدَا نَا قَا یَقُوْلُ النَّاسُ لَنَا وَ مَا ذَا اَنْقُوْلُ كَمْ  
 اِذَا نَزَكْنَا شِیْعَنَا وَ سَیِّدَا نَا وَ كَمْ نَزَمْنَا مَعَاةُ بِسْهَوِ وَ كَمْ نَطْعَنَّا مَعَاةُ بِرَقْلِ  
 وَ كَمْ نَضْرِبْنَا مَعَاةُ بِسَیْفِ وَ كَا نَدَرِیْ مَا صَنَعُوَا بِهْ بِسِ اُولَاؤِ عَقِيلِ  
 عَرْضِی كَلِی كَلِی بِنِ رَسُوْلِ اَللّٰهِ سَجَانِ اَللّٰهِ اَكْرَضَا نَحْوَا سَتَا لِیَا اَمْرِیْے وَ قَوْعِیْنِ  
 اَنُے اَوْرِ رِفَاقَتِیْنِ اَبِیْ نَهْ هَمَّ كُوَلِیْ تِیْرِ لُكَا یُنِ اَوْرِ نَهْ كُوَلِیْ نِیْرَهْ مَارِیْنِ اَوْرِ نَهْ تَمُوكَا  
 كَسِی كُوَا زَنْمِی كَرِیْنِ اَوْرِ نَهْ كَبْجَ حَالِ اَبِیْكَ هَمِیْنِ مَعْلُومِ بِوَكَمْ هَا تَحْ سَے اِیْرَاے دِیْنِ كَے  
 اَبِیْ بِرَلِیَا كُذْرَا اَبِیْ بَا وَ صَفِ اِنِ سَبِ اَمْرُوْنِ كَے اَكْرَهَمِ حَضْرَتِ كُوَا زَنْمِیْ كَفَارِیْے  
 تَمَا چھوڑ كِرِیْے جَا یُنِ تُو هَمَّ كِیَا جَوَابِ دِیْنِ كَے اُسْ شَخْصِ كُوَا كَمْ جُو هَمَّ سَے بِوَجْے كَے كِیَا  
 سَبَبِ هِیْ كَمْ تَمَّ اَبْنِے اَقَاے نَا مَدَارِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ مَخْتَارِ كُوَا مَجْمَعِ اَشْقِیَا یُنِ چھوڑ كِرِیْے  
 اَنُے اَوْرِ اِبْنِیْ جَانِ اِیْے رُیْسِ قَوْمِ مَلِكِ سَیْدِ عَالَمِ سَے عَزِیْزِیْ وَ اَللّٰهُ لَقَدْ اَنُے  
 اَنْفُسَنَا وَ اَكْرُوْ حَذَا وَ نَمُوْتُ مَعَاكَ قَسَمِ بِنْدَاے عَزِیْزِیْ كَمْ هَمَّ كِرِیْے سَا تَحْ  
 حَضْرَتِ كَا نَهْ چھوڑ یُنِے جِیْتَا كَے جَانِ اِبْنِیْ اِنِ قَدِیْمُوْنِ بِرَفْدَا نَهْ كِرِیْے نَحْ  
 قَا مَرِ اِلَیْهْ اَعْوَا نَهْ وَ اَنْصَارَهْ جَمِیْعَا فَبِذَا اَبَا لُقُوْلِ مُسْلِمِ بْنِ عَوْفِ سَجَاةُ  
 وَ هُوَا كَا نَ مِنْ الصُّلَحَاءِ وَ الْعُبَادِ وَ مِنْ الْاَصْفِیَاءِ وَ الزُّهَّادِ وَ حُبِّ اَقْرَابِ





مَا فَاذَنْتُكَ حَتَّى تَلْقَى حَاجِي دُونَكَ أَوْ فِرْزَ نَذْرٍ رَسُولِ خُذْ أَوْ غَلَامٌ كَوَيْقِنْ بَعْدَ  
 اسکا کہ میں حضرت کی رفاقت میں باتھ سے اس قوم نابکار کے قتل کیا جاؤں  
 اور بعد اس کے حق سبحانہ تعالیٰ پھر مجھے زندہ کرے اور پھر یہ ملعون مجھے آگ میں جلاؤں  
 اور پھر حق سبحانہ تعالیٰ مجھے زندہ کرے اور پھر یہ سنگسار مجھے جلا کر خاک میری  
 پریشان کرین اور اسی طرح ستر مرتبہ حضرت کی محبت میں قتل ہوں جب بھی  
 تم مہماے اقدس سے جدا ہوں اور خدا ہوتا حضرت پر سے سعادت ابدی اپنی  
 سمجھوں فَقَامَ إِلَيْهِ زُهَيْرُ بْنُ قَيْنٍ لُجْجًا وَقَالَ لَهُ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهِ  
 لَوْ دَدْتُ أَيْ قُتِلْتُ ثُمَّ كُتِرَتْ ثُمَّ قُتِلْتُ حَتَّى أَقْتُلَ هَكَذَا الْفَتْ  
 مَرَّةً وَأَنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بِذَلِكَ الْقَتْلَ عَنْكَ وَعَنْ هَؤُلَاءِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ  
 پس یہ مسلم بن عوسجہ کے زہیر بن قین بجلی رضی اللہ عنہ نے عرصہ لی کہ یا بن رسول  
 قسم بخدا سے عز و جل میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اگر رفاقت میں  
 حضرت کی میں قتل کیا جاؤں اور خاک میری برباد و پریشان کیا دے اور  
 اور پھر زندہ ہوں اور غلامی میں ابلی قتل کیا جاؤں یہاں تک کہ ہزار مرتبہ  
 یہی معاملہ اس غزوہ سے کیا جائے جب بھی میں سدا پنا قد مہماے اہل  
 دُناؤں اور ہرگز رفاقت سے ابلی درست بردار ہوں لیکن حق سبحانہ تعالیٰ  
 حوص میں اس کے حضرت سے اور حضرت کے اہل بیت سے اس بلا کو دفع کرے  
 و آگے قتل سے بچائے کہ صحت و بقا حضرت کی باعث صحت و بقا عالم  
 فَتَكُونُ أَصْحَابُهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مِّثْلَهُ فَقَالَ لَهُمُ الْحَسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 جَزَاكَمُ اللَّهُ خَيْرًا فَاصْبِرُوا كُلُّهُمُ مُتَبَشِّرِينَ بِمَطْلَبِ بَيْتِ



وَنَوَجَّهُوا إِلَى الْقِتَالِ كَأَنَّهُمْ إِلَى الْعَرَائِشِ رَاغِبُونَ پس مطابق قول مسلم بن  
 عوسجہ اور زہیر بن قین کے یہی سب اصحاب و فاشا رتے خدمت با سعادت  
 مظلوم کربلا میں عرض کیا چنانچہ امام حسین علیہ السلام نے یہ سنکر سب سے فرمایا  
 کہ جو حق رفاقت و دینداری تھا تمہارے میرے ساتھ ادا کیا حق سبحانہ تعالیٰ عوذ میں  
 اسکا تمہیں بہتر و نیک عطا فرمائے اور بنا بر روایت صاحب تحریف القادسیہ کے  
 بعد اس کے حضرت اور سب اصحاب و اقربا اس جناب کے تمام شب مصر و شب  
 عبادت و طاعت پروردگار عالم رہے یہاں تک کہ سب سعادتمند و ان کے  
 صحیح کی اسطرح سے کہ سب مسرور و بشارت تھے اور ایک دو مصرعہ سے  
 مطالبہ و غوث طلبی کرتے تھے اور ہر ایک واسطے اپنی شہادت کے دوسرے پر  
 بہت کرتے تھے اور اس اشتیاق سے مرنے جاتے تھے کہ جیسے کوئی غوث ہر  
 طرف عروس کے جاتا ہو وَفِي الْهُوْفِ وَالْمَنَاقِبِ إِنَّهُ لَبَعْدَكَ مُبِيرٌ  
 عَبْدُكَ اللَّهُ بِرَزْمِ سُلَيْمَانَ عَوْسَجَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مَرْتَجِزًا وَبِالْعَلَعِ عَلَى قِتَالِ  
 الْأَعْنَاءِ وَصَبْرًا عَلَى أَهْوَالِ الْهَلَاكِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى الْأَرْضِ وَبِهِ سَمٌّ  
 فَمَشَى إِلَيْهِ الْحُسَيْنُ وَمَعَهُ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ جَانِجٍ لَوْفٍ اور یہاں  
 میں منقول ہے کہ بی شہادت عمیر بن عبد اللہ علیہ الرحمہ کے مسلم بن عوسجہ علیہ الرحمہ  
 جز پڑھتے ہوئے میدان قتال میں تشریف لائے اور قتل اعدا میں بہت  
 کوشش کی اور ہر آفت و بلا پر تحمل و صبر کیا یعنی جب اس مرد دیندار نے  
 فرزند رسواں مختار سے رخصت جہاد لیکر مثل شیر غضبناک کے اس لشکر و باہر  
 ملے کیا اور جو کافر ہر کردار معرکہ کارزار میں اُسے مقابل ہوا اُس وقت اُس نابکا

انہیں شہید کیا اور فی النار کیا آخر کار اس قوم ستم شعار نے اُن سعادتمند کو ہر طرح  
 گھیر لیا اور تیر اور نیزہ و شمشیر ہاں اطر پر اس قدر لگائے کہ گھوڑے سے زمین پر  
 گر پڑے اس وقت ایک رہنمائی حیات باقی تھی حبیب روح اقدس اس شہید  
 خدا کی بیون تک پہنچی آواز وہی کہ یا حسین اور گئی پس امام حسین علیہ السلام  
 یہ آواز سنا لاش پر اس ویندار کی آئے اور مفارقت پر سلم بن عوسجہ کی کہا  
 متاسف ہو سے اور حضرت مع حبیب بن مظاہر کے بالین سرانگے پہنچے  
 دیکھا کہ وہ ویندار خاک و خون میں غلطان میں اور سبب تکلیف زخمی  
 کاری کے خاک پر تراب رہے میں گویا منتظر زیارت حضرت کے میں فقال  
 لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَحِمَهُ اللَّهُ يَا مُسْلِمُ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ  
 مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا أَتَبَدَّلَ اللَّهُ الْأَمْرَ فَمَا بَدَلُوا إِلَّا أَمْرًا  
 خَدِجَتْ أَيْ نَازِل كَرِهَ بَعْدَ ذَلِكَ أَيْ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ كَيْ تَلَاوَتْ مَسْرُومًا  
 وَدَنِي مِنْهُ الْحَبِيبُ وَقَالَ عَنْ عَلِيٍّ مَصْرَعًا يَا مُسْلِمُ أَكْبَشْتَ بِالْحَبِيبَةِ فَقَالَ  
 لَهُ فَوَلا حَبِيبًا بَشَرًا اللَّهُ بِالْخَيْرِ ثُمَّ قَالَ لَهُ حَبِيبُ لَوْ كَانَتْ بَنِي أَعْلُو كُنْتُمْ  
 فِي الْآخِرَةِ لَا حَبِيبُ أَنْ تَوْصِي إِلَى كُلِّ مَا أَهْلَكَ بَنِي هَالِ أَنْ سَعَادَتُهُ  
 دیکھا کہ حبیب بن مظاہر قریب مسلم کے لئے اور کہا کہ دشواری مجھ پر شدید ہونا  
 تھا اور اسے سلم اسے خوشخبری ہو تو کو بشت اور نعمت بشت کی اور مبارک  
 تلو لاقات حور و نملان جنت کی پس سنا اس ویندار نے باواز ضعیف کہا کہ  
 خدا تم کو بھی بشارت نیا دے کہ یہ حبیب نے کہا کہ امی دوست با وفا اور  
 امی شہید را و خدا بقیہین جانو کہ میں بھی پیچھے تمہارے غریب تم سے اگر ملاقات



کرونگا اور مجھ میں اور تم میں مفارقت تھوڑی دیر کی ہو اور اگر میں یہ جانتا کہ بعد  
 تمہاری شہادت کے کچھ زندہ رہوں گا تو میں ضرورت سے کہتا کہ تم مجھے کچھ وصیت  
 ضروری کرو کہ تا میں بعد تمہارے اسے بجالاؤں لیکن اب تمہیں تکلیف  
 اس کی عیث و بیکار ہی اسیلے کہ اب وقت اسکا باقی نہیں ہے فَقَالَ لَهُ مُسْلِمٌ  
 ذَاتِيْ اَوْصِيْكَ بِهَذَا اَوْ اَشَارْ اِلَى الْحُسَيْنِ فَقَاتِلْ دُوْنَهُ حَتَّى تَمُوْتَ فَقَالَ  
 لَهُ حَبِيْبٌ لَا نَعْمَتَكَ عَيْنًا تَرْمَات رَحِمَهُ اللهُ مِسْرِبِ سَلَمِ بْنِ عَوْجِ  
 رضی اللہ عنہ نے یہ کلام حبیب بن مظاہر سے سنا ہر چند کہ جان بلب تھے  
 لیکن کمال ناتوانی اشارہ طرف امام حسین علیہ السلام کے کیا اور اتنا کہا کہ  
 اے حبیب! وصیت ضروری میری تھے سو اس کے کچھ نہیں ہو کہ جب تک تم زندہ  
 رہو فرزند رسول مختار اور نور چشم حیدر کرار کو قتل سے بچانا اور آپ عوف  
 اس امام مظلوم کے تیر و تیرہ دشمن کھانا یا نہ تک کہ تم درجہ شہادت پر فائز  
 ہو گے حبیب بن مظاہر نے کہا کہ میرا چشمہ ایسا ہی عمل میں لاؤنگا اب اتنا ہی  
 کہا کہ مسلم طرف جنت کے انتقال کر گئے منقول ہے کہ انتقال کرتے ہی مسلم بن  
 عوف سجدے امام حسین علیہ السلام لاش پر اس جان نثار کی بہت روئے اور  
 قتل شدہ امین اس سعادتمند کو لٹا دیا اور مفارقت پر اس وفا شعار کی میت  
 ہوئے آہ۔ کو مینیں کہاں تھے یہ سب جان نثار اس وقت جبکہ مظلوم کربلا  
 بسبب زخمی کے رگ صحر پر ذوالجناح ست گرے اور اپنے خون میں  
 غلطان ہوئے اسے افسوس اس وقت کوئی اصحاب واقربا سے ایذا نہ تھا  
 کہ قتل شدہ تک لاتا آہ آہ بلکہ شمر لعین نے کمال بیرحمی طرف نشیب کے

کھینچا اور سر انور بارہ ضربت میں بدن اطراف سے جدا کیا اور نیزہ طویل پر بلند کیا  
 اَلَا لَمَنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْفَوَیِرِ الْخَالِیِّ

### مجلس سب و دوم

فِي عَصْرِ يَوْمِ الْقَوْبِ عَنْ بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قَدْ وَجِدَ فِي  
 عَصْرِ نَا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ دُرٌّ أَحْمَرٌ الْوَرْنِ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ

أَنَا دُرٌّ مِمَّنِ السَّمَاءِ مَنَزَلُهُ يَوْمَ تَزْوَیجِ وَالِدَةِ السَّبْطَيْنِ

خرق القلوب میں ملاحدی زرقی علیہ الرحمہ نے بہار الدین شریف سے اور  
 انھوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے عصر میں مسجد کوفہ  
 ایک موتی سرخ رنگ لسی نے پایا دیکھا ہم سمجھے کہ اسپر پہ لکھا ہو کہ میں وہ موتی  
 ہوں کہ بروز عقد اتم نحسین سے بھیجے آسمان سے نثار کیا تھا

كُنْتُ أَصْفَرُ مِنَ اللَّيْلِ بَيَاضًا صَعَّقَنِي دِمَاءُ نَحْرِ الْحُسَيْنِ

بوقت نثار رنگ میرا صاف و نورانی تر تھا سفیدی نقرہ سے لیکن جب  
 کہ حلق خشک امام حسین علیہ السلام کا تلوار آبدار سے جدا ہوا اور وہ حضرت  
 شہید ہوئے اور خون گلوں پریدہ اس امام مظلوم سے جاری ہوا اس وقت  
 اس سرخی خون حلق نے میرے جگر کو سرنخ کر دیا اور اسی غم میں آج تک  
 غنی رنگ ہوں پس حشرات مصیبت امام حسین علیہ السلام وہ مصیبت  
 عظمیٰ ہے کہ غم و اہم اسکا ہر موجود سے ظاہری اور اشک حسرت ویدہ ہر مخلوق  
 جاری ہے پس نہرونا اس مصیبت میں بید ہوا اور کون ایسا شخص ہوگا کہ  
 مصیبت اس امام بیکس و مظلوم کی سنے اور نہ روئے چنانچہ خصائص



حسین بن نقول ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ دونوں  
 فرزند میرے حسن اور حسین علیہ السلام ابوالاثرت ہیں پس جو مسلم ان کے مصائب  
 شکر مژدوں و مغموں تو گوارہ عاق اور قاطع الرحم ہی فی مقتل ابی عتف  
 ان لکنا صبیہ بکر بن سعد عتبا کہ ابیہ و خراجہ فہم معہ شکر الحسین  
 علیہ السلام مقتل ابی عتف میں نقول ہی کہ جب صبح عاشورا طالع ہوئی  
 اس وقت عمر بن سعد نے ابی صفوف لشکر کو آراستہ و مرتب کیا اور خود مع  
 اپنے رفقاء کے بقصد جناب طرف امام حسین علیہ السلام کے بڑھا و العسکر قد  
 اجتمعت فی ستمائة الف و عشرين الف فارس و راہل اور تعداد  
 پیادہ و سوار لشکر کفار کی چھ لاکھ اور بیس ہزار تھی کہ یہ سب قتل فرزند رسول  
 مختار جمع تھے فجعل عمر بن الخطاب علی المیمنة و شمر بن ذوالجوشن علی  
 المیسرة و عمر دہ بن قیس علی الخیل و علی الرجالہ سبیت ابن ربیع  
 و اعطی رایتہ دریدہ موکا کہ پس اس ملعون نے صفوف لشکر آراستہ کر کے  
 میمنہ فوج پر عمر بن حجاج کو اور میسرہ پر شمر ذی الجوشن کو عین کیا اور سواروں کو  
 عروہ بن قیس کو اور پیادوں پر شیت بن ربیع کو مقرر کیا اور علم لشکر کا غلام  
 اپنے دریدہ کو دیا قال محمد بن بیطالب نقد اصحاب الحسین علیہ السلام  
 فی ثلاثین فارسا و ثمانین راہل و ثمانین راہل امم بن ابی طالب موٹنے  
 نقل کیا ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شب عاشورا طاعت بارہی میں  
 بسر ہوئی اور سفیدہ صبح نمودار ہوا بعد اسے فریضہ صبح کے حضرت بھی متوجہ  
 طرف آراستی اپنے لشکر قلیل کے ہوئے اور مکی لشکر ان حضرت کا بیاہشی پیادہ

اور تیس سواریں منحصر تھا وہی اگر مشاد ان الحسین علیہ السلام و احبہم فی  
 اثنتین و ثلاثین فارساً و اربعین راجلاً اور ارشاد و شیخ مفید علیہ الرحمہ  
 میں یوں منقول ہے کہ لشکار امام حسین علیہ السلام تیس سواری و پانچ ہزار پیادہ  
 مراد ہے و فی اللہوف عن الباقر علیہ السلام انہ اصبہ الحسین علیہ  
 السلام فی خمسۃ و اربعین فارساً و مائۃ راجل اور اس وقت سید طاہر  
 علیہ الرحمہ میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب صبح عاشورا  
 طالع ہوئی اس وقت رکاب سعادت انساب امام حسین فرزند رسول تعلیم  
 ہنگی پیتا پیش سوار اور شہو پیادہ اصحاب و اقربائے حاضر تھے و فی المشاد  
 و غیرہ فجعل الحسین علیہ السلام زہیر ابن ذین رضی اللہ عنہ  
 علی مہمۃ اصحابہ و حبیب ابن مظاہر فی مہمۃ تھو و علیان ابنہ  
 علی القلب و اعطی رائتہ اخا عباس بن علی و جعلوا البیوت فی  
 ظہور ہنوز جناب امام حسین علیہ السلام نے بھی اپنے لشکر قلیل میں مہمہ  
 و مہمہ قرار دیا مہمہ لشکر پڑھیں قین رضی اللہ عنہ کو اور مہمہ لشکر پر  
 حبیب ابن مظاہر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور قاسب لشکر پر حضرت علی اکبر  
 شہید پیغمبر کو معین فرمایا اور علم لشکر کا اپنے بھائی جناب عباس بن علی کو عطا  
 کیا اور خیمہ گاہ کہ پشت پر لیا و نادى یا مہمۃ الاخوان قوموا الی الموت  
 الذی لا مہرب عنہ و لا یھیض و بعد ترتیب لشکر کے اپنے اصحاب  
 آواز دی کہ اے گروہ برادران ایمانی آمادہ و مستعد رہو مرگ پر کہ اس  
 امر ناگزیر سے کسی ذہبیات کو چارہ نہیں ہے فادخل الحرم و الاطفال





و شام من اگے شام کے گزرا ہر فنادی الحسین علیہ السلام بلکہ صویرہ  
 یا اهل العراق جئکم لتسمعون فاسمعوا فوالی ولا تعجلوا حثی اعظم  
 بما یحق لکم علیہ پس اسوقت جناب امام حسین علیہ السلام نے باوا زبند  
 فرمایا کہ اے اہل عراق تم سب متوجہ ہو کر سنو کلام ہدایت میرا اور عجالت نہ کرو  
 طرف ضلالت و گمراہی کے تاکہ میں بطور وعظ و نصائح کے بیان کروں وہ کلام  
 کہ جسکا اتمام تم سبکو مجبور واجب ہو فقال الحمد للہ الذی خلق الہدیکۃ  
 فجعلھا دار فناء و ذوال منصرف فہا ہاھلھا حال بعد حال کانفر  
 من غرثہ و الشقیۃ من فتنۃ ہر ایک خطبہ بلوغ و طویل ارشاد فرمایا کہ  
 ترجمہ اُنکے بعض فقرات کا یہ ہے یعنی لائق حمد و ثناء ہر وہ خداوند جلیل کہ جس نے  
 خلق کیا اس دنیا کو اور گردانا اُسے گھر فنا و زوال کا اور اُسے ایسا متصرف  
 کیا ساتھ تغیرات احوال اہل دنیا کے کہ کسی کو ایک مال پر نہیں رکھتی ہی  
 فریب خوردہ ہی وہ شخص کہ جسکو دنیا نے فریب دیا اور شقی ہی وہ شخص کہ جسکو  
 اُس نے اپنا فریفتہ کیا فلا تغرک لک ہذہ الدنیا فانھا تقطع رجاء من رکن  
 الیھا و تحبب طعم من طعم فیھا پس مغرورست ہو تم اور فریب دنیا میں  
 نہ آؤ اسلئے کہ یہ دنیا بے ناپائدار و بیکارہ ہی کہ قطع امید کرتی ہی اُس شخص کی  
 کہ جس نے اُس پر تمکب کیا اور نا امید ہوتا ہی وہ شخص کہ جو اس بے وفاسے متوقع بخیر ہوا  
 و اراکم قد اجتمع علی امر قد اسخطکم اللہ فیہ علیکم واعرص  
 بوجہہ الکی یر عنکم و احل بکم نفثہ و جنبکم برحمۃ و ینعم الرب  
 ربنا و یس العبد انتم اقررتوا بالطاعة و اسلمتم بالرسول محمد ص



ثُمَّ أَنْتُمْ تَحْفَلُونَ إِلَى ذُرِّيَّتِهِ وَعِزَّتِهِ تَرْيَدُونَ قَتْلَهُمْ وَأَوْرَاقِ عِرَاقِ  
 مِین دیکھتا ہوں کہ تم سب جمع ہوے ہو ایسے امر منکر و ناسرا پر کہ جس کے ارتکاب سے  
 تم خدا و تد قہار کو غضب مین لائے ہو اور حق سبحانہ تعالیٰ نے روئے رحمت اپنا  
 تمہاری طرف سے پھیر لیا ہے اور نازل کیا تم پر بسبب اُس امر قبلیج کے عذاب اپنا  
 اور باز رکھا تم کو اپنی رحمت سے پس کیا خوب پروردگار ہی ہمارا اور کیا بُرے بچے  
 ہو تم پس ظالم عظیم کیا تم نے کہ پہلے تو اقرار کیا لو خدا نیت خدا سے تعالیٰ اور ایمان  
 لائے تم برسات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور بعد اُس کے مرتد  
 ہو گئے تم اور آمادہ و مستعد ہوے تم قتل پر ان حضرت کی عزت و ذریت کے  
 پس جب حضرت نے اُس قوم جیسا کہ اپنے مناد بر مہ پایا تو اس وقت فرمایا  
 لَقَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْكُمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاكُمْ ذِكْرَ اللَّهِ الْعَظِيمِ فَتَبَا لَكُمْ  
 وَلِمَا تَرْيَدُونَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ هُوَ لَا يَوْمُكُمْ كَفْرًا وَابْعِدُوا بَاطِلًا  
 فَبَعْدَ الْفَقْوِمِ الظَّالِمِينَ اِی اہل عراق بھین کہ شیطان لعون تم سب پر لیا  
 غالب ہوا ہے کہ ذکر خدا سے غر و جل تمہارے دلوں سے بالکل بھلا دیا پس  
 واسے ہو تمہارا اور تمہارے ارادہ فاسدہ پر بدستیکہ تم سب مخلوق باری ملوک  
 مین اُس مالک و مختار حقیقی کے اور طرف اُسی کے بازگشت ہے ہماری پس تم سب  
 وہ گروہ تابیین شیطان سے ہو کہ تم کافر و مرتد ہو گئے ہو بعد ایمان لانے کے  
 اور بہت بعید مین راہ راست سے وہ لوگ کہ جو ظالم و جاہل مین قتال  
 عَمْرُؤُنْ سَعْدٍ وَبَلَّغَكُمْ تَكْلُوهُ فَإِنَّهُ ابْنُ أَبِيهِ وَاللَّهُ لَوَدَّقَتْ فِیْكُمْ  
 هَلْكَذَا یَوْمًا جَدِیْدًا لَمَّا انْفَطَحَ كَلَامُهُ وَلَمَّا حُصِرَ فَاكْلُوهُ

پس یہ شکر سب شریر ساکت کھڑے رہ گئے اور کسی کو انہیں سے برائت جواب کی نہ ہوئی  
 اسی اثنا میں عمر سعد بعین نے اپنے لشکر کو آواز دی کہ واسے ہو تمہارا ان حضرت  
 ہم کلام ہو کیا تم واقف نہیں ہو کہ امام حسین فرزند سید الفضا علی مرتضیٰ ابن فہم نبی  
 و فصیح و بلیغ ہیں کہ اگر کل تک اس طرح تمہارے سامنے کسی مطلب کو بیان کرے  
 تو ہرگز کسی کی مجال نہیں ہے کہ سلسلہ کلام ان حضرت کا قطع کرے اور انہیں  
 بند کر دے پس انہیں جواب دو فَقَدْ مَرَّ شَمْرُ الْمُتَعَوْنِ وَقَالَ يَا حُسَيْنُ مَا هَذَا  
 الَّذِي تَقُولُ أَفِهْمُنَا حَتَّى نَفْهَمَ پس شمر لعین حکم ابن سعد شکر صفوف لشکر  
 نکلا سامنے حضرت کے آیا اور کہا ابے ادبی کہا کہ یا حسین مطلب تمہارا اس  
 بیان سے کیا ہے میں سمجھاؤں کہ تاہم سمجھ کے جواب اُسکا آیکو دین فقط اَل  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا نَفْسًا لَا يَحِلُّ لَكُمْ قَتْلُهَا  
 وَلَا اِنْهَآكُم مِّنْ ذِي اَبْنٍ بَنَتْ بَنِيكُمْ وَجَدَّتْ خَدِيجَةً زَوْجَةً  
 بَنِيكُمْ پس حضرت نے فرمایا کہ اگر شمر میں یہ کہتا ہوں کہ خوف کرو تم غضب  
 خداوند قہار سے کہ وہ مالک ہے تمہارا اور میرے قتل سے باز رہو کہ قتل میرا  
 کسی طرح تمہیں جائز نہیں ہے اور بتک حرمت میری تمہیں ہرگز مناسب نہیں ہے  
 اسوا سطلیہ میں فرزند ہوں جناب فاطمہ زہرا و خیر جناب محمد مصطفیٰ صلوات  
 اللہ علیہا کا اور جیدہ ماجدہ میری جناب خدیجہ کبریٰ زوجہ رسول خدا میں اور  
 بروایت صاحب قصیدہ بردہ اس وقت گویا حضرت نے فرمایا ای گردہ  
 نا انصاف کیا تم نہیں واقف ہو اس سے کہ میں اواسا ہوں تمہارے پیغمبر کا  
 اور پدر عالی مقدار میرے جناب حیدر کا ارکال گفتہ دین رسول خدا ہیں



پس مجھے جواب دیا کہ تم سب کیلئے آمادہ میرے قتل و آبروریزی پر ہوا یا میرا  
 کسی سنت و شریعت نبوی کو بدل ڈالا یا کسی طریقہ دینیہ کو میں نے تغیر دیا ہے  
 کہ جسکے سبب سے تم اپنے گمان باطل میں مجھے واجب القتل جانتے ہو یا میں نے  
 کسی حرام چیز کو حلال جانا ہے یا معاذ اللہ میں نے حرام گردانا ہے اس چیز کو کہ جو  
 نزدیک خدا اور رسول کے حلال و مباح تھی و فی الامر شاذ فقال اولکم یبلغکم  
 قول نبیکم الحسن والحسین سید شباب اہل الجنۃ فان  
 صدقتمونی بما اقول وهو الحق واللہ ما تعدت کذباً منذ علمت  
 ان اللہ یمقت علیہ اھلک اور ارشاد میں منقول ہے کہ حضرت نے بعد  
 فرمایا آیا تم تک یہ حدیث نبوی نہیں پہنچی ہو کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے  
 کہ فرزند میرے سنی و حیدر سردار میں جو ان اہل جنت کے پس اگر تم سب اس  
 قول میں مجھے سچا جانتے ہو تو تمہیں تصدیق حق کی بخدا ہے عزوجل کہ جیسے مجھے  
 یقین مساموم ہوا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ غضبناک ہے اس شخص پر کہ جو دروغ کو  
 میں نے کبھی قول و روش زبان پر نہیں باری کیا ہے وان کذبتمونی  
 فان فیکم من لوس الثورۃ عتے لاخبرکم اور اگر تم مجھے اس قول میں  
 صادق نہیں جانتے ہو پس دریافت کرو تم ان لوگوں سے کہ جو تم میں ابھی  
 موجود ہیں اور جنہوں نے سنا ہے اس حدیث کو غور و زبان اقدس جناب  
 رسول خدا سے پس اگر تم ان سے سوال کرو گے تو وہ تم کو آگاہ کر دیں گے اور میں  
 ان کے نام بتاتا ہوں فان سئلوا جابر بن عبد اللہ الانصاری و اباسعد  
 الخداری وزید بن ارقم والنس بن سائل وسہل بن سعد

التَّائِيدِ يُخَيِّرُ ذَكَرَهُ عَنْهُ بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى كَرَامَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصَائِي  
اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم و انس بن مالک اور سهل بن سعد سماعی  
کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں پس ضرور یہ سب اشخاص خیر اسکی تلمذ و تلمیذ اور  
صدیق میرے قول کے ہونگے فَإِنَّهُمْ سَمِعُوا هَذِهِ الْمَقَالَةَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ أَمَّا فِي هَذَا أَحَاجُكُمْ عَنْ سَفَلِ  
دَیْ اِیْلے کہ ان سب اصحاب نے اپنے کاتون سے اس حدیث کو میرے  
اور میرے بھائی کے حق میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مکرر سنا ہے  
پس در صورتیکہ یہ حدیث صحیح ہے اور بلارپ میں بفرمودہ جناب مخیر صادق کے  
سر و ار جوامان اہل جنت ہوں تو نہایت تعجب و حیرت اسے ہے کہ یہ شرافت  
و فضیلت میری تحصیل مانع نہیں ہوتی میری خون ریزی ناحق سے اور کسی طرح  
میرے قتل سے باز نہیں آتے ہو پس بروایت صاحب قصیدہ درری حب  
وہ اشقیا کلام معجز نظام اس امام عالی مقام کا مدلل بدلائل قطعیہ شکی ملزم ہو  
ازراہ بغض و عناد کے کہنے جواب دیا کہ ای فرزند رسول مختار ہم کے نزدیک  
شرافت آپکی حسبا اور نسباً مثل آفتاب نصف النہار ثابت و روشن ہے اور  
بیان اسکا ہم سے بیکار ہے اور ہرگز آپکو مفید نہیں ہے اسیلے کہ ہم کسی طرح آپکے  
قتل سے باز نہ رہیں اور جس ذلت و خواری سے آپکے پدر بزرگوار حیدر کرار  
ہمارے بزرگوں کو جنگ اعدا اور بدر و حنین میں قتل کیا ہے اور آجنگ وہ  
آتش سوزا اور ہمارے سینوں میں شعلہ ور ہے اسی طرح آج ہم آپکو قتل کریں گے  
اور اس آگ کو آپکے قتل سے بجھائیں گے افسوس ہزار افسوس وہ سنگدل بچہ



ظلم و ستم سے باز نہ آئے آخر اُس امام مظلوم کو ہر طرف سے گھیر لیا اور راہ چارہ  
و تدبیر کی بند کر دی آہ آہ اُن اشیانے پانی تک بند کر دیا جسکے سبب سے بچے  
شدت تشنگی سے فریاد العطش العطش کرتے تھے اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَمَّكَ  
الْقَوْمُ الظَّالِمِينَ

### مجلس سبت و سوم

فِي الْمَكِّي عَنْ الصَّادِق عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَابَ الْعَبْدُ  
تَوْبَةً نَصُوحًا أَحَبَّهُ اللَّهُ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قِيلَ  
كَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ قَالَ يُنْشِئُ مَلَائِكَةً مَأْكُتًا عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوبِ  
كَامِي مِنْ جَنَابِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ قَوْلَ هِيَ كَقَرَامَايَا أَنْ حَضَرَتْ نِي  
جِسْوَقْتِ بِنْدَةُ مُوسَى ابْنِ كَنَاهُونَ سَمِعْتُ قَوْلَ خَالِصٍ كَرَامَايَا أَوْ زَادَ مَوْشِيَانِ  
مُوتَايَا تَوْحَقَّ سَجَانَةُ تَعَالَى أَسْمَاءُ وَوَسْتِ رَكْهَتَايَا وَرُودَ سَارِ الْعُيُوبِ وَتِيَا  
وَأَخْرَجَتْ مِنْ أَسْكَلِي بِرُودِهِ بُوْشِي كَرَامَايَا كَسِي نَعْمَ اصْحَابِ مِنْ سَمْعِ عَرَضٍ كَمَا كَرَامَا  
يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ بِرُشَادِهِ كَمَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا  
حَضَرَتْ نَعْمَ كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا  
بِنْدَةُ كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا  
أَسْمَاءُ كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا  
كَأَذْنَبَ لَهْ أَوْ قَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا  
ابْنِ كَنَاهُونَ سَمِعْتُ قَوْلَ خَالِصٍ كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا  
جَبَّتْ أَيْكَ سَالِسُ الْإِنْسَانِ كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا كَرَامَايَا

کھلا رہتا ہے اور توبہ قبول ہوتی ہے پس جب روح جسم سے مفارقت کرتی ہے تو  
 در توبہ بند ہوتا ہے سبحان اللہ کیا رحمت جناب باری کی نسبت اپنے بندوں  
 ہی کہ دم آخر تک بھی توبہ قبول فرماتا ہے پس مصداق اسکے حرّ ولا ورین چنانچہ  
 منقول ہے کہ جب صبح عاشوراء عمر سعد بعین مع لشکر اعدا آراستہ ہو کر آمادہ  
 و مستعد جنگ و پیکار ہوا یہ حال دیکھ کر مظلوم کریم بحجت خدا نے سامنے آنے  
 راحلہ بلند پر سوار ہو کر باوازا بلند اتنا حجت فرمائی مگر ان سنگ و لون کو  
 کچھ اثر نہ ہوا اور اپنے عناد پر مصر رہے فی اللہوف و غیرہ اِنَّہ فَلَکَا  
 رَاٰی الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْہُمْ مُصِرُّونَ عَلَی الْعِنَادِ رَجَعُ  
 اِلٰی مُعَسْکَرِہٖ وَنَادٰی یَا کِرَامُ ہٰذِہِ الْجَنَّةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُہَا وَ  
 الْحُورُ قَدْ تَزَيَّنَتْ لَکُمْ فَخَامُوا عَنِ ابْنِ زَبْدٍ کُوْبِسَ بَابُ رَوَابِیْتِ  
 لَمُوفٍ وَغَیْرَہٗ جَبَّ اِمَامُ حُسَيْنٍ عَلَیہِ السَّلَامُ سَہْ اَسْلَ قَوْمِ اَشْرَارٍ کُوْرَہٗ اَسْلَ  
 آتے نہ پایا اُس وقت طرف اپنے اصحاب کے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اسے  
 سعادت مند و دروازہ ہے جنت تمہارے لیے مفتوح ہیں اور حوران بہشتی  
 زینت کیے ہوئے تمہاری شتاق ہیں پس حمایت کرو و فرزند رسول خدا کی  
 اور سعادت ابدی حاصل کرو فِی مَقْتَلِ ابْنِ عِزِّی اِنَّہٗ کَانَ الْخُرَابِیْنِ  
 یَزِیْدُ الرَّیَاحِیِّ خَرِیْبًا مِّنَ الْحُسَيْنِ عَلَیہِ السَّلَامُ مَتَا سَمِعَ نِدَاءَہٗ  
 اَقْبَلَ عَلَیْہِ وَکَدَّہٗ بِکَبْرِ مَقْتَلِ ابْنِ عِزِّی مِّنَ مَّقْتُلِ ابْنِ عِزِّی مِّنَ مَّقْتُلِ ابْنِ عِزِّی  
 علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے واسطے جہاد کے راہ خدا میں ارشاد فرمایا  
 اور حربن یزید ریاحی نے کہ اُس وقت قریب امام حسین علیہ السلام کے تھے



وہ ارشاد فرمایا کہ اب بدوان جہاد کے اُن حضرت کو چارہ نہیں ہو اس وقت  
 قریب اپنے فرزند بکیر کے آئے وَقَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ لَا طَاقَةَ لِي عَلَى النَّارِ وَلَا  
 أَحِبُّ أَنْ يَكُونَ خَصْمِي مُحَمَّدٌ بْنُ أَحْمَدَ وَابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَى  
 کہ اسی فرزند مجاہدین طاقت اسکی نہیں ہو کہ آتش دوزخ پر حمل کر سکوں اور مجھ پرست  
 و شوار ہی یہ امر کہ فروات قیامت کو جناب رسولِ مختار و راہنہ عم اس کے جناب  
 حیدر کرار جو شفیق است گنتار سلامت پروردگار کے ہونگے دشمن میرے ہوں  
 فَقَالَ الْوَلَدُ يَا أَبَاكَ أَذْهَبَ بِنَا إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا خَيْرَ  
 وَاللَّهِ فِي الْبَقَاءِ بَعْدَهُ؟ پس پسند کر سہر خرنے جواب دیا کہ اسی بزرگوار  
 جلد مجھے بھی لعلیہ خدمتِ بابرکتِ امام حسین علیہ السلام میں قسم بخدا کہ اگر طاعت  
 زندگی نہیں ہو بعد ایسے آقائے داریں کے یعنی جنت ہمارا اس زندگی پر کہ ایسا  
 سردار کو نہیں قتل ہو اور ہم غلام زندہ رہیں شَرَّ أَنْ هُمَا تَخَيَّاعَنْ عَسْكَرِ ابْنِ  
 سَعْدٍ كَأَنَّهُمَا يُرِيدَانِ أَنْ يَخْلَعَا عَسْكَرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 لَمَّا هُمَا هَزَا فَرَسَيْهِمَا وَأَقْبَلَا خَوَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَا يَفْتِيلَانِ  
 أَقْدَامَهُمَا؟ پس دونوں معاً دھمدا ہم مشورہ کر کے لشکرِ سعد سے اس طرح  
 نکلے کہ سب کو گمان ہوا کہ یہ دونوں بقصد جنگ اپنے لشکر سے جدا ہوئے ہیں  
 اور لشکرِ امام حسین علیہ السلام پر حملہ کرنی کے پس دونوں بزرگوار اپنے گھوڑوں  
 بڑھا کر خدمتِ امام حسین علیہ السلام میں پہنچے اور قدم مبارک اُن حضرت  
 گریزے اور بوتے لیتے تھے فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَنْ أَنْتَ قَالَ الْحُرَيْثُ  
 رَسُولُ اللَّهِ أَنَا الَّذِي مَنَعْتُكَ عَنِ الْمَيْدِ وَجَجَعْتُ بِكَ إِلَى كَرْبَلَا

پس جناب امام حسین علیہ السلام نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ تم کون ہو اور مقصود تمہارا کیا ہے حرم کی کہ یا بن رسول اللہ فدوی وہ عاصی ہے کہ جسے آپ کو اور کسی ہمت جانے نہ دیا تھا اور حضرت کو ہر طرف سے منع کر کے صحرا سے کر لیا چوںچہ یا واللہ یاسیدی ما علمت ان القوم یبلغون فیک لای ہذا المبلغ قد جئت نائبا عما کان منی واریدا وایسک بنفسی وولدی فکل تری لے من وکیفہ اور اے سید و آقا میرے قسم نجد کہ یہ فدوی ایسا نہ جانتا تھا کہ جیسا یہ اشقیاء آپ سے بظلم و ستم پیش آئے ہیں اور مجھے ہرگز گمان اسکا نہ تھا کہ فرزند رسول مختار پر وہ جو روحفا کرے گی کہ کوئی کافر بھی کسی مسلمان پر وہ جو روستم نہیں کرتا ہی نہیں یہ بندہ معترف اپنے قصور پر اور تائب قدم مبارک پر پڑا ہی اور چاہتا ہوں کہ جان اپنی ان قدموں پر مع فرزند کے شاکر و نایا میری توبہ قبول ہو فقال الحسن بن علیہ السلام ان ثبت تاب اللہ علیک فرفع راسہ الی السماء و قال الک هو هذا عبدک وابن عبدک یتوب الیک وانت التواب الرحیم پس یہ مسکر جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے حرام اگر توبہ کرتا ہی تو حق سبحانہ تعالیٰ توبہ تیری قبول کرے گا پس یہ فرما کر سر اٹھڑ آسمان کے بلند کیا اور جناب احدیت میں عرص کی کہ اے خداوند غفار یہ بندہ تیرا تائب ہے ہر طرف تیرے امیدوار ہوں کہ اپنے فضل و کرم سے توبہ اس بندہ کی قبول کرادے گا ہوں سے اسکے درگزر کہ توبہ تو اب ازیم ہے فقال الحسن بن رسول اللہ اؤمرنی حتم اقل بین یدیک مع ابی



فَالْمَشْهُورُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا حُزْرًا لَا تَجْعَلْ حَتَّى تُقْتَلَ أَصْحَابًا  
 وَغَشِيرَةً لِأَنَّكَ ضَيْفٌ بَيْنَ حَبِيبٍ حَرْتُهُ حَضْرَتُكَ وَأَبْنَاءُ رَاضِي بِأَيِّ حَرْصٍ كِي  
 كَرَامَتِ رَسُولِ اللَّهِ ابْنِ غَلَامِ اسْمُهُ دَارِي كَمَا مَعَ غَلَامِ زَادَهُ كَمَا حَضْرَتُكَ بِرَفْدِ  
 بِرْسِ شَهِيدِ دَارِي كَمَا أَسْرَ رَحِيمِ ابْنِ رَحِيمِ تَعْرِفُ مَا كَرَامَتُكَ وَتَقْتُلُ كَرَامَتُكَ  
 بِرَفْدِ دَارِي وَرَفْدِ دَارِي مِيرِ شَهِيدِ مَوْلَانِ اسْمُهُ كَمَا تَوْهَمَانِ بِهَارِ دَارِي فَتَقْتُلُ  
 يَا سَيِّدِي إِنِّي أَرَجُو أَنَّ أَفْدَى نَفْسٍ بَيْنَ يَدَيْكَ قَبْلَ أَصْحَابِكَ كَمَا كُنْتَ  
 خَرَجْتُ عَلَيْكَ حَرْتُهُ حَرْصُ كِي كَمَا دَارِي دَارِي مِيرِ كَمَا مَعَ غَلَامِ زَادَهُ وَنَدَارِ كَمَا  
 كَمَا حَبْرُ حَرْصِ سَبْ أَعْدَاتِ حَضْرَتِ كَامِنِ سَدْرَاهُ هُوَ أَتَاهَا وَرَأَيْتُ بِرِ مِيرِ مَعَالِ  
 أَيَّامُهَا ابْنِ سَبْ أَصْحَابِ تَعْرِفُ مَا كَرَامَتُكَ وَتَقْتُلُ كَرَامَتُكَ بِرَفْدِ دَارِي  
 رَاضِي وَنَحْوِ شَنُودِ هُوَ فَتَقَالُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا حُزْرًا بَرُّ زَبَارِكُ اللَّهُ  
 نَبِيكَ فَحُلْ عَلَى الْقَوْمِ مَعَ وَلَدِهِ وَيَقْتُلَانِ مِنْهُمُ رَجُلًا بَعْدَ رَجُلٍ  
 وَفَارِسًا بَعْدَ فَارِسٍ حَتَّى قَتَلَا خَلْقًا كَثِيرًا وَمَقْتَلَةً عَظِيمَةً بِرِ حَبِ  
 حَضْرَتِ نَعْرِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ  
 وَرِ سَعَادَاتِ اِبْدِي تَعْرِ فَا زَمَانِ سَعَادَاتِ سَعَادَاتِ اسْمِ قَهْدِ نَبِيكَ مِينَ تَعْرِ  
 بِرِ كَتِ عَطَا فَرَا تَعْرِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ حَرْصِ  
 أَتَقِيَا بِرِ كَمَا دَارِي مِيرِ وَنَحْوِ شَنُودِ هُوَ فَتَقَالُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 أَتَقِيَا بِرِ كَمَا دَارِي مِيرِ وَنَحْوِ شَنُودِ هُوَ فَتَقَالُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 سَيِّدَانِ كَارِ زَارِ مِينَ اِنْبَارِ لَكَ دَارِي فَتَقْتُلُ كَرَامَتُكَ بِرِ حَبِ حَرْصِ حَرْصِ  
 وَحَالُوا ابْنِ الْحُسَيْنِ وَوَلَدِهِ وَنَحْوِ شَنُودِ هُوَ فَتَقَالُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرِّمَاحُ وَالْقَوْهُ حَبِذَا عَلَيَّ الرَّمَضَانُ حَبِذَا اَفْسَرَانِ اشْكُرُ اَعْدَانِي وَكَيْفَا كَرَامِي  
 و دونوں شیر و شیر تلوارین بکڑ کر جس صفت پر جا پڑتے ہیں ایک کو اُس صفت پر  
 زندہ نہیں چھوڑتے ہیں پس بعد مشورہ کے ایک جماعت اشقیاء شکر عمر سعد  
 ورمیان بکیر و حر کے حامل ہو گئی اور باب کو بیٹے سے جدا کر دیا اور جسم بکیر  
 اس قدر نیز سے مارے اور تیر بار ان کیا کہ بسبب کثرت زخمیہ مارے کاری کے  
 وہ جری غصیت ہو کر گھوڑے سے زمین گرم پر گر پڑا فتنہ علیہ الحزن فظفر  
 تَحْتَ سَنَابِلِ الْخَيُْولِ رَمِيْلًا يَدِمَانِيهِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَيَّ قَضَائِهِ  
 وَيَا لَيْتَهُ فُجِّلَ عَلَيَّ الْقَوْمِ وَهُوَ يَكْبِي عَلَيَّ وَلَدِي بِكَاءِ الشَّكْلِ يَدِي وَكَيْفَا  
 حر نے اُن اشقیاء پر حملہ کیا اور سکو گرد سے بکیر کے مار کر شہا و یا ہیانتا کہ لا  
 اُس سعاد و تمند کی پوچھے و کیا کہ لاش اُس پارہ بیکر کی بال بال ستم اسبان  
 آلودہ بخون ہی ہیں یہ حال و کیا کہ شکر کرتا ہوں میں اُس خداوند  
 جلیل کا جس نے مجھے محبت فرزند رسول خدا میں مبتلا بمصائب و بلا کیا اور  
 لاش اپنے فرزند کی چھوڑ کر پھر اُس قوم نابکار پر حملہ کیا اور حر مصیبت  
 و جدائی بکیر ربا و از بلند شل زن اس پر مردہ کے روتا جاتا تھا و کو بزرگ  
 يَضْرِبُهُ حَتَّى غَفَسَ وَامْهَرَهُ فَوَقَعَ عَلَيَّ الْاَرْضُ فَطَعَنُوْهُ بِالرِّمَاحِ  
 وَخَرَّبُوْهُ بِالسُّيُوفِ فَنَادَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي رَسُولِ اللّٰهِ  
 کہ دیکھے پس حرجی سے گرم جاوتے کہ ناگاہ ایک شقی نے گھوڑے کو  
 اُس دنیا کے پے کیا اور حر زمین پر گر پڑے پس گرتے ہی اُس سعادتمند  
 اشقیاء نے نیزہ و شمشیر ایسا زخمی کیا کہ حر جان بلب ہوئے اور آواز دی



کہ سلام آخری میرا ہوا آپ پر ای فرزند رسول خدا میری خیریت ہے فقط عوا  
 راسہ و رموہ الی الحسین علیہ السلام فقام الحسین حزیناً  
 بکیاً و اخذ راسہ و جعل یمسہ الدما عن وجہہ یمسہ یدیلہ و یقول  
 پس اُن اشقیائے سر اُس دیندار کا تن سے جدا کیا اور طرف امام حسین  
 علیہ السلام کے چہنیکہ یا جب حضرت نے سر حر کا زمین پر دیکھا آپ بنفس  
 نفیس محزون و مغموم روتے ہوئے آگے بڑھے اور سر اُس نیک انجام کا  
 زمین سے اٹھا کر اُسکے عمامہ سے خون چہرہ نورانی حر سے پوچھتے جاتے تھے  
 اور بحسرت طرف منہ کر کے دیکھ فرماتے تھے اے اسد من اسود  
 اللہ یدب عن حرّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فوا اللہ  
 ما اخطأت اُمّک حین سمّیتک حرّاً امض الی الجنان فانّ حرّاً  
 من النیران افسوس صد افسوس کہ ایک شیر شیران خدا سے جو حمایت  
 کرتا تھا، والا و رسول خدا کی شہید ہوا ای حرقم خدائے عز و جل کہ مان نہ  
 تیری کیا خوب کیا کہ نام تیرا حر رکھا اب تو بے تامل داخل جنت ہو کہ تو  
 آتش و زنج سے آزاد ہی آہ مومنین سنا آپ نے کہ حضرت نے سر  
 حر کا اٹھا کر خون پاک و صاف کیا اور اُسکی مفارقت پر گریہ و بکا کیا مگر  
 افسوس تیرا افسوس حال مظلومی و یکسوی پر اُس جناب کے کہ اُنکا  
 سرا قدس اٹھانے والا کوئی نہ تھا بلکہ اعدائے اسی طرح خاک و خون  
 آلودہ نوک نیزہ پر بلند کیا اور آواز قد قیل الحسین کی بلند کی ہاے افسوس  
 اسوقت فرزند بیمار اُن حضرت کے غش میں پڑے تھے اور سب اصحاب

واقربا بدن بارہ پارہ ریگ گرم کر بلا پر خاک و خون میں آلودہ شہید ہو چکے تھے اَلَا  
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس سب و چهارم

فِي الْبَحَارِ وَالْأَمْثَالِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ شِيعَتَنَا  
أَنَّهُمْ يَتَأَمُّونَ مِنْ أَعْدَائِنَا قِيَمَتَنَا وَلَا تَأْكُلُهُمْ بِحَارِ الْأَنْوَارِ وَالْمَالِ  
جَنَابِ صَادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ يَقُولُ إِذَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
أَنَّهُمْ يَتَأَمُّونَ مِنْ أَعْدَائِنَا قِيَمَتَنَا وَلَا تَأْكُلُهُمْ بِحَارِ الْأَنْوَارِ وَالْمَالِ  
بَيْنَ مَا تَحْتَهُ هَارِ سَمِعْتُ أَعْدَاءَ كَيْدِ بَدْبِ هَارِ مَحَبَّتِ كَيْدِ أَوْرَمِينَ أَيْ شِيعَتِنَا  
كَيْسِ طَرَحِ كَارِجِ وَالْمُهْنِ بِيَوْمِجَا هِي شِيعَتُنَا صَافِدُ خُلُقُوا مِنْ قَاضِي  
حَلِيتُنَا وَنَحْنُ ابْنُورِ وَلَا يَتَنَارُ صَوَابِنَا ائِمَّةٌ وَرَضِينَا هِي شِيعَةُ حَزْرَتِهِ  
حَزْرَتَنَا وَكَيْسُ هَمْسُ وَرَتَا شِيعَةُ هَارِ أَسْ خَاكِ پَاكِ سَمِعْتُ خَلْقَ كَيْدِ  
بَيْنِ جَوْنِجِ رِجِ هِي تَجِي هَارِ خَلْقَتِ سَمِعْتُ خَمِيرِ اُنْكِ خَاكِ كَا هَارِ نَوْرِ وَا لَيْتِ  
مُؤَا هِي لِسِ شِيعَةُ هِمِ ائِمَّةُ مَدِي كَيْدِ اِمَامِ بُونِ پَرِ رَاضِي وَخُوشِ مَدِينِ اَوْرَمِ  
اُنْكِ شِيعَةُ بُونِ پَرِ رَاضِي بَيْنِ اَوْرِ هَارِ شِيعُونَ كُو هِمِ اَسْدَرِجِ مَحَبَّتِ هِي  
كَمِ هَارِ رِجِ وَالْمِ سَمِعْتُ وَمَحْزُونِ بُونِ اَوْرِ هَارِ خُوشِ وَسُرُورِ  
خُوشِ وَسُرُورِ بُونِ وَحْنِ نَتَا لَمْ يَتَا لَمْ وَنَطْلِعِ عَلَى اَحْوَالِ هِمِ  
فَشِيعَتُنَا مَعْنَا لَيْفَارِ قُونَا وَلَا نَفَارِ مِنْهُمْ لَانِ رَجْعِ الْعَبْدِ اِلَى  
سَيِّدِهِ اَوْرَمِينَ هِي اَسْقَدِ مَحَبَّتِ هِي اَيْ شِيعُونَ سَمِعْتُ اَكْرَا نَكُو كَيْسِ طَرَحِ  
رِجِ بُونِ تَوَانِجِ رِجِ وَالْمِ سَمِعْتُ هِي رِجِ بُونِ اَوْرَمِ حَالِ اَسْتِ رِجِ وَسُرُورِ



اُنکے مطلع و آگاہ ہوتے ہیں اور کوئی حال اُنکا ہم پر مخفی نہیں ہے پس شیعہ ہمارے  
ہمارے ساتھ ہیں اور ہرگز ہم سے جدا نہ ہونگے اور نہ ہم اُنسے جدا ہونگے اور وہ سب  
کیونکر ہم سے جدا ہوں اور سوا ہمارے کہاں جائیں کہ وہ بدل و جان ندامت میں  
ہمارے اور رجوع ہر غلام کی طرف اُنکے آقا و مولا کے ہوتی ہی اَللّٰہُمَّ حَرِّحْ  
شِيعَتَنَا مِنَّا وَمُضَاهَا فِیْنَ الْیَکْنَا فِیْ ذِکْرِ مَصِیْبَاتِنَا قَبْلَکَ اَوْ تَبَاکَ اِسْتَعِیْذُ  
اَللّٰہُ اَنْ یَّعَذِّبَہُ بِالْاِثْمِ الرَّاوی کہتا ہے کہ جب حضرت ایسے کلمات شفقت  
پر نسبت اپنے شیعوں کے فرما چکے تو بعد اُنکے دست حق پرست واسطے دعا کے  
اُٹھائے اور درگاہ اُنسی میں یہ دعا کی کہ اے پروردگار عالم اسید و ارمیوں  
تیرے فضل و کرم سے کہ تو ہمارا تحیہ ہو نچا ہمارے شیعوں کو اور اُنکو کہ جو  
منسوب ہیں ہماری طرف بعد اُنکے فرمایا کہ ایہا الناس جو مومن یا دکرے  
ہمارے مصائب کو اور ذکر کرے اُن جو روستم کا جو ہاتھ سے اعدائے دین کے  
ہم اہل بیت طاہرین پر گزرے ہیں پس وہ مومن روستے یا صورت ہی روئے  
و اُسے کی بنائے حق سبحانہ تعالیٰ کو حیا آئیگی اُس مومن پر عذاب کرتے ہوئے  
یا تش و دوزخ پس مومنین تصور کیجئے کہ کیسے غلامان حیدری اور شعیان  
جعفری وہ بزرگوار تھے کہ بن دینداروں نے روز عاشورا معرکہ کربلا میں  
جانب اپنی امام حسینؑ پر قدا کی عجب سعادت مند تھے وہ سب دیندار کہ محبت  
فرزند رسول مختار میں بوقت جنگ و کارزار مطلق اُنکو خیال ہلاک ہونے  
اپنے خیال و اطفال کا نہ تھا یا وصف اُنکے کہ تبین شبانہ روز کے بھوکے  
اور پیاسے تھے لیکن شکایت نشانی و گرسنگی سے زبان کیسی آشنا نہ تھی اور

ہر ایک ہزار باشتیاق ملاقات پروردگار برعکس نیزہ و تیر اپنے سینہ پر لیتا تھا اور ہر زخم شمشیر پر مطائبہ و خوش طبعی کرتا تھا سبحان اللہ کیا مہار و ہر ایک رفقا فرزند حیدر کرار کے کہ جب ان ولیرون کو معرکہ کر بلا میں کسی لاکھ ہزار و سوار سے مقابلہ آپڑا اپنے ہتھیار اپنے مثل زرہ اور خود و سپہر زمین پر چھینکے اور سینے اپنے بچاے سپہر سامنے کر دیے اور مثل شیر غضبناک کے اُس قوم اعدا ایک نے بعد و دوسرے کے حملہ کیا اور ایک ایک دیندار نے بہت سے اشیاء کو فی النار کیا غرض کہ انصار امام حسین علیہ السلام نے اُس روز وہ توار کی کہ کیا و مجال انکار نہیں ہی اور تا قیامت یہ سانحہ عجیب یادگار رہیگا فی الجار و غیرہ ائمہ بعد قتل بریر بن خضیر الحمد للہ اری رضی اللہ عنہ برز و ہب بن عبد اللہ الکلبی و کانت امۃ و زوجۃ معہ فی الطفت چنانچہ بحار الانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب بریر بن خضیر رضی اللہ عنہ اُس امام کو نہیں پر فدا ہو چکا تو بعد اُنکے وہب بن عبد اللہ کلبی کہ مان اور زوجہ اُس نوجوان کی بھی روز عاشورا کر بلا میں موجود تھیں آمادہ جہاد ہوئے فقالت لہ امۃ یا فلذہ کیدی اما اثر الی ابن سیدائے قاطیۃ الزہر آء صلوات اللہ علیہا فانہ اسیر بین الاعدا فقتلہ و انصر ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ پس جب اصحاب حضرت کے ایک بعد دوسرے کے اپنے آقا پر فدا ہوئے گئے اُس وقت مان نے وہب کی وہب سے کہا کہ ای بارہ جگر ای نور نظر آیا دیکھتا ہی تو کہ جگر گوشہ قاطیۃ زہرا آج مصیبت عظمیٰ میں مبتلا ہی اور ہر طرف



اعدائے دین نے محاصرہ کیا اور راہ چارہ بند کر دی ہے پس ای فرزند آما وہ ستمگر  
 اور نصرت دہ دکر فرزند رسول خدا کی فقام وھب مسر عا و استاذن  
 من الحسین علیہ السلام فقال له الحسین ایھا الشائب کیف  
 اذن لك اعل امتا تکر ذلک پس پرستے ہی وہب آما وہ جہاد و  
 اور امام حسین علیہ السلام سے نصرت جہاد طلب کی حضرت نے فرمایا کہ ای  
 نوجوان میں تجھے کیوں کرا جازت مرگ دون شاید کہ مان تیری اسپر انسی ہو اور  
 ہمارے تیری اُسے دشوار ہو قال وھب یا سیدی وھی تحت قتلی  
 فی نصرت ابن رسول اللہ و امرتنی بہ فاذن له وہب نے عرض کی  
 کہ اوسید و اقا میرے مان نے میری کہ وہ جان و دل سے کنیز ہر اپنی مجھے  
 واسطے اس سعادت ابدی کے ارشاد کیا اور خدا موتا میرا حضرت پر باعث  
 اُسکی خوشنودی و رضا کا ہی یہ سنکر حضرت نے وہب کو اجازت جہاد و  
 پس وہب میدان کارزار میں سامنے لشکر اعدائے کھڑے ہوئے اور چند  
 اشعار رجز میں پڑھے فحمل علیہم کالیت المغضب علی شیباء  
 وھم یفرون منہ کالمعنی من الاسد حثی قتل منھم جماعۃ  
 کثیرۃ پس اُس نوجوان نے بعد رجز کے مثل شیر غضبناک اُس قوم سفاک  
 حمل کیا اور ہتھیت و جلالت سے اُس دلیر کی ایک بھی انہیں سے سامنے  
 ہو کر نہ لڑا بلکہ وہ اعدا خوف سے اُس جبری کے ایسا بھاگتے تھے کہ جیسے بکرا  
 خوف سے شیر کے بھاگتی ہیں یہاں تک کہ اُس دلیر نے ایک جماعت کثیرہ  
 کتارنا بکار کو فی النار کیا فجمع الی امته و زوجتہ و قال لامثہ یا اذکاء

اَرْضَيْتِمْ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ يَا وَهْبُ مَا رَضَيْتُ مِنْكَ اِذْ تُقْتَلُ بَيْنَ يَدَيِ  
 ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ بِسِجِّبٍ لِبَعْضِ اشْقِيَا كُوفِي النَّارِ كَمَا اَوْ بَعْضُهُ رُوِيَ بِفَرَارٍ هُوَ قَتْلُ  
 وَهُوَ سَاعِدٌ سَمَدٌ ابْنِ مَانٍ اَوْ زَوْجُ كَيْسٍ اَيَا اَوْ كَمَا اَيَا اَمَانِ جَانِ اَيَا اَبِ مَجْدٍ  
 رَاضِي وَخَوْشَنُو دَهْلُو مَيْنِ يَمْنِي مَيْنِ سَطَابِقِ حَكْمِ اَيْكِي اَنْ اشْقِيَا سَلَا اَوْ اَكْثَرُ وَكُو  
 وَاصِلِ حَبْنَمِ كَمَا اَوْ رُوِيَ بِسِجِّبٍ نَعِي جَوَابِ دِيَا كَمَا اَيَا نُوْرِ نَظَرِ مَيْنِ سِرْگَزِ تَجْمِ سَلَا اَبِي رَاضِي  
 نَمِينِ مَعْنِ جَبْتِكِ تَجْمِ سَانِي قَرْزَنْدَرِ سُولِ فَمَتَارِ اَوْ رُوِيَ بِسِجِّبٍ رَا كَرِ اَرْكَ شَهِيدِ نُوْكِي  
 نُوْكِي فَقَالَتْ زَوْجَتُهُ يَا لِلَّهِ عَلَيْكَ لَا تَفْبَعْنِي فِيْ نَفْسِيَا فَقَالَتْ لَهَا اَعْلَمُ  
 يَا بَنِي لَا تَسْمَعُ مَقَالَهَا وَارْجِعْ اِلَى الْاَعْدَاءِ فَاَنَّا لَا تَمَالُ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ  
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَا يَرْضَانِيْ بِسِجِّبٍ يَنْكُرُ سِرْگَزِ سِيَوْقِ وَهْبٍ نَعِي قَصْدِ  
 سِيَا اَنْ قَتَالَ كَمَا اَيَا اَسِي اَتْنَا مَيْنِ زَوْجِ وَهْبٍ نَعِي كَمَا اَيَا قَسْمِ سِرْگَزِ خَدَا كِي اَيَا وَهْبٍ  
 تُوْمَرِ نَعِي نَبَا اَوْ مَجْمِ اَيْنِ مَاتَمِ مَيْنِ نُوْرَا مَادِرِ وَهْبٍ نَعِي سَانِ سِرْگَزِ اَيْنِ قَرْزَنْدَرِ  
 كَمَا اَيَا اَيْبَارِ سِرْگَزِ كَامِ اسْكَانِ سُنْ كَمَا عَوْرَاتِ نَاقِصِ اَبْلِ مَعْنِ جِلْدِ شَكْرِ  
 اَعْدَا پَرِ حِلْمِ كَرَا اَوْ رَجَانِ اَيْنِ قَرْزَنْدَرِ سُولِ خَدَا پَرِ خَدَا قَسْمِ سِرْگَزِ اَيَا كَمَا سِرْگَزِ جَنَابِ سُولِ  
 شَاغِ رُوْزِ جَزَا تِيرِ شَفِيعِ نُوْكِي جَبْتِكِ كَمَا تُوْقَلِ مَعْنِ رَاضِي وَخَوْشَنُوْزِ كَرِ  
 قَتَلَ وَهْبٍ عَلَيَّ الْقَوْمِ وَغَاصَ فِيْ بَحْرِ الْقِتَالِ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ خَلْفًا  
 كَثِيرًا فَقَطَعَ مَلْعُوْنٌ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ زَوْجَتُهُ خَرَجَتْ مِنَ الْخِيَامِ  
 حَاسِرَةً الرَّاسِ حَافِيَةً الْاَقْدَامِ وَاقْبَلَتْ نَحْوَهُ وَقَالَتْ لِنَفْسِي  
 لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ قَاتِلُ دُوْنِ الطَّيِّبِيْنَ بِسِجِّبٍ وَهْبٍ اُسِيَوْقِ سِيَا  
 كَارِزَا مَيْنِ اَيَا اَوْ رِيَايَ قَتَالَ مَيْنِ غُوْطِ زَنْ مَعْنِ اَوْ رِيَايَ سَلَا اَبِي اَشْقِيَا كُو



آوارا بدار سے راہی سفر کیا اور اسی طرح سے وہ شیر و لیر سرگرم جہاد تھا کہ ایک  
 ملعون نے کمین گاہ سے ایسی تلوار ہاتھ پیردہب کے ماری کہ دونوں ہاتھ اس  
 نیدار کٹ کر گر پڑے جب زوجہ وہب نے یہ حال اپنے شوہر کا دیکھا بتایا  
 سر و پا برہنہ خیمہ سے باہر نکل آئی اور اپنے تئیں اپنے شوہر کا ہونچایا اور آواز  
 دی کہ اے وہب جان میری قدامت میرا بے دیر نہ کرو چاہے فرزند رسول خدا کی  
 نصرت و مدد کر کے جان اپنی اُن حضرت پر نثار کرو **وَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**  
**لَا يَرْدُّهَا إِلَى النَّسَاءِ فَاْخَذَتْ بِجَانِبِ ثَوْبِهِ وَقَالَتْ لَنْ اَعُوذُ وَ**  
**تَمَوْتُ مَعَكَ** پس جب وہب نے دیکھا کہ زوجہ انکی میدان میں نکل آئی  
 تاب نہ لاسکے چونکہ مقدمہ ناموس کا تھا قریب اسکے آکر بہت سمجھایا کہ کٹھی  
 خیمہ اہل حرم میں پھر جائے لیکن زوجہ وہب نے دامن اپنے شوہر کا پکڑ لیا اور  
 کہا کہ میں ہرگز اب خیمہ میں نہ جاؤنگی بلکہ تمہارے ساتھ فرزند فاطمہ زہرا پر  
 فدا ہونگی **اَءَمْ مُؤْمِنِينَ** عجب مصیبت تھی روز عاشورا مظلوم کربلا پر کہ عورت  
 بھی حال اُن حضرت کا نہ دیکھا جاتا تھا جاہلی تھیں کہ جان اپنی فرزند رسول خدا  
 فدا کریں **فَلَمَّا رَأَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِكَ نَادَى يَا أُمَّةَ اللَّهِ**  
**جُزِئْتُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ خَيْرًا فَارْجِعِي إِلَى الْخَبَاءِ فَلَمَّا سَمِعَتْ الضَّعِيفَةُ**  
**قَوْلَهُ انْصَرَفَتْ** پس جب امام حسین علیہ السلام نے دیکھا کہ زوجہ وہب  
 خیمہ میں نہیں جاتی ہر آواز دی کہ اے کنیز خداحق سبحانہ تعالیٰ تمہیں عوض اس  
 محبت و مروت کا کہ جو تم نے ہم اہل بیت رسول خدا کے ساتھ کی ہے جزیائے خیر  
 و عطا فرمایا اب مناسب ہے کہ طرف خیمہ گاہ کے پھر جا پس سنتے ہی ارشاد

اُن حضرت کا اُس سیدہ نے دایع شوہر کا چھوڑ دیا اور داخل خیمہ حرم محترم  
 ہوئی فَبَيْنَا كَذَلِكَ اِذْ حَمَلَ الْقَوْمُ عَلٰى وَهْبٍ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَمَكَانٍ  
 وَقَتْلُوهُ بِالسُّيُوفِ وَالسِّتَانِ فَلَمَّا رَأَتْ زَوْجَتَهُ ذٰلِكَ اَقْبَلَتْ اِلَيْهِ  
 بِالْكِيَّةِ نَادِيَةً بِسِ اسى اُنماين اُن اشقیانے وہب کو ہر طرف سے گھیر کر تیر  
 و نیزہ و شمشیر سے قتل کیا جب زوجہ وہب نے اپنے شوہر کو شہید ہوتے دیکھا  
 خیمہ سے نکل کر پستی روتی ہوئی لاش شوہر پر پہنچی فَاخَذَتْ رَاسَهُ فَيَجْرِي  
 وَتَمْسَحُ الدَّمَّ عَنْ وَجْهِهِ وَنَبْكِ وَتَنْظُرُ اِلَى عُقْبَتَا رَاى الشُّرْمُ الْمَلْعُونِ  
 ذٰلِكَ قَالَ لِمَوْلَاكِ اِصْبِرْ يَهَا فَضَرَبَ عُمُوْدًا خَشَدًا خَشَدًا وَقَتْلَاهَا بِسِ  
 مؤمنہ زمین پر بیٹھ گئی اور بتیاب ہو کر سرد وہب کا زمین سے اٹھا کر اپنی آغوش میں  
 رکھا اور خون چہرہ پر نور وہب سے چھپتی جاتی تھی اور کسرت و یاس منہ کو  
 اس سعادتمند کے دیکھتی تھی اور روتی تھی کہ تاکاہ شرم ملعون نے اپنے غلام سے  
 کہا کہ کیا دیکھتا ہے تو جلد اس عورت کو قتل کر پس اس ملعون نے بموجب حکم  
 اس شقی کے ایسا کرنا ہی سر پر اس تم سیدہ کے مارا کہ سر اسکا شکستہ  
 ہو گیا اور اُس وقت وہ مؤمنہ راہی جنت ہوئی منقول ہے کہ زوجہ وہب سے  
 پہلے کوئی عورت ہر بیان مظلوم کر بلا سے قتل نہ ہوئی تھی فَقَطَّعُوا رَاسَ وَهْبٍ  
 وَرَمَوْهُ اِلَى عَسْكَرِ الْحُسَيْنِ فَاخَذَتْ اُمُّهُ رَاسَهُ وَتَنْظُرُ اِلَى  
 وَجْهِهِ وَتَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَيَّضَ وَجْهِيْ وَسَرَّ قَبِيْ بِشَهَادَتِكَ  
 پس سر اس شہید راہ خدا کا اُن اشقیانے کاٹ کر طرف لشکر امام حسین علیہ  
 السلام کے چینکدیا پس ماور وہب نے سر اپنے فرزند کا اٹھا کر اپنے سینہ



لگایا اور منہ اسکا دیکھ کر کہا کہ اے نور نظر شاکر کہی ہوں میں اُس خداوند جلیل کا کہ  
جس نے مجھے بسبب تیری شہادت کے سُرخروا اور مسرور کیا قُرْمَتِ رَاسِ وَلَدِہَا  
إِلَى عَسْكَرِ الْأَعْدَاءِ وَآخَذَتْ عَمُودَ الْخِيَمَةِ وَخَضَعَتْ قَائِلَ وَلَدِہَا  
فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أُمُّ وَهْبٍ أَنْتِ وَوَلَدُكِ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِہِ قَاصِدِي وَارْجِعِي قُرْمَتِہَا  
إِلَى الْخِيَمَةِ بِأَكِيَّةٍ بَعْدَ أَنْ تَكُنِي مَدْرُوبَةً لِمَا فِي بَطْنِہَا مِنْ تَضَاعُفِ  
كَرْمِہِ بَيْنَ أَسَہِہِ وَابْنِہِ بَيْنَ بَعْدِ أَنْ تَكُنِي مَدْرُوبَةً لِمَا فِي بَطْنِہَا مِنْ تَضَاعُفِ  
حَمَلِہَا أَوْ قَاتِلِ وَهَبِ كَوَقْتِہَا قَاتِلِہَا عَامِلِہَا السَّلَامُ نَمُو كَمَا لَمْ يَنْدُرْ  
مَادْرُوبِہَا كِي وَكَيْفَ فَرَمَا يَا كَلَامِہَا ضَعِيفُ سَعِيدِہَا تَوَاوَلْ فَرَزَنْدِہَا تِيرَاسَا تَحْضَابِہَا  
مَرْحُومِہَا خَدَامِہَا كِي بِرُوزِ حَشْرِ حَشْوِہَا بُونِگِہَا لِيَكُنِہَا ابْنَہَا وَتَقْتِ صَبْرِہَا شَكْرِہَا تَجَبُّہَا  
لَا زِمِہَا كِي صَبْرِہَا خِيَمِہَا اہْلِ حَرَمِہَا بَحْرِہَا بَسْمِہَا مَوَافِقِہَا ارشَادِہَا حَضْرَتِہَا  
وہ سعادتمند روتی ہوئی داخل خیمہ حرم محترم ہوئی آہ مؤمنین مادرِ وہب  
اُس وقت حضرت نے دلاسا دیکر طرف خیمہ گاہ کے پھیرا مگر افسوس ہزار  
افسوس حال پر جناب زینب و ام کلثوم کے کہ اُن ستم رسیدون کا بعد  
شہادتِ مظلوم کر بلا کے کوئی دلاسا دینے والا نہ تھا بلکہ عوضِ دلا سے کے  
اعدائے خیموں میں آگ لگا دی اور اسبابِ لوٹ لیا اور اسیر و مقید کر کے  
بلو اے عام میں بے پردہ کیا جیسا کہ معصوم فرماتے ہیں السَّلَامُ وَعَسَا  
النَّسْوَةُ الْبَارِزَاتِ سَلَامُہَا بُونِہَا مَحْذَرَاتِہَا عَصَمَاتِہَا بِرُجُوبِہَا مِہَا بے پردہ

کی گئیں اور نیکو و ستم خیموں سے نکالی گئیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

### مجلس ست و چہم

فِي الْبَحَارِ وَغَيْرِهِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ يَأْخُذُونَ رَجُلًا لَيْسَ لَهُ عَمَلٌ حَسَنٌ وَيُسَوِّدُونَ

إِلَى جَهَنَّمَ بَحَارَ الْاَلْوَارِ وَغَيْرِهِ مِنْ جَنَابِ عَادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ قَوْلَهُ

كَهْ فَرَمَا اُنْ حَضْرَتِ نِي جِيَا قِيَا سَبِيَا بُو كِي اَو رِي نَسَبَتِ هَرْ نِيَا وَ بَد كِي اَحْكَامِ

پُر و ر و گار جاری ہونگے اُس وقت ایک شخص کو کہ اُسکے اعمال میں ایسے اعمال

حسہ ہونگے کہ نافع ہوں سوائے ایک عمل کے اور اُسے فرشتے عذاب کرتا

کر کے طرف و وزخ کے پھیلین گے فَيُنَادِي مَنَادٌ قِفُوا يَا مَلَائِكَتِي فَإِنَّ

لَهُ أَمَانَةً عِنْدِي فَيُعْطِي لَهُ دُرَّةً بَيْضَاءُ يُضِيئُ مِنْ نَوْرِهَا الْمُحْشَرُ

پس اسی اثنا میں جانب پر و ر و گار سے منادی ندا کرے گا کہ ای ملائکہ ابھی قف

کر و کہ اس مرد گنہگار کی ہمارے پاس ایک امانت ہے پس ملائکہ حکم خدا توقف



عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاذْهَبْ بِهَا عِنْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ لِيَقْوَمُوا مِنْهَا  
 پس چاہے اب میں اس مرد گنہگار کے جانب پروردگار سے یہ ارشاد ہو گا کہ اے  
 بندہ میرے یہ دُزبے با حقیقت میں ایک اشک ہی کہ ایک مرتبہ مصائب  
 امام حسین علیہ السلام میں تیری آنکھ سے نکل کر تیرے رخسار سے جاری ہوا تھا  
 اب اس موتی کو سب انبیاء اور اوصیاء کے پاس لے جا اور ہر ایک سے  
 قیمت اسکی دریافت کر کہ کیا ہی قیمت ہے مَعَهَا عِنْدَ أَدَمَ صَفْوَةَ اللَّهِ وَ  
 نُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَإِسْمَاعِيلَ ذِي بُرْءٍ اللَّهِ وَمُوسَى  
 كَلِيمِ اللَّهِ وَعِيسَى رُوحِ اللَّهِ حَتَّىٰ عِنْدَ عَلِيٍّ وَلِيِّ اللَّهِ وَعُمَرَ حَبِيبِ  
 اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رِيسَالُ عَنْهُمْ عَنْ ثَمَنِهَا پس حسب الارشاد جناب  
 اعدیت کے وہ شخص پہلے خدمت بابرکت حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد  
 انکے خدمت جناب نوح اور حضرت ابراہیم واسماعیل اور حضرت موسیٰ اور  
 حضرت عیسیٰ میں یہاں تک کہ خدمت بابرکت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب  
 اور جناب محمد مصطفیٰ سید المرسلین علیہم السلام میں مع اس موتی کے حاضر  
 ہو گا اور ہر ایک نبی و وصی سے پوچھ گا کہ قیمت اسکی بیان کیجیے کہ کیا ہے  
 فَيَخْتَارُونَ فِي تَقْوِيمِ ثَمَنِهَا حَتَّىٰ يَخْضَرُ مَعَهَا عِنْدَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 لَمَّا يَنْظُرُ إِلَيْهِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَانِقُهُ وَيَلْطِفُهُ كَالْأَبِ  
 الشَّفِيقِ بَوَلَدِهِ پس یہ حضرات بسبب نور و ضیاء اس دُزبے ہبا کے  
 تمیز و تقویم قیمت میں متحیر رہیں گے اور ہر ایک نبی و وصی تقویم نہیں میں  
 اس سے کچھ بیان نہ کر سکیں گے مگر جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ پہچان جائیں گے

اُس موتی کو اور امام حسینؑ پر حوالہ تقویم نمٹن فرمائیں گے یہاں تک کہ وہ مردنیہ کے  
 انجام خدمت باسعادت جناب امام حسین علیہ السلام مین مع اُس موتی کے  
 حاضر ہو گا پس دیکھتے ہی اُس شخص کے وہ جناب کھڑے ہو جائیں گے اور اُس  
 معافہ کریں گے اور اس شفقت و رحمت سے پیش آئیں گے کہ جس طرح پدر شفیق  
 اپنے فرزند سے یہ شفقت و مہربانی پیش آتا ہے تُو بتعلق بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ  
 وَيَهْوِلُ إِلَهِی وَسَيِّدِي لَيْسَ ثَمَنٌ هَذِهِ الدُّرَّةُ الْبَيْضَاءُ الَّتِي  
 هِيَ عِبْرَةٌ مِنْهُ فِي مُصِيبَتِي إِلَّا نَجَاةُ أَهْلِ الْبَيْتِ النَّارِ وَدُخُولُهُ  
 فِي الْجَنَّةِ مَعِيَ بَعْدَ اس کے وہ جناب قائمہ عرش الہی کا پاؤں کے جناب باری  
 عرض کریں گے کہ اے سید و مالک میرے قیمت اس موتی کی کہ فی الحقیقت یہ  
 اشک ہر جو باری ہوا تھا اس مومن کی آنکھ سے مجھے مظلوم کی مصیبت پر  
 یہ ہی کہ نجات عطا کر تو اس کو آتش و زرخ سے اور داخل کر تو اسے اپنے  
 فضل و کرم سے بہشت مین میرے ساتھ دیا تے الیٰ دَاءُ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ  
 يَا حُسَيْنٌ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ بِحَقِّكَ وَأَدْخَلْنَاهُ مَعَكَ  
 فِي دَرَجَتِكَ پس یہ عرض اُن حضرت کی درگاہ الہی مین قبول ہو گی اور  
 ارشاد ہو گا کہ یا حسینؑ جو کچھ کہ تو نے قیمت اس موتی کی بیان کی مطلقاً  
 اس کے ہمے نام گناہ اس مرد گنہگار کے عفو فرمائے بلکہ اسے اور اس کے والدین  
 یہ ہمے بسبب تیرے حقوق کے بخشا اور ہم داخل کریں گے اسے بہشت مین  
 تیرے ساتھ تیرے درجہ مین اللہ اکبر مومنین جبکہ یہ درجات عالیہ ہو  
 واسطے اُس شخص کے کہ سبکی آنکھ سے ایک قطرہ اشک جاری ہوا ہو



سیمبست، حمید بن نایه السلام پس لیا قدر و منزلت مولیٰ ثرو یک خدا که  
 ان سعادتمند و ان کی که بنوعی که جان اپنی مشغول در سوال مختار و مختار  
 و در خون اپنے بدن کا محبت و نصرت تبارک و تعالیٰ ان کی محاب و عین ان در  
 اپنے نیز سے کہ اس کے اور بدن ان کے تیر و تیر سے شایک ہو سکتا ہے تبارک و تعالیٰ  
 سید کریم پس کافی ہی فضائل و مناقب میں ان کے وقت و ان کے  
 فرمانا جناب اما حمید بن نایه السلام کا شب غاشور اکو کہ درستی کہ میں اپنے  
 محاب سے تیر کی بن و وحی کے محاب کو نہیں جانتا مگر ان سے  
 و صلاح و در وقت و و غایب حصہ است و ان کی اصحاب و رفقاء  
 و حمید بن نایه السلام سے زیادہ باہر و اور جو کسی کے معراج و عبادت  
 اور ان کے سب کہ ان دیندار و ان سے روز غاشور را جان خود تیرا ہی  
 و ان کی بیز تیر نہیں ہوتی و عزیز بن بلال کمال فرست و در بدن ان کی  
 قدم مبارک پر اپنے انا کہ فہ ان فی مقتل انی حنفی و عذیرہ شکست  
 لا فی العسکر ان و بدأ القتال فیما بینہما و یقوال الوار و ان  
 من اصحاب الحسن بعد ما یقتل عنہ جوار و شیعہ فغضہ بالان  
 من ذلک چنانچہ قتل ہوئے و غیر و بین انوں پر شیعہ و ان  
 مہربان لشکر و و ان طرف سے آراستہ ہوئے اور جناب و قتال با ان  
 و ان و اصحاب و ان بن نایه السلام سے جو تیرا ہی جان سے  
 سب و ان ایک جماعت تیرا ہی و ان و ان و ان و ان  
 شیعہ سے تیرا ہی اس وقت یہ حال دیکھا تیرا ہی





وَمِنْكَ بَابُ سَعْدِ النَّسِيتِ شَرَّاحُ الْإِسْلَامِ الْأَنْقِصُ عَنْ الْحَرْبِ  
 حَتَّى يُجْلَى وَتُصَلُّونَ وَتَعُودُ إِلَى الْحَرْبِ فَلَمْ يَجِبْهُ شَيْئًا فَنَادَى  
 الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَعُوذْ عَلَيَّ الشَّيْطَانُ بِسْمِهِمْ أَسِيدُ وَارِثِينَ  
 کہ بعد اواسے نماز جماعت تک خدا سے عز و جل سے ملاقات کریں یہ التماس  
 مبارک و جناب امام حسین علیہ السلام نے اذان کی پس بعد فرائع اذان حضرت  
 طرف قوم اندا کے توجہ مبذول اور پاواز بلند فرمایا کہ اے عمر سعد واسے ہوجھیر  
 آیا طریقوں کی سلام کے لئے مجھلا دیا کہ وقت نماز ظہر داخل ہوا ہے اور تو  
 حرب و محارب سے توقف نہیں کرتا ہو کہ تاہم بھی نماز ادا کر لیں اور تم لوگ بھی  
 نماز پڑھ لو اور بعد اسکے ہر طرف جنگ و قتال کے رجوع کریں پس جب یہ  
 سترائس ملعون نے کچھ جواب نہ دیا تو یہ حال دیکھا جناب امام حسین علیہ  
 السلام نے فرمایا کہ شیطان ایسا جسے ایمان پر غالب و مسلط ہوا ہے کہ  
 وَكَرَّخَا كَوْجُلًا وَيَا فَنَادَى الْحَصَيْنُ بْنُ نَمِيرٍ لَعْنَةُ اللَّهِ يَا حُسَيْنُ صَلِّ  
 مَا بَدَأَكَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاتَكَ فَقَالَ لَهُ حَبِيبُ بْنُ مُطَاهِرٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيِ الْحُسَيْنِ تَكَلَّمَ أَتَاكَ وَكَيْفَ  
 لَا يَقْبَلُ صَلَاتَكَ ابْنُ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ وَتَقْبَلُ صَلَاتَكَ يَا بَنِي الْحَارَةِ  
 پس ستر حسین بن نمیر بن نمر بن عبدی بن ہاشم بن عبد مناف نے کہا کہ یا حسین جبکہ  
 پاؤں نماز پڑھو مگر عیث تم دعوات نماز طلب کرتے ہو جھیت کہ تمہاری نماز نزدیک  
 نہ اسے قبول نہیں ہے حضرات پاروں طرف سے زخم نیزہ دیر اور چھ  
 شایا کہ تھ کہ اسوقت حسین بن نمیر بن نمر بن عبد مناف نے کہا مشہور ہے کہ

زخم تیر و شان سے زخم طعنه زبان سخت تر ہو تا ہی نہیں یہ شکر قلب اقدس جناب  
 مظلوم کر بیا پر کیا صدمہ گذرا ہو گا افسوس وہ نماز پروردگار رسول خدا اور  
 حکمران علی مرتضیٰ و فاطمہ زہرا علیہم السلام روز عاشورا ایسے مصائب میں  
 مبتلا تھے کہ اشقیاء کو ایسے کلمات کی جرأت نہ ہوتی تھی غرض کہ راوی کہتا ہے  
 یہ کلام اس ملعون کا شکر حبیب بن مظاہر کہ حضرت کے ساتھ کمرے تھے  
 بتیاب ہو گئے اور فرمایا کہ اے حصین ماں تیری تیرے ماتم میں بھیجے کیونکہ  
 امام حسین فرزند پارسہ حکمران رسول انقلابین کی نزدیکی خدا سے غزوہ جمل کے  
 مقبول نہیں ہو کیا نماز تہجد سے پس زین فاجرہ شہر بخوار کی قبول ہوئی فتنہ  
 اَلْمَلْعُونُ حِينَ ذَكَرَ امَّةً فَقَالَ يَا حَبِيبُ ابْرُؤْ اِلَيَّ تَجِدُنِي قَائِلًا  
 سَرَّيْعًا لَّمَّا سَمِعَ ذَلِكَ حَبِيبٌ قَالَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ اِنِّي اُرْجُو  
 اَنْ اُفْتَدِيَ فِي الْجَنَّةِ وَ قَرَأَ حَدَّثَكَ وَاَبَاكَ وَاُمَّتَكَ وَاَخَاكَ مِنْكَ الشَّكَا  
 پس ذکر اپنی ماں کا شکر اس ملعون نے مثل ماریاہ کے بیچ و تاب کھا کر  
 آواز دی کہ اے حبیب اگر ہاں رہو تو تم صفت لشکر سے باہر نکلو اور مجھے  
 عنقریب قاتل اپنا جانو پس یہ شکر وہ سعادتمند غضبناک ہوا اور خدمت  
 باسماوت حضرت میں عرض کی کہ یا بن رسول اللہ فی وی اب امیدوار  
 کہ مجھے اجازت جہاد دیکھیے کہ اب میں یہ نماز جنت میں پڑھوں اور آپ کے  
 عید امجد جناب رسول خدا اور آپ کے پدر بزرگوار اور مادر عالی وقار اور برادر  
 نامدار کی خدمت میں آپکا سلام پہنچاؤں گا فَاذِنْ لِّكَ الْحَسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَحَلَّ عَلَى الْحَصَيْنِ وَضَاءُ يَفْقَهُ فِي حَجَالِهِ وَضَرَا يَهُ عَلَى أَمْرٍ رَاسٍ



وَقَطَعَ خَيْشُومَ حِصَانِهِ وَارْدَاكَ إِلَى الْأَرْضِ بَسِ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ نَعْمَ حَبِيبُ بْنُ مِثْلٍ بِرِجَالِهِ كَوَاجِزَتِ مِيدَانِ دِي بَسِ حَبِيبِ وَهْ دِينَ دَارِ  
 جَنَدَتِ جِهَادِ وَحَقَرَتِ حَاصِلِ كَرْكِ تَوْشَلِ شَيْخِ غَضَبِنَاكَ كِ حَمِيدِ بْنِ  
 نَمِيرِ بِرِالْيَا حَمَلَهُ كَيْلَا كَيْلَا وَتَقَدَّرَتِ أُنْزَابُ كِي اِرْ رَايَا كِي فَتَرَتِ اُنْكَ مَرِيرِ  
 لُكَايَا كِي جِسْتِ نَسْتِ اُنْكَ كِي كُوْرَسْ كِي كُنْكَ اَوْرَايَا نَمِيرِ شَرِيرِ كُوْ كُوْرَسْ  
 زَمِينِ بِرْ كَرَاوَا وَهَكَوْ اَنْ يَأْخُذْ رَأْسَهُ فَمِنْ كَحْدَابِهِ عَلَيْهِ فَاسْتَنْفَذَ وَهْ  
 مِنْهُ فَحَمَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَمِيْرِ فَقَتَلَهُ بِحَمَلِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ مِنْهُمْ رَجُلًا  
 مِائَةً فَارِسِ اَوْرُسِ دَايِرِ كِي جَا لَمْ كِي سَجْزِ سَا اَمَارِينِ بَسِ اَسْمَى اَنْزَمِينِ  
 رَقْمَا سِ حَمِيدِ بْنِ لَعِينِ نَعْمَ حَبِيبُ بْنُ مِثْلٍ بِرِجَالِهِ كَوَاجِزَتِ مِيدَانِ دِي بَسِ حَبِيبِ وَهْ دِينَ دَارِ  
 بَعْدَ اُنْكَ حَبِيبُ بْنُ مِثْلٍ بِرِجَالِهِ اَرْجَمَتْ اِيَاكَ شَخْصِ نَمِي تَمِيمِ بِرِجَالِهِ كَرِ كِي اِيَا نَمِيرِ  
 مَارَا كِي وَهْ لَعُونِ دَاخِلِ دَوْرَتِ هُوَا بَعْدَ اُنْكَ اَنْ اَشْقِيَا بِرِجَالِهِ كَرَاوَا قَرِيبِ  
 سَوَارِ كِي اَنْ اَعْدَا سِ دَاخِلِ نَارِ كِي وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُهُ  
 لَمْ يَحْمَلْ عَلَى عَسْكَرٍ اِنْ سَعْدِ فَقَتَلَ مِنْهُمْ اِمْنَانِ وَبَقِيَتْ رَجُلًا  
 فَرَجَعَ اِلَى سَيِّدِهِ وَوَدَّعَهُ وَهَمَّ اِيَاكَ اِنْ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُهُ  
 مَوْخِنِ نَعْمَ بَوْنِ تَلْ كِيَا بَرِ كِي بَعْدَ اُنْكَ حَبِيبُ بْنُ مِثْلٍ بِرِجَالِهِ اَرْجَمَتْ اِيَاكَ اِنْ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ  
 تَاوَارِ كِي كَرِ شَاكِرِ عَمْرِ سَعْدِ بِرِجَالِهِ كَرَاوَا اَسْمَى اِنْ اَشْقِيَا بِرِجَالِهِ كَرَاوَا  
 اَوْرَمِيمِنِ اَوْرَمِيمِنِ بِرِجَالِهِ كَرَاوَا اَسْمَى اِنْ اَشْقِيَا بِرِجَالِهِ كَرَاوَا  
 نَمِيرِ سَتِ بِرِجَالِهِ كَرَاوَا اَسْمَى اِنْ اَشْقِيَا بِرِجَالِهِ كَرَاوَا  
 حَبِيبُ بْنُ مِثْلٍ بِرِجَالِهِ كَرَاوَا اَسْمَى اِنْ اَشْقِيَا بِرِجَالِهِ كَرَاوَا

اور مجاہد حبیب بن مظاہر علیہ الرحمۃ شہادت سے دو اعر ہو کر میدان قتال میں آئے  
 وَقَالَ ابُو مُخَنَفٍ ثُمَّ حَمَلَ حَبِيبُ بْنُ مُطَاهِرٍ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ  
 حَتَّى قُتِلَ مِنْهُمْ خَمْسَةً وَثَلَاثِينَ فَارِسًا وَتَكَاشَرُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ رَحِمَهُ  
 اللَّهُ يَكُنْ يَدَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَبُو مُخَنَفٍ نَی یون نقل کیا ہے  
 کہ مجاہد حبیب بن مظاہر رضی اللہ عنہ لشکار اعداء پر حملہ آور ہوئے اور مشغول جہاد  
 یہاں تک کہ اس مالیت سمیت واثوائی میں پینتیس سوار ابکار کو فی التار کیا  
 آخر کار ان اشقیاء نے ہجوم کیا اور اس ویندار کو گھیر لیا اور سانسے امام حسین  
 علیہ السلام کے شہید کیا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَتَلَهُ الْخَصِيُّ ابْنُ  
 أَبِي بَكْرٍ رَأْسَهُ فِي عُنُقِهِ فَرَسِيهِ وَقِيلَ بَلْ قَتَلَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ  
 يَأْكُلُ بَنَی مِیْرَیْرَ أَخَذَ رَأْسَهُ فَعَلَقَهُ فِي عُنُقِ فَرَسِيهِ فَهَذَا دَخَلَ  
 مَعَهُ رَأْسُ ابْنِ حَبِيبٍ رَمَزَ بِهِ فَرَسُهُ رَأْسُ ابْنِ حَبِيبٍ وَنَبَّ إِلَيْهِ فَقَتَلَهُ  
 بِرَأْسِهِ وَأُورِثَهُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ نَی نقل کیا ہے کہ حبیب بن مظاہر  
 کے سر کو حسین بن میریور نے اپنے شہید کیا اور سر انور اس ویندار کا اپنے  
 گھوڑے سے لگوا کر وین میں لٹکایا اور یہ میں منقول ہے کہ اس بزرگوار کو ایک ملعون  
 نے اس کے بدلے میں صریح تھا شہید کیا اور سر اقدس انکا کاٹ کر اپنے  
 گھوڑے سے لگوا کر وین میں لٹکایا اور حبیب و حسین بعد ہر کہہ کر لیا کہ داخل  
 ہوئے اور ان کو مشر زخمی کیا حبیب بن مظاہر نے کہنا بالغ تھا و کیا کہ اس پر حملہ کیا  
 اور اسے اپنی کوفت کر کے اسے پورا اپنے پاس کا لیکر دفن کیا چنانچہ صاحب  
 القلوب علیہ الرحمۃ نقل کیا ہے کہ سر انور انکا مکہ معظمہ میں مدفون



اور اب تک وہاں شہد حبیب مشہور ہی ہیں حضرات سنا آپ نے کہ فرزند حبیب نے  
 سر اپنے باپ کا لیکر دفن کیا اور انکے قاتل کو قتل کیا مگر افسوس ہی حال پر فرزند  
 مظلوم کو بلا اسیر رنج و بلا کے کہ جب اُس بکس نے قید شام سے رات لائی پائی  
 تو نیرید سے فرمایا کہ اے نیرید میرا قد کس میرے باپ کا مجھے دے کہ تا اُسے  
 کر بلا میں بدن اطر سے اُن حضرت کے ملحق کروں اور اگر یہ منظور ہو تو میں  
 جاہا ہوں کہ تو سرانور میرے پدر مظلوم امام حسین کا مجھے دے کہ تا زیارت  
 شرف ہو کر اُن حضرت سے وداع و رخصت ہو ہوں فَقَالَ يَا عَلِيُّ  
 اَمَّا وَجْهٌ اَبْيَاكَ فَلَنْ تَرَاهُ اَبَدًا اَآه سو نہیں یہ سن کر اُس ننگ دل نے جواب  
 دیا کہ یا علی سر آپ کے باپ کا آپ کو ہرگز نہ لے گا اور نہ دیدار اُس کا میرے ہو گا  
 مالا حدی زانی علیہ الرحمہ اس مقام پر ہوں لکھتے ہیں کہ جب وقت نیرید نے  
 یہ جواب دیا تو امام زین العابدین نے فرمایا کہ اے نیرید کیا تو گمان کرتا ہے  
 کہ سرانور میرے پدر مظلوم کا مجھ سے مخفی و پنهان ہے اور میں نہیں دیکھ  
 سکتا ہوں یا اُس سے کلام نہیں کر سکتا ہوں اور اس وقت وہ سرانور  
 ایک حجرہ میں طشت طلا پر رومال و بابت ڈھکا ہوا تھا پس بایں لہجہ  
 اُس سر مقدس کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَاگاہ وہ رومال و بابت سر مقدس سے ایک کنارہ کی طرف  
 گرا اور سرانور سے آواز آئی عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ لَعَنَ اَكْبَرُ  
 کر بانے آواز بلند عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار آپ تو راہی جنت ہو  
 اور میں یتیم و مایوس ہوں کیا نغمہ خدا ہوا سپر حجب و درمیان میرے اور آپ کے

جدا کر دی گئی اور یہ مظلوم سب میں مدینہ ہانا ہوان اور وداع و خدمت ہوتا  
ہوئے سلام آخری میرا ہوا آپ پر یہ سنکر حاضرین دربار شدت و رنگ  
اور مشورہ در میان شیخ اثنا عشریہ کے یہ ہو کہ یزید نے وہ سر مقدس مع سر ہاتھ  
شہداء بیمار کر بلا کے پہرہ کیا وہ وہاں سب ان سر ہاتھ مقدس کو کراہیں ایسا  
وہ یا عجز و پندار سے منع کر دیا کہ یزید نے کہ ریشہ حبیب بنی  
ہو گیا کہ حجہ اللہ بان اولا کسار علی وجہ حکم کی بکبریت کمر  
خراش کر پختہ و یہ کرتا تو کہ حبیب بنی بنی نظامہ شہید ہوئے  
یہ انور برادر عزیز و بہادر اسے شہید ہوئے نہیں نمودار ہوئی وہوئے بکے  
وہی کدچ و بیٹوں رشتہ بہا کہ حبیب بنی بنی کنت تختہ عسکرات  
فی لیلہ واحدہ کہ وہ کسے نیم انور سے خدمت کی نکل بر بار بار تھے  
او ظہر انما ندوا بہ ابوہم انہ شہداء اور فرماتے تھے کہ حق سبحانہ تعالیٰ  
تو ہے ابنی نماز اس سر بہ حبیب بنی بنی پر کہ بڑے دیندار تھے مقام سر  
شہادت پرانے مایہ و زہد اور شہید و پرنسپل مارکے اور افسوس ہو غارت  
ایسے قاری و صاحب دلت کے کہ جو ایسے شہیدین تمام قرآن ختم کرنا تھا کہ یسیر  
النساء انہ قتل ہو گئے مایہ و زہد و شہید بنی بنی گایا کہ کینکے دین  
پس بکے غیر شہداء تے حبیب بنی اہل حرم نے سنی کینکے ہی اس سر کہ نام  
خدا تے عصمت و طہارت میں ایسا مائتہ پاپا ہوا اور عصمت حبیب میں  
ایسا روایت ہو گیا کہ خداتے اپنے عزیز و اقربا کے انہ میں وہی میں  
اعمال و شہادت ہو کر حکم دیتے



## مجلس بت و ششم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ  
 اے سبحانہ تعالیٰ قرأت مجید میں فرما آؤ تحقیق کہ رستگار ہیں اُن ایمانداروں نے  
 یہ اپنی نمازوں میں فروتنی کرنے والے ہیں وَخِ جَامِعِ الْاٰخِيَارِ عَنْ سَلَمَانَ  
 الْقَارِسِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّ الرَّجُلَ  
 لِيَصِيءَ وَخَطَايَاكَ تُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَكُلُّ مَا يَسْجُدُ تَنَازُرُ خَطَايَاكَ عَنْ  
 رَأْسِهِ فَإِذَا فَرَغَ صَلَاتِهِ فَرَعَتْ لُخَطَايَاكَ أَوْ جَامِعِ الْاٰخِيَارِ  
 سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم تحقیق جب مرد مسلم نماز پڑھتا ہو تو خطائیں اُسکی سر پر رکھی  
 جاتی ہیں پس جب سجدہ کرتا ہو تو خطائیں اُسکے سر پر اُٹھ جاتی ہیں پس  
 جب وقت اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہو تو خطائیں اُسکی تمام ہوتی ہیں جیسے گناہوں  
 پر جاتے ہیں یہ مرتبہ نماز فراموشی کا ہے اور نماز جماعت کا ثواب بہ نسبت نماز  
 نماز پڑھنے سے انعماء و سجدۃ الاسلام جناب شیخ عین منقول ہے کہ ایک نماز پڑھنے  
 بعد چھپ چھپ نماز فراموشی کے ہوتی ہے بلکہ بیش بہا ہے اور وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 اس میں کا دس سے کڑی سے تو اس کا ثواب سو اسے ہے اور وہ عالم کے اور کئی  
 بن جانتا ہے جیسا کہ ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کے جبریل امین مع ستر ہزار ملائکہ کے بارے میں اسے  
 سن کی کہ یا رسول اللہ! پروردگار عالم نے بعد سجدۃ سلام کے دو تحفے خاص  
 دے واسطے بھیجے ہیں کہ انبیاء سلف سے کیسے بے تحفے نہیں بھیجے ہیں یہ سنکر







کروں فَقَدْ عَامَا مَامَةً فِي نَحْوِ مَنْ لِيَصِفَ اصْحَابَهُ حَتَّى صَلَّاهُ صَلَاةَ الْخَوَافِ  
 فَكُلَّمَا يَرْمُوهُ بِالْبَنَالِ وَالزَّمَاكِ يَسْتَقْبِلَانِ وَيَسْتَقْبِلَانِ يَمِينًا  
 وَشِمَالًا پس یہ حکم سن کر وہ دونوں سعادتمند رہے اُن حضرت کے سینہ  
 سپر ہو کر کھڑے ہوئے اور حضرت نے وہ نماز بطور نماز خوف کے ادا کی کہ ایک  
 رکعت نصف اصحاب کے ساتھ پڑھی اور دوسری رکعت نصف دوم کے  
 ساتھ ادا فرمائی اور جو نیزہ و تیراُس قوم شریکے طرف حضرت کے آئے تھے  
 تو یہ دونوں جان نثار اُسے مشتاقانہ اپنے سینوں پر روک بیٹھے تھے  
 اور کسی طرف سے وہ تیر حضرت پر نہ آنے دیتے تھے حشم است یہ مقام حضرت  
 کہ اہل کوفہ نے ہزاروں خط لکھے کہ اُس امام مہدین اور کون دین کو طلب کیا  
 اور لکھا یا بن رسول اللہ ہمارا کوئی امام اور پیشوا سوا آپ کے نہیں ہی آہ کیا  
 انقلاب یہ کہ امام کو طلب کیا تھا کہ تائسے ہدایت یابین اور نماز بجماعت  
 ادا کریں مگر افسوس وہی اختیار و زعما شو ابو صخر اقمہ اس کے تیر با ان  
 کرتے تھے یہاں تک کہ نماز ظہر کی جی مہلت اُس امام آیا بار بار حکم رسول خدا  
 زیدی وَقَالَ ابْنُ مَسْرُوحَةَ اللَّهُ أَنَّهُ صَلَّاهُ صَلَاةَ الْخَوَافِ وَاصْحَابُهُ  
 فَرَادَى بِالْأَيْمَانِ وَجَنَحَ ابْنُ تَمَامٍ عَلَيْهِ الرِّمَّةُ يَوَانِ نَقَلَ لِيَا هُوَ جَنَابُ  
 حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور ان کے اصحاب با وفانہ تھے اور وہ میں تہجد خالق  
 اور وہ نماز فرادی ایسا و اشارہ سے ادا کی وَفِي اللَّحُوفِ فَصَلَّى الْحَسَّاءُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ اصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوَافِ رُسُوفِ مِّنْ يُّونِ  
 نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے چلے آتے نصف اصحاب کے اور



ایک طرح بعد اُنکے ساتھ نصف دوم اصحاب کے جو مشغول بجاو تھے وہ نماز بطور نماز نوافل کے ادا فرمائی فَمِنْهُمْ شَرَعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصَّادِقِ سَفَطِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى الْأَرْضِ هِيَ حَبِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَازِلًا مِنْ فَارِسٍ بُوِيَ عَنْ أُسُوقِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ سَبَبِ نَشْرَتِ زَحْمَا سَعِي كَارِي كَ زَمِينٍ بِرُكْبَتَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَلَيْسَ الْعَنْهُمْ عَنْ عَادٍ وَثَمُودَ الْأَمْحُورِ أَيْلُغُ نَبِيِّكَ السَّلَامُ سَعِي وَابْنُهُ مَا لَقِيَتْ مِنْ الْوَحْشِ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا أَرَدْتُ بِذَلِكَ نَصْرَةً ذُرِّيَّةَ نَبِيِّكَ لَشَرِّ مَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَأْسُوقِ جَنَابِ ائِمَّةِ سُنِّيٍّ وَعَالِي كِبَارِ ائِمَّةِ ائِمَّةِ وَارِثُونَ تَجَمُّعِ كَ نَفَرِينَ كَرْتُوا اس قَوْمِ بِنَا فَا بِرِ ائِمَّةِ نَفَرِينَ كَ جَوْتُوْنِ قَوْمِ عَادٍ وَثَمُودَ بِرِ كِي هِيَ خُذَا وَتَدَا تَوَابِجِ فَتَسْلُ وَكَرَمِ سَعِي سَلَامِ مِيرَا خَدِ مَتِ جَنَابِ رَسَالَتِ مَابِ مِينَ بِوَنَجَا اَوْرِ مَطْلَعِ كَرْنِ حَضْرَتِ كَوْرِ سِ اَوْيَتِ وَكَلِيفِ سَعِي كَ جَوْمَجْجِ بِرِ سَبَبِ زَحْمَا سَعِي كَارِي كَ نَشْرَتِ وَدَوِ مِينَ اَوْلَادِ رَسُوْلِ خُذَا كَ كَذَرِي بِوَلِيسِ اس عَادِ تَسْمُوْنِ اَتَمَّا كَلِمَا اَوْرَا هِيَ جَنَّتِ مَوْسَى فَوُجِدَا فِيْهِ ثَلَاثَةُ عَشَرَ سَعِيٍّ مِثْوِي مَكَابِهِ مِنْ ضَرْبِ السَّيُوفِ وَطَعْنِ السِّمَاحِ بِرِ دِيْمَالِ بِرَانِ بِرَا سِ جَانِ ثَمَارِ كَ قِيرَهِ تِيرِ سَمِ سَوَا سَعِي زَحْمِ نِزِهِ وَشَمِيرِ سَعِي مِينَ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابُو عَجْفٍ ثُمَّ اسْتَاذَنَ زُهَيْرُ بْنُ قَابِيٍّ مِنْ سَيِّدِهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَرْتَجِزُ اَوْرِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ اَوْرَا بِوَعَجْفٍ نَ بُوْنِ نَقْلِ كَلِمَا بِرِ كَ بِرِ حَبِيْزِ مِيرَانِ قِيْنِ بِرِ

سبب جنہا سے کاری کے مجروح تھے باوجود اسکے حضرت امام حسینؑ کی خدمت میں  
 عرض کی کہ یا بن رسول اللہ! سید دار ہون کہ مجھے اذن جہاد دیجیے کہ تا ان کا  
 مقابلہ کر کے راہی جنت ہوں پس حضرت نے اجازت دی اور وہ مقابلہ اپنے  
 اعدا ہوئے اور رجز میں چند اشعار پڑھے **فَقُلْ عَلَى الْقَوْمِ وَقْتَلْ مِنْهُمْ**  
**عِشْرَتَيْنِ رَجُلًا وَخَشِي أَنْ تَفُوتَهُ الصَّلَاةُ فَرَجَعَ وَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ**  
**أَنْ تَفُوتَنِي الصَّلَاةُ مَعَكَ فَصَلَّ بِنَا فَصَلَّ** پس بعد رجز کے اُس مرد  
 ویدار نے اُس قوم سے تم شعار پر حملہ کیا وہ میں مرد اشعار کو قاتل کیا اور اُس نے  
 خوف فوت ہونے نماز کا ہوا پس خدمت میں حضرت کی حاضر ہوا کہ عرض کی  
 کہ یا بن رسول اللہ! مجھے خوف فوت ہونے نماز کا ہوا اسید و دار ہوں کہ یہ نماز  
 آخری آپ ہیں پڑھائیں پس حضرت نے مع اصحاب کے نماز پڑھی **فَلَمَّا**  
**فَرَغَ الْحُسَيْنُ مِنَ الصَّلَاةِ حَرَّصَهُمْ عَلَى الْقِتَالِ** پس سب امام حسینؑ  
 علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو اپنے اصحاب پر وحی کو ترغیب دے دیا  
 و قاتل پر فرمایا **وَقَالَ يَا كِرَامُ هَذِهِ الْجَنَّةُ قَدْ فَتَحَتْ الْبَابُهَا وَالْأَصْدَقُ**  
**أَنْتُمْ كَرُمًا وَابْنَعْتُ ثَمَارَهَا وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهِمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ**  
**فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَتَوَقَّعُونَ قَدْ دُومَكُمُ وَيَسْأَلُونَ بِكُمْ دَرُؤًا سَوْفَ يَجْزِي**  
 اپنے بقیہ اصحاب سے فرمایا کہ **يَزِيدُ نَوَارًا وَدِيمُودَرًا** اب جنت کھل گئی  
 ہیں اور نہروں اسکی نمایان ہیں اور میہ سے اسکی پختہ اور تیار ہیں اور یہ جناب  
 رسول خدا اور تمامی شہداجہاد خدا میں شہید ہوئے ہیں منتظر تمہارے ہیں  
 اور تمہارے آنکلی باہم خوشی کر رہے ہیں **فَأَمَّا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَدِينِ نَبِيِّهِ**



وَذُبُّوا عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ وَحَرَمِ ذُرِّيَّتِهِ پس اے دنیا دارو حمایت کرو دین اور دین رسول کی اور دفع کرو اعدا کو حرم رسول خدا اور انکی ذریت کے حرم سے  
 ثُمَّ صَاحَ بِنِسَائِهِ أَخْرَجْنِ فُحْرَجْنَ وَبَنَاتُكُنَّ وَبَنَاتُكُنَّ يَأْتِيَنَّ  
 الْمُؤْمِنِينَ وَبِأَحْمَاقِ دِينِ اللَّهِ حَامُوا عَنِ ابْنِ بَدْتِ بَنِيكُمْ وَذُرِّيَّتِهِ  
 بعد مکے حضرت نے اپنے اہل حرم اور اوزدی کہ باہر خیمہ کے نکل آؤ پس سنتے ہی  
 آؤ کہ سب صحابہ کرام حضرت عیسیٰ و یسوع علیہما السلام پریشان گریان و نالائقی  
 خیمہ گاہ سے باہر نکل آئیں اور اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے جماعت  
 میں میری حمایت کرو دین خدا نصرت و حمایت کرو و فرزند رسول خدا اور انکی  
 ذریت اور صاحبِ الحسینؑ، يَا أُمَّةَ التَّنْزِيلِ وَبِأَحْفَظَةِ الْقُرْآنِ حَامُوا  
 عَنْ حَرَمِ الْحَرَمِ نَزَرُوا عَنْهُمْ پس جب اہل حرم و خیمہ سے باہر آئے  
 اس وقت امام حسینؑ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا  
 کہ اے پیروانِ دین اور حافظانِ قرآن میں حمایت کرو اس ذریت رسول خدا کی  
 اور کسی طرح انکی نصرت و حمایت میں کوتاہی نہ کرو آہ مؤمنین تصور کیجئے کہ وہ  
 کیا وقت تھا ان تمام سیدوں پر کہ حضرت نے انکی حمایت کے لیے اپنے اصحاب سے  
 تاکید فرمائی فَلَمَّا سَمِعُوا كَلَامَ الْحُسَيْنِ تَكَوُّبًا شَدِيدًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ نَفْسُكَ أَوْ نَفْسُكَ الْفِدَا وَاللَّهِ لَا يَصِلُ أَحَدٌ مِنَّا إِلَيْكَ  
 وَالْكَهَنَ سَوْفَ حَتَّى نَشْرِبَ كَثُومَ الْمَوْتِ قَرَدٌ وَهَنَ إِلَى مَضَارِعِهِنَّ  
 پس جب یہ ارشاد امام حسینؑ علیہ السلام کا ان دنیا داروں نے سنا شدت ہوئی  
 اور سب اصحاب نے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ جان ہماری فدا و نثار ہو

آپ پر قسم بخدا آجکے روز شہادت میں ہم میں سے کوئی جان نثار ایسا باقی نہ رہے گا  
 جو کہ آپ کی نصرت اور ان محندرات عصمت کی بابت میں جامہ تنہا ستارہ  
 میرا بنوا اور ہماری زندگی تک کوئی دشمن نہ اس وقت تک کہ رسول خدا  
 آسیب و گزند میں پہنچا سکتا ہی پس بروایت بحر المصابیح ان بزرگوار و اہل  
 کمال ادب و التجا سمجھا کر اہل حرم کو طرف خمگاہ کے پھیر دیا مگر حضرات  
 افسوس کہ ان تھے یہ ویندار اسوقت کہ جب بعد شہادت امام حسین علیہ السلام  
 اشقیائے کوفہ و شام بے تحاشا خمگاہ میں در آئے اور اسبابِ لوت لیا اور  
 ان بکیوں کی چادرین تک چھین لین اور خیموں میں آگ لگا دی فسوس  
 اسوقت تلامذہ میں کوئی حمایت کرنے والا نہ تھا کہ دخترانِ رسول خدا کی  
 پاسداری کرتا فقال الحسین علیہ السلام لا تعکایہ جزاکم اللہ ستارا  
 خیر الجزاء فاکبیر و ابی الجنتہ و نقد و میر کئے جدائی محمد بن ابی مصطفیٰ  
 و ابی علی بن المرتضیٰ و امی فاطمہ الزہراء و آخری حسن المجتبیٰ و جعفر  
 الطیار و الشہداء الذین قتلوا مع جدائی و ابی و کلمہ مستعار  
 الیکم غرض کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب با وفاتے منہ ما یم  
 حق بحالتہ تعالیٰ ہماری طرف سے تملک جزائے خیر عطا کرے اور فرمایا کہ بشارت ہو  
 تمہیں جنت میں حضور ہی جدا مجھ میرے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
 پر بزرگوار میرے علی مرتضیٰ اور ماور گرامی میری فاطمہ زہرا اور برادر بزرگوار  
 میرے حسن مجتبیٰ اور عم نامدار میرے جعفر طیار علیہم السلام کی اور خدمت میں  
 ان محمد اسے راہ خدا کی کہ جو ساتھ میرے جدا مجدا اور پدر بزرگوار کے شہید ہوئے



ہیں اور وہ سب تمہارے منتظر اور شائق ہیں و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا سَمِعَ  
 زُهَيْرٌ بَرَزَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُوَ يَرْجُو حِمْلَ الْيَهُودِ وَقَتْلَ مِنْهُمْ مِائَةً وَعِشْرِينَ  
 رَجُلًا ضَنَّ عَلَيْهِ كَثِيرٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيِّ وَمُهَاجِرُ بْنُ أَوْسٍ  
 التَّمِيمِيُّ فَقَتَلَاكَ رَحِمَهُ اللَّهُ اور محمد بن ابیطالب نور نے نقل کیا ہے  
 کہ جب یہ کلام حضرت کا زہیر بن قین علیہ الرحمۃ نے سنا تو رجز پڑھتے ہوئے  
 طرف قوم اعدا کے آئے اور ان اشقیاء پر حملہ آور ہو کر ایک سو بیس نابکار کو  
 فی النار کیا آخر کار ان اشقیاء اُس و نیدار کو گھیر لیا اور کثیر بن عبد اللہ شعبی  
 اور مہاجر بن اوس تمیمی نے اُس سعادتمند کو شہید کیا فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ حِينَ صَرَخَ زُهَيْرٌ لَا يَبْعِدُ لَكَ اللَّهُ يَا زُهَيْرُ وَلَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَاكَ  
 لَعَنَ الَّذِينَ مَسَّحُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ بَنِي أَسُوقَتِ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ مفارقت پر اُس باوقال متاسف ہوئے اور فرمایا کہ اے زہیر خدا تم کو  
 اپنی رحمت سے جدا نہ کرے اور نفرت کرے اُن اشقیاء پر کہ جنہوں نے تجھ سے  
 و نیدار کو ناحق قتل کیا اور دور کرے اُن اشقیاء کو اپنی رحمت سے مثل اُن کفار  
 جو بسبب نافرمانی خداوند قمار کے بصورت سیمون و خنزیر کے مسخ کیے گئے ہیں  
 پس حضرات کیا مرتبہ پایا ہی درگاہِ خدا میں انصارِ مظلوم کر بلائے کہ معصوم  
 انبر سلام کرتے ہیں السَّلَامُ عَلَى زُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ الْجَعَلِي الْقَاتِلِ لِلْحُسَيْنِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ آذَنَ لَهُ فِي الْإِنْصِرَافِ لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ ذَلِكَ  
 أَبَدًا اِنَّكَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّراً فِي يَدِ الْأَعْدَاءِ وَأَنْتُمْ أَنْتُمْ لَا تَرَوْنَ  
 اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سلام ہو زہیر بن قین بجلی پر کہ خدمتِ بابرکت میں اپنے آقا

اما حضرت علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب ان حضرت نے اس دیندار کو اجازت  
 دی کہ بائبل دی تھی کہ میں رسول اللہ قسم بخدا یہ کبھی نہ ہوگا آبا میں ترک فاقم  
 اندر رسول کو روت میں حال میں کہ وہ دست ظلم اعدا میں بمنزلہ قید  
 ہو رہا ہیں اور میں بیان اپنی بی بی کے چلا جاؤں خدا مجھے وہ دن نہ دکھائے  
 یہاں تو میں نے یہ فدا کی اس نے دینار سے فرزند رسول مختار ہے یا نہ  
 کہ یہ شہادت پر تڑپ رہا ہے اور بیان اپنی اپنے آقا پر فدا کی ہے حضرت  
 انی حق است پر دست تھے اور اپنی بی بی پر شرافت تھے

فریاد از غریب و بی یار می حسین  
 و زنا امامت و مہم و ز رشت حسین

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

مجلس سب و بزم

فِي نَعْوَالِهِمْ وَلِجَارِهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَجْعَلُ  
 فِيْ سَبْعِيْنَ سَنًا يَوْمَ يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا مَا كَانَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ لَّدُنْهُ  
 وَالْعِيُوْبُ وَكَانَتْ وَبِوَعْدِهِمْ كَالْقُرْءَانِ الْمُبْدِيْ رَحْمًا لِّمَنْ رَا لَانْوَارِ  
 ان جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا ان حضرت نے کہ حق  
 بیانا آسمانی پر روز قیامت ہمارے شیعوں کو سبوت کرے گا انکی قبروں سے  
 وہ انکی رہنے والے ہوں گے وہ شان ہونگے ہر بندہ کہ اسے کتاب  
 قرآنی ہوں ہوں و قلوبہم مطمئنة و عورہم مستورة و الناس  
 فی الفرع و هو امنون فائلوون لا اله الا الله محمد رسول الله  
 علی ولی الله اور مشور ہونگے وہ سب اس طرح پر کہ قلب انکے ہوں



قیامت سے پہلے ہونگے اور عورتیں ان کے ستور و پوشیدہ ہونگے حالانکہ خلافت  
 ہول قیامت سے خائف و ترسان ہوگی لیکن شیعہ ہمارے باشند و اطمینان  
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ گویان وار و عرصہ محشر ہونگے  
 وَلِبَاسُهُمْ اَبْيَضٌ وَعَلَى رُؤُسِهِمْ تِجَانٌ مِّنَ السَّطَنِ وَهُمْ رَاكِبُونَ  
 عَلَى نُورٍ مِّنَ الْجَنَّةِ كَانَتْ اشْعَارُهَا مِنْ الذَّهَبِ النَّاصِعِ وَرِقَابُهَا  
 مِنْ الْيَاقُوتِ الْاَحْمَرِ اور فرمایا ان حضرت نے کہ اس وقت لباس  
 ان کے نورانی و سفید ہونگے اور سروں پر بکے تاج سلطنت رکھے ہونگے اور  
 سب ناقہائے جنت پر سوار ہونگے کہ بال جنگی طلا سے خالص ہے اور گریز  
 جنگی یا قوت سرخ کی ہونگی وَيَقُولُ مَرَارًا كَثِيرَةً حَبِيبٌ مِّنْ حُبِّ  
 آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَنْحٰنَ عَاصِيًا وَعَادٍ مِّنْ عَادِیْہٖ  
 عِلَّتَتْہٗ وَاَنْحٰنَ صَاۡئِمًا بِالنَّهَارِ وَقَاۡئِمًا بِاللَّیْلِ اور جناب امام محمد  
 باقر علیہ السلام اکثر فرماتے تھے کہ دوست رکھو اور محبت کرو اس شخص سے  
 کہ جو دوست رکھے ذریت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو اگرچہ وہ  
 شخص عاصی ہو اور دشمنی رکھو اس شخص سے کہ جو عداوت رکھے اولاد  
 رسول خدا سے اگرچہ وہ صائم النهار اور قائم اللیل ہو پس حضرات  
 تامل فرمائیں کہ حب ایسے درجات عالیہ ہوں ان لوگوں کے کہ جو محبت  
 رکھتے ہوں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہر چند کہ وہ سب گنہگار ہوں  
 پس کس قدر درجات عالیہ ہونگے ان سعادتمندوں کے کہ جنہوں نے  
 جان اپنی روز عاشورا فدا کی فرزند رسول خدا پراور کمال محبت نصرت

اُن حضرت کی اپنے بدنوں پر نیزے کھائے اور تلوار و ن سے ٹکڑے ٹکڑے  
 ہوئے اور جنتاک کہ زندہ رہے اُن حضرت کو زخم تیر و نیزہ و شمشیر سے بجا لایے  
 قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَجَاءَ عَابِسُ الشَّاکِرِيِّ وَمَعَهُ شَوْذِبُ  
 مَوْلَى شَاكِرٍ فَقَالَ يَا شَوْذِبُ مَكَفِي نَفْسِيَا أَنْ تَصْنَعَ مَا أَصْنَعُ  
 أَقَاتِلْ حَتَّى أُقْتَلَ جُنَاحُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَوْرخ نے نقل کیا ہے کہ جب  
 روز عاشورا اصحاب جناب امام حسین علیہ السلام تھے دیکھا کہ اعدائے دین  
 آمادہ قتل اُن حضرت کے ہیں سب مستعد و آمادہ ہوئے اپنی شہادت پر  
 اور ایک بعد دوسرے کے میدان کارزار میں صدر کفار کو قتل کر کے  
 راہی جنت ہونے لگا یہاں تک کہ عابس شاکری رحمہ اللہ آمادہ و مستعد  
 شہادت ہوئے اور اپنے غلام سے کہ نام اُسکا شوذب تھا کہا کہ اسی شوذب  
 کیا قصد ہے تیرا آیا تو وہ امر اختیار کر گیا کہ جس امر کو میں اختیار کرتا ہوں  
 یعنی قصد میرا یہ ہے کہ میں اس قوم نابکار سے جہاد کر کے فرزند رسول خدا  
 فدا ہوں قَالَ شَوْذِبُ ذَٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ فَتَقَدَّرَ مَرِيئٌ يَدَائِعُ  
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَحْسَبَكَ كَمَا احْتَسَبَ غَيْرَكَ  
 فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَطْلُبَ فِيهِ الْأَجْرَ بِكُلِّ مَا نَقْدِرُ  
 عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا عَمَلَ بَعْدَ الْيَوْمِ وَإِنَّمَا هُوَ الْحِسَابُ پس شوذب نے  
 اپنے آقا عابس سے عرض کیا کہ یہ قصد آپکا نہایت بہتر ہے آپ خدمت  
 بابرکت جناب امام حسین علیہ السلام میں حاضر ہو کر رخصت جہاد حاصل  
 کریں تاکہ وہ جناب مثل اپنے رفقا کے آپکو بھی اجازت جہاد دین اور



خیر میں محسوب فرمائیں اس لیے کہ آج بمقتضائے عقل و فہم وہ دن ہی کہ بظاہر  
 ممکن ہو بہین تحصیل اجر و ثواب کریں اور بعد آج کے پھر کبھی ایسا موقع و محل  
 میسر نہ آئے گا کہ کوئی عمل خیر بہتر اس سے کریں فَقَدْ تَرَعَابِسُ فَمَلَكْ عَلَ  
 الْحُسَيْنِ وَقَالَ يَا سَيِّدِي أَمَا وَاللَّهِ لَا أَصْنَعُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ  
 قَرِيبٌ وَلَا بَعِيدٌ أَعَزُّكَ وَلَا أَحَبُّ مِنْكَ پس عابِس رحمہ اللہ  
 خدمت بابرکت امام حسین علیہ السلام میں حاضر ہوئے اور بعد تسلیم کے  
 عرض کی کہ یا بن رسول اللہ قسم بخدا کہ کوئی چیز عالم میں برروسے زمین قریب  
 ہو یا بعید ہو مجھے زیادہ آپ سے محبوب اور عزیز نہیں ہی و لَوْ قَدَرْتُ عَلَى  
 أَنْ أَدْفَعَنَّ عَنْكَ لَصَدِيمًا أَوْ الْقَتْلَ بِشَيْءٍ أَعَزُّكَ عَنْ نَفْسِي وَدَمِي  
 لَفَعَلْتُ فَأَرِيدُ أَنْ أُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيْكَ ذَلِمَاتُ مَنِي السَّلَامُ  
 يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ اور اگر میں قادر ہوتا اس بات پر کہ دفع کرتا آپ سے اس  
 ظلم و قتل کو سنا ہوا ایسی چیز کے کہ وہ مجھے زیادہ عزیز ہوتی اپنی جان سے تو میں  
 دریغ نہ کرتا یعنی اگر کوئی چیز عالم میں مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہوتی اور  
 میں جانتا کہ عوص اس کے آپ پر سے یہ بلا سے عظیم نکل کی دفع ہو جائیگی تو میں ہرگز  
 اسے حضرت سے عزیز نہ کرتا لیکن لاچار ہوں کہ کوئی چیز عزیز تر جان سے نہیں  
 رکھتا ہوں اب چاہتا ہوں کہ اسے حضرت پر نثار کروں اور اب یا ابا عبد اللہ  
 سلام آخری میرا قبول ہو ثُمَّ مَضَى بِالسَّيْفِ نَحْوَهُ قَالَ رَبِّعُ بْنُ تَمِيمٍ  
 فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا عَرَفْتُهُ وَقَدْ كُنْتُ شَاهِدًا لَهُ فِي الْمَغَازِي وَكَانَ  
 أَشْجَعَ النَّاسِ پس حبیب رحمہ اللہ اجازت چاہا دیکھتے تلو اکھینچا پرید

کارزار میں آئے چنانچہ ربیع بن تمیم کہتا ہے کہ جب اس ولیر کو میں نے میدان میں  
آتے دیکھا تو پہچانا اور میں نے اکثر معارک جہاد میں انہیں لڑتے دیکھا تھا اور  
وہ مثل و نظیر اپنا شجاعت و بہادری میں نہ رکھتا تھا فقلت ایھا الناس  
هَذَا امْسَدُ الْأَسْوَدِ هَذَا ابْنُ شَيْبَةَ لَا يَخْذُ حَنْ إِلَيْهِ أَحَدٌ  
مِنْكُمْ فَلَخَذَ يَنَادِي الْأَرَجْلُ الْأَرَجْلُ پس عابس کو دیکھ کر میں نے اپنے  
شکر کو آواز دی کہ ایہا الناس یہ شیریں شیرانِ عرب ہے اور نام اس بہادر  
عابس بن شیبہ ہے اور یہ ولیری و شجاعت میں مشہور ہے نیز وار اگر کوئی شخص  
تم میں سے یکہ و تنہا مقابل اس جبار کے ہو گا تو باتھ سے اسکے قتل ہو گا یہ سن کر  
سب اعدا ساکت کھڑے رہ گئے ہر چند کہ عابس رضی اللہ عنہ پکارا کیے کہ کوئی  
تم میں ایسا مرد ولیر ہے کہ سامنے میرے آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے اگر کوئی  
انہیں سے نہ نکلا فنادی ابْنُ سَعْدٍ أَتَيْتُكُمْ بِالْحِجَارَةِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ  
وَمَكَانٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْفَقِي دَرَعَهُ وَصَغِيفَةً ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهَا  
پس یہ دیکھ کر ابن سعد نے اپنے لشکر کو آواز دی اور کہا کہ اگر کوئی تم سے مقابلہ  
اس شیر کے نہیں ہو سکتا ہو تو سب ہر طرف سے مل کر اس بہادر کو پھونک دو  
سنگسار کرو کہ اس سے بستر کوئی تدبیر اسکے قتل کی نہیں ہے تب عابس  
رضی اللہ عنہ نے یہ سننا زہ اپنے بدن سے اور خود اپنے سر سے اناہر  
زمین پر پھینک دیا اور مثل شیر غضبناک اس قوم اندا پر حملہ کیا قال ربیع  
بْنُ تَمِيمٍ فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يُطْرِدُ أَكْثَرُ مِنْ مِائَتَيْنِ فَمَلَّوْا عَلَيْهِ مِنْ  
كُلِّ جَانِبٍ وَمَكَانٍ فَمَقَتَلُوهُ رَحِمَهُ اللَّهُ رَبِيعُ بْنُ تَمِيمٍ کہتا ہے کہ جب



اُس جری نے لشکر امداد پر حملہ کیا قسم بخدا دیکھتا تھا میں کہ دو دو سو سے زیادہ  
 نام آوران لشکر امداد کو گراتے تھے اور باقی ماندہ سامنے سے عابس کے اسی طرح  
 بدحواس ہو کر بھاگتے تھے کہ جیسے خون سے شیر کے بکرا میں بھاگتی ہیں آخر کار  
 سب اثنیٰ اُس و نیدار پر ہر طرف سے ایک مرتبہ آواٹ پڑے اور قتل کیا  
 فَرَأَيْتُمْ رَأْسَهُ فِي أَيْدِي رِجَالٍ ذَوِي عُدَاةٍ هَذَا يَقُولُ أَنَا قَتَلْتُ  
 وَالْآخِرُ يَقُولُ كَذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَا تَخْتَصِمُوا هَذَا الْمَرْثِقَةَ  
 إِنْسَانٌ وَاحِدٌ حَتَّىٰ تَفْرَقَ بَيْنَهُمْ هَذَا الْقَوْلُ رُبَّ كِتَابٍ وَكَيْسَا  
 مین نے کہ سرانور عابس کا بہت سے سرداران لشکر لیے ہوئے ہیں اور  
 ہر شخص انہیں سے دوسرے سے کہتا ہے کہ میں نے عابس سے شجاع کو قتل  
 کیا ہے پس عمر سعد ملعون نے یہ سن کر کہا کہ تم جیت لڑتے ہو کسی ایک  
 شخص کی تم میں سے محال اسکی نہ تھی کہ عابس سے بہادر کو قتل کرتا اور سر  
 اسکا تن سے جدا کرتا بلکہ سینے مار سے قتل کیا ہے یہاں تک کہ اسی کلام سے  
 عمر سعد نے اُن اثنیٰ میں فیصلہ کر دیا اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس سبت و شہر

فِي الْكَافِي عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
 كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ  
 وَقَدْ خَفَرَ كُ النَّفْسِ كَافِي مِّنَ أَبُو بَصِيرٍ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ كَلِمَتِي عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ  
 سهل بن زیاد سے اُسے محمد بن سلمان سے اور اُسے اپنے باپ سے روایت  
 کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں خدمت باسعادت جناب صادق علیہ السلام میں

حاضر تھا کہ ناگاہ ابو بصیر ان حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک  
 آدمی سر پہنچا تھا اخذ حجیہ ذال کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام فرمایا ابا محمد  
 ما هذا النفس العالیٰ پس جبکہ ابو بصیر قریب حضرت کے آئے تو جناب  
 صادق علیہ السلام نے اُسے فرمایا کہ ای ابو محمد یہ آہ سر کیسی ہو فقال جعلت  
 خذ الک یا بن رسول اللہ کبرئیتہ و قد عظمیٰ و قرأ ب احلیٰ معی  
 ائی لست ادری ما اری دُعوتی من امر اخذتے پس ابو بصیر نے  
 عرض کی کہ فدایوں میں آپ پر یا بن رسول اللہ سن میرا زیادہ ہوا اور  
 اعضا میرے ضعیف و شست ہوئے اور اہل میری قریب ہو بخوبی باوجود  
 اسکے میں نہیں جانتا ہوں کہ آخرت میں مجھ پر کیا کفری کی فقال ابو  
 عبد اللہ سیکہ السلام فرمایا ابا محمد و انک لتقول ہذا قال جعلت  
 فذلک و کیف لا اقول فقال علیہ السلام فرمایا ابا محمد اما علمت  
 ان اللہ تعالیٰ یکر مر الشبَاب منکم و یتخی من الکھول پس فرمایا  
 جناب صادق علیہ السلام نے کہ ای ابو محمد تعجب ہو کہ تمسا شخص یہ کہ  
 ابو بصیر نے عرض کی کہ فدایوں میں آپ پر کیونکر نہ کہوں میں بس حضرت نے  
 فرمایا کہ ای ابو محمد آیا تم نہیں جانتے ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ اکرام کریگا تم  
 شیعوں کے جوانوں کو اور حیا کریگا اُسے جو تم میں ت مسن ہن قال  
 قلت جعلت خذلک فیکر مر الشبَاب و یتخی من الکھول  
 فقال یکر مر اللہ الشبَاب منکم و یتخی من الکھول  
 ان عاصیہ حر او می کتا ہو کہ ابو بصیر نے عرض کی فدایوں میں



آپ پر کیونکر اکرام کریگا جو انون کو اور حیا کریگا کہ مول و شیوخ سے پس حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم اکرام کریگا جو انون کو تمہارے اس امر سے کہ انکو عذاب کرے یعنی انکو عذاب نہ کریگا اور حیا کریگا شیوخ سے کہ انہی سے اسباب لے لینے کہے بروز قیامت حساب نہ لیکھا قال فُلْتُ جُعِلْتُ وَذَاكَ فَانَادَى نَذِيرًا يَنْبِئُ اِنْ كَسَرْتَ لَهُ ظَهْرًا وَرَنَا وَمَا نَتَّ لَهُ اَفْنِدُ نَنَا وَاسْتَحَلْتُ لَهُ الْوَلَاةُ دِمَائِنَا فِي حَدِيثٍ رَوَاهُ لَهُمْ فَقَهَّاهُمْ رَاوِي كِتَابِي كَبُورِي ابُو بَصِيرٍ عرض کی فدایون میں آپ پر لقب ہمارا ایسا برا قرار دیا گیا ہے کہ جسکو شکست ہشت ہماری شکست ہوئی جاتی ہے اور دل ہمارے مردہ ہوے جاتے ہیں اور ملال سمجھ لیا ہے انکے حکام نے ہماری خون ریزی کو بوجہ اس حدیث مختصرہ کے کہ جو انکے فقہانے روایت کی ہے سکا مال یہ ہے کہ جو بخین اور غفلت عداوت رکھے اور انکو برا کہے اسکا مال و خون ملال ہے قال فَقَالَ ابُو عُبَيْدٍ اَللّٰهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّافِضَةُ قَالَ فُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَلْ وَاللّٰهِ مَا هُوَ سَمُوَكُمْ وَلَكِنَّ اَللّٰهُ سَمَّاكُمْ بِهِ رَاوِي كِتَابِي كَبُورِي ابُو بَصِيرٍ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے یہی نہ کہ تمکو رافضہ کر کے خطاب کرتے ہیں اور لقب تمہارا رافضی قرار دیا ہے عرض کی میں نے کہ بان ای بولا اور آقا میرے حضرت نے فرمایا قسم بخدا تمہوں نے یہ لقب تمہارا قرار نہیں دیا ہے بلکہ خداوند عالم نے یہ لقب تمہارا قرار دیا ہے فَقَالَ اَمَّا عَلِمْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ بَنِي اِسْرَئِيلَ قُتِلُوا فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ لَمَّا اسْتَبَانَ لَهُمْ ضَلَّاهُمْ فَحَقَّقُوا بِمُوسَى وَاسْتَبَانَ لَهُمْ هَذَا اَسْمُوْا فِي عَسْكَرِ مُوسَى الرَّافِضَةُ هِيَ

فرمایا حضرت نے آیا نہیں جانتا ہی تو ای ابو محمد کہ ستر آویسوں نے نبی کریم ﷺ  
 رک کیا تھا فرعون اور اسکی قوم کو جسوقت کہ ثابت ہو گیا اُنکے نزدیک گمراہ  
 ہوا اُنکا پس لعن ہوے وہ لوگ حضرت موسیٰ سے جبکہ ظاہر ہوئی ان پر ہدایت  
 اُس جناب کی پس نام رکھا اُن سعادتمندوں کا لشکر فرعون نے رخصتی  
 لاکھ رخصتوا فرعون وکانوا اشد اهل ذلک العسک عبادۃ  
 واستدھم حباب موسیٰ وھارون وذریعتھما اسلیہ کہ ترک کیا انھوں نے  
 الامت فرعون کو اور وہ لوگ بڑے عابد تھے اور بہت محبت رکھتے تھے  
 حضرت موسیٰ اور ہارون اور انکی ذریعے سے قاوچی اللہ عزوجل  
 الی موسیٰ ان انبت لھم ہذا الکاسم فی التورۃ فانی قد سئلہم  
 یہ وملتھم ایاکے پس وحی کی حق سبحانہ تعالیٰ نے طرف حضرت موسیٰ  
 کہ یہی نام اُنکا توریت میں لکھ دو کہ عیسائی نام رکھا اور یہی لقب اُنکو  
 ملا کیا ہی فابنت موسیٰ علیہ السلام ملھم کواذ خرا اللہ عزوجل  
 لکم ہذا الکاسم حتی تخلکوا پس لکھ یا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے  
 توریت میں یہ لقب اُنکا اور وہی خطاب تمھارے لیے حق سبحانہ تعالیٰ نے  
 فرمایا کہ رکھا تمھارا تاک کہ یہ لقب تمکو عطا فرمایا ابا محمد رخصتوا لھا  
 ورخصتھم التورۃ فخرق الناس کمل ذریعۃ و تشعبوا کل شعب  
 ذلک لیس لکم مع اهل بیت ذریعۃ و ذہبم حیث ذہبوا و اخذ  
 من اختار اللہ لکم و اردتھم من اراد اللہ امی ابو محمد مخالفین  
 غیر کو ترک کیا اور تم شیعہ نے شر کو ترک کیا جدا ہوے لوگ فرقہ فرقہ او



ملک ہوئے شعبہ پر تم اہل بیت نبی کے ساتھ ہوئے اور ان کے پیرو ہو گئے اور  
 تم نے اختیار کیا اس شخص کو جس کو حق سبحانہ تعالیٰ تمہارے لیے اختیار کیا تھا  
 اور تم نے ان لوگوں کو پابانگو خدا کے تمہارے لیے چاہا پس ہمارے رحمت  
 خدا نے نصیب کیے ان کو تم نے اپنا امام مانا قابض واثق اکثر افاضہ  
 المرء مؤن المتقین من عسینک و المتجاوڑ عن سینیہ و بس باری  
 تم کو کہ قسم بخدا تم مرہم ہو اور حق سبحانہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے تمہارے نیکو کاروں  
 اعمال خیر کو اور ورگہ فرماتا ہے تمہارے گناہوں کو روکنے و ممن لکریا کبیر  
 عز وجل بما انتم علیہ یوم القیمۃ لریسئل ربکم عنکم و انکم  
 لک عن سینیہ اور جو شخص نہ آویگا پیش خدا سے عرویل ساتھ از بویہ  
 کہ جس پر تم قائم ہو تو حق سبحانہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے کسی نیکی کو نہ اور اس کے  
 گناہوں سے ورگہ نہ فرمائیگا فقال علیہ السلام کل من سئل عن ذلک  
 قلت لک یابی و ائی یابن رسول اللہ و ذلک آجرت منہ مرایا کتم  
 ابوبصیر آیا خوش ہوئے تم اس سے ابوبصیر نے منہ لی کہ خدا سے من  
 باب ہر سب پر یابن رسول اللہ کچھ اور اس پر زاید فرمایا  
 یا اکھبر ان اللہ تبارک و تعالیٰ و ملائکہ یسقطون  
 عن ظہر شیعتنا تسقط الزنج الا وراک من تہود  
 سقوطہا چونکہ یہ ایت طوالتی و آخر مضمون اسکا یہ ہے کہ  
 خدا و فرمایا انو اب محمد بر سبک حریمہ تعالیٰ اور فرشتہ  
 ہمارے پیروں کے اوپر پڑتے ہیں و سطر گزشتہ اسرار پر ہر گز

نہت کو وہ سہ خزان میں گراتی ہو ذلک قول اللہ تعالیٰ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ  
 بِحَمْدِ رَبِّكَ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ قَامَتِ غَفَارُهُمْ وَاللَّهُ لَكُمْ  
 دُونَهُ هَذَا الْحَالِ اور فرمایا حضرت نے کہ اے ابو بصیر یہ جو کچھ منہ سے  
 کہا دلیل اس پر قول خدا ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا جی وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ  
 بِحَمْدِ رَبِّكَ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ فرشتے تیسبیح خدا کیا کرتے ہیں کہ وہ  
 رب انکا ہی اور طلب مغفرت کیا کرتے ہیں پروردگار غفار سے واسطے  
 اہل زمین کے اے ابو بصیر قسم خدا کے عز و جل کہ مراد حق سبحانہ تعالیٰ کی  
 اہل زمین سے وہی لوگ ہیں کہ جو شیعہ ہیں ہم اہل بیت نبوت کے نہ اور  
 مخلوقات پس حضرات شیعان حیدر کرار اور دوستداران ائمہ اطہار  
 واقعی وہ و نیدا و اہل رتھے کہ جنہوں نے جان عزیز اپنی فرزند رسول ختم  
 روز عاشورا فدا و نثار کی اور کمال محبت و نصرت میں اپنے آقا و مولا  
 جناب امام حسین علیہ السلام کے تیر و نیزہ اور شمشیر کھائے اور جہان نہ  
 رہے اُن حضرت کو شرا حد اسے بچا یا کیے اور کیا و نیدا رتھے حر و لاد  
 باوجودیکہ ملائم تیرید اور ابن زیاد و کفر اور سردار تھے ہزار سوار کے باوجود  
 اس کے بہت نا اقلیت کفر اور رفاقت ابن سعد بدکار سے نکال کر خدمت فد  
 حیدر کرار میں آئے اور بعد شرف زیارت اور حصول اجازت کے سید  
 کارزار میں مع فرزند کے جان اپنی نثار کی بعد ان کے وہب بن عبد الوہاب  
 اور سلم بن قیس و یسب بن مظاہر اور سعید بن عبد اللہ اور زہیر  
 اور حبان غلام ابو ذر غفاری اور عبد الرحمن بن عبد اللہ اور حجاج بن



مَوْذُنُ اُنْ حَضْرَتِ كے اور باقی اصحاب باوقا ایک بعد دوسرے کے درجہ  
 شہادت پر فائز ہوئے فی الجہار اِنَّہُ بَرَزَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ  
 سُوَیْدُ بْنُ عَمْرِو كَانَ شَرَّ یُفَاکِثِ الصَّلَوةَ جَمَاعَہُ بَیْہُ الْاَنْوَارِ وَغَیْرَہِ مِنْ  
 مَنَقُولِ ہِ کہ اُسوقت ایک مرد و نیدار قائم لیل و صائم النہار اصحاب سے  
 حضرت امام حسین کے سب و نسب شریف تھا اور نام اُنکا سوید بن عمرو تھت  
 جہا و لیکر میدان کارزار میں تشریف لائے فَتَاکَلْ قِتَالِ الْاَسَدِ الْبَاسِلِ  
 وَبَالَغَ فِي الصَّبْرِ عَلَی الْخَطْبِ النَّازِلِ حَتَّی سَقَطَ عَلَی الْاَرْضِ وَقَدْ  
 اُتِخِنَ بِالْجِرَاحِ وَلَکِنْ بِہِ حِرَاکٌ پَسِ اُس سعادتمند نے مثل شیر کے  
 شکر اعدا پر حملہ کیا اور بضرِ شمشیر آبدار بہت سے کفار و اہل جہنم کے  
 پس اُن اِشْقِیَا نے ہر طرف سے گھیر کر ایسا زخمی کیا کہ سوید رحمہ اللہ نہیض  
 و ناتوان ہو کر زمین پر گر پڑے ہر بند کہ رفق حیات سے باقی تھی لیکن سبب  
 نہونے حس و حرکت کے اعداے دین کو یقین ہوا کہ شہید ہو گئے اسلئے  
 کوئی ملعون درپے قتل اُنکے نہوا فَمَزَلْ کَذَا لَکَ حَتَّی اَتَمُّ یَقُولُوْنَ  
 قُتِلَ الْحُسَيْنُ ثُمَّ فَتَحَامِلْ وَاَخْرِجْ مِنْ خُفِّہِ سِکِّیْنَا وَبَعْلُ یُقَاتِلُہُمْ  
 حَتَّی قُتِلَ رَحِمَہُ اللہُ اوروہ سعادتمند دیر تا بہرِ جوش زمین پر پڑا رہا  
 جب غش سے افاقہ ہوا ناگاہ سنا اُس و نیدار نے کہ بعد اُقتلِ حسین کی  
 شکر اعدا سے بلند ہو رہے ہی اس آواز کے وہ سعادتمند شہادتِ امام  
 حسین علیہ السلام پر بہت رو دیا اور اتنی حیات اپنی اُس بزرگوار کو سننے  
 ناگوار ہوئی بہر خیر کہ جوشِ محبت و و نیدار قی سے جا لیا کہ اُس قومِ جاہل پر

حملہ کریں لیکن مطلق طاقت جنگ و قتال کی اپنے میں نہ پائی پس کمال حرارت  
و دلیری اپنے تئیں درست کر کے چھری سوز سے نکال کر بعضے اشقیاء کو  
نہی سے قتل کیا اور آب بھی ہاتھ سے اُن کے زخموں کے شہید ہوئے فی المقتل  
و غیرہ فَقَدْ مَرَّ مِنْ أَصْحَابِهِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ شَخْصًا  
كَبِيرًا قَدْ أَحْدَوْهُ وَدَبَّ ظَهْرُهُ وَنَقَطَ حَوَاجِبُهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مَقْتُلِ  
ابو مخنف و غیرہ میں منقول ہے کہ بعد شہادت بعضے اصحاب حضرت کے برابر  
بن عروہ غفاری میدان قتال میں تشریف لائے اور وہ کبیر السن اور  
کثیر الصلوٰۃ تھے کہ پشت مبارک اُنکی بسبب کثرت رکوع و سجود کے قیام  
و قعود کے مثل محراب عبادت کے خمیر ہو گئی تھی اور دونوں ابرو  
ہلالی اُنکے بسبب پیرانہ سالی کے دونوں آنکھوں پر ایسے جھک گئے تھے  
کہ دیکھنا کسی چیز کا انکو دشوار تھا اُن کے بعد مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْمَ بَدْرٍ كُنَّا فِي زَكَاةٍ مَشْهُورِينَ بِدَارِ بَدْرٍ أَوْ مَعَارِكِ  
جَاوِدِينَ وَخَبِيرِينَ وَبَدْرًا أَمْرًا كَانَتْ فِيهِ رِسَالَتُ آبِ صَالٍ بِأَمْرِ  
عَلِيٍّ وَآلِهِ كَثْرًا سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً رِدْجِي تَمِيمَةً وَفَتْحًا بِالسُّطَّةِ بِالْعَامَةِ  
الْمَسْبُوكَةِ حَاجِبًا مَرَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَخَرَّ رَاكِعًا لِلَّهِ الْحَمْدُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ وَاعْتَمَدَ عَلَيْهِ رَاكِعًا لَكَ اللَّهُ تَعَالَى الْحَمْدُ اللَّهُ مِنْ حَوَارِ  
فِي الْجَنَّةِ وَآذِينَ بَابِهِ وَهُوَ ذُو الْبُرْزَخَانِ مَنْ تَارَكَ كُفْرًا عَدَاوِينَ  
أَتَمَّ وَكَيْلًا كَمَالٍ تَنَزَّاهُ عَنْ رِجَالِهِ وَكَمْ خَيْرُهُ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ سَبْعَةً  
بَارِئِينَ أَوْ رَوَّالٍ بَارِئِينَ وَنَوَّالٍ بَارِئِينَ أَوْ رَوَّالٍ بَارِئِينَ أَوْ رَوَّالٍ بَارِئِينَ



خدمت میں حضرت کی عرض کی کہ یا بن رسول اللہ یہ غلام قدیم آپکا اور آپکے  
 جدا مجد رسول خدا کا بھی امیدوار رخصت جہاد ہی پس حبیب امام حسین علیہ  
 السلام نے اُس سعادتمند کو بایں کبر سن و پیری مثل نوجوانوں کے  
 آمادہ جہاد و کیا نہایت مستحب ہوئے اور فرمایا کہ اے شیخ خدا رحمت اپنی  
 نازل کرے اور تھیں جنت میں ہمارے رفقاء سے گردانے یہ فرما کر انکو رخصت  
 جہاد دی فَحُلَّ عَلَيْهِمْ وَقَتْلَ مِنْهُمْ سِتِّينَ قَارِئًا وَقَتْلَ خَمْسَةِ عَشَرَ  
 رَجُلًا حَتَّى اسْتَشْهَدَ اِمَامَ مَسِيْدِهِ پس بعد حصول رخصت جہاد  
 رجز پڑھتے ہوئے اور ولیرانہ مثل شیر لشکر اعدا پر حملہ کیا اور ساتھ سوار بایکا  
 اور بروایتے پندرہ پایہ و قتل کیے آخر کار سامنے اپنے آقا امام حسین علیہ  
 السلام کے شہید ہوئے فَحَرِّجَ غُلَامٌ رَجُلًا كَانَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَكَانَ قَارِئًا لِلْقُرْآنِ فَاسْتَدْبَرَ مِنْ مَسِيْدِهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 ذَبَرَ زَاكِيَ الْقِتَالِ وَهُوَ يَرْتَجِيْ بِرَحْمَةِ اَسْحَابِ سَعَادَتِ شہادت سے  
 فائز ہو چکے اُسی اثنائیں ایک غلام کی تلا مان امام حسین علیہ السلام سے  
 کہ قاری قرآن اور عابد تھا خدمت باسعادت حضرت میں واسطہ رخصت  
 حاضر ہو کر عرض کی کہ اے آقا اور رسول امیر سے اب یہ جو روحفارس قوم اعدا  
 اس غلام سے نہیں دیکھے جاتے ہیں یہی اس زندگی پر کہ آپسا آقا اس  
 مصیبت میں مبتلا ہوا اور میں غلام آپکا زندہ رہوں اور جان اپنی حضرت  
 خدا نکر و ن پس یہ کیکے دیکھے یہ اذلی میدان کارزار میں مقابل لشکر اعدا  
 رجز شجاعت آمیز پڑھنے لگا فَحُلَّ عَلَيْهِمْ وَقَتْلَ كَثِيْرًا مِنَ الشَّجْعَانِ وَاَبَانَ

مَنْ بَارَأَهُ مِنَ الْكَهُولِ وَالشُّبَّانِ پس بعد رجز کے مثل شیر غضبناک اُن  
 اشتیاق پر حملہ کیا اور بہت سے اعدا کو کہ شجاع و بہادر اُس فوج میں مشہور تھے  
 واصلِ جہنم کیا اور جو پیر و جوان اُس فرقہ بے ایمان سے سامنے اُس جبری  
 آیا اسکو راہی و وزخ کیا فَنَشَدُوا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَمَكَانٍ وَصَرَّوْا  
 بِالْزَّبَالِ وَالسِّنَانِ حَتَّى سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ وَتَادَى بِأَسْتَدَى اَدْرَكَ  
 پس یہ دیکھ کر اُن اشتیاق نے چار طرف سے حملہ کیا اور اُس دیندار کو تیر و نیزہ  
 و شمشیر سے ایسا زخمی کیا کہ وہ سعید ازلی گھوڑے سے زمین پر گر پڑا اور  
 آواز دی کہ اے اقامیرے میری مدد کو پہنچے کہ مجھے ان اشتیاق نے قتل کیا  
 فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِدَاءَهُ أَقْبَلَ إِلَيْهِ فَوَجَدَهُ مُرَمَّلًا  
 بِدَمِهِ فَأَخَذَ رَأْسَهُ فِي حَجْرَةٍ وَوَضَعَ خَدَّهُ عَلَى خَدِّهِ وَبَكَى  
 جب امام حسین علیہ السلام نے آواز اُس شہید راہ خدا کی سنی اُسی وقت طرف  
 تلگاہ کے روانہ ہوئے اور جب لاش پر اُس با وفا کی پہنچے دیکھا کہ وہ  
 سعادتمند اپنے خون میں لوث رہا ہی یہ دیکھ کر بالین سر اُسکے بیٹھ گئے اور سر  
 اُس نیک انجام کا زمین سے اٹھا کر کمال شفقت اپنی آغوش مبارک میں  
 رکھ لیا اور محبت و شفقت سے منہ اپنا منہ پر اُسکے رکھ دیا اور جدائی پر اُسکی  
 بہت روئے قَفَّ عَيْنَيْهِ وَوَجَدَ رَأْسَهُ فِي حَجْرٍ سَيِّدَةٍ فَنَبَسَتْ  
 وَمَاتَ بِبَكَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَضَعَهُ بَيْنَ الْقَتْلَى پس  
 جناب سید الشہداء کی یہ بندہ نوازی دیکھ کر اُسی وقت اسنے غش سے آنکھیں  
 کھول دیں اور رتبہ اپنا ایسا عالی دیکھ کر تبسم ہوا اور طرفِ جنت کے انتقال



کر گیا پس مفارقت پر اُس وفا شعار کی حضرت بہت روئے اور لاش اُسکی  
لاشما سے شہدائین رکھدی حضرات سنی اپنے غلام نوازی اپنے آقا کی  
مگر افسوس ہزار افسوس کہ جب وقت عصر روز عاشورا وہ حضرت بسبب  
شدت زخمائے کاری کے ذوالجملح سے زمین پر مست کے بھل کرے اور دانا  
رخسارہ خاک آلودہ ہوا گویا دیر تک سجدہ باری میں مشغول تھے افسوس  
اُسوقت کوئی ایسا نہ تھا کہ سراقہ اس مظلوم کا اٹھا کر اپنی آغوش میں  
رکھتا اور خاک رخسارہ اطہر سے صاف کرتا جیسا کہ محبت خدا فرماتے ہیں  
السَّلَامُ عَلَى الْخَدَّيْنِ الْكَرِيمَيْنِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيِّبِ السَّلَامُ  
اُس رخسارہ اطہر پر جو خاک آلودہ ہوا اور سلام ہوا اُس ریش سفید و اقدس  
جو خون بدن سے خضاب ہوئی اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس سبت و نهم

فِي الْأَنْوَارِ الْهَادِيَةِ عَنِ الصَّهَادَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ذَكَرَ  
الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَكَوَيْدَ رَجُلٍ الذَّيْ  
كَانَ تَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ وَلَوْ يَرَى لَهُ يَدُوتِ الْجَنَّةِ الْأَنْوَارِ الْهَادِيَةِ  
جَنَابِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْحَضَرَةُ نَعَمْ كَيْفَ  
ذَكَرَ كَرَّمَ يَسْتَعِينُ بِمُعِيبَتِ أَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوَاوَرِ اسْمِ مُعِيبَتِ عَظَمَى  
أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ كَيْفَ أَشْكَتُ الْكَرَّ جَوَّاهُ بِرَأْسِ كَيْفَ تَوَابُ  
أَسْكَتُ خَدَّيْهِ أَوْ رَحَى سَجَانَهُ تَعَالَى بِدُونِ دَاخِلِ كَرَّمَ أَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ  
بِشْتِ مِثْلِ رَاضِي وَخَوْشَعُو دَنُوكَا سَجَانِ اللَّهِ بِمَرْتَبَةِ أَشْكَتُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ

پس حضرت استقصو کعبیہ اُن مصائب کا کہ جو روز عاشورا میں گرا یا میں فرزند  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر ہاتھ سے کوفیاں پر دعا اور شامیان بھیا کے  
 گزرے ہیں تاکہ عوصن اسکے حق سبحانہ تعالیٰ آپسے راضی و خوشنود ہو اور  
 بروز قیامت داخل بہشت کرے فی الجہار و غیریہ اِنَّہٗ لَمَّا رَاۤیَ اَصْحَابُ  
 الْحُسَيْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَیِّدَہُمْ مُحَاطًا مَّرْتَهَنًا بَیْنَ الْاَعْدَاءِ فَمَوَّ  
 عَلَیْہِ نَصْرَتُہٗ وَاسْتَاذَتْہُ اَمِنَہُ لِقِتَالِ جَنَاحِہِ بِحَارِ الْاَلْوَارِ وَغَیْرِہٖ  
 منقول ہے کہ جب فرزند رسول خدا روز عاشورا نے اعدائین میں مبتلا ہو گئے  
 اور جان نثاران امام حسین علیہ السلام نے اپنے آقاے عالی وقار کو اس  
 مصیبت عظمیٰ میں گرفتار دیکھا سبکو زندگی اپنی تلخ ہوئی اور آمادہ اور مستعد  
 جنگ و جہاد ہوئے اور نصرت و یاری اُن حضرت کی اپنے اوپر واجب  
 جان کر طالبِ نصرت ہوئے وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ وَكَانَ یَاۤتِیْ  
 وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ عِنْدَ الْحُسَيْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیَقُولُ السَّلَامُ  
 عَلَیْكَ یَا بْنَ رَسُولِ اللّٰہِ فَیَجِیْبُہُ الْحُسَيْنُ وَیَقُولُ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ  
 وَنَحْنُ خَلْفُكَ ثُمَّ یَقْرَأُ فِیْہِ مِمَّنْ قَضَیْ نَحْبَہٗ وَمِنْہُمْ یَنْظُرُ حَتّٰی  
 قُتِلُوْا مِمَّنْ اٰخِرِہُمْ رِشْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِہٖ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ مَوَّجَّ  
 یون مثل کیا ہے کہ اُن بزرگواران سے ایسا بعد دوسرے کے واسطے  
 نصرت کے خدمت میں امام حسین علیہ السلام کی حاضر ہو کر عرض کرتا تھا  
 کہ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ رَسُولِ اللّٰہِ پس حضرت جواب سلام میں فرماتے  
 اَوْ عَلَیْكَ السَّلَامُ اور نصرت جہاد دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم آگے جلو



اور ہم بھی پیچھے تمہارے آتے ہیں اور آئیے وافی ہدایہ شہم حسن فتنہ العجبہ کی تلامذت  
 فرماتے تھے کہ حاصل معنی اسکا یہ ہے کہ جبکہ پانچ عمر لبریز ہوا اور اہل انکی تا پونجی  
 پس اُن سعادتمندوں نے راہ اپنی لی اور بہت سے شخص ایسے ہیں کہ ابھی  
 منتظر مرگ کے ہیں فَقَاتِلُوا دُشْمَانَكُمْ فَغَنَافَتُكَ مِنْهُمْ فَغَالَتْ اَعْيُنُكَ عَلَى الْمُرْتَدِّ  
 وَالْكَافِرِ وَلَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ لِيُكْفِرُوا بِكَ وَالْأَوَّلِينَ فَلَوْ كَانُوا يُدْرِكُونَ  
 اَوَّلَ الْيَوْمِ وَلَقَدْ فَتَنَّاكَ تَهَلُّكًا فِي خِلَالِهِمْ فَلَوْ عَلِمَ الْمُجْرِمُونَ اَنْهُمْ مُقْتَبِلُونَ  
 وَاَحْزَنًا ۚ وَاجْعَلْ لَكَ الْاَمْرَ حَسَنًا ۚ  
 وَاَحْزَنًا ۚ وَاجْعَلْ لَكَ الْاَمْرَ حَسَنًا ۚ  
 قوم عداسے بہاؤ کر کے راہی بہت ہوئے اور حضرت نے پیپ و راست  
 نگاہ کی اور کسی کو اُن اعوان و انصار سے باقی نہ پایا اسوقت امام حسین  
 علیہ السلام آپ پیادہ پالا شہا سے شہدائی طرف متوجہ ہوئے اور اُن پیرو  
 خواہ گاہ شہادت میں سوتا و کھینک پڑے انور میں اسلک بھرا گئے اور کہاں حیرت  
 و یاس باواز بلند فرما گئے وَاجْعَلْ لَكَ الْاَمْرَ حَسَنًا ۚ وَاجْعَلْ لَكَ الْاَمْرَ حَسَنًا ۚ  
 وَاجْعَلْ لَكَ الْاَمْرَ حَسَنًا ۚ  
 کہ اسوقت کوئی ایسا ناصر و مددگار نہیں ہے کہ اس  
 ثنائی و یکسی میں ہماری نصرت و مدد کرے ثُمَّ تَوَدَّىٰ يَاقُوْمُ اَمَّا مِنْ  
 حُجْرٍ مُّجْدِرْنَا اَمَّا مِنْ مُّعِيْنٍ يُعِيْنُنَا اَمَّا مِنْ طَالِبٍ الْجَنَّةِ يَنْصُرُنَا  
 اَمَّا مِنْ خَائِفٍ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ فَيَدَّبُّ عَنْقَافَكَ اَبْكَاءُ شَدِيدَةً  
 زَهُوْ يَفْقُوْلُ يَدَايِكَ بِاَوَازٍ بَلَدٍ فَرَايَا كَمَا اَيُّ قَوْمٍ اَعْدَا اَيُّ كُوْنِي بِهَادٍ دِيْنًا  
 اے یحییٰ بہاؤ دے آیا ہے کوئی مدد کرنے والا کہ ہماری مدد کرے آیا ہے کوئی  
 طالب بہت کہ ہماری نصرت کرے آیا ہے کوئی خدا ترس کہ عذاب خدا سے

دُرسے اور اس بالاکو بھیے دو کرے پس بشت رو کر فرماتے تھے اِنَّ الْكَوَامَ  
 الْبَرَّةَ اِنَّ الْمُتَّقَةَ الْخَيْرَةَ اِنَّ الَّذِي اَوْجَبَ حَقَّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 اِنَّ الْوَصِيَّةَ جَنَابِ الرَّسُولِ خَيْرٌ اَلَا نَامِرْتُو اسْتَغْبِرُ وَبِكَ  
 بِيْكَاشِدْ يَدَا اَبَايَ كَمَا نَگئے وہ بزرگوار نیکو کار اور متقی و پرہیزگار  
 کہ جو ہم اہل بیت رسول مختار کے ناصر و مددگار تھے اور کمان میں وہ دیندار  
 کہ جنہر واجب کیا ہی اسلام نے حق ہمارا اور کمان میں وہ لوگ امین و دیندار  
 کہ جو عمل برین وصیت رسول خدا پر کہ جو ان حضرت نے اپنی اُنت سے  
 ہمارے بارہ میں کی تھی یہ فرما کر حضرت بشت روئے فُلْتَا سَمِعْنَا النَّبَا  
 يَدَا اَبَايَ صَرْخُنْ مِنْ دَاخِلِ الْخِيَابِ صَرْخَةً وَاحِدَةً وَارْتَحَتِ الْاَرْضُ  
 بِصُرَا حِينَ وَبَكَتِ الْاَطْفَالُ فِيْ مَجُورِهِنَّ وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ  
 بِبِيْكَاشِدْ تَبَسُّبِ آوَا زَكْرِيَّ وَبَا اَمَامِ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي اہل حرم نے  
 سنی تو سب مختارات عصمت ایسی ایک دفعہ روئیں اور فریاد کرنے لگیں  
 کہ شورا تم سے اُنکے زمین کر بلا کا بننے لگی اور اطفال خرو سال گو دین  
 اپنی مانوں کے بلکنے لگے اور اُنکے رونے سے زمین و آسمان رونے لگے  
 قَالَ ابُوْ نُخَيْفٍ وَغَيْرُهُ اَتَا رَايَ عَشِيْرَتُهُ وَاَقْرَبَ بَا اَبُهُ هَكَذَا اِجْتَمَعُوْ  
 يُوَدِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهَمُّوْا وَلَدُ عَلِيٍّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوُلَدُ  
 اَبِيْ عَفِيْرٍ وَوُلَدُ مُسْلِيْمٍ وَوُلَدُ عَقِيْلٍ وَوُلَدَةُ وَوُلَدُ الْحَسَنِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مَقْتُلِ ابُوْ نُخَيْفٍ اَوْ بَحَارِ مِنْ مَقْتُولِ هِيَ كَيْ سَبَّ اَصْحَابُ  
 اَبَاوَا ان حضرت کے درجہ شہادت پر فائز ہو چکے اور عزیز و اقربا



امام حسین علیہ السلام نے یہ حال دیکھا مجتمع ہو کر جو انان اشمی اولاد و اقرا  
 ان حضرت کے کہ سترہ بنی اشم تھے بعضے انہیں سے علومی اور بعضے جعفری  
 اور بعضے عقیلی اور بعضے حسنی اور بعضے حسینی تھے مستعد اپنی شہادت پر ہوئے  
 اور ہر ایک نے دوسرے کو وداع و رخصت کیا فَاَوَّلُ مَنْ يَرُزَّ مِنْ  
 اَهْلِيكَيْتِه وَوَقَفَتْ يَا زَا اَءِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 مُسْلِمٍ بْنُ عَقِيلٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأُمُّهُ رُقِيَّةُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِسْ بِاتِّفَاقٍ مُؤَخَّرِينَ مَقُولٌ هِيَ كَرَّجُوا وَلِ اقربا سے ان حضرت  
 آمادہ جہاد ہوئے اور امام حسین علیہ السلام سے طالب رخصت ہوئے  
 وہ نوجوان عبداللہ فرزند مسلم بن عقیل بن ابیطالب کے تھے اور والدہ  
 اُس سعادتمند کی رقیہ عاتقون دختر جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب  
 علیہ السلام تھیں بس مظلوم کہ بلا اسوہ سے اُس نوجوان کے چچا بھی تھے  
 اور مامون بھی تھے فَقَالَ لِحَالِهِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا سَيِّدِي  
 هَلْ مِنْ رُحْصَةٍ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا بَنِي عَقِيلٍ  
 حَسْبُكَ مِنَ الْقَتْلِ قَتْلُ أَبِيكَ مُسْلِمٍ بَنِي اُس نوجوان نے خدمت  
 باریکت میں اپنے مامون جناب امام حسین علیہ السلام کے عرصہ کی کراہی  
 سید کو نین فدوی امیدوار رخصت ہی حضرت نے طرف عبداللہ کے  
 دیکر فرمایا کہ اے فرزند تم کیون آمادہ شہادت و قتل ہو تم کے لیے  
 قتل ہونا باب تمہارے مسلم کا کافی ہر فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ  
 يَا عَمْرُو قَبَائِي وَحَيْهٍ نَلَفَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِذَا أَحْنُ تَرَكْنَا الْجِهَادَ

یکن یکایک پس عبداللہ نے عرض کی کہ اے عوام! مدار جس صورت میں آپا سر و ازرقہ  
 کفار میں مبتلا ہو اور ہم زندہ ہوں اور جان اپنی آپ پر قیاد نہ کر دین تو ہر  
 کیا تمہارے لیے ملاقات کریں گے خدا و رسول سے اور کیا جواب دینگے ہم خدا سے  
 عذوبل کو اگر جان اپنی آج حضرت سے عزیز کریں تھو انا بزرگ و حمل علی  
 الْقَوْمِ حَمَلَتِ اللَّيْثُ الْمُغْضِبِ فَقَاتِلْ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ ثَمَانِيَةً وَتِسْعِينَ  
 رَجُلًا فِي ثَلَاثَةِ حِمَلَاتٍ ثُمَّ قَتَلَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَتِيدَ أَوِيَّ وَاسِدُ بْنُ  
 مَالِكٍ لَعَنَهُمَا اللَّهُ پس اُس جبری نے رخصت جہاد حاصل کر کے مقابل  
 لشکر کفار رجز میں چند اشعار پڑھے اور بعد اُسکے مثل شیر غضبناک لشکر اعدا پر  
 حملہ کیا اور تین حملوں میں اٹھانوے سوار ستم شعار فی النار کیے یا تا تک کہ  
 عمر بن صبیح صیداوی اور اسد بن مالک نے اُس دیر کو شہید کیا فَاَقْبَلَ إِلَيْهِ  
 الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَبْلَكَ بُكَاءً شَدِيدًا  
 وَقَالَ قَتَلَ اللَّهُ قَاتِلَ آلِ عَقِيلٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا إِلَهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ  
 جب امام حسین علیہ السلام نے اُس سعادتمند کو زمین پر گرتے دیکھا بیتابانہ  
 طرف قتلگاہ کے روانہ ہوئے دیکھا کہ وہ نوجوان طرف جنت کے راہی  
 ہوا اور لاش اُس شہید راہ خدا کی خاک پر پڑی ہی یہ دیکھ کر حضرت بیت  
 روئے ادر فرمایا کہ خدا قتل کرے اُن اشتیاق کو کہ جن بیرحمون نے اولاد  
 عقیل کو قتل کیا اور کہہ اِنَّا إِلَهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ زبان اقدس پر جاری کیا  
 فَبَرَزَ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ خَوَّ الْقَوْمِ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ وَلَوْ كَرِهَتْ  
 يَفْقَاتِلُ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ مِائَةً وَخَمْسِينَ فَارِسًا فَاسْتَشْهِدَ أَمَامَ



الحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ پس بعد شہادت عبداللہ بن مسلم کے عون بن عبداللہ  
 بن جعفر حضرت جہاد و لیکر مقابل لشکر اعدا ہوئے اور ایک سو پچاس سوار  
 اُس قوم بد کردار سے واصل جہنم کیے یہاں تک کہ وہ نوجوان بھی سامنے اپنے  
 مامون امام حسینؑ کے شہید ہو آئیں اسی طرح محمد بن جعفر اور جوانان نبی ہاشم  
 اور اولاد امیر المؤمنین علیہ السلام حضرت پرامک بعد دوسرے کے قتل  
 ہوئے اور مظلوم کربلا ہر ایک شہید راہ خدا کی لاش اٹھالائے تھے اور گریہ  
 و بکا کرتے تھے آہ مؤمنین سنا اپنے کہ حضرت سبکی لاشیں اٹھالائے تھے  
 افسوس اُسوقت یہ سب جوانان نبی ہاشم کمان تھے کہ جب خود مظلوم کربلا  
 ذوالجناح سے ناتوان اور زخمی ہو کر زمین پر منہ کے بھل تشریف لائے  
 اور رخسارہ انور خاک آلودہ ہوا اور بدن اطہر خاک و خون میں غلطان  
 رگستان گرم پر پڑا تھا اور ایسا کوئی نہ تھا کہ قتل سے اٹھا کر خیمگاہ میں لاتا  
 بیسا کہ محبت خدا فرماتے ہیں السَّلَامُ عَلَى الْخَدَّيْئِ الْكَرِيمِ السَّلَامُ عَلَى  
 الشَّيْبِ الْخَضِيِّبِ سلام ہوا اُس رخسارہ انور پر کہ جو خاک آلودہ ہوا اور  
 سلام ہوا اُس ریش مقدس و سفید پر کہ جو خون بدن سے خضاب ہوئی اکا  
 لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس سی ام

فِي الْيَوْمِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ قَوَّامٌ  
 إِلَّا لِمَا مَعَهُ فِينَا بَحَارُ الْأَنْوَارِ مِنْ جَنَابِ عَذِيقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَقَوْلُ يَوْمَ فَرَايَا أَنْ حَضَرَتْ نَعْمَ كَيْفَ عَمِلَ خَيْرَ كَيْفَ خَدَا وَنَدَامَا لَمْ يَنْتَظِرْ

معین و مقرر کیا ہی مگر گریہ و زاری کرنا ہم اہل بیت رسالت کی مصیبت پر  
 پس اسکے ثواب کی کچھ حد مقرر نہیں ہی لیجئے بچہ و حساب خدا تعالیٰ نے  
 ثواب اسکے لیے معین و مقرر فرمایا ہی سبحان اللہ کیا مرتبہ ہی ہا تھا  
 اور گریہ کنندگان اہل بیت رسالت کا پس تصور کیجیے کہ کیا وقت مصیبت  
 روز عاشورا مظلوم کر پاپا پر کہ مصوم فرماتے ہیں لا یومر کیومرک یا ابا  
 عبد اللہ ای ابو عبد اللہ احسین کوئی دن مصیبت میں آپ روز شہادت  
 برابر تی نہیں کر سکتا ہی آہ آہ جب روز عاشورا تمام اصحاب یا و قاصد  
 سید الشہداء کے درجہ شہادت پر قاض ہو چکے یہاں تک کہ اقرباے اُن حضرت  
 جو ان بنی ہاشم مثل عبد اللہ بن مسلم اور عون بن عبد اللہ بن جعفر اور محمد  
 بن جعفر طیار اور سب بھائی جناب عباس کے مع محمد بن عباس کے شہید  
 ہوئے اور نوبت اولاد امام حسن کی آئی فی المقتل و الجار ثوان بر سر  
 قاسم بن الحسن علیہ السلام کو وہ صغیر کہ یبلغ الخمر و جھل  
 کالقمہ لیلۃ البدر چنانچہ قتل ہوئے و بجار الانوار میں منقول ہی کہ بعد  
 اسکے جناب قاسم فرزند امام حسن علیہ السلام عازم حباد ہوئے اور وہ  
 شانزادہ والا تبار مذہب یوغ کو بھی نہ پہونچتے اور جہرۃ النور انکا مانت  
 ماہ کامل کے تابان و درخشان تھا فوقت یاراً و عتہ الحسن علیہ  
 السلام و قال یا عم لبیک لبیک ہا انا بین یدیک فامرئے بامرک  
 صلی اللہ علیک پس وہ سامنے اپنے چچا امام حسین علیہ السلام کے کمرے  
 ہوئے اور عرض کی کہ ای عم نامدار خدا آپ پر رحمت اپنی نازل کرے یہ جان



حاضر بھی اجازت بہا و دیکھے فقال الحسن علیہ السلام یا بنی الاخر انت  
 علامۃ من احی الحسن علیہ السلام وارید ان تبقی لی لا تسکونک وقال  
 یا ولدی انک تمشی برجلت الی الموت پس جناب امام حسین علیہ السلام نے  
 بنگاہ حسرت دیکھا فرمایا کہ ای فرزند برادر تو نشانی ہی میرے برادر مسموم امام  
 حسن علیہ السلام کی اور میں جاہتا ہوں کہ تو باقی رہے کہ تاثیر سے سب سے  
 مجھے تسلی اور تسکین ہوا اور فرمایا کہ ای فرزند کیا تو اپنے پاؤں سے طرف موت کے  
 جاتا ہو فقال القاسم وکیف یا عی و انت باین الاعدا و وحیداً افریداً  
 کہ تجتذ اصبراً و لا معیناً جناب قاسم نے عرض کیا کہ ای چچا جان کیونکر میں  
 آمادہ شہادت ہوں کہ آپ سوار کیا وقت ہمارے ستم شعارین بے عین  
 و مددگار مبرا ہو و روی ابو مخنف عن حمید بن مسلم عن الحسن علیہ  
 السلام بعد قتل اصحابہ جعل ینادی و غریباً و اولاً اصبراً امامین  
 معینین یعیننا امامین ناصرین نصرنا امامین ذیت یدین عتقا اور  
 ابو مخنف نے حمید بن مسلم سے یوں روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے  
 بعد شہادت تمام اصحاب و انصار کے فریاد و استغاثہ کیا اور فرماتے تھے  
 کہ افسوس کیا عالم مسافرت ہوا میری انصار کی ہی آیا ہوں۔ نانت لریوا  
 نہ ہماری اعانت رہے یا کوئی نصرت کرے والا ہی کہ ہاں نصرت و مدد  
 رہے آیا کوئی دفع کرے والا ہی کہ شرا بہ کو جسے دور کرے فخر جاک الیک  
 لکمان کا قمر ان احمد و الاخذ قاسم بن الحسن علیہ السلام  
 ہا یقولان لبیک لبیک ہا یقولان لبیک لبیک فقال م

حَامِيًا عَنْ حَرَمِ جَدِّكَ رَسُولِ اللَّهِ تَبَسُّ بِأَوَاظِ اسْتِغَاثَةِ شَيْءٍ دُوشَانِ بِرَاوَسِ  
 شَلْ أَفْتَابِ دَمَا هَتَابِ كَعَبِيْرَةٍ بِرَأْمِ مَوْسَىٰ أَيْكَ أَحْمَدُ دُوسَرِ قَاسِمُ  
 فَرْزَنْدَانِ اِمَامِ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِدْرُو دُونُونِ سِرُ وِلَاسْتَانِ رِسَالَتِ اِدْرُو  
 كُو بِرِ صَدَفِ وِلَايَتِ اِيْنِ چَا مَظْلُوْمِ كِي خِدْمَتِ مِيْنِ عَرْضِ كَرْنِ لَگَ كِه اِيْ عَقْمِ  
 بَزَرْگُو اَرِ بِاَرِي طَرَفِ مَتُو جِهَ مَوْجِيْ هِيْمِ دُونُونِ بَانِ نَارِ حَاضِرِ مِيْنِ بِحُكْمِ مَوْ  
 بِجَالَايْنِ خُذَا آبِ بِرِ رَحْمَتِ اِيْنِ نَازِلِ كَرْتِ حَضْرَتِ نَ فَرَايَا كِه اِيْ فَرْزَنْدُو  
 حَمَايَتِ كَرُو اِيْنِ جَدِ بَزَرْگُو اَرِ رَسُولِ خُذَا كَعَبِيْرَةٍ اِدْرُو اِيْلِ بِيْتِ كِي دَرُو يِ اَشِيْخِ  
 نَجْمِ الدِّيْنِ وَغَايِرُهُ اَنَّهُ سَاكِرُ الْقَاسِمِ نَحْوِ الْاَعْدَاءِ وَهُوَ اسَدُ الْهَيْجَاءِ  
 وَاتَّيْنِي الْمَعْرِكَةَ فَمَلَّ عَلَى الْقَوْمِ حِمْلَةً مُنْكَرَةً وَقَتْلَ مِنْهُمْ مَقْتَلَةً  
 عَظِيْمَةً چِنَا نَجْمِ شَيْخِ نَجْمِ الدِّيْنِ وَغَايِرُهُ رَوَايَتِ كِي هِيْ كِه اُسُوْقَتِ جَنَابِ  
 قَاسِمِ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنِ بِرِ رَحْمَتِ مَوْكِرَاتِ نَشِيْرِ غَضَبِ نَاكِ كِه مَعْرَكَةِ قَتَالِ نَارِ  
 تَشْرِيفِ لَائِيْ اَوْرِ لَشَاكِرِ اَعْدَا بِرِ اِيْ سَا حَمْلَه كِيَا كِه لَاشَمَا سَ اِلِ كُوفَه وَنَامِ سَ  
 اِنْبَارِ لَگَاوِيْ اَوْرِ بَزَرْگُو نَامِيْ بِهَاوَانُونِ كُو فِي النَّارِ كِيَا خَاصَرُوْا  
 مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَمَكَانٍ وَجَرَحُوْكَ بِالْأَسْيُوفِ وَالتَّهَامِ وَالسِّنَانِ  
 فَخَنَّ عَنْ ظَهْرِ جَوَادِهِ عَلَى الْأَرْضِ بِسْ يَدِ كِيَا اِنْ اَشَقِيَا نِيْ حَضْرَتِ  
 قَاسِمِ كُو بِرِ طَرَفِ سَ كَمِيْرِ لِيَا اَوْرِ تِيْرُو نِيْزَه وَشَمْسِيْرِ سَ اِيْ سَا زَحْمِيْ كِيَا كِه سَبَبِ  
 نَا تَوَالِيْ كِه مَرْكَبِ سَ بِرُو سَ زَمِيْنِ اَسْ كِيْ فَتَقَرَّبَ مِنْهُ شَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ  
 اَلشَّيْءُ بَعَثَهُ اللَّهُ فُطِعْنَاهُ بِرُفْحِ فَنَادَىٰ يَا عَمَّاهُ اَدْرِيْ كُنْ اَوَّاهُ بِرِ  
 اِيْ اَنَامِيْنِ شَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ شَامِيْ لَعِيْنِ نِيْ قَرِيْبِ اَكْرَايَا نِيْزَه نَشِيْرِ اَقْدَا



مارا کہ سینہ اظہر سے باہر نکلا اور اس کے صدر سے وہ شامہ راوہ ترشہ لگا اور اسی  
 حالت کرب میں آواز دی کہ ای چا جان میری خبر لیجیے کہ ان اشقیائے مجھے  
 قتل کیا فاقبل الیہ الحسن علیہ السلام ممسرا و قتل من کان حاکما  
 ثم وثب علی شیبہ بن سعد فقتله وحمل القاسم علی صدرہ و جاء  
 یدہ الی الخیمۃ پس یہ آواز شکر امام حسین علیہ السلام فوراً اس شہید راہ خدا  
 کی طرف روانہ ہوئے اور جو اشقیاء کہ گردن لگے تھے انکو قتل کیا اور شیبہ بن سعد پر  
 حملہ کر کے اسکو بھی فی النار کیا اور لاش قاسم کی اپنے سینہ اظہر سے لگا کر خیمہ گاہ  
 کی طرف لائے اور لاشاے بنی ہاشم میں رکھ دی اور اب اس نور نظر کے مرنے  
 پر ٹھکر رویا کیے اسوقت شور گریہ و یکاے اہل بیت رسالت سے گویا قیامت  
 بپا ہوئی کہ ناگاہ لشکر اعدائے آواز اہل من مبارز کی بلند ہوئی و فی الکسائر  
 العبادات ثم برز احمد بن الحسن علیہ السلام ولہ من العجم سنۃ  
 عشر سنۃ و هو یخرج قال ثم حمل علی القوم فقاتل حتی قتل منہم  
 ثمانین رجلاً و یزیدون و راکیہ العبادات میں منقول ہے کہ یہ شکر  
 شامہ راوہ احمد بن امام حسن علیہ السلام میدان کارزار میں تشریف لائے اور  
 بن شریف انکا سولہ برس کا تھا اور وہ رجز پڑھتے جاتے تھے راوی کہتا ہے  
 بعد اسکے اس شامہ راوہ نے اس قوم اعدا پر حملہ کیا یہاں تک کہ ان اشقیاء سے  
 اتنی اشرار یا زیادہ کو فی النار کیا فرجہ الی الحسن علیہ السلام و قد  
 غارت عیناۃ فی اقر راسہ و هو ینادی یاعلماء ہل من شربۃ  
 اتقوی بما علی اعداء اللہ و اعداء رسولہ پس وہ شامہ راوہ شہید

امام حسین علیہ السلام کی حاضر ہوا اور اس وقت حال انکا یہ تھا کہ شدت تشنگی سے  
دونوں آنکھیں کاسہ سر میں در آئیں تھیں اور فریاد کرتے تھے کہ اے چچا جان آیا  
تھوڑا پانی ہو سکتا ہے تاکہ مجھے قوت ہو جائے جہاد کی دشمنان خدا و رسول پر  
فَقَالَ لَهُ يَا بْنَ أَخِي إِصْرِي قَلِيلًا لَتَكُنَّ جَدًا لَكَ مُحَمَّدٌ بْنُ الْمُصْطَفَى أَصْلَكَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ يَسْقِيكَ شَرْبَةً لَا ظَمَأَ بَعْدَهَا بِسُحْرَتِ أَسْ نَوْجَانِ تَهْتِ  
فرمایا کہ اے میرے زبیر اور تھوڑا صبر کر مشرب تو ملاقات کرے گا اپنے جدِ محمد  
سوں خدا سے اور وہ بناب تجھے ایسا سیراب کرے گا کہ بعد اس کے تو کبھی  
پاسا نہ ہو گا فرج ہو گا تیرے حمل کے لِقَوْمٍ قَتَلَ مِنْهُمْ جَمَاعَةً وَالْحَقُّ  
اللَّهُ بِأَمْنِيهِ رَأَى الْجَنَّةَ بِسْ وَہ نوجوان پھر میدانِ قتال کی طرف آئے اور رجز  
پڑھتے ہوئے اُس قومِ اعدا پر حملہ کیا اور ایک جماعت کثیرہ کو قتل کیا آہ آہ  
یہ دیکھا کہ اعدائے اُس جوان کو محاصرہ کیا اور تیر و نیزہ اور شمشیر سے زخمی کیا  
یہاں تک کہ وہ شامِ تراویح شدت تشنگی میں شربتِ شہادت سے سیراب ہو  
اور حق تعالیٰ نے اسے انکارِ بہشت میں اس کے بھائی قاسم بن امام حسین سے ملحق کیا پھر  
امام حسین علیہ السلام کی لاش نیم گاہ کی طرف لائے اس وقت کے حال میں  
لَا سَابِقَ لَهَا فِي الدُّنْيَا وَخَلَدَ فِي ثَرْبٍ كَبْكَاةٍ مُدَّ يَدًا حَتَّى خَرَجَ الشَّكَاةُ  
مِنْ مَعْبَارِ بَرْزَخٍ ثُمَّ سَفَرَتْ حَيَارَ يَتَمَامُ السَّرَّةَ الرَّاسِ أَشْرَقَ الشَّعَرُ  
لَتَكُنَّ وَتَقْدَرُ أَنْ تَجِدَ مَنَاقِبَ وَغَيْرَ مِمَّنْ نَقُولُ ہ کہ بعد اس کے حضرت  
شہداء و شہداء پر ایمان برادر مسموم کی شدت روئے یہاں تک کہ ان کی  
ان نصرت کے کہ بیاب ہو کر خیموں سے نکل آئے راوی کہتا ہے کہ دیکھا میرے



انہیں سے ایک صاحبزادی کو کہ گریان و نالان با سر عریان مو پریشان و رخمید  
 آئی اور بھرت و یاس یہ کہتی تھی یا بن امی قتل اللہ فوما قتلواک  
 فجاثت و انکبت علیہ فسئلست عنها فقالوا ہذیہ اخت القام  
 ای بھائی میرے ای مانجائے میرے خداوند قمار قتل کرے اُس قوم اشرار کو  
 بستہ تجھ سے ماہ انور کو تشنہ لب قتل کیا اور مجھ غمیدہ کو بے برادر کر دیا پس بنیاب  
 ہو کے آئین اور منہ کے پیل ایک لاش پر گر پڑیں اور اُس سے لپٹ کر زمین  
 جاگیر خراش کرتی تھیں اور زرار روتی تھیں پس میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ  
 ستم دیدہ کون ہے انھوں نے کہا کہ یہ خواہر ہی قاسم بن امام حسن علیہ السلام کی  
 پس بنیاب امام حسین علیہ السلام نے اُس مطالبہ اور سب محذرات عصمت کو  
 تسلی و دلاسا دیکر طرف خیمہ گاہ کے پھیر دیا مگر افسوس ہزار افسوس حال  
 بیکسی پر خواہران امام حسین کے کہ بعد شہادت ان حضرت کے کوئی اُنکا  
 دلاسا دینے والا نہ تھا بلکہ اعدائے کمال عداوت مفتح و چادرین بیت پر  
 اور خیموں میں آگ لگائی علاوہ اسکے یہ ظلم و ستم تھا کہ شمر لعین آزیائے مارا تھا  
 آہ آہ اسوقت وہ ستم دیدہ مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر فریاد کرتی تھی کہ  
 ای نارسول خدا فریاد ہی کہ یہ ظالم ہم پر کیا کیا ظلم و ستم کرتا ہی اور آپ کے فرزند پر  
 غم و الم اور ماتم میں رونے سے بھی منع کرتا ہی ہاں افسوس اعدائے  
 کمال عداوت ان بکسیون کو بے پردہ کیا جیسا کہ حجت خدا فرماتے ہیں التاکم  
 علی النشوة انبار ذات سلام ہو ان محذرات عصمت پر جو کر بلا میں بے پردہ  
 لی لعین اور خیموں سے ظلم و ستم نکالی گئیں تلف و ہر ہم حذر الحاحرات

آہ پیرے اور رخسار سے اُنکے حرارت و تیزی آفتاب سے جلتے تھے اَلَا  
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس سہ ویم

فِي الْمُنْتَحَبِ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حُسَيْنٌ مِنْهُ  
وَأَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا وَابْغَضَ اللَّهُ مَنْ  
ابْغَضَ حُسَيْنًا مَنْتَحَبٌ مِمَّنْ مَقُولُ هِيَ کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ  
علیہ وآلہ نے کہ حسین میرا محبوب ہے اور میں حسین سے ہوں دوست رکھتا ہوں  
خدا اس شخص کو نہ جو دوست رکھے میرے فرزند حسین کو اور دشمن رکھتا ہوں  
خدا اس شخص کو کہ جو دشمن رکھے میرے نور عین حسین کو وَقَالَ الصَّادِقُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِنْ بَالٍ يَكْفِيكَ هَكَذَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا وَصَلًا  
فَاطِمَةً وَأَسْعَدَهَا وَوَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ وَآدَى حَقَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ  
أَوْ فَرَمَا یا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو مومن روئے مصیبت پر میرے  
مظلوم امام حسین علیہ السلام کی مگر یہ حسن سلوک اور نیکی یعنی رونا اس  
مومن کا فرزند فاطمہ زہرا علیہا السلام پر درحقیقت اُن معصومہ کے ساتھ  
نیکی ہی اور جناب رسول خدا کے ساتھ مراعات کرنا اُنکے حقوق کا ہی  
اور اُس مومن نے کہ یا حق ہم اہل بیت رسالت کا ادا کیا آپس حضرات  
گریہ و بکا کیجئے اُس مظلوم پر کہ جب کاروئے والا دار دنیا میں نہ مان ہی  
اور نہ باپ ہی اور تشویر فرمائیے اُن مصائب کا جو روز عاشر اظلوم  
کر بلا پر گزرے ہیں آہ آہ کیسے کیسے عزیز و اقربا اُن حضرت کے سامنے



اُنکے تشرب شہید ہوئے فی المنحَبِ وَمُحْرِقِ الْقُلُوبِ وَغَيْرِهَا اِنَّ الْقَاسِمَ  
 قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَوَّلِي الْاِجَازَةَ لَا مَضِيءَ اِلَى هُوَ لَا  
 الْكُفْرَةَ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ يَا ابْنَ الْاَخِ اَنْتَ عَلَامَةٌ مِنْ اَخِي وَارِيءُ  
 اَنْ تَقِيْلِي لَا تَسْلِي بِكَ وَلَمْ يُعْطِهِ الْاِجَازَةَ لِلْبِرَازِ فَجَلَسَ مَعَهُمَا  
 مَعْمُومًا بِاَكْبَادِ الْعَيْنِ حَزِينُ الْقَلْبِ وَاجَازَ الْحُسَيْنُ اِخْوَتَهُ لِلْبِرَازِ  
 وَلَمْ يَجْزِهِ فَجَلَسَ الْقَاسِمُ مُتَلَمَّا وَاضْعًا رَاسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ جُنَاحًا  
 سَمْتًا اَوْ مُحْرِقِ الْقُلُوبِ وَغَيْرِهِ مِنْ مَقُولِ بَرٍّ شَانِزَادَهُ وَالْاِتَابِ  
 حضرت قاسم نے خدمتِ بابرکت جناب امام حسین علیہ السلام میں  
 عرض کی کہ اے عم نامدار اس جان نثار کو اجازت ہو کہ تا اس فرقہ  
 کفر کی طرف جا کر جہاد کروں یہ سنا امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ  
 اے فرزندِ براء ورتو نشانی ہی میرے بھائی سموم کی اور میں یہ چاہتا ہوں  
 کہ تو باقی رہے کہ تیرے سبب سے مجھے تسلی و تسکین ہو اور حضرت نے  
 اُس کو نظر کو اجازت جہاد نہ دی تھی وہ شانیزادہ نامدار محزون و معنوم  
 روتے ہوئے بادلِ حزن ایک ہمت کو علیحدہ بیٹھے اور امام حسین علیہ  
 السلام نے اُس ولیند کے اور بھائیوں کو اجازت جہاد دی اور اُس  
 شانیزادہ کو اجازت نہ دی تھی اس حال سے جناب قاسم رنجیدہ و سرافراز  
 اپنا زانو لے اٹھ کر رکھ کر سبقت و یاس اسی فکر میں بیٹھے خدا کی  
 اِنَّ اَبَاكَ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ رَیْبًا لَهُ عَوْدَةً فِي كَفِّهِ الْاَمْرُ  
 وَاَوْصِيَهُ لَهٗ يَا وَلَدِي اِذَا اَصَابَكَ الْوَهْمُ فَعَلَيْكَ بِجَلِّ عَوْدَةٍ

وَقَرَأَتْهَا فَهُوَ مَعَهَا وَأَعْلَىٰ بِكُلِّ مَاتَرًا ۖ مَكْتُوبًا فِيهَا بِسْ يٰ اَد  
 اگئی وصیت اپنے پدر بزرگوار امام حسن علیہ السلام کی کہ اُن حضرت نے  
 بوقتِ رحلت ایک تعویذ اپنے بازو پر باندھا تھا اور وصیت فرمائی تھی  
 کہ ای فرزندِ حبیب کبھی تجھے کوئی رنج و غم اور مصیبت عظمیٰ درپیش ہو تو  
 تجھے لازم ہے کہ اُس وقت اس تعویذ کو اپنے بازو سے کھول کر پڑھنا اور اُسکا  
 مطلب خوب سمجھنا اور جو کچھ کہ تو اُس میں لکھا ہوا ہو اُسے اُس پر عمل کرنا فقال  
 الْقَاسِمُ لِنَفْسِهِ مَعْذَرَةٌ سَيُؤْتِيكَ وَلَوْ بِصِبْنِي مِثْلَ هَذَا الْاَلْفِ فَلَ  
 الْعُوْذَةُ وَفَضَّلَهَا وَنَظَرَ اِلَى كِتَابَتِهَا وَادَّافِيَهَا يٰ وَلَدِي قَاسِمُ  
 اَوْصِيكَ اَنْتَ اِذَا رَاَيْتَ عَمَكَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمِنْ طَفِّ  
 كَرِيْلًا وَقَدْ احَاطَتْ بِهٖ الْاَعْدَاءُ فَلَا تَرْكُ الْبِرَارَ وَالْجِهَادَ لَا عَدَاءَ  
 اِلٰهٍ وَاَعْدَاءَ رَسُوْلٍ اِلٰهٍ وَلَا تَجْلُ عَلَيْهِ بِرُوحِكَ وَكَلِمَاتِكَ  
 عَنِ الْبِرَارِ فَعَاوِذُهُ لِيَا ذَنْ فِي الْبِرَارِ لِيَخُوْضَ فِي السَّعَادَةِ الْاَبَدِيَّةِ  
 پس حضرت قاسم نے اپنے دامین کہا کہ کئی سال گذرے کہ کوئی مصیبت  
 آج تک مجھ پر مثل اس رنج و الم کے لاحق نہیں ہوئی ہے پس یہ تصور کر کے  
 اُس تعویذ کو اپنے بازو سے کھول کر پڑھا دیکھا کہ اُس میں لکھا ہے اے فرزندِ  
 ای قاسم میں تمہیں وصیت کرتا ہوں تحقیق کہ جب دیکھے تو اپنے غم و اندام  
 امام حسین علیہ السلام کو روزِ عاشورا زمین کر بلا میں بے تعین و مددگار  
 نزعِ امداد میں مبتلا و گرفتار میں پس ای فرزندِ اُس وقت قتال و جہاد  
 و دشمنانِ خدا و رسول سے ترک نہ کرنا اور جان اپنے چچا پر فدا و نثار



کرنا اور ہر چیز وہ مظلوم قتل ہونے سے منع کریں تو تم مکرر عرض کرنا اور طالب نصرت  
ہونا یہاں تک کہ تمہیں اجازت جہاد و قتال ملے تاکہ تو سعادت ابدیہ کو فائز ہو  
فَقَامَ الْقَاسِمُ فِي سَاعَتِهِ وَآتَى إِلَى عَمِّهِ وَعَرَّضَ مَا كَتَبَ فِيهَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
فَلَمَّا قَرَأَهَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَكَرَ أَخَاهُ الْحَسَنَ وَبَكَى بَكَاءً  
شَدِيدًا يَدَايِهِنَّ أَسْ تَعْوِذُكَ بِمَا كَرِهْتَ قَاسِمُ اس وقت کھڑے ہو کر اپنے  
چچا کی خدمت میں مع وصیت نامہ کے حاضر ہوئے اور جو کچھ کہ اُسہیں آپ کے  
پر بزرگوار نے تحریر فرمایا متاع عرض کیا پس جب جناب امام حسین علیہ السلام  
اُس وصیت نامہ کو پڑھا تو اپنے برادر مسموم امام حسن علیہ السلام کو یاد کر کے  
شہدت روئے وَنَادَى بِالْوَيْلِ وَالْثُبُورِ وَتَنَفَّسَ الضُّعْدَاءُ وَقَالَ  
يَا وَكَدَى هَذِهِ الْوَصِيَّةُ لَكَ مِنْ أَبِيكَ وَعِنْدِي وَصِيَّةٌ أُخْرَى  
مِنْهُ لَكَ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْفَازِهَا فَسَكَتَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى  
يَدَيْ الْقَاسِمِ وَأَدْخَلَهُ الْخِيَمَةَ وَطَلَبَ عَوْنًا وَعَبَّاسًا وَرُصَدًا وَأَوْلِيَاءَ  
وَالثُبُورَاءَ كُلِّ بَلَدٍ کی اور ایک آہ سر و کھینچی اور جناب قاسم سے فرمایا کہ  
اے فرزندِ مذہب وصیت تمہارے پر بزرگوار نے تم کو فرمائی ہے اور مجھ سے جو وصیت  
تمہارے باریعین فرمائی ضرور ہے کہ میں اُسے آج عمل میں لاؤں یہ فرما کر  
امام حسین علیہ السلام نے ہاتھ قاسم کا پکڑ کے خیمہ حرم محترم میں تشریف لائے  
اور اپنے برادرِ حق شناس جناب عباس اور عوان کو طلب فرمایا وَقَالَ  
لِقَاسِمِ الْقَاسِمِ الْيَسَّ لِلْقَاسِمِ نِيَابٌ جِدَادٌ قَالَتْ لَا فَقَالَ لِأَخِيهِ زَيْنَ  
أَبْنِي بِالْصَّبْرِ ذُقْ فَاتَّهَ بِهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ فَفَتَحَهُ وَأَخْرَجَ مِنْهُ

قَبَاءَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْبَسَةَ الْقَاسِمِ وَلَقَدْ عَامَتَهُ عَلَى رَأْسِهِ  
 پس حضرت نے مادر قاسم سے فرمایا کہ آیا قاسم کا کچھ نیا لباس ہو مادر قاسم نے  
 عرض کی کہ یا بن رسول اللہ کچھ نہیں ہے یہ سن کر حضرت نے اپنی بہن زینبؓ کو بلایا  
 فرمایا کہ اے بہن صندوق پوشاک کا لاؤ پس حسب الارشاد صندوق حاضر  
 کر کے سامنے حضرت کے رکھا پس حضرت نے اُس صندوق کو کھولا اور قبا اور  
 حسن علیہ السلام کی نکالی اور اپنے دست مبارک سے جناب قاسم کو پہنائی  
 اور عمامہ اپنے براہِ سر پہنایا اور سر پر اُس نورِ نظر کے پاندے عافسک بید البتہ  
 الَّتِي كَانَتْ مُسَمَّاهَ الْقَاسِمِ فَعَقَدَلَهُ عَلَيْهَا وَاخَذَ بِيَدِ الْمِسْكِ  
 وَوَضَعَهَا بِيَدِ الْقَاسِمِ وَخَرَجَ عَنْهَا فَتَعَادَ الْقَاسِمُ بِطَرِيقَةِ  
 عَمِّهِ وَيَكُنِي إِلَى أَنْ سَمِعَ الْأَعْدَاءَ يَهْوُونَ هَلْ مِنْ مُبَارِكٍ پس بابر  
 روایت صاحب مجالس مہجہ علیہ الرحمہ حضرت نے اپنی اُس صاحبزادی  
 ہاتھ جو سابق سے منسوب بشاہزادہ قاسم تھیں اپنے ہاتھ میں لیا اور اُس  
 فرزند پرادر سے عقد صحیح پڑھا اور ہاتھ اُس صاحبزادی کا ہاتھ میں جناب  
 قاسم کے دیا گویا امانت اُنکے سپرد کر کے باہر تشریف لائے آہ مؤمنینِ مجاہد  
 شدائد دنیا کے بیٹی کا ہوتا بھی ہو کہ ایسے وقت مصیبت میں افتاد و محنت  
 حضرت نے فرمائی یہ بھی ایک مصیبت مصائبِ مظلوم کہ بالاسے ہر شاہد  
 یہ بھی وجہ ہو کہ حضرت ہمارے تھے شقیاسے استغذرات عصمت کو بیوہ و اسیر  
 کر کے دربارِ نرید شہرا بخوار میں لیجا لینگے اور یہ دخترِ ہمت بیوہ و یتیم شامل ہو  
 تا یہ مصیبت بھی باقی نہ رہے آہ آہ فاطمہ مصائب کا مظلوم کہ بلا پر بلو آؤ شکوہ



جناب قاسم بعد اسکے بحسرت و یاس اپنی بخت عم کی طرف دیکھتے تھے اور بشت روتے جاتے تھے یہاں تک کہ لشکر اعدائے آواز ہل من مبارز کی سنی خرمی پیدا ہو گئی تھی وَاَرَادَ الْقَاسِمُ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْخِيْمَةِ فَبَدَتْ ذَيْلُهُ وَمَانِعَةٌ عَنْ الْخُرُوجِ فَقَالَ لَهَا الْقَاسِمُ خَلِي ذَيْلِي فَانْ عَرَسْنَا خَرْنَا اِلَى الْاُخْرَى پس جناب قاسم نے یہ آواز سن کر اپنی زوجہ سے ہاتھ چھڑایا اور ارادہ نہیں سے باہر نیکا کیا پس اُس صاحبزادی نے دامن بسبب شرم و حیا کے پکڑ لیا گویا میدان قتال میں جانے سے منع کیا جناب قاسم نے فرمایا کہ اے بنت عم و از میرا چھوڑ دو اور تحصیل سعادت ابدی سے مانع نہ ہو کہ محل تاخیر کا نہیں ہی اور اب عروسی ہماری آخرت پر رہی فَبَكَتْ وَقَالَتْ اَنْتَ تَقُولُ هَذَا فَبَايَ عَاكِمَةَ اَعْرُفُكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَطَعَ الْقَاسِمُ كُمَّهُ وَاَعْطَاهَا بِهَا وَقَالَ اَعْرِفِيْنِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَانْفَجَعَ اَهْلُ الْبَيْتِ بِالْبُكَاءِ لِفِعْلِ الْقَاسِمِ وَبَكَوْا بُكَاءً شَدِيدًا وَنَادَوْا بِالْوَيْلِ وَالشُّبُورِ پس یہ سن کر وہ صاحبزادی بشت رویں اور آہستہ آہستہ کہتا ہو کہ عروسی ہماری اب آخرت پر رہی اور آمادہ شہادت ہو کر جاتے ہو تو پھر کس علامت کے روز قیامت کو تمہیں پہچانوں گی یہ سن کر جناب قاسم نے آستین اپنی قطع کر دی اور فرمایا کہ اس نشانی سے مجھے عرصہ عشر میں پہچان لینا پس حال حضرت قاسم کا دیکھا کہ سب اہل بیت رسالت بشت رویں گے اور صدام و اویلاہ و اشوراء کی لہند ہوئی وَفِيْلَ شَكَّ كَدَهُ وَضَرَبَهَا عَلَ رُكْبَتَيْهِ وَقَطَعَهَا وَقَالَ اَعْرِفِيْنِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ السُّدُنِ الْمُقْطُوعَةِ اور اب

روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ آستین اپنی شانہ سے پارہ کر کے کہا کہ اس  
 علامت سے بروز قیامت پہچان لینا فتح ہے القاسم و استاذن من عجم  
 فبک الحسین علیہ السلام موضعتہ الی صدرہ یرید ثمر البسۃ ثیابہ  
 بصورۃ الکفن پس جناب قاسم خمیہ سے برآمد ہو کر اپنے عم نامہ اہل طالب  
 رخصت ہوئے جناب امام حسین علیہ السلام نے اُس کو نظر کو روٹے ہوئے  
 اپنے سینہ اطہر سے لگا یا بعد اُسکے اُس فرزند کو لباس بصورت کفن نہایا  
 یعنی گریبان پیراہن کو قطع کیا اور عمامہ سرانور پر اُس پارہ جگر کے بطور  
 عمامہ میت کے باندھا اور دونوں گوشہ اُسکے سینہ اقدس پر اُس شانہ ہر دو  
 لٹکائے کیونکہ مومنین جب حضرت نے وہ علامت ملاحظہ فرمائی ہوگی  
 تو شاید یہی وجہ ہو کہ تین علامت و نشان واسطے شناخت کے کر دیے  
 گریبان چاک کیا اور تحت الحنک باندھا اور ردا کو بصورت کفن کے  
 نہایا وَشَدَّ سَیْفَهُ بِوَسْطِیْهِ وَرَكِبَهُ عَلَى الْعَقَابِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ  
 نَظْرَةً أَلْسِنَ مِنْهُ وَقَالَ اسْتَوْجِدْ عَلَّی اللہ اور حضرت نے اُس فرزند  
 ولبند کی کمر پر ایک تاوار باندھی اور اسب عقاب پر سوار کیا اور از سر پایا  
 طرف اُس ماد لقا کے بحسرت و یاس دیکھا اور فرمایا کہ اے فرزندِ نبیؐ  
 تمہیں نہ اسے عزوجل کے سپرد کیا فَوَقَّعَ الْقَاسِمُ بِأَزَاوِ الْقَوْمِ وَنَوَّجَا  
 إِلَى عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللہ وَقَالَ لَهُ يَا بَنَ سَعْدٍ أَمَا خَافُ اللہ  
 أَمَا تَرَ أَقْبَلَ اللہ يَا أُنْمَى لَفَلَبِ أَمَا تَرَ أَعْنَى رَسُولِ اللہ پس جناب  
 قاسم رخصت ہوا و حاصل کر کے مسلح ہو کر میدان کارزار میں سامنے لشکر



کفار کے کھڑے ہوئے اور عمر سعد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ای عمر سعد خداوند  
 قہار سے نہیں ڈرتا ہی اور اُس کے عذاب کا خوف نہیں رکھتا ہی ای کو رباطن کیا  
 جناب رسول خدا کے حقوق کی بھی رعایت نہیں کرتا ہُو فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ  
 أَمَا كَفَّاكُمْ الْخَيْرَ أَمَا نَطِيعُونَ يَزِيدَ فَقَالَ الْقَاسِمُ لَا جَزَاكَ اللَّهُ  
 خَيْرًا تَدْعِي إِلَّا سَلَامًا وَالْ رَسُولُ اللَّهِ عَظَمًا نَاظِمًا قَدْ اسْوَدَّتْ  
 الدُّنْيَا بِأَعْيُنِهِمْ پس یہ سنا عمر سعد نے جواب دیا کہ آیا تمہیں ابھی تک تجبر  
 و تکبر نے کفایت نہیں کی یعنی اُس شقی نے کہا اسی تکبر نے تم بنی ہاشم کو اس  
 حال کو پہونچایا اور پھر ایزہ نہیں آتے ہو یہ کلام بے ادبانہ سنا جناب قاسم نے  
 فرمایا کہ ای یامعون خدا سے عز و جل تجھے بعوض اس کلام کے سراسے بدوے  
 کہ تو دعوائے اسلام کرتا ہی اور اولاد جناب رسول خدا پر ایسی ہی اور  
 شدت تشنگی سے دنیا انکی نظر و بین سیاہ و تاریک ہو رہی ہے و کہنے  
 جَعَلَ الْمَصَائِبَ قَالَ لَهُ يَا بَنُ سَعْدٍ مَنَعُكُمْ ذَرْبَ الْمَاءِ الْمَذْبُوحِ وَقَالَ  
 الرَّسُولُ وَعِلَّةُ الْبَسُولِ أَيُّهَا الْمَلْعُونُ سَأَرْفَعُ لَكَ رِسْوَةً سَلَفَ  
 ذَا سَأَلْتُ لِمَ ظَلَمْتَنِي بِذَرْبِي فَقَالَ يَا بَنُ سَعْدٍ مَنَعُكُمْ ذَرْبَ الْمَاءِ الْمَذْبُوحِ  
 کہ حضرت قاسم نے فرمایا کہ ای ابن سعد تو منع کرتا ہی اس آبِ مبارک سے  
 اولاد رسول خدا اور ذریت بتول عذرا کو کہ وہ شدت تشنگی سے ہاں  
 بہتے ہیں پس ای یامعون کیا جواب دے گا تو جناب رسالت آبِ کوجب  
 وہ حضرت بروز قیامت تجھ سے پوچھیں گے کہ ای جیا کیلئے میری ذریت  
 زاحق بنام کیا فسکت الملعون و کہ مریدہ بواہا و قَالَ لَا صَحَابَهُ يَافَقُ مَرُّ

أَتَعْلَمُونَ مِنْ هَذَا الصَّبِيِّ قَالُوا لَا بَلْ يَسْكُرُ وَهُوَ لَعِينٌ سَاكِتٌ رَأَى أَوْ كَچھ  
 جواب نہ دیا اور اپنے رفقا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ اے قوم تم جانتے ہو  
 کہ یہ لڑکا کون ہے اُن اشقیائے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے ہیں قَالَ لَعَلَّكُمْ  
 عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا قَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَلَهُ شَجَاعَةٌ مِمَّنْ أَبَاءُ  
 فَلَا تَبَارِزُوهُ وَاحِدًا وَاحِدًا اِبْلَ اَحْمَلُوْ عَلَيْهِ جَمِيعًا دَفْعَةً وَاحِدَةً  
 پس عمر سعد نے اُن اشقیاء سے کہا کہ یہ قاسم بن حسن بن علی علیہما السلام ہیں  
 ، فصاحت و شجاعت میں مثل اپنے آبا و اجداد کے ہیں خبردار ایک ایک  
 شخص تم میں سے اس شیر و لاوت سے مقابل نہو بلکہ ایک دفعہ اس  
 جری پر حملہ کرو فَنَادَى الْقَاسِمُ هَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ يَأْتِينِي فِي مَيْدَانِ  
 الْقِتَالِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ هَذَا الْمَقَالِ پس یہ شقاوت اُن اشقیاء کی دیکھ کر  
 جناب قاسم نے اواز دی کہ آیا کوئی شخص تم میں ایسا ہی کہ ہمارے مقابل  
 سید ان قتال میں آئے اور اسوقت وہ دلیر و جرار یہ رجز پڑھتا تھا

سَبَطَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى الْمُؤْتَمَنَ  
 بَيْنَ الْأَسْرِ لَأَسْقُو صُوبَ الْمَرْزَبِ

إِنْ تَسْكُرُ نَفْسِي فَأَنَا بَنُ الْحَسَنِ  
 هَذَا حُسَيْنٌ كَالْأَسِيرِ الْمُرْتَمَنِ

اور اشقیاء کو فہ و شام جو تم میں سے میرے نام و نسب سے واقف ہو وہ  
 واقف ہو اور جو نہیں جانتا ہو وہ اب جمانے کہ میں ہوں قاسم بن الحسن  
 حسن علیہ السلام جو نواسے تھے جناب رسول خدا کے اور یہ عمر نامدار  
 شیر و لاوت حسین علیہ السلام کہ جبکہ تم اشقیاء نے مانند اسیر و نکے بلیں  
 و ناچار کر رکھے ہیں مع اشتغال خرد و سال شدت سبب ہیں اوستمنے اُن حضرت پر



پانی بند کر دیا حق سبحانہ تعالیٰ عوصن اس ظلم و ستم کے تم سکوا اپنے ابر رحمت سے  
 سیراب نہ کرے پس عمر سعد لعین نے یسناکر اپنے افسران لشکر کو آواز دی  
 کہ کوئی تم میں ایسا نہیں ہے کہ اس طفل ہاشمی کا سر کاٹ کرے آوے فخر ج  
 مِنْهُمْ رَجُلٌ يُعَدُّ بِالْفِ فَارِسٍ فَقَتَلَهُ الْقَاسِمُ وَكَانَ لَهُ أَرْبَعَةٌ  
 اذکا پس یسناکر ایک بھیا اُن اشیاء سے کہ اہل کوفہ اُسکو برابر سوار کے  
 جانتے تھے سانسے شاہزادہ قاسم کے آیا اور آتے ہی ایک تلوار اُس واپس پر  
 لگائی اور جناب قاسم نے وہ ضربت اُس بد بخت کی سپر پر روک کر تلوار اپنی  
 اس صفائی سے لگائی کہ سر اُس خیرہ سرکاشل شیار تر زمین پر گر پڑا اور وہ  
 ملعون داخل جہنم ہوا اور اُس ملعون کے بارہ بیٹے اُس سرکہ میں حاضر تھے  
 خَرَجُوا إِلَى الْمَبَارِزَةِ الْقَاسِمِ وَاحِدًا وَاحِدًا فَجَعَلَهُمْ مَقْتُولِينَ  
 پس یہ حال دیکھ کر چارون شقی غضبناک ہو کر مادہ کارزار ہوئے اور ایک  
 بعد دوسرے کے جناب قاسم پر حملہ آور ہوئے آخر کار ہاتھ سے اُس شاہزادہ  
 والاتبار کے چارون شقی فی النار ہوئے ثُمَّ صَرَبَ الْقَاسِمُ فَرَسَهُ بِسَوْطٍ  
 وَعَادَ يَقْتُلُ بِالْفَرَسَانِ إِلَى أَنْ ضَعُفَتْ قُوَّتُهُ فَهَضَبَ الرَّجُلُ مَجْلِسَ  
 الْحَيْمَةِ وَآذَى بِأَرْزِقِ الشَّامِيِّ قَدْ قَطَعَ عَلَيْهِ الطَّرِيقَ وَعَارَصَهُ  
 بعد اسکے جناب قاسم نے سہمہ تیز رفتار کو میدان کارزار میں جولان دیکر اُسکو  
 ایک نازیانہ لگایا اور عمو کیا قتل سواران اشیاء کی طرف اور کابڑت اعداء  
 قتل کیا یہاں تک کہ ناتوان ہو گئے پس اُس شاہزادہ سہمہ مقصد جمع کا طرف  
 خیمگاہ کے کیا کہ یکا یک ایک پہاڑ ان نامی کہ نام اُس ملعون کا ازرق تھے

سید راہ ہوا اور وہ مغرور بقصد جنگ و کارزار مقابل شاہزادہ والا تیار ہوا  
 فَلَمَّا رَأَاهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَعْبَرَ وَدَعَى عَلَيْهِ وَدَعَى  
 لِنَصْرَةِ ابْنِ أَخِيهِ تَبَسَّ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَسِ اس ملعون  
 مقابل اس فرزندک دیکھا اشک چشم انور میں بھر لائے اور اس شقی کے لیے  
 بد دعا کی اور جناب باری میں واسطے نصرت اپنے فرزند پر اور کے درست  
 بدعا ہوئے فَلَمَّا ارَادَ الْمَلْعُونُ اَنْ يَضْرِبَ فَضْرَةً الْقَاسِمُ سَيِّئَةً  
 عَلَيَّ اَقْرَأَ سِيَهُ وَقَتْلَهُ تَبَسَّ جَبَّ اس ملعون نے گھوڑا بڑھا کر چالو کہ سر انور پر  
 اس شاہزادہ کے تلوار لگائے یہ دیکھ کر جناب قاسم نے اپنی سیف ابدار  
 سر پر اس نابکار کے اس صفائی سے ماری کہ وہ پانی فتنہ و شرز میں پر گر کر  
 واصل مقر ہوا وَسَارَ الْقَاسِمُ اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا نَهَّاهُ  
 الْعَطَشُ الْعَطَشُ اَدْرِكْنِي بِشَرِبَةٍ مِّنَ الْمَاءِ فَصَبَّاهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ وَاَعْطَاهُ خَاتَمَهُ وَقَالَ حُطَّاهُ فِي فِتْكَ وَمُصَّاهُ بَعْدَ رُكْعَةٍ  
 شاہزادہ قاسم قدرت میں امام حسین علیہ السلام کی حاضر ہوئے اور عرض کیا  
 کہ اے عم بزرگوار شدت تشنگی مجھے ہلاک کرتی ہے آیا تھوڑا سا پانی ہو سکتا ہے  
 امام حسین علیہ السلام نے یہ سن کر امر بے پیر فرمایا اور اپنی انگشتی عطا کی  
 اور فرمایا کہ اس انگوٹھی کو سنہ میں اپنے رکھو اور جو سو کہ تا تسکین ہو قال  
 الْقَاسِمُ فَلَمَّا وَضَعْتُهُ فِي فَمِي كَانَتْ عَيْنُ مَاءٍ فَارَ تَوَيْتُ وَانْقَلَبْتُ  
 اِلَى الْمَدِينَةِ جَنَابِ قَاسِمُ فرماتے ہیں کہ جب میں نے وہ انگشتی اپنے  
 سنہ میں رکھی تو باعجاز حضرت کے گویا ایک چشمہ آب شیرین انگشتی سے





حضرت قاسم بیٹے عمر بن سعد از دیلمین کی تھی فلما انجالت الغابرة وجدہ  
الحسین علیہ السلام اِنَّهُ یَفْخَصُ بِرِجْلِیْهِ التُّرَابَ پس جب امام حسین  
علیہ السلام نے اُن اشقیا کو وہاں سے ہٹا دیا اور گرد و غبار فرو ہو گیا دیکھا  
کہ بدن انور اُس پارہ جگر کا زمین گرم پر پڑا ہی اور حالت کرب و تکلیف میں  
ایڑیاں زمین پر گر رہی تھیں اُن کے بچاؤ کے لیے اُدعا دیا اور قَالَ یَا بُنِیَّ قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا  
قَتَلُوْكَ یَعْرِیُّ وَاللّٰهُ عَلَیْکَ اَعْمَیَّ اَنْ تَدْعُوْهُ فَلَا یُجِیْبُکَ پس حضرت  
صورت اُس شہید و خدا کی نگاہ حسرت دیکھتے تھے اور شدت روتے تھے  
اور فرماتے تھے کہ خدا قتل کرے اُن اشقیا کو کہ جنہوں نے مجھ سے ماہ انور کو  
ناحق قتل کیا ای نور نظر قسم جدا بہت دشوار ہی تیرے بچاؤ پر کہ تو واسطے نصرت  
بکارے اور مجھے درد تیری شو کے قَبِیْنَا کَذٰلِکَ اِذَا مَا تِ الْقَاسِمُ فَمَلَّہُ  
الحسین علیہ السلام عَلَیْکَ صَدْرٌ وَّ اَقْبَلْ اِلَی الْخِیْمَةِ پس امام حسین  
علیہ السلام ابھی سر ہانے حضرت قاسم کے رو رہے تھے کہ وہ شانہ راہ  
دنیا سے رخصت کر گیا آہ مومنین اُس وقت تا بوقت تو نہ تھا پھر ظلم کر بلا  
کیا کیا سقواں ہی کہ لاش حضرت قاسم کی اپنے سینہ اطہر سے لگا کر طرف  
خیمہ گاہ کے روانہ ہوئے قَالَ حمید بن مسلم کَافِی اَنْظُرُ اِلَی رِجْلِ  
الْعَلَامِ یَخْطَاَنِ عَلَی الْاَرْضِ فِجَارِیۃ حَتّٰی الْقَآءُ بَیْنَ الْقَتْلِ مِنْ  
اَهْلِ بَیْتِہِ حمید بن مسلم کہتا ہی کہ اُس وقت دیکھا میں نے کہ امام حسین علیہ  
السلام ایسے مضطرب تھے کہ لاش اُس فرزند کی بھیل نہ سکتی تھی اور پاؤں  
قاسم کے زمین پر لگے جیسے بیانتک کہ اُسی طرح لاش اُس شہید راہ



خدا کی لاشما سے شہدائے اہل بیت میں رکھ دی اور آپ مظلوم کربلا بشت روئے  
آدمو سنین اسوقت لاش اس شہزادہ کی دیکھ کر اہل حرم کا کیا حال ہوا ہوگا  
راوی کہتا ہے کہ اسوقت مادر قاسم اور عروس اس شہزادہ کی اور تمام  
اہل حرم زار زار روئے کہ انکے شور گریہ و بکا سے گویا قیامت پامنی آگیا

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### جلسہ سی و دوم

فِي الْأَمَانِيِّ وَالْخِصَالِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ نَظَرَ إِلَى  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتَمْعَنَ  
أَمَانِيٍّ أَوْ خِصَالٍ أَوْ أَقْبَالَ مِنْ مَنُوقٍ بِأَنَّ أَبَا مَرْثِيَةَ جَنَابِ إِمَامِ بْنِ الْعَابِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ إِلَى عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
بِحَسْرَةٍ بَكَاهُ فِي أَوَّلِ شَأْنٍ جَنَابِ إِمَامِ بْنِ الْعَابِ وَنَظَرَ إِلَى عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
أَسَدُ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ يَوْمٍ أُحْدِ قُتِلَ فِيهِ الْجَمْعُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
أَسَدُ اللَّهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ أَوْ قَرَأَ بِأَنَّ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ بِرُكُونِي وَنَظَرَ  
بِحَسْبِ تَحْتِ تَرْيَاكُ أَحَدُ سَيِّمِينَ كَذَا كَذَا أَسَدُ اللَّهِ أَوْ أَسَدُ رَسُولِ اللَّهِ  
جَنَابِ حَزْمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَنَّ سَيِّمِينَ دِينَ كَيْ شَمِيدِ بَوَّاسٍ وَبَعْدَ  
يَوْمٍ مَوْتِهِ قُتِلَ فِيهِ ابْنُ سَيِّمَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْ بَعْدَ اسْمِ رَوْنِ  
جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ بِرُكُونِ رَوْنِ كَذَا كَذَا جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ بِرُكُونِ رَوْنِ  
جَنَابِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ شَمِيدِ بَوَّاسٍ لَمْ يَقَالَ وَكَأَنَّ يَوْمَ كَيْمِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ إِذْ دَلَفَ إِلَيْهِ ثَلَاثُونَ أَلْفَ رَجُلٍ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ مِنْ هَذِهِ

الْاِمَّةُ كُلُّ يَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِدَرْجَةٍ اَتَمَّ اَنْكَ فَرَّ اِيَّاكَ بِمِثْرِ خَيْرِ تَرْتِيبِ اِيَّامِ  
 جناب جناب رسول الثقلين پر وہ روز تھا کہ جس روز تیس ہزار اتھتیس  
 میرے پدر مظلوم جناب امام حسین علیہ السلام کو محاصرہ کیا اور وہ ۱۵ اعدائے  
 بزعم باطل اُمت رسول خدا سے جانتے تھے اور ہر ایک لعین قتل کرنا اُن حضرت  
 باعث نواب اور قرب و منزلت اپنا خدا سے جاننا تھا وَهُوَ بِاللّٰهِ يَكْرَهُ  
 فَلَا يَتَعَذَّلُونَ خَلْفَهُ قَتَلُوهُ بَغْيًا وَظُلْمًا وَعَدَاوَةً اَنَا حَالًا كَرِهَ اِيَّاهُ  
 وعداوت نصرت فرماتے تھے اور عذاب خداوند تھا جسے فراتے تھے مگر کوئی  
 شہد راہ راست پر نہ آیا تھا کہ اُس امام مظلوم کو ظلم و ستم و برعداوت  
 شہید کیا تھا کمال رحمتہ اللہ علیہ سے فلقد اُتوا و قد اِنْفَسَ اَخَاهُ  
 اَحَدٌ قَطَعَتْ يَدَاكَ فَرَّ اِيَّاكَ شَرَّتْ سَنَدُكَ بِمَنَاقِبِ اَبْنِ حَمْتِ اَبْنِ  
 انازل کر کے میرے باپ کا سب سے خیر علیہ السلام پر کہ اُن حضرت نے روز  
 عاشورا جان اپنی اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام پر قذالی اور جناب مرتد  
 رہے نصرت و مدد اور حفاظت و حمایت اُن شہید کی کرتے رہے تک  
 کہ اُس علمدار کے ہاتھ اتھکے لَعْنَةُ مَنَاقِبِ فَالْيَدُ لِلّٰهِ تَكْلِي اَبْنِ حَمْتِ اَبْنِ  
 يَحْيٰى بِمِثْرِ اَمْعِ اَلْاَمَلِكِ اَلْحَمْدُ لَكَ اَبْنِ حَمْتِ اَبْنِ حَمْتِ اَبْنِ حَمْتِ  
 فرمایا تمہارے حضرت عباس کو عرض و ستم اس پر یہ کہ  
 روز شہید عطا فرمائے کہ وہ حضرت اُن شہید کو سہ ہزار ملا کہ کہ  
 نہ انت انت پر و اڑا رہے ہیں یہ سہ ہزار وہ عالم نے حضرت یحییٰ  
 طیار کو و شہید کیا ہے و انت انت اَبْنِ حَمْتِ اَبْنِ حَمْتِ اَبْنِ حَمْتِ اَبْنِ حَمْتِ



مَنَزِلَةٌ يَغِيظُهَا بِهَا جَمِيعُ الشُّعْلَاءِ يُوَثِّرُ الْقِيَمَةَ أَوْ رِزْوَ يَأْتِيهِ نَدَاؤُهُ دَعَا لَمَّا  
 دَاخِلُ نَفْسِ عَبَّاسٍ كَيْ وَهُوَ قَدِيرٌ مُتَمَرِّدٌ بِكَرَامَاتٍ وَجَبَاتٍ عَالِيَةٍ كَوْنًا  
 شَدِيدٌ بِرُزْقِيَا سَتٍ دَلِيلًا بِرُغْبَةٍ كَرِيمَةٍ لَيْسَ نَحْرَاتٍ يُوَفِّقُ دَارِي أَوْ رَجَانِ  
 نَشَارِي كَيْ وَزَعَامُ شُورَا حَضَرَتْ عَبَّاسٍ نَسَبُهُ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 السَّلَامِ سَعَى كَيْ هِيَ وَهِيَ مَوْتٌ وَوَقَالَتْ سَيِّدَتِي بِجَالِي نَسَبُهُ أَوْ لَيْسَ نَسَبُهُ  
 أَيْ أَقَاتِ كَيْ سَعَى يَأْتِيهَا كَيْ حَضَرَتْ وَهِيَ مَوْتٌ أُنْ حَضَرَتْ كَيْ نَسَبُهُ  
 أَيْ كُتُوَا سَعَى أَوْ رَجَانِ حَزِينٌ قَرْنُهُ لَمْ يَسْأَلْ خَدَامَ بِرَادٍ وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى  
 قَدَا كَيْ فِي الْحَارِ وَبَارِئُ اللَّهِ لَمَّا كَانَ أَمَامَ عَبَّاسٍ وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى  
 فَحَلَّ الرَّأْيَةَ وَقَالَ لَا خِيَانَةَ لِحُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَسَبُهُ حَزِينٌ قَرْنُهُ لَمْ يَسْأَلْ  
 بِجَانِ بِحَارِ الْأَنْوَارِ وَبَارِئُ اللَّهِ لَمَّا كَانَ أَمَامَ عَبَّاسٍ وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى  
 وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى بِرَقَانِ بِجَانِ أَوْ حَضَرَتْ عَبَّاسٍ نَسَبُهُ أَوْ لَيْسَ نَسَبُهُ  
 بِجَالِي كَيْ مَشَاهِدَةٍ كَيْ وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 بِرَادٍ مَظْلُومٍ كَيْ حَاضِرٌ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 أَوْ رَجَانِ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 بِرَادٍ مَظْلُومٍ كَيْ حَاضِرٌ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 حَزِينٌ قَرْنُهُ لَمْ يَسْأَلْ خَدَامَ بِرَادٍ وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى  
 وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى بِرَقَانِ بِجَانِ أَوْ حَضَرَتْ عَبَّاسٍ نَسَبُهُ أَوْ لَيْسَ نَسَبُهُ  
 بِجَالِي كَيْ مَشَاهِدَةٍ كَيْ وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 بِرَادٍ مَظْلُومٍ كَيْ حَاضِرٌ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 أَوْ رَجَانِ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 بِرَادٍ مَظْلُومٍ كَيْ حَاضِرٌ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 حَزِينٌ قَرْنُهُ لَمْ يَسْأَلْ خَدَامَ بِرَادٍ وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى  
 وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى بِرَقَانِ بِجَانِ أَوْ حَضَرَتْ عَبَّاسٍ نَسَبُهُ أَوْ لَيْسَ نَسَبُهُ  
 بِجَالِي كَيْ مَشَاهِدَةٍ كَيْ وَجُوْدُ تَشْدِيدِي سَعَى بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 بِرَادٍ مَظْلُومٍ كَيْ حَاضِرٌ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 أَوْ رَجَانِ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ  
 بِرَادٍ مَظْلُومٍ كَيْ حَاضِرٌ بِرَادٍ مَظْلُومٍ أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلِيٍّ

يُولِّجُجُنَّا إِلَى الشَّتَاتِ وَعِمَارَتِنَا تَنْبَعُثُ إِلَى الْخَرَابِ بِسَامِ عِبَّاسٍ  
اگر تم واسطے جہاد کے جاؤ گے اور قتل ہو گے تو اب جماعت ہماری بالکل  
پریشان اور عمارت و آبادی ہماری ویران و برباد ہو جاوے گی فقہ  
العبَّاسُ فِدَاكَ رُوحِي يَا سَيِّدِي قَدْ صَنَّا قَ صَدْرِي مِنْ  
حَيَوَةِ الدُّنْيَا فَاُرِيدُ أَنْ اخْذَ الثَّارَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْمُنَافِقِينَ يَنْكُرُ  
حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ اے میرے جان میری فدا ہوا ہے  
اب اس ظلم و ستم و ستم اعدا سے میں و لنگ ہوں اور حیات دنیا شاق ہی  
چاہتا ہوں کہ ان منافقین سے عرصہ خون ناحق رنجیت اپنے اقربا کا لون  
فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا خَدَّوْتِ إِلَى الْجِهَادِ فَأَطْلُبِ الْهَوَا  
الْأَكْفَالَ قَلِيلًا مِنَ الْمَاءِ بِسَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَے فرمایا کہ اے عباسؓ  
اگر ہی تمہاری خوشی ہے کہ واسطے جہاد کے جاؤ پس تھوڑا سا پانی واسطے ان  
اطفال کے طلب کرو کہ یہ شدتِ تشنگی سے ہلاک ہو رہے ہیں قَالَ فَلَمَّا  
أَجَازَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَاهُ الْعَبَّاسَ لِلْبِرَارِ بَرَزَ كَالْجَبَلِ  
الْعَظِيمِ وَقَلْبُهُ كَالطُّودِ الْجَبِيلِ رَاوِي کہنا ہے کہ جب امام حسین  
علیہ السلام نے اپنے برادرِ حق شناس حضرت عباسؓ کو اجازت جہاد  
و قتال دی تو وہ شیرِ دلا و سیدانِ کارزار میں تشریف لائے اسطرح  
کہ استقلاال بنِ شل کو عظیم اور قاربِ اقدس مانند جبلِ بزرگ کے  
مطہن تھا لائنہ کان فارسا ہما و بطلانِ خضر فاما و کان جسوراً  
عَلَى الطَّعْنِ وَالضَّرْبِ فِي مَيْدَانِ الْكِفَالِ اسیلے کہ وہ جناب بڑے



شجاع اور بہادر اور جری و دلاور تھے اور آداب حرب و ضرب میدان کارزار  
 بخوبی واقف تھے قَالَ الرَّادِي فَهَزَّ بِحَوَادِهِ غَوَّ الْقَوْمِ حَتَّى تَوَسَّطَ الْمَيْلَ  
 فَوَقَفَ وَقَالَ يَا بَنَ سَعْدٍ هَذَا الْحُسَيْنُ بْنُ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكُمْ  
 قَتَلْتُمْ أَصْحَابَهُ وَإِخْوَتَهُ وَبَنِي عَمِّهِ وَبَقِيَ فَرِيدًا وَحِيدًا مَعَ أَوْلَادِهِ وَعِيَالِهِ  
 وَهُوَ عِطَاشٌ قَدْ أَحْرَقَ الظَّمَاءُ قُلُوبَهُمْ رَاوِي كِتَابِي کہ پس اپنے  
 ہند صبار قمار کو جو لان طرف لشکر اشرار کے کیا بیانات کہ وسط میدان  
 کارزار میں سامنے اعدا کے کمرے ہوئے اور فرمایا کہ اے ابن سعد یہ سید  
 و آقا ہمارے امام حسین علیہ السلام فرزند فاطمہ زہرا بنت رسول خدا ہیں  
 اور تم اشیانے سب اصحاب و اقربا بھائی اور بیٹے اور بھانجے ان حضرت کے  
 قتل کیے اب تنہا مع اولاد و عیال کے رہے ہیں اور وہ سب شدت تشنگی سے  
 ہلاک ہوئے جاتے ہیں اور ول انکے نایابی آب سے سوختہ ہو رہے ہیں  
 فَاسْمُوهُمُ شُرْبَةً مِنَ الْمَاءِ لَا تَأْخُذُ اَطْفَالَهُ وَعِيَالَهُ وَصَلُّوا اِلَى الْمَلَائِكِ  
 پس اے اہل کوفہ و شام اُنہیں تھوڑا پانی پلا دو اس واسطے کہ اولاد و اطفال  
 خرد سال اور عیال ان حضرت کے شدت تشنگی سے قریب ہلاکت ہیں  
 وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَقُولُ دَعُونِيْ اَخْرِجْ اِلَى طَرَفِ الشَّرِّ وَمَا اِلَهِئْتُمْ  
 وَاخْلُ لَكُمْ الْحِجَازَ وَاشْرَطْ لَكُمْ اَنْ قَدْ اِنِ الْقِيَمَةُ لَا اُخَاصِكُمْ عِنْدَ اللَّهِ  
 حَتَّى يَفْعَلَ اللَّهُ بِكُمْ مَا يَرِيدُ اور وہ جناب باوجود ایک فرماتے ہیں کہ مجھے  
 چھوڑ دو تاکہ ملک روم یا ہند کی طرف چلا جاؤں اور ملک حجاز و عراق کو  
 تمہارے لیے خالی کروں اور عہد و پیمان اور شرط کرتا ہوں کہ فردا سے

بنامست کو نزدیک پروردگار کے خواست نہ کرو وگرنہ تم کو خدا تعالیٰ کا عذاب ہوگا  
 خود جو کہ چاہے حکم کرے فلما وصل العباس الیہم الکلام ان یخیر فی قسم  
 سن سکتے وگرنہ جواباً و مژدہ من جلس ینکے پس جب حضرت عباس  
 اپنے برادر مظلوم کا ان انتہی سے بیان کیا جسے انہیں سے طاقت نہ تھی  
 اور کچھ جواب نہ دیا اور جسے انہیں بہت پیگئے اور روسے گئے فخریم ایشہ  
 و شہید بنی ربیع لعنہما اللہ فجاء النجاشی العباس و قال اقل لاینبات  
 لو کان کل وجه الارض ماء و هو یحسک ایدیہما اسقینا کومین  
 دقمرۃ الا ان تدخلوا فی بیعة یزید بن شمر بن اوس بن ربیع بن اوس  
 صف لشکر اعدائے اُس کے بڑھکے حضرت عباس کی طرف آئے اور ان انتہی سے  
 کہ اگر اے عباس ہماری طرف سے اپنے بھائی سے کہو کہ اگر تاحی روسے نہیں  
 پانی ہو اور وہ ہمارے اختیار و تصرف میں ہو تو بھی ہم ایک قطرہ اُس پر  
 آلودہ پائیں گے بیتاک کہ آپ سب بیعت یزید بن معاویہ کی اختیار نہ کریں گے  
 فتبسوا العباس و مضی الی اخیه الحسین علیہ السلام و عمر زک  
 علیہ ما قالوا فطأ طأ راسہ الی الارض و یکلم حتی بل ان یافہ  
 پس یہ کلام ہو وہ ان انتہی کا سنا حضرت عباس تبسم ہوئے اور تمہیں حکم  
 حضرت کا کیا اور خدمت میں اپنے برادر نامدار امام حسین علیہ السلام کی  
 واپس آئے اور جو کچھ ان انتہی سے جواب میں کہتا تھا وہ سب حضرت سے  
 عرض کیا پس حضرت رونے لگے یہاں تک کہ گریبان اشکوں سے تر ہوا  
 فسمع الحسین علیہ السلام اصوات الاطفال و هو ینادون



انْعَطَشَ الْعَطَشُ پس اسی اثنا میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے آواز  
 اطفالِ حر و سال کی سنی کہ وہ خمیہ میں شدتِ تشنگی سے شورِ العطشِ العطش کا  
 کر رہے تھے فَلَمَّا سَمِعَ الْعَبَّاسُ ذَلِكَ دَمَنَ بِطَرْفِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ  
 اَللّٰهُمَّ وَسَيِّدِيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْتَدَ لِيْ عِدَّتِيْ وَاَمْلَا لِيْ هَوْلِيْ لَا اَلْاَطْفَالِ  
 فِرْيَةِ يَمِيْنِ الْمَاءِ پس یہ آواز سنا کر حضرت عباسؑ بیاب ہوئے اور گوشہ  
 چشم سے طرفِ آسمان کے نگاہ کی اور درگاہِ احدیت میں عرض کی کہ اے  
 و مالک میرے میں پاپا ہوں کہ ایک مشکیزہ آبِ ان اطفالِ تشنگی کے  
 لیے بھراؤں فَرَكِيْ سَكَةً وَاَخَذَ رُفْحَةً وَاَلْقَرَبَةَ فِيْ كَفِّهِ وَقَصَدَ  
 الْفُرَاتَ پس وہ سماء سے اہل بیت اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور نیزہ  
 دستِ مبارک میں لایا اور مشکیزہ و دوشِ اطہر پر رکھا اور روانہ فرات  
 ہوئے وَفِي الْكَبِيْرِ الْعِبَادَاتِ اَنَّهُ لَمَّا نَادَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 اَمَّا مِنْ ذَاتِ يَدُ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْهِ اَخُوهُ الْعَبَّاسُ  
 اور اکسیر العبادات وغیرہ میں یوں منقول ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام نے  
 بنا براتمامِ محبت کے آوازِ استغاثہ بلند کر کے فرمایا کہ آیا کوئی دفع کریں والا  
 کہ اس آفت و بلا کو حرمِ رسولِ خدا سے دور کرے یہ قرط و شکر حضرت  
 عباسؑ خدمتِ بابرکت میں اپنے براہِ مظلوم کی حاضر ہوئے وَقَبْلَ بَيْنِ  
 عَيْنِيْ دَوْدَعَةٌ وَسَارَحَتْنِيْ اَنِّيْ اِلَى الشَّرِيعَةِ وَاِذَا دُمُوعًا عَشْرَةً  
 اَلَا فَاَرَيْسَ مَدَارَعَهُ فَلَهِمْ هَوْلُوهُ فَصَاحَتْ بِهِ الرِّجَالُ مِنْ  
 جَانِبٍ وَمَكَانٍ مِنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ اور پیشانی انور کے بوسے دیے

اور وداع و رخصت ہو کر طرف فرات کے روانہ ہوئے یہاں تک کہ نہر پر  
 پہنچے وہاں دس ہزار سوار اور تین ہزار روایت بھار کے چار ہزار سوار نا بکار  
 زرہ پوش لب وریا اترے ہوئے تھے کچھ انگواُس ولاور کے آئیے پروا  
 نہ لی آہ یہ خیال کیا کہ ایک تنہا کیا کریگا پس اُن اشقیانہ ہر جانب  
 اور ہر جگہ سے باواز بلند کیا کہ اے جوانِ دلیر تم کون ہو فقال انا عباس  
 بن علی بن ابیطالب علیہ السلام وانا عطشان واهل بیت محمد  
 صلی اللہ علیہ وآلہ برآد وُن من الماء وهو مباح لکلاک الخازر  
 ونحن منه عزمومون والیہ بالکسرة ناظرون پس یہ سنا حضرت  
 عباسؑ نے فرمایا کہ میں عباس بن علی بن ابیطالب علیہ السلام ہوں  
 اور پیاسا ہوں اور اہل بیت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ تسلب  
 ہیں اور تم بکو منع کرتے ہو اس پانی سے حالانکہ یہ پانی ملک و خاک پر  
 سب سے ہے اور اہل بیت رسول اس پانی سے محروم ہیں اور ہجرت و یاس  
 اس کی طرف نگران ہیں فقال لہ عمر بن الخطاب یعز علی یابن الاخت  
 لما نزل یاک من العطش ولو علمت لارسلت الیاک الماء دونک  
 والفرات پس عمر بن خطاب نے جواب دیا کہ اے بھائی مجھے میرے بہت دشواری  
 بھہر رہا ہوں تم پر شدت تشنگی سے گزرا ہے اگر میں جانتا کہ تم کو اذیت و تکلیف  
 پیاس لی اس درجہ پر ہے تو ضرور تمہارے لیے پانی بھیجتا اب یہ نہر فرات  
 حاضر و جاری ہی حقیقہ رہا ہو سیراب ہو آہ سوئین عمر بن خطاب نے  
 قرابت مادر جناب عباسؑ کا یہ لحاظ و پاس کیا مگر مظلوم کر بلا کے باریہ



قربت جناب رسول خداؐ اور ملی مرتبے اور قاطعہ زہرا علیہم السلام کا مطلق خیال نہ کیا اور انکی اولاد و اطفال خرد سال کو ایک قطرہ پانی کا نہ دیا اور نہ ممان بلائے کی رعایت کی فسار العباس جسے نزل الفرات وجعل یملأ القرية قبیلہ خبرہ الی عمر بن سعد فقال علیہ براس عمر بن الحجاج حیث یقوی اعدائنا غرضکہ یہ سنکر حضرت عباسؓ اس کے بڑے بیانات کہ داخل نہر فرات ہوئے اور مشلیزہ بھرنے لگے پس یہ نیر ابن سعد سعد بن کوہ پوچی اسنے حکم دیا کہ سر عمر بن حجاج کا کانٹا میرے پاس سے اڑا کر وہ ہمارے دشمنوں کو قوی کرتا ہو فبعث الیکہ عمر بن الحجاج وهو یقول لا تعجل علی انما عملت ذلک لاختال علی قتلیہ وبھس علیہ التیال وقال دونکم والعباس فقد حصل بایدیکم پس عمر بن حجاج سے یہ سنکر عمر بن سعد کو کھانا بھیجا کہ تم مجھے غضبناک نہو اور اس امر میں جلدی نہ کرو کہ یہ حیلہ کیا ہی میں نے واسنے قتل کرنے اس دلیل کے بعد اس کے عمر بن حجاج اپنے ہمراہیوں کو ترغیب و تحریص کی کہ عباس کو ہر طرف سے محاصرہ کر کے قتل کرو اور اسوقت کو غنیمت جانتو کہ تمہارے ہاتھ آگے ہیں قلنا را عمو العباس وقد شاعرعوا الیکہ وهو مکب علی الارض فسموا لیثربہ پس جب حضرت عباسؓ نے یہ جیالی ان اشقیاء کی مشاہدہ فرمائی کہ وہ اعدا جلدی کرتے ہیں اور آمادہ قتل ہیں حالانکہ وہ جناب ہر اقدس طرف پانی کے چھکائے ہوئے چاہتے تھے کہ کچھ پین فذکر عطش اغنیاء الحسین علیہ السلام فلم یشرب و حط القرۃ علی عاتقہ واستقر

ان قوم بکھر بکھر کیسی فہ و کائناتہ النار فی الاقطار و هو یخیز پس ساتھ ہی  
 اسکے پیاس اپنے براہ و مظلوم امام حسین علیہ السلام اور انکے اطفال کی یاد آگئی  
 قربان و فاداری حضرت عباس پر کہ مجھ و اسکے دست اقدس سے پانی پینے لگا  
 اور لب خشک اپنے تر نہ کیے اور مشکیزہ و دوش مبارک پر رکھا اور لشکر اعدا کے  
 مقابل ہو کر تلوار ابد سے قتل کرنا شروع کیا اس طرح سے کہ گویا ہر چہار  
 جانب سے آگ شعلہ و رہوئی تھی اور رجز شجاعت آمیز پڑھتے تھے اور اشقیاء کو  
 قتل کرتے ہوئے ہنسنے لگے کی طرف چلے جاتے تھے و لکھنؤ یقاتل حتمی قتل  
 مینہ و جوعا کثیرۃ من الابطال و الشجعان و اقدارہم بالحسام و الشنان  
 پس اس فرزند شیر خدا اور اسدا امام حسین علیہ السلام نے ایک جماعت کثیرہ کو  
 قتل کیا اور اپنی شمشیر ابدار اور ستان شراب سے بڑے نام آور ان لشکر اور  
 پہلوانان شکیر و مغرہ کو واصل سفر کیا جہاں پہنچے بنا بر روایت بھار کے اسی منہا  
 اسوقت قتل کیا فدخل العباس الی خیمۃ المحرم بالشقاء الذی معہ  
 فتواستفایہ الاطفال و لکھنؤ و ذاکہ ملبی فیہ الا مفاہد امارت بعتہ  
 و ایت ماء لما وقع فیہ من التھام پس اسوقت جناب عباس وہ  
 مشکیزہ لیکر مرکب سے اتر کے داخل خیمہ اہل حرم ہوئے اور بچوں نے وہ  
 پانی باہم تقسیم کر دیا مگر سیراب نہ ہوئے کیونکہ اس مشکیزہ پر حیر لگے تھے اور  
 پانی بہ لگیا تھا صرف چار و قیہ پانی باقی رہ گیا تھا کہ وہ چند تولے ہوتے ہیں  
 آہ مؤنین اس جان فشانی سے روز عاشورا اتنا پانی ان تشنہ لبوں  
 پہونچا مارا فسوس نہرا افسوس کہ لب بھی ان پیاسوں کے تر نہ ہوئے ہونگے



وَبَقِيَ الْعَبَّاسُ مُتَفَكِّرًا فِي حَالِهِمْ وَمَا هُوَ فِيهِ إِذْ سَمِعَ أَخَاهُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ وَهُوَ يَصْرُخُ بِالْأَعْدَاءِ قَائِمًا رِجَالًا يَكُونُ جِدًا الْخَيْلَ فَكَأَخْلَطَتْ  
 بِهِ وَغَشِيَتْهُ الرَّمَاكُ كَأَجَامِرِ الْقَصَبِ وَأَوْجُنًا مِثْلَ الشُّكْلِ أَوْ غَرِثِ  
 الْإِطْفَالِ وَأَبْلُ حَرَمٍ سَے متفکر تھے کہ یکایک آواز استغاثہ اپنے پیراؤں قلابہ مارا  
 حسین علیہ السلام کی سنی کہ وہ جناب درمیان شکار امداد کے فریاد کر رہے ہیں  
 یہ شکر حضرت عباسؓ بے عزت تمام خمیر سے برآمد ہوئے اور سوار ہو کر طرف  
 حضرت کے روانہ ہوئے اس وقت دیکھا کہ اس سے دین نے اس نام  
 حسین کو گھیر لیا ہے کہ نیزہ و سنان گرد حضرت کے مثل نیتان کے معلوم  
 ہونے تھے اور اس طرح ہر طرف سے محاصرہ لیا تھا کہ وہ تلامذہ و کفائی  
 نہ دیتے تھے فَآخَذَ الْعَبَّاسُ رَايَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ  
 يَا أَعْدَاءَ اللَّهِ لَئِنْ قُتِلْنَا فَلَقَدْ قُتِلْنَا مِثْلَكُمْ إِذْ غَلَخْنَا وَكُنَّا نَزَلُ بِحَالٍ مَعَكُمْ  
 وَجَدَلُ الْفَرَسَانِ حَتَّى حَالُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 پس یہ حال دیکھا جناب عباسؓ نے علم ہوا کہ حسین علیہ السلام کا اس وقت  
 مبارک میں لپکا اور آواز دی کہ اے دشمنان خدا اور رسول گریہ نہ کرو تم لوگ پہلے  
 مگر تم میں سے بھی جتنے بہت سے قتل کیے گئے تھے لیکن استقلال و ثبات قدم ہوا  
 کہ باوجود تمہاری کثرت کے کچھ ہمارے دوست و بہادر خیمت پر تھے وہ خدا  
 بزرگوار باہم لشکر اعدا پر حملہ کرتے تھے ورنہ یہ سواروں کو  
 قتل کرتے تھے اور لاشہائے کفار سے انبار لگا دیے اور جناب یہ مبارک شہداء  
 قتل کرتے ہوئے حضرت سے کیسے قدر و نظر لگے یہاں تک کہ ایک جماعت

در میان میں داخل ہو گئی اور حضرت عباسؑ کو امام حسین علیہ السلام سے  
 جدا کیا فَبَيْنَا كَذَلِكَ اَمَّا هُوَ مُحَارِبٌ بْنُ جُبَيْرٍ لَعَنَهُ اللهُ فَضَرَبَهُ عَلَى  
 يَمِينِهِ فَقَطَعَهَا وَقِيلَ نُوْقِلُ الْاَزْرَقَ فَلَوْ بَيَّالٍ بِهَا وَلَوْ رَجَعَ عَنْ  
 قِتَالِهِ وَحَمَلَ الرَّايَةَ بِشِمَالِهِ پس اسی اثنا میں محارب بن جبیر لعین کہ  
 کمینگاہ میں پوشیدہ تھا موقع پا کر طرف حضرت عباسؑ کے آیا افسوس  
 ہزار افسوس اس ملعون نے ایک تار اور دست راست پر لگائی کہ  
 وہ ہاتھ قطع ہوا اور بنا بر روایت بجا را لا نوار وہ ہاتھ فرزندید اللہ کا  
 نوقل ازرق لعین نے قطع کیا پس جناب عباسؑ نے کچھ پروانگی اور نہ  
 اٹھے مٹھ پھیرا بلکہ علم بائیں شانہ پر رکھا اور اسی طرح مشغول جہاد و قتال  
 اعداء رہے وَقَالَ لِأَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَخِي إِنَّ الْأَجَالَ  
 بَيْنَكَ وَاللَّهِ تَعَالَى وَقَدْ تَفَارَيْتُ وَالسَّكَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 اور اپنے ہرادر معلوم امام حسین علیہ السلام کی طرف مخاطب ہو کر عرض کی  
 کہ اے عباسی اہل شہرخص کی قبضہ قدرت میں خدا سے عز و جلال کے ہر اور آثار  
 معلوم ہوتا ہے کہ اب اہل میری قریب ہی ہیں آپ پر سلام آخری میرا ہے  
 ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ عِدَّةً رِجَالٍ وَقَطَعَتْ شِمَالَهُ مِنَ الرَّايَةِ  
 وَكَانَ الْفَاطِمُ لَهَا نُوْقِلُ الْاَزْرَقَ فَأَخَذَ الرَّايَةَ بِأَسْنَانِهِ وَقِيلَ  
 بِسَائِدِكَ وَضَعَهَا إِلَى صَدْرِهِ بَعْدَ اس کے اسی طرح اُن اعدا پر حملہ آور  
 ہوئے اور ایک جماعت کو وہ حمل تنہم کیا مگر افسوس ہزار افسوس کہ نوقل  
 ازرق شقی نے کمینگاہ سے نکل کر دست چپ بھی اُن حضرت کا بندہ دست



قطع کیا پس اُس علمدار نے مطلق اُسکا خیال نہ کیا اور علم دندہ اُنہا سے انور  
 روکے رہے اور بنا برود و سری روایت کے اُس علم کو دو نون کٹے ہوئے  
 بازوؤں سے روکے ہوئے سینہ اطر سے لگائے رہے وَحَمَلٌ وَتَقُولُ هَلْ كَذَا  
 أَحَابِي حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ فَعِنْدَهَا حَاطَتْ بِهَا الْأَعْدَاءُ فَجَدَّ لَوْهٌ  
 صَرِيحًا وَقِيلَ جَاءَ سَهْمٌ فَأَصَابَ صَدْرَهُ فَأَنْقَلَبَ عَنْ فَرَسِهِ  
 وَصَاحَ إِلَى أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ أَذْ رَكْنِي يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
 فَلَمَّا رَأَاهُ صَرِيحًا قَبْلَهُ وَحَمَلَهُ إِلَى الْخِيَمَةِ أَوْ رَأَى أَشْقِيَا بِرَمْلَةٍ كَيْفَ اسْقُوتَ  
 فَرَمَاتِي تَهَيَّءْ لِي أَعْدَاءِي مَا تَحْتَمِلُ قَطْعَ كَيْفٍ مِثْلَ اسْقُوتِ حَرَمِ رَسُولِ خَدَا  
 اور عترت طاہرہ فاطمہ زہرا علیہما السلام کی نصرت و حمایت کر دینا آہ  
 آہ اعدائے دین نے یہ حالت اُن حضرت کی غنیمت جانتا کہ ہر طرف سے  
 گھیر لیا اور چاروں طرف سے تیر و نیزہ اور شمشیر لگانے لگے اور چار ہزار  
 تیر اندازوں نے دور سے تیر باران کیا یہاں تک کہ زخمی کر کے زمین پر گرا دیا  
 اور یہ روایت ایک تیر قاب اقدس پر آکر ایسا لگا کہ زمین سے گھوڑے کے  
 منقلب ہوئے اُس وقت اپنے بھائی کو آواز دی کہ یا ابا عبد اللہ الحسین  
 میری خبر لیجیے کہ ان اعدائے مجھے قتل کیا ہیں حضرت اُس شہید راہ خدا کو  
 خاک و خون میں غلطان دیکھا رشتہ روتے اور متل سے خیم کا دلیر و  
 اُٹھائے دے رِوَايَةُ قُضَيْرِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ طُفَيْلٍ لَعَنَهُ اللَّهُ مِنْ دَرَارِ  
 مَخْلَةٍ يَمُودٍ مِنْ حَدِيدٍ عَلَى رَأْسِهِ الشَّرِيفِ فَسَقَطَ عَنْ رَأْسِهِ  
 عَلَى كَفِّهِ وَأَمَّا قَادِرُ بَنْدِي نَعْنِي يُونَنُ قَتَلَ كَيْفَ بَنِي كَيْفِ بْنِ

طغیاء لعین نے کہ درخت خرماسکے غیب میں پوشیدہ تھا موقع پا کر ایک  
 گرز آگئی اس زور سے سرفراقدس حضرت عباسؓ پر مارا کہ سر اٹوڑا ہوا  
 آہ آہ اب کس زبان سے بیان کروں کہ اس ضربت شدید سے مغز سر کا  
 کیا حال ہوا وہوینادی وَاَخَاهُ وَاَحْسَيْنَاہُ وَاَبْنَاہُ وَاَعْلِيَاہُ  
 اس وقت حضرت عباسؓ باواز ضعیف فرماتے تھے کہ امی میرا اور مظلوم امی  
 اور امی پر بزرگوار یا علیؓ فرمادیو فَلَئَا اَنَاہُ الْحَسَيْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِکَ  
 وَقَالَ وَاَخَاهُ وَاَعْبَاہُ سَاہُ اَلَا نَرَکَہُ کَعَبْرَہُ وَقُلْتُ حَبْلَہُ  
 پس یہ آواز سنا کر امام حسین علیہ السلام فوراً قریب حضرت عباسؓ کے پہنچے  
 اور ذرا بچان سے اتر کے سر اٹھرا اپنے بھائی کا آغوش میں لیا اور پشت  
 روئے اور فرمایا امی بھائی عباسؓ اب تمہارے مرنے سے کمر ہاری ٹوٹی  
 اور راہ پیارہ در تیر تیر ہو گئی ثُمَّ قَالَ جَزَا اللّٰہُ عَنْ خَلِیْلِ الْجَزَاءِ  
 یَا اَخِیَّ یَا اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ثُمَّ اَنْشَأَ یَقُولُ بعد اسکے فرمایا امی  
 بھائی امی ابو الفضل العباسؓ تمہارے تعاضے ہماری جانب سے تمام جزا  
 میری طرف سے کہ تمہارے خوب و قارہ کی میری اس نصیبت و بلا میں  
 بعد اسکے حضرت نے ماتم پر اور میں یہ اشعار انشا فرمائے اور زار زار  
 روتے ہوئے فرماتے تھے

اَعَزَّ یَا اَبَا عَمْرٍو یَا شَقِیْقَہُ	فَلَمَّا قَدْ کُنْتَ کَالْوُکُنِ الْوُثِیْقِ
امی بھائی میرے امی نور چشم میرے امی یارہ کیر میرے تم میرے لیے ایک کن رکھیں اور پشت پناہ ستھکاتے رہے	



ایمانِ ابی نصرتِ اخاکِ حَے سَقَاکَ اللہُ کَا سَا مَن رَحِیق

ایک بھائی تھے نصرت و مدد کی میری یہاں تک کہ تلو خدا سے جام شیریں خوشنوار  
بشت سے سیراب کیا ہے

ایا مَرَامِیْرُ اَکُنْتُ عَوْنِی عَلَی کُلِّ النَّوَائِبِ فِی الْمَضِیْقِ

اے اے اس وقت کیسی اور نہالی میں اُس ماہِ بنی ہاشم کی طرف توجہ ہو کر حضرت  
فرمانے تھے کہ اے ماہِ منیر تم تو ہر مصیبت و شدت اور تنگی میں میرے معین و مددگار  
اب میں تمہارے ناصر و مددگار رکھا ہے

فَبَعْدَکَ لَا تُطِیْبُ لَنَا حَیْوَۃً سَبْجَمُحٌ فِی الْغَدَاۃِ عَلَی الْحَقِیقِ

پس بعد تمہارے کچھ لطفِ زندگی ہمارا باقی نہیں ہے اور قریب ہے کہ بروقیات  
بہر ہم دونوں بالضرور ایک جا ہو گئے

اَللّٰہُ شَکُوۡا سَیِّئَہٗ وَصَبِرْنِیْ وَمَا الْفَاہِشُ مِنْ ظُلْمٍ وَحَنِیْنِ

پس بعد اسکے حضرت توجہ طرف اعدا کے ہوئے اور فرمایا کہ اگاہ ہوا تو ہم  
بغا کار کہ تمہارے اس ظلم و ستم کا شکوہ خدا سے ہے اور وہی خوب واقف ہے  
کہ میں سستہ زندگی اور ضیق اور تنگی پر صبر کر رہا ہوں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی  
اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوۡا لِمَیۡنَہٗ

جلد سی و سوم

قَالَ الْحُسَيْنُ شَاحِرٌ رَّسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ  
انصاری شاعر کہ عمر کراست مدین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ  
والہ کے تھا اور مداح اہل حضرت اور ان کے اہل بیت کا تھا اور ان کے اشعار میں

جَبْرِيلُ نَادَاهُ مُعَلِّمًا وَالنَّفْعُ لَيْسَ مُمْتَلِكًا

وَالْمُسْلِمُونَ قَدْ أَخَذُوا حَوْلَ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ

هَذَا الشَّيْءَ لَمْ يَلْنِ لَهُ الشَّهْرُ أَوْ سَرَبَتَهُ مَكَانٍ لِي

الْأَسَيْفِ الْأَذَى وَالْفَتَاكِرُ وَلَا فَنَاءُ إِلَّا عَلَى

مَلَأَ قَاوِمِي دِي مِلَّةِ الرَّحْمَةِ اسِّ مَقَامٍ بِنَقْلِ كَرْتِ مَنِ كَدِيبِ جَبَلِ أَحَدِ مَنِ حَقَرَتْ

حِمْرَتُكَ دُونِ دَسْتِ اِقْدَاسِ قَطْعِ بُوَيْسِ اِدْرُوهُ جَنَابِ وَرَجْهِ شَهَادَتِ پَرِ

فَائِزِ بُوَيْجِی تَوَلَّ شُكْرَ اِسْلَامِ كِی فَرَا كِیَا اِدْرُو كُوئی شَخْصِ عِمْرَانِ جَنَابِ رِسَالَتِ مَابِ

سَعْلِ اَللّٰهِ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ كِی نَزَا سُوَا سِی جَنَابِ اَمِیرِ اَلْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبِ عَلَیْهِ

اَلسَّلَامُ اِدْرُو اِبُو دُیَّانَ سَمَاكِ بِنِ حَرِثِ كِی اِدْرُو اَمْرَ اَسِ دِیْنِ جَنَابِ رَسُوْلِ خُدَا

كِبَیْطَرِ بَشَدَتِ مَلَكِ كَرْتِ تَحْتِ اِدْرُو جَنَابِ اَمِیرِ عَلَیْهِ اَلسَّلَامُ بِضَرْبِ شَمَشِ اَسِّ

قَوْمِ شَرِیْرِ كُو قَتْلِ كَرْتِ تَحْتِ اِدْرُو مَارِ كَرِ شَاوِیْتِ تَحْتِ یَا تَنَكِ كِی اُنِ حَضْرَتِ ہِی كِی

تَوَارِثُ كِی قَدْ فَخَرَ اِلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَیْفُكَ ذَا الْفَقَارِ تَسِ بِوَلِیْكَ

جَنَابِ رَسُوْلِ خُدَا نِی اِنِّی ذُو الْفَقَارِ اَبْدَارِ كِی جَبَا طُولِ سَا تِ وَجِبِ اِدْرُو خُزْ

اَبِكِ وَجِبِ تَحَا جَنَابِ حَمِیدِ كَرَارِ غَیْرِ فَرَارِ كُو عَنَا یَتِ فَرَمَائِی اِدْرُو خُودِ اُحَدِ كِی

اَبِكِ كُو شَرِ كِبَیْطَرِ تَشْرِیْفِ فَرَا مَہُ كِی كَمِ رُجِ كِی تَا جَنَكِ وَپِ كَا اَسِّ

سَعْرِ كِی كَارِ زَارِ مِیْنِ اَبِكِ جَانِبِ كُو وَاقِعِ بُوَا اِدْرُو اَسَدِ اللّٰهِ اَلْعَالِیْبِ جَنَابِ عَلِیِّ

بِنِ اَبِی طَالِبِ عَلَیْهِ اَلسَّلَامُ نِی اَسِّ مِیْدَانِ قِتَالِ مِیْنِ اِسْقَدِ اَشْقِیَا كُو قَتْلِ كِیَا

كِی لَا شَہَاةُ كَفَا رِیْتِ اِنْبَارِ لُكَا دِیْیِ یَا تَنَكِ كِی خُودِ ہِی وَہِ جَنَابِ مَحْرُومِ

بُوِی جَنَابِ خِجْمِ شَرِزِ خَمِ جِہْرُ اَلنُّوْرِ اِدْرُو سِرِّ اَطْہَارِ اِدْرُو بَدَنِ اِقْدَاسِ اِدْرُو بَابِ اَسِ



سبارک برکے قال فقال جبرئیل ان هذا یوم المواساة با محمد صلی  
 اللہ علیہ وآلہ فقال انہ کمنی وانا منہ چنانچہ راوی کہتا ہے کہ جبرئیل نے  
 عرض کی یا رسول اللہ دیکھیے یہ مواسات اور حق برادری ہی کہ جو جناب علی  
 بن ابیطالب آپ کے ساتھ ادا کر رہے ہیں پس حضرت نے فرمایا کہ علی بہت  
 مہین اور مہین علی سے ہوں یعنی ہم اور علی ایک ہی مہین۔ عن النضر بن علی  
 السلام انہ قال نظر رسول اللہ ﷺ جبرئیل بین السماء والارض  
 علی کرسی من ذهب وهو یقول اور جناب صادق علیہ السلام سے  
 منقول ہے کہ فرمایا ان حضرت نے کہ جناب رسول خدا نے بروز جنگ احد  
 طرف جبرئیل کے ملاحظہ کیا کہ در میان آسمان و زمین کے ایک کرسی طلائی  
 بیٹھے ہیں اور کہہ رہے ہیں لا سیف الاذ والفقر ولا فتر الا علی  
 پس جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حسان کو طلب فرمایا اور  
 حکم دیا کہ اس مضمون کو نظم کر و چنانچہ اشعار مذکور برجستہ زبان حسان پر  
 جاری ہوئے جنکا ترجمہ یہ ہے کہ جبرئیل امین نے ظاہر و باطن ہر ذی اس وقت  
 کہ گرد و غبار معرکہ کارزار کا فرو نہوا تھا اور سب اہل اسلام بعد اس فتح  
 نمایان کے حاضر خدمت باسعادت جناب رسول خدا ہو چکے تھے اور گرد  
 ان حضرت کے مچے تھے تو اس وقت جبرئیل نے در میان آسمان و زمین کے  
 نژادی کہ یہ نژاد واسطے اس شخص کے ہے کہ پیکر کمر کی مالک جناب سیدہ  
 فاطمہ زہرا ہیں اور زمین ہی کوئی تلوار عالم میں مثل ذوالفقار کے اور زمین ہی کوئی  
 جوان شجاع و بہادر اور دلیر و جری مثل علی بن ابیطالب علیہ السلام

اسد خدا اور اسد رسول کے پس حضرات بہ طرح جناب حیدر صفدر علی بن  
ایطالب علیہ السلام نے اپنے بھائی جناب رسول الثقلین کی نصرت و مدد  
اور جانفشانی کی ایسی طرح انکے فرزند ولید عباس و لاؤرس نے روز عاشورا  
وقت مصیبت اور شدت تشکی میں اپنے بھائی سید مظلوم امام حسین علیہ السلام کی  
نصرت و مدد اور جان نثاری کی فی مقتل ابی مخنف و غیرہ آیتہ لمتکا  
اشتد العطش بالحسین و اولادہ و اصحابہ خشکو ذلک اے  
الحسین علیہ السلام قدی باخیه العباس بن جراحہ مقتل ابو مخنف  
و غیرہ میں منقول ہے کہ جب شدت تشکی نے امام حسین علیہ السلام اور ان جعفر  
اہل حرم اور اولاد و اصحاب یا وفا پر غلبہ کیا اس وقت پہلے شکایت پیاس کی  
خدمت میں جناب امام حسین علیہ السلام کے عرض کی ہنسکر حضرت نے اپنے  
براہِ حق شناس جناب عباس کو طلب کیا و قال اجمع اهل بیتک و اخف  
بأمرافعلوا ذلک فلم یجدوا ماءً افظمتواها فکظهم العطش اور فرمایا  
کہ اے عباس اہل بیت ہاشمیہ کو جمع کر کے ایک کنواں کھود و حسب الارشاد  
حضرت کے جناب عباس اور جو انان ہاشمی نے ایک چاہ کھودا مگر پانی  
نہ نکلا لاچار اس چاہ کو خاک سے پاٹ دیا اور وہ سیدم اہل حرم اور بچوں پر  
شدت تشکی برپا ہو گئی فقال الحسین علیہ السلام للعباس یا سخی  
امضی الی الفرات و آتینا شربة من الماء فقال له العباس  
سمعا و طاعة پس جناب امام حسین علیہ السلام نے حضرت عباس سے  
فرمایا کہ اے بھائی تم نہر فرات کی طرف جاؤ اور ان پیاسوں کے لیے



تھوڑا پانی سے آؤ پس حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ بسر و چشم میں نذرانات پر مجاہد  
 فَضَمَّ إِلَيْهِ رَجُلًا لَأَسَارَ الْعَبَّاسُ وَالرَّجَالُ مَعَهُ يَمِينُهُ وَشِمَالُهُ حَتَّى  
 أَشْرَفُوا عَلَى الْفُرَاتِ وَفِي أَطْرَافِهِ أَصْحَابُ ابْنِ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللَّهُ  
 پس امام حسین علیہ السلام نے چند پیادہ اپنے انصار سے ہمراہ علمدار کے کیے  
 اور حضرت عباسؓ طرف نہر کے روانہ ہوئے اور وہ سب انصار چپ  
 و راست اُس سقائے اہل بیت کے تھے یہاں تک کہ کنارہ نہر پر پہنچے  
 و کیا کہ ایک جماعت کثیرہ لشکر ابن زیاد و عین سے ہر طرف کو نہر کے گھیرے  
 ہوئے ہر فقاروا من انتم قالوا نحن اصحاب الحسين عليه السلام  
 فقالوا ما تصنعون ههنا قالوا اكلنا العطش واشتد الاشياء  
 علينا عطش الحسين واطفالاه ان مولانا فرات نے پوچھا کہ تم  
 کون ہو ان دینداروں نے جواب دیا کہ ہم اصحاب امام حسین علیہ السلام  
 ہیں ان اشقیائے کہا کہ تم کیسے واسطے بیان آئے ہو ان سعادتمندوں نے  
 فرمایا کہ ہلو پیاس نے بے طاقت کیا ہی اور سخت ترین مصیبت و بلا ہم پر  
 نشکی امام حسین علیہ السلام اور اولاد و اہل حرم ان حضرت کی ہی قلتنا  
 سمعوا كلامهم و حملوا عليه حمله رجل واحد فقال لهم العباس  
 هو واصحابه فقتل منهم رجلا وهو ركنهم پس یہ کلام ان سعادتمندوں  
 سنا کہ مبارکی ان اشقیائے ان بزرگواروں پر حملہ کیا اور جناب عباسؓ نے  
 می سے اپنے اصحاب کے ان امداد پر حملہ شدید کیا اور ایک جماعت کثیرہ کو  
 اس قوم شریک کی راہی سقر کیا اور وہ ماہ بنی ہاشم رجز پڑھتے جاتے تھے

اور نام آور ان لشکر کفار کو فی النار کرتے تھے وَحَمَلْ عَلَى الْقَوْمِ وَكُشِفَهُمْ  
عَنِ الْمَشْرِعَةِ وَنَزَلَ وَمَعَهُ الْقِرْبَةُ وَمَلَأَهَا وَمَدَّ يَدَهُ لِيَشْرَبَ  
فَذَكَرَ عَطَشَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُورِئَ اس فرزند اسد اللہ اور  
اسد حسین نے اُس قوم اعدا پر ایسا حملہ کیا کہ موکلان نہر فرات تفرق و پاشا  
ہو گئے اور کنارہ دریا کا اُس نے خالی کر لیا اور داخل فرات ہوئے اور مر گئے  
اُتر کے شکیزہ بھر لیا اور بعد اُس کے ایک بچہ پانی اُٹھا کر چاہا کہ پین اُس وقت  
تشکی امام حسین علیہ السلام اور اطفال اُن حضرت کی یاد اُنہی فَقَالَ وَاللَّهِ  
لَا ذُقْتُ الْمَاءَ وَسَيِّدِي الْحُسَيْنُ عَطَشَانٌ ثُمَّ دَمَى الْمَاءُ مِنْ  
يَدِهِ وَخَرَجَ وَالْقِرْبَةُ عَلَى ظَهْرِهِ پس فرمایا کہ قسم بخداے عزوجل  
میں پانی سے لب تر نہ کروں گا کہ سید و آقا میرے امام حسین علیہ السلام تشنگ  
ہوں اور میں پانی پیوں یہ امر وقاداری سے بعید ہی یہ کہہ کر پانی ہاتھ سے  
پھینک دیا اور نہر سے باہر تشریف لائے اور شکیزہ اُٹھا کر دوش مبارک پر  
رکھا ملا آقا در بندگی اس مقام پر لکھتے ہیں کہ اُس فرزند حیدر صفدر نے  
گویا قدرت و قبضہ اپنا اعدا کو دکھا دیا کیونکہ ارادہ پانی پینے کا اُس با وفات  
بعید ہی شو صدقہ من المشركه فَاخَذَ الشَّيْبِلُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ  
سَكَايْنِ وَهُوَ يَقَالُ وَالْقِرْبَةُ عَلَى كَتِفِهِ حَتَّى صَارَ دِرْعُهُ كَالْقَدْحِ  
پس اُس کے حضرت عباس کنارہ نہر پر تشریف لائے یہ دیکھ کر قوم اعدا نے  
پہ پہاڑ پر دست تیرا باران کیا پس اُس فرزند سید کر نے اُس قوم اشرار کو  
قتل کرنا شروع کیا حالانکہ شکیزہ آب دوش مبارک پر تھا اور کثرت



تیر و نئے زرہ بدن اطر پر پانہ بدن سابی کے ہو گئی تھی حضرات کیونکہ  
یہ حال نہوتا کہ بنا پر روایت صاحب سجاد الا انوار چار ہزار اشعار کا رسو کل  
فرات تھے اور بروایت ملا آقا ورنہ دی دس ہزار شتی تھے فحل علیہ ابرص  
بْنُ شَيْبَانَ فَضْرَبَهُ عَلَا يَمِينَهُ فَطَارَتْ مَعَ الشَّيْفِ فَآخَذَ الشَّيْفُ  
بِشِمَالِهِ فَحَلَّ عَلَى الْقَوْمِ فَقَتَلَ مِنْهُمْ رَجُلًا كَثِيرًا وَكُنَّ ابْطَالًا وَالْقَرْبَةَ  
عَلَى ظَهْرِ كَابِسِ اِبْرَصِ بْنِ شَيْبَانَ لَعِينُ نَعَى اَنْ حَضَرَتْ بِرَحْمَةِ كَرِ كَرِ  
ایک تلوار دست راست پر لگائی کہ ہاتھ اس فرزند پر لگا کا سب تلوار کے  
جدا ہوا حضرت عباسؑ نے دست چپ سے تلوار اٹھا کر اُن اعدا پر حملہ کر  
ایک جماعت کثیرہ کو فی النار کیا اور بڑے بڑے بہلوانوں کو گرا دیا اور  
شکیزہ و دوش مبارک پر بھناٹت لیے رہے فَلَمَّا انْظَرَأَتْ سَعْدُ ابْنُ  
ذَالِکَ قَالَ يَا دِیْلُکُمْ اُرْشِقُوا الْقَرْبَةَ بِالتَّكْبِلِ وَكَانَ اللهُ اِنْ شَرَّ رِیْبِ الْعَرَبِ  
الْمَاءُ افْنَاکُمْ عَنْ اَخِرِکُمْ اَمَّا هُوَ الْفَارِسُ مِنَ الْفَارِسِ وَالْبَطَلُ  
الْمُدَّاعِیْسُ بِسِیْ یَقْتَالُ وَجِدَالُ اَنْ حَضَرَتْ کادیکھا رہے بعد نے اپنے  
اہل لشکر کو آواز دی اور کہا کہ واسے ہو تم پر علیہ اس شکیزہ پر آب کو ہرگز  
تیر لگاؤ قسم بخدا اگر یہ بانی امام حسین علیہ السلام تک پہنچا اور وہ حضرت  
سیراب ہوئے تو تم بلکہ قتل کرینگے اور ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے آیا تم نہیں  
جانتے ہو کہ وہ جناب شجاع و بہادر فرزند بیت شہان و باور حیدر و فدیکے  
اور نیزہ بازی میں دلاور بے مثل ہیں قَالَ فَحَمَلُوا عَلَى الْعَبَّاسِ حَمْلَةً  
مُنْكَرَةً فَقَتَلَ مِنْهُمْ مِائَةً وَتَمَانِیْنِ فَارِیْسًا فَضْرَبَهُ عَبْدُ اللهِ بِ

یزید الثیبی نے لعنہ اللہ علیہ و آلہ و سلم فطارت مع سیفہ فاذکبت  
 علی السیف یقیہ راوی کہتا ہے کہ یسکر اکیبار کی تمامی لشکر نے حملہ  
 نہیں کیا اور حضرت عباسؓ بھی اُن اعدائے دین پر مثل شیر غضبناک حملہ آور  
 ہوئے اور کشتون کے پستے انبار کر دیے پس اس حملہ میں ایک سو آرتی  
 نامہ اور ان کفار سے واصل ہو گئے مگر افسوس ہزار افسوس اسی مال یز  
 عبداللہ بن یزید شیبانی ملعون نے ایک تلوار دست چپ پر لگائی کہ وہ ہاتھ  
 مع تلوار کے جدا ہوا پس وہ جناب کمال دلاوری طرف تلوار کے جھکے اور  
 وہ تلوار کیسی لہنے دیتے تھے وحمل علی القوم ویداً لا تضحان دماً  
 فملاوا علیہ جمیعاً فقاتلہم قتالاً شدیداً فضر بہ رجلٌ منہم یعود  
 مدید فقلق ہامتہ وانصرع عفیراً علی الارض یتخوذ زیداً وہ  
 اور اس طرح سے جز بڑھتے ہوئے اُن اشقیاء پر حملہ کیا اور دستائے بڑیدہ سے  
 خون نیک رہا تھا پس اُن اشقیاء نے اکیبار کی حملہ کیا حضرت عباسؓ نے  
 اس حملہ میں بھی بہت سے کفار کو قتل کیا آہ آہ اسی اثنا میں ایک ملعون لے  
 کہ نام اسکا حکیم بن طفیل تھا گرز آہنی مارا کہ سراقہ شق ہو گیا اور منہ کے  
 رگ گرم کر بلا برگے گویا جعدہ خالق بجالائے اور خاک و خون میں لوٹے  
 تھے وھوینا دئے یا ابا عبد اللہ علیک منی السلام فقلنا مع الحیاء  
 علیہ السلام یدانہ قال وَاخَاہُ وَاَعْبَا سَاہُ وَاَمْحَجَہُ فلیاہ اور اس  
 حال میں باوازی بند پکارے کہ یا ابا عبد اللہ میرا سلام آخری پہونچے کہ میں  
 اب رخصت ہوتا ہوں پس یہ آواز سنکر امام حسین علیہ السلام نے ایک آہ مع



کچھ ہی اور فرمایا ہے اے ابی جہل میرے ابی عباسؑ کی راحت دل میرے افسوس  
 اب بعد تمہارے میں کیسے و تنہا رہا کرتے حمل علی القوم فلکشفہ منہ و نزل  
 الیہ و حمل علی ظہر جوادہ و اقبل بہ الی الخیمۃ و طرحہ فیہا و بکے  
 بکاء شدیداً حتّٰی بکے جمیع مہن کان حاضر او قال جزاک اللہ خیراً  
 من اخی لقد جاهدت فی اللہ حق جہاد بہ بعد اُنکے حضرت نے اُس قوم  
 اشیقا پر حملہ کیا اور اپنے بھائی کے گروہ سے متفرق کر دیا آہ آہ اُس عالم تنہائی و بکری  
 اور ناتوانی میں ذوا بجناح سے اتر کے اپنے بھائی کو اسکی پشت پر رکھا اور طرف  
 خیمگاہ کے روانہ ہوئے اور وہاں اُنار کے مفارقت پر انکی بشت روئے  
 یہاں تک کہ سب اہل حرم اور بچے اس مصیبت عظمیٰ میں زار زار روئے اُس وقت  
 حضرت نے فرمایا کہ اے ابی جہل حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں ایسی جزا سے خیر عطا کرے  
 کہ کسی کو ایسی جزا نہ دی ہو کہ تمہنے راہ خدا میں وہ کوشش و جانفشانی کی کہ جو  
 کوشش و جانفشانی کا تمام قیل و قیل نہ لگنے علیہ لعلہ فقہ العباس عینیہ  
 فرای اخاء الحسین علیہ السلام یرید ان یحملہ فقال لہ الی ایت  
 ترید لی یا اخی فقال الی الخیمۃ اور ملا آواز رندی نے بون لکھا ہو کہ جب  
 امام حسین علیہ السلام اپنے بھائی کے اُخانے کے لیے بیکے تو ناگاہ حضرت عباسؑ  
 چشمہ سے انور غش سے کمولین و کیا اپنے برادر نظام کو کہ ارادہ اُٹھانیکا ہو  
 حضرت عباسؑ نے باواز ضعیف عرض کی کہ اے ابی جہل آپ مجھے کہاں لجا رہا ہکا  
 حضرت نے فرمایا کہ طرف خیمہ کے لجاؤنگا فقال یا اخی بحق جدک رسول  
 اللہ علیک ان لا تحملنہ و عنہ فی مککۃ ہذا فقال لما ذا قال لا کئے

مُسْتَحْيٍ مِّنْ ابْنَتَيْكَ سَكِينَةَ وَقَدْ وَعَدْتَهَا بِالمَاءِ وَلَمْ اَنْتَ بِهَا فَمَاتَ بِمَكَّةَ  
حضرت عباسؓ نے عرض کی کہ اسی بھالی قسم پر آپ کو اپنے بھرا محمد جناب رسول اللہؐ کی  
کہ آپ مجھے بیان سے : اُنْحَايْنِ بِلَكَ اِسَى جگہ رہنے دین حضرت نے فرمایا کہ  
کیا سبب ہے جناب عباسؓ نے عرض کی کہ مجھے آپ کی بیٹی سکینہ سے حیا آتی ہو کہ  
میں نے اُسے وعدہ پانی کا کیا تھا افسوس اُن تک پانی پہنچنا ناممکن نہوا  
یہ لکھ کر روح نے طرف ریاض جنان کے پرواز کیا فَوَضَعَهُ فِي مَكَانٍ  
وَرَجَعَ اِلَى الْخَيْمَةِ وَهُوَ يَكْفِكُ دُمُوعَهُ بِلَيْتِهِ فَلَمَّا رَاَوْهُ مُقْبِلًا اَتَتْ  
اِلَيْهِ سَكِينَةُ وَلَزِمَتْ عِنَانِ جَوَادِهِ وَقَالَتْ يَا اَبَتَا هَلْ لَكَ عِلَالٌ  
بَعَثَ الْعَبَّاسُ اَرَاكَ اَبْطَأَ اَبَسَ حضرت نے اُس شہید راہ خدا کو اُسی جا پر  
دیا اور خیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور مفارقت پر اپنے بھائی کی شدت رونا  
جاتے تھے اور آستین سے آنسو اپنے پونچھتے جاتے تھے پس حبیب اہل حرم نے  
دیکھا کہ حضرت خیمہ کاہ کی طرف تشریف لاتے ہیں تو سکینہ خاتون سانس  
آئیں اور عنان وواجبناح پیر کے عرض کی کہ اے پر مظلوم آیا آپ کو میرے چچ  
عباسؓ کی کچھ خبر ہے کہ کیوں وہ جناب دیر سے بیان نہیں آئے ہیں کیا بچاؤ  
مشغول کا رزار میں وَقَدْ اَوْعَدَنِي بِالمَاءِ وَلَيْسَ لَهُ هَادَةٌ اَنْ يُخْلِفَ  
وَعَدَهُ فَهَلْ شَرِبَ مَاءً اَوْ بَلَ غَلِيلَةً وَنَسِيَ مَا وُضِعَ لَهُ اَمْ هُوَ جَاهِلٌ  
الاعْدَاءُ آه چچا جان مجھ سے وعدہ پانی کا فرما گئے تھے اور خلف وعدہ کی  
عادت نہ تھی آیا خود وہ حضرت سیراب ہوئے اور ہم نشین لبون کو فراموش  
کیا اعدائے دین سے مشغول بہاد میں خُيِّنَدَ مَا بَكَ الْحَسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ



وَقَالَ يَا بَيْتَاكِ اِنَّ غَمَّكَ الْعَبَّاسُ قُتِلَ وَبَلَغَتْ رُوحُهُ اِلَى الْجَنَّةِ اِنِّي  
 سَکَرَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَشَدَتِ رُوئے اور فرمایا کہ ای بارہ بابر چاہتیرے بھائی  
 بھی شہید ہوئے اور روح انکی راہی جنت ہوئی فَلَمَّا سَمِعَتْ زَيْنَبُ صَحْرَتَہ  
 وَنَادَتْ وَاَخَاهُ وَاَعْبَاسًا وَاَقْلَةً نَاصِرًا فَجَعَلَ النَّسَاءُ يَسْكُرْنَ  
 وَيَنْدُبْنَ عَلَيْهِ وَبَكَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى جَبَّ يَدَاہُ وَجَبَّ  
 سِنَاہُ وَاَزْدَرَدْنَاکَ وَحَزِنَ نَالُہُ وَفَرَّی دَاوَرُکَیہ وَزَارَى کَرْیَہُ لَکِنِ اَوْفَرَّ مَاتِی  
 وَاَخَاهُ وَاَعْبَاسًا وَاَقْلَةً نَاصِرًا اُہ اُہ پس تمام مخدرات عصمت نے نوحہ و بکا  
 اور گریہ و زاری کی سفارقت حضرت عباسؑ پر اور ماتم کیا اور بشت روئیں  
 اور امام حسینؑ علیہ السلام بھی بشت روئے اور ماتم و غم میں اپنے بھائی کے  
 نوحہ کرتے تھے چنانچہ شاعر بزبان حال اُن حضرت کے کتاہوئے  
 اِنَّ النَّاسَ اِنْ یَسْکُرْ عَلَیْہِ فَتَمَّ اَبْکَ الْحُسَيْنِ یَسْکُرُ بِلَاہِ  
 سزاوارترین مردم یہی کہ گریہ و بکا کیا جائے اُس جوان رعنا پر کہ حیکے قتل ہوئے  
 نے کرمالہ میں امام حسینؑ صابر کو رلا پاس  
 اَخُوہُ وَابْنُ وَاَلِدِہٖ عَسَلِہِ اَبُو الْفَضْلِ الْمَضْرَجُ بِالذِّمَامِ  
 وہ جوان ماہ بنی ہاشم بھائی اُس مظلوم کے اور فرزند علی بن ابیطالب کے  
 اَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بِنِ جَوَاوَدِہٖ نَحْوَنَ یُوْسُفَہٗ  
 وَمَنْ وَاَسَاہُ لَا یُثْنِیْہِ شَعْرٌ وَجَادَکَہُ عَلَی ظَلَمِہٖ سَاہُ  
 اور وہ جوان وہ دلاوری کہ وفاداری اور جانفشانی کی اپنے برا و مظلوم کی  
 اور کسی چیز نے اُنکو جان نثاری سے نہ پھیرا اور اُملی وفاداری میں شدت

تَشْكِي مِنْ جَانِ ابْنِ فِرَاقٍ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس سی و چہارم

فِي الْبَحَارِ وَغَايِرِ عَمْرِو الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُحْتَرِكٍ لَنَا  
بِأَكْبَرِ إِلَّا الْبَاكِينَ عَلَى جَدِّي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ يُحْشَرُ  
وَمَعَنَا مَقَرِّينَ وَالتَّوَدُّعُ عَلَى وَجْهِهِ بِحَارِ الْأَنْوَارِ وَغَيْرِهِ مِنْ جَنَابِ  
صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِفِرَاقِ ابْنِ حَضْرَتِ نَعْنَعُ كَيْفَ تَنْتَظِرُ  
بِهِ قِيَامَتُكَ كَرِيَمِ ابْنِ بُوْكَكَارٍ وَهُوَ مُؤْمِنٌ كَرِيْمٌ وَتِيَامِينَ رَوِيَا بِبُوْكَكَارٍ  
مُصِيبَتِ بَرْمِيَّيَسَ جَدِّ مَظْلُومِ أَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ بَسَّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بَارِكُ  
وَرُخْشَانِ سَرُورٍ أَوْ رَوِيَا وَبِهِ خُذَانِ مُحْشُورٍ بِبُوْكَكَارٍ وَالتَّخْلُقُ فِي الْفَرْجِ وَهُوَ  
أَصْنُونٌ وَهُوَ حُدَاثُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَالنَّاسُ  
يَعْرِضُونَ أَوْ تَمَامِ اِبْلِ مُحْشَرٍ بِبُولِ قِيَامَتِ سَمِعْتُ فَالْتِ وَتَرْسَانِ أَوْ مَعْرِضِ  
حَسَابِ مِينَ بِيْلَا بُوْكَكَارٍ مَظْلُومِ كَرِيْمِ زِيْرَسَائِي عَرْشِ اَلْهِى  
فَدَرَسَتْ بَارَكْتَ جَنَابِ أَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِينَ سَعَادَتِ حَضْرَتِ سَمِعْتُ  
بِهِ رَوِيَا بِبُوْكَكَارٍ فَيُقَالُ لَهُمْ اذْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَخْتَارُونَ مَجْلِسَهُ وَحَدِيثُهُ  
وَالْحُورُ يُرْسِلُ إِلَيْهِمْ مَنَعْنُ مَشْتَاقُونَ وَقَدْ اِسْتَأْفَكُمْ مَعَنَا الْوِلْدَانُ  
الْخُلْدُونَ فَأَيُّكُمْ قَعُونَ رُوْسُهُمْ حَسْبُ أَسْ حَالَتِ سُرُورِ مِينَ اِيَكِ جَانِبِ  
مَلَاكِهِ رَحْمَتِ اُنْسِ كَيْفَ كَرِيْمِ اِيَكِ عَزَادِ اِرَانِ مَظْلُومِ كَرِيْمِ اِيَكِ خَيْرِ مِينَ بِيْلَا  
وَنَمَاءِ بَهْشَتِ كِي جَلْوَابِ دَاخِلِ جَنَّتِ بِبُوْكَكَارٍ قَاصِدِ حُورِ اِنِ  
بَهْشَتِي كَيْ اُنْكَوْ بِبَايَمِ دِيْنِ كِي كَرِيْمِ اِيَكِ عَزَادِ اِرَانِ جَنَّتِ مِينَ تَمَّارِ سَمِعْتُ فَالْتِ وَتَرْسَانِ



لیکن محتبان امام حسین علیہ السلام ایسے مجوز یارت اُن حضرت کے ہونگے کہ اُن  
 ملائکہ کو کچھ جواب نہ دینگے اور نہ اُس قاصد کی طرف سر اُٹھا کے دیکھینگے بلکہ  
 زیارت و دیدار اور کلام سنا اپنے آقائے نامدار کا افضل بہشت و نعمائے  
 بہشت سے سمجھینگے پس حضرات گریہ و بکا کیجیے مصائبِ بر امام حسین علیہ السلام  
 خصوصاً اُس مصیبتِ عظمیٰ پر کہ حسین مظلوم کربلا سے فرمایا اَلَا نَکْرَظُھُمْ  
 وَقُلْتُ حَیْلَتِیْ وَاضْبَعَتَاہُ بَعْدَکَ یَا اَخِیْ اَب کرباری ٹوٹ گئی اور راہ  
 چارہ سد و دھوکئی اسی بھائی افسوس کہ بعد تمہارے اب سراسر بربادی  
 و تباہی ہوئی اَلْکَیْزِیْرِ الْعِبَادَاتِ اِنَّ الْاَعْدَاءَ الْکُفَّارَ کَانُوْا مَا دَامَ الْعَبَّاسُ  
 حَیًّا فِیْ خَوْفٍ وَاضْطِرَابٍ وَدَهْشَةٍ وَوَحْشَةٍ بِحَیْثُ کَادَتْ اَنْ  
 تُفَارِقَھُمْ اَرَادَ اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ السَّیْرَ الْعِبَادَاتِ مِیْنِ مَقُولِ ہِیْ کہ جناب  
 عباس زندہ تھے دشمن حضرت کے کہ وہ سب دشمن نہ تھے ایسے خوف اور  
 دہشت و وحشت اور اضطراب میں تھے کہ قریب تمام بان انکی نکل جاوے  
 وَکَانُوْا یُظَنُّوْنَ اَنْ تَکُوْنَ الْعَلْبَہُ مِنْ جَانِبِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَوْ  
 کَانَتْ تِلْکَ الْعَلْبَہُ لَہُ بَعْدَ شَہَادَتِہِ جَمِیْعُ الْاَصْحَابِ وَالْعِیْرَةُ الْهَاشِمِیَّةُ  
 اور وہ اعدا گمان کرتے تھے کہ غلبہ اور فتح و ظفر امام حسین علیہ السلام کی جانب  
 ہوگی گو یہ غلبہ بعد شہادت تمام اصحاب و اقربائے اُن حضرت کے ہو لاک  
 هَيْبَةُ الْعَبَّاسِ وَسَطُوْتُهُ قَدْ اَظْلَمَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاحْرَقَتْھَا وَاَعْمَتْ  
 عُیُوْنُھُمْ لَآنَ الْعَبَّاسِ قَدْ قَتَلَ مِنْ الْاَعْدَاءِ جَمَاعَةً کَثِیْرَةً اِطْلِیْہِ کہ  
 جناب عباس کی سطوت اور ہیبت نے اُنکے دِلون کو تاریک کر رکھا تھا اور

دل اُنکے جل رہے تھے اور تیز دستی نے اُس جناب کی اُنکی آنکھوں کو اندھا کر رکھا تھا  
 اس واسطے کہ حضرت عباسؓ نے بروز عاشورا با بشارت اشقیاء کو قتل کیا وَفِيهِ اِنَّ  
 بَعْضَ اَوْغَادِ الطَّغَامِ لَمَّا قَالِ فِي عَجَلٍ يَزِيدُ لَعْنَهُ اللّٰهُ اِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ  
 عَلِيٍّ جَاءَ فِي نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ وَعِثْرَتِهِ فَجَسَسْنَا عَلَيْهِ حَوْكَانَ يُوْذُ بَعْضُهُمْ  
 بِالْبَعْضِ فَلَوْ تَمَّصْنَ سَاعَةً اَلَا قَتَلْنَا هُوَ عَنْ اَخِرِهِ هُوَ اَوْ رَأْسِي كِتَابٌ يَزِيدُ  
 مَشْقُولٌ بِذِكْرِ اِيَّكَ مَلْعُونٌ نَّهَى اَنَّ اَشْقِيَا سَ قَمَّ شِمَارُ سَ كَ لَشَكَرَ ابْنُ زِيَادٍ لِّعِيْرٍ  
 مِّنْ تَحَادِرٍ بَارِزٍ يَزِيدُ مَلْعُونٌ مِّنْ نَّفَرٍ وَ سِبَابَاتٍ اُسَ لِّعِيْنٍ سَ كَمَا كَرَّمَ اَمَامُ حُسَيْنٍ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ اِيَّكَ جَاعَتِ قَلِيلُ اَصْحَابٍ وَ اقْرَابِكَ وَ اَرْضُ زَمِيْنٍ كَرَّمَ اَمَامُ  
 بَسَّ يَمِيْنُهُ بِرُوزِ عَاشُوْرَا اِيَّكَ حَمْلًا اُنْجَرُ كَمَا اُوْرُوْهُ سَبَّ اِيَّكَ دُوْسَرُ سَ كَ بَحْجَ  
 جَسَسَتْ تَحْتِ سَ اِيَّكَ سَاعَتٍ ذِكْرِي تَحْيٰ كَ تَبِيْنُ اُنْكَوْ قَتْلُ كَمَا قَلَمَّا سَمِعَتْ ذِكْرِي  
 اَلْكُبْرٰى قَالَتْ قَطَلْتُكَ اَلتَّوَاكِلُ اَيْهَا اَلْكَذَّابُ اِنَّ سَيْفَ اَخِي  
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوِيْرُكَ فَا لَكُوْفَةٌ بَيْنَا اَلْاَوْقِيْهِ يَا لَكُ وَاِيْكِيْ  
 وَ نَاثِيْهِ وَ نَاثِيْهِ بَسَّ حَبِيْبٌ يَ هَلَامُ يُوْدُوْهُ اُسَ مَلْعُونٌ كَا جَنَابُ زَيْنَبُ بَنَتْ سَنَا  
 فَرَا يَا اِيْ جِيَارُ وُيْمِيْنُ تَجْمِيْرُوْنِيْ وَ اَلْبَانُ اُوْرُوْهُ تِيْرُ سَ مَا تَمَّ مِيْنُ مَشِيْمِيْنُ بَرَا كَا وِيْ  
 تُوْجَحِيْقُ كَ مِيْرُ سَ بَهَا نِيْ اَمَامُ سَيِّدِيْ كِيْ تَاوَارُنِيْ اَسْقَدُ اَشْقِيَا قَتْلُ كِيْ كَ كُوْلِيْ كَ  
 كُوْفَةُ كَانِيْنٍ جَهْوَا كَ سَ سَ اَوَا زَمُرُوْزَنُ كَ نُوْمُوْ بَا كِيْ بَلَنْدُ نُوْلِيْ يُوْ  
 فِي الْمَقْتَلِ فَلَمَّا صَرَ الْعَبَّاسُ عَفِيْرًا غَلَّكَ الْاَرْضُ مِّنْ يَّخُوْزِيْدِيْمِهِ وَ هُوَ  
 اَيْنَادِيْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْكَ مِثْلُ السَّلَامِ عَزَّكَ مَقْتَلُ الْوَجْهَتِ وَ غِيْرِهِ مَقْتُولُ  
 كَ حَبَّ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ سَبَبُ جَمَاهُ سَ كَارِيْ كَ خَاكٍ كَرَمٍ بِرُكْرُ بَرَسَ اُوْر



اپنے خون میں آلودہ و غلطان ہوئے اسوقت آواز دی کہ یا ابا عبد اللہ میرا  
 سلام آخری پہنچے کہ اب میں رخصت ہوتا ہوں فلما سمع الحسن علیہ  
 السلام مباداۃ قال وَاخَاهُ وَاعْتِیَاسَاهُ وَامُحِبَّةَ قَلْبَاہُ ثُمَّ حَمَلَ عَلَی  
 الْقَوْمِ فَكَشَفَهُمْ مِنْهُ وَنَزَلَ إِلَیْهِ وَحَمَلَ عَلَی ظَهْرِ جَوَادِہِ وَأَقْبَلَ  
 إِلَى الْخِیمَةِ وَطَرَحَہَا فِیْهَا وَبَكَیَ بُكَاءً شَدِیدًا ثُمَّ جَعَلَ یَقُولُ وَلَعَلَّہُ  
 مَقُولٌ مِنْ لِسَانِ حَالِہِ بِسَبِّہِ أَوْ أَرَامَ حَسَنِ عَلَیہِ السَّلَامُ نَسِیَ فَرَاہُ  
 اے بھائی اے عباس اے راحت و دل میرے افسوس تم قتل ہوئے اور میں تنہا  
 رہ گیا بعد اسکے حضرت نے اُس قوم اشقیاء پر حملہ کیا اور اپنے بھائی عباس کے  
 گرو سے متفرق و پریشان کر دیا اور دو اونچناح سے اتر کے اپنے بھائی کو اٹلی  
 پشت پر رکھا اور طرف خیمہ گاہ کے روانہ ہوئے اور وہاں اُس خیمہ میں رکھ دیا  
 کہ جہان الاشہاء سے بنی ہاشمیت بعد اسکے ماتم حضرت عباس بن علیہ السلام و رکھا گیا  
 چنانچہ شاعر بزبان حال حضرت کے کتا ہے

لَحْفَ عَلَی الْعَبَّاسِ لَمَّا انْصَرَفَ  
 نَحْوَ الْفَرَاتِ بِقَلْبِہِ الْحَزَنَ

افسوس ہو مفارقت پر عباس کی جو محبت سے میری اور میرے افعال کی  
 نغزون و مغموم شکنہ لیا طرف نہر فرات کے واسطے پانی کے گئے

وَأَرَادَ شَرْبَ الْمَاءِ قَالَ لِنَفْسِہِ  
 وَأَحْسَرَ تَالِیْسَیْدِ الظَّمْآنِ

افسوس ہو جدائی پر ایسے وقار کی ایسی بے بسی پانی شکنہ میں بھر گیا  
 اور ایک چلو میں پانی لیکر جا ہا کہ پین اسوقت اپنے نفس سے خطاب کر کے  
 کہا کہ اے نفس عباس تو پانی پئے اور یہ مظلوم شکنہ لب رنہ

عَاثَ الشَّرَابِ مِنَ الْفَرَاتِ لَنُزِيلَ وَجَدَ الْوَحْدِ أَخِيهِ وَالْأَحْوَانَ

نہیں یہ تصور کر کے وہ پانی ہاتھ سے پھینک دیا اور ایک قطرہ پانی کا نہ پایا اور  
تشنگی اپنے بڑا اور مظلوم اور سب بھائیوں کی یاد کی کہ ہمارے افسوس کیسے  
کیسے نوحوان شہید ہوئے اور دیتا ہے پیاسے گئے

يَا أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ إِبْرَاهِيمَ الْمُتَّقِ صَلِّ عَلَيْكَ اللَّهُ كُلَّ آوَانٍ

ای افضل شہدائے راہ خدا ای فرزند علی مرتضیٰ حق سبحانہ تعالیٰ ہر آن  
تمہارے امت اپنی نازل کرے

وَاللَّهُ تِلْكَ مُصِيبَةُ لَرَأْسِهَا إِلَّا إِذَا أُدْرِجَتْ فِي الْأَكْفَانِ

قسم نجد اسے عز وجل ای عباس مفارقت تمہاری وہ مصیبت عظمیٰ ہو کہ جب تک  
میں زندہ ہوں ہرگز نہ بھولوں گا مگر اس وقت کہ میں بھی شہید ہوں اکا  
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

مجلس سی و پنجم

فِي الْأَمْكَالِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ الْجَزَعِ وَالْبُكَاءِ

مَكْرُوءٌ وَسَوَى الْجَزَعِ وَالْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَّا لِي

میں جناب صادق علیہ السلام سے سنقول ہے کہ فرمایا ان حضرت نے کہ رونا بکنا

بلند کسی مصیبت میں اور بیتاب ہونا ہر بلا ورنج میں مگر وہ ہی مگر نوم و بکا کرنا

ما تم میں جناب امام حسین علیہ السلام کے کہ وہ باعث خوشنودی خدا اور

موجب حسرت ہوا اور بیتاب ہونا مصیبت جناب سید الشہداء علیہ السلام

بقارہ سمیات کا ہے وَفِي الْإِمَارَةِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ



[illegible]

يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَيْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ ۚ آجِزَ رَوْزِ مَصِيبَتٍ سَخَتْ تَرْكُونِي  
 رَوْزِ نُهْنٍ كَذَرَا هِيَ عَيْتِي آجِزَ رَوْزِ مَصِيبَتٍ سَخَتْ تَرْكُونِي دُنْ بَرَابَرِي نُهْنٍ كَرَسَاتَا  
 فِي الْمَقْتَلِ وَالْأَرَاثَا ۚ إِنَّهُ لَمَّا قُتِلَ عَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ ۚ تَدَا فَعَتِ  
 الرِّجَالُ عَنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَجْنَانًا رَشَادًا وَشَيْخَ مَفِيدٍ أَوْ قَتْلِ  
 ابْنِ خَنْفٍ وَغَيْرِهِ مِنْ مَقُولِ هِيَ كَرَجِبِ حَضْرَتِ عَبَّاسٍ وَرَجَبِ شَهَادَتِ بِرَقَانِ  
 بِهِيَ حَيْكَةِ أَسْوَاقِ أَعْدَاءِ دِينِ نَعِي مَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَشَدَتِ كِي أَوْ  
 بِرِطَرَفِ سَعِي لَمِيرِ لِيَا فَعِي نَدَا ذَلِكَ بِرَزْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ۚ مِنْ دَاخِلِ  
 الْخَبَاءِ وَزَيْنَبُ وَسُكَيْنَةُ وَرُقِيَّةُ وَأُمُّ كُلثُومُ مُتَعَلِّقَاتُ بِهِيَ  
 أَسْوَاقِ جَنَابِ عَلِيٍّ الْكَبِيرِ بَيَا بَا زَيْمَةُ اَهْلِ حَرَمٍ سَعِي بَرَاءِ بِهِيَ أَوْ رَجَبِ  
 زَيْنَبُ أَوْ اُمِّ كُلثُومُ أَوْ رُقِيَّةُ أَوْ سُكَيْنَةُ اُنْكَ وَاسِنْ سَعِي بِهِيَ بِهِيَ وَرَجَبِ  
 آئِينَ وَهُوَ يَجْذِبُ نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَهَنْ فِي نَوْحٍ وَغَوِيلٍ فَجَدَّ  
 نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَكَتَبَ إِلَى أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَسْتَاذَنَ  
 مِنْهُ بِرَحْمَةِ جَنَابِ عَلِيٍّ الْكَبِيرِ وَاسِنْ اِيَّا اُنْكَ جُمُوعَاتِي تَحِي لِيَكِنْ وَهَ سَبِ سَمِ دِي  
 نَرِيَا دَا وَرَنُوهَ دِيكَ كَرْتِي تَحِي اِنْ اَوْ رَدَا سِنْ جَنَابِ عَلِيٍّ الْكَبِيرِ كَانَهُ جِي وَرْتِي تَحِي  
 آخِرَ كَارِ اُسْ شَانِهَرَادَهُ وَالْاَتَبَارِ نَعِي بِدِ شَوَارِي وَاسِنْ اِيَّا اَهْلِ بَيْتِ اِطْمَارِ  
 جُمُوعَاتِي أَوْ رَحْمَتِ مِي اِسْجَنَ بِرِ بَرِ بَرِ گَوَارِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي مَاضِرِ  
 بِهِيَ بِهِيَ وَطَلَبِ كِي وَفِي الْمُنَاقِبِ وَغَايِرِهِ ۚ إِنَّهُ لَمَّا تَقَدَّمَ عَلَيْهِ بَرِ  
 حُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ نَظَرَ إِلَيْهِ الْحُسَيْنُ ۚ وَرَفَعَ سَبَابَتَهُ فَحَوَّ  
 السَّمَاءَ أَوْ رَمَنَاقَتِ وَغَيْرِهِ مِنْ يُونِ مَقُولِ هِيَ كَرَجِبِ جَنَابِ عَلِيٍّ الْكَبِيرِ



آباد ہوا ہو کر سامنے اپنے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام کے حاضر ہوئے  
 اسوقت حضرت نے بحسرت طرف اپنے نور نظر کے نگاہ کی اور اشک چشم انور  
 میں بھر لائے اور انگشت شہادت طرف آسمان کے بلند کی وَقَالَ اللَّهُمَّ  
 اشْهَدْ عَلَيَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَقَدْ بَرَرْنَا إِلَيْكُمْ غُلَامًا شَبِيهَ النَّاسِ  
 خَلَقًا وَخُلُقًا وَمَنْطِقًا بِرَسُولِكَ اور جناب اقدس انہی میں عرض کی  
 کہ اے پروردگار عالم تجھے گواہ کرتا ہوں اسکا کہ اس قوم ستم شعار نے میرے  
 اصحاب و اقربا کو ناحق تشنہ لب قتل کیا اور اب طرف اٹکے جاتا ہی وہ  
 پارہ جگر میرا جو مشابہ ہی تیرے نبی سے صورت و سیرت اور طرز گفتار میں  
 اللَّهُمَّ اِنَّا كُنَّا اِذَا اشْتَقْنَا اِلَى نَبِيِّكَ نَظَرْنَا اِلَى وَجْهِهِ فَاَمْنَعَهُمْ  
 بَرَكَاتِ الْاَرْضِ وَفَرَقَهُمْ تَفْرِيقًا وَاجْعَلْهُمْ طَرَائِقَ قِدَادًا  
 وَلَا تَرْضَ الْوُلَاةَ اَبَدًا فَاِنْهُمْ عَوْنَا لِيَنْصُرُوا نَاثِرًا عِنْدَ وَاَعْلَيْنَا  
 يُقَاتِلُونَنَا اِي خَلَاقِ عَالَمِ حَبِيبِ مِثْلِ شَتَا قِ زِيَارَتِ تیرے رسول کا ہوتا تھا  
 تو صورت علی اکبر کو دیکھتا تھا افسوس کہ اب زیارت سے تیرے  
 نبی کی ہم محروم ہوئے خداوند امیری بکسی و تنہائی پر نظر کر کے اس قوم  
 بد کردار کو اپنی رحمت سے دور رکھ اور برکات اپنی ان اشقیاء پر نازل  
 نہ کر اور جمعیت انکی متفرق و پریشان کر اور راین انکی مختلف کر اور  
 انکے حاکمون کو پسند نہ کر کہ اس قوم جفا کار نے مجھے بکرو و غنا اس طرف  
 طلب کیا اور مجھ سے مقابل ہو کر اصحاب و اقربا میرے ناحق قتل کیے  
 ثُمَّ صَاحَ الْحُسَيْنُ بِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ مَا لَكَ قَطَعَ اللَّهُ رَحِمَكَ كَمَا قَطَعْتَ

فَفَعَلَ خَلَايَا مَرَاوَا أَهْلُ الْكُوفَةِ يَتَّقُونَ قَتْلَهُ بِسُوءِ شِيرٍ وَلَا وَرْكَ  
یہ ریز پڑتے تھے اور اہل کوفہ ان کے قتل کرنے پر ہیز کرتے تھے شاید یہ خیال  
گزر رہا ہو کہ تصویر رسول کو کیونکر اپنے ہاتھ سے مٹائیں وَفِي مَقْتَلِ ابْنِ مَرْثَدَةَ  
وَعَلَيْهِ اِنَّهُ حَمَلَ عَلَى الْقَوْمِ وَلَوْ يَرَاكَ يُقَاتِلُ سَحَنَةً قَتَلَ مِنْهُمْ ثَلَاثًا  
وخمیسین فارسیا اور قتل ابومخنف وغیرہ میں یون سنقول ہو کہ بعد  
جز کے جناب علی اکبرؑ میں مبارزہ فرمایا کیے لیکن خوف سے اُس شیر و لیر کے  
کیا دیرات سانسے آئلی ہوئی اور بکرو فریب دور سے تیر لگانے لگے پس اُس  
شانہ راوہ نے تلوار پکڑ کر مثل شیر غضبناک اُن اعدا پر حملہ کیا اور تین سو بیاس  
سوار بضر ب شمشیر آبدار را ہی سفر کیے فَلَمَّا كَفَلَهُ الْعَطَشُ وَأَصَابَتْهُ جَرَا حَا  
كَثِيرَةٌ رَجَعَ إِلَى أَبِيهِ وَغَارَتْ فِي أُمِّهِ رَأْسُهُ عَيْنَاهُ وَتَقَلَّصَتْ شَفَا  
پس بب بوجہ حرب و ضرب شدید اور بسبب کثرت زخموں اور شدت تشنگی  
کہ پنہاے انور میں اُس شانہ راوہ کے حلقے پڑ گئے تھے اور لبہاے انور بسبب  
نا یا بی آب کے مثل برگ گل کے پڑ مروہ اور خشک ہو گئے تھے اُس وقت بعد  
اقتل سلوانان نامی کے اپنے پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے وَقَالَ  
يَا أَبَتَاهُ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِي وَثِقَلُ الْحَدِيدُ اجْهَدَنِي فَهَلْ لِي  
مَشْرَبَةٌ مِنَ الْمَاءِ سَبِيلُ الْقَوَائِمِ بِهَا عَلَى الْأَعْدَاءِ أَوْ عَرَضَ لِي  
ای پدر بزرگوار بیاس مجھے مارے ڈالتی ہی اور سنگینی سلاح حرب بسبب  
ضعف و ناتوانی کے مجھے تعب میں لاتی ہی آیا ممکن ہی کہ تھوڑا سا پانی مجھے  
عنایت ہو کہ اُس سے طاقت و قوت ہو اور فی الجملہ تسکین میری ہو کہ تارا



اعدا کو دفع کروں فلما سمع الحسين ذلك بكى وقال له يا ولدي يا قرّة  
 عيني والله يعزّ عليّ ان تدعوني فلا أجيبك پس جب امام حسین علیہ  
 السلام نے یہ سنا اور یہ حال اپنے نور نظر کا شدت تشنگی سے مشاہدہ کیا حضرت  
 چونکہ کریم کو حیا آتی ہی اس لیے سرفاقدس جھکا کر کبیاں مسرت و یاس رو کر فرمایا  
 کہ قسم بخدا ای نور نظر ای پارہ جگر بیت و شوار ہی مجھ پر کہ تو اس شدت تشنگی میں  
 مجھ سے بانی طلب کرے اور میں نہ دیکھوں فقہات لسانک فی فمی فآخذ  
 لسانہ فی فیہ قصّہ پس حضرت نے فرمایا کہ ای فرزند زبان خشک اپنی  
 میرے منہ میں دے کہ شاید تیری پیاس کو کچھ تسکین ہو پس جناب علی اکبرؑ نے  
 حسب الارشاد زبان اپنی اس شدت تشنگی میں دہن اطہر امام حسین علیہ  
 السلام میں دی حضرت نے اُسے دہن اقدس میں اپنے لیکر جو صاحب حضرت  
 اس دار دنیا میں مظلوم کر بلائے یروز ولادت زبان اقدس اپنے جد ارجمند  
 سید البشر کی جو سی اور روز شہادت زبان اطہر اپنے پارہ جگر شہید پیر علی اکبرؑ  
 جو سی مگر فرق کیا تھا وہاں سیر ہوئے تھے اور یہاں روز عاشورا بیت یابی  
 تاب اور شدت حرارت آفتاب اور کثرت رنج و الم اور زخمیات نیزہ و تیغ  
 و شمشیر سے و مبد تشنگی زائد ہوتی تھی آہ مومنین دہن خشک مظلوم کر بلائے  
 یسکے لیے اتنے سبب تشنگی کے جمع ہوں رطوبت کہاں تھی چنانچہ سحر المصاب من  
 اصحابی کہ جناب علی اکبرؑ نے زبان اپنی دہن اقدس امام حسین علیہ السلام سے  
 نکال لی اور عرض کیا کہ ای بابا آپکا منہ تو میرے منہ سے زیادہ خشک ہو  
 دفع الیہ خاتمہ وقال یا بئی خذ هذا الخاتم وامسكه فی فیک

وَارْجِعْ إِلَى قِتَالِ أَعْدَائِكَ فَإِنَّ أَرْجُونَ تَسْقِيَتَكَ جَدُّكَ بِكَاسٍ لَا تَطْمَئِنُّ  
بَعْدَهُ أَبَدًا غَضَبُكَ إِمَامَ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَتْ فِيهِ أَنْكَشَرَتْ فِي ابْنِ أَسْنٍ نَوَظَرَتْ كَوْنُ  
عَنَايَتِ قُرْبَانِي أَوْرَارِثًا دَلِيًّا كَالِإِثْمِ عَلَى الْكِبَرِ اسْأَلْكَ نَظَرَتْ فِيهِ أَنْكَشَرَتْ فِي كَوْنِ مَنَّهُ مَعِي كَمِ  
أَوْرَاسِ قَوْمِ شَرِيحٍ بِرَحْمَةٍ كَرِجْ بِقِيَمِينَ هِيَ كَالِإِثْمِ مَرْتَبَةً تَمَّ زَنْدَهُ هَمَّ نَهْ مَلُوكِ أَوْرَ  
بَلَّحَتْ مِنْ ابْنِ جِدَا مَجْدُكَ أَبْ سَرُودُ وَخُشْكَوَارِ سَإِيَسِي سِيرَابٍ مَلُوكِ كَمِ بِحَرِي  
بِيَاتِ نَمُوكِ قَرَجِ إِلَى الْقِتَالِ نَحْرُ حَمَلٍ عَلَيْهِ قَلْبُ الْمَيْمَنَةِ غَلَّةِ  
الْمَيْسَرَةِ وَقَتْلُ خَمْسِيَّةٍ قَارِسٍ حَتَّى ضَرْبِ الْمَلْعُونِ عَلَى مَقَرِّ  
رَأْسِهِ فَخَرَّ عَنْ جَوَادِهِ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَ جَالِسًا بِسِجْنِ جَنَابِ عَلِيِّ الْكَبَرِ  
وَمِنْ أَنْكَشَرَتْ فِيهِ دِهْنِ الطَّهْرَيْنِ رَحْلُ الرَّانِ أَعْدَابُ بِرَحْمَةٍ أَوْرَ مَلُوكِ أَوْرَاسِ مَرْتَبَةٍ  
أَسْ جِرَاتٍ وَدَلَاوَرِي سَإِيَسِي تَلَوَارِكِي كَالِإِثْمِ أَوْرَ مَيْسَرَةٍ لَشْكْرٍ أَعْدَابُ كَوْنِ  
وَبَرِّهِمْ كَرَكِ بِأَنْجِ سَوْسَوَارِنِ النَّارِ كَيْهَ آهٍ أَسَى أَتْنَا مَعِي مَرَّةً مَعِي مَرَّةً لَعِينِ  
سَرِطَلِ عَلِيِّ الْكَبَرِ بِرَحْمَةٍ مَارِي كَالِإِثْمِ صَدْمَةٍ مِنْ وَهْ شَبِيهِ بِنَمِيهِ كَعُورِ سَإِيَسِي  
كَعَا كَرْتَمِينَ بِرُكْرُطِ سَإِيَسِي غَشَّ سَإِيَسِي كَچْ أَفَاقَهُ مَلُوكِ أَسُوقَتِ وَهْ شَبِيهِ دَلَاوَرِ  
بِقَتْنَا سَإِيَسِي شَجَاعَتِ سَبْعَا كَرْتَمِينَ بِرُكْرُطِ سَإِيَسِي كَعَا كَرْتَمِينَ وَفِي التَّوَقُّعِ عَنْ  
صَاحِبِ الْأَمْرِ مَرَّةً مَرَّةً عَلَى مَقَرِّ رَأْسِهِ ضَرْبَةً صَرَعَتْهُ أَوْرَ تَوَقُّعِ  
جَنَابِ صَاحِبِ الْأَمْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَإِيَسِي مَعْلُومٍ بِرَحْمَةٍ هِيَ كَالِإِثْمِ لَعِينِ نَهْ  
أَوْرَ جَنَابِ عَلِيِّ الْكَبَرِ بِرَحْمَةٍ لَكَا نِي كَالِإِثْمِ صَدْمَةٍ مِنْ وَهْ شَبِيهِ كَعُورِ سَإِيَسِي  
زَمِينَ بِرُكْرُطِ سَإِيَسِي وَهُوَ يَدِي يَا أَبَا عَلِيٍّ مَعِي السَّلَامُ هَذَا جَدُّي  
مَعِي الْمَصْطَفَى وَهَذَا جَدُّي عَلَى الْمَرْتَضَى وَهَذَا عَلِيٌّ حَسَنُ الْمُحْتَبَى



وہذا جلد فاطمۃ الزہراءؑ وھذا جلد خدیجۃ الکبریٰؑ وھو الیاء  
مشتاقون چنانچہ بحر المصائب میں منقول ہے کہ اسوقت جناب علی اکبرؑ نے  
آواز دی کہ ای بدر نامدار یہ سلام آخری سیر قبول ہو کہ میں اب رغبت ہونا ہوں  
اور یہ جدا مجر میرے جناب محمد مصطفیٰؐ اور جد بزرگوار میرے جناب علی مرتضیٰؑ  
اور عم نامدار میرے جناب حسن مجتبیٰؑ اور جد ماجدہ میری جناب فاطمہ زہراؑ  
اور جناب خدیجہ کبریٰؑ علیہم السلام ہیں اور یہ سب حضرات آپ کے شناق  
و منظر ہیں و فی الجار قال رافعاً یرثہ یا ابتاہ ھذا جدی رسول اللہ  
قد سقانی بکاسہ الاولیٰ شریۃ لا اظہا بعدھا ابداً اور بچار الانوار  
میں یوں منقول ہے کہ اسوقت جناب علی اکبرؑ نے آواز بلند عرض کیا کہ ای بدر  
بزرگوار یہ جدا مجر میرے جناب رسول خدام ہیں اور مجھے ایسے ایک جام آب  
خوشگوار سے سیراب کیا کہ اب کبھی میں پیاسا نہ ہوگا وھو یقول العجل العجل  
یا حسنین ھیات لک کاساً مذخوراً فھم یشربھا الساعة اور وہ جناب  
فرماتے ہیں کہ اے حسینؑ ملدی اولہ تمھارے پیسہ ہی ایک جام آب سرد و شیریں  
بیان کیا ہے تاکہ تم بھی سیراب ہو فاذیل الحسینؑ غایبہ التلازم و فہو  
القوم عتہ و حکماہ اے لے ھو یرثہ فتصا رخن النساء فقال کھن الحسینؑ  
اسکھن فانت البکاء اما مانت ہیں امام حسینؑ علیہ السلام طرف اپنے بارہ بزرگ  
توجہ ہوئے اور لشکر احمد اکو متفرق کر دیا اور آواز بلند ایک نعرہ مارا کہ شہید  
اے آواز کے سب اہل بیت رسالت باواز بلند فرماؤ کہ یہ شکر نصرت کے  
فرمایا کہ شہید رہو اور میرے گرو کہ اب وقت تمھارے رونے کا آتا ہے آہ

مؤمنین تھوڑے کیجیے کہ اس وقت جوان فرزند کا یہ حال دیکھ کر مظلوم کربلا کا کیا حال  
ہوا ہو گا آہ آہ حب امام حسین علیہ السلام نے آواز علی اکبر کی سنی بیاب ہو گئے  
اور واہ لیاؤ کہا اور گریان و تالان باس اس نور نظر کے پونچے دیکھا کہ وہ  
جوان رعنا بخاک و خون آلودہ ریگ گرم صحرا پر تڑپ رہا ہی وَاخَذَ رَأْسَ  
وَلَدِهِ وَوَضَعَهُ فِي حُجْرِهِ وَيَمْسُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ عَلَى الدُّنْيَا  
بَعْدَكَ الْعَفَاءُ نَمَكَ یہ حال دیکھ کر بالین سر اس ماہ نور کے زمین پر بیٹھ کر  
اس بارہ بکر کا اپنی آغوش میں اٹھالیا اور کہا ہاں حسرت و یاس صورت علی اکبر  
دیکھتے تھے اور خون چہرہ نور اس نور نظر سے پونچتے جاتے تھے اور فرماتے تھے  
کہ ای فرزند و بلند جبکہ تجھ سانو جوان ساتنے ہمارے اس بکسی سے شہید ہو جائے  
تو اب کیا الطعت و نگی باقی ہی ای نور نظر اب بعد تیرے خاک ہو اس دنیا اور  
زندگی دنیا پر وَاَهْلَكَ عَيْنَاهُ مِنَ الدَّمْعِ ثُمَّ يَقُولُ يَا بَنِي قَدْ اسْتَرْحَت  
مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا وَهَيْهَاتَ وَهَيْهَاتَ أَبُوكَ وَحَيْدًا فَرِيدًا ابْنِ الْأَعْلَاءِ أَحْمَدِ  
بن سلم کہتا ہے کہ اس وقت حضرت کن پٹھانے نور سے اٹھک جاری ہوئے اور رو کر  
فرماتے تھے کہ ای فرزند تھنے تو اس رنج و الم دنیا سے راحت پائی اور طرف  
جنت کے رحلت کی لیکن افسوس ہی کہ تمہارا باپ یکہ و تنہا نر قدا اعدا اور اس  
مصیبت و بلا میں مبتلا رہا قَتَلَ اللَّهُ قَوْمًا قَتَلُوا مَا اسْتَدَّ جُرْأَتُهُمْ عَلَى  
اللَّهِ وَهَلْ أَنْتَهَاكَ حُرْمَةٌ دَسُّوْا اللَّهُ اِي عَلِيٍّ اَكْبَرُ قَتَلَ كَرِيءَ اُسْ قَوْمِ  
ستم شوار کو جسے تجھ سے جوان رعنا کو قتل کیا اور کمال بیباکین وہ ملعون کہ جن  
اشقیانے تیرے قتل پر جرأت کی اور مطلق خوف خدا اور رعایت حرمت پر مصطفیٰ



صلی اللہ علیہ وآلہ نہ کی بعد اُس کے حضرت نے لاش اُس فرزند کی لاشما سے شہدائے  
اہل بیت میں اٹھا کے رکھ دی اور محرق القلوب میں علامہ زرقانی علیہ الرحمہ یوں  
روایت کرتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام اپنے فرزند علی اکبر کو میدان سے  
اٹھا کر درخیمہ پر پہنچے تو اُس وقت ایک رفق جان باقی تھی پس حضرت نے  
صحیحہ کیا اور آواز دی کہ اے مہین زنیب اور اے ام کلثوم اے شہر بانہ اے فاطمہ  
اے سلیمانہ آؤ اور اس شہید راہ خدا کا دیدار آخری کر لو کہ یہ جان باب راوتھے  
حضرت ہوتا ہی کیوں ہوستیں اُس وقت اہل بیت کا کیا حال ہوا ہوگا؟ یہ سنکر  
وہ مخدرات عصمت گریان و نالان ہو پریشان و اولیاء و اعلیاء کہتی ہوئیں  
درخیمہ پر آئیں تو کیا دیکھا آہ دیکھا کہ وہ جوان رعنا خاک و خون آلود و زخمی سے  
چوچہ پر اپنے خون بدن سے رنگین ہو گیا ہی اور حضرت سر علی اکبر کا آغوش میں  
لیے ہوئے زار زار رو رہے ہیں اُس وقت گرد اس شاہراہ کے اہل حرم نے  
علقہ کیا اور زار زار رونے لگے اور نوحہ و مین مگر خراشیں کرنے لگے اور اپنے  
رخساروں پر طمانچے مارنے لگے اور شور گریہ و بکا کا بلند ہوا پس حضرت نے سب کو  
تسلی دولا سا دیکر لاش اُس شبیرہ بنجیر کی لاشما سے افرامین رکھ دی اور آواز  
اہل کسین مبارک کی سنکر میدان کارزار میں تشریف لائے اور مشغول جب وہ دوسرے  
سب حضرات مقام تصور ہی کہ جب خود وہ جناب زہمی ہو کر ذوالجمل سے  
میں گرم کر بلا پر گر پڑے تو آیا کوئی خیمہ تاک لانے والا باقی تھا جو میدان سے  
ٹھا کر درخیمہ تاک لانا اور آواز دینا کہ اے اہل بیت رسالت آؤ اور اپنے سید  
ظلم کا دیدار آخری کر لو کہ یہ جان باب میں اور اہل حرم کو تسلی دولا سا دیتا

آہ آہ شمر لعین حضرت کو اُس حالت تکلیف میں طرقت نشیب کے لگایا اب  
 کس زبان سے بیان کروں کہ اُس بیرحم نے بارہ ضربت میں سرِ اقدس بدنِ اہل  
 جدا کیا اور نیزہ طویل پر بلند کیا اور اہل حرم کو عرصہ تسلی و دلاسا کے وہ ظلم  
 آزاریاں مارے تھے اور اسبابِ موت لیا اور خمیوں میں آگ لگائی اور پلو اسے  
 عام میں بے پردہ کیا چنانچہ مصوم فرماتے ہیں السَّلامُ عَلَی السَّيِّئَةِ الْبَارِزَاتِ  
 سلام ہو اُن مخدراتِ عصمت پر جو کربلا میں بے پردہ کی گئیں اور خمیوں سے  
 بظلم و ستم نکالی گئیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

### مجلس سی و ششم

فِي الْحَارِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ذَكَرَنَا أَوْ ذُكِرْنَا  
 عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَكَوْثِلٌ جَنَاحُ الْبَعُوضَةِ غَفَرَ اللَّهُ  
 ذُنُوبَهُ وَكَوْثِلٌ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ بَارِ الْأَنْوَارِ مِنْ نَقُولِ يَوْمِئِذٍ  
 جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو مومن ذکر کرے یا سنتے اُن مصائب کو  
 جو ہم اہل بیت رسالت پر گذرے ہیں اور انکو سننے اسکی آنسو نکلے اگرچہ برابر  
 پریشہ کے ہو تو خداوند غفار تمام گناہ اُسکے بخشتا ہے اگرچہ گناہ اُسکے مِثْل  
 کُفِّ وریا کے ہوں حضرات کیونکر یہ مرتبہ بنو گریہ کنندگان اور ماند دار  
 خاندان رسالت کا اور تصور کیجیے کہ مظلوم کربلا نے کیسے کیسے مصائب  
 اُٹھائے ہیں اور کیا سخت ترین ایام مصیبت تھاروز عاشورا اُن حضرت  
 کرامتے اُس مظلوم کے کیسے کیسے عزیز و اقربا بشہ زب قتل ہوئے اور  
 خاک و خون میں آلودہ ہوئے آہ آہ جب جناب علی اکبرؑ شکل پیوید



زینما سے کاری کے گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اور آواز دی ای پر بزرگوار  
 میری خبر بھیجیے تو یہ سنکر حضرت بتایا کہ لاش علی اکبر پہنچے اور رو کر فرمائی  
 کہ اے مندر زندہ تمہارے خاک ہوا اس دنیا اور زندگی دنیا پر اس وقت  
 اہل بیت رسالت پر عجب قیامت تھی اور ہر ایک معظّمہ زار زار روئی تھی قال  
 أَبُو خَنْفٍ عَنْ عَمَّارَةَ بِنِ رَاقِدٍ قَبِينَا كَذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ كَرِيمَةَ قَدْ خَرَجَتْ  
 مِنْ فُطُطِ الْحُسَيْنِ بِأَكْبَرِ حَزِينَةٍ كَأَنَّهَا الْبَدْرُ الطَّالِعُ فِي  
 كَيْدِ السَّمَاءِ بَعَثَتْ أَذْيَالَهَا وَهِيَ تَنَادِي وَافْتِشَةَ عَيْنَاهُ وَأَوَّلَدَاهُ  
 وَأَمْجَعَةَ قُلُوبَاهُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ فِي هَذَا الْيَوْمِ عَمِيًّا وَأَنْكَبْتُ عَلَيْهِ حَيًّا نَحْوِ  
 أَبُو خَنْفٍ نے عمارہ بن راقد سے روایت کی جو دو کہتا ہے کہ اسی اثنا میں دیکھا  
 میں نے ایک خاتون معظّمہ جیسے ماہتاب قوس سما پر طالع ہوتا ہوا سطر خمیر  
 امام حسین سے باہر نکلیں کہ ہا ہاے مبارک میں گوشہ چادر اٹھتے جاتے تھے  
 اور گریان و نالان با حال بریشان ہاے علی اکبر ہاے نور نظر ہاے پارہ عمر  
 ہاے امی راحت دل میرے کستی ہوئیں لاش علی اکبر پہنچیں پس کھینچتی  
 صورت علی اکبر کی وہ معظّمہ لاش علی اکبر سے لپٹ گئیں اور شدت روئی تھیں  
 آہ مونسین کیا تاثیر تھی اس آواز دردناک کی کہ جانور تک وہ بین جگر تراش  
 سنکر روتے تھے اور وہ معظّمہ فرماتی تھیں کہ اے فرزند کاش آج دن میں  
 نابینا ہوتی کہ یہ حال تمہارا نہ دیکھتی پس جب حال اس محدومہ کا معلوم  
 کر بلائے کمال ہی متغیر پایا اس وقت میدان قتال سے آواز بلند فرمایا  
 کہ اے بن ابی رخصاے خدا پر راضی رہو اور صبر کرو کہ حق سبحانہ تعالیٰ

صابرین کو دوست رکھا ہی وقیل فجاءتھا المؤمنین علیہ السلام فمدوا  
 وجھہا بعبائہم حتی اذ خلعا الخیمۃ اور منقول ہے کہ اس معظّمہ کو دیکھ کر  
 امام حسین علیہ السلام تشریف لائے اور اپنی عبا سے پر وہ کیا اور قبلی و تشریف  
 لاش علی اکبر سے جدا کر کے خیمہ میں بونچا یا اللہ اکبر مومنین یہ خیال تھا حضرت  
 پر وہ واری زینب کا مگر افسوس ہزار افسوس کہاں تھے امام حسین اس وقت  
 کہ جب شقیانے خیمہ اہل حرم لوٹ لیا اور جناب زینب و ام کلثوم کی جاوید  
 جبین لین اور وہ مخدرات باحال زار خیموں سے ظلم و ستم ادا یا ہر آئین  
 اس وقت انکی کوئی پر وہ داری اور ولداری کرنے والا نہ تھا بلکہ عرض و بولی  
 اعدائے قید کیا جیسا کہ حجت ندافراتے ہیں وَصَفِدُوْا لِي الْحَدِيْدَ  
 اور عبد مظلوم اہل بیت ایک زنجیر اسے آہنی میں جکڑے گئے فَسَالَتْ لِكُوْفِي  
 مَنْ هَذِهِ اَنْتَ عِرْفَانُهَا قَالَ نَعْمُ هَذِهِ زَيْنَبُ بِنْتُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ  
 غرض کہ راوی کتاب ہی اس وقت میں نے ایک شخص کو فی سے بوجھا کہ آیا تم  
 اس معظّمہ کو جانتے ہو جو مضطربانہ عصمت سر اسے مقتل تک آئین اور اسے  
 لاش علی اکبر پر اپنے شین گرا دیا اور کہاں کرب و رقت قلب روایا کہین  
 یہ مخدوم کون ہیں اس کو فی نے مجھے جواب دیا ہاں جانتا ہوں میں کہ یہ  
 معظّمہ ہیں امام حسین علیہ السلام کی زینب خاتون دختر امیر المؤمنین ہیں  
 وَفِيْ صَيَّارِ الْاَنْوَارِ اِنَّهُ اِذْ خَرَجَ صَبِيٌّ خَلْفَ النَّسَاءِ وَفِيْ اَدْنٰى  
 دَرْتَانٍ وَهُوَ نَذُوْرٌ فَيَجْعَلُ يَنْظُرُ مِمَّنْ اَوْشَا لَوْلَا الْقُرْطَابُ  
 يَتَذَكَّرُ بَذَنِّ اَوْرَسَاجِ الْاَنْوَارِ میں یوں منقول ہے کہ جب شبیہ خیمہ جناب



علی اکبر شہید ہوئے اور سب مخدرات عصمت و طہارت اس مصیبت عظمیٰ میں  
 بیاب ہو کر خیمہ سے نکل آئیں اسوقت پیچھے اُنکے ایک شانہ زادہ کم سن  
 کہ کانوں میں اُسکے دو گوشوارے مروارید کے مانند ستاروں کے روشن تھے  
 خیمہ اہل حرم سے باہر نکل آیا اور مقتضائے صغریٰ کے ہول معرکہ قتال  
 و جدال سے ایسا خائف و ترسان تھا کہ بدن نازنین اُسکا کانپتا تھا  
 اور دونوں گوشوارے کانوں کے ہتے جاتے تھے اور ہر طرف خوف سے  
 نگران تھا فحکم علیہ ہا کے بن بعیث لعنہ اللہ فقتلہ آہ آہ  
 جب نظر مانی بن بعیث کی اُس بچے پر پڑی تو وہ لعین لشکر عمر بن سعد سے  
 باہر نکلا اور قریب اُس شانہ زادہ کے آکر پس پشت سے تلوار ماری کہ وہ بچہ  
 بیکناہ زمین پر گر پڑا اسوقت راہی جنت ہوا فصار ثلث شہر یا نوبیہ  
 تنظر الیکہ ولا تنکحہ کالمکد ہوشتہ پس جناب شہر بانو دیکھتے ہی اس  
 ظلم و ستم کے سکتہ کے عالم میں حیران کمر می زدین اور دیر تک کچھ کلام  
 نکرسکین ایسی دہشت و حیرت اس واقعہ سے لاحق ہوئی تھی آہ مونس  
 یہ حال تو ان مخدومہ کا تھا مگر افسوس ہی حال برجناب لیلے مادر گرامی جناب  
 علی اکبر شہید پیغمبر کے کہ اُس معظیہ کا اسوقت کیا حال ہوا ہو گا جبکہ اپنے  
 پارہ بیکر جوان رعنا کو زخموں سے چور چور خاک و خون میں غفلان دیکھا ہو گا  
 غرض کہ سید القابریں امام حسین نے ان سب مصائب کو باعث رضائے  
 خدا جانکر صبر کیا اور سب مخدرات عصمت و طہارت کو امر بصبر و شکر فرمایا  
 وراں بکیوں کو بچھا کر طرف خیمہ گاہ کے پھیر دیا اور آپ اُمادہ شہادت

میراں قتال میں واپس آئے اُس وقت تمام خیمہ گاہ آواز نوحہ و بکا اور وا  
مطلو ماہ کی بلند ہوئی اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

### مجلس سی و ہفتم

فِي الْحَارِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ بَكَتِ الْحَقُّ وَالْإِنْسُ وَالْأَوْحُوشُ وَالطُّيُورُ مَعَكُمْ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى ذَرَفَتْ دُمُوعُهَا  
سحارا الانوار میں منقول ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ مصیبت  
امام حسین علیہ السلام کی وہ مصیبت عظمیٰ ہے کہ مصیبت پر اُس امام مظلوم کی  
تمام جن و انس اور وحش و طیور روئے بیانتہا کہ انکھون سے جانوران وحشی  
اشک جاری ہوئے پس مومنین جب جانوروں کے اشک اس مصیبت پر  
جاری ہوں تو انسان کو خاصا کرم شیعوں کو چاہیے کہ تمام عمر گریہ و بکا اور  
نوحہ و عزا کریں اُس مظلوم کے مصائب پر کہ یہ وسیلہ اعظم ہے نجات آخرت کا  
اور ذکر کا کام صرف یا ودلانا ہی کسی مصیبت کا جو ظلم و ستم اعدائے اُس  
مظلوم پر گذری ہے فِي الْمُنْتَحَبِ غَيْرِهِ أَنَّهُ لَمَّا آلَ أَمْرُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
إِلَى الْقِتَالِ وَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنْ أَعْوَانِهِ إِلَّا الْيَسَاءُ وَالْأَطْفَالُ نَظَرُوا  
إِلَى اثْنَيْنِ وَسَبْعَيْنِ رَجُلًا مِنْ أَنْصَارِهِ الْمَصْرُوعِينَ وَالْأَكْصَحَاءِ  
عَلَى الرِّسَالِ جَانِبَ مُنْتَحَبِ الْقَتْلِ ابْنُ خَنْفٍ مِمَّنْ مَقُولٌ بِرُكُوبِهِ رُوحَانُ  
نَالِ كَارِ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ كَأَسْوَأِ يَنْكٍ وَكَارِ زَارِ كَيْسٍ نَهْ ثَمَرِ أَوْرَسٍ  
أَعْوَانِ وَالْأَنْصَارِ أَنَّ مُضَرَّتْ كَيْسٍ دَرْجَةُ شَهَادَتِ بَرَفَائِزِ مُوَكَّرِ أَيْ جَنَّتِ بَرَفَائِزُ  
أَوْرُكُوْنِي نَحْضِ أَوْلَادِ وَأَقْرَبَاتِ بَيْرِ عِدْرَاتِ أَوْرُجِ أَطْفَالِ خُرْدِ سَالِ كَيْسٍ



باقی نزہا اس وقت اس جناب نے بظاہر حسرت و یاس طرف اشارہ کیا اور  
 اقرار کیا کہ بہتر بزرگوار تھے مالا لکھا گیا و لکھا کہ عجب صورت و شامل کے نوجوان  
 و نشان مانند جناب عباسؑ لا اور اور عون و محمد اور شاخراہ و قاتر و علی الہ  
 اور سب بھائی اور بھتیجے اور بیٹے مثل گوشتدان قربانی خاک و خون  
 سلطان رگسان گرم پر پڑے ہیں اور مثل شیرون کے نواب گاہ شہادت میں  
 سوتے ہیں فیکے بھگے شدید ادا دای و اوحدا تاء و اغری تاء و اقلک  
 باصراہ فاقبل لوداع اھلہ الی الخیار اس وقت مظلوم کر بلا اپنی تنہائی پر  
 کمال متانت ہوئے اور مفارقت پر ان سب انصار و فاشا رلی بہت رسلے  
 اور فرمایا افسوس صد افسوس کہ ہم یک وقت اس مجمع ابدال میں رہے اور اس  
 غربت و بیکسی میں کیسے دوست و جان نثار اور پیسہ پیسہ رفیق قدیم اور  
 وفا شعاران بہتے جدا ہو گئے ہیں بعد اس ریر و پکاسے تو میر طرف اشارہ  
 ہوئے تاکہ اہل حرم سے وداع ہو کر میدان کارزار میں شہیدان شہادت  
 فکے باب الفسطاط و نادے یا اخی رجب و یا اخی رجب و یا اخی رجب  
 و یا اخی رجب علیک حین الشاکر و خلیعے علیک ر اللہ پس و ر رجب  
 شہید ہوئے آواز دی کہ اتو من میری رجب و م کلوم عمر اور ر مدینہ اور  
 ای بابہ کہ سب سلام آخری میرا بڑ بچہ کہ اس میں رفسدہ ہو گیا ہوں اور  
 مگو خدا سے سہر و کرتا ہوں کہ وہ حافظ و نگہبان تمہارا ہو خذ من النساء  
 من الخد و ر اکیات حاسرات ناثرات الشعور و تعلقن بہ  
 ر رجب و شہید کہ یہ سننے پر سب مخدرات عصمت بیٹا بانہ سو پریشان

[illegible]



فَجَعَلَ يَنْفِلَهُ وَهُوَ مَشْغُوفٌ بِهِ وَعَيْنَاهُ تَهْلِلَانِ دُمُوعًا عَلَى مَا أَصَابَهُ  
 پس امام حسین علیہ السلام نے اس شیرخوار کو زینب خاتون کی آغوش سے  
 لیا اپنے آگے قریب دوا بجماع پر بٹھایا اور بسبب کمال محبت بہت  
 ویاس صورت اس ماہِ طلعت کی دیکھتے تھے اور لڑنے میں ہر اس شیرخوار  
 روتے تھے اور اُسے پیار کرتے تھے چنانچہ سوانحہ قصید انقور و وضع  
 الطفل علی یدیکہ و رفوعہ یوم یوم بیا من البصیہ پس حضرت  
 سامنے صفوف لشکر اعدا کے کھڑے ہوئے اور اس طفل صغیر کو ہاتھوں پر  
 اٹھا سقد بلند کیا کہ سفیدی زیر بغل اقدس نمایان تھی و نادی برقیع  
 صوتہ ہلکا ااور اسوقت باواز بلند واسطہ آواز تھیں قرایا یا یحییٰ  
 شاعر زبان حال ان حضرت کے یہ تھا

یَا سَلِکْنِی شَامٍ وَیَا أَهْلَ کَوْفٍ	فَہَلْ ہَذَا وَہَذَا الشَّیْءُ الْمَذْمُومُ
عَاثِرٌ یُّبْهِمُ مَاءَ الْفَرَاتِ حَوْلَکُمْ	وَأَوَّلَ دُخَانِ الشَّامِ وَبَنَمَہُ

ای اہل کوفہ و شام آیا جناب رسالت مآب نے اپنے ہاتھ میں خبی و حیات  
 کی تھی کہ سیری اولاً و سے بنا و عناد میں کیا اور کیا پانی و ستہ قنر الزمان  
 حیرت ہو کہ راکب و ماکب تمہارے غار میں کیا ہے اور کیا ہے  
 پیا جانوران درندہ تاک کہ تمہیں لہو لہو کر رہا ہے و کیا رسول خدا  
 ایک قطرہ پانی کا نہ لے اور اپنے ہاتھ میں لے کر نہ لے لیا ہے

بجاسد وضو سے کیا گیا ہے

بِمَوْتِ عِطَاسِ أَهْلِ بَدِیْتِ شَمَّہِ	أَوَّلِیْرِیْ ہَذَا الْمَاءِ بَرَاکَ وَدِیْلِیْ
--	---





فرما رہے تھے کہ ایک بیرحم نے کہ نام اسکا حرمہ تھا ایک تیسرے دم طرف حضرت کے  
 مارا کہ وہ تیسرے دم طلق نازنین علی الصغیر کو ایک کان سے دوسرے کان تک  
 زخمی کر کے نکل گیا دِقِرَ وَآيَةُ اَنَّ ذَالِكَ الشَّيْءُ حَرَقْدَا صَابَ خَاصِرَةَ  
 الطِّفْلِ فَانْقَلَبَ عَلَى يَدَيِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَاحَ وَقَالَ  
 وَآوَلَدَاكَ وَآقُرَّةَ عَيْنَاكَ وَهُوَ يَنْتَرِي إِلَى وَجْهِ أَبِيهِ وَتَبَسُّوْا مَاتَ  
 اُوْرِبْرُوْا سَيْتَ وَه تیر جفا پہلو سے شیر خوار براس زور سے اگر لگا کہ وہ ثانی بار  
 ہاتھو نبیرا امام حسین علیہ السلام کے تڑپنے لگا اُس وقت حضرت نے ہوا زباند  
 فرمایا کہ ہاے ای نور نظر ہاے ای بارہ جگر فوس جو کہ تجھ سے ماہ انور کو  
 قتل کیا اور ایک قطرہ پانی کا نہ دیا پس اُس طفل شیرخوار نے بظاہر اس  
 طرف صورت اپنے پر بزرگوار کے دیکھا اور متشہم ہو کر رحمت لڑیا فَبَكَ  
 الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُكَاءً شَدِيدًا فَجَعَلَ يَتْلُو الدَّمَارَ بِكَفِّهِ وَ  
 يَرْمِيهِ إِلَى الْهَوَاءِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اَنْتَ الشَّاهِدُ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ فَاقْتُلُوْهُ  
 قَدْ قَتَلُوْا اَشْبَهَ الْخَلْقِ بِرَسُوْلِكَ فَكَيْفَ يَقْضِي عَنْ ذِيكَ الَّذِي قُطِعَ  
 عَلَى الْاَرْضِ بِسِ اِمَامِ سَيِّدِنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَذْرُوْعَتِ بِرْمِيٍّ مَذْمُوْرٍ بِسِ رُوْسِهِ  
 وَوَرَعَانِ زَنْجِمِ كَلُوْسِ اُسِ شَرْخُوَارِ سَ جَلَدِ بَہرِ كَرْطِ اَسْمَانِ كَسِ پَسِيْنَا اَوْ جَنَابِ  
 اَحَدِيَّتِ مِيْنِ عَرَضِ كِي كہ ای پروردگار عادل و عالم تو خوف و اقیقت بہت  
 حال سے میرے اور ان اعدائے دین کے کہ ان بیرحموں نے کیسے کیے  
 ظلم و ستم مجھ مظلوم پر کیے مین بیان تک کہ قتل کیا ان اشیائے اس طفل شیرخوار  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لہو وف مین امام محمد باقر علیہ السلام کے

سقول ہر کہ اُس خون سے ایک قطرہ تک زمین پر نہ گرا تھے بجمع الی الخیمۃ  
 وناولہ یامثہ وقال لہایا رباب اصبری علی البلاء واشکری  
 الہ الارض والسماء فانہ لا یظاہ بعد ذلک ابدا آپس مظلوم کر بلا  
 مقتل سے طرف خیمہ حرم محترم کے تشریف لائے اور بلاش اُس شیرخوار کی  
 مادرِ سمدیدہ کو اسکی دیدی اور فرمایا کہ ای رباب صبر کرو اس مصیبت عظمیٰ  
 جو تم پر نازل ہوئی ہے اور شکر کرو اُس پر و گار کا کہ جو خالق آسمان و زمین  
 اور یہ امر بامنت رضا کے خدا ہی اور علی اصغر اب ایسے آبِ خوشگوار سے  
 سیراب ہوا کہ بھر کبھی پیاسا نہ ہو گا فَعَلَتْ تَقْدِیْلُہُ وَتَمَسَّ الدَّمْعَ عَنْ  
 وَجْہِہُ وَتَحَرَّہُ

تَنَكَّرَ وَكَبَّرَ وَجْہَہَا وَخَدَّوَدَہَا	وَعَبَّہَا تَحَرَّی دَمًا وَتَقَطَّرَ
وَعَدَتْ تَحَرَّی خَدَّہَا بِدَمَائِہِ	وَتَقُولُ كَحَزَنَاتِ مِثْلَاک یَحْدُو

آپس جناب رباب بلاش اُس بار و بھار اپنی آغوش میں لیکر بہت رویز  
 اور کہاں سرت صورت اسکی دیکھتی تھیں اور خونِ سحر اور طلقِ مازنین  
 علی اصغر سے بوجھتی جاتی تھیں اور منہ پر اسے اُس نورِ نظر کے رکھ کر یہ بین  
 جگر خراش کرتی تھیں کہ ہاے ای بارہ جگر ہاے ای نورِ نظر ہاے ای راحت  
 دل میرے افسوس سے نہ کہ کسی بیہوشی سے نہ شیرخوار پر رحم نہ کیا اور تہجے  
 بیگناہ اور مشکل رسولِ خدا کو یہ ستم نہ نہ کر لیا آہ مؤمنین شاید اُس  
 مظلومہ کی یہ غرض ہو کہ نہ تہجے بچہ کو جی اس سن میں نہ خربین کرتے ہیں  
 نہ کہ تہجے شیرخوار کو امداد نہ دیا اور وہ مجتہد مد خونِ گلو سے شیرخوار سے



لیکرا بنہ شہد پر مٹی تمہیں اور پیار لڑتی جا تی تمہیں اور کون تمہیں کہ او علی اصغر مجھے  
یہ نہ معلوم تھا کہ دو دو تمہارا بچان تیرے سب بڑے یا بانی کا فلما تغیرت حالہا  
اخذتہ الحسین علیہ السلام من حجرہا وجاءہ فی المقتل ووضعہ  
فی القتل مع اہلبیتہ نگار واکہ ابن نما رحمہ اللہ جس باب امام حسین نے  
حال ماور علی اصغر کا نہایت تغیر پایا تو اس نور چشم کو آغوش سے اُس سطر کی  
سیا اور اُس مظلومہ کو گریان و نالان چھوڑ کر فنا گاہ میں تشریف لائے اور لاش  
اُس بچے کی لاشہاے شہدائے اہل بیت میں رکھ دی جیسا کہ ابن نما رحمہ اللہ نے  
نقل کیا ہے و فی الاحتجاج اِنَّہ علیہ السلام نزل عن فرسہ و حفر لہ  
بحفن سیفہ و رملة بامیہ و صلتہ علیہ و دفنہ بید و بکے علیہ  
بکاء شدیداً اور احتیاج طبری میں یوں منقول ہے کہ جناب امام حسین  
لاش علی اصغر کو آغوش میں لیکر مقتل شہدائے تشریف لائے اور ذوالجناح  
اُتر کر نوک شمشیر سے ایک چھوٹی سی قبر کھودی اور خون حلق نازنین علی اصغر  
لیکر تمام بدن پر اُس بچے کے بجائے کفن کے ملا اور نماز جنازہ پڑھی اور اپنے  
ہاتھ سے اس مادہ نور کو خاک میں چھپا دیا پس بعد دفن کے قبر پر انکی سب سے

۱۰ گویا فرماتے تھے

وَاللّٰهُ مَا لِيْ اَنْتَ بَعْدَ قَتْلِكَ اَلَا الْبُكَاءُ وَفَرَعُ السِّنِّ مِنْ بَدَنِ

اور فرزند و میرے شہید کہ بعد تم پہلی شہادت سے اب نونی مولیٰ و غمگسار

نماز باقی نہیں ہو کہ جس سے سن مہلت چٹکی میں تلخین مجھ مظلوم کی ہو پس

اور نور چشم او علی اصغر جیسا کہ عابد بن تیری مفارقت میں رویا کر تے

دست راست ملا کر نیچے جتنا کہ سمجھ سے نہ ملے پس حضرت کمال حسرت و توبہ  
 علی اصغر پر گریہ و بکا کیا کیے اور بعد اُسکے خود آواز و شہادت ہوئے اَلَا  
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس سی و نہم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَتَلْتُمْ أَدَمَ مِنْ رَبِّيهِ كَلِمَاتٍ ذُنُوبَ عَلَيْهِ آسَ آيَةُ وَافِي بَدَا  
 کی تفسیر میں یوں لکھا ہے فِي الْحَارِ دَعَا عَلَيْهِ أَنَّهُ لَمَّا رَأَى أَدَمَ اسْمَاءَ النَّبِيِّ  
 وَالْأَمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَى سَائِقِ الْعَرْشِ ذَكَرَهَا وَسَتَرِيهِ بِبَانِجٍ  
 بحار الانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اسم  
 مبارک جناب رسالت مآبؐ اور اسمائے مقدسہ حضرات ائمہ ہدی علیہم السلام  
 کے ساق عرش پر گئے دیکھے تو اُس وقت اُن اسمائے مقدسہ کو بڑھا اور ہر اسم  
 اقدس کو دیکھا کمال خوش و سرور ہوئے فَلَمَّا ذَكَرَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 بَلَّكَ وَقَالَ لِحُجْرَةَ امْنِي يَا ابْنَتِي مَا لِي بِذِكْرِ أُنْمَاسٍ مِنْهُمْ قَسِيْلٌ عَابَرٌ  
 بچنے والے ویزید غمی دھمکی تھیں اسباب اسم اقدس امام حسینؑ کا زبان مبارک  
 جاری کیا بہت روعے اور حیرت میں آئے کہ ہمراہ اُن حضرت کے تھے فرمایا کہ  
 ای حیرت میں کیا عیب ہے اسکا کہ بنا ہے <sup>مصطفیٰ</sup> اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور  
 حسن مجتبیٰ علیہم السلام تک میں نہ ان اسمائے مقدسہ کو بڑھا اور ہر ایک نام  
 چھنے سے بہت سرور و خوشی کمال حاصل ہوئی اور دل میرا بٹاش ہو لیکن  
 جب نام فاسد ال سبا کا میں نے زبان پر لیا تو بے اختیار میرے اشک حیرت  
 جاری ہوئے اور دل میرا درد میں آیا اور سنج و الم ہمہ پھاری ہی قَالَ لَهُ



جَبْرِائِيلُ يَا آدَمُ وَلَكَ هَذَا يَصَابُ مُصِيبَةً تَصْعُقُ عَنْهَا الْمَسَاكِينُ  
 جبریل امین نے عرض کی کہ یا نبی اللہ سب اسکا یہ ہو کہ یہ فرزند آپکا ایسی مصیبت  
 میں مبتلا ہوگا کہ مصائب تمام عالم کے سامنے انکی مصیبت کے بہت و قیصر ہوگا  
 فَقَالَ لَهُ آدَمُ يَا جَبْرِائِيلُ مَبِيتُهُ كَالْمَاهِي قَالَ جَبْرِائِيلُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
 يَقْتُلُ هَذَا عَطَشًا نَاغِرًا وَحَيْدًا لَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعَيَّنَ يَسْتَرْفِرُ  
 آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے جبریل بیان کرو مجھ سے کہ وہ ایسی مصیبت  
 کہ حسین یہ فرزند میرا مبتلا ہوگا وہ کیا مصیبت ہے جبریل نے عرض کی کہ یا نبی اللہ  
 یہ فرزند آپکا آوارہ وطن گرفتار سب و محن عالم مسافرت میں تشنگی و سہا  
 و مددگار صحرا کے کربلا میں قتل کیا جائیگا وَهُوَ كَيْسَتِيْعِيْتُ نَالَا يَعْنَاثُ وَكَوْنَرَاهُ  
 يَا آدَمُ وَهُوَ يَقُولُ وَاعْطَشَاةٌ وَقِلَّةُ نَاصِرَاهُ حَتَّى يَجُولَ لِعَطَشٍ بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَالدُّخَانِ فَلَمْ يَجِبْهُ أَحَدٌ إِلَّا بِالشُّبُوفِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ  
 فَيَذْبَحُ كَذِبُ الشَّاهِدِ مِنَ الْقَفَا أَوْ رَوْهُ مَظْلُومٌ أَسْ حَالَتِ سَنَانِي بَيْنَ الْهَلَاكِ  
 امت سے اپنے نانا کی واسطے نصرت و مدد کے پکارے گا اور فرماید کہ یا اللہ کوئی  
 اُس قوم بھٹا کار سے آنکی مدد نہ کرے گا اور کوئی آنکی فرماید کوئی نہ پھرے گا اور فرماید  
 اگر آپ اُس مظلوم کو دیکھتے کہ اُس حالت تشنگی میں فرماید کرتے ہو گے کہ وہ تشنگی  
 و اقلہ ناصراہ یہاں تک کہ بیاس مثل و خان کے درمیان اُس تشنگی اور  
 آسمان کے مائل ہو جائیگی یعنی زمانہ نظر میں بوجہ تشنگی کے تیرہ و تاریک ہوگا  
 پس کوئی شقی اشتیاق سے امت سے اُس مظلوم کو چاہے نہ دیکھا کہ یہ کہ ہر طرف سے  
 اُس فرزند پیغمبر آخر الزمان پر تیر و نیزہ و شمشیر لگا جائیگا اور اُسے مثل گوشت

قربانی تشہد لب پس گردن سے فرج کر نیچے وینھب رحلہ و تسلب نسوانہ  
وینھب راسہ و معہ اہلہ و اطفالہ فیکہ ادم ربکا الشکلہ و معہ  
حزیرئیل فیکہ اور بعد شہادت کے اشیاء خیمہ ان حضرت کو جلائیے اور اسباب  
اس مظلوم کا لوٹ لینے اور انکے اہل حرم سے متفقہ و چادرین جھین لینے اور  
سراٹھ اس شہید راہ خدا کا نیزہ پر رکھا پھر اشیاء اور عورات و اطفال  
خرد سال کو انکے مثل بن دیاں ترک و روم کے اسیر و تنقید کرنیکے پس یہ سنکر  
حضرت آدم باوازا بند اس کرب سے رونے لگے کہ جس بیابانی سے وہ عورت  
نہم رسیدہ روتی ہی کہ جبکا جوان فرزند مر جاتا ہی اور اسی طرح ساتھ  
ان حضرت کے حضرت جبرئیل مصائب امام حسین علیہ السلام پر رونے  
پس مومنین آپ بھی گریہ و بکا کیسے مصیبت پر اس مظلوم کی جو روز عاشورا  
انواع و اقسام کے مصائب میں مبتلا رہے جسکی مصیبت شکر انبیاء اور ملائکہ  
روئے ہیں اور بس مظلوم کے سامنے سب بھائی اور بیٹھے اور بھانجے اور بیٹے  
مانند گو سفندان قربانی ذبح ہوئے اور انکار بیچ و الم اور مصیبت و غم اپنے  
قلب انور پر اٹھا کر شہید ہوئے کیونکہ ذکر کا کام صرف یاد دلانا ہی کسی  
مصیبت کا کہ جو اعدائے دین کے ہاتھ سے اس مظلوم پر گزری ہی آہ آہ  
وہ داغ آخری کہ جبکہ بعد وہ حضرت دنیا سے رحلت کر گئے وہ داغ  
شہادت عبداللہ شیر خوار ہی کہ بیان سے اس مصیبت عظمیٰ کے دل بیتاب  
ہو جاتا ہی فی المنحعب و غیرہ اِنَّہ لَمَّا قُتِلَ اَعْوَانُ الْحُسَيْنِ وَاَنْصَحُوا  
وَعَشِيرَتُہٗ نَدَا فَعَتِ الرِّجَالُ عَلَیْہِ فَهَوَّ بِنَفْسِہِ اِلَى الْقِتَالِ



وَأَرَادَ أَنْ يَبْرُزَ إِلَى الْمُبَارَزَةِ فِي مَيْدَانِ الْجَنَانِ جَانِبَهُ تَحَنُّبٌ وَغَيْرُهُ مِنْ  
 مَنْقُولِ هِيَ كَحُبِّ أَعْوَانٍ وَالنَّصَارِ أَوْ رَأَى أَمَامَ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْدَ رَجُلٍ شَهِادَتِهِ بِرِ  
 قَانِزٍ بُوَيْجٍ أَوْ رَكُونِ مَوْنٍ وَغَمَّسَارٍ أَوْ زَمَاصِرٍ وَمَدَّ كَارَانَ حَضْرَتِ كَابَاقِي نَهْرِيَا  
 أَسْوَاقِ أَعْدَائِهِ دِينَ نَسِ أَسْ أَمَامَ تَقِيَّينَ كَوْتِنَا بِأَكْرَمِ طَرَفِ تَهْجُومِ كَرَكِ  
 كَحِيرِ لِيَا بِسِ حَضْرَتِ نَسِ نَفْسِ نَفْسِ أَمَامَ شَهِادَتِهِ بُوَيْجِ كَابَاقِي نَهْرِيَا  
 عَيْنِ مَقَابِلِ شُكْرِ كَفَّارِ كَيْدِ بُونِ فَبَيْنَا كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ أَصْوَاتَ الْتَسَاءِ  
 بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيلِ فَاضْطَرَبَ وَدَخَلَ الْفُسْطَاطَ فَرَأَى أَيْنَهُ الرِّضِيْعَ  
 يَمُوتُ مِنَ الْعَطَشِ بِسِ يَكَا يَكُ صَدَاةً كَرِيهًا وَبَكَاهُ اِبْلَ حَرَمِ كِي كُوشِ مَبَارَكِ  
 مِنْ أَلَى سَنَتِهِ هِيَ أَسْ أَوَّازٍ دُرِّ دَنَّاكِ عَوْرَاتٍ وَأَطْفَالِ كِ حَضْرَتِ وَبَقَرَارِ  
 بُوَيْجِ أَوْ رَوَّاسِ وَرِيفَاتِ حَالِ كِ دَاخِلِ خِمِيَّةِ حَرَمِ مَحْتَرَمِ بُوَيْجِ دَكِيمَا كَرِيهًا  
 شِيرِ خَوَارِ شَدَّتِ تَشْكَتِ جَانِ بَلْبِ هُوَ أَوْ سَبَّ اِبْلَ حَرَمِ كَرِيهًا وَاسْكَرُوتِ هِنِ  
 أَوْ يَهْ حَالِ أَسْ بَجْجِ كَا دَكِيمَا حَضْرَتِ بَتِيَا بُوَيْجِ وَقَالَ لِرَزِينِ بِنْتِ  
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا أُخْتَا عَلَيَّ هَذَا الْبَطْلُ الرِّضِيْعُ فَإِنِّي أَرَادَ أَنْ أُعْطِشَ  
 فَأَخَذَهُ فِي حَجْرِهِ وَأَتَى بِهِ إِلَى الْمَيْدَانِ بِسِ أَسْ حَالِ بَقَرَارِ سِي  
 حَضْرَتِ نَسِ جَنَابِ رَزِينِ تَفَرَّاهَا كَرِيهًا هِنِ اِسْ طِفْلِ شِيرِ خَوَارِ كُوَيْجِ دَوَكِ  
 تَامِنِ كَبْجِ تَدْبِيرِ بَانِي كِي وَاسْطِ اِسْ شِيرِ خَوَارِ كَرُونِ كَرِيهًا بِسِ اِسْ اِسْ  
 جَنَابِ رَزِينِ نَسِ عَبْدِ اللّٰهِ كُوَاغُوشِ اِطْهَرِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دِيَا حَضْرَتِ  
 أَسْ اِبْنِي كُوَدَيْنِ لِكِرِ مِيدَانِ قِتَالِ مَيْنِ سَانِ شُكْرِ اَعْدَاكِ تَشْرِيفِ لَالِ  
 وَنَادَى يَا قَوْمُ أَمَّا مِنْ مُجْبَرٍ مُجْبَرٍ نَا أَمَّا مِنْ مُغِيْبٍ مُغِيْبٍ نَا اَنَا مِنْ

طالِبِ الْجَنَّةِ فَيَعْبُرُ نَافِثَاتِ خَائِفٍ مِنَ النَّارِ قَيْدُ عَنَّا أَمَانٍ  
 أَحَدٍ إِلَّا بِشَرِّهِ مِنَ الْمَاءِ هَذَا الطِّفْلُ الَّذِي لَا يُطِيقُ لَظْمَاءَ  
 پس دستِ استغاثہ تمام عجب کے اس حجت خدا نے آواز فرمایا و استغاثہ ہونے کی  
 اور فرمایا کہ آیا ہر کوئی پناہ دینے والا کہ اس وقت مصیبت میں ہماری فریاد  
 ہو چکے آیا ہر کوئی فریاد رس کہ ہماری فریاد رسی کرے آیا ہر کوئی عذاب  
 آخرت سے ڈرنے والا کہ اس بلا و آفت کو بچے و دور کرے آیا ہر کوئی ایسا  
 دیندار طالبِ جنت کہ اس وقت کیسی میں فرزند رسول خدا کی نصرت  
 و مدد کرے آیا ہر کوئی اس جماعت کثیرہ میں ایسا نرم دل کہ اس طفلِ شریف  
 ایک جرحہ بانی کا دے کہ یہ بگناہ شدتِ تشنگی سے جان بلب ہو فلما سمع  
 عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتِغَاثَةَ أَبِيهِ وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
 وَهُوَ كَانَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ عَشَرَ كَاسَنَةً فَقَالَ لَهُ يَا أَبَاهُ رُوحِي  
 لَكَ الْفِدَاءُ أَمْ أَلَيْسَ بِالْمَاءِ يَا سَيِّدِي فَمَسَّ اِفْسُوسَ اسْتِغَاثَةِ وَفَرَّادِ  
 سرگرمی سے جواب نہ دیا پس فرزند امام حسین شبیہ رسول الثقلین جناب علی اکبر  
 نے یہ موجب اس روایت کے اس وقت تک حیات تھے اور سق شریف  
 اس شاہزادہ کا ستتر برس کا اور بروایت سید ابن طاووس علیہ الرحمہ  
 اٹھارہ برس کا تھا یہ متغایہ نگر سانسے اپنے پر بزرگوار کے کھڑے ہوئے  
 ہو عرض کی کہ اے پدرنا مدارا و رسید میرے جان میری فدا ہوا آپ پر  
 میں ان اشقیاء کو جس ہنر سے دفع کر کے آبِ سرد و خوشگوار اس  
 شہیدِ بزرگوار کے حاضری کر تا ہوں مقول ہے کہ امام حسین علیہ السلام قبل اسکے



کی طرح زحمت علی اکبر پر راضی ہوئے تھے اور مفارقت اُس نور نظر کی  
گوارا نہ تھی لیکن اُس وقت شدت تشنگی عید اللہ سے ایسے بے قرار تھے کہ مفارقت  
علی اکبر کی گوارا کی فقال له يا بني امض بآرثك الله فيك فاخذ الزكوة  
بيده وسار الى الفرات وهو يرتجز وحمل عليهم كالليث  
المغضب وقتل منهم مقتلة عظيمة وخرقهم فقتل يقاتل حضرت نے  
فرمایا کہ اسی نور نظر حق سبحانہ تعالیٰ تمہارے اس ارادہ میں برکت عطا کرے  
اگر ہو سکے تو تمہارا سا بانی اپنے بھائی کے لیے لاؤ کہ یہ مارے پیاس کے  
ہلاک ہوا جاتا ہے پس جناب علی اکبر باجرات فرزند خیر البشر صلح بسلامت  
کا رزار اسب عقاب پر سوار ایک کوزہ لیکر جزیرے پہنچے ہوئے طرف نہ فرات  
متوجہ ہوئے اور ان اشقیاء پر مثل شیر غضبناک حملہ آور ہوئے اور کئی ہزار  
ہلاکار کو کہ موکل آب فرات تھے بضر شمشیر آبدار کنارہ نہر سے ہٹا دیا اور  
اکثر اشقیاء کو راہی سفر کیا غرض کہ اُس شیر دلاور نے کشتہائے کفار سے پست  
کنارہ فرات جمع کر دیے قال فافتر المشركة وملاك الزكوة واقبل  
بها نحو ابنيه الحسين عليه السلام مراوی کہتا ہے کہ پس جناب علی اکبر  
گھوڑا فرات میں ڈال دیا اور کوزہ بانی سے بھر لیا ہر چند کہ یہاں تا زمین  
اُس شانہ زادہ کے شدت تشنگی سے پژمردہ و خشک تھے لیکن بسبب پیاس  
اپنے پدر نامدار اور ہر اور شیر خوار کے ایک جرعه بھی اُس ہنر سے نہ پیا اور  
اُسی طرح پیاس سے خدمت باسعادت اپنے پدر بزرگوار میں حاضر ہوئے  
وقال له يا ابتاه المأمولين طلبت إسق أخى وإن بقي منه شيء

فَصَبَتْهُ عَلَيَّ فَكَانَتْ وَاللَّهِ عَطَشَانِ بَیْسَ وَهُنَّ ظَرْفُ بَرَّ آبِ حَضْرَتِ كُو دِکِرِ  
 عَرْضِ کِی کہ اے بچہ عالی مقدار یہ پانی حاضر ہی میرے بھائی کو بلائیے کہ جبکے  
 حضرت نے طالب فرمایا ہوا اور اگر کچھ اس پانی پہنچ رہے تو اُسے میرے  
 بدن پر چھڑک دیجیے کہ تا اُس سے فی الجملہ مجھے تسکین ہو قسم بخدا کہ میں بھی بہت  
 پیاسا ہوں فَبَکَیْ وَأَخَذَ الطِّفْلَ وَأَجْلَسَهُ فِي حَجْرَةٍ وَشَرَبَ الزَّكْوَةَ  
 اِلٰی فِیْہِ تیس یہ شکر امام حسین علیہ السلام علی اکبر کی تشنہ لبی پر بہت روئے اور  
 حلق شیر خوار کو اغوش اطہر میں بٹھا کر وہ طرف قریب لہاے نازنین اُس  
 بچے کے لائے فَلَمَّا هَوَّ الطِّفْلُ اَنَّ يَشْرَبَ اَنَالَ سَهْوًا مَسْمُومًا وَهُوَ  
 يَهُوْنِي حَتَّى وَقَعَ فِي حَلْقِ الطِّفْلِ فَذَبَحَهُ وَلَوْ شَرَبَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا  
 بَیْسَ حَبِ اُس شیر خوار نے پانی کو دیکھا تو بسبب شدت تشنگی کے طرف اُسکے  
 جھکا اور چاہا کہ وہ پانی پیے ناگاہ ایک ملعون نے کہ نام اُسکا حرمہ تھا تیرسم  
 زہر آلو وہ حلق خشک اُس شیر خوار پر ایسا مارا کہ اُس شانہزادے نے لب بھی  
 اُس پانی سے ابھی تر نہ کیے تھے کہ لگتے ہی اُس تیر کے راہی جنت ہوا فَبَکَیْ  
 الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآدَى وَأَوْلَدَاهُ وَأَفْرَاقُهُ عَيْنَاهُ وَأَثَرُهُ  
 فَوَادَاهُ وَأَمَّجَّةُ قَلْبَاهُ وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ  
 النَّاهِيْدُ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ فَأَهْرَقْتُ لَوَاسِئِهِ الْخَلْقِ بِرِسْوَالِكَ بَیْسَ  
 امام حسین علیہ السلام اُس بچہ ششماہ کی شہادت اور اس مصیبت عظمیٰ  
 رونے لگا اور باوجود بلند فرمایا کہ اے نور نظر اے بارہ جگر اے خشکی چشم اور اے  
 راحت دل میرے افسوس اے فرزند کہ تم تشنہ لب شہید ہوئے پس اُس



حالت یاس و بکسائی میں سہرا قدس طرف آسمان کے بلند کیا اور جناب اقدس الہی میں  
 عرص کی کہ ای خداوند عادل تجھ پر خوب ہویدا و آشکار ہی اور تو گواہ رہنا کہ جس طرح  
 یہ فرقہ اشراکیت سے پیش آیا ہی اور مجھے بے ناصر و مددگار کر دیا ہی یہاں تک کہ یہ فرزند  
 شیرخوار میرا تشنہ لب تیرے ستم سے شہید کیا گیا حالانکہ یہ شیرخوار مصورت تیرے رسول کے  
 تھا فَجَعَلَ يَتَلَفَّ الدَّامِرَ مِنْ حَلْفِهِ يَكْفِيهِ وَيُرْمِيهِ إِلَى السَّمَاءِ وَيَقُولُ  
 اللَّهُمَّ لَا يَكُونُ ذَلِكَ أَهْوَنَ عَلَيْكَ مِنْ فَصِيلٍ بَعْدَ اِسْكَ حضرت نے  
 خون حلق نازنین اُس شیرخوار سے اپنے ہاتھ میں لیا اور اُسے طرف آسمان کے  
 پسینکا اور جناب احدیت میں عرص کی کہ ای مالک و معبود میرے یقین ہی کہ  
 یہ فرزند شیرخوار میرا کہ جسے اشتیاق نے ناحق قتل کیا ہی تیرے نزدیک رتبہ میں  
 بچہ ناقہ صالح سے کم نہوگا چنانچہ احتجاج اور ہوف میں منقول ہی کہ اُس خون  
 کوئی قطرہ بھی زمین پر نہ گرا پس امام حسین علیہ السلام گھوڑے سے اترے اور اُس  
 شیرخوار کو دفن کیا اور اُسکی قبر پر گریہ و بکا کر کے آادہ شہادت ہو کر اہل حرم سے  
 رخصت ہوئے اُسوقت خیمہ کا دھن شور و اسیدہ و اغرتاہ و اولیاء کا  
 بلند ہوا اَللَّعْنَةُ اللّٰهُ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس سی و نہم

فِي مَجَارِ الْأَنْوَارِ عَنْ مِنْهَالٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي وَمَوْلَايَ  
 عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ مُنْصَرَفِي مِنْ مَكَّةَ بِمَجَارِ الْأَنْوَارِ  
 مِنْ مِنْهَالٍ سَمِعْتُ يَقُولُ هُوَ كَمَا هِيَ بَعْدَ زِيَارَتِ رَوْضَةِ رَسُولِ خُدا ۳ حاضر  
 ہوا میں خدمت بابرکت امام زین العابدین علیہ السلام میں اُس زمانہ میں

کہ جب میں حج بیت اللہ سے مشرف ہو کے اپنے وطن کو آتا تھا فقال لے  
 یا مینہال ما فعل حرملة بن کاهل الاسدی لعنة الله فقلت  
 ترکته حیاً بالکوفة پس اُس جناب نے مجھ سے فرمایا کہ اے سنال حرملة بن کاهل  
 اسدی کیسا ہی میں نے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ میں اُس ملعون کو کوفہ  
 میں زندہ چھوڑ آیا تھا قال فرقع یدک یہ جیجائو قال اللہم اذقہ  
 حر الحدید اللہم اذقہ حر الحدید اللہم اذقہ حر النار  
 سنال کہتا ہے کہ یہ سنکر حضرت نے دونوں دست حق پرست پر گناہ جناب  
 اہدیت ملید کیے اور دو مرتبہ عرض کی کہ بار الہا چکھا تو اُس شقی کو حرارت  
 پہنچے گی اور تیسری مرتبہ عرض کی کہ اے خداوند قہار چکھا تو اُس ملعون کو  
 حرارت نار کی پس حضرات تصور کیجئے کہ کونسا ظلم و ستم روز عاشوراکر لایا  
 حرملة ملعون سے صادر ہوا تھا کہ جبکا صد منہ عظیم قلب اقدس امام زین العابدین  
 علیہ السلام پر گزرا تھا کہ اسکا نام سنکر فوراً دعا سے بدلی اور حضرت نے کسی  
 شہید کے قاتل کو نہ پوچھا یہاں تک کہ نہ قاتل امام حسینؑ کو پوچھا اور نہ قاتل  
 حضرت عباسؑ کو اور نہ قاتل علی اکبرؑ شبیہ پیغمبر کو اور نہ قاتل شامیرادہ  
 قاسم کو کیونکہ محتمل ہی کہ انکا حال حضرت کو معلوم ہو چکا ہو الغرض کتب  
 مقاتل سے معلوم ہوتا ہے کہ حرملة ملعون سردار تھا تیر اندازوں کا اور  
 فن تیر اندازی میں مشہور تھا پس وہ ظلم خاص نہایت شدید اُس ملعون  
 وقوع میں آئے ہیں نجلہ انکے ایک یہ ہے کہ جب مظلوم کربلا غریب ندیوں سے  
 روز عاشور بعد شہادت اصحاب واقربا کیہ و تنہا رہے اور آادہ شہادت



ہو کر اہل بیت سے رخصت ہوئے فی المقتل والمنقلب فاقبل الحسن علیہ  
 السلام الی اخیاء ذینب الکبریاء وقال لہا یا اخیاء اینی بارئ  
 الی ہذا القوم مکتبہ ہذا الطفل الذی ضیع فانی اراہ عطشاناً  
 چنانچہ مقتل ابو مخنف اور تنقیب میں بتوں پر کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے  
 اس وقت جناب زینب سے فرمایا کہ اے بنی اب میں آنا وہ شہادت ہو کر  
 طرف اس قوم اعدا کے جاتا ہوں اور تمہیں رخصت ہوتا ہوں لیکن حال  
 اس طفل شیرخوار کا شدت تشنگی سے متغیر معلوم ہوتا ہی پس ضروری کہ کچھ  
 تدبیر واسطے بانی کے کروں یہ سن کر جناب زینب بہت روئین اور عرض  
 کی کہ خدا ہو جان میں کی آپ پر کیا نکر وال اس بچے کا متغیر تو کہ تین شبانہ  
 روز گذر چکے ہیں کہ ایک قطرہ بانی کا اسکے لبہاں تازمین تک نہیں پہنچا  
 اور نہ کوئی قطرہ دو دھڑکایا ہے یہ ہوا ہی کہ اس سے صورت اسکی زندگی کی  
 ہوتی اور خودیات اس شیرخوار تشنگی سے جان باہر ہوا اور شیر  
 اسکا خشک ہو گیا ہی پس یہ شکار امام حسین علیہ السلام بہت روئے اور  
 اس شیرخوار کو پیا اور اسکی صورت بھرت دیکھتے تھے اور آغوش  
 زینب عاتقوں سے لیکر اپنے آگے قریب ذوالجناح پر بٹھالیا اور سکا  
 صفوف لشکار اعدا کے کھڑے ہوئے اور اس شیرخوار کو ہونیرا سقد  
 بلند کیا کہ سفیدی زریں اقدس نمایاں تھی وتادی یا قوم قد تلت  
 بیئہ ابی وولدی وشیعتہ وانصارہ و ترکمونی وحیداً قریلاً  
 لمانا وکم یوم معی الا ہذا الطفل و هو عطشان من ثلثۃ اشام

فَأَسْفُوهُ جُدْعَةً مِنَ الْمَاءِ آه مومنین قربان ہو جان ہماری ان بسا  
 خشک برکہ جن سے باواز بلند فرمایا کہ اے قوم عرب تم نے سب بھائی اور اولاد  
 اور بھتیجے اور بھانجے اور اعوان و انصار شیعہ میرے قتل کیے اور کوئی آنس  
 و غلہ میرا باقی نہیں ہی ہوا اس طفل شیرخوار کے کہ یہ بھی شدت تشنگی سے  
 جان بلب ہی اور نین شبانہ روزا سپر گزر چکے ہیں کہ ایک قطرہ پانی کا  
 اسکے لبوں تک نہیں پہنچا ہی پس اسکی کم سنی اور تشنہ لبی پر رحم کرو اور  
 اسے ایک برہہ پانی کا پلاؤ کہ یہ شدت تشنگی سے ہلاک ہوتا ہوا آہ مومنین  
 امام حسین علیہ السلام تمام محبت فرما رہے تھے اور اپنے فرزند ششماہ  
 علی اصغر کو پیار کرتے تھے ابو مخنف لکھتا ہے کہ ناگاہ حرملہ ملعون نے  
 ایک تیر زہر آلودہ طرف حضرت کے مارا کہ وہ تیر ستم حلق نازنین علی  
 اصغر کو ایک کان سے دوسرے کان تک زخمی کر کے نکل گیا اور ایک  
 روایت میں یون دارو ہوا ہے کہ وہ تیر ستم سانسے پینے کے مقام پر  
 اس شیرخوار کے اس زور سے آکر لگا کہ وہ شانہ راہ ہاتھو نہر حضرت کے  
 تر پنے لگا اور اپنے بدن مظلوم کی طرف سمیرت و گمیا اور راہی جنت  
 ہوا حضرات دوسرا ظلم و ستم کا طیم حرملہ لعین کا وہ داغ اخیر جو کہ جو امام  
 حسین علیہ السلام وقت آخر اٹھا کر راہی جنت ہوئے اور حبیب امام زین  
 العابدین علیہ السلام کو اسکا قصور ہوتا ہو گا تو کیا صدمہ گدرتا ہو گا  
 فِي الْاَرْضِ مَتَا يَهْ أَنَّهُ فَخْرِجَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ مِنْ عِنْدِ الشَّامِ  
 الْحُرَّاءِ مِنْ فَلَاحَتِهِ زَيْنَبُ بِنْتُ امِّيَا وَمُحَنِّنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ





ناحق قتل نہ کر ہر چند کہ وہ صاحبزادہ منع کرتا رہا لیکن اُس بے رحم نے کُناہر  
 شاہزادے کا نہ سنا اور وہ تلوار حضرت پر لگائی اُدھر اُس شقی نے تلوار  
 لگائی اُدھر عبد اللہ نے بسبب قریب محبت کے دست نازک اپنا آگے  
 تلوار کے کر دیا تاکہ اپنے چچا امام حسین علیہ السلام کو ضربت شمشیر سے بچائے  
 افسوس صد افسوس وہ تلوار ہاتھ پر اُس عظیم کے ایسی پڑی کہ ہاتھ اُس  
 شاہزادہ کا کٹ گیا اور جلد باقی رہی جس سے وہ ہاتھ لٹکا رہا اُس وقت  
 عبد اللہ نے آواز دی کہ اے چچا جان فرما دی دیکھیے اس ملعون نے  
 یہ قتل کیا منقول ہے کہ ہر چند حضرت غنیمت میں تھے مگر سنتے ہی اس آواز  
 چشم انور غنیمت سے کھول دیا کہ وہ فرزندِ ماہِ لقا دست پریدہ پہلو  
 اقدس میں پڑا ترپ رہا ہو دیکھتے ہی اس مصیبتِ عظمیٰ کے عبد اللہ کی  
 بکسی بے ضربت شدت روئے اور اسی حالتِ ضعف و ناتوانی میں اس  
 پارہ جگر کو اپنے سینے اظہر است لگا کر فرمایا کہ اے نورِ نظر بہت دشوار ہے میرے  
 چچا پر یہ کہ تو ایسے وقت بلیسی تین فرما دو استغاثہ کر سے اور مجھے کچھ  
 نصیر دے تیری ہنوس کے اب اے فرزندِ بزرگوار و شاکر کے کچھ بارہ نہیں ہوا  
 مومنین حضرت نے سینہ سے کیونکر لگایا ہو گا حضرت کے بدن اظہر ہے  
 تو وہ اتنے تیرے تھے کہ ہر وائے متن زہرہ نمایان نہ تھا اور ہر وائے امام  
 زین العابدین علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار کو وقت و داعِ آخری  
 پہنچا تھا بلکہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھا کوئی طائرِ عقید میرے سر پر نہ آیا  
 نہ راوی کہنا ہو یہ بوزِ حضرت اُس سے کلمات تسکین کے فرما رہے تھے



کہ ناگاہ حرمِ مدین کا اہل ماعون نے ایک تیر عاق نامزدین عبداللہ پر مارا کہ صدمہ  
سے اُس تیر تم کے وہ شاہزادہ آغوش میں اپنے چچا کی تڑپ کو دنیا سے  
رحلت کر گیا پس امام حسین علیہ السلام کمال حسرت روئے اور لاش  
اُس نور نظر کی قریب اپنے زمین پر رکھ دی اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى  
الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس چہلم

قَالَ اللَّهُ مُتَّارٌ لَكُمْ وَتَعَالَى فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاتَنَا  
وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ تَقْرِئْ مِنْ  
آيَةٍ وَافِي ہدایہ کے ملامت فتح اللہ اور آقا سید علی علیہما الرحمہ نے یوں لکھا  
بقدر ضرورت چند فقر و نکات ترجمہ یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ہمارے اہل خیران سے  
کہ لاؤ تم اپنے فرزندوں کو اور بلائیں ہم اپنے فرزندوں کو اور بلاؤ  
تم اپنی نسوان کو اور بلائیں ہم اپنی نسوان کو اور بلاؤ تم اپنے نفسوں کو  
اور بلائیں ہم اپنے نفسوں کو پس مبارک کرین اور حسیکا دین و ایمان  
برحق ہو گا اُسکی دعائے نیک و بد بھن ایک دوسرے کے مستجاب ہوگی  
اور اگر یہ منظور ہو تو ایمان لاؤ طرف خدا سے عز و جل کے کہ وہ وعدہ  
لا شریک ہے اور طرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے کہ وہ رسول  
اُسکا ہے یا جسے جناب کہ و یا جز یہ دینا قبول کرو اور بعض تفاسیر لہنت  
میں یوں ہے پس یہ سن کر کئی ہزار یود و نصاریٰ مع اپنے راہبوں نے

جمع ہوئے اور باہم مشورہ کیا آخر کاریہ قرار پایا کہ اسلام لانا باعث الہتاشا  
اور جنگ کرنا باعث خون ریزی کثیر کا ہی مگر جزیہ دینا بعد مہیا بلکہ کے  
جند ان دستوار بنین ہی تیس سب متفق ہو کر اس طرح سے میدان میں آئے  
کہ آگے آگے سب راہب با حقون پر توریت و انجیل لیے ہوئے اور پیچھے  
انکے ہزاروں یو و نصاریٰ آما وہ مہیا بلکہ کھڑے ہوئے اور اس طرف  
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ اس شان و شوکت اور ہیبت  
وصولت سے تشریف فرما ہوئے کہ خود حضرت نے ہاتھ امیر المؤمنین  
علی بن ابیطالب علیہ السلام کا پکڑ لیا اور آگے آگے ان حضرت کے  
فرزند ولید انکے جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور برابر  
انکے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام بارہ جگر رسول خدا نقاب پوش  
تھیں اور تفسیر کثافت میں یوں منقول ہے کہ جناب رسول خدا اپنے  
فرزند صغیر شبیر کو آغوش مبارک میں لیے ہوئے تھے پس حضرات  
نصرت کیجئے کہ اور بھی کوئی بزرگوار کسی میدان پر بلا میں اپنے فرزند صغیر کو  
تین دن کی بھوک اور پیاس اور شدت گرمی میں اپنی آغوش میں لیا  
تشریف لائے ہیں آہ وہ جناب فاس آل عبا مظلوم کر بلا غریب  
نینوا اما حسین علیہ السلام ہیں کہ اپنے بارہ جگر علی اصغر کو سامنے  
شکر اعدا کے لائے اور اسکے لیے پانی طلب کیا مگر افسوس ہزار افسوس  
کہ دوسرے پانی کے حرمہ طعون نے ایک تیرہ ہزار آلودہ مارا کہ وہ بچہ  
آغوش مبارک میں شہید ہو گیا **فَمَقْتَلِ ابْنِ حَنْفِيٍّ فَجَعَلَ الْحَيَاءُ**



عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتْلُو الدَّمَ كَفِيهِ وَيَرْمِيهِ إِلَى الْهَوْنِ بِمَا نَجَّى قَتْلَ ابْنِ خَفْتِ مِزْ  
 منقول ہے کہ جب شانہرا دہ علی اصغر تیر ستم سے شہید ہوا تو امام حسین علیہ السلام نے  
 خون اپنے اس فرزند کا اپنے ہاتھ میں لید ہوا پر پینکا دے لاکھو ف فقال  
 لَوْ كُنْتُ خَذِيئَةً تَتْلُو الدَّمَ كَفِيهِ فَلَمَّا امْتَلَأْنَا بِرَأْسِي بِالدَّمَ نَحْوُ  
 الشَّمَاءِ أَوْ لَمْ يَوْفِ مِثْلُهَا بَيْنَ طَابُوسٍ عَلِيَا الرَّحْمَةُ يُونِ نَقْلُ كَيْسٍ هُوَ  
 حضرت نے لاش اس شیر غار کی جناب زینب کے حوالہ کی اور فرمایا کہ اے  
 یمن لو اس فرزند کو کہ یہ آب نوشاوار سے میرا آب ہوا ہے اور خون حلق نازک  
 علی اصغر کا اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا جب جلو جبر لیا تو حضرت نے  
 وہ خون طرف آسمان کے پھینکا تو قَالَ يَهُونُ عَلَيَّ مَا نَزَلَ بِهِ أَنَّهُ يُعِينُ اللَّهُ  
 اور فرمایا کہ اس یقین نے مجھ پر سہل و آسان کر دیا ہوا ان مصائب کو جو مجھ پر  
 گذرتے ہیں کہ وہ سب خداوند عالم دیکھتا ہے یعنی چونکہ حق سبحانہ تعالیٰ دیکھتا ہے  
 وہ یقین ہے کہ ان سب امور کی مجھے جزا دے اور میرے قاتلوں کو سزا دے  
 وَفِي الْبَحَارِ أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ إِن كُنْتُ حَسِبْتُ عَنَّا التَّصَهُّرَ فَاجْعَلْ  
 ذَلِكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّنَا أَوْ بَحَارِ الْإِنْوَارِ مِثْلُهَا مِنْ مَنَقُولِ هُوَ کہ حضرت نے بدگاہ  
 احدیت عرض کی کہ خداوند اگر تو نے اپنی نصرت و مدد کو ہمارے واسطے  
 حکم نہیں دیا ہے تو اس کے عوض میں ہمیں وہ جزا عطا فرما جو اس فتنہ بلی سے  
 ہمارے لیے بہتر ہو شاید مقصود حضرت کا یہ ہو کہ خداوند امیری تو ابتر  
 اگر تو نے نصرت کو موقوف رکھا ہے تو اس کے عوض میں جو چیز اس سے  
 بہتر ہو عطا کر اس لیے کہ اکثر روایات سے ظاہر ہے کہ جناب باری نے امام

علیہ السلام کو اختیار دیا تھا اگر حضرت جابر تے تو خون سجا نہ تھا نہ نصرت و فتح  
 عطا کرتا اگر حضرت نے خود ملاقات پروردگار کو اختیار کیا اور فتح و ظفر کو  
 پسند نہیں کیا و فی اللہ صوف عن الباقر علیہ السلام اِنَّہ قال فَاَنْ یسْقُطَ  
 عَنْ ذٰلِكَ الدَّمِ قَطْرَةٌ عَلَی الْاَرْضِ مِنْ اَوَّلِ صُوفِیْنَ اِمَامِ مُحَمَّدٍ باقر  
 علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُس بناب سے کہ جو خون اُس بچہ کا میرے  
 بند مظلوم نے طرف آسمان کے پھینکا اُس میں سے ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے  
 نہیں گرا اور ملا آقا و ربندی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اگر اُس خون ناحق ختم  
 سے ایک قطرہ زمین پر گرتا تو زمین و آسمان اور اہل زمین ہلاک ہو جاتا  
 وَفِی الْمَقْتَلِ اِنَّہ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُکَ عَلَیْ هٰؤُلَاءِ الْمَلَائِیِیْنَ فَاَقْمِ  
 نَذْرَ وَاَنْ لَا یَذَرُوْا مِنْ ذُرِّیَّۃِ نَبِیِّکَ اَحَدًا اَوْ یَقْتُلُوْا اَوْ یُجَنِّفُوْا  
 میں منقول ہے کہ امام حسین علیہ السلام فرماتے تھے کہ خداوند اٹھتے ہی گواہ  
 کرنا ہوں ان ملعونوں پر کہ ان اشتیاق سے اپنے نفسوں پر فرض و لازم کرنا  
 اس بات کو کہ تیرے نبی کی ذریت سے سیلوڑوسے زمین پر زندہ نہ چھوڑوں  
 ثُمَّ رَجَعَ بِالطِّفْلِ مَذْبُوْحًا وَدُمَیْہُ عَیْشَہُ صَدْرِ الْحُسَیْنِ  
 اَلِیْہِ السَّلَامُ وَالْقَاءُ اِلَیْہِ تَلَوْنِمْ فَوَضَعَتْہُ فِی الْعِیْشَہِ تَبَعًا لِّہِ  
 حضرت اُس شیرخوار کو اسید رح مذہب و قتل سے ہر سہ خیمہ گاہ کی طرح  
 تشریف لائے اور خون اُس بچہ کا سینہ اُمیر امام حسین علیہ السلام پر جاری  
 اور لاش علی اصغر کی اجڑا ہونے بناب او جھڑم کو دی اور اُن منظر نے  
 اُس لاش کو یک خیمہ اہل حرم میں رکھا تھا کہ اس وقت کہ اس وقت



نہی سی لاش دیکھا اُس شیرخوار کی مان اور بنوں اور چوپایوں کا کیا حال  
 ہوا ہو گا آہ آہ اس وقت شور و غرتاہ و اصغراہ و اقیلاہ کا بلند ہوا ہے  
 الْحَسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَاَنْشَأَ وَجَعَلْ يَقُولُ پس امام حسین علیہ  
 السلام اُس شیرخوار کی اُس بکری اور تیرہ مہینہ ذبح ہوئے پر اشدت روئے  
 اور یہ اشعار اُنٹا کر کہ اُس حالت یاس میں پڑتے تھے

يَا رَبِّ لَا تَرْكُنِي وَحِيدًا فَقَدْ آبَا نُو الْفُسُوقِ وَالْحُجُودِ

اگر پروردگار عالم تو مجھے یکہ و تنہا چھوڑ دیکھتا ہی تو ان کفار کو کہ کیا ظلم  
 و ظم اور حق سے انکار کرتے ہیں شاید مرا و حضرت کی یہ بد کہ تو میرا بد و گارہ  
 ایسے کہ تو دیکھتا ہی ان کفار کو کہ عداوت کا انکار کرتے ہیں

قَدْ صَيَّرُوا بَيْنَهُمْ عَبِيدًا يَرْضَوْنَ مِنْ دِمَائِهِمْ يَزِيدًا

ان اشقیائے بین اپنے قابو میں ایسا کر لیا ہی کہ جی طرح کوئی شخص کسی کا  
 مملوک و محکوم ہوتا ہی اور اپنے افعال سے خوش و مسرور کرتے ہیں  
 یزید شرابخوار کو

أَمَّا أَخِي فَتَدَّ سَخْنِي شَهِيدًا عَجْدًا لَافِي دَمِهِ فَزِيدًا

لیکن بھائی میرا شہید ہو کر دنیا سے گزر گیا اور لاش اُس باوقالی  
 آغشته بجاک، رحمن جدا بڑی ہو کہ اعدائے اس کو سیران میں تہا پاکر قتل  
 کیا اسی حالت بکری میں کہ وہ اپنا قارب سے جدا اور دور تھا آہ یہ  
 اشارہ، بوالفضل العباس کی طرف ہی کہ وہ جناب آغشته بجاک، خون  
 خاندہ اپنے قارب و احباب سے میدان کربلا میں روز عاشورا نہر

عالم کے کنارہ پر زخموں سے چور چور پڑے تھے آہ آہ مظلوم کو بلائے وقت  
شاد علی اصغر کے اپنے بھائی جناب عباسؑ کو یاد کیا شاید یہ خیال ہو  
کہ اگر وہ سقا سے اہل بیت زندہ ہوتے تو اس بچہ کو اس طرح پایا نہ دیکھ سکتے  
کوئی فکر پانی کی ضرورت کرتے اور انکی حیات میں یہ بچہ اس تشنہ لبی و بکبی سے  
غمیدہ نہ ہوتا نہ ضلہ بنا بر روایت ابن نما رحمہ اللہ کے حضرت نے لاش  
علی اصغر کی خیمہ گاہ سے لا کر قتل شدہ اے اہل بیت میں رکھ دی وہ فی  
الاحتجاج اِنَّهُ نَزَلَ عَنْ فَسَّ سِيَاهٍ وَحَفَسَ الصَّخْبَةَ بِجَفْنٍ سَيْفِيَةٍ وَرَمَلَهُ  
يَدَيْهِ وَصَلَّاهُ عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ اَوْ رَحْتَاج طَبْرِ مِيْنِ يُونِ مَقُولِ  
کہ امام حسین علیہ السلام بعد شاد علی اصغر کے ذوالجناح سے زمین پر  
تشریف لائے اور نوک شمشیر سے ایک قبر کھودی اور اس فرزند کو بھون  
کفن کے خون بلکہ نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا اور بعد دفن کے اس  
غیر خوار کی قبر پر پشت روئے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

### مجلس چہل و یکم

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذَا اخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَنَآ  
اَتِيَنَّكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ  
لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ فَذَكَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَبِيُّنَ اِسْرَآءِيْلَ وَآدَمَ  
عَمَّ وَاِذَا اخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَنَآ اَتِيَنَّكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ  
ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ  
فَذَكَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَبِيُّنَ اِسْرَآءِيْلَ وَآدَمَ عَمَّ وَاِذَا اخَذَ اللّٰهُ  
مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَنَآ اَتِيَنَّكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ  
رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ فَذَكَرَ  
سُبْحَانَ اللّٰهِ نَبِيُّنَ اِسْرَآءِيْلَ وَآدَمَ عَمَّ



در میان نبی اور انبی آل طاہرین کے اس واسطے کہ آل محمد کے اللہ علیہ وآلہ برابر  
ہیں ان حضرت سے ہر ایک اس مرتبہ اور فضیلت میں جو حق سبحانہ تعالیٰ  
اس جناب کو عطا فرمائی ہے سو اسے نبوت کے اور اس مساوات پر علاوہ  
احادیث مشکاثرہ اور اخبار متواترہ کے دلالت کرتی ہے یہ آیہ کریمہ بھی  
کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے فَعَلَّ تَعَالَوَانِدْعُ ابْنَانَا وَابْنَانَاکُمْ وَنِسَائِنَا  
وَنِسَائِکُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَکُمْ ثُمَّ تَبْتَهِلُ بَیْسَ بِاتِّفَاقٍ مَفْسُورٍ مُرَادُ  
ابْنَانَا سَیِّدِیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اور أَنْفُسَنَا سے جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب  
علیہ السلام ہیں پس جناب امیر علیہ السلام مساوی ہیں جناب رسول اللہ  
سے ہر مرتبہ اور فضیلت میں جو حق تعالیٰ نے ان حضرت کو عطا فرمائی ہے سو  
اس فضیلت خاص یعنی نبوت کے اور تمام ائمہ بدیہی مثل جناب امیر  
علیہ السلام کے اس حکم میں داخل ہیں ہاں البتہ جناب رسول خدا افضل  
ہیں جناب امیر المؤمنین سے اور جناب امیر المؤمنین افضل ہیں تمام  
ائمہ بدیہی علیہم السلام سے کیونکہ وہ جناب ابوالائمہ میں دُخِلَ لَکَیْلَیْرِ  
الْعِبَادَاتِ عَنْ مَجْمُوعِ الرَّائِقِ رَوَى أَنَّهُ لَمَّا جِی دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ  
فَقَالَ اِلٰہِیْ وَسَیِّدِیْ لِكُلِّ مَلِکٍ خِزَانَةٌ فَایْنَ خِزَانَتَاکَ اور  
اکسیر العبادات میں مجموعہ رائق سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت  
داؤد علیہ السلام نے جناب احدیت میں مناجات کی اثنائے مناجات  
میں عرض کی کہ اے معبود اور سید میرے ہر بادشاہ کا ایک خزانہ ہے  
پس تیرا خزانہ کہاں ہے فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِیْ خِزَانَةٌ اَعْظَمُ مِنَ الْعَرْشِ

فَاَوْسَعَ مِنَ الْكَسْبِ وَأَطْيَبُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَزِينُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
 پس جانب پروردگار سے ارشاد ہوا کہ ای داؤد خزانہ ہمارا عرش سے  
 بزرگتر ہے اور کرسی سے وسیع تر ہے اور جنت سے پاکیزہ تر ہے اور آسمانوں سے  
 مزین تر ہے اَرْضُهَا الْمَعْرِفَةُ وَسَمَائُهَا الْإِيمَانُ وَمَطَرُهَا الرَّحْمَةُ  
 وَاشْجَارُهَا الطَّاعَةُ وَشَجَرُهَا الْحِكْمَةُ اے داؤد زمین اُس خزانہ کی  
 معرفت ہے اور آسمان اُسکا ایمان ہے اور قطرات باران اُسکے رحمت خدا  
 اور درخت اُسکے طاعت خدا ہے اور سیوہ اُسکا حکمت ہے وَلَهَا رُبْعَةٌ  
 ابوابُ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالصَّبْرِ وَالسَّخَاوَةِ الْقَلْبِ اور  
 اُس خزانہ کے چار دروازے ہیں ایک علم ہے دوسرا حلم ہے اور تیسرا صبر ہے  
 اور چوتھا سخا ہے اور وہ خزانہ قلوبِ مؤمن کا ہے سبحان اللہ فیضیاتِ  
 قلوبِ مؤمن کی ہیں کیا قدر و منزلت اور مرتبہ ہوگا درگاہِ احدیت میں  
 قلوبِ اطہر امام اور محبت خدا کا پس جیسے جسم انسان میں دل رئیس و سردار  
 کل اعضا کا ہے اگر قلوب کو کوئی رنج و الم اور صدمہ پہنچتا ہے تو کل اعضا  
 دردناک ہوتے اسی طرح امام اور محبت خدا رئیس اور سردار اور حاکم خدا  
 و رسول کی جانب سے کل مخلوقات کا ہے پس اگر امام کو کوئی صدمہ پہنچے  
 اور اُنہیں حالتِ دروین فریاد و استغاثہ کرے تو کل مخلوقات  
 دردناک ہو کر آما وہ نصرت ہونگے پس باین دلائل متحقق ہو گیا یہ امر  
 کہ از بسکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے محمد و ميثاق شديداً بنیاد مرسلین سے  
 لیا تھا قبولِ ولایت و محبت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور ایمان



لائیکا اسس : لایت پر آور ہر عالم میں انکی وجوب اطاعت و نصرت پر تین  
عالم ذر و ارواح اور عالم ونبویہ اور نشا برزخیہ و یہ تین کس اہل بیت  
رسالت اُن سے نصرت طلب کرین یا نہ طلب کرین جب بھی انبیاء و مرسلین  
نصرت اُن حضرات کی بوجہ اُس عہد و میثاق کے لازم و واجب ہی ہیں  
اسی سبب سے ارواح مقدسہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و وصیتین اور  
مالک کثر و بین و مقربین نے روز عاشورا بوقت استغاثہ جناب اللہ  
علیہ السلام کے لبیک ابایت کی اور ارادہ اُن حضرت کی نصرت کا  
کیا گویا اُس عہد و میثاق پر وفا کی اللہ اکبر مؤمنین کیا تاثیر فرما  
و استغاثہ مظلوم کر بلا غریب غیو سے امام حسین علیہ السلام کی کہ ملا آقا  
در ندی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ وقت استغاثہ جناب سید الشہداء  
شاہزادہ علی اصغر کہ سن شریف اُنکا چھ یا سات مہینے کا تھا شدت  
یشگی سے بیاب آغوش جناب زینت عین بروایت گوارہ میں تھے  
جب وقت کہ آواز استغاثہ اپنے پدر مظلوم کی سنی بہ قہر پہو کر اپنے تئیں  
زمین پر گرا دیا اور آواز گریہ بلند کی اور اہل حرم کو معلوم ہوا کہ یہ حالت  
اس شیرخوار کی سبب استماع آواز استغاثہ مظلوم کر بلا کہ ہوئی کہ حقیقت  
میں ہنزلہ لبیک ابایت اور آوازی نصرت و مدد اپنے پدر مظلوم کے کی ہو  
یہ دیکھ کر اہل حرم میں آواز گریہ و بکا بلند ہوئی اور سب رونے لگے اور  
یہ امر اُس فرزند حجت خدا سے بظہور آنا بعینہ نہیں ہی کیونکہ یہ در تہہ ملکوت  
اور جوہر غریزہ بیت النبۃ اور سلالہ جلیلہ ہاشمیہ سے ہیں اور شبیہ نورانی

ایک بہت سے اپنے جذبہ بزرگوں اور جناب حیدر کرار علی مرتضیٰ علیہ السلام کے  
 اور دوسری بہت سے حضرت عیسیٰ روح اللہ کے گوارہ میں کلام کرنے  
 اور قحط کے پارہ کرنے میں اور قحط وہ خرقہ ہی کہ جو بچہ کو لپیٹتے ہیں اور  
 گوارہ میں سلا دیتے ہیں غرض کہ جب اُس شیر خوار نے گوارہ سے اپنے تئیں  
 زمین پر گرا دیا اور آواز گریہ بلند کی اسوقت شور گریہ و بچہ تیمکا ہت بلند  
 ہوا یہ سن کر جناب سید الشہداء مرکز میدان قتال سے نیچا دیکھ کر طرف تشریف  
 لائے اور وزیمہ سے آواز دی اور سب گریہ و بکا جناب زینب سے ہفتبار  
 فرمایا اُس عظمہ نے حال بیقاری علی اصغر کا عرض کیا پس مظلوم کربلا کو  
 معلوم ہوا کہ علی اصغر زبان حال سے راہ خدا میں طالب و آرزو مند  
 شہادت ہی پس حضرت اُس شیر خوار کو اپنے دستا سے اقمہ سر پر لیکر  
 میدان کارزار میں سامنے صفوف لشکر اعدا کے لائے اور اُن بی رحموں سے  
 پانی طلب کیا حضرات مقام حسرت ہی کہ امام حسینؑ سانچو اور صابر  
 و شاکر اور حاجت روا سے عالم اُس شیر خوار کے لیے اپنے نانا کی اُمت سے  
 پانی طلب فرمائے اور وہ اشقیاء ایسے وقت انکار اور بخل کرین آتش من  
 موت میں سمید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے یون روایت کی ہے کہ جب وقت  
 جناب امام حسین علیہ السلام نے بروز عاشورا مقتل شہدائین تمام جوانان  
 بنی ہاشم اور اعدوان و انصار اور اصحاب و قاصد کو دیکھا کہ رگ گرم  
 پڑے ہوئے خاک و خون میں غلطان ہیں اسوقت بحسرت و یاس اپنی  
 تنہائی پر بہت روئے اور بنفس نفیس متوجہ جہاد ہوئے اور بنا بر تمام محبت کے



فریاد کی ہل میں ذاتِ یکتا عنِ حرمِ رسولِ اللہ ہل میں موقوف  
 بخافِ اللہ فیما ہل میں مغیبتِ رجو اللہ یا غائبتنا ہل میں معین  
 رجو اللہ یا غائبتنا آیا ہی کوئی دفع کر نہ والا کہ اس آفت و بلا کو حرمِ رسولِ محمد  
 دور کرے آیا ہی کوئی خدا پرست کہ ہمارے بار میں خوف خدا کرے آیا ہی کوئی  
 فریاد رس کہ اسید و ارثواب خدا کا ہو اور ہماری فریاد رسی کرے اور  
 آیا ہی کوئی اعانتِ ربی والا کہ اسید و ارثوابِ اُخروی کا ہماری اعانت  
 کر نہیں پس یہ آواز استغاثہ سن کر اہل بیت رسالت بقرار و مضطر ہو کر روئے  
 او جناب امام حسین علیہ السلام آواز گریہ و بکا انکی سنکر دروازہ خیمہ پر  
 تشریف لائے اور زینب خاتون سے فرمایا کہ ای ہن میرے فرزند شیرخوار کو  
 مجھے دو کہ میں اُسے و داعِ آخری اور پیار کروں پس حضرت اُس  
 شیرخوار کی طرف جھکے اور بوسے لیتے تھے اور پیار کرتے تھے کہ ناگاہ حرامہ  
 ملعون نے ایک تیر مارا کہ وہ تیر ستم حلقِ نازنینِ علی اصغر پر لگا اور وہ شیر  
 شہید ہوا اور شیخ طبری اور مستدرکات طاووس علیہما الرحمہ نے دوسری  
 روایت میں یوں نقل کیا ہے کہ حضرت کو سید ان قتال و جہاد سے اتنی نجات  
 و فرست کہاں تھی کہ چہرہ دروازہ خیمہ پر تشریف لائے پس جب حال  
 علی اصغر کا شدتِ تشنگی سے متغیر ہوا تو جنابِ زینب اُس شیرخوار کو اپنے  
 ہاتھوں پر لیکر حضرت کے پاس لائیں اور عرض کی کہ ای برادرِ مظلوم  
 تین شبانہ روز گزرے ہیں کہ ایک قطرہ پانی کا اس شیرخوار کو میسر نہیں  
 ہوا ہی اور شدتِ تشنگی سے قریب ہلاکت ہے آپ اس قومِ جیسا سے اس

بچہ کے لیے تھوڑا سا پانی طلب فرمائیے کہ شاید یہ شیرخوار بچہ جائے پر شکر  
مطلوبہ کر لیا۔ اپنے فرزند کو اپنے دستہ سے اقدس پر لیا اور باوازا بلند  
بنابر تمام محبت کے اُس حبتِ خدا نے فرمایا کہ اے قوم! اعدائے میرے سب  
اقربا اور اصحاب با وفا کو ناحق قتل کیا اب کوئی غمگسار میرا باقی نہیں رہا  
یہو اس شیرخوار کے کہ یہ بھی شدتِ تشنگی سے جان بلب ہی اسکو اب  
جرعہ پانی کا پلا دو و افسوس ہزار افسوس کہ حضرت یہ فرما رہے تھے  
کہ ناگاہ ایک ملعون نے کہ نام اُسکا حرملہ یا عقبہ اسدی تھا ایک تیر مارا  
کہ وہ تیر ستم مقامِ نحر پر سامنے سینہ علی اصغر کے لگا جسکے صدر سے وہ  
شیرخوار شہید ہوا چنانچہ حبتِ خدا زیارتِ ناحیہ میں فرماتے ہیں اَللّٰہُمَّ  
عَلِیَّ الْوَضِیْعِ الصَّغِیْرِ سَلَامٌ ہوا اُس بچہ شیرخوار پر کہ جو تشنگی شہید  
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

### مجلس چہل و دوم

فِی الدُّرِّ الْمَنْثُورِ عَنْ اَحْمَدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ  
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اٰتٰی تَارِکٌ فِیْکُمْ خَلِیْفَتَانِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ  
مُّمَدُّوْهُمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَوَعْدَتُنِیْ اَہْلَ بَیْتِیْ وَ اَہْلَ الرَّیْفِ  
حَتّٰی یَرُدَّ عَلَیَّ الْخَوْصَ تَفْسِیْرُ وَرَقْمُنُورِ مِنْ جَلَالِ الدِّیْنِ سِیْوَلٰی نے  
احمد سے اور اسے زید بن ثابت سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ فرمایا نبی  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے بطور وصیت کے تحقیق کہ میں چھوڑے جا  
ہوں در بیان تمہارے دو خلیفہ ایک کتاب اللہ دینے قرآن مجید کہ وہ



رنج تکم و دراز پر درسیات آسمان و زمین کے دو سری عسرت طاہرہ اہل بیت  
 میرے اور وہ دونوں بد انونگے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر  
 وارد ہوئے آپ حضرات مقام غور ہی کہ آیا است نے اس حدیث اور  
 بعیت پر نزل لیا یا نہیں ہے افسوس بعد بناب رسول خدا کے اشیان  
 اُتت نے کتاب خدا کو ترک کیا اور عسرت طاہرہ اُن حضرت پر دست  
 ظلم و ستم دراز کیا آہ بعض کوزہ پر دیا اور بعض کو قتل کیا یہاں تک کہ اُنکے  
 اشقاں شیر خوار کو بھی تشنہ لب تیر ستم شہید کیا چنانچہ حجت خدا فرماتے ہیں  
 السَّالَامُ عَلَى الرَّضِیْعِ الصَّغِيرِ سَلَامٌ هُوَ اُس بچہ شیر خوار پر جو تشنہ لب شہید  
 ہوا آہ مومنین جب اس شیر خوار کے قتل کا ذکر ہوتا ہی تو دل بیتاب ہو جاتا  
 کیونکہ عجب مظلوم ہی اور پامانی کے عالم میں مظلوم کر بلا کے ہاتھوں پر تیر ستم  
 کر کیا گیا۔ فَكَذَّبُوا الْعِبَادَاتِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ صُلَيْمٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ  
 فِي عَسْكَرِ ابْنِ زَيْدٍ فَتَخَذَرْتُ اِلَى الطِّفْلِ الَّذِي قُتِلَ عَلَيَّ بِدِ  
 الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَنِي الْعِبَادَاتِ مِنْ حَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ  
 شَقَوْتُ يَوْمَئِذٍ وَهَلْ تَمَاتُ بِرُكْمٍ لَشَرِّ ابْنِ زَيْدٍ يَوْمَئِذٍ عَاشُرًا مَوْجِدَةً  
 تَبَسَّ دِيحًا يَمِينُ نَسِي طَرَفِ اُس بچے کے جو امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ پر  
 مارا گیا تھا وَ اِذَا قَدْ خَرَجْتَ مِنَ الْخَيْمَةِ اِمْرَاةٌ قَدْ كَفَتْ بِمِثْلِهَا  
 النَّفْسُ تَعْتَاذُ يَا لَهَا تَقَعُ تَارَةً وَاَقْوَمُ اُخْرَى وَهِيَ تُنَادِي  
 وَاَوْلَدَاهُ وَاَقْبِلَاةً وَاَمْحِجَاةً قَلْبَاةً بِسَ نَاكَ اِيك سَعْطَةِ خَيْمَةِ حَرَمِ  
 محترم دست با ہر کل امین اور نور سے اُنکے آفتاب نجل و بے نور ہوتا تھا اور

انکے پاس مبارک گوشہ جاو رہیں اُٹھتے جاتے تھے اور وہ عظمہ کبھی گریزی تھیں  
 اور کبھی اُٹھ بیٹھتی تھیں اور کہتی تھیں ای فرزند ای مقبول ظلم و ستم ہاے اور  
 راحت دل میرے ذبکت لبعجی ہا بنوا امیۃ حجت انت الی الطفل الذی  
 وسقطت علیہ شند بہ طویلاً فخر حبت خلفہا بنات کاللولو  
 المنثور پس اس عظمہ کے بین پر بنی اسیہ بھی باوجود شقاوت قلب اور  
 سنگدلی کے رونے لگے یہاں تک کہ وہ مخدومہ اس طفل مذہبوت تک گئیں  
 اور گر پڑیں اور دیر تک نومہ وزاری میں مصروف رہیں پس ان عظمہ کے  
 پیچھے چند صاحبزادیاں مثل درہائے پریشان باہر نکلیں والحسبان علیہ  
 السلام کان یعظ القوم کمرئ من خلفہ الی تلک الامراۃ وجعل  
 تسرعنہا وبعظہا ویتلطف بہا حثہ ردہا الی الخیمۃ اور  
 امام حسین علیہ السلام اسوقت ان کفار تم شعار کو وعظ نصیحت فرما رہے  
 پس یہ حال دیکھ کر ان عظمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انکا پردہ کیا اور  
 بہت سی نصیحت کی اور بتائی دشمنی سمجھا کر خیمہ میں پہنچا دیا فقلت میں جو  
 من ہذہ فقالوا ام کلثوم والبنات فاطمہ الصغریٰ وسکینہ  
 ورقیۃ وزینب فلو امیک نفس من کثرۃ البکاء وخرجت  
 فات اعلیٰ وجھے حمیر کہتا ہوں کہ میں جو لوگ گرد میرے تھے میں نے انے  
 پہنچا کہ یہ عظمہ کون ہیں انھوں نے برابر دیا کہ یہ جناب ام کلثوم  
 بنت علی بن ابیطالب ہیں اور یہ صاحبزادیاں فاطمہ صغریٰ اور سکینہ  
 اور رقیہ اور زینب ہیں یہ سن کر میں روتے روتے بے اختیار ہو گیا



اور وہاں سے چلا گیا وہی مقتل ان المحسنین علیہ السلام المقتل بالطفل  
نحو النساء وهو مخضب بدمائہ والمحسنین علیہ السلام میگی فکنا  
سمعت النساء بکاءه خرجن الیہ فوجدن الطفل علی صدره  
وهو میت اور مقتل ابو مخنف میں یوں منقول ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام  
اُس شیر خوار کو لیا کہ طرف خیر اہل حرم کے تشریف لیگے اسوقت وہ بچہ  
خون بدن سے اپنے سرخ رنگ ہو رہا تھا اور امام حسین علیہ السلام روک  
جاتے تھے پس جب اہل حرم نے آواز حضرت کے رونے کی سنی تو وہ مخدرات  
عصمت باجریمہ کے نکل آئیں دیکھا کہ وہ بچہ حضرت کے سینہ اقدس پر  
مذبح و مقتول پڑا ہوا اور وہ شیر خوار دنیا سے رحلت کر گیا ہی فلما رآینہ  
علی تلك الحال نضارخن وأعلن بالبکاء علیہ وأخذت أقر کلثوم  
بن الطفل وضمته الی صدرها وجعلت تحركه عند صدرها وأسبلت  
علیه عبا یتھا پس جب اُن مخدرات عصمت نے اُس بچہ کو اس حال سے  
مشہد کیا آواز بگریہ و نالہ بلند لی اور جناب ام کلثوم نے اُس شیر خوار کو  
لیکر اپنے سینہ سے لگایا وہ اپنا کلوں اظہر اُس بچہ کے کلوں نازین پر  
رکھا اسقدر رویں کہ آنسو بہا اُس بچے پر گرتے تھے ثم نادت و الحمد لله  
وآ علیا ما ذا یغیبنا بعد کما من الاعداء بعد اسکے اُس معظم نے  
عدا و امحمد و اعلیاء کی بلند کی اور عرض کیا کہ اے جد بزرگوار اور اے  
پدر نامدار فرما دیو کہ بعد آپ کے ہم پر ظالموں نے کیا کیا ظلم و ستم کیے  
والله فاء علی طفل خضب بدمائہ و اسفاه علی رضیع طفل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاحْسَرَتَا عَلَى قَرْيَةٍ الْجَفِينِ وَالْأَحْشَاءِ أَوْرُوهُ  
 ستم رسیدہ بین کرتی تھیں اور فرماتی تھیں افسوس ہو اس بچے پر کہ جسم نازیز  
 جسکا اسکے خون سے رنگین کیا گیا افسوس ہو اس شیرخوار پر کہ جسکا دودھ پکا  
 تیرے ظالموں کے بڑھایا گیا اور حسرت ہو اس خنکی چشم اور تشنہ لب پر کہ  
 جسکی مصیبت میں چشم و دل ہمارے مجروح ہوئے پس حضرات ایسی ہی  
 میں اس شیرخوار کا شہید ہونا عظیم ترین مصیبت ہو کہ جسکا اثر ستم و  
 آہ جیب اس بچہ شمشاہد کے قتل کا ذکر آتا ہی تو دل بیتاب ہو با تا ہی  
 تصور کیجئے کہ اس وقت امام حسین علیہ السلام کے قلب اقدس پر کیا صدمہ  
 ہوا ہوگا اور اس شیرخوار کی مان اور بنوں اور چوپھیان پر کیا قیامت  
 گزری ہوگی وَجَعَلْتُ قَتْلُوكُمْ مَقْصُودًا مِنْ بَيْنَانِ حَالِهَا  
 چنانچہ نباب ام کا ثوم کے بین کو شاعر بزبان مال یون کتاب سے  
 لَهْفَ نَفْسٍ عَلَى صَدْرِهِ اَوَامٍ قَطْمَتُهُ السَّهَامَ قَبْلَ الْفِطَامِ  
 افسوس ہو اس بچہ مذہب و مقتول پر جو شدت تکی سے ہلاک ہوا او  
 دودھ اسکا تیر ستم سے بڑھایا گیا ہے  
 لَهْفَ قَلْبٍ عَلَيْهِ وَهُوَ صَرِيحٌ جَرَّ عَوْدهُ بَيْتَهُ وَهُوَ ظَامٍ  
 افسوس ہو اس شیرخوار پر کہ جسکو شدت تشنگی میں شہید کیا اور اس کے  
 خون جگر سے اسکو شیر دیا  
 خَضْبُوهُ بِدَمِهِ وَهُوَ طِمْلٌ لَهْفَ قَلْبٍ عَلَى قَتْلِ الطَّعَامِ  
 افسوس ہو اس شیرخوار پر جو ہاتھ سے کفار ستم شعار کے شہید ہوا اور اسکو



ایک دن سے رنگین کیا ہے

اقْرَحُوا قُلُوبَ وَالِدَيْهِ عَلَيْهِ  
وَرَمَوْكَ بِذِلَّةٍ وَأَنْتَ كَامِرٌ

آہ آہ اس شیر خوار کے والدین کے قلوب اطہر کو اس کے غم و الم میں مجروح  
کیا اور اس بچہ کو اعدائے دین نے کس بیڑی اور مذلت سے  
تیر ستم سے شہید کیا ہے

وَيَلْكَؤُنَّا وَبَيْنَكُمْ اللَّهُ  
الَّذِي الْحَنَرِ عِنْدَ فَضْلِ الْخِصَامِ

وآسے ہو تم پر ای گروہ اشتیاب عالم در میان ہمارے اور تمہارے  
فاسق برحق ہی کہ وہ بروز شہر فیصلہ سے ظلم و ستم کا کرگیا اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ  
عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

مجاہد پیل و سوم

رَوَى الشَّيْخُ الْحَرُّ الْعَامِلِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ  
أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ  
وَهُوَ عَلَى بَعْلَةٍ وَأَنَا عَلَى خَيْلٍ وَلَيْسَ مَعَنَا أَحَدٌ مِنْ شَيْخِ مُرْعَانِ  
رَحِمَهُ اللَّهُ رَوَيْتُ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حِجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
كَانَ مِنْ دُرِّيَّانَ كَمَا سَمِعْتُ أَوْ رَدِيَهُ مِنْهُ رَوَاهُ كَابُ جَنَابِ  
صَاقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْتَ تَحَاوَهُ جَنَابِ قَاطِرٍ بِرِسْوَارَتِهِ أَوْ رَمِيْنِ  
الْأَقْلَامِ بِرِسْوَارَتِهِ أَوْ رَسُوَا أَنْ حَضَرَتْ كَيْتَ أَوْ رَمِيْرَ كَوْنِي شَيْخٍ بِهَذَا  
سَاقَهُ تَحَاوَهُ فَعُلْتُ يَا سَيِّدِي مَا عَلَامَةُ الْإِمَامِ قَالَ أَنَّهُ لَوْ  
قَالَ لِهَذَا الْجَبَلِ سِرْفَسًا رَفَضَتْ وَأَمَّا إِلَيَّ الْجَبَلِ يَسِيرُ

پس میں نے اُس جناب کی خدمت میں عرض کی کہ یا بن رسول اللہ علامت  
 امام اور محبت خدا کی کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر امام اس پہاڑ سے کہے  
 کہ تو سیر کر تو وہ چلنے لگے عبدالرحمان کہتا ہے کہ قسم بخدا میں نے اُس پہاڑ پہ  
 دیکھا جسکی سمت حضرت نے اشارہ کیا تھا کہ وہ حرکت میں آکر چلنے لگا فظن  
 الیہ وقال انی لکوا عنک پس حضرت نے اُسکی طرف دیکھا فرمایا کہ ہنہ  
 تجھ سے مراد نبین لی تھی جو تو چلنے لگا یعنی میں نے تجھکو حکم چلنے کا نہیں کیا تھا  
 پس مومنین اس روایت سے ظاہر ہو کہ امام اور محبت خدا کو جو احادیث  
 پہچانتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں ہی باعث ہی کہ بروقت استغاثہ جناب  
 سید الشہداء کے ہر صفت اور نوع اور ہر شے نے جواب دیا اور تلبیہ کسی اور  
 ملا آقا و ربندی علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ جناب سید الساجدین علیہ  
 السلام روز عاشورا اور قبل اُسکے بھی شدت مرض میں مبتلا تھے یہاں تک  
 کہ غش پر غش طاری ہوتے تھے اور طاقت نشست و برخاست کی نہ تھی  
 باوجود اسکے جب آواز استغاثہ اپنے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام  
 سنی تو عرض کی لبثیاک لبثیاک یا بن رسول اللہ ای فرزند رسول خدا  
 میں حاضر ہوں قال ابوالفرج ثم التفت الحسین علیہ السلام  
 عن یمنہ فلم یرا احدًا من الرجال والتفت عن یسارہ فلم یرا احدًا  
 چنانچہ ابوالفرج اسوقت کے حال میں نقل کرتا ہے کہ جب فرزند رسول  
 الثقیں امام حسین علیہ السلام نے اپنے یمن و یسار ملاحظہ فرمایا اور کسی کو اپنے  
 معین و مددگار سے نہ پایا پس وہ جناب اپنی تنہائی پر مستافت ہوئے



فَخَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ الْحُسَيْنِ ذِينَ الْعَاكِدِ يَنْ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَانَ مَرِيضًا  
 كَمَا يَقْدَرُ أَنْ يُسَلَّ سَيْفُهُ أُسُوقَتْ إِيَّاهُ زَيْنُ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُبْرَةً  
 بِمَارِي بِرَيْسِهِ هُوَ نَهَاتِ بِجَالِ تَحْتَهُ كَرِيكَ يَابِ أَوَا زَا سَتَنَانَهُ وَفَرَاوَا  
 بِرِزْزِ كَوَارِ كِي سُنِي لَبِّيَاكَ لَبِّيَاكَ كَوَا يَنْ أَفَنَانِ وَفِي زَانِ كَمُرْسِ هُوَ بِرِزْزِ  
 أَهْنِي تَمَوَارِ لِيكَ خَمِيرَةٍ بِأَهْرَ تَشْرِيفِ لَأُتِي أَوَا يَسِي بِمَارِ تَحْتَهُ كَمَا سَقَدَ رَحْلَتِ  
 نَهْنِي كَمَا تَمَوَارِ كَوَا غَلَا فِ سَيِّبِ نَجْمِيْنَ وَأَمْرُ كَلْتُمْ مَرْتَنَادِي خَلْفَهُ يَا بِنْتِ  
 اَرْجِعْ فَقَالَ يَا عَمَّتَاهُ ذَرِيْنِي أَقَاتِلْ بَيْنَ يَدِي ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ  
 يَهْ دَكِيكَرَ حِيَابِ أَمْ كَلْتُمْ بِسِ بَشْتِ أَقْدَسِ سَيِّبِ مَارِ كَرِ بِلَا كِي بِكَارِ تِي تَحِيْنَ  
 أَوَا كَسْتِي تَحِيْنَ كَمَا اِيْ فَرَزَنْدِ خَمِيرَةٍ كِي طَرَفِ وَابِسِ أَوَا دَرِ هِمِ بَكْسِي وَنَكُو بِعَرْمِ  
 تَهْ جَهْوَزِ وَبِسِ بِمَارِ كَرِ بِلَا تِي فَرَا يَا كَمَا اِيْ جَهْوَزِيْ جَانِ مَحْمُوْ دِيْجِيْ تَا كَمَا  
 مِيْنَ رَا هْ خَدَا مِيْنَ جِهَادِ كَرِ كِي فَرَزَنْدِ رَسُولِ بِرِجَانِ اِيْجِيْ فِدَا كَرِ وَنِ  
 فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أُمَّ كَلْتُمْ مَرْحَدِيْهِ لِيْثَالَا كِيْ تَقَا لَارْحَنَ  
 حَالِيَةِ مِيْنَ نَسْلِ اَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِسِ يَهْ حَالِ دَكِيكَرَ اِمَامِ  
 حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامِ اِيْجِيْ بِسِ كِي طَرَفِ مَتَوَجِّهِ هُوَ اَدِرِ فَرَا يَا كَمَا اِيْ اَمْ كَلْتُمْ  
 اِسِ بِمَارِ كُوْ بَكْرُ لُوْ اَوَا رَسِيْدَانِ كَارِ زَارِ مِيْنَ نَهْنِيْ دُوْ كَمَا رُوْ سِيْ زَمِيْنَ نَسْلِ  
 اَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سِيْ خَالِيْ نَهْوْ جَا كِيْ اَوَا دُوْ سَرِيْ رَوَا يَتِ مِيْنَ  
 مَلَا اَقَا وَرَنْبِدِيْ يُوْنِ نَقْلِ كَرْتِيْ هِيْنَ كَمَا حَسْبِ بِمَارِ كَرِ بِلَا خَمِيرَةٍ سَيِّبِ اَهْرَ تَشْرِيفِ  
 لَأُتِي أُسُوقَتْ مَرَضِ اَوَا رَعْلِيْ ضَعْفِ وَنَا تَوَا لِيْ سِيْ سَقَدَ رَحْلَتِ اَوَا  
 قُوْتِ نَهْنِيْ كَمَا نِيْزِ اَتَمِّ مِيْنَ اُمَمَاتِيْ هِيْنَ نِيْزِ كُوْ لَاتِ سِيْ كَلْتُمْ اَوَا زَمِيْنَ بِسِ

کیجئے ہوئے بعزم جہاد طرف میدان کے روانہ ہوئے اور جب تیاب  
 یہ الشہداء نے دیکھا مرکز میدان قتال سے فوراً اپنے فرزند بیکر کی طرف  
 تشریف لائے اور اپنے پار بیکر کو نظر کو اٹھا کر خمیہ میں لائے اور فرمایا  
 کہ اے نور چشم تمہارا کیا ارادہ ہے اور کیا کیا جاہتے ہو بیکر بلاتے ہو خیر  
 کہ یا بن رسول اللہ فریاد و استغاثہ نے آپ کی پیری گما سے دیکھ کر بارہ  
 بار کیا اور میرے قلب ساکن کو بھجان میں لایا اور جنگ و جہاد کے  
 واسطے براہِ نیکوئی کیا ہی پس میں جاہتا ہوں کہ جان اپنی آپ پر فدا کروں  
 یہ سن کر جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے فرزندِ نذوشتِ مضر  
 میں مبتلا ہی تجھے جہاد واجب نہیں ہوا تو بعد میرے حجت خدا اور امام  
 شیعوں پر اور تو ابوالائمہ اطہار اور افعال کرنے والا میرے اتمامِ کار  
 اور حمایت کرنیوالا ذریتِ جناب رسول مختار اور اولادِ طاہرہ جناب  
 حیدر کرار اور فاطمہ زہرا علیہم السلام کا ہی اور حاشائے روضہ زمزم  
 حجت خدا اور امام سے غالی ہوا اور فرمایا کہ اے فرزندِ قریب ہی کہ تم  
 اسیر و مقید ہو گے اور اے دین تھا سے پائون میں زنجیر ہے  
 ابی مستحکم باندھیں گے اور پیرائے تحریم جناب رسول خدا کو پھر جتلا  
 مدینہ میں پہنچاؤ گے یہ سن کر بیکر بارہا نہ ہونے کی کہ اے بزرگوار آیا  
 میرا کتا ہے کہ آپ باندھیں گے قتل ہوں میں دیکھوں کاش مجھے  
 موت آئے کہ مار دیا جائے یا نہیں دیکھتا تھا اللہ بے ادب کے حضرت نے  
 اپنے فرزند پر ہوا اس قدر دیا نشانِ سیاہ اور وصیت فرمائی اور تمام



برکات و امانات انبیاء و اوصیاء پر دیکھ کر بعض انہیں سے دینہ میں جناب  
 ام سلمہ کے پاس چھوڑے تھے اور اپنی فرزند کو تمام علوم اولین و آخرین  
 تعلیم فرمائے اور اپنے سینہ سے لگا کر لبتہ و روئے اور رحمت و وداع  
 ہو کر پھر مرکز میدان قتال میں تشریف لائے اور مشغول بہاد ہوئے پناہ  
 اس فرزند حیدر کرار نے تین دن کی بھوک و پیاس اور کثرت زخمیہاں  
 کاری میں وہ تلوار کی کہ تیس ہزار نابکار اور بنا برود و سری روایت کے  
 ایک الگ اشرار کو واصل نہا کر کیا اور میدان کارزار میں لاشہاں کثرت  
 انبار لگا دیے چنانچہ مقتل ابو مخنف میں منقول ہے کہ جب ان حضرت نے  
 چاہا کہ ابی مرتبہ وہ حملہ حیدر نے علویہ اس لشکر اعدا پر کروں کہ بولی  
 سعید فرقہ منافقین سے باقی رہے پس ذو الفقار کو علم کیا کہ تاکاہ جانب  
 رب جلیل سے آواز آئی کہ اسی حسین آج روز شجاعت و قتل نہیں ہوئی کہ  
 آج روز صبر و ملاقات پروردگار ہی ارشاد دہشتے ہی فرمایا اِنَّا لَنَدْعُ  
 وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور آواز شہادت ہو کر سراقدس جہہ لیا اور  
 تلوار کو میان میں کر لیا یہ دیکھ کر تمام لشکر اعدا نے اس مظلوم کو ہر طرف  
 کھیر کر شیر و شیرہ اور شمشیر بدن اطہر پر لگانے لگے آخر کار بسبب زخمیہاں  
 کاری گئے وہ جناب ناتوان ہو کر منہ کے محل ریگ گرم صحرا پر گر پڑے  
 گویا ویرناں سجدہ باری میں مشغول تھے فِي الْمَجَالِسِ الْمُنَجَّهَةِ وَالْمُنَاقِبِ  
 اِنَّهٗ جَاءَ اِلَيْهِ الشُّرُوءُ سِنَانٌ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَحْزَنِ رَمِي  
 اَبْلُوْكَ لِسَانَهُ مِنْ شِدَّةِ الْعَطِشِ چنانچہ مجالس معجزہ اور مناقب میں

منقول ہے کہ اس وقت شمر ملعون اور سنان بن انس قریب حضرت کے  
 آئے اور امام حسین علیہ السلام میں ایک رقی جان باقی تھی اور اپنی زبان  
 اطرشدت تشنگی سے چباتے تھے آہ مؤمنین اب کس زبان سے بیان کروں  
 کہ اپنے پاپے نجس سے سمر لعین نے کیا بے ادبی کی اور بطور طعن کے کہا کہ  
 اے فرزند ابوتراب کیا گمان کرتے تھے آپ کہ بدر بزرگوار آپ کے عرض ہی سے  
 اپنے دوستوں کو میرا پ کرینگے پس صبر کیجئے کہ تم ساقی کو نرا گچھو اپنے ہاتھ سے  
 پانی بلائیں آہ عرض اس شقی کی یہ تھی کہ ہم آگچھو پانی نہ دینگے بلکہ پیاسا ہی  
 شہید کرینگے بعد اُسکے شمر لعین نے سنان بن انس سے کہا کہ سر اطرش انکا پیر  
 گردن سے جدا کر یہ سکر سنان نے جواب دیا کہ میں ایسا نہ کروں گا کہ جد  
 بزرگوار اُنکے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بروز قیامت دشمن ہوں  
 ہونگے پس یہ سکر شمر ملعون غضبناک ہوا آہ اب بقیہ روایت کس زبان  
 بیان کروں مگر اس مصیبت کو معصوم زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے  
 ہین وَالشُّرَّجَالِیْنَ عَلَیْ صُدْرِکَ وَوَاضِعَ سَیْفَکَ عَلَیْ نَحْرِکَ قَابِضَکَ  
 عَلَیْ شِیْبَتِکَ یَدِیْکَ ذَا یَمِ الْاَشْجَمِ مَعْتَدِ اے حق مظلوم اس وقت شمر لعین  
 آپ کے سینہ اقدس پر بیٹھا تھا اور اپنی تلوار کو آپ کے مقام غر پر رکھے ہوئے  
 اور اُسکے ہاتھ میں آپ کی ریش مقدس تھی اور آپ کے گلوئے خشک کو اپنی تلوار  
 آبرار سے فرج کرتا تھا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس چہل و چہارم

فِي اَكْبَرِ الْعِبَادَاتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ



عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي وَصْفِ الْمُؤْمِنِ لَوْ أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ وَضَعَ جَنَّةَ عَلَى  
 الْأَرْضِ ثُمَّ يَقُولُ أَهَ فَيُبَكِّي مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ السَّبْعِ لِرَحْمَتِهِ عَلَيْهِ  
 الْكَبِيرِ الْعَبَادَاتِ مِنْ مَلَائِكَةِ رَحْمَتِهِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ أَبُو ذَرٍّ غَفَّارِي رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ رَوَيْتُ كِي هِيَ كَمَا فَرَمَا يَا جَنَابَ رَسُولِ خَدَا صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَفِ  
 مُؤْمِنٍ مَن كَرَاهِي كَوِي شَخْصٍ مُؤْمِنٍ سَ بِشَانِي أَهِي خَاكٍ بِرُكْمِ أَوْرَبِ  
 أَسْكَ لَفْظِ أَهْ زَبَانٍ بِجَارِي كَرَسِ قُوَّاسِ مُؤْمِنٍ بِرُكْمِ بَهْتِ آسْمَانِ لَزَامِ  
 تَرْحَمِ كَرَوْتِ هِي فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلَائِكَةُ لِمَ تَبْكُونَ فَيَقُولُونَ  
 يَا إِلَهَنَا وَسَيِّدَنَا كَيْفَ لَا نَبْكِي وَوَلِيَّتُكَ عَلَى الْأَرْضِ وَيَقُولُ  
 فِي وَجْهِهِ أَكَا بِسَ حَقِّ سَمَاءِ تَعَالَى فَرَمَاتَا هِيَ كَرَاهِي لَمَّا كَرَمِيرِ كِيُونِ رُو  
 بِوَدَّ عَرْضِ كَرْتِ هِي كَرَاهِي مَعْبُودَا أَوْرَا قَا هَمَارِ كِيُونِ كَرَمِ نَزَرِ وَهِي كَر  
 دُوسْتِ تَرَا بِشَانِي أَوْرِ رَسَارِ خَاكٍ بِرُكْمِ هِي سَبَبِ أَهِي دُرُودِ  
 أَهْ كَرَاهِي فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلَائِكَةُ اسْمَعُوا وَأَنْتُمْ رَائِي رَاهِي  
 عَنْ عِبْدِي بِالذِّمَّةِ يَصْدُرُ بِالْإِشْدَةِ وَلَا يَطْلُبُ الرَّاحَةَ بِسَ  
 جَانِبِ رَبِّ الْعِزَّةِ سَ مَكْمُ هِي كَرَاهِي لَمَّا كَرَمِيرِ تَمَّ شَاهِدِ هِي مَن  
 أَهِي أَسْ نَبْذِ سَ رَاضِي وَخُشُودِ هِي أَسْ سَبَبِ سَ كَرَاهِي أَسْ  
 شَدِّتِ وَبَلَا مَن مَحْمُ بِكَارَتَا هِيَ أَوْرِ خَوَا طَرِ رَاحَتِ هِي فَيَقُولُ  
 الْمَلَائِكَةُ يَا إِلَهَنَا وَسَيِّدَنَا لَا يَضُرُّ الشَّدَّةُ عِبْدَكَ وَوَلِيَّتَكَ هِيَ  
 أَنْ تَقُولَ هَذَا الْقَوْلَ بِسَ فَرَشْتِ عَرْضِ كَرْتِ هِي كَرَاهِي سَيِّدِ أَوْرَا هَمَارِ  
 بِ كَرَاهِي ضَرِّ هِي شَدِّتِ وَبَلَا تِيرِ سَ نَبْذِ أَوْرِ دُوسْتِ كَوِي كَرَاهِي

کلمہ فرمائے فَيَقُولُ اللَّهُ يَا مَلَأْنِيكَ إِنَّ وَلِيَّيَّ عِنْدِي كَمَثَلِ نَبِيٍّ مِنْ  
 أَنْبِيَائِي وَلَوْ دَعَانِي وَأَسْتَفْعَ فِي خَلْقِي شَفَعْتُ فِي أَكْثَرِ مَنِ سَبَعَهُ  
 القناہیں حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی ای فرشتو میرے تحقیق کہ یہ دوست میرا  
 میرے نزدیک مثل ایک نبی کے ہی میرے انبیاء سے اور اگر دعا کرے اور  
 شفاعت خواہ ہو مجھ سے کسی بندہ کا میرے بندوں سے تو میں اسکی شفاعت  
 ستر ہزار آدمیوں سے زیادہ کے باری میں قبول کروں گا وَفِيهِ قَدْ وَرَدَ  
 مِنْ طَرِيقِ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ إِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ بَيْتُ اللَّهِ وَقَلْبُ  
 الْعَارِفِ عَرْشُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ اور اسی کتاب میں منقول ہے کہ بطریق  
 وارد ہوا ہے کہ قلب مؤمن کا بیت اللہ ہے اور قلب عارف کا عرش اعظم  
 خدا کا ہے جس حضرات جبکہ یہ فضیلت ہے مؤمن اور قلب مؤمن کی  
 کیا مرتبہ ہو گا بیش پروردگار عالم امام اور حجت خدا کا اور اکثر احادیث  
 و اخبار اور روایات فریقین میں وارد ہوا ہے کہ حیوانات و نباتات  
 اور جمادات نے بیکالی ہی مصائب امام حسین علیہ السلام پر سوا  
 بنی اُمیہ اور دمشق و بصرہ کے اور بعض فقرات زیارات میں وارد  
 کہ ارواح مؤمنین نے بروقت استغاثہ جناب سید الشہداء کے جانا  
 اگرچہ چون انکے بعد شہادت ان حضرت کے پیدا ہونے پس اب ک  
 مقام استبعاد ہے کہ ہر صنف و نوع اور ہر شئی نے بروز عاشورا بروقت  
 استغاثہ مظلوم کربلا کے بیکالی اجابت کی ہو اور جو صدمات اور  
 اس روز ان حضرت پر گزرے وہ ظاہر میں فراق اقربا و اصحاب



ایک طرف فکر عیال و اطفال ایک طرف شدت تشنگی ایک طرف زخم شیر  
 اور نیزہ و تیر ایک طرف عالم غربت میں بکسی و تنہائی ایک طرف ملا و ملائی  
 صبح عاشور سے قریب عصر تک لاشماے شہداء اٹھاتے اور انکے ماتم اور  
 غم و جدائی میں روتے گذرا کبھی فراق عباس اور علی اکبر میں روتے تھے  
 اور کبھی جدائی قاسم و احمد سپران برادر پر نونہ و بکا کرتے تھے اور کبھی تشنگی  
 اور شہادت علی اصغر اور عبداللہ کی یاد کرتے تھے اور زار زار روتے تھے  
 ہائے افسوس کیا وقت مصیبت تھا روز عاشور امام حسین علیہ السلام پر  
 پس اس حالت در واد اور شدت و بلا میں جبکہ محبت خدا مظلوم کر لیا نے  
 استغاثہ کیا اور آواز بلند بنا برا تمام محبت کے فرمایا اهل من معین  
 و اهل من ناصر و اهل من معین و اهل من ذات ید رب عن  
 حریم رسول اللہ آیا ہی کوئی ایسا مدد کرنے والا کہ اس وقت بکسی ہماری  
 مدد کرے آیا ہی کوئی نصرت کرنے والا کہ اس وقت تنہائی میں ہماری نصرت کرے  
 آیا ہی کوئی فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پہنچے اور آیا ہی کوئی دفع کرنے والا  
 کہ اس آفت و بلا کو اہل بیت رسول خدا سے دور کرے ملا آقا درندہ  
 علیہ الرحمہ نے لکھا ہی کہ پس تبارک استنباط دقیق کے اول جیسے جواب  
 دیا ہوا اور لیبیک کسی پر وہ ذات اقدس جناب باری تعالیٰ و یاسند  
 اس عبارت کے لبتیک لبتیک یا عبد نے و یا حجۃ علی جمیع خلق  
 و یا حبیب حبیب و یا من انا دینہ انا ناصرک و معینک - میں  
 موجود ہوں اے میرے میرے اور اے محبت میرے میری تمام خلق پر اور

ای حبیب میرے حبیب کے اور ای دو مقتول و محبوب میرے کہ جسکی دیت  
 ذات اقدس میری ہی میں مددگار و فریاد رس تیرا ہوں ہر بلا و مصیبت  
 میں بعد اسکے سلسلہ ارواح قدسیہ انبیاء و اوصیاء اور اولیاء و صلحا اور شہداء  
 اور بعد اسکے سلسلہ مالائکہ کروہین و مقربین اور عالمان عرش و کرسی اور  
 سموات نے بعد اسکے سلسلہ حور و علمان اور جنات اور ارواح مؤمنین  
 جن والہ نے جوش و غروش میں اگر گریہ و زاری و احیانا و انکسار  
 کئے ہوئے جواب دیا اور آمادہ نصرت و مدد ہو کر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَدْوَلْحَا  
 لِرَوْحِكَ الْغَدَا کما اور بعد اسکے ہر موجودات نے بارادہ نصرت جواب  
 دیا لیکن جواب دینا ہر ایک صنف و نوع اور شئی کا بطور استعداد اور  
 مطابق انکی فطرت کے ہی ہیں از بسکہ طینت روحانی اور جسمانی شہداء سے  
 کربلا و شت نہیں قریب تر ہی طینت مظلوم کربلا سے تو اب ایسا کہہ سکتے  
 ہیں کہ حبیب جناب سید الشہداء نے آواز استغاثہ بلند کی تو یہ شکر جواب  
 دیا ابدان شریفہ اور احباب و طیبہ شہداء کربلا نے کہ زخون سے جو رچور  
 رنگ گرم برآلودہ بنجاک و خون پڑے تھے اسطور سے کہ حرکت و جنبش میں  
 آگئے ہوں اور کانپنے لگے ہوں یا بیست قائم یا قاعد ہو گئے ہوں اور  
 انکے حلقو مہاے طیبہ سے یہ صدا بلند ہوئی ہو لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا بَنِي رَسُولِ  
 اللَّهِ وَيَا حُجَّةَ اللَّهِ هَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فِي الرَّجُوعِ إِلَى الدُّنْيَا وَالْجَاهِ كَدُو  
 بَيْنَ يَدَيْكَ اے فرزند رسول خدا اے محبت خدا اور سید و آقا ہمارے  
 ہم حاضریت آیا پھر ہکو دوبارہ حکم رجوع کا طرف دنیا کے اور اجازت



قیام ہو کہ تاہم سانس آپ کے اعدائے دین سے بہا و کرین چنانچہ بحار الانوار اور  
 لبوف وغیرہ میں منقول ہے کہ بسوقت جناب سید الشہداء نے وہ کرمیدان  
 قتال میں قرار لیا اور نیزہ پر تکیہ کر کے کسی شہدائے جوانانِ نبویؐ اور تمام  
 اعوان و انصار اور اصحاب و قاصدار کی طرف بھرت و یاس نظر کرتے  
 اور ان کے ایسا و طبیعہ اور ابدان مقدسہ کو ریگ گرم پر پڑے ہوتے خاک و خون  
 میں غلطان دیکھتے تھے اور کبھی طرف حرم رسول خدام اور چھوٹے چھوٹے بچوں  
 دیکھ کر ان کی بکسی اور غربت و مذلت اور شدت تشنگی و امیری یاد کر کے باہر  
 گریان و دل نالان اور آواز حزین و بلند سے بنا برا تمام محبت کے فرماتے  
 اَمَّا مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُنَا اَمَّا مِنْ مُّغِيْبٍ يَغِيْبُنَا اَمَّا مِنْ مُّوَحِّدٍ يَخَافُ  
 اللّٰهَ فَيُنَا اَمَّا مِنْ ذَا اَيْدٍ يَدُ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلٍ اللّٰهِ اَيَا هُوَ كُوْنِي نَصْرًا  
 و مدد کرنیوالا کہ ہماری نصرت کرے آیا ہوں کوئی فریادرس کہ ہماری فریاد کو  
 پہنچے آیا ہوں کوئی خدا پرست کہ ہمارے بارہین خوف خدا کرے آیا ہوں کوئی دفع  
 کرنیوالا کہ اس آفت و بلا کو حرم رسول خدا سے دور کرے پس بسبب  
 استغاثہ و فریاد جناب سید الشہداء کے ارکان اور قوائم عرش میں زلزل  
 ہوا اور ملائکہ نے آواز گریہ و بکا کی بلند کی اور آسمان کا اپنے لگا اور زمین  
 مضطرب ہو کر زلزلہ میں آئی پس کل ملائکہ نے جناب احدیت میں عرض  
 کی کہ اے معبود اور آقا ہمارے یہ مظلوم غریب و تنہا حبیب تیرا اور حبیب  
 تیرے حبیب کا ہی ہوا اجازت دے اس کی نصرت و یاری کی جس اسیوقت  
 ایک صحیفہ آسمان سے دست اقدس مظلوم کو بلا پر نازل ہوا حضرت نے

اُسے کہہ کر دیکھا کہ یہ وہی عہد نامہ ہے کہ جو عالمِ قدس و ارحام میں قبلِ نفاقت دنیا  
 و اہل دنیا کے لکھا گیا ہے اور اُس مظلوم سے وعدہ و میثاق شہادت و قتل ہو چکا  
 را و خدا میں لیا گیا ہے پس امام حسین علیہ السلام نے اُس صحیفہ کی پشت پر  
 نگاہ کی دیکھا کہ اُس پر لکھا ہوا ہے کہ اے حبیب ہمارے اے حسین! ہتھ تم پر شہادت  
 و قتل ہونا لازم نہیں کیا اس بارہ میں تم کو اختیار ہے اور ہماری درگاہ میں  
 درجہ اور قدر و منزلت اور مقام سے تیرے ایک ذرہ کم نہوگا اگر تمہاری  
 خواہش و خوشی ہو تو ہم اس آفت و بلا کو دفع کریں اور آگاہ ہوا ہے کہ  
 کہ بھنے تمام آسمان اور اہل آسمان اور تمام زمین اور اہل زمین ملائکہ اور  
 جن و انس اور تمامی موجودات مطیع تمہارے حکم کے کیے ہیں اب جو بچہ کم  
 پابست ہو اس قوم فجار و کفار اعدا کے قتل اور واصل ہونے میں علم کرو  
 پس اُس وقت درمیان آسمان و زمین کے ملائکہ بھڑے ہوئے تھے اور ایک  
 ہاتھوں میں حریرِ آتشین تھے اور وہ سب منتظر حکمِ محبتِ خدا مظلوم کر بلا کے  
 پس جبکہ حضرت صفیون پر اُس نوشتہ کے مطلع ہوئے درگاہِ احدیت میں  
 عرض کی کہ اے عالم الغیب تو خوب واقف و عالم ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں  
 اس بات کو کہ قتل ہو کے زندہ ہوں اور پھر قتل ہوں شرمِ توبہ بلکہ شرمِ توبہ  
 مرتبہ تیری راہ طاعت و محبت میں آؤں کیونکہ ایسا تو مالائکہ میں جانتا ہوں  
 کہ ثمرہ قتل میرے سے نصرت تیرے دین کی ہے اور ذکر تیرے احکام کا باقی  
 رہیگا اور حفظ ناموس پس شرع کا ہوگا اور میں اپنی حیات سے سیر اور  
 دل تنگ ہوں بعد قتل ہوئے ایسے جو انان بنی ہاشم اور اصحاب دیندار



پس حضرت نے اُن ملائکہ کو اجازت نہ دی کہ وہ خود بنفس نفیس شوجہ اور مشغول  
 جہاد ہو سکیں جیسا کہ زیارت ناحیہ مقدسہ میں تحت خدا فرماتے ہیں فَجَاهِدْتُمْ  
 بَعْدَ الْاِيْعَازِ اِلَيْهِمْ وَتَاكِيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَتَكْنُوْا اِذْ مَامَاكَ وَبِيعْتَاكَ  
 وَاسْتَخْلَوْا رُبَّكَ وَجَدَّكَ اَوْ بَدَّ بَرْگُو اِسْلَامِ جَارِي اِنْبِيَا بَهَا وَاِنَّا اِنَّا  
 حالانکہ پہلے اپنے انہر حجت تمام کرنے کے لیے پناہ مانگی اور انہر تمام حجت فرمایا  
 پس اُن ظالموں نے آپ کے عہد و پیمان اور عدت کو توڑ ڈالا اور ان بھیاؤں  
 غصبناک کیا خداوند قہار اور آپ کے جد بزرگوار کو وید و ک بِالْحَرْبِ فَتَبَيَّنَتْ  
 لِبَطْعَيْنِ وَالضَّرْبِ وَطَحُّ حَتَّ جُودِ الْفُتَارِ وَاقْتَحَّتْ قَسَطُ لُغْبَا  
 عَجَاهِدَ اِيْدِي الْفُقَارِ كَاَنَّاكَ عَلَيَّ بِالْمُخْتَارِ اور شروع کر دی جناب  
 و پیکار آپے پس آپ ضرب شمشیر و نیزہ پر ثابت قدم رہے اور پراگندہ کر دیا  
 آپنے افواج فجار کو اور ور آئے آپ گرد و غبار کارزار میں اور جہاد کیا  
 آپنے ساتھ ذوالفقار کے گویا مجسم ہو گئے تھے آپ بصورت حیدر کرار فلما  
 رَاوْكَ نَابِتَ الْحَاشِ فَلَمَّا خَافَ وَلَا خَافِشَ نَصَبُوا لَكَ عَوَائِلَ  
 مَكْرِهِمْ وَقَاتَلُوْكَ بِكَيْدِهِمْ وَشَرُّهُمْ بَلَّسَ اَنْ اَعْدَانُ اَبُو ثَابِتٍ  
 قَدَمِ اور با قلب مطمئن پایا کہ کچھ خوف و ہراس آپ کو نہ تھا تو یہ دیکھا اُن  
 اشیائے جال مکر و فریب کے آپ کے لیے بپا کیے اور رزتے رہے آپے بکر  
 و شرارت و اَتَحْنُوْكَ بِالْحِدَاجِ وَحَالُوا بَيْنَاكَ وَبَيْنَ الرَّاحِ وَالْعَرِيْنِ  
 لَكَ نَاصِرٌ وَاَنْتَ مُتَسَيِّبٌ مَّهَابِرٌ تَذُبُّ عَنْ يَسْوَاتِكَ وَاَوَّلَادِكَ  
 حَتَّى تَنْكُتُكَ عَنْ جَوَادِكَ اَوْ تَضْمَلُ اور ناتوان کر دیا آپ کو زحما سے

کاری سے اور حامل ہو گئے درمیان آپ اور خیمگاہ جاسے آسائش آسپہ اور  
 آپکا کوئی ناصر و مددگار باقی نہ رہا اور آپ راضی برضا رہے اور صبر کیا اور  
 دفع کرتے رہے آپ اُن اشقیاء کو اپنے اہل حرم اور اولاد سے بے نیاز  
 کہ اُن اعدائے آپ کو ذوالجناح سے ننھے کے بھل کر ادا چھوکتے ہیں کہ لَوْ  
 جِئْنَا نَقْتُلُكَ اَوْ نَحْمِلُكَ يَوْمَئِذٍ هَاتَا تَعْلُوكَ اَلَطْعَانُ بِوَدِّهَا بِس  
 آپ رحمی ہو سکے زمین پر آئے کہ بے ادبی کرتے تھے گھوڑے آپ سے نمونے  
 اور وہ اشقیاء کو اربین سینے ہوئے ٹوٹ پڑتے تھے کچے قتل کرنے پر دقہ  
 رَشْمُ لَمَوْتٍ جِئْنَاكَ وَ اَخْتَلَفْتَ بِالْاِنْقِیَاضِ وَ لَا نَبْسَ طِشْرَا لَكَ  
 وَ بِمِیْنَتِكَ اَوْرَاہُ قَدْ ظَلَمْتُ بَقِیَّتِ کَرْوَقِ مَوْتِ کَا اَلِیَا تَحَا اَبِیْ بِشِیَالِی اَنُو  
 اور اس حالت میں ادا ہو کر کلیف میں کہیں آپ دست و پا لے مبارک  
 سمیٹ لیتے تھے اور کبھی پیلا دیتے تھے اور کبھی آب و اپنے اور بامین  
 طرف کروٹ لیتے تھے اور کسی طرح آپ کو اس ریگ گرم پر راحت ملتی تھی  
 نَدِیْرُ مَلِكٍ خَفِیْ اِلٰی رَحْلَاکَ وَ بَدِیْکَ وَ قَدْ شِغْنَتْ بِنَفْسِکَ عَنْ  
 وَلَدِکَ وَ اَهْلَیَاکَ اَوْرَاہُ مَوْتِ جِیْ اَبِیْ بِنَاہُ حَسْرَتِ گُو شَمِ چشم بھرا  
 بھرا کے چشم نیم و اسے اپنے اہل بیت اور خیمگاہ کی طرف دیکھتے تھے حالانکہ  
 وہ وقت ایسا نازک تھا کہ آپ کو وقت اخیر تھا اور محل خیال و پاس  
 اولاد اور اہل روضہ نہ تھا وَاَسْرَعَ فَرَسُکَ مَشَارِدًا اِلٰی خِیَامِکَ  
 قَصِدًا مُّحْمِلًا یَاکِ اَوْرَاہُیْ حَالِ مِیْنِ اَبِیْ سَبِّ اَوْرَاہُیْ قَانِیْ بِلَدِیْ کِی  
 اور دوڑتا ہوا آپ کی طرف آیا اور بقصد و ارادہ آواز دیتا تھا



اور روٹا جاتا تھا کہ مقصود اس سے اہل بیت کو مطلع کرنا تھا فلما راٰ ابن  
 النبیاء بمجوادك فحزّیاً ونظرت سرّجك علیہ ماکو یا برزن صر  
 الخد ورنّا شرآت الشعوریں جب آپ کے اہل حرم اور مخدرات عصمت  
 دیکھا آپ کے ذوالجناح کو خالی زین ہی سوار سے اور دیکھا کہ زین اُس پر  
 ایک طرف کو ٹھیکا ہوا ہی تو یہ دیکھا خمیگاہ سے موب پر نشان نکل آئیں علی  
 الخد ودرک لطایب بالوجوہ مسافرآت ویا العویل داعیات وبعده  
 العین مدّ لکات وایسے مضر علی مباد راست آہ آہ اپنے خسار و غم  
 طمانچہ مارتی ہوئیں بے مقصد و چادر و اثوراہ واولیاء کہتی ہوئیں بعد  
 عزت کے ذلیل بنایا: آپ کے مقتل میں ہوئیں و الشمر جالس علی  
 صدرك وواضع سيفه علی عنقك قابض علی شیتك بیدہ  
 ذابح لک بمصنّدہ اور دیکھا اس وقت کہ شمر لعین آپ کے سینہ اقدس پر  
 بیٹھا ہی اور اپنی تلوار کو آپ کے مقام غم پر رکھے ہوئے تھا اور اسکے ہاتھ میں  
 آپ کی ریش مقدس تھی اور تیغ آبدار سے آپ کے گلوے خشاک کو فوج کرتا تھا  
 قد سکنّت حوائثک وخفیت انفاسک ورفع علی القنّاة  
 رأسک آہ آہ اس وقت ساکن ہو گئے حواس آپ کے اور سانس آپ کی  
 نفی و نرم ہو گئی اور دم رک گیا یہاں تک کہ سرانور آپ کا نیزہ طویل پر  
 بلند کیا گیا الا لعنة الله علی القوم الظالمین

### مجلس چہل و پنجم

فی الکافی عن بعض الأصحاب أنّه قال کان قوم اتوا ابا جعفر

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَاقِفُوا صَبِيًّا لَهُ مَرِيضًا قَرَأَ وَآمَنَهُ إِهْتِمَامًا وَعَنَمًا  
وَجَعَلَ لَا يَقْرَأُ كَافِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ كَلْبَنِي مِنْ بَعْضِ أَصْحَابِ  
مَنْقُولِ هِيَ أَوَّلُ رِسَالَتِ رَوَايَتِ كَيْ جَنْدِ قَفَرَهُ يَهْنُ كَيْ أَيْكَ مَرْتَبَةً أَيْكَ جَمْعُ  
خَدِست بَارِكْتَ جَنَابِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ بَاقِرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ حَاضِرِ بُولِي أَوَّلِ  
إِيَامِ مِنْ أَنَّ حَضْرَتَ كَا أَيْكَ صَاحِبِ زَادِ هَيْتِ بِيَارِ تَهْمَا إِسْوَ حَيْثُ مِنْ  
قَوْمِ نَعَى حَضْرَتَ كُوْهِتِ مَحْزُونِ وَمَقْمُومِ بَايَا أَوَّلِ وَهْ جَنَابِ بِسَبَبِ اس  
رَجْ وَبَلَالِ كَيْ هَيْتِ بِقَرَارِ تَحَى قَالَ فَقَالُوا وَآلَهُ لَنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ  
إِنَّا نَسْتَعِظُكَ أَنْ تَرَى مِنْهُ صَانِكُهُ رَاوِي كُنَا هِي كَيْ يَهْ حَالِ دِيكُلِ  
أَنْ قَوْمِ نَعَى كَمَا قَسَمَ نَجْدَا أَلَا اس صَاحِبِ زَادِ بِرِ كُوْهِ سَاخِمْ كُذْرَا تَوْبَلُو  
أَنْدِيشَةُ هِيَ إِسْكَ كَيْ كَلْبَنِي حَضْرَتِ بِرِ إِسْكَ صَدْمُهُ شَدِيدِ بِهَوْنِ كَيْ خَوْفِ بِلَاكْتِ  
أَلَا كَبِيرِ مُؤْمِنِينَ وَرِ دَقْرِ زَنْدِ كَا إِسْكَ هِيَ هَوْتَا هِيَ بِسِ نَصُورِ كَيْجِي كَيْ مَقْلُومِ  
كَيْ بِلَاكْتِ قَلْبِ أَقْدَسِ بِرِ كَيْ صَدْمُهُ كُذْرَا هُوْكَ جَدَائِي مِنْ أَيْكَ بَارِهُ جَلِ  
فَاطِمَةُ كَيْ كَيْ بَارِ بَعْضِ رَوَايَاتِ كَيْ وَهْ بِيَارِ تَحِينَ أَوَّلِ حَضْرَتِ بِهِيَ أَنْكُو بَارِ  
چُورِ كَرِ نَظْمِ اَعْدَا رِ وَانْ عَرَاقِ هُوْكَ تَحَى بِسِ جَبِ أَيْكَ صَاحِبِ زَادِ هِيَ بَارِ كَا  
خِيَالِ هَوْتَا هُوْكَ تَوْكَ كَيْ حَالِ هَوْتَا هُوْكَ أَوَّلِ وَهْ مَرِيضَةُ بِهِيَ اِجْنِي بِرِ زَرْكَوَا  
بَاوْ كَرِ سَبِ وَرِ وَرِ رَوَا كَرِ تَحِينَ نَعَى اِكْسِيرِ الْعِبَادَاتِ عَنْ بَعْضِ  
كُتُبِ الْمُقْتَلِ كَانَتْ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَيْتِ سَمِي فَاطِمَةُ  
وَكَانَتْ حِينَ خُرُوجِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ مَرِيضَةً جَعَلَهَا عِنْدَ امْرِئٍ سَلَكِ  
چُورِ اِكْسِيرِ الْعِبَادَاتِ مِنْ بَعْضِ كُتُبِ مَقَاتِلِ مَنْقُولِ هِيَ كَيْ جَنَابِ



امام حسین علیہ السلام کی ایک صاحبزادی تھیں کہ نام اُلکا فاطمہ تھا اور جب حضرت مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے تو وہ صاحبزادی بیاہ تھیں اسوقت حضرت اُن مریضہ کو اپنی جدہ ماجدہ جناب ام سلمہ کے پاس جمود کئے تھے وَكَانَتْ كُلُّ يَوْمٍ تَجِيُّ خَلْفَ الْبَابِ لَعَلَّهَا تَجِدُ مَنْ كَانَ لَهُ إِطْلَاقٌ بِحَالٍ وَالِدِهَا پس اسدن سے اُن صاحبزادی کا یہ معمول تھا کہ ہر روز عقب دروازہ آتی تھیں کہ شاید کوئی شخص ایسا وارد ہو کہ اُسکو حال حضرت کا معلوم ہو تاکہ اُس سے خبر دریافت کریں فَلَمَّا طَالَ زَمَانٌ الْفِرَاقِ وَلَمْ يَصِلِ الْخَبَرُ مِنْ وَالِدِهَا اشْتَغَلَتْ بِالْبُكَاءِ وَتَرَكَتْ عَلَيْهَا الْأَحْزَانَ پس جب زمانہ بیت گذرا اور کچھ خبر حضرت کی نہ آئی تو اُس صاحبزادی کو حزن و ملال بشت لاحق ہوا اور بہت گریہ وزاری کیا وَكَتَبَتْ كِتَابَةً لِوَالِدِهَا وَبَيَّتْ فِيهَا حَالَهَا فَلَمَّا فَرَغَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا وَاشْتَغَلَتْ بِالتَّوَجُّعِ وَالْبُكَاءِ لِفِرْقَانِهَا وَغَيْرِهِ پس اُس مریضہ ایک عرضی حضرت کی خدمت میں لکھی اور اُس میں اپنا حال پر ملال سندج کیا اور فراق میں اپنے بدر بزرگوار اور اقربا کے نالہ وزاری شروع کی کیونکہ مومنین تصور کیجئے کہ جب اُس مریضہ کو خیال مفارقت جناب عباس اور علی اکبر اور علی اصغر اور شاہزادہ قاسم اور عبداللہ کا ہوتا ہوگا تو دل پرورد پر کیا صدمہ گذرنا ہوگا اور جب اپنی چھو بھیتوں اور بہنوئوں کو یاد کرتی ہوگی تو کیا حال ہوتا ہوگا کیونکہ فراق و بیدائی اقربا اور احباب کی بھی سخت ترین مصیبت ہے فَإِذَا أَعْرَاجُ سَمِيعِ بُكَائِهَا فَتَأَثَّرَ

مِنْ بَيْنَ أَهْلِ بَيْتِكَ سَاعَةً ثُمَّ كَلِمَاتُ الْبَيِّنَاتِ بَيَّنَّتْ الْإِسْلَامَ وَبَيَّنَّتْ هَاجِرًا  
 فَرَأَاهُ نَاكَاهُ بِأَوَّلِ عَرَابِيٍّ نَسَبِيٍّ أَوْ وَهْدَانَهُ حَزِينٍ وَبُرْدٍ وَ  
 سُنَّةٍ بَيْتِ غَمٍّ وَبَلَدٍ أَوَّلِ سَاعَةٍ تَكْرِيماً وَبَيَّنَّتْ الْإِسْلَامَ وَبَيَّنَّتْ هَاجِرًا  
 بِرَبِّهِ رُوِيَ عَنْهُ فِي قَدَحٍ بِصَوْتِ عَالٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
 أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ وَصَعِدَنَ الرِّسَالَةَ أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ  
 أُرِيدُ الزَّوْجَ إِلَى كَرِّ الْفَضْلِ نَكْحًا حَاجَةً بِسْ أَسْ عَرَابِيٍّ  
 بِأَوَّلِ بَلَدٍ نَدَاكَ سَلَامٌ بِأَوَّلِ بَيْتِ نَبِيِّتٍ أَوْ رَمَدَنَ رَسَا  
 مِنْ أَيْكٍ مَوْحَرَاتٍ مِنْ بَنِي أَوَّلِ بَلَدٍ نَدَاكَ سَلَامٌ بِأَوَّلِ بَيْتِ نَبِيِّتٍ  
 أَيْكٍ كَوْنِي حَاجَةً بِبَنِي نَدَاكَ سَلَامٌ بِأَوَّلِ بَيْتِ نَبِيِّتٍ  
 الْبَابِ وَرَدَتْ جَوَابَ سَلَامِهِ بِسْ حَبِيبٍ صَدَاقُ طَمَعٍ نَسَبِيٍّ  
 وَرَوَاهُ تَشْرِيفُ الْإِيمَانِ أَوْ جَوَابَ سَلَامِ أَسْ عَرَابِيٍّ كَوْنِي حَاجَةً  
 يَا عَرَابِيٍّ أَنَا بَيْتُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَنَاهُ لَمَّا عَزَمَ إِلَى كَرِّ الْفَضْلِ  
 كُنْتُ مَرِيضَةً فَكُنِيَ أَلِيَّ جَدَّتِي أُمِّ سَلَمَةَ وَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ  
 أَوْ قَرَأَ مَا كَلَّمَ عَرَابِيٍّ مِنْ بَنِي مَعْنٍ فَرَزَنَ رَسُولِ الْغَالِبِينَ أَمَامَ حُسَيْنٍ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كَلَّمَ حَبِيبَ نَسَبِيٍّ نَدَاكَ سَلَامٌ بِأَوَّلِ بَلَدٍ نَدَاكَ سَلَامٌ بِأَوَّلِ بَيْتِ نَبِيِّتٍ  
 بِسْ مِيرِي جَدَّةَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ جَنَابِ رَسُولِ خَدَائِكَ سِيرُ فَرَسٍ  
 فَلَانٌ لَوْ بَقِيَ لَيْ طَاقَةٌ مِنْ هِجْرَانِهِ وَكُنْتُ كِتَابَةً وَأُرِيدُ مِنْ  
 لَوْ حَبِيبُ الْكِبَرِ آوَابُ مَجْهَدٍ طَاقَتِ فَرَاقُ أَوْ رَمَدَنَ أَلِيَّ حَضْرَتِ



باقی نہیں رہی بس تین سہ ایک عرصہ اپنا پر پر کہ ارکولگیا ہی ور چاہتی ہو  
 کہ کر لی شخص کر لیا کا جانو الیہ۔ لے کر تارہ حضرت کی خدمت میں اسکا  
 بچا سے قاتل ہوا اے سراسر منہ بٹنے پورے اربع شرار وقت  
 انکار بیلہ کی کر لیا گیا ایک پس یہ سکرش اور الیہ راجط  
 اسس ثابتر دی سے لیلیا اور ر۔ اٹھ ہوا مارا فوس کہ وہ پرو زما شور  
 حالت ینگ و قتال میں روز تراسر ہوا اور وہ غلہ شریک وہیں  
 ذلت فوجا و حلقہ عے مضبوط نہا ایک بگاڑ شدید بد آئو جائے اور اسکا  
 وقراہا الحق فبکین لکھا ستدیا پس حضرت نے اس کا اور  
 جب انکے مسنون پر مضامین ہوئے تویشہ تہر و سدا اور اسے مل گیا  
 پاس تشریف لائے اور انکو وہ نامہ پڑ کے سٹھا دیا سو فست وہ سر پہ  
 مخدرات عصمت زار زار رہے تہر و میں آہ آہ اس وقت تصویر پر لکھا  
 اہل حرم کی آنکھوں میں بھر گئی ہوگی و لکھو یظہر حال الاخر ان کے  
 ملک کا و بشرآ و صہار شہید ائمہ لہ راوی کسا ہی پس حال اسس  
 عربی کا معلوم ہوا کہ وہ انسان تھا یا ملک شہید بھی ہوا یا نہیں اور  
 ملا آقا درندی علیہ الرحمہ وغیرہ اس مقام پر لکھتے ہیں کہ بعد اسکے  
 مظلوم کر بلا مرکز میدان قتال میں تشریف لائے اور آواز بجا دیا ورتنا  
 بنا براتما محبت کے باند کی اسوقت ایک فوج کثیر جنوت کی ماحضر خدمت  
 بارکت ہوئی اور سلام کر کے ان حضرت سے طالب اجازت ہوا  
 ہوئی مظلوم کر بلائے انکو اجازت نہ دی اور فوراً رخصت کیا بعد اسے

قوج ماما کہ حاضر ہوئی اور طالب اجازت جہاد ہوئی حضرت نے اُنکو بھی اجازت  
 نہ دی اور رخصت کیا اور باشتیاق ملاقات پر وردگار خود بنفس تعین مشغول  
 جہاد ہوئے اور کئی ہزار اہل کوفہ و شام کو قتل کیا اور خود بھی وہ جناب  
 مجروح ہوئے آخر کار اُن اشقیانے ہر طرف سے اُس امام ابرار کو گھیر لیا  
 اور تیرا اور نیزہ اور تلوار و پتھر سے زخمی کر کے کبکال ظلم و ستم ذوا بحتاح سے  
 زمین پر گرا دیا اُسوقت لشکر اعدا سے آواز قد قتل الحسینؑ کی بلند ہوئی  
 اور شمر لعین خنجر بکف آہو نجا ہاے افسوس اب کس زبان سے بیان کروں  
 کہ اُس بیرجم نے کیا ظلم و ستم کیا آہ آہ پس بعد ایک ساعت کے جبریلؑ  
 بکارے اَلَا قَتَلَ الْحُسَيْنَ بِكْرَ الْاَخِ ذِي الْحُسَيْنِ بِكْرَ الْاَخِ اَهْلِ  
 السَّامَانِ وَ زَمِيْنِ اَگاہ ہو کہ امام حسینؑ زمین کربلا پر قتل کیے گئے اور فرزند  
 رسول الثقلین زمین نینوئے پر شذ لب ذبح کیے گئے آہ آہ جب یہ آواز  
 محدرات عصمت نے سنی تو بیتا بانه طرف مقتل کے گریان و نالان ہو پڑا  
 روانہ ہوئیں افسوس دیکھا کہ سراق قدس فرزند رسولؐ کا نیزہ پر  
 بلند کیا ہی اور خون حلق پریدہ سے ٹپک رہا ہی جہاں نجمہ عمید بن مسلم کہتا ہی  
 کہ اُسوقت جناب زینبؑ فریاد کرتی تھیں اور کہتی تھیں یا رب  
 مَنْ شَيْبَتْهُ نَقَطٌ رِيَالِيٍّ مَاءٍ فِدَا هُوَ ابٌ مِثْرَ اس مقتول و  
 مذبوح پر کہ جسکی ریش اقدس سے خون ٹپکتا ہی اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ  
 عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَتَمَّ  
 مُقْلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۛ



## مجلس چل و ششم

فِي الْمُنْتَقِبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ  
يَوْمٍ وَدَخَلَ فِيهِ ابْنُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَجَلَسَا  
إِلَى جَانِبِيهِ مُنْتَقِبًا مِنْ جَنَابِ أُمِّ سَلَمَةَ سَعَى تَقُولُ بِرَكَةٍ فَرَمَا يَا أُنْ مَعْلُومِي  
كَلَامَ مَرْتَبَةِ جَنَابِ رَسُولِ خَدَامِ مِيرِ كَمَرِ مَن تَشْرِيفِ لَائِي أَوْ سَاتِحِي  
أَسْ جَنَابِ كَلَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَعِي وَاعْلُ مَعِي أَوْ مَعِي وَبَارِ حَضْرَتِ  
بِئْرِي كَلَامَ فَاحْذَ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ رُكْبَتِيهِ الْيَمْنَى وَالْحُسَيْنَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ رُكْبَتِيهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ يُقْبِلُ هَذَا تَارَةً  
وَهَذَا أُخْرَى وَإِذَا ابْنُ بَرِئِلَ قَدْ نَزَلَ بَسَ حَضْرَتِ نِي أَمَامِ حُسَيْنِ كَلَامِ  
وَابْنِ زَانُو بَرِ أَوْ رَامَامِ حُسَيْنِ كَلَامِ زَانُو بِرِجَالِيَا أَوْ كَلَامِ ابْنِ صَاخِرِ  
كَلَامِ بُوَسَ لِيَتِي تَحِي أَوْ كَلَامِ دُوسَرِي كَلَامِ بُوَسَ لِيَتِي تَحِي أَوْ بَارِ كَلَامِ  
كَلَامِ ابْنِ بَرِئِلَ أَيْنِ نَازِلِ بُوَسَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ كَتَبْتَ  
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا  
رُكْبَتَا نَفْسِي مِنَ الدُّنْيَا وَتُرْتَا عَيْنِي أَوْ عَرَضِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
بِرَأْسِي أَبِ حُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ كَلَامِ دُوسَرِي رُكْبَتِيهِ حَضْرَتِ نِي  
فَرَمَا يَا كَلَامِ كَلَامِ دُوسَرِي رُكْبَتِيهِ كَلَامِ دُوسَرِي رُكْبَتِيهِ حَضْرَتِ نِي  
زَنَدِ كَلَامِ أَوْ رَامَامِ حُسَيْنِ كَلَامِ زَانُو بِرِجَالِيَا أَوْ كَلَامِ ابْنِ صَاخِرِ  
اللَّهُ ﷻ قَدْ حَكَمَ عَلَيْهِمَا أَنَّ الْحَسَنَ يَمُوتُ مَكْمُومًا وَالْحُسَيْنَ  
يَمُوتُ مَذْمُومًا بِسَبْرِ بَرِئِلَ نِي عَرَضِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ مَشِيَّتِي بِرِجَالِيَا

یون گزرا ہو کہ امام سن زہر سے شہید ہوا اور امام حسینؑ تلوار سے قتل  
ہوا۔ **وَإِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً مَّسْتَجِبَةً فَإِنَّ يَتَذَكَّرُ كَأَنَّهُ دَعْوَتُكَ**  
**يُؤَدِّيكَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَإِذَا دَعَا اللَّهَ تَعَالَى**  
**أَلَّا يُسَلِّمَ لِمَا مِنْ أَلَيْسَ وَالثَّقَلَيْنِ** اور ہر نبی کی دعا مستجاب ہو جائے گی  
اگر چاہیں تو اپنے دونوں فرزند حسینؑ کے لیے دعا فرمائیں کہ حق سبحانہ  
تعالیٰ انکو مصیبت زہر و قتل سے نجات دے۔ **وَإِنَّ يَتَذَكَّرُ كَأَنَّهُ**  
**مُضِيبُهُ مَا ذَخِيرَتَاكَ لِمَصْدَاقٍ مِنْ أَصْنَانِ يَوْمَ إِذْ يَأْتِيهِمْ** اور اگر آپ  
جہان تو مصیبت ان دونوں کی ذخیرہ شفاعت ہو واسطے گنہگار ان  
است کے بروز قیامت **فَقَالَ اللَّهُ يَا أَخِي جَبْرِئِيلُ أَنْتَ رَاضٍ بِمَا**  
**رَبِّيَ لَا أُرِيدُ إِلَّا مَا يُرِيدُ وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ دَعْوَتِي**  
**ذَخِيرَةً لِنَفْعَائِي فِي الْعَصَاةِ مِنْ أَصْنَانِ فَمَا يَشَاءُ**  
پس حضرت نے فرمایا کہ اے جبریلؑ میں تم قضا و قدر الہی پر راضی  
ہوں اور جو پروردگار میرا ارادہ کرنا ہی اس امر کو میں بھی اختیار  
کرنا ہوں یہ امر مجھے محبوب ہے کہ میری دعا ذخیرہ ہو واسطے شفاعت  
گنہگار ان است میری کے اور میرے ان دونوں فرزندوں کے  
بار میں جاری ہو جاوے وہ امر جو شیت ایزدی میں گذرا ہے  
اللہ اکبر مومنین یہ خیال تھا ان حضرت کو اپنی است کا مگر افسوس  
بہار افسوس کہ بعد جناب رسول خدا ص کے اشیائے است نے  
ایک صاحبزادے کو زہر دے شہید کیا اور دوسرے شاعر کے



مہمان بلا کر صحرائے کربلا میں پایا سا فریج کیا ہے۔ **الْمُنْتَحَبُ عَنِ الصَّادِقِ**  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ لَمَّا اَلْفَى الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ وَغُرْبَيْنِ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَامَتِ الْحَرْبُ اَنْزَلَ اللّٰهُ  
 النَّصْرَ حَتّٰى رَفَرَافَتْ عَمَّالُ رَاسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِزَانِحَةٍ  
 مُنْتَحَبٍ وَغَيْرِهِ مِّنْ جَنَابِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سے منقول ہے کہ منہر یا  
 اُن حضرت نے کہ سنا میں نے اپنے پدر بزرگوار سے کہ وہ حضرت فرماتے  
 کہ جب روز عاشورا میرے بڑے مظلوم امام حسین علیہ السلام اور عمر سعد سے  
 ملاقات ہوئی اور لڑائی قرار پائی اُس وقت حق سبحانہ تعالیٰ نے امام حسین  
 علیہ السلام پر نصرت کو نازل کیا اور اس درجہ قریب بھی نصرت نہ دے  
 اُن حضرت سے جیسے طائر قریب سر کیلے اُڑتا ہو تَوَخَّيْتُ بَيْنَ النَّصْرِ  
 عَلَيَّ اَعْدَائِهِ وَبَيْنَ لِقَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللّٰهِ بِحَقِّ بَيِّنَةٍ  
 تَعَالٰى نے اُن حضرت کو اختیار دیا کہ جا ہو نصرت کو اختیار کرو اور  
 جا ہو ہماری ملاقات کو اختیار کرو پس حضرت نے عباس علیہ السلام کو اختیار  
 کر کے پہلے اعدا پر اتنا محبت کیا جتنا چاہے سو ف اور محرق القلوب سب میں  
 منقول ہے کہ حضرت نے باواز بند فرمایا اے اہل کوفہ و شام تم میں سے میری  
 خدا کی کیا جتا مجھ میرے جناب رسول خدا اور اہل کرامی میری قائم  
 زہرا نہیں ہیں اُن اعدائے جواب دیا کہ ہم خوب واقف ہیں کہ حد  
 امجد آگے رسول خدا اور مان آئی فاطمہ زہرا میں چھ فرمایا اے مجھ  
 قسم ہر خدا کی کیا پدر بزرگوار میرے علی مرتضیٰ اور نانی میری خدیجہ

نہیں ہیں اور بڑھاپے کے جوہر طیار اور حمزہ سید الشہداء اور عقیل بن ابیطالب  
 نہیں ہیں ان اشقیائے جواب دیا کہ اے حسین ہم خوب جانتے ہیں کہ باپ  
 آپ کے نلی بن ابیطالب ہیں اور حمزہ آپ کی خدیجہ کبریٰ زوہد رسول خدا ہیں  
 اور چچا آپ کے جعفر و حمزہ اور عقیل بن حضرت نے فرمایا جب تم میری شرفیت  
 حسب و نسب سے واقف ہو تو پھر کسے مجھ پر تشذیب کے قتل پر آمادہ ہو  
 بعد اسکے اس حجت خدا نے بنا براتمام عبت کے فرمایا کہ اے اہل کوفہ و  
 شام کیا تم نہیں پہچانتے ہو یہ عامر رسول خدا کا جو میرے سر پر ہے اور یہ  
 زہ انکی جو میرے بدن میں ہے اور یہ ذوالفقار ان حضرت کی جو میرے  
 پدر بزرگوار کو بروز جناب احمد رحمت فرمائی تھی جو میں نے حاکم کی ہے  
 اور یہ ذوالجناح ان حضرت کا سپہر میں سوار ہوا ہے پس پہچانو اور  
 دیکھو کہ یہ سب تبرکات مجھے بطور میراث کے ملے ہیں اللہ اکبر و منیر  
 جناب رسول خدا کے زمانہ میں کیسی شوکت اور عظمت و صولت اسلام  
 تھی یا کیا یہ انقلاب ہوا کہ فرزند رسول کے قتل پر اشقیائے امت  
 مستعد ہوئے اور وصیت ان حضرت کی اپنی عترت کے بار میں بالکل  
 فراہوش کر دی اور اکثر ان سب اشیاء کو بھی پہچانتے تھے باوجود  
 اسکے اپنے عناد پر مصر رہے اور اپنے دیرینہ کو ظاہر کیا و قَالَ الْوَاقِدِيُّ  
 وَهَذَا مِنْ مَحَبَّتِ مَنَّا رَأَاهُمُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُصْبِرِينَ عَلَى قَتْلِهِ  
 أَخَذَ الْمُصْحَفَ وَنَشَرَهُ وَنَادَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ  
 جَدِّ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ چنانچہ واقدی اور شام بن محمد نے یوں روایت



کی ہی کہ سب امام حسین علیہ السلام تھے اُن اشقیا کو اپنے قتل پر مصرایا تو  
 اسوقت حضرت نے قرآن مجید اپنے دست مبارک میں لیا اور اُسکو  
 کھولا اور اُن اعدا کو آواز دی اور فرمایا کہ اے اہل کوفہ و شام و ریان  
 ہمارے اور تمہارے یہ کتاب اللہ اور سنت میرے خدا محمد رسول خدا کی ہی  
 يَا قَوْمِ مِيرِ سَيَحْلُوْنَ دَرِي السُّ اِنَّ يَنْتِ بَيْتِكُمْ اَوَّلَكُمْ يَبْلُغُكُمْ قَوْلُ حَدِي  
 فِي دَخِي اَخِي هَذَا اِنْ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَي قَوْمِ اعدا میرے  
 خون ناحق کو کیلے حلال جانتے ہو کیا میں نواسا تمہارے پیغمبر کا نہیں ہوں  
 کیا تم نے نہیں سنا ہی کہ جد بزرگوار میرے جناب رسول خدا ۱۲ میرے اور میرے  
 بھائی کے حق میں فرماتے تھے کہ یہ دونوں فرزند میرے سردار ہیں جو انانہ  
 اہل جنت کے قَاتِلُكُمْ تَصَدِّقُوْنِي فَاَسْأَلُكُمْ اَجَارًا وَزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ  
 وَابَا سَعِيدٍ اِنْ اَلْحَدَّثَ رَأَيْتُمْ وَاللّٰهُ مَا تَعْمَدُتْ كِذْبًا مِّنْذُ عَلِمْتُ اَنَّ  
 اللّٰهَ يَمَقُّتْ اَهْلَهُ وَمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِنَّ بَنِي عَلِيٍّ رَءِى  
 فَيْكُمْ وَكَافِي غَيْرُكُمْ بَسْ اِذَا تَكَلَّمُوا يَقِيْنُ اس امر کا نہیں ہی تو پوچھو جاو  
 انصاری اور زید بن ارقم اور ابو سعید خدری سے کہ یہ سب اس حدیث سے  
 واقف ہیں اور جناب رسول خدا ص سے خود سنا ہی قسم بخدا کبھی میں عمداً  
 مرکب کذب و دروغ کا نہیں ہوا جیسے مجھے یقین معلوم ہوا ہی کہ حق  
 سبحانہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہی کا ذبوں کو اور اتنا الناس آگاہ ہو کہ شرق  
 سے مغرب تک عرب و عجم میں کوئی فرزند رسول سوا میرے نہیں ہے  
 آہ مؤمنین کس کس طرح سے حضرت نے امام محبت فرمایا مگر افسوس

ہزار افسوس وہ استغیا اپنے عناد پر ضرر ہے باوجودیکہ سب مہانتے تھے کہ یہ فرزند  
 رسول حجت خدا ہیں ہاں افسوس کیا وقت مصیبت تھا مظلوم کر بلا پر کہ  
 اعدا کو حیرات سخت کلامی کی ہوئی فقال الشمر لعنه الله الساعة ترد  
 الهاویة فقال الحسين عليه السلام الله اكبر اخبرني جدی  
 رسول الله كان كذبا ولغ دماء اهل بيته ولا اخالك الايات  
 چنانچہ شمر لعین نے ذکر باویہ کیا جسکا وہ خود الملق تھا یہ سنکر امام حسین  
 علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر مجھے فیروز دی ہی میرے جد بزرگوار جناب رسول  
 مختار نے کہ گویا ایک کلب ہی وہ میرے اہل بیت کا خون پیتا ہی اور مجھے  
 گمان ہی کہ وہ سوا تیرے اور کوئی نہیں ہی فقال الشمر لعنه الله انك  
 عبد الله على حرف ان كنت اذ ربي ما تقول بس شمر ملعون  
 یہ سنکر کہا کہ میں بغا ط عبادت خدا کروں اگر سمجھا ہوں کہ آپ کیا کہتے  
 یعنی وہ شقی کتا ہی ای فرزند فاطمہ میں نہایت سمجھتا کہ آپ کیا کہتے ہیں دیکھ  
 ان الحسين عليه السلام اقبل الى عمر بن سعد لعنه الله وقال  
 له اخيرك في ثلث خصال قال وما هي فقال تتركني حتى ارجع  
 الى المدينة الى حد مرحبتي رسول الله العرش متجنب وغيره  
 سنقول ہی کہ جد شما دت اپنے اصحاب اور قریبا کے جناب امام حسین علیہ السلام  
 متوجہ ہو بے طرف این سعد ملعون کے اور فرمایا کہ او عمر سعد میں میں امرو  
 تجھے اختیار دیتا ہوں جسے چاہے پسند کر اس شقی نے عرصن کیا وہ کیا ہیں  
 حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو چھوڑ دے تا میں مدینہ اپنے نانا کے روضہ کی طرف



مراجعت کروں دے نفی اخراۃ قال تدعونہ امضی الی بعض النعمان  
 فاذنب بسیفی عن حرم رسول اللہ قال مائے الی ذلک سبیل  
 اور بنابر دوسری روایت کے حضرت نے فرمایا جسے چھوڑ دے کہ میں کسی  
 سرحد میں جاؤں اور وہاں حرم رسول کی حفاظت کیا کروں یہ سنکر  
 عمر سعد نے جواب دیا یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ میں آپ کو جانے دوں قتال  
 اسقونے شریکۃ من الماء فقد نشفت کیدے من الظلم فقال  
 ولا الی الثانیۃ سبیل بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ اے ابن سعد اگر  
 یہ تصور نہیں ہے تو پھر تھوڑا سا پانی مجھے بلا دے کہ شدت تشنگی سے جا میرا  
 کہا اب ہوا اس بیماری نے جواب دیا یہ بھی ہرگز ممکن نہیں ہے کہ میں آپ کو  
 پانی بلا دوں قال وان کان لا بد من قتلی فلیبرز الی رجل  
 بعد رجل فقال ذلک لک بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ اگر قتل میرا  
 ضروری ہو تو پھر مجھ پر تشدد سے ایک ایک شخص روئے کو آئے یہ سنکر  
 اس ملعون نے کہا کہ ہاں یہ ہو سکتا ہے کیونکہ مومنین تصور تو کیجیے  
 کہ اس قول پر ان اشقیائے وفا کی یا نہیں آہ آہ ان مصیبتوں کو  
 حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں فسارعوک القتال  
 وعاجاوک الذال اوجیہ نظام میں جلدی کی اس قوم اعدائے  
 رافی میں آپ اور جلد جا ہا کہ آپ جنگ و جدال کرین ورسقوک  
 بالتھام والتبالی اور مثل باران کے آپ پر نیزہ و تیر برسائے  
 وبسطوا الیک الکف الاضطلام اور ان اشقیائے باطلہ ظلم و ستم

آپ کی طرف کشادہ کیے وَاَنْتَ مُقَدِّمٌ فِي الْمَبَوَّاتِ وَتَحْتَمِلُ لِلْاَذْيَاتِ  
 اور آپ اُن اعدا پر دلیری اور حمیت و غیرت میں سابق رہے یہاں تک  
 کہ گرد و غبار کا رزار میں درائے اور اپنے بڑی بڑی اذیتوں کا تحمل کیا  
 قَدْ عَجَبْتُ مِنْ صَبْرِكَ مَلَايَكَةُ السَّمَوَاتِ فَاَحَدُ قَوَائِمٍ مِنْ كُلِّ  
 الْمَجَاهِدَاتِ اَوْ جَدِّ مَظْلُومٍ حَقِيقِ اَبْنِ اِيَّاصِيرٍ وَتَحْمِلُ كَيْدَ مَلَايِكَةِ السَّمَوَاتِ  
 آپ کے صبر سے تعجب کیا پس اعدائے دین نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا  
 وَكَوْنُكَ لَكَ نَاصِرٌ وَاَنْتَ مُتَحَسِّبٌ صَابِرٌ اور آپ کا کوئی ناصر و مددگار  
 باقی نہ رہا تھا اور آپ راضی برضا رہے اور صبر کیا تَنْزِيلٌ عَنْ نِسْوَاتِ  
 وَاَوْلَادِكَ حَتَّى نَكْسُوكَ عَنْ جَوَادِكَ آپ دفع کرتے رہے اُن اشقیاء کو  
 اپنے اہل حرم اور اولاد سے یہاں تک کہ اُن اعدائے آپ کو زخمی کر کے  
 ذرا جناح سے نئے کے پھل گرا دیا فَهَوَيْتَ اِلَى الْاَرْضِ جَبْرِيئُلاً  
 نَطَّأَكَ الْخَيُولُ بِجَوَافِرِهَا وَتَعَلَّوْكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاقِرِهَا پس اوجہ  
 مظلوم آپ کثرتِ زخموں سے ناتواں ہو کر زمین پر تشریف لائے  
 اور گھوڑے اپنے سمون سے بے ادبی کرتے تھے اور وہ اشقیاء تلواریں  
 کھینچے ہوئے آپ کے قتل کرنے پر نونے پڑتے تھے قَدْ رَشِمَ لِمَوْتِ جَبِيَّتِكَ  
 وَاحْتَلَكَنْتَ بِالْاَلْبِيَاضِ وَالْاَسْبَاطِ شِمَالُكَ وَمِيمَنُكَ اِهْ اَهْ اَهْ اَهْ  
 آپ کی بیانی النور پر عرقِ موت کا آگیا تھا اور اُس حالتِ اِذَا مَيَّنَ اَب  
 کبھی دست و پا ہائے اظہر میٹ لیتے تھے اور کبھی پھیلا دیتے تھے اور  
 کبھی آبِ داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف کو وٹ لیتے تھے اور کبھی



اس رگ گرم پر آبوراحت نہ ملتی تھی اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس چہل و پنجم

فِي الْخَرَائِجِ اِنْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ قَاعِدًا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَحَوْلَ  
 اَصْحَابِهِ خَرَجَ مِنْ مَسْجِدِهِ بِكَتَابِ امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه  
 السلام مسجد كوفه من كوفه ثم اورد ان حضرت کے اصحاب حاضر تھے  
 قَاعِدًا اَنَا لَتَعْجَبُ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا اِنِّي فِيْ اَيِّدِيْ هُوَ كَلَامُ الْقَوْمِ  
 وَلَيْسَتْ عِنْدَ كَوْمٍ فَقَالَ اَتُرَوْنَ اَنَا زَيْدُ الدُّنْيَا فَلَا تُعْطَاهَا بِسِ  
 اصحاب نے خدمت باسعادت ان حضرت میں عرض کی کہ یا امیر المؤمنین  
 یہی نہایت تعجب ہی اس دنیا سے کہ ہاتھ میں اس قوم اعدا بنی اس کے  
 اور آپ اس نہیں ہی یہ سنا حضرت نے فرمایا کہ آیا تم دیکھتے ہو کہ میں دنیا کو  
 چاہتا ہوں اور وہ مجھے نہیں ملتی ہُوَ تَوَقَّعْ قَبْضًا مِنْ حَصَّةِ الْمَسْجِدِ  
 فَضْطَحَهَا فِيْ كِفِّهِ ثُمَّ قَفَّتْ كَفَّتْ عَنْهَا وَاِذَا هِيَ جَوَاهِرٌ تَلْعُ وَتَزْهَرُ بِسِ  
 فرما کے ٹھنی میں سنگریز سے مسجد کے اٹھائے اور کف دست اپنا تید کر لیا پھر  
 ہاتھ کھول دیا تو وہ سب سنگریز سے جو ابرو ہو گئے تھے اور تابان و درخشا  
 تھے فَقَالَ مَا هَذِهِ فَظَنَرْنَا فَوَجَدْنَا اجودَ الْجَوَاهِرِ بِسِ حضرت نے  
 فرمایا دیکھو یہ کیا ہو پس ہنسے دیکھا کہ وہ عمدہ ترین جو ابرو ہیں فَقَالَ لَوْ  
 رَدَّ نَا الدُّنْيَا لَكَانَتْ لَنَا وَلَكِنْ لَا زَيْدُهَا بِسِ حضرت نے فرمایا کہ  
 اگر ہم طالب دنیا ہوتے تو وہ ہمارے ہی لیے ہوتی لیکن ہم اُس کے طالب نہیں  
 نہیں ہیں ثُمَّ رَمَى الْجَوَاهِرَ مِنْ كِفِّهِ فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ حَصَّةً

یہ فرما کر وہ جو اس پر دست مبارک سے پھینک دیے پس وہ جیسے سنگریزے تھے  
 ویسے ہی ہو گئے حضرات ہی قدرت و دستگاہ و درگاہ الہی میں ہر امام کو  
 حاصل ہر دو دعوے الطوسی عن الصادق علیہ السلام اِنَّهُ قَالَ  
 اِنَّ امْرَاةً كَانَتْ تَطُوفُ وَخَلْفَهَا رَجُلٌ جَنَانٌ شَيْخٌ طَوْسِي عَلَيْهِ الرِّجْمُ  
 بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک عورت  
 طواف خانہ کعبہ میں مشغول تھی اور ایک مرد بھی پیچھے اسکے مصروف  
 طواف تھا فَأَخْرَجَتْ ذِرَاعَهَا فَرَفَعَتْ يَدَهَا وَوَضَعَهَا عَلَى ذِرَاعِهِ  
 فَأَبَتْ اللَّهُ تَعَالَى يَدَهُ عَلَى ذِرَاعِهَا پس حالت طواف میں اس  
 عورت نے ہاتھ اپنا باہر نکالا بھروسہ اسکے اُس مرد کو اُس کی طرف رغبت  
 ہوئی اور ہاتھ اپنا ساق دست پر اسکے رکھ دیا سر دست بقدرت خدا  
 ہاتھ اُس مرد کا ساق دست سے اُس عورت کے واسطے عبرت خالق کے  
 ایسا وصل ہوا کہ ہر چند جاہل اُس مرد نے جدا ہو مگر کی طرح ہاتھ اُس کا  
 اُس سے جدا نہوا حتیٰ قَطَعَا الطَّوَّافَ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَارْتَسَلُوا  
 اِلَى الْاَمِيرِ فَارْتَسَلُوا اِلَى الْفُقَهَاءِ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ اقْطَعُوا يَدَهُ  
 پس دونوں طواف سے دست بردار ہوئے اور خلق کثیر گروا ان کے جمع  
 ہوئی آخر کار ماکہ شہر تک لیکے آئے ان کو سپرد بفتہا و علمائے ماکہ کیا ان کو  
 علم دیا کہ ہاتھ اُس مرد کا کاٹنا چاہیے کہ اُس سے امرنا مشروع و قروع  
 آیا ہوا فقال الْاَمِيرُ هُنَا مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَوا نَعَمْ الْحَسَنُ  
 بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَدْ مَرَّ اللَّيْلَةُ بِسِ حَاكِمٍ نَعَمْ يَكُونُ فَيَكُونُ  
 بَنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَدْ مَرَّ اللَّيْلَةُ بِسِ حَاكِمٍ نَعَمْ يَكُونُ فَيَكُونُ



ناپسند کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ آیا کوئی بزرگوار اولاد رسول مختار سے بھی یہاں  
 دار دہن لوگوں نے کہا کہ ہاں آج ہی شکوہ فرزند رسول انقاہین جناب امام حسینؑ  
 ولید منظر العجایب علی بن ابیطالب علیہما السلام واسطے حج کے تشریف لائے ہیں  
 فَارْسَلْ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ وَقَالَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ انْظُرْ إِلَى هَذِهِ وَاحْكُمْ فِيهَا  
 یہ شکر اس حاکم نے کیونکہ دستِ یسار دستِ آن حضرت میں روانہ کیا اور اپنے  
 پاس بلا یا جب حضرت تشریف فرما ہوئے اس حاکم نے تمام حال اس عورت  
 و مرد اور فتوے فقہاء کا بیان کیا اور عرض کی کہ یا بن رسول اللہ آپ اس  
 امر میں کچھ ارشاد فرما دین کہ تا مطابق اسکے عمل میں آوے فَسَمِعَ الْحُسَيْنُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مَذْيَاكَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَمَكَتْ  
 طَوِيلًا يَدْعُو اللَّهَ تَتَوَجَّأُ إِلَيْهِمَا وَخَلَصَ يَدَا مِنْ يَدَاهَا شَكَرًا مِمَّنْ نَزَلَتْ  
 اُس وقت رو بہ قبلہ ہو کر دست حق پرست اپنے پرگاہِ اعدیت بند کیے اور  
 دیر تک بتاب باری میں دعا کی اور بعد اسکے اس مرد و عورت کے قریب  
 تشریف لائے اور ہاتھ اس مرد کا ہاتھ سے اس عورت کے چھڑا دیا بشارت  
 اس اعجاز کے شور تکبیر بلند ہوا فَقَالَ الْاَمِيرُ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ هَلِ الْمُعَانِبَةُ  
 لِلرَّجُلِ قَالَ لَا بَلَّسَ حَاكِمُ شَهْرَةَ عَرَضَ كِي كَيْ يَابَنَ رَسُولِ اللَّهِ اَرَأَيْتَ اِنْ شَادَ  
 قَرَامِينَ تَوَاسَ مَرَدًا كَوَسَبِيبَ اَرْتَكَابِ اس امر قبیح کے کچھ نہ اودین حضرت نے  
 فرمایا کہ یہ مستحق سزا کا نہیں جو حضراتِ سنا آپ کہ اس نے کلامِ است  
 صاحبِ اعجاز و کرامات نے دستا سے مبارک اٹھا کر بدرگاہِ اہی دعا کی  
 اور ہاتھ اس عورت و مرد کے چھڑا دیئے اور قطع ہونے سے پہلے یہاں سے

افسوس کیا انقلاب ہی کہ روز عاشورا بعد مغرب کے اُن دست حق پرست پر  
ایک ساربان نمک حرام نے ایک کمر بند کے لیے کیا ظلم و ستم کیا چٹا بچہ بچارا لانا  
اور محرق القلوب میں جمال ملعون سے روایت کی ہو وہ کہتا ہی کہ میں جمال تھا  
جناب امام حسین علیہ السلام کا حبیبے حضرت نے بدینہ نوزہ سے طرف عراق کے  
کوچ فرمایا تھا اور جب حضرت سیاسہ تھارت دو منو ہوئے تھے تو لباس سیر  
سیر و فرماتے تھے میں دیکھتا تھا کہ اُمیدیں ایسا کہ نیا دیا خوب و پر تکلف تھا  
کہ دنیا و ہماک سے اُسکی آنکھیں خیرگی کرتی تھیں مجھے تمنا و آرزو تھی کہ وہ مجھے  
ملجائے غرض کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام وار و صحرا سے کرپا ہوا سے اور  
روز عاشورا مع اصحاب و اقربا دست ظلم و شقیہ کو فہ و شام سے شہید ہوئے  
تو میں ایک مقام میں جمپ رہا تھا فلما جن اللیل خربت من عکائے  
خوابت من یاس المعش کہ یوم الظلمہ و یوم الدار اکلیلا پس جب  
رات ہوئی تو میں اپنے مقام سے نکلا حبیب متعل شہدا میں ہو سچا دلیکا کہ تمام  
نوائی ہی اور وقور نورستہ شب شل روز روشن سے ہی اور لاشما سے شہدا  
زمین پر پر سے میں جمال کہتا ہی کہ بچہ اسوقت وہ کمر بند یاد آیا میں نے کہا  
کہ اسوقت ایش اقدس حضرت کی تلاش کروں اور اُس کمر بند کو لے لوں  
آخر قریب اُن حضرت کے آیا و دیکھا کہ تن بے سر آغشته بخون پڑا ہی اور نور  
اسکا تابان و خوشنات ہی پہچانا میں نے کہی ہی حیدر اطرأس امام مظلوم کا  
او وہ کمر بند اسی طرح زیر عباس میں ہی اُس شقی نے ہاتھ اپنا بڑھایا دیکھا کہ  
شہر سے نہایت سی گرامین لکائی میں پس وہ لعین گرہین کھولنے لگا حضرت



با عجز و دست راست اپنا بڑھا کے ان کے ہاتھ پر رسد یا دھان سے روکتے تھے  
 بہت زور کیا لیکن قرۃ العین کا ہاتھ نہ ہٹا سکا آخر وہ ملعون زبان سے اٹھا  
 کوئی چیز تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ ایک ٹکڑا موار نکلا۔ یہ کاسیدان سے آگیا  
 آداب کس زبان سے بیان کروں کہ اُس لعین نے کس سمت دست حق پرست  
 بند دست سے جدا کیا پھر حضرت نے دست چپ اپنا بڑھا کے ان کے ہاتھ پر  
 رکھ دیا اُس ملعون نے وہ بھی شل دست راست کے نطع کیا آداب اس ظالم و ستم  
 زمین و آسمان کا نہیں لگے اور ایک شور گریہ و زاری کا اُس سیدان میں پیدا  
 ہوا جمال گستاخی کہ حسب یہ شور برپا ہوا میں بدعو اس دیوش ہو گیا کہ جس  
 اپنے تئیں لاشماخ شہدائین گرا دیا تاکہ وہ معلوم کیا میں نے کہ میں مرد مقتدر  
 مع ایک معظیہ کے تشریف لائے اور گروا تک بہت اسی خلقت ہی کہ زمین پر  
 برہو گئی ہی اور ایک بزرگوار انہیں سے پوچھے یا کیا ہے یہ کھینٹ تو فوج  
 ہی پارہ جگر ای حسین فدا ہو تجھ پر چہ تیرا اور پدر و مادر و برادر و خیمہ و گاہ  
 تیرا شہداء بقدرت خدا اور با عجز رسول خدا اٹھ بیٹھے۔ یہ تو قسم اٹھتے  
 آیا اور جواب دیا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا جَدُّ اے اجداد بزرگوار میں حاضر  
 دن میں ظلم کر بلائے اپنے نانا جناب رسول خدا اور اپنے پدر بزرگوار  
 نامرتضیٰ اور اپنی مادر گرامی فاطمہ زہرا اور اپنے بھائی حسن مجتبیٰ علیہ السلام  
 سلام کیا بعد اسکے امام حسین علیہ السلام شدتِ روضہ کے اور عرفی کی  
 جذبہ بزرگوار اس استیجا کرنے مردوں کو ہمارے قتل کیا اور جمال  
 و سال کو ذبح کیا اور عورتوں کو سیر و سفید کیا اور کچھ خاطر و پاس اپنی

قرابت کا ہمارے بارے میں نہ کیا پس یہ شکر وہ جبارون بزرگوار گروہ امام حسین  
علیہ السلام کے روتے تھے اور خون اس شہید راہ خدا کا لیلے کے اپنے ہاتھوں  
اور سینہ پر گتے تھے چنانچہ انوار نعمانیہ میں لکھا ہی کہ اس وقت جناب سیدہ  
یہ نوہ جگر خراش کرتی تھیں اور رو کر فرماتی تھیں

اَلَا يَأْتِي نُوْرَ عَيْنِيْ يَاحُسَيْنَا | اَمِنْ قَطْعِ الْيَسَارِ مَعَ الْيَمِيْنِ

اے نور نظر اے بارہ جگر اے حسین میرے تیرے دو دون ہاتھ کس ظالم ویرم  
قطع کیے اَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

### مجلس چہل و ہشتم

فِي عِلَلِ الشَّرَاحِ عَنْ اَيَّانِ بْنِ تَغْلِبَ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لَآيَةَ عَبْدِ اللهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ لَوْ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ عَلِيٌّ  
وَالشَّرَاحِ مِنْ اَيَّانِ بْنِ تَغْلِبَ سَمِعْتُ يَقُولُ بِرَأْسِهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَيَّانَ بْنِ رُوَاسِ  
قَدِمَتْ بِاسْعَادَتِ جَنَابِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عَرَصٍ كَمَا كَانَتْ اَيَّانَ بْنِ رَسُولِ  
جَنَابِ فَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهَا كَوْزِهَا كَيُونُ كَيْتِي هِيَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لَا تَهْتَكِيْ رَهْصَ لَامِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي التَّهَارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
اَلَيْسَ بِرَأْسِ حَضْرَتِ نَفْسِ فَرَايَا سَبَبِ زَهْرَا كُنْ كَا اُسْ مَعْصُومَةٍ كَوِيْهِ بِرَأْسِ  
مَعْظَمَةٍ كَا مَرَّةٍ وَرَبِّهِ مَرَّتَيْنِ وَاسْطَى جَنَابِ امِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فَا بَرِيْغُو تَا تَحَا فَكَانَ يَزْهَرُ نُورُهُ وَجْهَهَا بَعْدَ صَلَوةِ الْعَدَاةِ وَالنَّاسِ  
فِي فَرَا شَهْرِ فَنِيْدَ خُلُ بَيَاضُ ذَا لَيْلَةِ النُّوْرِ اِلَى الْحَبْرِ اَتَصِفُ بِالْمَدِيْنَةِ  
فَتَبَيَّنَ حَيْطًا كَا مَوْجِئِ مَبِوْقَتِ كَا صَبِيْحِ كَوِ جَنَابِ سَيِّدَةٍ وَاسْطَى نَمَازِ كَا



محرب عبادت میں کھڑی ہوتی تھیں اور لوگ اُس وقت اپنے فریش خواب پر  
سوتے ہوئے تھے اُس وقت ایک نور ایسا پیشانی اقدس اُن محذومہ سے  
ساطع ہوتا تھا کہ تمام گھر مدینہ منورہ کے بسبب چاک اُس نور کے سفید  
اور روشن ہو جاتے تھے اور در و دیوار ہر گھر کے نورانی ہو جاتے تھے  
فَالنَّاسُ يَتَجَبَّوْنَ مِنْ ذَلِكَ فَكَيْسًا لَّوْنَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ فَيُرْسِلُهُمْ  
إِلَى مَازِلٍ فَأُطِيعَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِسْ وَكَيْتَ هِيَ اُس نور کے اہل مدینہ  
متحیر ہوئے تھے اور سب جمع ہو کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی  
خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ  
سبب اس نور کا ارشاد ہو کہ یہ کیسا نور ہے کہ جبکی چاک سے تمام در و دیوار  
منور ہو گئے ہیں پس جناب رسالت مآب اُن سب سے فرماتے تھے کہ تم  
دو قسم اسے فاطمہ زہرا پر جاؤ وہاں سبب اسکا تمہارے روشن و ظاہر ہو گا  
فَيَا تَوْنٌ مَازِلٍ لَهَا فَيُرْسِلُهُمْ فَأُطِيعَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِسْ وَكَيْتَ هِيَ  
مِنْ وَجْهِهَا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَانَ مِنْ نُورِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِسْ  
حسب الارشاد حضرت کے اہل مدینہ دو قسم اسے جناب سیدہ زہرا پر حاضر  
تھے اور بذریعہ اپنی عورات کے دریافت کرتے تھے کہ وہ معصومہ محراب  
عبادت میں مشغول نازنین اور چہرہ انور سے ایک نور بہتر نور آفتاب سے  
ساطع ہو اُس وقت اہل مدینہ کو یقین ہوتا تھا کہ وہ نور جس سے تمام گھر اور  
در و دیوار مدینہ کے روشن ہوئے ہیں وہ یہی نور ہے فَادْخُلِ الصُّفْرَ  
النَّهَارَ وَكَيْتَتْ لِلصُّلُوَةِ زَهْرًا وَجْهِهَا فِي الصُّفْرِ فَادْخُلِ الصُّفْرَ

فِي شَجَرَاتِ النَّازِلِ فَتَصْفُرُ الْوَانُثُ وَتَنِيَّاهُ بِسِجِّهِ أَفْنَابِ قَرِيبِ  
 زوال کے پونچھا تھا اور جناب سیدہ امین سے نماز طہرت ہوئی تھیں اُس وقت  
 ایک نور مائل بزروی جبین مبارک سے اُن معطر کے ایسا روشن ہوتا تھا  
 کہ تمام گھر اور درود و دیوار مدینہ منورہ کے اُس نور سے زرد ہو جاتے تھے  
 اور رنگ پر شخص کے چہرہ اور لباس کا مائل بزروی نظر آتا تھا فَيَا تَوْنُ  
 الْيَسِيَّةِ وَيَسْتَلُونَهُ عَنْهُ فَيُرْسِيَهُ حَوَالِي مَنَزِلِ فَالْمَلَأَتْ عَلَيْهَا السَّكَامُ  
 پس اُس وقت اہل مدینہ جمع ہو کر خدمت جناب رسول خدا میں حاضر ہو گئے  
 اور سب زرد ہو گئے ہر درود و دیوار کا اُن حضرت سے پوچھتے تھے اُس وقت  
 جناب رسالت آپ فرماتے تھے کہ بما و تم دولتمراے فاطمہ زہرا پر کہ  
 وہ ان تم سب کو سبب اس کا معلوم ہو جائیگا فَيَا تَوْنُ فَيُرْدِيهَا قَائِمَةٌ فِي  
 عَحْرَابِهَا وَفَذَرَهَا نُورٌ وَجْهٌ بِالصُّفْرِ فَيَعْلَمُونَ أَنَّ النُّورَ  
 الَّذِي رَأَوْا كَانَ نُورَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّكَامُ پس جب وہ سب فائدہ  
 جناب سیدہ پر حاضر ہوتے تھے تو معلوم کرتے تھے کہ وہ معصومہ محراب  
 عبادت میں مشغول نماز میں اور اُس وقت ایک نور زرد چہرہ النور سے  
 ایسا سا طبع ہی کہ تمام درود و دیوار اُس نور کی چاک سے زرد ہو گئے ہیں پھر  
 اُس وقت بتے جانا کہ تمام گھر اور لباس اہل مدینہ کے بسبب اسی نور کے  
 اہل بزروی ہیں فَاذَا كَانَ اخِرُ النَّهَارِ وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ احْمَرَّتْ  
 وَجْهَهَا فَخَرَجَا وَشَكَرَا لِلَّهِ فَكَانَ تَحْمُرُ بِهِ حَيْطَانُ الْمَدِينَةِ پس  
 جب آفتاب قریب غروب کے ہوتا تھا اُس وقت جناب سیدہ بے نور تمام



شکر خدا سے عزم و جل بجا لاتی تھیں پس اُس حالت میں ایک ایسا نور سُرخ چہرہ الکر  
 ساطع ہوتا تھا کہ تمام درود و یوار مدینہ منورہ کے بسبب روشنی اُس نور کے  
 سُرخ ہو جاتے تھے اور ہر شخص اپنے چہرہ اور لباس کو سُرخ پاتا تھا فیسئلون  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَيُّ سَيِّئَاتِهِ لَمْ يَزَلْ فَاِطْمَئِنَّا عَلَيْهَا السَّلَامُ  
 پس اُس وقت اہل مدینہ شہج ہو کر جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر  
 ہوتے تھے اور سب اس سُرخ رنگ ہونے درود و یوار کا پوچھتے تھے پس حضرت  
 اُن سیکو و لئسراے جناب سیدہ پر بھیجتے تھے کہ اُن حال اس نور کا اُن سب  
 ظاہر ہو فیر و نھا جالسة نَسِجَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَنُورُ وَجْهِهَا يَرَاهُ بِالْجَمْرِ  
 يَعْلَمُونَ النُّورَ الَّذِي رَأَوْهُ كَانَ مِنْ نُورِ فَاِطْمَئِنَّا عَلَيْهَا السَّلَامُ پس  
 سب الارشاد اُن حضرت کے اہل مدینہ و لئسراے جناب سیدہ پر حاضر  
 ہوتے تھے اور اُس وقت ظاہر ہوتا تھا کہ وہ معصومہ محراب عبادت میں  
 تیاے نماز میں اور تسبیح اور شکر خدا میں مصروف ہیں اور ایک نور سُرخ  
 اُس نور سے ایسا روشن ہے کہ تمام درود و یوار چاہے سے اُس نور کے منور  
 در ہے ہیں پس سب اہل مدینہ کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ نور کہ جسک سبب ت  
 م گھر مدینہ منورہ کے سُرخ ہو رہے ہیں وہ اسی نور کی روشنی ہے فلو يَزَلْ  
 لَكَ النُّورُ فِي وَجْهِهَا حَتَّى وَلَدَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ يَنْقَبُ  
 وَجْهُهُنَا لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ بَعْدَ اِكْ قَرَأَ يَا جَنَابِ صَادِقِ عَالِي السَّامِ  
 وہ نور مدت تک اسی طرح جناب سیدہ کی پیشانی نور سے روشن رہا  
 اُن تک کہ جناب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے پس وہ نور اُس روز

پیشانی انور ان حضرت کی طرف منتقل ہوا بعد ان حضرت کے اس طرح ہر امام  
 کی طرف منتقل ہوتا ہی اور آئندہ کو طرف ہر امام کے ہم ائمہ سے تا قیامت منتقل ہوتا  
 رہے گا پس حضرات تصور کیجئے کہ روز عاشورا وہ نور کس وقت منتقل ہوا طرف  
 بیمار کر لیا کے کیونکہ ارشاد وغیرہ میں منقول ہے جناب امام حسین علیہ السلام  
 بحالت تشنگی بعد پندرہ روز عاشورا ذبح ہوئے اور کالی مین یون منقول ہے کہ وہ  
 جناب بعد عصر کے شہید ہوئے فی بخاری لا نوادر عن ہلال بن نافع اَنَّه قال  
 اِني كنت واقفا مع اصحاب عمر بن سعد اذ صرخ صارخ البشرا ايتها الكبراء  
 فهدن اشرهم فقد قتل الحسين عليه السلام سبنا نجه بجار الالوان من هلال  
 بن نافع سے منقول ہے کہ کما اُسے روز عاشورا بعد زوال آفتاب کے عمر سعد جمع  
 رفا و اصحاب میں اپنے مسلح منظر خیر قتل مظلوم کر لیا کے کھڑا تھا اور میں بھی اسی  
 جمع میں موجود تھا کہ ناگاہ ایک شخص نے آواز دی کہ ای میری بشارت ہو تجھے  
 کہ تمرا خون سے امام حسین فرزند رسول ثقیلین کو قتل کیا فلما سمعنا ذلك  
 فرغنا من زحمنا وقفنا على الحسين عليه السلام وهو يوجد بنفسه  
 ہلال بن نافع ہی کہتے ہی اس خبر کے میں سب سے پہلے اُس جمع رفا سے نکلا اور  
 ہلال بن نافع سے امام حسین علیہ السلام کے پوچھا دیکھا میں نے کہ ابھی ایک  
 روز زیارت سے ان حضرت کے باقی بزرگین ہاں بلب ہیں فواللہ صارا ایت  
 مفاکرا بدمیه اشرکینہ ولا انور وجہا عنہ ولا قد سغای نور وجہہ  
 و عاثرہ بن الفکر فی قتله قسم بخدا میں نے آج تک کوئی مجروح آلودہ بجاک  
 اخلاص میں حسن و جمال کا نہیں دیکھا ہے کہ عیاں اس وقت امام حسین علیہ السلام



وہاں قسم بخدا یہ معلوم ہوتا تھا کہ نوباً آفتاب تا بان سبھی شوق زمین پر نہ رافتا تھا  
جنانچہ فکر حضرت کے مقتول ہونے کی بھی میرے ذہن سے بوجہ محویت نور جمال کے  
جاتی رہی **فَاسْتَسْقِ الْمَاءَ فَسَبَّحْتَ بِهٖ رَاٰیْقُولُ لَہٗ یَا حَسْبُکَ لَا تَدُوْفُ**  
**اَلْمَاءُ حَسْبُکَ تَرَدَّ اِلَیْکَ اَمِیۃً فَتَشْرَبُ حَمِیۃً** ہلال بن نافع کہتا ہی میں شاید  
نور جمال میں ابھی مشغول تھا تو سنا میں نے کہ حضرت اُسی حالت بیکسی اور شکی پر  
پانی طلب کرتے ہیں اور آیا و از نہایت العطش فرماتے ہیں آپ نہیں سمجھیں  
ہمال بے ادبی جواب دیا کہ یا حسین عیث ہے طالب آب ہو ہرگز اکپو ایک  
قطرہ پانی کا نہ ملے گا بلکہ آب گرم تہیاس اپنی بجھاؤ گے آہ آہ بعد اُسے  
اُس لعین نے وہ ظلم و ستم کیا کہ جس سے آسمان و زمین کو زلزلہ ہوا اور آندھ  
سیاہ چلنے لگی اور آفتاب کو گھن لگا اور سناؤ می نے مذاکی **لَا تُحِیْلُ الْحُسَیْنِ**  
**بِکَیۡلٍ اَکَاہُ** ہو کہ امام حسین علیہ السلام زمین کو بلا پر تشنہ لب قفل کیے گئے  
**اَلَا ذِیۡجِ الْحُسَیْنِ بِکَیۡلٍ اَکَاہُ** ہو کہ امام حسین ہر زمین فتنہ سے برون ہو گئے  
**لَا اَمْنَةَ اَدَمَہٗ فَاِنَّہٗ اَلْقَوْمُ لَظَالِمِیۡہٗ**

حضرت کو کوئی شخص اُس دن آتش تبسم دیکھے بلکہ حبِ مظلوم کریم کا نام  
 حضرت صاویق کے آگے بیان ہوتا تھا تو تمام روز و شب وہ جناب محزون  
 رہتے تھے یہ صدرِ اُن حضرت کے قلبِ اقدس پر مدتِ العمر اپنے حبِ مظلوم کی  
 شہادت کا رہا و کان ابو عبد اللہ علیہ السلام یقول الحسن علیہ  
 کل مؤمن اور جناب صاویق علیہ السلام فرماتے تھے کہ امام حسین فرزندِ  
 رسولِ انقلین سببِ گریہ ہیں ہر مومن کے یعنی جب اُس مظلوم کا نام سنے  
 مومن کے ذکر ہوگا تو یہ اختیارِ انساؤں کے جاری ہونگے اور دل اُس کا  
 محزون و غموم ہوگا چنانچہ مشہور ہے نام حسین بس است برائے گریستن  
 وفي اللہوف عن الصادق علیہ السلام واثہ قال ان زين العابدين  
 علیہ السلام جبکہ علی ابیہ اربعین سنۃ صائمًا نہادہ قائمًا لیلۃ  
 اور لہوف میں سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے جناب صاویق علیہ السلام  
 روایت کی ہے کہ فرمایا ان حضرت نے امام زین العابدین علیہ السلام اپنے  
 پدر مظلوم امام حسین کے غم و الم میں چالیس برس روئے اس طرح سے  
 کہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو نمازین پڑھا کرتے تھے فاذا حضر  
 الافطار رجاء غلامہ بطعامہ وشرایہ فیضۃ بین یدئہ  
 فیقول کل یا مولائی فیقول قیل ابن رسول اللہ جانی قتل  
 ابن رسول اللہ عطشنا نابس جب افطار کا وقت آتا تھا اور غلام  
 ان حضرت کا کھانا اور پانی سامنے اُس جناب کے حاضر کرتا تھا اور  
 عرض کرتا تھا ای آقا اور سید میرے کھانا نوش کیجیے تو اُس وقت کھانے کا



نام نہتے ہی حضرت بیاب ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے افسوس مسترزہ  
 رسول خدا بھوکا قتل ہوا اے افسوس فرزند رسول خدا ہر بیابا فوج ہوا  
 فَلَا يَزَالُ يَكْفُرُ بِذَلِكَ وَيَكْفِي حَتَّى يَكْتَلَ طَعَامُهُ مِنْ دُمُوعِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ  
 شَرَابُهُ بِدُمُوعِهِ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَلْقَى بِاللَّهِ عَذْرًا وَجَلَّ أَوْرُوعًا  
 بار بار یہی کلمات فرماتے تھے اور زار زار روتے جاتے تھے یہاں تک کہ  
 تمام کھانا آنسوؤں سے تر ہو جاتا تھا بعد اُسکے اپنی کو بھی اس طرح اپنے  
 شک سے مزبور فرماتے تھے ہیں ہی حال اُن حضرت کا مدت العمر  
 یہاں تک کہ دنیا سے ہر ستم انتقال فرمایا آپ حضرات اس طرح تمام  
 انبیاء و اولیاء اور ملائکہ اور حور و غلمان اور ہر موجودات سے گریہ  
 و بکا کیا اس مظلوم کی مصیبت پر جیسا کہ تحت خدا زاری تہا جب مقدس  
 فرماتے ہیں اور بر وایتے یہ فقرات زیارت منجھ کے ہیں فَأُزَجَّجَ الرَّسُولُ  
 وَبَكَى نَالِيَهُ فَهَوَّلَ أَوْجَعُ مَظْلُومٍ أَبْلَى خَيْرَ شَأْنٍ وَسُتْرُ رُوحٍ أَقْدَسَ  
 جَنَابِ رَسُولٍ مُنْتَازِكِي بَحْمِينَ بَوَّكِي أَوْ قَلْبِ أَطْمَرِينَ غُرَّتْ كَلَامًا زَارِيًا  
 وَعَزَّ مُبِينًا لَمَّا لَكَ ذُو الْأَلْبَابِ وَخَجَّتْ بِتِلْكَ لَوْ كَهْرًا تَوَّابِي  
 مَاتُمْ بِرُحْمٍ وَأَيْكَا انبِيَاءِ كَرَامٍ أَوْ مَلَأَ كُفْرًا أَوْ دَرَدَرًا بَوَّكِينَ أَبْلَى  
 مَصِيبَةٍ تَمِينٍ مَادِرِ سَمٍّ رَسِيدِهِ أَبْلَى جَنَابِ قَاطِمٍ زِيَارَةٍ وَخُتْمٍ جَبُونِ  
 الْمَلِكِ الْكَوْنِ الْمُفْرَبِينَ لَعْنَتُ بَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ رَفَاجِ الْمَلِكِ مَقْرَبِ  
 وَاسْطِ أَتْلَ مَاتُمْ بِرُحْمٍ كَيْفَ يَدُ بَرْكَوَارِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَيْ خِدْمَتِ بَدِيعِ الْفَرْ  
 هَوَّ وَتَمَّتْ لَكَ الْمَأْتُمْ فِي عِلِّيَّاتَيْنِ وَكَلِمَتِ مَلِكِيَّاتِ حَوْرِي الْعَامِرِ





فِدَاكَ رُوحِي يَا حُسَيْنَ وَعِدَّتِي	وَأَنْتَ عَفِيفٌ فِي الثَّرَابِ جَدِيلٌ
وَجِسْمَاتُ عَمْرِيَانِ طَرِيعٌ عَلَى الثَّرَى	عَلَيْكَ حَيُولُ الظَّالِمِينَ تَجُولُ

فدا ہو جان اور اولاد ہماری آب پراہی حسین مظلوم کہ آب خاک الودہ  
زمین گرم کر بلا پر اپنے خون میں لوٹ رہے تھے کہ اشقیاء انت جفا کار نے  
آپ کے شدت تشنگی میں مثل گو سفند قربانی ذبح کیا اور جسم اطہر آپکا جو آغوش  
بنام رسول خدا اور فاطمہ زہرا میں پلا تھا اور جس پر فلک سے حبشت  
آراستہ ہوتے تھے وہ ریگ گرم صحرا سے کر بلا پر لباس کے بھاک و خون  
غلطان تمازت آفتاب میں پڑا تھا اور وہ اشقیاء اپنے مرکبوں کو کمال  
سرور بقصد پامالی دوڑاتے پھرتے تھے آہ آہ اعدائے ردا اور عامہ اور  
بیراہن تک اُتار لیا تھا صرف وہ زیر جامہ چھوڑ دیا جس کے لکڑیہ کے لیے  
جمال لعین نے دست اقدس قطع کیے ۵

بَنَانَاكَ تَشْبِي كَالْمَاءِ حَوَاسِرًا	وَأَوَّلَاكَ مَا بَيْنَ الْعِدَاةِ قَتِيلًا
--	---

آہ بیہیان آپکی مانند کنیزوں کے بے مقتد و جاوید سیر و مقید کی گئی تعمیر  
اور اولاد و اقربا آپکے درمیان دشمنوں کے مذبح و مقتول پڑے تھے  
اور اُس عالم غربت و مسافرت میں کوئی اُن شہید راہ خدا کا دفن  
کر نیوالا نہ تھا افسوس خاک صحرا انکے جسد ہمت نور پر اُڑا کر گزرتی جاتی تھی  
الَلَعْنَةُ لِلَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

مجلس خجانبہم

فِي جَامِعِ الْأَخْبَارِ قَالَ الشَّيْخُ حَسَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ كَانَ

فَأَجَابَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ السُّعْدِ آءُ جَامِعِ الْأَخْيَارِ مِنْ مَنْقُولٍ بِرَّكَ قَرَأَ  
جناب رسالت مآب نے کہ جو شخص اذان سنے پس حاضر و مہیا ہے نماز ہو  
تو نزدیک خدا ہے عز و جل کے وہ شخص سعد و نیکو کار و ن سے ہو گا و قَالَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَرِهَ يَجِبُ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ  
وَمَنْ أَجَابَ اسْتَأْذَنَ إِلَيْهِ الْجَنَّةُ أَوْ قَرَأَ بِأَنَّ حَضْرَتُ نَے کہ جو شخص  
نہ جواب دے داعی خدا کو یعنی جو اذان موزون کی سن کر نماز کو حاضر ہو تو  
اُسکو اسلام سے کوئی بہرہ نہیں ہو اور جو حاضر ہو جائے تو بہشت اُسکا شتاف  
ہو گا و قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَجَابَ دَاعِيَ اللَّهِ اسْتَغْفَرَتْ لَهُ  
الْمَلَائِكَةُ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور فرمایا اُن حضرت نے  
کہ جو حاضر ہو واسطے نماز کے اور اذان کے سن کر تو ملائکہ اُسکے لیے استغفار  
کریں گے اور وہ بیاب داخل جنت ہو گا آخر زینت العباد و حجة الاسلام  
جناب شیخ میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا اُن حضرت نے  
کہ جو موسن اذان و اقامت کہے تو نماز پڑھتے ہیں اُسکے پیچھے دو صف  
ملائکہ سے کہ ایک سرانکا مغرب میں ہوتا ہو اور دوسرا سر مشرق میں  
اور اگر اقامت تنہا کہے تو ایک صف ملائکہ کی اُسکے پیچھے نماز پڑھتی ہے کہ وہ  
صف مغرب سے مشرق تک ہوتی ہو اور فرمایا جناب رسول خدا صلی  
اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو موسن اذان کہے اور مقصود اُس سے صرف  
رفعت الہی ہو تو حق سبحانہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اُسکو ثواب چالیس ہزار  
شعبہ اور چالیس ہزار حدیق کا اور اُسکی شفاعت سے چالیس ہزار





کیونکہ گلوے اطہر میں تیر ستم پوست ہوا تھا اور تمام ستم شریف زخمیوں سے نیکار تھا  
 اسوقت کے حال میں محمد بن ابرہہ سب سے پہلے یوں نقل کیا ہی کہ جب ستم زخم  
 رسول ثقلین جناب امام حسین علیہ السلام سبب زخم ہمارے کاری کے ذوالجمل سے  
 بروئے زمین تشریف لائے اسوقت عمر سعد لعین نے ستم ملعون کو آواز دی کہ  
 اے ستم اب کیا انتظار ہی ملے سر اس مظلوم کا جدا کر تپس شتے ہی اس آواز کے  
 وہ ملعون آمادہ قتل امام حسین کے ہوا اور اس سختی و سیرجی سے قریب حضرت کے  
 آیا اور زخم ہمارے پہلو اور سینہ اقدس کو ایسی اذیت و تکلیف دی کہ حضرت نے  
 چشمہ ہمارے انور غش سے کہوں دین اور نگاہ حسرت و یاس طرف ستم کے دیکھا  
 وَقَالَ يَا هَذَا اِنْ اَرَدْتَ قَتْلِي فَمَهْلِكُنِي مَحْتًا اَصْلًا اور اس حال میں آیا  
 کہ اے سنگدل اگر تجھے قتل مجھ مظلوم کا مقصود ہی تو مجھے اتنی صلت دے کہ میں  
 نماز آخری ادا کروں اور سجدہ شکر جناب باری کا بجا لاؤں یہ سکر وہ سکر  
 عالمہ ہو گیا اور حضرت رو بقبلہ ہوئے اور وہ نماز انما و اشارہ سے ادا کی آہ  
 آہ بنور حضرت سجدہ سے فارغ ہوئے تھے کہ وہ دشمن خدا آمادہ ہو کر مشغول  
 قتل فرزند رسول خدا ہوا افسوس ہزار افسوس اب کس زبان سے بیان  
 کروں کہ ستم ملعون نے کس ظلم و ستم اور سیرجی سے سر انور بدن اطہر سے جدا کیا  
 اور نیزہ طویل پر نصب کر کے صدارت تکبیر بلند کی تپس شتے ہی آواز اس شنی کے  
 تمام لشکر اعدا سے آواز تکبیر آنے لگی اس مقام پر ملا آقا در بندہ یوں نقل  
 کرتے ہیں اور عات العبر و نے کو کافی ہی کہ معارف جہاد میں جناب امیر علیہ  
 السلام حبیب کفار کو قتل کرتے تھے تو اسوقت با آواز بلند تکبیر کہتے تھے کہ یہ ستم



ان حضرت کا تھا مگر مومنین افسوس ہزار افسوس کیا انقلاب ہو کہ اشیائے است  
روز عاشورا کر بلا میں فرزند رسول خدا ولید علی مرتضیٰ پاره بیکر فاطمہ زہرا علیہم  
السلام کو تشنہ لب پس گردن سے فوج کیا اور اس وقت کمال سرور تکبیر بلند کی  
چنانچہ ان حبیبوں کو محبت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں التَّكَاثُرُ  
عَلَى الْمَخُورِ فِي الْوَقْدِ السَّلَامِ عَلَى الْمَذْبُوحِ مِنَ الْقَفَا سَلَامٌ هُوَ  
شہد راہ خدا پر کہ جو خلق اللہ میں نحر کیا گیا اور سلام ہوا اس سید مظلوم پر جو پس  
گردن سے فوج کیا گیا السَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ الرَّيْبِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ  
الْخَضِيبِ سَلَامٌ هُوَ اس رخسارہ انور پر جو خاک آلود ہوا سلام ہوا اس  
ریش سفید و نورانی پر جو خون بدن سے خضاب ہوئی اَلَا سَلَامٌ عَلَى

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

مجلس خباہ و کیم

فِي كِتَابِ الرِّضْوَانِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ فَضْلَ قَبِيْلِي يُطَالِبُونَ  
الْأَهْبِطَاتِ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ أَسْمَاءٍ حَتَّى تَحْفَ بِحِمْرِ كِتَابِ رِضْوَانِ  
جَنَابِ أُمِّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ يَقُولُ هِيَ كَمَا أَسْمَاءُ سَمِعْتُ نَسَائِمِينَ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَمِعْتُ يَقُولُ هِيَ كَمَا أَسْمَاءُ سَمِعْتُ نَسَائِمِينَ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا  
وَأَسْمَاءُ سَمِعْتُ يَقُولُ هِيَ كَمَا أَسْمَاءُ سَمِعْتُ نَسَائِمِينَ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا  
جَمَاعَتِ بِرَمَلَا كَمَا أَسْمَاءُ سَمِعْتُ يَقُولُ هِيَ كَمَا أَسْمَاءُ سَمِعْتُ نَسَائِمِينَ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا  
الْمَلَائِكَةُ فِي كِتَابِ الرِّضْوَانِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

مِنَ الْمُسْكَةِ فَلَمَّا رَأَى رَاحَةَ أَطْيَبَ مِنْهَا فَيَقُولُونَ إِنَّا كُنَّا عِنْدَ قَوْمٍ يَدْعُونَ  
 مُحَمَّدًا وَاهْلِبَيْتِهِ فَعَبَقْنَا مِنْ رِيحٍ حَسَنَةٍ فَتَعَطَّرَ كُنَا بِسُجُوبٍ وَهِيَ أَهْلُ مَجْلِسٍ  
 متفرق ہو جاتے ہیں تو وہ ملائکہ طرقت آسمان کے چلے جاتے ہیں پس اُن سے او  
 فرشتے کہتے ہیں کہ ہم تم سے ایسی خوشبو پاتے ہیں کہ وہ اور فرشتوں میں نہیں ہی  
 اور پہنچے تو ایسی خوشبو پاکیزہ تر نہیں دیکھی یہ سنکر وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم سب  
 نزدیک اُس قوم کے تھے جو ذکر کرتے تھے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا پس  
 تمہاں سے اُس خوشبو کے سبب معطر ہو گئے ہیں فَيَقُولُونَ اِهْبِطُوا إِنَّا الْكَافِرُونَ  
 فَيَقُولُونَ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ مَا نَحْنُ بِكُمْ كَلَّا وَاحِدٌ مِنْهُمْ إِلَى مَا نَزَّلَهُ فَيَقُولُونَ  
 اِهْبِطُوا إِنَّا لَكُمُ الْمَكَانُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ حَتَّى نَتَعَطَّرَ بِذَلِكَ الْمَكَانِ  
 پس وہ ملائکہ کہتے ہیں کہ ہر پچھلے اُن کے پاس بجاو یہ سنکر وہ فرشتے کہتے ہیں  
 کہ وہ لوگ متفرق ہو گئے اور ہر ایک اپنے اپنے گھر کی طرف چلا گیا پس وہ ملائکہ  
 اشتیاق تمام کرتے ہیں کہ ہمارا اُس مکان ہی کی طرف بجاو کہ جس میں وہ لوگ  
 تھے تب تک کہ ہم بھی اُس مکان سے معطر ہو جائیں اور حیات القلوب میں  
 متغزل ہو کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ بعد میرے  
 انتقال کے اعمال نیک و بد تمہارے مجھ پر عرصہ ہوتے ہیں جو عمل نیک کسی کا  
 تو میں نہ دیکھتا ہوں تو دعا کرتا ہوں کہ خدا توفیق تمہاری زیادہ کرے اور  
 جو عمل بد ہے میں نہ دیکھتا ہوں تو واسطے تمہارے خدا سے طالب آمرزش  
 کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ حیرت میں وارد ہوا ہی کہ حیووت حق سبحانہ تعالیٰ  
 چاہتا ہے کہ تم نہ رہو اس لئے تمہارے حکام ملال و حرام کے امام زمان کو مستغنیف کرے



تو وہ علم ساتھ ایک مالک کے نزدیک جناب رسول خدا کے بھیجا ہی اور وہ جناب  
 فرماتے ہیں کہ میرے بھائی علی بن ابیطالب کے پاس لجاؤ اور وہ جناب  
 فرماتے ہیں کہ میرے فرزند حسن مجتبیٰ کے پاس جاؤ پس اس طرح ہر امام دوسرے  
 امام کے پاس بھیجا ہی یہاں تک کہ صاحب العصر علیہ السلام کے پاس پہنچا ہی  
 اور تحفہ احمدیہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا اُن حضرات  
 کہ حق سبحانہ تعالیٰ کے چند فرشتے ایسے ہیں کہ وہ زمین پر پھرتے ہیں پس حیوت  
 ایسی جماعت پر گزرتے ہیں کہ وہ ذکر محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کرتے ہیں تو  
 ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ کھڑے رہو تمہیں مطلب اپنا پایا پس بیٹھتے ہیں  
 اور انہیں اُس امر میں شریک ہوتے ہیں پھر حبیب اُٹھتے ہیں تلویر ہمارے ہوں  
 انکی عیادت کے لیے جاتے ہیں اور اگر مر جائیں تو وہ فرشتے انکے جنازہ پر  
 حاضر ہوتے ہیں اور اگر غائب ہوتے ہیں تو انکی تلاش و پتلا کرتے ہیں اور  
 حلیۃ المتقین میں منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 اہل دین کے ساتھ بیٹھنا شرف دین و دنیا کا ہی اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 علیہ السلام نے کہ متابعت کرو اُس شخص کی جو تمہارا ساتھ دے اور تمہارا ساتھ دے  
 اور متابعت نہ کرو اُسکی جو تمہارے ساتھ نہ دے اور فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ آؤ  
 سب اہل دین اور محبان حضرات ائمہ ثلاثہ پرین علیہ السلام متابعت کریں اس  
 متابعت کیجیے ذاکر کی اس امر میں کہ یا نہ یہ سب اہل دین و  
 مظلوم کا اس طرح سے کہ عظمیٰ اللہ تعالیٰ و احدیہ کثرت اللہ تعالیٰ  
 علیہ السلام و جعلنا وایاکم من اعدائنا وایاکم من اعدائنا وایاکم من اعدائنا

الْمُصَلِّينَ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَيُونُكَ بِرِوَايَةِ شَيْخِ طُوسِي عَلَيْهِ  
 الرَّحْمَةُ وَغَيْرِهِ جَنَابِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ بِأَقْرَبِ السَّلَامِ قَرَأَتُهُ هُنَّ كَيْ جُوْمُوسُنْ بِرِوَايَةِ شُورَا  
 أَيْكَ دُورِ سَيِّدِ كَيْ بَكْرِيَّةِ وَزَارِي إِسْطَرَحْسَ سَيِّدِ جَدِّ مَظْلُومِ كَاتَعَزِيَّةِ أَوْرِي سَا  
 دَسَ تَوْرِيْمِ أَيْكَ ثَوَابِ كَيْ ضَايِنِ أَوْ كَفِيلِ هُنَّ أَوْ جُوقَتِ مَصِيْبَتِ أَنْ حَضَرَ  
 بِأَوْرِي تَوَكَّرَ يَكَيْسَتِي كُنْتُ مَعَهُ فَا فَوْزَ فَوْزَا عَظِيمًا كَاشِ كَيْ مِيْنِ عِي  
 أَنْ شَهْدَا سَ رَاةِ خَدَا كَيْ سَا تَهْ هُوَا تَوِيْنِ عِي دَرْجَةُ عَظِيمِ بِرَفَا زِي هُوَا حَضَرَتْ  
 قَرَأَتُهُ هُنَّ كَيْ كَيْ كَيْ وَآلِيكَ ثَوَابِ مِثْلِ ثَوَابِ شَهْدَا كَيْ بَلَا كَيْ مَاتَا هُوَا  
 بِحَرِّ الْمَصَابِيحِ هُنَّ جَنَابِ إِمَامِ رَضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ سَ مَقُولِ هُوَا قَرَأَا أَنْ حَضَرَتْ  
 كَيْ أَيْبَا النَّاسِ بِقِيْنِ جَا نُوَا سَ أَمْرُ كُوَا كَيْ سَيَّجَانْدَ نَعَا لَيْ نَ هُنَّ دَا سَ وَ سَ كَيْ  
 هُوَا أَيْكَ دُورِ سَيِّدِ كَيْ أَيْسِي شَيْمِ بِنَا عَطَا كَيْ هُوَا كَيْ بِرِكَزِ جِشْمَا سَ النَّسَانِيَّةِ كُوَا نَيْ كَيْ  
 شَا بِيْتِ نَمِيْنِ هُوَا وَ جِشْمَا سَ تَوْرَانِي هُوَا رِي نُوَا قَدَسِ الْكِي سَ سَنُورِ هُنَّ أَوْرِي  
 مَلِكْتِ الْكِي سَ مَلُوهِيْنِ أَوْرِي جُوِيْزِ تَمَّارِي نَظَرُونِ سَ بَعِيْدِ هُوَا جِيْزِ هُوَا  
 بِمِشْ نَظَرِي أَوْرِي وَ هُوَا جِيْزِ نَزْدِيَا وَ قَرِيْبِ هُوَا أَوْرِي قَرَأَتُهُ هُنَّ كَيْ أَيْبَا النَّاسِ  
 كُوَا جِيْزِ تَمَّارِ سَ أَعْمَالِ وَ أَعْمَالِ وَ أَقْوَالِ سَ هَمِيْزِ نَمِيْنِ هُوَا مَلِكِيْ هُوَا أَيْكَ  
 قَوْلِ وَ فَعْلِ سَ تَمَّارِ سَ هَمِ اَهْلِ بِيْتِ رِسَالَتِ كُوَا اِطْلَاعِ هُوَا وَ مَصْدَقِ هُوَا  
 اِسْ قَوْلِ كَا كَلَامِ مَجِيْدِ هُوَا كَيْ حَقِ سَيَّجَانْدَ نَعَا سَ قَرَأَتَا هُوَا قَسِيْرَا اللَّهُ مَعَكُمْ  
 وَ رَسُوْلُهُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِسْ خَدَا عَالَمِ هُوَا تَمَّارِ سَ أَعْمَالِ كَا أَوْرِي رَسُوْلِ كَا  
 أَوْرِي مَعْمُومِيْنِ وَ أَقْوَاتِ هُنَّ اِسْ سَ كَيْ جُوْمُوسُنْ كَرْتِ هُوَا وَ حَضَرَتْ قَرَأَتُهُ  
 هُنَّ كَيْ اَلْكَرِيْمِ هُوَا مِثْلِ تَمَّارِ سَ مَمْنَانِ هُوَا طَرَفِ بَصَارَتِ طَاهِرِي كَيْ تَوْرِي



پھر ہم میں اور تم میں کیا فرق رہے اور ہم غصے کیس امر میں فتنل و ممتاز ہوں  
 آپس حضرات نزول ملائکہ اور شراب رینا انکا اور واقف ہونا خدا و رسول  
 اور ائمہ ہدی علیہم السلام کا آپکے اعمال و افعال اور اقوال سے قرآن اور  
 احادیث سے ثابت و تحقق ہوا یہ کیا سقا مستبعد ہوا اس قل پسندیدہ  
 اور فعل مستند سے آپکے کہ جہین آپ بدل ... نہ ہر وقت بین امامہ زمانہ  
 سلطان ہوں اور وہ بنایا آپکے حق میں و عاصیہ و عاصیہ فرماتے ہوں کہ  
 آپ ان حضرت کے ہر تلامذہ بنایا امامہ بین بنایا سلام کے تعریف و ابیز  
 چونکہ اصل ماتھارا اور عاصیہ تعزیت اپنے ہر ہر دارک و قی بنایا بین  
 پس آپ ان حضرت کو یوں شرح سند پر مادیہ الشاکر علیہا کہ  
 حُجَّةَ اللَّهِ أَحْسَنَ اللَّهُ لَأَنَّ الْعِزَّاءَ فِي جَدِّكَ الْكُتُبِ عَنِ ابْنِ تَصَوُّفِ  
 اُن مصائب کو جو مظلوم کر بلا پر گزرتے ہیں اسلیے کہ ذکر کا کام صرف پانا  
 ولانا ہی کسی مصیبت کا آہ آہ جب روز عاشورا جناب سید الشہداء امیر  
 زخمیہاے کاری کے ذوالجناح سے زمین پر شریف لائے تو اس وقت کے  
 حال میں حیرت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں وَاَمْرٌ قَبِيْهٌ  
 شَارِدٌ اِلَى خِيَامِهَا فَاصْبِرْ اَحْمَدًا اَحْمَدًا يَا كِيَا مَا سَا اَمْرٌ مَظْلُوْمٌ اَبِي  
 اسب و فداوار نے جلد ہی کی کہ آپکے خیمگاہ کی طرف روتا ہوا جاتا تھا کہ قصہ  
 اس سے اہل بیت رسالت کو مطلع کرتا تھا فَلَمَّا رَاَ اَيُّ النَّسَاءِ جَوَادَتِ  
 عَزِيْزًا وَنَظَرَتْ سُرْجَانًا عَلَيْهِ مَلُوْنًا بِسَبَبِ اَنْ مَخْذِرَاتِ حَصْمَتِ  
 آپکے ذوالجناح کو دیکھا کہ زین عالی ہو سوار سے اور ایک طرف کو ٹھکا ہوا

بِكَ زَيْنٍ مِّنَ الْفَخْرِ وَرِثَاتِ الشُّعُورِ تَوِيهِ حَالٍ وَكَيْفَ سَوْرِيشَانِ بِأَحَالِ تَبَاهِ  
 خیم گاہت گریان و مالان و حسین گویان نکل آئین مؤمنین یہ جو دلدل بنایا  
 جاتا ہی یہ شبیہ اسی و دایمناح کی ہی کیونکہ اُس روز تک اُسکا موجود ہونا حضرت  
 اعجاز سے بسید نہیں ہی اور وہ اُن حضرت کے جدا حید کی سواری کا تھا آج  
 تصور کیجئے کہ یہ علم کس علم کی شبیہ ہی آہ آہ یہ شبیہ اُس علم کی ہی جو روزنا شعرا  
 علمدار لشکر جناب عباس کے ووش مبارک پر تھا افسوس ہزار افسوس  
 اعدائے اُمّت اُس جناب کے قلع کیے اور بدن طہر زخم تیر و نیزہ اور تلوار سے  
 مثل غریباں کے کر دیا اور سر انور گزرا اپنی سے شوق کیا اور گھوڑے سے مع ملائے  
 بظلم و ستم زمین پر گرا دیا اُس وقت مظلوم کہ بالا رو کر فرما تھے تھے وَاَحَدٌ مِّنْ  
 عِبَادِ سَاءَ الْاَكْلَانِ انکسر کھڑے ہوئے اے ای جہالی عباس اب تیرے مرنے سے  
 کہ تیری توٹ گئی اور یہ جو تابوت بنایا جاتا ہی شاید یہ شبیہ ہی تابوت و جنازہ  
 فرزند رسول خدا جناب حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی کہ اُن حضرت کو اعدائے  
 ازہر و کیر شہید کیا اور جنازہ پر تیر بار ان کیسے بیات تک کہ شتر تیر کفن سے نکلے  
 اور روضہ رسول خدا میں دفن نہونے دیا اور جناب سید الشہداء مظلوم کر بلا  
 اتوڑ جنازہ اٹھایا گیا غسل دیا گیا اور نہ کفن ملا جیسا کہ معصوم فرماتے ہیں  
 اَشْكَاهُ حَتَّى حَلَلْتُ الْمَذْفُونِينَ يَلَا اَكْفَانُ سَلَامٌ هُوَ اُنْ شَهِدَا اَسْ رَاوْ خَدَّيْ  
 اہو یہ نہیں کہ وہ دفن ہوئے اور زیارت منجہ میں یوں ہی اَشْكَاهُ عَلَيَّكَ  
 يَا مَنْ دَمُهُ غَسْلُهُ وَتَيْبَتُهُ فُطْنُهُ وَالرَّكْبُ كَا فُورُهُ سَلَامٌ هُوَ اَبْ  
 و مظلوم کر بلا کہ دیکھا غسل اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش سفید بجائے



یہ کہ اور خاک صحرا بجائے کافور کے ہوئی و نسیم الریاح اکفانہ و القنات الخیط  
 منہ و فی قلوب من و الاک قابرہ اور بعض پارہاے کفن کے ریگ صحرا  
 دلی جو اڑاؤ کے اُس مظلوم کی لاش اقدس چرتی جاتی تھی اور بجائے جنازہ  
 سرائی نوک نیزہ پر رمل اور دیارید یار بھرایا گیا اور دل میں مومنین کے قبر  
 اُس شہید راہ خدا کی ہوئی اَللّٰہُ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

### مجلس پنجاہ و دوم

اَللّٰہُمَّ تَعَالٰی وَاِذَا اَخَذْنَا مِیثَاقَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَآ  
 اِلَہَ وَاِلَآ اِلَہِ الدِّیْنِ اِحْسَانًا حَقِّ سِجَانِہ تَعَالٰی قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ یا  
 سرور جو میں نے عہد و پیمان تو ریت میں فرزند ان یعقوب سے لیا ہے اور  
 بن نے اُنکو حکم کیا ہے کہ پرستش مت کرو سوائے معبود بحق کے کہ وہ  
 سزاوار اور لائق پرستش و بندگی کے ہے اور نیکی کرو والدین سے ایسی  
 جلی کہ جسکے وہ لائق ہیں یعنی اسے برافت و شفقت پیش آو اور دعاے  
 یر کرو اور اتفاق جہیل مرغی رکھو اور حلیۃ المتقین میں منقول ہے کہ ایک  
 شخص خدمت باریکت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ میں حاضر ہوا  
 و عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ میں  
 تجھے وصیت کرتا ہوں کہ خدا کا شریک قرار نہ دے ہر چند تجھے آگ میں جلاؤں  
 اری کہ کوئی کلمہ کہے تو اور دل تیرا ایمان بر ثابت ہوا اور تمہیکو وصیت کرتا ہوں  
 کہ والدین کی اطاعت کرو اور اُنکے ساتھ نیکی کرو زندہ ہوں یا مردہ اور دوسرے  
 بریت میں جو کہ ایک شخص نے خدمت باریکت جناب رسول خدا میں عرض کیا

کہ حق پدر کا فرزند پر کیا ہی پس اُن حضرت نے فرمایا کہ اُس کا نام لیکر نہ پکارے  
اور آئے اُس کے چلے اور قبل اُس کے کہ وہ بیٹھے یہ نہ بیٹھے اور وہ کام نہ کرے کہ  
لوگ اُس کے باپ کو بُرا کہیں اور جناب عداوت علیہ السلام سے منقول ہی  
کہ فرمایا اُن حضرت نے کیا مانع ہو تم کو اپنے والدین کے ساتھ احسان دینی  
کرنے سے زندہ ہون خواہ مردہ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ بعد انتقال  
والدین کے اُن کے لیے نماز پڑھو اور روزہ رکھو اور ان کی طرف سے حج کرو کہ ثواب  
اُس کا اُن کو ملے گا اور اُس کو بھی ملے گا بسبب اُس کے کہ اُن کے ساتھ احسان اور نیکی کی حُضرت  
یہ دلائل تو والدین کی اطاعت اور با احسان پیش آنے پر دلالت کرتے ہیں  
اور بہت سے دلائل آیت و حدیث کے درست نامہ فرامی والدین کے بارہمین  
وارد ہوئے ہیں حتیٰ کہ عاق والدین پر سے بہت ہرگز نہ پاویگا و فی کتاب  
الرَّوَضَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ النَّاسُ كَيْفَ الْوَالِدِ عَلَى  
وَكَيْدِهِ آوَرِ كِتَابَ رَوْضَةٍ مِنْ بَسْمِ حَبِيبِ بَابِ عَادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَوْلِ  
کہ فرمایا اُن حضرت نے ارشاد کیا بد میرے بعد امجد جناب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ نے کہ حق میرے بھائی اور وصی علی بن ابیطالب علیہ السلام کا لوگوں پر  
مثل حق باپ کے ہو اُس کے بیٹے پر اور صاحب خصال حسنیہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں  
کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ دونوں فرزند میرے  
حسین اور حسین علیہما السلام ابوالاست ہیں پس حشرات رعایت حرمت  
والدین کی عمدہ شرائع دین سے ہو اور ان کو راستی رکھنا بڑی عبادت ہی



اور انکو اپنے سے آزد و رکنا گناہ کبیرہ ہوا اور اطاعت و پیروی اور نصیحت  
و دوستی امیر المؤمنین اور جن علیہ السلام کی تو عین ایمان ہو پس والدین کی  
نافرمانی تو گناہ کبیرہ ہوا اور انکی نافرمانی کفر ہے نہ کہ عداۃ اللہ قتل و خون ریزی  
انکی مگر واسع ہوا شقیاء است پر کہ انھوں نے مطلق سیطر و پاس ان توقو  
نہ کیا بلکہ عوض اسکے ان حضرات سے نطلم و ستم اور عذاب کے پیش آئے اور بنا  
امیر المؤمنین علیہ السلام کے سر انور پر تلوار زہر آلودہ لگائی اور امام حسن علیہ  
السلام کو زہر دیا اور جنازہ پر تیرا گناے اور امام عین علیہ السلام کو حمان  
ابلا کر مع اصحاب و اقربا نہ فرقات پر صحراے کربلا میں روز عاشورائے شہید  
خون کیا اور یہ بھی ان شقیہ کو کافی عذاب کہ ہال عداوت ان حضرت کے  
اہل بیت کی مقصد و تباہ و زین بینت بین اہل شیوان میں آگ لگائی اور امیر  
و مقید کر کے بلواسے عام میں دیا بدیا شتران لا غریب کہ جنہر بجزایان اور  
محمل بے پردہ کے اوک نہ تھی ہوا کر کے پھرایا پس حضرات پر جو شبہ شتران  
کجاہ دار اور محل کی بنائی بنائی و نہ پیر سیاہ پوشش و پردے ہوتے ہیں شاہ  
ی شبہ ان اونٹوں کی جو جنہر اہل بیت رسالت بعد ربانی قید شام کے  
واپس آئے ہیں کہ یہایت و صورت نصیبت زوون اور ستم رسیدن کی ہوا  
چنانچہ بچار الانوار اور حریق القلوب وغیرہ میں چون منقول ہے کہ جب  
یزید لعین نے معلوم کیا کہ اہل بیت رسالت کی بیٹری و شوق میں نہ رہینگے  
اسوقت چند ناقہ مزین ہونے لگا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
کر کے واسطے سوار تی اہل بیت لہا کہ حاشیہ او چند اونٹوں پر مال

واسباب بیش قیمت بارگاہ کے سامنے اہل حرم کے لائے اور یزید نے جناب ام کلثوم  
 و دختر امیر المومنین سے عرض کی کہ اے ام کلثوم میں امیدوار ہوں کہ جو کچھ قصور  
 مجھ سے آپ اہل بیت رسالت کی خدمت میں ہوا ہے اسے معاف کیجیے اور یہ  
 مال و اسباب کہ خون بہا ہے آپ کے بھائی امام حسین علیہ السلام کا اسے قبول  
 فرمائیے پس یہ سن کر جناب ام کلثوم شدت روئیں اور فرمایا اے یزید واسطے  
 تجھ پر خدا تیرا منہ سیاہ کرے تو نے دختران فاطمہ زہرا کو مثل بندیان ترک  
 و روم کے ہر شہر و دیار میں پھرایا اور میرے برادر مظلوم امام حسین علیہ السلام  
 ناحق قتل کیا پس یہ وہ ظلم عظیم ہے کہ جس کا کچھ عوض نہیں ہو سکتا ہے اور تو ہمیں  
 عوض اُسکا یہ مال دنیا دیتا ہے وَاَللّٰهُ لَوْ كَانَ وَجْهُ الْاَرْضِ كُلُّهُ ذَهَبًا  
 وَفِضَّةً لَّكَرِيكَنْ عَوْنًا لِّقَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمِنْ خِذَائِهِ عَوْدٌ  
 اگر تمام دس زمین نقرہ و طلا ہو اور تو وہ سب خون بہا دے امام حسین  
 علیہ السلام کا تو ہرگز وہ عوض اُن حضرت کے ایک قطرہ خون کا نہیں ہو سکتا  
 فَإِذَا قَامَتِ الْيَقِينَةُ وَتَنَادَيْتُمْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ يَا كَيْفَ يَا عَدْلُ احْكُمْ  
 بَيْنِي وَبَيْنَ قَاتِلٍ وَلَدِي فَيَا يَزِيدُ فَاسْتَعِدَّ لِلْجَوَابِ وَأَنْتَ لَكَ ذَلِكَ  
 پس جب روز قیامت ہو گا تو مان بیری فاطمہ زہرا بنت رسول خدا  
 گریان و نالان زیر عرش الہی فریاد کریں گی کہ بار اے عالم کر درمیان ہمارے  
 اور قاتلان حسین کے پس اے یزید اس وقت جانب خداوند عادل سے  
 ہے اس خون ناحق رنجیدہ اور ظلم و ستم کا سوال کیا جائیگا پس تو آمادہ  
 جواب ہو اور جواب اسکا تجھ سے کیا ہو سکے گا یہ سن کر وہ مکار سر خم کیا کہ



رونے لگا حضرات یہ مقام حسرت ہی کہ ہم شیعہ اثنا عشری اور محب اور والی  
حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام اپنے آقا و مولا مظلوم کر بلا غریب مینوی  
جناب امام حسین علیہ السلام کے رونے پر سامان گریہ و بکا مثل عام و تابوت  
و ضریح اور وُلْدُل و غیرہ کے ہم ہو نہ جاتے ہیں اور اپنے آقا مظلوم کے مصائب  
یاد کر کے گریہ و بکا اور ماتم و عزاکرتے ہیں حالانکہ یہ کل اہل اسلام کو متراوا  
کیونکہ جناب رسول خدا نے فرمایا جو حسین ابوالہاست ہیں اور باپ اور  
بھائی کے غم و ماتم میں ہمارے عیاں کرنا اور سریر نہ ہونا شرعاً جائز ہی پس  
و اسے ہوا اس قوم نہ، نصرت پرچو ہمکو اس فعل پسندیدہ کے عمل میں لاسے پر  
طعن کرتے ہیں کہ سبب سے ہمارے دل کو صدمہ عظیم پہنچتا ہی جیسا کہ شاعر

کتابیہ

جَوَاحِرُ السِّنَانِ هَا السِّيَامُ      وَلَا يَلْتَمُ مَا جَرَحَ السِّنَانُ

اے زخم تیز و سنان کا علاج ہو سکتا ہی اگر زخم طعن زبان کا لونی مالین  
نہیں ہی ایسے کہ وہ سولان روت و بکا ہی سبب سے جناب یہ سادق  
علیہ السلام نے فرمایا یہ اپنے شیعوں کے بارے میں ایک حدیث میں کہ رَحِمَ  
اللّٰهُ شَيْعَتَنَا لَقَدْ كُنَّا وَكُنُوْا خِيَارَ مَا رَحِمَ كَرِهَ مَا رَحِمَ شَيْعَتَنَا  
کہ وہ ہماری نسبت میں ہمارے و تمنوں سے اذیت اٹھاتے ہیں اور ہمکو  
کوئی اذیت اپنے شیعوں سے نہیں پہنچتی ہر حالانکہ انکے اکثر اعمال لگتے ہیں  
کہ مصیبت امام حسین پر رونا جائز ہی ہے تو اسے شیعہ ہی سمجھاؤ انکے ائمہ و اہل  
اور صاحب ذخائر العقبی و غیرہ نے روایت کی ہی کہ فرمانبرداران سید محمد

کہ بجلی آنکھ سے ایک قطرہ اشک مصیبت حسین میں نکلے تو اسکو حق سبحانہ  
 جنت میں جگہ دیتا ہی اور ہم لوگ تو پیروی کرتے ہیں انبیاء اور اوصیاء اور  
 ملائکہ کی کیونکہ یہ سب مصیبت امام حسین علیہ السلام پر رونے ہیں جیسا کہ  
 اکثر اخبار و روایات سے ثابت ہے باوجودیکہ انکی کتابوں میں شبیہ و منہ  
 قدس جناب رسول خدا ۱۴ اور قبر شجین کی بنانا جائز ہی چنانچہ شبیہ قبر و انکی  
 دلائل الخیرات میں موجود ہی اور شارح اسکا لکھتا ہی کہ ذکر ان قبر  
 اس جگہ یہ فائدہ ہی کہ زیارت کرے اس شکل کی وہ شخص کہ جسے زیارت  
 انکی نہ کی ہو تو وہ دیکھے محبت و اشتیاق اسے بوسہ دے محبت سے اور شوق  
 اپنا بڑھائے کیونکہ اکثر بزرگوں نے بہت سے خواص اور فوائد بیان کیے ہیں  
 درتجربہ میں آئے ہیں اور روضۃ الاحباب میں شکل نعل شریف پیغمبر  
 کی بنائی ہی اور بہت سے خواص اور فوائد اسکے بھی لکھے ہیں چنانچہ حیدر آباد  
 میں بہمال شان و شوکت اور تزک اسکا واپاک نکالتے ہیں سبحان اللہ  
 کیا انصاف ہی کہ روضۃ رسول خدا ۱۴ اور قبر شجین کی شکل بنانا اور انکی  
 زیارت کرنا اور بوسے لینا تو ثواب عظیم ہو اور بارہ جگر رسول خدا مظلوم  
 کرنا اسکے روضۃ اور ضریح اور قبر انور کی شبیہ بنانا اور ان حضرات کے  
 تم میں نہ نہ کرنا انکے زعم باطل میں بدعت ہو اور نعل شریف کی شکل بنانا  
 اور اسکا بوسہ لینا اور اسکے خواص اور فوائد بیان کرنا تو ثواب ہو  
 کہ جو ان صاحب روضۃ الاحباب کے گائے کے چمڑے کی تھی اور امام حسین  
 فرزند رسول انشدین جو پارہ جگر اور گوشت و پوست اور خون مبارک روح



و بیان بنیمبر ہوا اسکے روضہ اور قبر النور اور ضریح کی شبیہ بنانا اُنکے نزدیک بدعت ہو  
 علاوہ اسکے موسم حج میں اب تک یہ معمول ہے کہ مصر و شام سے دو محالین کمال شان  
 و شوکت اور تیزک تمام مکہ و مدینہ میں لاتے ہیں اُنکے ساتھ ہر قسم کے باجے اور  
 صدر ہا سپاہی مسلح ہوتے ہیں ایک نقل محل جناب رسول خدا کی اور دوسری  
 شبیہ محل عائشہ کی اور ہزاروں حجاج اُن محاموں کو باعزاز و تکریم لاتے ہیں  
 اور شیکو اُنکے آگے روشنی کرتے ہیں اور بوسے پیتے ہیں بلکہ گرد و طواف کرتے ہیں  
 اور شب بیت مکہ حاکم وہاں کا پیشوا کی کے لیے نکالنا ہی اور مقامات متبرکہ مثل سنی  
 اور مشعر الحرام اور عرفات میں بیوض اعمال ستبہ کے پُست تازہ عمل میں لاتے  
 ہیں کہ ہر قسم کے باجے بجاتے ہیں اور نیدوق و نوہین کمال سرور سنہ کرتے ہیں  
 پس اگر شبیہ کا بنانا کفر اور بدعت ہی تو نقل محل عائشہ بھی کفر و بدعت ہو گا تو اہل  
 بیان پر قول شاعر کا صادق آتا ہے جو کفر از کعبہ بر خیزد کجا بانہ مسلمانانی +  
 علاوہ اسکے خطیب اُنکے خطبہ کو اور مؤذن اذان و اقامت کو کس تازہ و ادائی  
 ادا کرتے ہیں کہ مطربان زمین وہاں کوئی ثمن نہیں رکھتے ہیں سبحان اللہ  
 ثقلین پر وہ لوگ خوب عمل کرتے ہیں کہ روز شہادت فرزند رسول ثقلین  
 عید کرتے ہیں اور واسطے برکت کے روزہ رکھتے ہیں گویا پیروی کرتے ہیں اپنے  
 اسلاف کی کیونکہ اکثر روایات سے ثابت ہے کہ عاشورا روز سرور بنی امتیہ  
 چنانچہ پیر پیران اُنکے عبدالقادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین میں بروز عاشورا  
 حکم سرور اور سہرہ لگانے کا دیا ہے اور روز عید قرار دیا ہے اور ابن حجر  
 یہ کمال سنگدلی صواعق میں لکھتا ہے کہ پرہیز کرنا چاہیے روز عاشورا بدعت ہے

روافض سے مثل نوحہ اور گریہ و زاری وغیرہ کرنے کے اخلاق سونہین میں سے  
 نہیں ہیں حضرت ابی وجہہ کہ روز عاشورا ابتک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں  
 یہ لوگ تبدیل لباس کرتے ہیں اور عطر ملتے ہیں اور سر ملگاتے ہیں بلکہ بعضے متعصب  
 یا ہم معانفہ کرتے ہیں اور خطیب بعد خطیون کے یہ دعا کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ اَهْلًا  
 اَلْكَفَرَةَ وَالْاَهْلَ الْفَضَّةِ بِسْ اِسْ عِمَاوَتٍ مَقْبُوعَةٍ اَنْكَ اِيَّاهِ يَوْمَ كَيْفَ كَيْفَ  
 اَنْكَ اَسْلَافَ كَيْفَ اَنْكَ اَسْلَافَ كَيْفَ اَنْكَ اَسْلَافَ كَيْفَ اَنْكَ اَسْلَافَ كَيْفَ اَنْكَ اَسْلَافَ  
 ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ دشمنان خاندان رسالت نے کمال عداوت عاشورا کو  
 مخفی کیا تھا مگر شیعیان ائمہ بدیٰ مجلس عزاء اور نوحہ و بکا ہمیشہ تہفہ کرتے تھے اگر کہیں  
 ظاہر ہوئے تھے تو اعدا بنظم و ستم قتل و غارت کرتے تھے آخر اعلان و شیعہ عاشورا  
 شہزادین سو باوان ہجری سے ہوا اور ابتک سال بسال عزاداری میں ترقی  
 ہوا اس کے بنی عباسیہ نے جو نشان قبر منور کا مٹانا ہی چاہا مگر خداوند عالم نے روز بروز  
 اُس کو روشن و ظاہر کیا اور تا قیامت باقی رہیگا بہر حال ہم دوستداران  
 تانہ ان رسالت کے یہاں بوجہ شہادت قاسم آل نبی کے روز عاشورا روز  
 صوم و خوشی نہیں بلکہ روز سوچ و غم اور گریہ و عزاء اور روز ترک لذات ہے  
 پناہ چہ کافی میں عبد الملک سے منقول ہے کہ کہا اُس نے سوال کیا میں نے جناب  
 اعلیٰ علیہ السلام سے کہ یا بن رسول اللہ کیا فرماتے ہیں آپ صوم نهم و ہم  
 محرم میں آیا مؤمن کو چاہیے کہ ان دو دن میں روزہ رکھے یا نہیں حضرت نے  
 ارشاد فرمایا نہ ای عبد الملک روز نما سو عا یعنی روز نهم ماہ محرم وہ روز  
 صحیح ہے کہ اُس روز جناب امام حسین علیہ السلام مع اپنے اصحاب اقربا



روزہ کفارین گھر لے گئے تھے اور ہر طرف سے اعدائے اُس مظلوم کو محاصرہ کر لیا تھا اور اُس  
روز ابن زیاد اور ابن سعد بسبب کثرت پیادہ و سوار کے نہایت شاد و مسرور تھے  
اور یہ مظلوم میرے جناب امام حسین علیہ السلام اور اصحاب اُنکے ناچار تہمت  
اور تمہید پر لیٹاں تھے اور اُن حضرت پر ہر طرف سے راد چارہ و تہدیر کی جاتی تھی  
اور ابن سعد اور ہمارے بیٹے کو اُس ملعون کے سرور حاصل تھا اسی لیے کہ اُن سب کو  
یقین ہو گیا تھا کہ اب کوئی نافر و مددگار اُس جگر گوشہ رسول محتار کا عراقی  
اور غیر عراقی سے نہ آئیگا بعد اُنکے جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند  
مان باب میرے اُس مظلوم و ضعیف اور غریب پر کہ جو روزہ کفار تہمت شمایین  
بازین کیسی مبتلا و گرفتار تھے پھر فرمایا اُن حضرت نے کہ روز عشا و دو دن بول  
کہ جس روز امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اور لاشیں پھرائیں جناب کی و سیاہ  
اشماے اصحاب کے غلطات بچاک و خون پڑی تھی اور لاشہاں شہداء اللہ الہ اکبر  
قدس اُن حق تعالیٰ کے پڑی تھیں پس حضرت نے فرمایا قسم تجھ سے نماز کعبہ کہ  
ہرگز روز عشا و روز صوم نہایت ہی ملکہ و روز حزن و الم و مصیبت نہ ملے گی  
بل آسمان و زمین اور سوشلین پر اور روز عشا و روز فرست و سرور و مسرت  
س زیادہ اور اہل شام کے اور یہ روز و روز مصیبت ہی کہ اُن روز تمام ملحق  
مین سے شور گریہ و بکا اور فوج و عزا کا مصیبت جناب سید الشہداء علیہ السلام تھا  
زمین شام کی کہ اُس زمین سے اُس روز صدائے مبارک و عوین غم و الم کے  
نہ تھی پس جو شخص کہ اُس روز روزہ رکھے گا اور یوم برکت جائیگا اسکا شمار  
پیدا و ابن زیاد کے ساتھ ہوگا و راسخا لیکہ و اہل اسکا و منصف و بے غش





نوش فرمائیں پس دونوں بزرگواروں نے نوش فرمایا تو آنحضرت طاس سے  
 وَاَبْرِيقَانِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اَمَرَكَ اللَّهُ اَنْ تَصُبَّ الْمَاءَ عَلَى يَدَيْ  
 عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ اَلَسْمَاءُ وَالطَّاعَةُ لِلَّهِ وَلِمَا اَمَرَ فِي رَجُلٍ جَبَّ نَوْتُهُ  
 فرمایا کہ تو جہیزیل سے بعد ایک ایک طاس اور آفتابہ حاضر کیا اور عرض کی کہ  
 یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ہاتھ علی بن ابیطالب کے وٹلاؤں  
 اُن حضرت نے فرمایا کہ واسطے طاعت و فرمان برداری خدا کے میں کیا لایا  
 اُس امر کو جس کا حکم میرے پروردگار نے فرمایا ہو تو اَخَذَ الْاَبْرِيْقَ وَقَامَ  
 نَصَبُ عَلَى يَدَيْهِ عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنَا اَوَّلُ اَنْ اَصُبَّ  
 الْمَاءَ عَلَى يَدَيْكَ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ اَللَّهُ مُبَحَّانُهُ وَتَعَالَى اَمْرِي يَدُ ابْنِ  
 جس نے فرما کر آفتابہ اٹھایا اور واسطے پانی ڈالنے کے ہاتھوں پر جناب علی بن ابیطالب  
 کھڑے ہوئے پس اُن حضرت کی خدمت میں جناب علی بن ابیطالب نے  
 عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے زیبا و مناسب ہو کہ میں آپ کے دست مبارک پر  
 پانی ڈالوں اور وٹلاؤں حضرت نے فرمایا کہ او علی مجھے حق سبحانہ تعالیٰ  
 اس امر کا حکم فرمایا ہے اور اسی کے حکم سے تمہارے ہاتھ وٹلاؤ تا ہواں وکانت  
 كَمَا صَبَّ عَلَى يَدَيْهِ عَلِيٌّ الْمَاءَ لَا يَفْعُ مِنْهُ قَطْرَةٌ فِي الطَّسْبِ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اَرَاكَ تَقَعُ مِنَ الْمَاءِ فِي الطَّسْبِ قَطْرَةٌ وَحَسْبُكَ  
 آپ جناب اس کہتے ہیں کہ ہر چند حضرت پانی ہاتھوں پر جناب امیر المومنین علی  
 بن ابیطالب علیہ السلام کے ڈالتے تھے مگر سین سے ایک قطرہ بھی نہ آتا  
 نہ کرتا تھا پس جناب امیر المومنین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ایک

قطرہ بھی اس بانی سے طاس میں گرتے نہیں دیکھتا ہوں ارشاد ہو کہ یہ بانی  
 کیا ہوتا ہو اور کہاں جاتا ہو فقال رسول اللہ ﷺ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ  
 يَتَسَابِقُونَ عَلَى اخْتِازِ الْمَاءِ الَّذِي يَقَعُ مِنْ فَيْعَسِلُونَ بِهِ وَجُوهَهُمْ  
 لِيَتَبَيَّنَ كَوَايِدُهُمْ سُنْدَرُ جَنَابِ رَسُولِ خَدَايَا عَلِيٍّ بِتَحْقِيقِ كَرَامَاتِهِ  
 اس بانی کے لینے میں جو تمھارے ہاتھوں سے گرتا ہو باہم سبقت کرتے ہیں اور  
 تیز کا اس بانی سے اپنے منہ اور رخساروں کو دھوتے ہیں حضرات مقام  
 غور جو کہ ملائکہ تو وہ بانی تیز کا لیکر اپنے اپنے منہ پر ملین یہ احترام کریں ان ہاتھوں کا  
 اور بعد جناب رسالت مآب کے انکی یہ قدر ہو کہ اُس جناب کے کلوے انور میں  
 رہمان ظلم و ستم باندھی جاوے اور دولتمدار سے واسطے بیعت ابو بکر کے باہم  
 نائے جاوین ہاں افسوس جس بزرگوار کا پیش خدا یہ مرتبہ ہوا اُسکو ابن ابی  
 سبیت مسجد کوفہ میں سبالت نماز تلوار زہر آلودہ سے شہید کرے حضرات مقام  
 تصور ہی کہ اگر ابن ابی سلمیٰ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو قتل نہ کرتا  
 تو معاویہ کی یہ مجال کب تھی کہ امام حسن علیہ السلام کو زہر دلواتا اور مروان  
 بعین کو یہ قدرت کب تھی کہ باغوا سے عائشہ جنازہ پر ان حضرت کے تیر  
 باران کرتا آہ مؤمنین اگر حیدر صفدر شہید نہوتے تو شمر لعین کی یہ مجال کہاں  
 تھی کہ کلوے شاک امام حسین علیہ السلام کو خنجر آبدار سے فرج کرتا اور  
 شقیاسے کوفہ و شام کو یہ قدرت کہاں تھی کہ امام زین العابدین کو  
 ملوث و زنجیر میں اسیر کرتے اور جناب زینب و ام کلثوم کی متعذ و چادر  
 پسین لیتے اور سکینہ فانون کے گوشوارے اُتار لیتے آہ اگر ساقی کوثر



شہید ہوتے تو ابن سعد کی مجال کب تھی کہ انکی اولاد پر پانی بند کرنا آہ کیا  
انقلاب زمانہ ہو کہ بعد علی مرتضیٰ علیہ السلام کے اشیائے امت نے ان حق تعالیٰ  
اولاد پر روز عاشور اکمال عداوت پانی کسی چیز بند کی کہ عوص و ضو کے  
وہ حضرات واسطے نماز کے تیمم خاک سے کرتے تھے چنانچہ شاعر زبان مال  
مظلوم کر بلا کے کہتا ہے

يَا سَلَكِيْنَ شَامٍ وَيَا اَهْلَ كُوفَةٍ	فَهَلْ هَكَذَا اَوْصَى النَّبِيُّ الْمَكْرَمُ
عَاشِرُ يَوْمِ مَاءِ الْفَرَاتِ حَيُّوْكُمْ	وَاَوْلَادُ طَهٍ لِلصَّلَاةِ يَتِمُّوْا

ایہ اہل کوفہ و شام آیا جناب رسول خدام نے اپنی امت سے یہی وصیت کی  
کہ میری اولاد سے بد غا و عناد پیش آنا اور انکو بظلم و ستم قتل کرنا مقام حیرت ہے  
کہ راکب و مرکب تمہارے نہ جاری سے سیراب ہوں اور پانی پیا جانو  
درندہ تاک کا تمہیں گوارا ہو اور اولاد جناب رسول خدام کو ایک قطرہ  
پانی کا نہ ملے اور انہرا سقد رمانعت ہو کہ وہ نمایانی آب سے بجائے وضو کے  
تیمم خاک سے کریں

يَمُوتُ عِطَاشًا اَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ	وَيَشْرَبُ هَذَا الْمَاءَ تَرْكًا وَدِيْلًا
تَذَتْ لِبَابٍ قَدْ مَضَيْنَ عَلَى الْوَلَا	بِاَيَّامِهَا وَلَمَّا عَلَيْنَا حُزْرًا

اسے ای قوم اعدا کیا قیامت ہو کہ کفار ترک و دلیل تاک کو تمہاری اجازت ہو  
کہ وہ جسد رجا بین نہ فرات سے سیراب ہوں مگر یہ غضب ہو کہ اطفال  
خرد سال تاک اہل بیت رسول خدام کے ایک جرعد پانی کا نہ پائیں گوشہ  
تشنگی سے جان باب ہوں آہ مؤمنین جان ہماری قربان ہوں لبائے

خشک پر کہ جیسے فرماتے تھے اسی قوم تا انصاف تین شبانہ روز پیہم گزر چکے ہیں کہ تمہیں ہم پر پانی حرام کر دیا ہے حالانکہ ہم اہل بیت رسالت اور معدن نبوت ہیں اور منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مع اہل بیت کے سفر کو تشریف لینگے تھے اثنائے راہ اہل بیت اور اصحاب پر ان حضرت کی تشنگی غالب ہوئی اور پانی نہ ملا آپس اُس وقت جناب سیدہ اپنے دو دون نورعین حسنین کا ہاتھ پکڑے ہوئے خدمت باریکت اُن حضرت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اے پیڑ پر زکوٰۃ حسین ابھی بچے ہیں اور سبب خرد سائی تاب شدت تشنگی کی نہیں لاسکتے ہیں پس یہ سنکر اُن حضرت نے زبان اطہر اپنی حسنین کے وہن انور میں دی تو وہ صاحبزادے سیراب ہوئے یا رسول اللہ کہاں تھے آپ پر روز عاشورا جب وہی سین مظلوم زیر خنجر شمر معین کے شدت تشنگی سے فریاد العطش العطش کرتے تھے اور فرماتے تھے

يَا قَوْمِ اَنَا بَنُ مُحَمَّدٍ مِنَ الْمُصْطَفَى وَعَطَشَانِ اَوْ قَوْمِ عَرَبٍ مِّنْ نَّوَا سِرَاسِرِ  
 خَدَامِ كَاهِنٍ اَوْ رِجَالِ سَامِيٍّ اَوْ مَوْنِيٍّ اِسِيٍّ اَيُّهَا ابْنُ اَبٍ كَوْ جَنَابِ زَيْبِ  
 اَيُّهَا نَوْصَرِ مِّنْ بَعْدِ شَهِادَتِ اِسْمَاعِيلَ اَوْ مَظْلُومِ كَيْ فَرَاتِي اَيُّهَا جَوْدَتِ الْعَمْرِ  
 رَوْنِي كَوْ كَافِي اَيُّهَا بَحَارِ مِّنْ نَّهْوَلِ يَوْسَ

اَيُّهَا بَحَارِ مِّنْ نَّهْوَلِ يَوْسَ | وَقَدْ اَضْحَىٰ مَبَاحًا لِلِكَلَابِ

آہ آہ آیا بخل کیا گیا آب فرات سے فرزند رسول الثقلین امام حسین علیہ السلام پر حالانکہ وہ پانی کالا پر بھی مباح تھا یعنی کیا غضب ہے کہ اولاد جناب رسول خدام اور علی مرتضیٰ اور اطفال خرد سال اُنکے تو تشنگی لب



کنارہ نہر فرات پر شہید کیے گئے اور جانورانِ درندہ تک اُس پانی سے سیراب ہوتے تھے۔

بَنَاتُ مُحَمَّدٍ أَصْحَتُ سَبَايَا | يَسْقُنَ مَعَ الْأَسَادِي وَالْهَقَابِ

اے دخترانِ جناب رسولِ خدام اور قبولِ عذرا بعد شہادت اپنے اقربا کے اسیر و مقید کی گئیں اور اسباب اور چادرین تک انکی لوٹ کر شہرِ بصرہ چرائی گئیں اور بے پردہ کی گئیں۔

مُعَذِّبَةُ الذُّيُولِ مَكْشَفَاتِ | كَسْبِي الزُّوُفِ دَآمِيَةِ الْكِعَابِ

اے حال اُن تم سیدیوں کا یہ تھا کہ مثل اسیرانِ ترک و روم کے گرد و غما آلودہ بے نقابِ تحسین اور پاہے اٹھرائے پایہ روی سے زخمی ہو گئے تھے جیسا کہ محرق القلوب میں منقول ہے کہ اعدا اکثر جگہ اہل بیت رسالت کو پایہ پا پھراتے تھے ہاے افسوس اگر امام حسین علیہ السلام شہید نہوتے تو اہل بیت رسالت اس ظلم و ستم سے کیوں اسیر ہوتے افسوس ہزار افسوس وہ جناب روزِ عاشورا شہید ہوئے یہی وجہ ہے کہ جناب زینب ہر کس حسرت و یاس کے مین کرتی ہیں اور رو کر فرات بن جیسا کہ شاعر زبان حال اُن محمد و سہ کے کنارے۔

بَنَفْرِ شِفَاهَا هَذَا آيَاتٍ مِنَ الظُّلُمِ | وَلَوْ تَحْطُظُ مِنْ مَاءِ الْقُرْآنِ بِقَطْرَةٍ

فدا ہو ہیں اُن لبہاے انور پر جو شدت تشنگی سے مثل برگِ گل کے پژمردہ ہو گئے تھے اور فدا ہو ہیں اُن لبہاے اٹھرا رہن لبون تک شیت شیانہ روزِ اکابرِ نظر و پانی کا نہ پہونچا۔

بِنَفْسِهِ عَيْنًا غَايِرَاتٍ سَوَاهٍ ۱۱ اِلَى الْمَاءِ مِنْهَا نَظْرَةٌ بَعْدَ نَظْرَةٍ

آہ آہ قربان ہو بن اُن چشمہاں کے انور پرچین بسبب شدت تشنگی اور نایابی  
آب کے حلقے پر گئے تھے اور قربان بن اُن آنکھوں پر جو شدت تشنگی میں بہت  
ویاں آبِ فرات کو دیکھا کین اور وقت آخر تک بھی ایک قطرہ پانی کا میسر نہ آیا  
اور فرما ہو بن اُن آنکھوں پر جو راتوں کو عبادتِ خدا میں بیدار رہیں  
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

### مجلس پنجاہ و چہارم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی السَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں  
فرماتا ہے کہ آفتاب و ماہتاب آسمان میں بحساب معین و مقرر ہیں اپنے  
بروج سے بھرتے رہتے ہیں ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ  
نے سیر آفتاب و ماہتاب کی اپنے اپنے بروج و منازل سے مقدر و مقرر  
فرمائی کہ وہ سیر میں خلل نہیں کرتے ہیں اور علی الدوام و استمرار اس  
حساب و طریق پر مقرر کرتے ہیں پس آفتاب اپنے بروج و منازل میں  
بیسٹھ روز میں کہ یہ ایام سال شمسی ہیں قطع کرتا ہوا اور ماہتاب اٹھائیس  
دن میں طو کرتا ہوا اور ہرگز یہ دونوں اس سے تجاوز و تجاوز نہیں کرتے  
ہیں اور آفتاب و ماہتاب سے فوائد کثیر مترتب ہوتے ہیں اور نظم و بندوبست  
دنیا اسے ہوتا ہی مثل اسکے کہ فصلوں اور اوقاتِ شب و روز اور صوم  
و عسلوۃ کے اوقات اور مہینوں اور برسوں کی شناخت ہوتی ہے اور آفتاب  
میوسے وغیرہ کو پہچانتے کرتا ہوا اور ماہتاب خوش مزہ اور شیرین کرتا ہوا اور



روایت میں وارد ہوا ہے کہ وسعت و بزرگی آفتاب کی چھ ہزار اور چار فرسخ ہو  
اور وسعت ماہتاب کی چار ہزار فرسخ ہو پس حضرت استاذ آفتاب و ماہتاب  
اور تمامی مخلوقات مطیع اور تابع اپنے خالق کے ہیں اور حق سبحانہ تعالیٰ نے  
اپنے فضل و کرم سے کل مخلوقات کو تابع و فرمان بردار اپنے حبیب سرور و  
فخر موجودات کا کیا ہے کیونکہ وہ جناب باعث وجہ و تمامی مخلوقات ہیں چنانچہ  
حدیث قدسی میں ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے لَوْلَا كَلَّمَكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَكْفَانِ  
اَوْ حَبِيبِ هَمَارِے اگر تم نہ ہوتے تو ہرگز ہم نہ پیدا کرتے آسمانوں کو اور صاحب  
منجیہ المعجزات اور اعلام الوری علیہما الرحمۃ اسمائت عیسٰی سے روایت  
کرتے ہیں کہ کھائے ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ جناب  
امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو کسی کام کے لیے مسجد یا اور جناب  
امیر المؤمنین علیہ السلام نے اُس وقت مراجعت فرمائی کہ جناب رسول خدا  
نماز عصر سے فارغ ہو چکے تھے پس اُن حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کے  
دامن پر سر انور رکھا اور آنکھ لگا گئی اُس وقت وحی نازل ہوئی یہاں تک کہ  
قریب ہوا کہ آفتاب غروب کرے اُس وقت وحی منقطع ہوئی پس جناب  
رسالت مآب نے جناب ولایت مآب سے فرمایا کہ اے علی آیا تم نے نماز پڑھی  
اُس جناب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے گوارا ہوا کہ ایسے وقت مراقبہ  
آپکا زمین پر رکھوں اور نماز با شرائط ادا کروں مگر بلا یا و اشارہ یہ نہ کہ جناب  
رسول خدا نے درگاہ انہی میں دعا کی کہ بارگاہ علی بن ابیطالب تیری  
اور تیرے رسول کی طاعت میں تھا اس پر آفتاب کو بھیروسے آسمان اُتتی ہو

کہ قسم بخدا دیکھا میں نے کہ آفتاب پھر اُور باوجود وسعت و بزرگی کے اس قدر بلند ہوا  
 کہ وقت فضیلت عصر کا ہوا اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے نماز عصر  
 ادا فرمائی بعد اسکے آفتاب اپنے مقام پر گیا حضرات جو معجزات و کرامات  
 حق سبحانہ تعالیٰ نے کل انبیاء کو عطا فرمائے تھے وہ سب اور علماء وہ اُنکے  
 بہت سے معجزات جناب رسول خدا کو مرحمت فرمائے اور فیضان اُن سب  
 معجزات و کرامات کا اس جناب کے ادبیا کی طرف ہوا چنانچہ ابیہر  
 بعد رحلت جناب رسول خدا کے واسطے جناب امیر المؤمنین سید الوصیین  
 علیہ السلام کے آفتاب نے عموماً کیا ہی جیسا کہ علامہ مجلسی اور ابن شہر آشوب نے  
 جویر بن مسہر سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ ہم سب اصحاب ہمراہ جناب  
 امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے جنگ خوارج نروان سے  
 واپس آتے تھے جب ایک مقام پر زمین بابل سے تو وقت نماز عصر کا داخل ہوا  
 پس حضرت مرکب سے اترے اور لشکر بھی اُترا بعد اسکے ارشاد کیا کہ ایسا کہ  
 یہ زمین ملعون ہے زمین مرتبہ بیان کے لوگ سبذب ہوئے ہیں اور یہ اول ان  
 زمینوں سے ہے کہ جہان بُت پرستی ہوئی ہے پس پیغمبر اور وصی پیغمبر پر جائز نہیں ہے  
 کہ اس زمین پر نماز پڑھے مگر تم لوگ نماز پڑھو یہ سنکر اصحاب نے چپ کور  
 راہ کے میل کیا اور توجہ نماز ہوئے اور خود جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نماز  
 جناب رسول خدا پر سوار ہو کر ایک طرف کو تشریف فرما ہوئے راوی  
 کہتا ہے کہ میں نے عرض کی قسم بخدا میں ہمراہ رکاب جلوں گا اور آج اپنی نماز  
 تابع آپلی نماز کے کروں گا یہ کہ میں سمجھتا تھا کہ اُن حضرت کے چلا جاتا تھا ہنوز



جس عات سے نہ گذرے تھے کہ آفتاب نے غروب کیا اس وقت میرے ولہین دوسرے  
 پیدا ہوئے پس جب ہم جس سے گذرے تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اذان کہو  
 آپ متوجہ وضو ہوئے بعد اسکے کسی سے کچھ کلام کیا کہ میں نہ سمجھا اور گمان میں  
 یہ تھا کہ زبان عبرانی ہی پس حضرت نے اقامت کہی تو قسم بخدا دیکھا میں نے کہ  
 آفتاب در میان سے دو پاڑ کے نکلا اور صدا اُس سے ظاہر ہوئی اور پھر اُس  
 مقام پر پہنچا کہ وقت فضیلت عصر کا تھا اس وقت حضرت نے نماز معصر ادا  
 فرمائی اور میں نے اقتدا کی اُن حضرت کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو  
 آفتاب نے غروب کیا اور ستارے ظاہر ہوئے اس وقت حضرت میری طرف  
 متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے **قَسَّیْتُ یَا مَنِّیْ رِیَّاکَ الْعَظِیْمُ**  
 میں نے اپنے پروردگار کو باسم اعظم یاد کیا تو آفتاب کو میرے واسطے پھیرا

گوارا پروردگار سال نمود | وے روز خورشید شکل نمود

اور باذل علیہ الرحمہ یون کہتے ہیں

بدان تا نکرد و نمازش قضا	خدا باز گرداند خورشید را
ببین نزو حق شمس را ببین	گران قدری طالعش را ببین
پریش مہر و مہر را چہ وزن و قمار	کہ گر خواہد آن صاحب اقتدار
بگرداند این طائریم چنبیری	بانگشت کہتر چو آگ شتری

اور حق سبحانہ تعالیٰ تو بیکرت اور واسطہ علی بن ابیطالب علیہ السلام کے  
 حاجت کسی عاجز نہ کی روئین کرتا ہی ملک و دعا اسکی قبول فرماتا ہی چنانچہ  
 مصابیح القلوب وغیر میں یونس بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ کتاب

کہ ایک سال میں واسطے حج خانہ کعبہ کے گیا اور ایک منزل میں سے  
ایک عورت حبشیہ کو دیکھا کہ چشم طاہر سے تابنا اور چشم باطن سے ساتھ نور و لایت  
بینا تھی اس طرح سے دعا کرتی تھی یا رَاذَ الشَّيْطَانِ لِعَلِّيْ بِنِ ابِيْطَالِبٍ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ رُدَّ بَصَرِيْ اے پھیرنے والے آفتاب کے واسطے امیر المومنین علی  
بن ابیطالب علیہ السلام کے تیری بصارت کو پھیر دے راوی کہتا ہے کہ  
یہ سنکر میں نے اُس عورت سے کہا کہ تو علی بن ابیطالب علیہ السلام کو دوست  
رکھتی ہو اُس نے کہا قسم بخدا میں اُن حضرت کو بہت دوست رکھتی ہوں پس  
میں نے دو دینار سرخ اُسکو دیے مگر اُس نے واپس کیے اور کہا کہ مجھے حاجت  
مال دنیا کی نہایت ہی پس جب میں نے بعد فراغ حج کے مراجعت کی تو  
دیکھا میں نے کہ آنکھیں اُسکی روشن ہیں اور وہ حجاج کو پانی پلا رہی ہے  
اُس وقت میں نے اُس سے کہا کہ اے ضعیفہ دوستی جناب امیر المومنین علی  
بن ابیطالب علیہ السلام نے تجھ کو کیا نفع بخشا یہ سنکر اُس پاک اعتقاد نے  
کہا کہ سات شبانہ روز میں نے اُس طرح سے دعا کی تو ساتویں شب کو ایک  
بزرگوار میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمایا کہ تو علی بن ابیطالب کو دوست  
رکھتی ہو میں نے عرض کیا کہ البتہ میں اُن حضرت کو بہت دوست رکھتی ہوں  
پس اُس بزرگوار نے درگاہ انہی میں دعا کی کہ بارگاہ اگر ضعیفہ راست گو  
ہو اسکو بتا کر دے پس فوراً میری آنکھیں روشن ہو گئیں اُس وقت میں نے  
اُنکی خدمت پر گشت میں عرض کی کہ آپ کو قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جس نے  
آپ کو یہ رتبہ عطا فرمایا آپ کون ہیں یہ سنکر اُس بزرگوار نے ارشاد کیا کہ



میں ایک شیعہ ہوں شیعہ بیان امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے  
 اور نام میرا خضر بنیر ہے کہ ان حضرت کے شیعوں کی خدمت پر موکل ہوں  
 وَفِي كِتَابِ الرُّوضَةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنِّي بَعَثْتُ النَّبِيَّ فَإِذَا غَرُبَتْ فَأَتَّبِعُوا  
 الْقَمَرَ حَتَّى تَغْرُبَ فَإِذَا غَابَ فَأَتَّبِعُوا الْفَرَ قَدْ يَنْ أَوْرِكَ كِتَابِ رَوْضَةِ  
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ قَوْلَ مَنْ كَلَّمَ أَنَسَ فَرَمَا يَا جَنَابَ رَسُولِ خُذْ صِلَةَ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ نَفْسُ كَلَّمَ النَّاسَ مَتَابِعَتِ كَرُومِ شَمْسٍ كِي يَأْتِيَاكَ كَرُومِ غُرُوبِ كَرُومِ  
 بِسَبُوقَتِ كَرُومِ غُرُوبِ كَرُومِ تَوَاتُبِ كَرُومِ قَمَرِ كِي يَأْتِيَاكَ كَرُومِ غُرُوبِ  
 كَرُومِ بِسَبُوقَتِ كَرُومِ غُرُوبِ كَرُومِ تَوَاتُبِ كَرُومِ قَمَرِ كِي يَأْتِيَاكَ كَرُومِ غُرُوبِ  
 قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّمْسُ وَمَا الْقَمَرُ وَمَا الْفَرُّ قَدْ يَنْ أَوْرِكَ كِتَابِ  
 الشَّمْسُ نَارُ الْقَمَرِ عِلْمُ الْفَرِّ قَدْ يَنْ أَوْرِكَ كِتَابِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا  
 السَّلَامُ يَسْأَلُ بَعْضُ أَهْلِ السَّابِ نَفْسُ كَلَّمَ كِي يَأْتِيَاكَ كَرُومِ غُرُوبِ كَرُومِ  
 أَوْرِكَ قَدْ يَنْ أَوْرِكَ كِتَابِ حَضْرَتِ فَرَمَا يَأْتِيَاكَ كَرُومِ غُرُوبِ كَرُومِ  
 فَلَاكِ نُبُوتِ وَرِسَالَتِ هُوَ أَوْرِكَ بِنِ ابِطَالِبِ بِنِزْلِهِ مَا هَتَابِ بِهَرِ  
 أَمَامَتِ وَرِوَايَتِ بِنِ أَوْرِكَ سِرِّ نَزَرِ بِنِ حَسَنِ وَحُسَيْنِ بِنِزْلِهِ رَقْدَانِ  
 وَرِوَايَتِ سِرِّ وَرِوَايَتِ آسَمَانِ أَمَامَتِ وَرِوَايَتِ كَرُومِ آبِ حَضْرَتِ  
 تَقْوَى كَرُومِ كِي يَأْتِيَاكَ نَفْسُ كَلَّمَ رِسَالَتِ مَا بِنِ كَرُومِ بِرِوَايَتِ  
 كِي أَنْ حَضْرَتِ كِي يَأْتِيَاكَ أَوْرِكَ حَضْرَتِ مَتَابِعَتِ كَرُومِ شَمْسٍ كِي يَأْتِيَاكَ  
 جَنَابِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ ابِطَالِبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرُومِ غُرُوبِ كَرُومِ غُرُوبِ

ظلم و ستم ڈال کر حرم سرا سے باہر لائے اور دروازہ دو لٹیر کر بلا دیا آخر مسجد  
 کو فدین حضرت شہید زہراؑ کے ساتھ ابنِ ہجیم لعین نے شہید کیا اور امام حسن  
 علیہ السلام کو زہر دیا جس سے شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضہ رسولِ خداؐ  
 دفن نہونے دیا اور امام حسین علیہ السلام کو حمان بلا کر ست اصحاب و اقربا  
 نہر فرات پر شہید کر دیا اور عاشرؑ شہید کیا چنانچہ ابو خنیفہ لکھتا ہے کہ جب  
 امام حسین علیہ السلام نے اس شدتِ تشنگی میں چار ہزار اور پانچ سو پیاوے  
 لشکرِ اعدا کے قتل کیے اور باقی ماندہ فرار کر گئے اور ریا کی صاف ہوئی تو  
 اسوقت حضرت نے ذوالجناح کو نہر فرات میں ڈال دیا اور ایک جلو بانی  
 اٹھا کر جا بجا کہ بہاے خشک تاک لائیں فصاح صحاح یا حسین عا د راک  
 خیمتک پس ناگاہ ایک دشمن خدا نے آواز دی کہ او حسین کیا آپ بانی  
 پیٹے ہیں اپنے خیموں کی خبر لیجیے کہ تاراج ہوتے ہیں سبحان اللہ کیا غیور تھے  
 وہ جناب کہ بنیال ناموس یہ سن کر بانی ہاتھ سے پھینک دیا اور نہر فرات سے  
 باہر تشریف لائے اور متوجہ خیمہ گاہ ہوئے دیکھا کہ وہ سالم و محفوظ ہی ثابت  
 ہوا کہ یہ نقطہ حیل تھا کہ تا حسین بانی نہ پین آو آو اعدائے اس مکر و دغا سے  
 اس خورشیدِ امامت کو نہر فرات سے پیاسا پھیر دیا ملا آقا و رہبرِ بندگی اس  
 مقام پر یوں لگتے ہیں کہ شاید مطلب حضرت کا اس فعل سے یہ ہو کہ اعدا  
 دیکھو ایسی شدتِ تشنگی اور ضرورت میں بانی ایسی چیز کو باوجود قدرت و قبضہ  
 پاس و خاطر اور حرمتِ عترت رسولِ خدا کی کہ جو امانت اُن حضرت کی ہے  
 میں نے فتنہ سے بانی پھینک دیا اور اپنی جان سے انکو عزیز قرار دیا پس اسطرح تم سلیم



حرمِ عزت رسول خدا کی واجب و لازم ہوا وہ مومنین حضرت کو تو یہ لحاظ ہو مگر بعد شہادت اُس جناب کے اعدائے دشمنان رسول خدا کی متغیر و متحول چھین لین اور بے پردہ کیا جیسا کہ معصوم زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں  
 السَّلامُ عَلَی السَّوْدَةِ الْبَارِئَاتِ سَلامٌ ہُوَ اُنْ خَدْرَاتِ عَصَمَتْ بِرِجْوِ  
 کربلا میں بے پردہ کی گئیں اور ظلم و ستم خیموں سے نکالی گئیں یَسَافُوهُنَّ  
 کَالْاِمَاءِ الْمَسْبُوتَاتِ فِي الْبَرَارِیِّ وَالْفَلَواتِ اور اُن ستم رسیدوں کو  
 مثل کنیزوں کے اسیر و مقید کر کے اعدائے زمین و آسمان اور صحرائیں لیے پھر  
 تَلْفِ وَجُوْهُهُمْ حَزًّا لِّهَاجِرَاتِ آہ انکے ہرے اور رخسارے حرارت  
 و تیزی آفتاب سے جلتے تھے اَیْدِیْہُمْ مَّغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَاوِلُ یَہِیْزُ  
 بِہِذِ الْمَذَلَّةِ فِي الْاَسْوَاقِ اے افسوس ہاتھ اُن بکینا ہوں کے  
 گردنوں سے ستم باندھے تھے اور اعدائے دین اُن بکینوں کو بائین مذلت  
 بازاروں میں بھراتے تھے حضراتِ ظلم و ستم تو بعد شہادت امام حسین  
 علیہ السلام کے اُن حضرت کے اہل بیت پر لڑے آہ وہ امام حسین  
 جو آنغوش رسول خدا اور قبولِ عدرا میں پرورش ہوئے اور خنکی گوارہ  
 جنبا فی ملائکہ کرتے تھے تب نیند آتی تھی اور جنکا بدن انور لباسِ جنت سے  
 آراستہ ہوتا تھا جیسا کہ شمع المباحس میں لکھا ہے

و یَوْمًا نَامَ فِي شَمْسِ النَّهَارِ وَ لَمَّا كُنْتَ ذَا سَكُونٍ اَوْ قَرَارِ

اے افسوس کیا انقلابِ زمانہ ہو کہ ایک دن وہ جناب تمازتِ آفتاب میں  
 ایک گرم پر سوتے تھے کہ ذرا اُن حضرت کو آرام و قرار نہ تھا افسوس ہزار

افسوس اعدالباس لوٹ لیگئے تھے اور خاک صحرا اڑ کر لاش اطہر چھپی جاتی تھی

الْاَلْعَنَةُ اللّٰهُ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلد پنجم - غیب

فِي الْهَوَاتِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ زَيْنَ الْعَابِدِينَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ بَكَى عَلَى أَبِيهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً صَبَاتٍ مَّثَارِدَهُ قَائِمًا لَيْلَهُ

اموات میں سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے جناب صادق علیہ السلام سے

روایت کی ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے جد بزرگوار میرے امام زین العابدین

علیہ السلام اپنے پدر مظلوم امام حسین علیہ السلام کے غم و الم اور ماتم میں

چالیس برس رونے اس طرح سے کہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو

نازین پڑھا کرتے تھے فَإِذَا احْضَرَ الْاَفْطَارَ رَجَاءً غَلَامَةً يَطْعَامُهُ وَشَرِبُهُ

فِيضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ كُلْ يَا مَوْلَايَ فَيَقُولُ قَتَلَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ

جَبَائِعًا قَتَلَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ عَطَشًا تَابَسَ حَبِيبٍ وَقَتَ افْطَارَ كَأَنَّمَا تَحَا

اور غلام اُن حضرت کا کھانا اور پانی سامنے اُس جناب کے حاضر کرتا تھا

اور عرض کرتا تھا کہ اے اقا اور سید میرے کھانا نوش کیجیے تو اُس وقت

کھانے کا نام سنتے ہی حضرت بیتاب ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہاے

افسوس فرزند رسول خدا! سبھو کا قتل ہوا ہاے افسوس فرزند رسول خدا!

پایا سوچ ہوا فکیر اَلْیَوْمَ ذَٰلِكَ وَبِئْسَ لَكَ يَبْنَطُ طَعَامُهُ مِنْ

مُؤَمَّعَةٍ شَرَابُهُ بِئْسَ مَوْعِدٌ فَلَوْ زِلْ كَذَٰلِكَ حَتَّى يَحْيَىٰ بِاللهِ

عَزَّ وَجَلَّ اور وہ جناب بار بار یہی کلمات فرماتے تھے اور زار زار روتے



جاتے تھے یہاں تک کہ تمام کھانا آنسوؤں سے تر ہو جاتا تھا بعد اسکے ہانی کو بھی ایسا  
 اپنے اشک سے مزوج فرماتے تھے پس ہی حال اُن حضرت کا مدت العجز رہا  
 یہاں تک کہ دنیا سے ہر ستم انتقال فرمایا حضرات جناب امام زین العابدین  
 علیہ السلام بعد ہانی قید شام کے مدینہ منورہ میں طاعت خدا اور گریہ و بکا اور  
 عواصی مظلوم کر بلا میں رات و دن مشغول رہتے تھے اور کچھ مومنین و مجتہبین  
 واسطے تعزیت و ماتم برے اور دریافت کرتے مسائل کے حاضر خدمت ہا کرتے  
 اُن حضرت کے ہوتے تھے پس یہی اعدا کو نہایت شاق تھا اور کمال عداوت  
 ایذا رسانی سے دست بردار نہ ہوتے تھے بلکہ درپے قتل رہتے تھے اسلئے کہ انکو  
 گمان تھا کہ عوض خون بدر مظلوم کا لینگے اسے فسوس اوالد مظلوم کر بلا پر کیا کیا  
 ظلم و ستم گذرے جناب علی اکبر اور علی اصغر اور عبد اللہ کو اعدائے روز عاشورا تشدد  
 لب شہید کیا اور امام زین العابدین کو اعدائے ہمیشہ تکلیف و اذیت پہونچائی  
 اللہ اکبر مومنین خاصان خدا ہمیشہ مبتلا یہ بلا رہتے ہیں چنانچہ جناب ممتاز اسلام  
 علیہ الرحمہ لکھتے ہیں مناقب میں ابن شمر شوب نے زہری سے روایت کی ہے کہ  
 ایک روز حاکم مدینہ عبد الملک بن مروان بعین نے حکم دیا کہ امام زین العابدین  
 علیہ السلام کو بطوق و زنجیر اسیر و قید کر کے طرف شام کے یحیٰ میں اور ایک  
 جماعت کثیر کو اُن حضرت پر موکل کیا راوی کتابدین یحییٰ و کوشش تمام  
 اُن اشقیاء کے پاس گیا اور ایازت چاہی کہ خدمت کی خدمت میں حاضر ہو کر  
 سلام کر کے اس مظلوم کو ورنہ و خدمت کریں آپ میں قریب حضرت سے  
 پہونچا دیکھا میں نے کہ اعدائے اس مظلوم کو زنجیر و ان سے لاندھا ہوا ایک

طوق آہنی گلوے انور میں ڈالا ہو یہ حال پر ملال دیکھ کر میں بشت رو یا اور میں نے  
 عرض کیا کہ ہاے امیر قا اور مولا میرے کاش یہ ظلم و ستم مجھ پر ہوتا اور آپ سلامت  
 رہتے یہ سن کر حضرت نے فرمایا کیا تم گمان کرتے ہو کہ یہ آہن مجھ پر گرائی کرتا ہو اور  
 تکلیف و اذیت دیتا ہو آگاہ ہو اگر میں چاہوں تو اسکو دفع کر سکتا ہوں لیکن  
 اس صبر میں مظلوم کا ثواب اور اجر پیش خدا زاد ہوتا ہو اور ظالم کا عذاب  
 و عقاب بڑھتا ہی ہے یہ فرما کر اُس معجز نما فرزند رسول خدا نے با عجاز دست  
 دیا ہاے اطہر اور گلوے انور سے طوق و زنجیر نکالے اور فرمایا کہ اگر میں چاہوں  
 تو ایسا کر سکتا ہوں تیرا کسے دست دیا ہاے انور اور گلوے اطہر داخل طوق و زنجیر  
 بدستور کیے اور فرمایا کہ میں دو منزل سے زیادہ ہمراہ ان اعدا کے نہ جاؤنگا حضرت  
 نصویر کیجئے کہ جب وہ مظلوم اس ظلم و ستم سے روا نہ ہوئے ہونگے تو اُس وقت جناب  
 زینب دام کلثوم اور اہل بیت ان حضرت کا کیا حال ہوا ہوگا اغلب ہی کہ اُس وقت  
 وواع وخصت ہونا جناب عباس وعلی اکبر اور جناب امام حسین علیہ السلام کا  
 روز عاشورا یا دوا کیا ہوگا آہ آہ جب وہ حضرات غم میدان کرتے تھے تو اہل بیت  
 اطہر وامن سے لبیک زار زار روتے تھے اور دکتے تھے انقرض زہری کتاب  
 کہ بعد چار روز کے دیکھا میں نے کہ وہ سب موکل ان حضرت کے مدینہ میں آئے  
 بیت اور اُس جناب کو تلاش کرتے ہیں اور کہتے تھے کہ اگر مالک مجھے پوچھ گیا تو ہم  
 کہاں جواب دینگے پس میں نے اُنکے پاس جا کر حقیقت حال دریافت کی ان انتہائی  
 بیان کیا کہ ام ان حضرت کا عجیب و غریب ہی کیونکہ ہم تمام شب بیدار تھے اور  
 حراست و نگہ رانی انکی کرتے تھے جب صبح ہوئی تو انکے مقام پر ہم پہنچے بغور نظر کی



تو بچہ بلوق وزیر خیر کے کچہ نہ دیکھا یہ سنکر بن عبد الملک عین کے پاس گیا اس نے  
 حال اُن حضرت کا مجھ سے پوچھا پس میں نے جو اُن با سبائون سے سنا تھا وہ  
 بیان کیا یہ سنکر اُس نے کہا کہ میں روز با سبائون نے انگوتیا یا اسی روز میرے پاس  
 تشریف لائے اور فرمایا کہ ہکو تجھ سے کیا کام ہے اور تو مجھے کیوں اذیت دیتا ہے  
 اس وقت اُن حضرت کا رعب اور خوف ایسا مجھ پر غالب ہوا کہ میں اُسے کسی بدی اور  
 ضرر کا قصد و ارادہ بھی نہ کر سکا بلکہ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ مجاہدین تو میرے  
 پاس تشریف رکھیں میں آپ کو گرامی رکھوں گا ارشاد کیا کہ میں یہ نہیں چاہتا ہوں یہ  
 فرما کر باہر تشریف لیگئے پھر میں نے اُن تک نہیں دیکھا پس میں نے عبد الملک سے  
 کہا کہ علی بن الحسین علیہما السلام ایسے نہیں ہیں جو تو گمان کرتا ہے وہ جناب تو  
 یہ ارادہ ہی نہیں رکھتے ہیں اور اپنے حال میں مشغول ہیں یعنی بجز عبادت خدا  
 اور گریہ و بکا کے کوئی کام نہیں یہ یہ سنکر اُس نے کہا کہ کیا اچھا اور نیک مشغل ہے  
 اور خوشحال اور شغل اس جناب کے تحضر است یہ اعجاز و کرامات دیکھ کر  
 آتش حسد اعدا کی شعلہ و رہوئی اور عیشہ تدبیر و فکر قتل میں اُن حضرت کے  
 رہے آخر ہشام بن عبد الملک یا ولید بن عبد الملک بن مروان اموی نے حکم  
 و ستم اپنے خدیج حکومت میں زہرہ بایہ کے صدمہ سے نہایت بہتر اور بھیج دیا  
 اور بانیسویں اور رقبہ لے بچا پیوں محرم شہتہ پچانوے ہجری کو رملت نمرانی  
 چنانچہ بکار اور عوا لم وغیرہ میں منقول ہے کہ جب زہرہ نے اثر کیا اور آثار موت کے  
 ظاہر ہوئے تو اس وقت اپنے فرزند ولید امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا  
 کہ اے فرزند آج وہ شب ہے کہ میں اپنے پروردگار سے ملاقات کروں گا اور

رنج و اہم دنیا سے نجات پاؤنگا مگر میری مفارقت سے تم سب اہل بیت کو حسرت  
 پہنچے گی کہ ان ماحصل ہو گا پس اسی فرزند تم سب کو لازم ہو کہ صبر و شکیبائی اختیار  
 کرنا اور مصائب و تکالیف دنیا کا تحمل کرنا کہ تاحق سبحانہ تعالیٰ تمہارا اجر  
 عطا فرمائے راوی کہتا ہے کہ اس وقت امام زین العابدین علیہ السلام نے اس طرح  
 کلمات و دواع و رخصت کے بیان کیے کہ بیٹن شب عاشورا فرزند رسول ثقلین  
 امام زین علیہ السلام نے اپنے اہل بیت سے فرمائے تھے آہ آہ اس وقت فائدہ نبوت  
 و امامت میں شور گریہ و کابلا بند ہو گا یا نمونہ شب عاشورا تھا اور ان حضرت نے  
 اپنے فرزند سے چند وصیتیں فرمائیں اور اسرار امامت و ولایت سے مطلع کیا اور  
 امامت انبیاء و اوصیاء کے سپرد فرمائے اور فرمایا اے فرزند اب تم بعد میرے  
 امام زمان ہو بعد اسکے امام وہ دستدار لقاے الہی رہے اور اپنے فرزند کو اپنی  
 آغوش مبارک میں لیا اور فرمایا کہ اے نور نظرب قصا و قدر الہی اور حکم جناب باری  
 جاری ہوا اور میں اس دنیا سے فانی سے طرف عالم نباء وانی کے رحلت کروں  
 تو مجھے غسل دینا اور منوط کرنا اور کفن و کبیرہ دینا کرنا حضرات جو وصایا مظلوم  
 کرنا شب عاشورا اپنے فرزند پرست فرمائے تھے ویسے ہی کلمات و وصایا بیان  
 کر پائے اپنے فرزند و بعد سے فرمائے لیکن چند وصیتیں زائد تھیں غسل دینا اور  
 منوط کرنا اور کفن و کبیرہ دینا کرنا آہ بارے آقا مظلوم کر لاکو کوئی چیز انہیں سے  
 بعد شہادت کے میسر نہ ہوئی جیسا کہ ان فقرات زیارت الفجیہ سے ظاہر ہو السلام  
 علیک یا من دمہ غسلہ و شیبہ قطنہ و الذائب کافورہ سلام ہو  
 آپ پر اے مظلوم کر لاکو بکافورہ غسل کے خون بدن سے ہوا اور ریش سفید بجائے



بنبر کے ہوئی اور خاک صحرا بجائے کافور کے ہوئی وَ نَجِيهُ الرِّيحِ اَكْفَانُهُ وَالْقَنَاطِرُ  
 لِيَحْطِيَ نَفْسَهُ وَ فِي قُلُوبٍ مِّنْ وَّ اَلَا قَابُ رُءُوسٍ اَوْرَعُ مِّنْ بَابِ كَفَنٍ كے رگام  
 صحرا ہوئی جو اُڑاؤ کے اُس جناب کی لاش اقدس پر جستی جاتی تھی اور بجائے  
 جنازہ کے سرالتورنو ک نیزہ پر رٹا اور دیار بیدار بھرا یا گیا اور دل میں مومنین کے  
 قبر اُس شہید راہ خدا کی ہوئی تھی وہ جہی کہ جب ذکر اُس مظلوم کا ہوتا تو دل  
 مومنین کا بیتاب ہوتا ہی العزیز جناب امام زین العابدین علیہ السلام اپنے فرزند  
 امام محمد باقر علیہ السلام سے وصایا فرما چکے تو اُس وقت اُس جناب کو غش آگیا اور  
 عرف موت کا شل مروارید کے پیشانی التور پر جاری ہوا کہ یہ علامت مومن ہی  
 جب غش سے افاقہ ہوا تو سورۃ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ ذَا وُقْعَةٍ الْوَاقِعَةِ کی تلاوت  
 فرمائی اُس وقت روت اقدس نے مثل برگ گل کے طرف حنت کے انتقال فرمایا  
 آء اُس وقت شور مگر یہ دیکھا اور واعلیاء و امطلو ماہ بابتہ ہوا اور سب زن و مرد  
 اندر باہر زار زار روتے تھے بعد اسکے امام محمد باقر علیہ السلام نے سب وصیت  
 اپنے پدر بزرگوار کو غسل دیا اور جنوط کیا اور کفن دیکر نماز جنازہ پڑھی اور حنت  
 البقیع میں پاس جناب امام حسن علیہ السلام کے دفن کیا حضرات سناتے  
 کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار کو سب وصیت غسل دیا  
 اور نماز پڑھی اور دفن کیا مگر افسوس ہزار افسوس حال پر ہمارے کہ امام  
 زین العابدین علیہ السلام کے کہ اُس جناب کو روز عاشورا اعدائے اتنی جھلت  
 نہ دی کہ اپنے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام کو دفن کرتے بلکہ طوق و زنجیر  
 میں جکڑ کے اسیر و مقید کیا اور اسباب لوٹ لیا اور میون میت آگ لگائی اس پر





سیراب کیا ہے گا و فیہ عن الصادق علیہ السلام اِنَّہ قال افضل  
 الصَّدَقَاتِ اَنْ تَرَا دُکَیْنِ حَرِیْنِ اَوْ رَأْسِ کِتَابٍ مِنْ جَنَابِ صَادِقٍ عَلَیْهِ  
 السَّلَامُ سے منقول ہے جو مشرہا یا اُن حضرت نے کہ بہترین صدقات سر دکرنا ہی  
 اُس بابر کا کہ جو بسبب شدت تشنگی کے گرم ہوا ہو سچا حال اللہ یہ مرتبہ ہے  
 پانی پلاسنے اور پیاسے کو سیراب کر نیکا اور خود جناب رسول خدا اور ائمہ  
 علیہم السلام نے بار بار پیاسوں کو سیراب فرمایا ہے عجا کے حیات القلوب  
 میں ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ راوندی اور ابن شہر آشوب نے  
 بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب  
 امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے کہ ہم سب اصحاب ہمراہ  
 رکاب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے واسطے جاوے سفر کو  
 گئے اور ایک دن ایسی ایک منزل پر پہنچے کہ وہاں پانی نہ تھا اور سب  
 اصحاب شدت پیاسے تھے پس حضرت نے ایک طرف طلب فرمایا کہ اسیر  
 حقیرا پانی تھا اور دست اقدس اُس طرف پر رکھا پس انشتا سے انور سے  
 اُن حضرت کی اس قدر پانی بباری ہوا کہ تمام اصحاب مع اپنے دکیوں کے  
 سیراب ہوئے اور ہر ایک نے اپنے ظروف اور مشکینے بھی پُر کیے اور شکر  
 ظفر پکیرین اُن حضرت کے اُس روز تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار گھوڑے  
 اور بارہ ہزار اونٹ تھے پس حضرات فیضان سے اُن حضرت کے ہی آجائے  
 و کرامات اور دستگاہ اُس جناب کے ادھیا کو بھی ماحصل ہو چیا نخبہ  
 شیخ ابو جعفر قمی علیہ الرحمہ بسند معتبر حبیب بن جبیم سے روایت کرتے ہیں

کہ کہا اُسے ہم سب اصحاب ہمراہ زکاب ولایت مآب جناب امیر المؤمنین علی  
 بن ابیطالب علیہ السلام کے متوجہ صغیر تھے تو ایک روز ایسے بیابان میں  
 پہنچے کہ وہاں پانی نہ تھا اور تشنگی مجھ پر اور تمامی لشکر پر ایسی غالب ہوئی کہ  
 غریب تھا کہ ہلاک ہون پس اصحاب نے اطراف و جوانب میں پانی تلاش  
 کیا لیکن کیسے نہ پایا پس اسی اثنا میں ایک دیر و کھائی دیا اور بعض اصحاب  
 اہل و برکے پاس گئے اُسے تفحص آپ کیا اہل دیر نے کہا کہ بیان پانی موجود  
 نہیں ہے اور جہان سے ہمارے واسطے پانی آتا ہے وہ وہ مقام بیان سے دو فرسخ  
 سے زیادہ دور ہے اور جب قدر پانی قبل اسکے لائے تھے وہ سب صرف ہو گیا  
 اس وجہ سے ہم تشنگی ایسی غالب ہوئی ہے کہ طاقت کلام کی نہیں ہے اور قریب  
 کہ ہم شدت تشنگی سے ہلاک ہون پس یہ سنکر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام  
 نے قریب اسکے ایک زمین کی طرف اشارہ فرمایا اور اصحاب کو حکم دیا کہ اس  
 زمین کو کھودو کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہکو اس مقام سے  
 آب سرد و خوشگوار اور صاف و شیرین عطا فرمائے گا پس اصحاب حسب حکم  
 اُن حضرت کے طرف کھودنے اُس زمین کے مشغول ہوئے جب تھوڑا کھودا  
 تو ایک سنگ سیاہ بزرگ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اس سنگ عظیم کو چٹا  
 کہ اسکے نیچے جہنم ہے پس اصحاب نے جہد و کوشش بہت کی اور ہر چند پانی  
 کہ اُس سنگ عظیم کو با اتفاق ہٹائیں گراؤ کو حرکت و شیش نہ دیکھے اور عاج  
 ہوئے پس حضرت نے فرمایا کہ تم سب ہٹ جاؤ جب اصحاب ہٹ گئے  
 اس وقت خود منظر العیاء منظر الغرائب جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب



علیہ السلام نے اُس سنگِ عظیم کو اٹھا کر چند گز دور چھینکا یا تو بچے اُسکے ایسا آبِ سرور  
 و شیرین اور صاف ظاہر ہوا کہ کیسے ایسا پانی شیرین و لذیذ اور خوشگوار اُس جماعت  
 میں نہ پیا تھا بس تمام لشکر و وہ پانی پیا اور ظروف و شکیرت پر کیے اور حیوانات  
 میراب ہوئے بعد اُسکے حضرت نے اُس سنگِ عظیم کو اٹھا کر اپنے مقام پر رکھ دیا  
 اور اُس چشمہ کو بند کر دیا حضراتِ اسیطرح فرزندِ نبیہ المؤمنین و بعد سید المرسلین  
 جنابِ امام حسین علیہ السلام نے بھی پہلی تاریخِ محرم کو اب بیا بان میں بحالتِ تشنگی  
 لشکرِ ہنو کہ ہزار سوار تھے مع راکب و مرکب کے یہ سب فرمایا ہوا اور آنحضرت  
 تاریخ تو اُس معجز نامے تمام اصحاب و اقربا کو میراب فرمایا چنانچہ محرقِ انقلاب  
 وغیرہ میں مقتول ہو کہ دوسری محرم سے چھٹی تاریخ تک یہ سب ہزاروں بنا رہے دوسری  
 روایت کے لاکھ اشار ہل کو فوج تمام و سب قتل فرزندِ خیر الانام کے کربلا میں  
 جمع ہوئے اور ساتے خیامِ مظلوم کربلا کے اترے اور عرصہ کے عمر بن حجاج کو  
 مع جابر بن ابی اسود کے تفرقات پر معین و مدد کیا کہ تا امام حسین اور  
 اصحاب ان حضرت کو پانی لیجانے سے منع کرے کہ وہ آنحضرت تاریخِ محرم کی  
 پس جب اہل بیتِ امام حسین اور اطفالِ خرد سال و راخوان و انصار پر ان  
 حضرت کے تشنگی نے غلبہ کیا اور قریب العطش العطش اطفال نے بلند کی تو  
 اسوقت حضرت کھڑے ہوئے اور عقبِ نیمہ مخدرات محبت تشریف لائے اور  
 نیمہ سے رو بقبائے تین قدم اور بنا پر روایتِ بجا کے انیس قدم اٹھائے اور  
 فرمایا کہ اس مقام پر زمین کو کھودو و پس جب اصحاب نے اُس مقام پر کھودا  
 تو باعجازِ شہداء ایک چشمہ آبِ شیرین و خوشگوار نمودار ہوا جس سے سب

وہ پانی پایا اور جانور دن کو بھی سیراب کیا بعد اسکے وہ شہرہ تاب ہوا بھر کیسے  
 اسکا اثر ہی نہ دیکھا آہ اس مقام پر یاد آگئی تشنگی امام حسین علیہ السلام اور ان  
 حضرت کے اصحاب واقربا اور اطفال شہرہ خوار کی جو صحرائے کربلا میں روز عاشورا  
 فرما دے العطش العطش کی فرماتے تھے چہا پڑہ مقتل ابو مخنف وغیرہ میں منقول ہے  
 کہ زینب شدت تشنگی نے امام حسین علیہ السلام اور ان حضرت کے اہل حرم اور  
 اولاد و اصحاب باوقار پر غلبہ کیا اسوقت سب نے شکایت پیاس کی خدمت میں  
 اس جناب کے عرض کی یہ سن کر حضرت نے اپنے براہِ رقی شناس جناب عباس کو  
 طلب کیا اور فرمایا کہ اے عباس اہل بیت ہاشمیہ کو پین کر کے ایک کنواں کھنڈ  
 سب الارشاد ان حضرت کے جناب عباس اور جو ان ہاشمی کے ایک چا  
 کھو والے افسوس امین پانی نہ نکال لایا چار افس چاہ کو خاک سے پاٹ دیا  
 اور تہہ کر دیا اور دمیدم اہل حرم اور بچوں پر شدت تشنگی بڑھتی گئی اور آواز  
 العطش العطش بلند ہوئی حضرات نے قیام قیامت تمام مالہم کے دریا اور نہر  
 اور چشمے جاری رہینگے مگر افسوس اولاد جناب رسول خدا کے جگر شدت تشنگی سے  
 کربلا میں پژمردہ اور تشک ہوئے اور باران بھی اپنے اوقات میں جمیت لہی  
 پرستار میگا لیکن فرندان علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہما السلام کو وقت آخر  
 ایک قطرہ پانی کا میسر نہوا اور پیاسے کنارہ نہر سیرات پر شہید ہوئے

ایک آب خاک شو کہ ترا آبرو تاندا

آذر وہ رفت از توب تشہ حسین

یعنی وجہ یہ کہ بنا بر روایت بخارک جناب زینب اپنے برادر مظلوم کے مرثیہ  
 او نوہ میں یہ جگر خراش مضمون فرماتی ہیں



أَجْعَلُ بِالْفُرَاتِ عَسْكَ الْحُسَيْنِ وَقَدْ أَصْحَى مُبَا حَالًا لِحِلاَّبِ

آو آیا بخل کیا گیا آب فرات سے فرزند رسول انقلیدین امام حسین علیہ السلام  
حالانکہ وہ پانی کلاب پر بھی سیات حمایت کیا غصب ہی کہ اولاد جناب زینب  
اور علی مرتضیٰ اور اطفال خرو سال انکے تو تشہ لب کنارہ نہ فرات پر شہید  
اور جانہ ان درندہ کاب اس بانی ت سیراب ہوتے تھے

يُودِنْدُ دَامُ دُو دُو مِهْ سِيرَابِ دُمِي كِيدِ خَاتَمُ زَقِيْطِ آبِ سَلِيْمَانِ كَرِيْلَا  
اَسْغَالَهٗ عِنْدَ الشَّرِيْعَةِ نِيْسْتَكْ ظَاوُ وَاِلِدَا وَلِيْ اَلْكُوْ شَرِ

افسوس ہزار افسوس ہیں بزرگوار کا پدر نامدار ساقی کو تر مچو وہ قوط آب سے  
شکایت پیاس کی کنارہ نہ فرات پر کرے اور اعدا ایک قطرہ پانی کا اس  
مظلوم کو نہ دین

لَهْفَالَهٗ مِنْ لَاهِفٍ كَيْفَ اَسْتَكْ ظَاوُ فِيْ مِيْمَنَا مَخْسَةً اَبْجَحِرِ

ہاے افسوس کیا مقام سرت ہو اس مظلوم کے حال پر کہ جو خود بنی پیاس پر  
ازروے تلمت کے شکایت شدت تشنگی کی کرتا رہا حالانکہ پانچون انہلیان اس  
جناب کی پانچ دریائے زمست انہی تھے اپنے باوجود قدرت سے اپنا پیاسا رہنا  
گوارا کیا اور کیا صبر و تحمل فرمایا چنانچہ محبت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرات  
میں قد عجبت یمن صبرک ملائکہ السموات اموجہ مظلوم تحقیق کہ اپنے  
ایسا صبر کیا کہ ملائکہ سموات نے آجہ صبر سے تعجب کیا اور اپنے بڑی بڑی  
اویون کا تحمل کیا وَاَمَّا اللَّعِيْنُ جُنُودُكَ فَتَنَعُولُكَ اَمَاءُ وَرُودُكَ اَبْر  
حکم کیا اس لعین نے اپنے لشکر کو پس آب پر پانی بند کر دیا اور انکے کنارے پر

اُترے بی نہ دیا العرش بخش جب وہ چشمہ بانجوازا امیر المومنین علیہ السلام ظاہر  
ہوا تو راہب مالک دیر دیکھتا تھا اور بالائے دیر سے مشاہدہ کیا کہ امام اولیاء  
سنگ عظیم کو اٹھا لیا اور چشمہ ظاہر ہوا اسوقت اپنی قوم کو آواز دی کہ مجھے دیر سے  
آتا رہا پس جب وہ اُترا تو خدمت با برکت جناب امیر المومنین علیہ السلام میں  
حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا آپ بنی مرسل ہیں حضرت نے فرمایا کہ نہیں اسنے پھر  
عرض کیا کہ آپ کوئی ملک مقرب ہیں حضرت نے فرمایا کہ نہیں پس اُس راہب  
وہنر کیا کہ چہ سپاوت تین یسٹار اس معجز ثبات اسکا نام لیکر فرمایا کہ اُمی  
شمعون بن یحیی ہون رسول خدا خاتم انبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
یہ سنکر راہب نے عرض کیا کہ ارشاد ہو یہ کیسا چشمہ بن سیکو آپ نے ظاہر فرما کر  
نہ نہ دیا ہوا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اس چشمہ کی بہت سی  
نہایت ہیں اور باقی اسکا بہت سے آثار ہوا تیس ہزار تیرہ شخص اوصیائے  
انبیاء اس چشمہ کے باقی ست سیراب ہو چکے ہیں اور میں آخر ان خلفاء اور  
اوصیاء ہوں یہ سنکر راہب نے عرض کیا کہ واقعی آپ نے راست و درست  
فرمایا میں نے بھی انجیل میں پڑھا ہوا اور کتب سماویہ میں دیکھا ہوا اب دست  
اقدس پڑھائیے کہ آمین آجی بیت کروں اور آپ کے ہاتھ پر سلمان ہوں پھر  
حضرت نے تسلی طرفت دست اقدس پڑھا کے فرمایا کہ کلمہ شہادتین پڑھو  
اسیوقت راہب نے اَلَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللهِ وَ اَشْهَدُ اَنْكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ وَ اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِمَامَةِ  
وَ اَلَا فَاخِرٌ مِنْ بَعْدِي مَنْ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود لائق پرستش



نہیں ہو سوا ہے جو و بخت کے کہ وہ وعدہ لائے ایک ہی اور میں گواہی دیتا ہوں  
 بتحقیق کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا میں اور میں گواہی  
 دیتا ہوں کہ آپ وصی برحق رسول خدا کے ہیں اور بعد ان حضرت سید کے  
 آپ واسطے امامت و خلافت کے احق ترین مروج ہیں حضرت سنا اپنے  
 کہ یہود و نصاریٰ تو یہ اعجاز رکھتے ہیں اور باین الفاظ استہزا  
 امامت و خلافت کریں اور کہاں آرزو اور تمنا اس ولایت مآب الی  
 بیعت کریں مگر افسوس نیز افسوس کہ بعد جناب رسول خدا کے انقیاد  
 است نے ان حضرت پر انواع و اقسام کے ظلم و ستم کیے یہاں تک کہ نقیبت  
 خم غدیر کر کے کہ اُسکو بہت زمانہ نہ گذرا تھا واسطے بیعت ابوبکر کے یہاں ستم  
 گلوے انور میں ڈالکر دولتمدار سے باہر لائے اور دروازہ جلالہ کرنا محرم  
 داخل حرم سرا ہوئے آہ! پیر بھی اکتفا نہ کی بلکہ جناب سیدہ کو ضرب و روان  
 سے ایسا صدمہ پہنچایا کہ شانہ و محسن شام اطہر میں شہید ہوا علیہ السلام کے  
 اعدائے کمال عداوت ایسا تازیانہ مارا کہ نشان و ورم اُسکا بازو سے  
 اقدس جناب سیدہ پر وقت رحلت تک باقی تھا اس افسوس سہی تھا  
 رسول خدا کے اہل بیت اطہار ان حضرت کے کیسے کیسے سہماں میں مبتلا ہوئے  
 مفارقت اُس جناب کی ایک طرف تھی اور ظلم و ستم انقیاد است کا ایک  
 طرف تھا الغرض اُس راہب نے عرض کیا کہ یہ دیر واسطے طالب اُختایوں  
 اسی سنگ گران کے بنایا گیا ہے اور میں نے کتب میں دیکھا ہے اور اپنے علم  
 سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اس مقام پر ایک چشمہ ہے اُسپر ایک سنا ہے علیہ السلام اور

کوئی شخص اس شہید کو نہیں جانتا ہی اور نہ کوئی اس کے کسوتے اور پتھر سناٹے پر قاف  
 سوا سے بنی مرسل یا دوسری بنی مرسل کے اوپر بل میرے بہت سے راہب و قیس  
 اس ویر میں رہتے تھے اس واسطے کہ اس سنگ گران کے اٹھانے والے کو پاویں اور  
 انکی سعادت و خدمت و ملازمت سے مستفیض و سرفراز ہوں اسی تمنا اور آرزو میں  
 وہ لوگ اس بنیاست رکھتے آئے تھے کہ میں اس سعادت عظمیٰ پر فائز ہوں  
 جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس راہب سے یہ سنا تو بہت رونے اور فرمایا  
 اَللّٰهُمَّ الَّذِيْ لَمْ اَكُنْ سِنْدَةً مِّنْ سِنَاتِ الْحَدِّ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ كَتَبَةً  
 مِّنْ كُتُبِ الرَّسْمِ وَفَنَاءِ خَاصِّ وَاسْطِ اُسْ خَدَائِ عَظِيْمٍ وَبِرَّكَ كَيْ كُنْتُ مَجِيْئِيْ فَرَاغِيْ  
 تَ فَرَمَیَا اور شکار و سباس خاص اس مذکور لائق و سزاوار ہی کہ جس نے اپنی کتابوں میں  
 یہ افکار لیا ہے تو یہ راہب نے بعد اسلام کے خدمت و ملازمت حضرت کی اختیار  
 کی اور اس بنیاست کے ایک ٹھکانے کو احباب سے معین فرمایا کہ تا وہ اس معین کو  
 مسائل نماز و غیرہ سے عظیم ہوتے ہیں جب حضرت وہاں سے متوجہ صغیر ہوئے  
 تو وہ بنیاست پر آئے یہ تھا پائتاک کہ جبکہ مستغنیٰ میں ششہ بنیستیں تھیں  
 شہید ہوا اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس نیک انجام پر نماز جنازہ  
 پڑھی اور دفن کیا اور اس کے واسطے درگاہ آسمانی میں دعا سے مغفرت کی ہو  
 اس مقام پر غسل کا ذکر نہیں ہر کیونکہ شہید کو غسل دینا جائز نہیں ہے یہاں کہ شہید  
 بنیادین علیہ الرحمہ و ثیر نے اسکا ہی حضرات سنا ہے کہ جناب امیر المؤمنین  
 علیہ السلام نے اس و نیدار پر نماز پڑھی اور دفن کیا بعد اس کے دعا سے مغفرت  
 فرمائی کہ افسوس روز عاشورا ان حضرت کے فرزند امام حسین علیہ



السلام کو اعدائے اتنی مہلت نہ دی کہ کسی جان نثار پر اصحاب سے نماز جنازہ پڑھ سکے و نہ کرتے بلکہ وہاں کی وہاں نوازی کی بھی فرصت نہ دی چنانچہ جب خراب ہو کر نہ رست و نماز مت حضرت میں حاضر ہوئے اور نصرت و مدد کی اپنے آقا مظلوم کی اور معرکہ کارزار میں زخمی ہو کر گویا سے زمین پر گرے اس وقت آواز دی کہ ای سید و آقا میرے میری خبر لیجئے توفہ را حضرت اسکے بالین سر تشریف لائے اور اسکے لیے دگاہ الہی میں دعا کی اہ را سکو شہادت جنت کی دی فی الاممالی فاناہ الحسین علیہ السلام ودمہ یسحب فقال یحییٰ یا حشر انت الحزب کا ستمیت فی الدنیا والاخرتہ ثو انشاء الحسین علیہ السلام چنانچہ امالی میں ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نے روایت کی کہ جناب امام حسین علیہ السلام آواز حر کی سن کر قریب اُنکے تشریف لیکے اس وقت جسمِ حر سے خونِ بکثرت جاری تھا پس فرمایا کہ ای حرمِ مبارک ہو مبارک ہو تجھے کہ تُو آزاد کیا گیا ہی دنیا و آخرت میں جیسا کہ مام تیرا حر رہا گیا بعد اسکے حضرت مام حرمین یہ اشعار ارشاد فرماتے

صَبُّوا رَحْمَةً خَفِيفَ الرِّبَاحِ  
تَجَادَ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ

لِنَعُوَ الْحُزْنَ حَرْبِي سَابِحًا  
وَنَعُوَ الْحُزْنَ نَادِي حُسَيْنًا

آہ کیا بندہ آزا و خدا تھا حرمین زیرِ ریاچی اور میدانِ قتال و جدال میں صابر و شاکر تھا جب اسپر نیزوں اور تیروان کے وار چلتے تھے اور خوشامییب حرکت کہ جب فرزندِ رسولِ ثقلین میں مظلوم کو آواز دی اور پکارتے ہی جان بحق تسلیم ہو کر اپنی جنت ہوا

وَيَعْرِضُونَ فِيهِ الْمَسَاكِينَ	إِذَا الْبَطَالُ تَخَفَنُ بِالْأَفْطَحِ
فِيَادِيهِ حِفْظُهُ فِي الْحِمَتَانِ	وَزَوْجُهُ مَعَ الْحُورِ الْمَسْلُوحِ

اور کیا خوب و نیک بندہ خدا تھا حرا اور کیا صبر و تحمل کیا کر د و غبار میں ہوت  
 جبکہ اعدا و اندازین لیے ہوئے اس پر ٹوٹ پڑتے تھے پس ای پروردگار میرے بچے  
 خود نشہ و کرس نہ ہوں اس وجہ سے میں حر کی مہمان داری نہ کر سکا اب تو  
 اسکے عوض میں حر کی دعوت و مہمان داری میں عین کر اور تڑوچ اسکی  
 دوران ہستی سے فرما سدا

أَقْدُ فَاذْ نَذِي دَهْرٍ وَاحْسِنَا	وَبَالُو بَاهِدَا أَيْةً وَالْفَلَاخِ
--------------------------------------	---------------------------------------

عقیق نہ قارز ہوے وہ دیندار کہ بھونکتے حضرت و مدد کی فرزند رسول تھا  
 حسین بن علیؑ کی اور خدا بگاہ شہادت میں ہدایت یافتہ اور رستگار سورہ یحییٰ  
 یونس میں مقام تصور ہو کہ حضرت سے تو اسوقت ماتم حرمین یہ تو حد پر ہوا  
 باسے افسوس و غم وہ بناب بعد ظہر اور یہ روایت وقت عصر روز عاشورا شہید  
 ہوئے تو اسوقت مردان اہل بیت سے کوئی انکا نوحہ نہ کیا لانا تھا کیونکہ  
 اولاد و اقربا تو سامنے ان حضرت کے شہید ہو گئے تھے اور خاک صحرا اُن کے  
 آگے لاشہائے اطہر چرتی جاتی تھی اور فرزند بیا ران حضرت کے امام زین  
 العابدینؑ غمش میں بڑے تھے اور اہل حرم اور بچے نلاطم و کشاکش میں مبتلا  
 تھے خدا نے اسکی اہل حرم اپنے حامی و سرپرست سے عالم غربت و مساب  
 قت جدا نہ کیا آہ آہ شدت تشنگی ایک طرف تھی اور غم و الم مفارقت اقربا  
 ایک طرف تھا حال وہ اسکے اندر اسے نہیں دین آگ لگا دی تھی اور اسبار



لو کہتے تھے یہاں تک کہ مقتدر و چادرین اُن بکسوں کی جبین کی تھین اور اسیر  
 و مقید کر کے بلواسے عام میں بے پروہ کیا جتنا نہ عجبیت خدا از یارت ناحیہ مقہور  
 میں فرماتے ہیں السَّلامُ عَلَیْکَ الْیَتِیْمَۃَ الْبَارِئَۃَ صَبَّحَ عَلَیْہِمْ اَوَّلُ نَحْوِ اَنْ مَحْدَرَاتِ  
 عصمت پر جو کر بلا میں بے پروہ کی گئیں اور خیموں سے لڑائی و لڑائی کی گئیں  
 یَسَاقُوْنَہُنَّ کَالِاِمَآءِ الْمَسِیَّتَاتِ فِی الْبِیْرَادِیْ وَ اَذْفُوْنَہُنَّ فِی الْوُجُوْہِ  
 تم سیدوں کو مثل کنیزوں کے اسیر و مقید کر کے عداوت میں لایا اور عداوت  
 لیے بھرے تھے وَجُوْہُہُمْ حَرَّ اَھْاَجِرَاتِ اَھْاَشَہِہُمْ اَوْرَاقَاتِ اَھْاَشَہِہُمْ  
 و تیزی آفتاب سے جلتے تھے اَیْدِیْہُمْ مَخْلُوْلَۃٌ اِلٰی الْاَعْدَاۃِ یُکَادُّوْنَہُمْ  
 بِحِلْزِ الْمَذَلَّةِ فِی الْاَسْوَاقِ اِسے افسوس ہاتھوں میں لیتا ہوا کہ کس کا کس کا  
 مستحکم باندھے تھے اور اعدائے دین اُن بکسوں کو بایں مذلت، بار بار و سزا  
 پھراتے تھے اَھْ مَوْتِیْنِ یہ حال تو اہل بیت امام حسین علیہ السلام کا تھا یہ  
 شہادت اُن حضرت کے اب مال سرا قدس فرزند ساقی کوثر کا کس زبان سے  
 بیان کروں افسوس تیرا افسوس وہ سرانور عجم غوش رسول فدا و اور فدا  
 زہرا میں پلا تھا اِسے افسوس جسکے گیسے شہید اب سبیل سے جہیل و  
 میکائیل و صوفی تھے متورخانہ خولی میں رکھا گیا اور خاک آلودہ ہوا کچھ  
 نکالیا گیا اور کبھی وروازہ قصر یزید پر آویزاں کیا گیا ایسی معذوق و میرہ بندہ  
 کیا گیا اور کبھی نیزہ طویل پر نصب کیا گیا اور شہر شہر پھرایا گیا اِسے افسوس  
 بظاہر و ستم بھی اُن اشقیاء کو کافی نہوا بلکہ طشت میں رکھ کر بار بار دوا و  
 یزید میں لاسے اور وہ لہجہ کمال عداوت سے دو دندان نور چھپے ہوئے

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

## مجلس نچاہ و ہمت

فِي الْيَمَارِ عَنِ زُرَّارَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا زُرَّارَةُ  
 إِنَّ السَّمَاءَ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالدَّمِ  
 بِحَارِ الْأَنْوَارِ مِنْ زُرَّارَةٍ سَمِعْتُ بِكَ كَمَا أُنْسَى فَرَايَا مَجْهُدٍ جَنَابِ صَادِقِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَى كَمَا إِذَا زُرَّارَةُ تَحْقِيقُ كَمَا سَمَانِ رَوَا بِصِدِّيقِ مِثْلِ مِيرِ عَدِ ظُلُومِ  
 أَمَامِ حَمِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي جَالِيَسِ دِنِ تَاكِ نَجُونِ دَانِ الْأَسْرَ مِنْ بَكْتِ أَرْبَعِينَ  
 صَبَاحًا بِالسَّوَادِ دَانِ الشَّمْسِ بَكَتْ عَلَيْهِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالْكُوفِ  
 وَالْحُسْمَرَةِ دَانِ الْجِبَالِ تَقَطَّعَتْ دَانِ الْيَمَارِ تَجَرَّتْ دَانِ الْمَلَائِكَةِ  
 بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ رَا عَزَّارَةُ تَحْقِيقُ كَمَا  
 زَمِينَ رَوَى أَنَّ أَسَ أَمَامِ ظُلُومِ بِرِ جَالِيَسِ رَوَزِ تَاكِ بِسَا هِي أَوْ رَا أَقَابِ رَوَا أَسَ  
 جَنَابِ بِرِ جَالِيَسِ رَوَزِ تَاكِ سَا قَدْ نَسُوتِ وَ مَرَحِي كِي يَشْتِ جَالِيَسِ دِنِ تَاكِ  
 أَقَابِ كُو كَسَنِ رَا سَبِي أَقَابِ كَاتَا تَحَا تَوْتَا يَتِ مَرَحِي كَلَّتَا تَحَا أَوْ رَا بِرِ  
 دِسِ غَمَمِينَ كَامِسَ كَرَسِ دِسِ أَوْ رَا بِرِ جَو شَشِ وَ خُرُوشِ مِثْلِ أَسَ أَوْ رَا  
 تَا شَتِ سَا أَمَامِ حَمِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرِ جَالِيَسِ رَوَزِ تَاكِ وَمَا اخْتَصَبَتْ لِرَا  
 حَزِينِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَكَأَنَّكَ كَلَّتْ حَتَّى أَتَانَا رَا سَ  
 حَزِينِ اللَّهِ بِنِ زَا دِ قَمَا ذِ لَنَا فِي عَابِ قَرِ بَعْدَ كَا أَوْ رَا عَزَّارَةُ بِرِ جَو شَشِ  
 دِسِ سَبِي لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ رَوَزِ تَاكِ لَسِي عَوْرَتِ شِ عَوْرَتِ لَشَمِ يَسِ  
 شَارِبِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ أَوْ رَا سَرِيتِ قِيلِ قَوْلَا أَوْ رَا كَنَامِ كِي أَوْ رَا كَنَامِ



سرمہ لگایا جب تک کہ سر عبید اللہ بن زیاد کا لنگر بارسہ پاس نہ آیا اور انور زرارہ  
 ہم سب اہل بیت رسالت تو ہمیشہ رویا کرتے ہیں کہ میں اپنے ہر قلاب و ماما و سیر  
 علیہ السلام کے اندر الیہ ہر شے میں اختیار کیے کہ شہادت ان حضرت علی علیہ السلام  
 یا چہ بر کسفی کے حسب مختار علیہ الرحمۃ کو وقت ہر ایک زیاد کا اہل بیت رسالت  
 کی خدمت میں روانہ کیا تب تک بنی ہاشم کا یہی حال تھا حضرت ابوبکر  
 مختار علیہ الرحمۃ سے برا کام لیا اور خدا کا جو اسے خیر میں قرار دیا چنانچہ شیخ مفید  
 علیہ الرحمۃ نے مدایق سے روایت کی ہے کہ کما انت مولودین تاریخ تاریخ انہما  
 اور بروایتیہ ربيع الثانی سے چھپا خیمہ چیری میں شب بیدار رہا کہ وہ شہید  
 عالم شوکت اور نشان عودت لبت آیا اور دو سو تدران نمازات رسالت  
 اور نمایان و دومان امامت میں انکی ان شرائط پرست سے لے کر اہل بیت کا کام  
 انکی اور سنت رسالت بنانی علی علیہ السلام اور عوض خون ناحق ریختہ فرزند ان  
 رسول کا انکے دشمنان سے سنہ او شیمیان امیر المؤمنین علیہ السلام سے  
 وقع حضرت ابراہیم علیہ السلام حسب مختار علیہ الرحمۃ کا کہ کوفہ ہوسے اور ہزاروں  
 آدمیوں نے انکی بیعت کی اور ہاں و جان انکے شریک حال رہے اور اعدائے  
 دین کو ہمال مستعدی قتل کرنا شروع کیا یہاں تک کہ کوفہ اور اطراف کوفہ میں  
 کسی تمام پر حرب و جنگ واقع ہوئی اور ہزاروں استیاء کو واصل جنم کیا  
 چنانچہ جعفر بن نما علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں کہ حسب مختار علیہ الرحمۃ نے حسب  
 وخواہ دشمنان خدا اور رسول سے انتقام لیا اسوقت اپنے رفقاء سے کہا کہ اب  
 کیسے طرقت تدبیر قتل ابن زیاد لعین کی ضرور ہے پس ابیہم بن مالک اشجریہما انکے

طالب کر کے واسطے حرب و جناب ابن زیاد ملعون کے ماسور فرمایا پس ابراہیم علیہ  
 الرحمہ بعد قطع منازل اور طنی مراحل کے کنارہ نہر چلا وڑ پر شہر موصل سے چار فرسخ  
 دور اس دشت میں اترے اور اس وقت عبداللہ و یحییٰ نے کہا کہ میرے بھائی جناب  
 امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا ہی کہ جب کنارہ نہر چلا وڑ پر اہل شام اہل عراق  
 قتال و جدال کریں گے تو اہل شام غالب ہونگے یہاں تک کہ اہل دین مایوس ہوں  
 پس جب اہل دین دوبارہ حملہ کریں گے تو لشکر مخالفت کے سردار کو قتل کریں گے  
 پس اہی و نیدار و خوش و سرور ہوا اور صبر کرو کہ ظفر و نصرت تمہارے نصیب ہے  
 پس جب ابن زیاد لعین نے کہ موصل میں تمہاری خیر سنی تو تراشی ہزار اشعار کو  
 ہمارا لیکر چلا اور قریب لشکار ابراہیم علیہ الرحمہ کے اتر گئے انکو واسطے قتال  
 و جدال کے طلب کیا اور خود مع لشکار ان کے مقابل ہوا اور لشکار ابراہیم  
 علیہ الرحمہ میں بہت ہزار دیندار بھی کم تھے پس بعد نماز صبح کے جانبین سے  
 صفوف لشکار آراستہ ہوئے اور دیران جنگی رجز پڑھتے ہوئے میدان  
 قتال و جدال میں ہمینہ اور میسرہ درست کر کے سرگرم کارزار ہوئے چنانچہ  
 روضۃ الصفا وغیرہ میں لکھا ہی کہ اس معرکہ کارزار میں ایسی حرب و ضرب  
 ہوئی کہ لشکار ابن زیاد لعین میں ایک ہزار اشعار قتل ہوئے اور دس ہزار  
 آنسو زخمی و مجروح ہوئے اور بروایت جب لشکار جانبین میں آتش حرب  
 و ضرب شعلہ و رمبہ ہوئی تو لشکار ابراہیم علیہ الرحمہ تاب مقابلہ نہ لاسکا اسوقت  
 عبداللہ و یحییٰ بکارسے کہ اہی و ناصران دین خدا و رسول قسم بخدا کہ میں نے  
 جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا ہی کہ محارہ ابن زیاد لعین میں اہل



اہل دین مغلوب ہونگے بعد اسکے مخالف ہونگے پس ای ول اور دھوڑی دیر  
 ثابت قدم رہو کہ قتل انکی تمہارے شامل حال ہو یہ سکر اہل لشکر قوی دل ہوا  
 اور لشکر اعدا پر ایسا حملہ کیا کہ اُس حرب و ضرب میں نہ رہا سے غون جاری ہوئے  
 آخر دشمنان دین کو شکست فاش دی چنانچہ اس حملہ میں ستر ہزار اشرار  
 فی القتل ہوئے پس بعد نماز مغرب کے ابراہیم علیہ الرحمہ نے ایک شخص کو کنارہ  
 فرات پر سطح سے دیکھا کہ سرخ ریشی سر پر باندھے ہی اور زر و قیمتی پہنے ہی  
 اور جوڑی تاوار قبضہ طائی کی اُسکے ہاتھ میں ہی تھیں یہ دیکھا کہ اُس شیر و لیر نے  
 اُسپر حملہ کیا اور ایک ضربت شمشیر لگائی اور وہ تاوار اُسکے ہاتھ سے بے لی اُفت  
 سمند باد چلا ابراہیم علیہ الرحمہ کا رم کر گیا اور اُدھر وہ لعین مجروح مرکب سے  
 گرا اور ابراہیم اپنے مقام پر واپس آنے بھیجے کہ اپنے رفقا سے بیان کیا کہ شکو  
 میں نے ایک شقی کو ضربت لگائی ہے کہ اُس سے بوسے مشک میرے دماغ میں  
 آتی تھی اور گھوڑا بھی اُسکا عمدہ تھا اور وہ ملعون کنارہ نہر پر پڑا ہی ہے تم دریا  
 کرو کہ وہ کون ہے اور مجھے گمان ہے کہ وہ لعین ابن زیاد تھا یہ شکر خند و نند  
 اسطرف روانہ ہوئے دیکھا کہ واقعی وہ ملعون مردہ پڑا ہی ہے پس سر اس خیرہ  
 جدا کر کے ابراہیم علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر کیا اور بدین نجس اُس شقی کا  
 جلا دیا اُسوقت ابراہیم کمال خضوع و خشوع سجدہ شکر سجالائے کہ الیہ شقی  
 میرے ہاتھ سے راہی سفر ہوا اور یہ واقعہ ماہ صفر اور یقوے دسویں ماہ  
 محرم ستہ عشرتھ ہجری میں ہوا اور نور الایصار میں یوں منقول ہے کہ جب  
 وہ شقی ازلی تاریکی شب میں مرکب سے گرا تو ابراہیم علیہ الرحمہ نے اپنے غلام

فرمایا کہ مگر سب سے اتر اور منجس ابن زیاد و لعین کا جہاد اگر غلام نے عرض کیا کہ آپ  
اس تاریکی شب میں کیونکر جاتا کہ یہ ابن زیاد و ملعون ہی فرمایا کہ وہ لعین ہمیشہ  
اپنے ساتھ مشک رکھتا تھا اور میری شمشیر سے میرے دماغ میں اسکی بو آتی ہے  
اسوجہ سے میرے گمان میں وہ ابن زیاد و شقی ہی تھا کہ جب ابراہیم کو اعدا پر  
فتح و ظفر حاصل ہوئی تو سر اسے نجس ابن زیاد و اور حصین بن نمیر اور عبد اللہ بن  
ایاس سلمیٰ وغیرہ رؤساء کے مختار علیہ الرحمہ کے پاس روانہ کر دیا  
اور ان سر اسے نجس کو دیکھا کرتا اور تمامی دوستداران خاندان رسالت  
شہاد و سرور ہوئے اور حمد و شکر انہی بجا لائے بعد اس کے ان سرور کو محمد بن  
نفیہ زہد احمدی خدمت میں روانہ کیا اور انھوں نے ان سرور کو خدمت  
ارکستہ میں مزین العابدین علیہ السلام میں جمید یا اور وہ سر بوقت شب  
اسوقت میں حضرت کی پہونچے کہ ہمراہ اپنے بھی سب کے  
خدا کا واسطے تھے پس یہ نظر ان حضرت کی سر ابن زیاد و حصین بن  
نمیر و شکر بجا لائے بعد اسکے سر اقدس سجدہ سے اٹھا کر شدت روئے پس  
حجاب سے غریب کیا کہ یا ابن رسول اللہ وقت سر دروختہ میں کا ہوا آپ کی  
رہت میں حضرت نے فرمایا آئے مجھے یاد کیا وہ روز کہ جس روز اس طحون  
نہایت عظیم و ستم طوف و زنجیر میں سلسل کر کے اپنے سامنے دربار عام میں طلب  
کیا اور ابراہیم نے میری چوبچوبان اور بیہوش کو سامنے اس شقی کے لاکر ٹھہرایا  
پھر یہاں وقت چاشت فدا کھا رہا تھا اور عیش و خوشی اور شرابخوار ہونے  
مشتغول تھا اور کئی ساعت تک ہم اہل بیت رسالت کو بعد اوت و شقاوت



اپنے سامنے کھڑا رکھا اور کچھ اقتدار کی حضرت فرماتے ہیں کہ اس وقت ہم پر ایسی  
 حالت طاری تھی کہ اسکا بیان نہیں ہو سکتا ہی پس میں نے درگاہ انہی عزیز  
 و عالی کہ بار اہل بیت کا کہ سراسر ملعون کا وقت پاشت میرے پاس  
 نہ لاوین مجھے دنیا سے نہ اٹھانا انھیں کہ دعا میری مستجاب ہوئی حضرت اس  
 اب تصور کیجیے کہ دربار ابن زیاد میں ان ستم رسیدوں کا کیا حال تھا  
 کیونکہ ذاکر کا کام صرف یاد دلانا کسی مصیبت کا ہوا اور آپ تو خود صاحب  
 غیرت اور نقاد ہیں اشارہ ہی کافی ہے چنانچہ قتل ابو مخنف و محرق القلوب  
 میں منقول ہے کہ جب اسیران اہل بیت رسالت سامنے آئے ابن زیاد کے پیش  
 اس وقت تمام دربار جمع اشرار سے بھرا ہوا تھا اور امام زین العابدین علیہ السلام  
 کو ملوک زنجیروں سے باندھے ہوئے سامنے آئے ابن زیاد ملعون  
 کھڑا کیا پس وہ شقی بعد تھوڑی دیر کے طرف اس مظلوم کے متوجہ ہوا  
 کہاں ہے ادبی کہا کہ تھوڑے ہی اور نام تیرا کیا ہو حضرت نے فرمایا یہ وہ ہے  
 جو بن حسین بن علی علیہما السلام کا اور نام میرا علی ہے اس ملعون نے کہا اے  
 علی بن حسین میرا کڑا ہاتھ قتل نہیں ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ علی تھا  
 یعنی میرا چہرہ ہے چہرہ تھا کہ اسے تیری قیمت نے روز عا شورا تیرم و کلا  
 قتل کیا ہے چنانچہ الامام الذین میں ابن ابی یوسف علیہ السلام لکھتے ہیں کہ وقت  
 شریف ان حضرت کا پیش برس سے کم تھا اور شفت الغنمہ میں  
 لکھا ہے کہ روز شہادت جناب سید الشہداء سن شریف ہوا کہ بابا کا پیش  
 برس کا تھا ہر حال یہ کلام حضرت کا شکار ابن زیاد چپ ہو گیا بعد اسکے

طرفہ مختبرات عصمت کے متوجہ ہوا اور اپنے ملازموں سے کہا کہ یہ کون کون  
 ہیں اہ ان اشقیانے ہر ایک معطلہ کا نام و نشان بیان کیا اُس وقت جناب  
 زینب دختر امیر المؤمنین علیہ السلام بے ہمتی و جادرا و ربے نقاب بالباس  
 پوشیدہ و کمنہ غم ہرادر مظلوم میں چاک گریبان مجمع عام میں سر جھکا بے  
 کمری تھیں اور ان معطلہ تے چہرہ انور اپنا بسبب شرم و حیا کے سر کے بالوں  
 چھپایا تھا اور کینیز بن انس ثنا ہرادی کی گردانگے طاقت کیے کمری تھیں  
 اُس وقت ابن زیاد نے کہا کہ ای زینب دیکھا تو تے کہ خدا نے تیرے بھائی سے  
 کیا کیا اور ای زینب تیرے بھائی حسین نے چاہا تھا کہ یزید بن معاویہ سے  
 خلافت چھین کے آپ مسند نشین حکومت ہو لیکن خدا نے اسکی اسید قطع کی  
 اور آرزو اسکی بر نہ لایا جناب زینب نے فرمایا کہ ای ابن زیاد واسے ہونچہ  
 اگر میرے بھائی امام حسین علیہ السلام طالب خلافت تھے تو وہ انکی میراث  
 آبادی تھی لیکن جو کچھ تو نے ظلم و ستم ان حضرت اور انکے اہل بیت پر کیا وہ سب  
 تو نے حکومت و عطا و اپنے نفس پر کیا ہوا اور اپنے ہاتھ سے تو قتل ابنا اب  
 ہوا ہی ہیں اسطرح گفتگو درسیات میں ہوئی یہاں تک کہ وہ لعین غضبناک  
 ہوا اور چاہا کہ اس مظلومہ کو قتل کرے یہ ظلم دیکھ کر سب بیابان اور بچے  
 کا پٹنہ لگے اُس وقت عمر بن حریث نے کہا ای امیر یہ عورت ہوا اور عورات  
 مصیبت زدہ سے مواخذہ کرنا اچھا نہیں ہی ہیں تجھے مناسب ہی کہ انکے  
 قتل سے درگزر خصوصاً جو غریب الوطن ماتم اقربا میں غم زدہ ہو یہ شکر  
 ابن زیاد قتل سے اس مظلومہ کے باز رہا اور دوسری روایت میں



یوں ہی کہ جناب سید الساجدین علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ شقی اپنے ظلم و ستم سے  
 باز نہیں آتا ہی تو مارے غیرت کے تمام عالم نظر اور بین تیرہ و تار یک ہوا اور عداوت  
 زندگی تلخ و ناگوار ہو گئی اسوقت اُس ملعون سے فرمایا کہ اے ابن مریمان خدا نافرمان  
 کرے تجھے آیات و انکسیت اپنی بند نہیں کرتا ہی اور تجھے تیار و شرم نہیں آتی ہو کہ تو دخترِ  
 رسول خدا کی طرف دیکھتا ہی غرضکہ اسطرح در بیان میں گفتگو ہوئی یہاں تک  
 کہ اُس شقی نے جلا و کو حکم دیا کہ اس بیمار کو قتل کرو اور فوراً جلا و حکم ابن زیاد  
 اُس جناب کو کھینچ کر واسطے قتل کے لیچلا جب جناب زینب نے یہ ظلم و ستم اُس  
 جلا و سے شایدہ کیا تو دیکھتے ہی اسکے قریب ہوا کہ قلب اظہر اُس دفتر خالتون  
 محشر کا شوق ہو جاے آہ بیتاب ہو کر سیرت و اسن فرزند برادرِ مظلوم سے  
 بہت گدین پس ملازمان ابن زیاد نے اُس نکلیں و مضطر کو بحیر و قہر و اسن ان  
 حضرت سے چھڑا لیا اور قریب اُنکے جانے نہ دیا اسوقت اُس منظر نے عجب حسرت  
 و یاس سے طرف اُس بیمار و یتیم کے نگاہ کی اور وہ بکیں رو کر یہ کہتی تھیں کہ  
 اے بارہ بگرا ہی تو نظر اے فرزند برادر یاں ہم بیچارہ تون کو کسپر چھوڑے جاتے ہو  
 اب بعد تمھارے کون ہماری حمایت و سرپرستی کریگا پس یسناکر امام زین العابدین  
 علیہ السلام بیت روئے اور فرمایا کہ اے بھوپھی جان یہ بقید و بیمار ناچار قتل ہو  
 جاتا ہی ازبیکہ آپ دشتہ صابریں اور اہل بیت طاہرین سے ہیں آپ کو لازم ہی  
 کہ ہر مصیبت و بلا میں صبر کریں اور رضا سے خدا کو مقدم جانیں کہ جو نزدیک  
 اُنکے اپنے بندوں کے لیے بہتر و اصلح ہو وہ کرنا ہی ہیں یہ کلمات حسرت سُکر  
 جناب زینب کو تاب نہ لیا باقی مزیست روئیں اور آواز دی کہ اے ابن یا

کیا قتل سے میرے بھائی امام حسینؑ کے تو ابھی سیر نہیں ہوا ہے کہ تو نے حکم دیا واسطے  
 قتل کرنے اس مریض کے حالانکہ تو جانتا ہو کہ ہم سب عورت بے نامی و مددگار  
 غریب الوطن متیہ اگر قتل تیرے سامنے ہکیں وہ ہیں ہیں اور سو اس نیم اور  
 بیمار کے کوئی محرم ہمارا اس زمانہ غدار نے باقی نہیں کیا ہو نہیں اسی بن زیاد اگر قصہ  
 تیرا اس بیمار کے قتل کا ضرور ہی تو پہلے اس سے بچے قتل کر کہ تا میں قتل ہوا اس  
 مظلوم کا نہ دیکھوں راوی کتابی کہ یہ اضطراب و بیابانی جناب زینبؑ کی  
 دیکھا وہ سنگدل کچھ نادم ہوا اور اپنے ملازموں سے کہنے لگا کہ تعجب ہی ایسی  
 محبت و الفت سے کہ جو انکو اپنے بچے سے ہی قسم بخدا اس محذورہ کو کمال تنہا ہی  
 کہ میں عرض اس بیمار کے قتل ہوں لیکن یہ مریض بچے مائے پھر ملا و کو حکم دیا کہ  
 پاس خاطر زینبؑ کے اس بیمار کو چھوڑ دے اور قتل نہ کر سچاں اللہ تعالیٰ  
 موت سے نہیں ڈرتے ہیں چنانچہ محرق القلوب میں منقول ہے کہ امام زین  
 العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابن زیاد کیا تو مجھے قتل سے ڈرتا ہے یا نہیں  
 رسالت کو تو راہ خدا میں قتل ہو جانا عادت ہو اور ہمیشہ آرزو مند شہاد کے  
 رہتے ہیں پس یہ سنکر ابن زیاد نے جلا و کو حکم دیا کہ اس بیمار کو چھوڑ دے اس وقت  
 جاؤ نہ چھوڑ دیا بعد اسکے حکم ابن زیاد و لعین اہل بیت طاہرین کو قید خانہ میں  
 لے جا کر اسیر و مقید کیا اور چند روزوں کے قید رہے اور سر النور مظلوم کربلاء کو  
 نیزہ پر کھینکے بازار کو فہ میں پھرایا پس جو شخص سے انہرا امام میں آکر دیکھتا تھا  
 تو ہیبت و سطوت ان حضرت سے ہیوشش ہو جاتا تھا اور وہ سر النور درمیان  
 سربسے شہدائے شہل ماہ کاٹل کے درمیان ستاروں کے تابان تھا اور نور سے



اُس سرانور کے ورود یوں ہوا کہ وہ روشن ہو گئے تھے آہ آہ آہ آخر وہ سرانور جو  
 آغوشِ جنابِ رسولِ خدا اور قاطعہٴ زہراء میں پلا تھا اور جسکے گیسوے شکیں  
 آپ سبیل سے جبریل و میکائیل دعوتے تھے تنورِ خاندانِ نبوی میں رکھا گیا اور بعد چند  
 روز کے سحر اسیرانِ اہل بیت روانہ شام ہوا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ  
 الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلسِ پنجم و ہفتم

قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَ اَنْ مِنْ شَيْعَتِهِ لَا يَرَاهُ سَيُورُ عَنْ سَجَانِ تَعَالٰی  
 قرآن مجید میں فرماتا ہے یدرتیکہ ابراہیم خلیل اللہ بھلے شیعوں سے اُنکے ہر تفسیرِ منہج  
 الصادقین میں ملاحظہ اللہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اگرچہ بعض مفسرین نے تفسیرِ شیعہ  
 کی طرف حضرت توح علیہ السلام کے پھیری ہی اور بعض نے طرف حضرت  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے مگر حدیثِ معتبرہ میں یوں وارد ہوا ہے کہ جب  
 حق سبحانہ تعالیٰ نے ملکوتِ آسمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھائے  
 تو اُن حضرت نے طرفِ عرشِ معلّٰی کی نگاہ کی اور ایک نورِ عظیم مشاہدہ فرمایا  
 اُسوقت درگاہِ انہی میں عرض کیا کہ بارالہا یہ نور متور کیا ہے جس جانبِ خدا  
 عز و جل سے ارشاد ہوا کہ اے ابراہیم یہ نور ہمارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ پیغمبرِ آخر الزمان کا ہے جس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی  
 کہ بارالہا پہلو میں اُسکے اور ایک نور دیکھتا ہوں جس جانب پہرہ و گار سے  
 ارشاد ہوا کہ یہ نور ہمارے حبیب کے برادر اور وصی علی بن ابیطالب علیہ  
 السلام کا ہے عرض کیا کہ قریب اُن دونوں نوروں کے اور ایک نور

کہتا ہوں فرمایا کہ یہ نور قائم رہے اور خیر سید الانبیاء و عہد سید الاولیاء کا ہے کہ  
 یہ شیعہوں اور دوستدارانِ خاندان رسالت کو آتش و دوزخ سے بچا دے گی  
 اسی وجہ سے جتنے نام اس کا قائلہ رکھا چھ عرض کیا کہ خداوندانِ نزدیک اُنکے اور  
 دُور و کمیتا ہوں خطاب اُسی ہوا کہ یہ دونوں نور اُنکے فرزندِ حسن و حسین  
 علیہما السلام کے ہیں عرض کی کہ خداوندانِ گُروا اور نورِ ظاہر ہیں ارشاد ہوا  
 کہ یہ نور نورِ اماموں کے ہیں فرزندانِ حسین بن علی علیہما السلام سے چھ  
 عرض کی کہ خداوندانِ گُروا اگر دُور ہوں نور ہوں ہمیشہ ظاہر و روشن ہیں خطاب  
 ہوا کہ یہ نور ہوں کثیر شیعان علی بن ابیطالب علیہ السلام اور اُنکے فرزندوں  
 و دوستوں کے ہیں یہ سنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا ابراہیم  
 اُمی کس علامت و نشان سے شناخت ہو سکتی ہو کہ اِکاوتن رکعت نماز  
 یوسف مع نوافل پڑھنے سے اور انگشتی دست راست میں رکھنے اور بسم اللہ  
 نماز میں بلند پڑھنے سے اور قبل رکوع کے قنوت پڑھنے اور سجدہ شکر کر فیے  
 پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوند مجھے بھی شیعہ بن  
 امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور اُنکے فرزندوں کے دوستوں سے  
 گرواں پس حق سبحانہ تعالیٰ نے دعائے حضرت کی قبول فرمائی اور  
 انکو شیعہ بن امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے گروانا اور  
 اپنے حبیب جناب رسول خدا کو قرآن مجید میں یہ فیروہی دے کر کتاب  
 السَّوْصَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ اُتِيَ سَبْعُونَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ



وَلَا عَذَابَ اَوْ كِتَابٍ رَوْضَةٍ مِنْ بَيْتِ سَعْدِ بْنِ عُبَّاسٍ سَيِّدِ مَنْ مَنَعَهُ  
وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میری امت  
ایسے شہر بنیاد دیندار داخل جنت ہونگے کہ انکا نہ حساب ہوگا اور نہ انہر  
عذاب ہوگا ثُمَّ التَفَتَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ  
هُوَ شَيْعَتُكَ وَاَنْتَ اِمَامُ مَعْرُوفِ بْنِ عَبَّاسٍ كَتَبْتُ بِمِنْ كِتَابِكَ وَه  
جناب توجہ ہوئے طرف امیر المؤمنین علیہ السلام کے اور فرمایا کہ یا علی  
وہ سب تمہارے شیعہ اور دوست ہونگے اور تم امام اور پیشوا انکے ہو  
وَفِيهِ عَنِ النَّسَائِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ  
اَنَا مِلْزَانُ الْعِلْمِ وَعَلَيْكُمْ كَفَنَانُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ خِيُوطَةُ وَفَاطِمَةُ  
عِلَاقَتُهُ وَالْاَئِمَّةُ مِنْ وَلَدِهِ هُوَ عَمُودُكَ اَوْ اُسى كِتَابِ بْنِ النَّسَائِيِّ  
مالک سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں  
یہ بمنزلہ ترازو سے علم ہوں اور علی بن ابیطالب علیہ السلام بمنزلہ پلہ ہوں  
ترازو سے علم ہیں اور فرزند ولید میرے حسن اور حسین علیہما السلام بمنزلہ  
ریشمان سکے ہیں اور بارہ جگر میری فاطمہ زہرا علیہا السلام بمنزلہ عالما  
ترازو ہیں اور باقی ائمہ ہدے نو معصوم انکی نسل سے اس ترازو سے  
علم کے بمنزلہ عمود ہیں فَيُنْصَبُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُوزَنُ فِيهِ اَعْمَالُ  
الْمَخْلُوقِ مِنَ الْمُحِبِّينَ لَنَا وَالْمُبْغِضِينَ لَنَا اَوْ يَرْتَوِى بِرُوزِ قِيَامِ  
انصب کیا جائیگی اور اعمال خلائق کے آئینہ تو لے جائیگی ہمارے محبتوں  
اور دوستوں کے بھی اور ہمارے دشمنوں کے بھی اور موافق اعمال

وکر دار کے انکو جزا اور سزا ہوگی پس حضرات یہ مرتبہ ہی شیعیاں امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور دوستداران حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام کا آور کیا محب اور دوستدار حیدر کر آ رہے وہ دیندار حنیفوں نے کمال ستندی قاتلان فرزند رسول الثقلین جناب امام حسین علیہ السلام کو جتن جتن کے قتل کیا جسکی خبر جناب امیر علیہ السلام نے دی تھی چنانچہ تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے کہ ایسا الناس حیطرح بنی اسرائیل میں بعضوں نے اطاعت و فرمان برداری انہی اختیار کی بزرگی پائی اور بعضوں نے نافرمانی کی اپنے خالق کی تو معذرت ہوئے اسطرح سے حال تمہارا ہی یسخر اصحاب نے عرض کی کہ یا امیر المؤمنین ہم لوگوں میں عاصی و گنہگار کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ ہم اہل بیت رسالت کی اطاعت اور ہماری رعایت حقوق پر مامور ہوئے ہیں وہ لوگ مخالفت و انکار کر کے اُس سے استخفاف کر گئے اور اولاد رسول خدا کو قتل کر گئے یسخر اصحاب نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین کیا ایسا ہوگا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہاں یہ خیر حق صدق اور شدنی ہے اور قریب ہے کہ یہ فرزند میرے دونوں نور عین حسن اور حسین علیہما السلام نہ ہر و تلوار سے شہید ہوئے اور حق بحانہ تعالیٰ انکے ظالموں اور قاتلوں پر دنیا میں عذاب ایسا قبل عذاب آخرت کے نازل فرمائے اور بسبب انکے ظلم و ستم اور فسق و فجور کے اُس شخص کی تلوار سے انتقام انکا لیا جیسو کہ اُن پر سلاطہ کر گیا پس وہ سب



ان چند اعمال و افعال کی سزا ہو گئی جیسا کہ بنی اسرائیل پر عذاب نازل لیا تھا  
 جسے نکر اصحاب نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ ایک  
 جوان ہے قوم بنی سقیف سے کہ نام اُسکا مختار بن ابوعبیدہ ہو گا چنانچہ امام  
 زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے کہ بعد چند  
 روز کے بشارت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے مختار پیدا ہوا جیسا کہ  
 اصبح سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ ایک روز میں خدمت باریکت جناب امیر المؤمنین  
 علیہ السلام میں حاضر ہوا تو دیکھا میں نے کہ مختار زانو سے اقدس حیدر کمر اُپر  
 بیٹھا ہے اور وہ جناب دست حق پرست کمال شفقت و مہربانی اُسکے سر پر  
 جمیرتے ہیں اور فرماتے ہیں یا ککیتس یا ککیتس اسی سبب سے  
 اُسکو کتیاں کھتے ہیں اور کتیں زیر ک کہتے ہیں اور کیا تیرا اسکی طرف منسوب  
 ہیں حضرات واقعی کیسی زیر کی اور ہوشیار سی ت اُس دیندار نے کار  
 نمایاں کیا ہے حق سبحانہ تعالیٰ اُنکو جزائے خیر عطا کرے جیسا کہ جعفر بن نما  
 علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مختار علیہ الرحمہ راہ خدا میں حق تہجد و کوشش سجالات  
 اور روح اقدس جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور طاہرہ زہرا اور سید  
 مجتبے اور حسین مظلوم کربلا علیہم السلام کو خوش و سرور کیا اور رضائے جناب  
 سید سجاد کو موافق خواہش و مراد کے حاصل کیا اور وہ فضیلت و بزرگی  
 حاصل کی کہ کسی کو عرب و عجم میں میسر نہ ہوئی اور ابراہیم بن مالک اشتر  
 علیہما الرحمہ شریک افعال اور شاہد حال اُسکے رہے اور قاتلان فرزند  
 رسول خدا سے اڑتا لپٹا ہزار اشتر را اور بنا پر دوسری روایت کے

تین لاکھ تراریں ہزار بنی اُسیہ کو واصل جنم کیا چنانچہ روضۃ الصدقا وغیرہ میں  
 منقول ہے کہ مختار علیہ الرحمہ نے بعد قتل ابن زیاد و یحییٰ بن زکریا کے اکابر و بزرگان  
 عرب کو طلب کیا اور اُنہیں فرمایا کہ مجھے آب و طعام گوارا نہیں ہے صلیب کے  
 قاتلان فرزند رسول الثقلین جناب امام حسین علیہ السلام سے جو کہ ابھی  
 زندہ ہیں حاضر نہ کرو اور فرمایا کہ اسی دیندار و کیلی شفاعت کی بھی تم سب کو  
 اجازت نہیں ہے پس میرا اسکے عبداللہ بن رشید اور مالک بن عقیل کندی  
 اور جمیل بن مالک بن بشیر کو گرفتار کر کے حاضر کیا اور مالک یحییٰ وہ تھی  
 جسے قرآن مجید مظلوم کہ بلا کا لوٹ لیا تھا پس مختار علیہ الرحمہ نے اُن  
 اشقیاء کو دیکھا رستہ پایا کہ اسی دشمنان خدا و رسول تھے فرزند رسول خدا کو  
 تشنہ لب شہید کیا اور ایک قطرہ پانی کا نہ دیا یہ سنکر وہ بے دین ساکت  
 رہ گیا پھر پھر سے پس مختار نے حکم دیا کہ انکو قتل کرو بعد اسکے حکم دیا کہ غولی یحییٰ کو  
 لے آؤ اور وہ تھی فرار کر گیا تھا اور فرزلیہ میں ایک شیعہ کے مخفی و پوشیدہ تھا  
 پس بعد مخفی و کوشش تمام کے اُس بد انجام کو گرفتار کر کے خدمت مختار  
 میں حاضر کیا جب اُس دیندار نے اُس بد کردار کو دیکھا تو زار زار روئے  
 اور فرمایا کہ اے ملعون وہ نیزہ طویل تیرا کہاں ہے سپر تو نے سرانور فرزند  
 مانوٹن محشر کا نصب کیا تھا اور کو چپاے کوفہ میں پھراتا تھا آہ آہ وہ  
 سرانور جو آتش جناب رسول خدا اور فاطمہ زہرا علیہما السلام میں  
 پلا تھا اُسکو تو نے خون آلودہ تمازت و حرارت آفتاب میں نیزہ پر باندھا  
 اے افسوس جس سراطر کے گیسوے مشکین جبریل و میکائیل اب سلبیل



دھوئے تھے اسکو تو نے تنور میں خاک آلودہ کیا بعد اسکے مختار اور حاضرین و رباب  
 مصائب مظلوم کربلا پر زار زار رونے لگے پس مختار نے اس حالت رنج و الم  
 میں حکم دیا کہ اس لعین کو آگ میں جلا دو حسب حکم وہ شقی بعد اب شدید  
 واصل جہنم کیا گیا بعد اسکے مختار نے عبداللہ بن کامل کو حکم دیا کہ حکیم بن طفیل  
 اور منتقدین مڑہ عبیدی کو حاضر کرو پس جب وہ اشرار گرفتار ہو کر سامنے  
 مختار کے آئے تو اس نے دیکھا کہ انکو بھی قتل کرو پس موافق حکم کے وہ  
 دونوں ملعون قتل کیے گئے حضرات تصور کیجئے کہ یہ کون اشقیاء ہیں آہ آہ  
 ابن طفیل وہ شقی ہی کہ جس نے روز عاشورا جناب عباس کے سر انور پر گرز آہنی  
 مارا جسکے صدمہ سے ہر اقدس شق ہوا اور گھوڑے سے زمین پر گرے اسوقت  
 مظلوم کربلا روتے تھے اور فرماتے تھے **وَإِخَاكَ وَأَعْتَابًا سَاءَ الْآنَ إِنَّكَ**  
**ظَهَرَ** ہائے بھائی اے عباس اب تیرے مرنے سے کمر باری ٹوٹ گئی اور  
 منتقدین مڑہ وہ لعین ہی کہ جس نے ہر اقدس شبیہ پیغمبر جناب علی اکبر رضی اللہ  
 عنہما کے صدمہ سے وہ جناب زمین پر غش کما کر گرے اسوقت مظلوم کربلا  
 روتے تھے اور فرماتے تھے **يَا بَنِي عَمَلَةَ الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَاءُ وَفِرْزَنْد**  
**اب بعد تیرے خاک ہی اس دنیا اور زندگی دنیا پر غصہ مختار علیہ الرحمہ**  
**کی خدمت میں اسی طرح سے اعدائے دین اسیر و مقید ہو کر آتے تھے اور**  
**بعد اب شدید قتل ہوتے جاتے تھے یہ غیر شکرستان بن انس ملعون کو کہ**  
**فرار کر کے روانہ بصرہ ہوا اور گھرا سکا گرا دیا گیا پس جب وہ شقی بصرہ سے**  
**طرف قادسیہ کے گیا تو اٹھائے راہ میں جاسوسان مختار نے گرفتار کیا اور**

خدمت میں اُس دیندار کی حاضر کیا پس جب مختار علیہ الرحمہ کی نظر اُس پر کروڑ  
 پڑی تو بے اختیار زار زار رونے لگے اصحاب نے عرض کیا کہ آج آپ ایسے  
 لعین پر ظفریاب ہوئے کہ یہ امر باعث خوشی و سرور کا ہی پس اس وقت آپ کے  
 گریہ و بکا کا کیا سبب ہی مختار نے کہا کہ اس ملعون کو دیکھا کہ مجھے مظلومی  
 و بیکسی امام حسین علیہ السلام کی یاد آگئی کیونکہ یہ وہ شقی ہی کہ جس نے روح  
 اقدس جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور حسن مجتبیٰ علیہم السلام  
 بچپن کیا آہ آہ یہ وہ لعین ہی کہ جس نے پہلو سے اقدس مظلوم کربلا پر نیزہ مارا  
 جس کے صدر سے وہ جناب ذوالجناح سے سنبھ کے پھیل زمین گرم پر گرے  
 پس یہ شکر وہ سب دیندار زار زار رونے لگے اور کہتے تھے کہ افسوس ہزار  
 افسوس اس وقت ہم کربلا میں حاضر نہ تھے کہ تاجان اپنی اُن حضرت پر  
 خدا و ثار کرتے بجا اس کے مختار علیہ الرحمہ نے حکم دیا کہ اس شقی کے ہاتھ اور پاؤں  
 قطع کر کے روغن زیت میں جوش دو پس اُس ملعون کو اسی عذاب سے  
 واصل جہنم کیا حضرات شقی سنان بن انس یہ روایت قاتل مظلوم کربلا  
 اس لعین نے جناب سیدہ کو ایسا رلایا ہی کہ غم و الم اور ماتم فرزند ولید  
 میں اپنے بقرار میں جیسا کہ شرق القلوب میں جناب صادق علیہ السلام  
 سے منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے کہ جدہ ماجدہ میری جناب سیدہ  
 فاطمہ زہرا علیہا السلام مصیبت فرزند مظلوم امام حسین علیہ السلام میں نہ  
 کرتی ہیں اور تبرا پیغمبر اور ہزار صدیق اور ہزار شہید اور ہزار نیک و سچے ہیں  
 کہ وہیں ہستار اس گریہ و زاری میں نصرت و مدد اُن معصومہ کی



کرتے ہیں اور آواز بلند سے نالہ و فریاد کرتے ہیں کہ اُسکے شے سے تمام ملائکہ عرش و کرسی اور آسمان گریہ و زاری کرتے ہیں اور نالہ و فریاد اور فغان سے ساکت نہیں ہوتے ہیں یہاں تک کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تشریف فرما ہوتے ہیں و یَقُولُ يَا بَنِيَّ كُفُّوا عَنْكَ اَهْلَ السَّمَوَاتِ وَاشْغَلِيْهُنَّ عَنِ التَّقْدِيْسِ وَالتَّسْبِيْحِ اور فرماتے ہیں کہ اے بارہ بگاری فاطمہ زہرا صبر کرو اور نالہ و فریاد نہ کرو کہ اہل سماوات کو تھنے لگا یا ہی اور انکو تقدیس و تسبیح اور تلیل الہی سے بوجہ آواز و روناک گریہ و بکا کے باز رکھا کر اللہ اکبر یہ صدمہ ہی اُس معصومہ کو مصیبت فرزند مظلوم کا کہ زار زار رویا کرتی ہیں پس حضرات آپ بھی گریہ و بکا کیجیے مصیبت پر اُن حضرت کی کہ جنگا دار دنیا میں رونوہا لانا باب ہر زمان ہی اور یہ وسیلہ اعظم ہر نجات آخرت کا جیسا کہ محرق القلوب میں لکھا ہے

اَلَا نُوْحُوا وَصَحَّوْا بِاَلْبَسْكَاءِ	عَلَى السَّيْطِ الشَّهِيْدِ يَكْسِيْكَ بِلَاكٍ
---	--

آگاہ ہوا ہی شیعوں نوہ اور نالہ و فریاد کرو گریہ و بکا میں فرزند سید الانبیاء کے کہ اشقیائے امت نے اُس مظلوم کو زمین کر بلا پر پاشیا شہید کیا ہے

اَلَا نُوْحُوا بِسَكْبِ الدَّمْعِ حَزْنًا	عَلَيْهِ وَنَزْجُوْهُ بِالْاِدِمَاءِ
---	--------------------------------------

اے دوستو نوہ کرو اور آنسو شامل از رو سے حزن و غم کے آنکھوں سے ایسے جاری کرو کہ اشک آب کے ساتھ خون کے ممزوج ہو جاوے

اَلَا نُوْحُوا عَلَى مَنْ قَدْ بَكَاهُ	رَسُوْلُ اللهِ حَتَّى اَلَا نَبِيَّاهُ
--	--

اے ماتم دارو نوہ و بکا کرو اُس مظلوم و غریب الوطن پر کہ سبلی مصیبت پہنچا

روئے بہترین امینا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

اَلَا نُوْحُوا عَلٰی مَنْ قَدْ بَكَاهُ | عَلٰی الطُّهْرِ خَيْرًا لَا وَصِيَاءَ

آئی دوستو نوحہ و بکا کرو اس تشہ لب پر کہ جسکی مصیبت پر روئے بہترین اوصیا

جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام

اَلَا نُوْحُوا عَلٰی مَنْ قَدْ بَكَاهُ | حَبِيبَةِ اَحْمَدٍ خَيْرًا لِّلْبَیْ

آئی شیعو نوحہ و بکا کرو اس شہیدہ خدادا پر کہ جسکی مصیبت پر نوحہ و زاری کی

نورایدہ سیدہ الامینا خیر النساء جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام

اَلَا نُوْحُوا عَلٰی مَنْ قَدْ بَكَاهُ | لِعَظْمِ الشَّجَرِ اَفْلَاکَ السَّمَاءِ

آئی ماتم دارو نوحہ و بکا کرو اس شہ مظلوم پر کہ جسکی مصیبت پر ملائکہ ہماوا

زار زار روئے

اَلَا نُوْحُوا عَلٰی اَقْرَبِ مَنِّیْ | عِرَاقًا اَلْحَسَنُ مِنْ بَعْلِ الضَّیْقِ

آئی دوستو نوحہ و بکا کرو اس ماہ منیر فاک اماست پر کہ جسکو بعد و رخشان

و تابان ہونے کی ظلمت کو فہ و شام سے گن لگ گیا

اَلَا نُوْحُوا عَلَیْهِ وَقَدْ احَاطَتْ | بِہِ خَیْلُ الْبَغَاةِ الْاَشْقِیَاءِ

آئی ماتم دارو نوحہ اور گریہ و زاری کرو اس مظلوم و یکہ و تنہا اور پیاسے پر

کہ جسکو افواج اشقیاء اور کفار ستم شمار نے ہر طرف سے محاصرہ کر لیا تھا

اور درمیان نیزہ و سنان کے مثل نیتان کے گھیر لیا تھا آہ آہ کوئی تبار

مارتا تھا کوئی نیزہ مارتا تھا کوئی تیر لگاتا تھا کوئی سنگدل پتھر مارتا تھا یا ننگ

کہ سنان بن انس ملعون نے پہلو سے اقدس پر ایسا نیزہ مارا کہ اُسکے صدر سے



ذوالجناح سے زمین گرم صحرا ہے کہ بابا پر منہ کے بھل تشریف لائے اور خسارہ  
 اقدس ان حضرت کا خاک آلودہ ہوا چنانچہ حجت خدا زبانت ناحیہ مقدسہ میں  
 فرماتے ہیں السَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ سَلامٌ ہو اُس خسارہ البور پر  
 کہ جو خاک آلودہ ہوا السَّلامُ عَلَی الشَّیْبِ الْخَضِیْبِ سَلامٌ ہو اُس  
 ریش مقدس و سفید پر کہ جو خون بدن سے مخضب ہوئی لَا اَعْنَهُ اللّٰهُ  
 عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

### مجلس چہارم و نهم

فِی کِتَابِ الرَّوضَةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اٰتَہٗ قَالَ لَعَلَّی  
 بِنَ اَبِی طَالِبٍ عَلَیہِ السَّلامُ سَبْعَۃَ عَشَرَ اِسْمًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 اَخْبَرَنَا مَلِکٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ کِتَابُ رَوْضَہِ مِنْ جَنَابِ رَسَالَتِکَ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سَمْعُیَ مَنَقُولٌ ہِیَ کہ فرمایا اُن حضرت نے کہ علی بن ابیطالب  
 علیہ السَّلام کے سترہ نام ہیں یہ سنکر ابن عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللّٰہ  
 ہم سب کو مطلع فرمائیے کہ وہ کون اسم ہیں فَقَالَ اِسْمُہٗ عِنْدَ الْعَرَبِ  
 عَلِیٌّ وَعِنْدَ اُمِّیَّہٗ حَیْدَرٌ وَفِی التَّوْرِیۃِ اِلِیَّا وَفِی الْاِنْجِیْلِ بَرِیَّا  
 وَفِی الزَّبُورِ جَبْرِیَّا پھر حضرت نے فرمایا کہ نام نکا نزدیک عرب کے  
 عَلِیٌّ ہوا و نزدیک اُتکی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد کے حیدر ہی اور  
 تورات میں اِلِیَّا اور انجیل میں بَرِیَّا اور زبور میں جَبْرِیَّا ہوا وَعِنْدَ الرُّومِ  
 نَوَطْنَا وَعِنْدَ الْفَرَسِ حَبْرًا وَعِنْدَ الدَّیْلَمِیِّ مَرَّاهِمًا وَعِنْدَ الْبَرْبَرِ  
 شَعْنًا وَعِنْدَ الزَّنَجِ حَیْمَرًا و نزدیک روم کے نَوَطْنَا ہوا و نزدیک

فرس کے چیرا ہی اور نزدیکی و یلم کے مرا بہا اور نزدیکی بربر کے شغنا اور نزدیکی  
 زنگیوں کے حم ہر و عیند الحبشہ بریک و عیند التزلک حمیرا و عیند  
 الارمن کراکس اور عیند المومنین السحاب و عیند الکافرین  
 الموت اور نزدیکی صیش کے نام علی بن ابیطالب کا بڑیا ہی اور نزدیکی  
 ترک کے چیرا ہی اور نزدیکی ارمن کے کرا اور نزدیکی مومنین کے سحاب  
 اور نزدیکی کافرون کے موت ہی و عیند المسلمین و عیند  
 النبی طاهر و مطہر و هو حبیب اللہ و نفس اللہ و عین اللہ  
 اور نزدیکی سلمین کے و عید ہی اور نزدیکی رسول فدا کے طاهر و مطہر ہی  
 اور علی بن ابیطالب علیہ السلام حبیب اللہ اور نفس اللہ اور عین اللہ  
 اور تاویل نفس اللہ کی شاید یہ ہو کہ نفس برگزیدہ خدا جس طرح روح اللہ اور  
 بیت اللہ اور شہر اللہ ہی اور عین اللہ سے شاید مراد شاید افعال بندوں  
 اور گواہ اور ناظر ہی پس حضرات القاب ان حقیرت کے بھی بکثرت ہیں  
 اور فضائل و مناقب بیشمار حق سبحانہ تعالیٰ نے اس جناب کو عطا فرمائے  
 ہیں گواہی دین نے کمال عداوت کتمان انکا پایا مگر آفتاب نے خشاک  
 خاک و غبار بے پایاں کہیں چھپا سکتا ہی بلکہ ان حضرت کے شیعہ اور  
 دوستوں کو خداوند عالم نے اپنے فضل و کرم سے وہ فضیلت و بزرگی  
 عطا فرمائی ہی کہ جسکا پایاں نہیں ہی منجملہ ان کے مختار علیہ الرحمہ میں کہ منجور  
 کمال دنیاری قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا اور روح  
 اقدس جناب رسول فدا اور اصحاب کسا آل عبا کو خوش و مسرور کیا



اگرچہ اعدائے بے ادب و قبیح بوجہ قتل کرنے اُنکے اسلاف کے اُس دیندار کے  
 فضائل و مراتب کو مخفی و پوشیدہ کیا تا کہ مؤمنین اُنکی زیارت سے محروم  
 رہیں حالانکہ روضہ اُنکا قریب روضہ حضرت مسلم بن عقیل کے متصل مسجد  
 کوفہ ہی اور مختار علیہ الرحمہ بندہ صالح بن حبیب کاشیغہ مفید علیہ الرحمہ اُنکی زیارت  
 میں لگتے ہیں سچا اُنکے چند فقرے یہ ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْعَبْدُ  
 الصَّالِحُ سَلَامٌ بِوَآبِ رَاۃِ نَبِیْکَ رَاۃِ السَّلَامِ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْاَخِیۃُ  
 بِاَلثَّامِ الْحَارِبِ لِلْکَفْرِۃِ الْفُجَّارِ سَلَامٌ بِوَآبِ رَاۃِ طَالِبِ عَوْضِ خُونِ  
 نَاحِقِ رِیْحَتِہِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ مَخْتَارِ اَوْ مَحَارِبِہِ کَرْنِیَوَاۃِ سَاۃِ کَفَّارِ فُجَّارِ کے پس  
 یہ دیندار اور بیت سے شیعیان ائمہ اطہار اسیر و مقید اور گرفتار تھے ورنہ  
 ضرور حضرت مسلم اور جناب امام حسین علیہ السلام کی نصرت و مدد کرتے  
 چنانچہ نور الابصار میں منقول ہے کہ چار ہزار پانچ سو دلاوران ابرار  
 شیعیان جناب حیدر کرار عہد معاویہ سے بطوق و زنجیر اسیر و مقید تھے اسی  
 وجہ سے نصرت و مدد جناب امام حسین علیہ السلام سے محروم رہے پس  
 جب جناب مسلم بن عقیل وارد کوفہ ہوئے اور اسٹھارہ ہزار آدمیوں نے  
 اُن حضرت سے بیعت کی تو اُسوقت ہاتھ اٹھا کہ اُن اسیروں کو رہا فرماؤ  
 لیکن اُسی شب ابن زیاد ولین بصرہ سے آکر داخل کوفہ ہوا اور اہل کوفہ  
 بسبب خوف جان کے نقص بیعت کیا جناب مسلم سے اور ساتھ اُس مظلوم کا  
 جھوٹا بیان کیا کہ ظلم و ستم ابن زیاد ملعون سے وہ جناب ماہ و کعبہ تشریف  
 ساتھ ہجری میں شہید ہوئے اسی وجہ سے اُن اسیروں کی رہائی نہ ہوئی

اور ابن نما علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جب چودھویں ربیع الاول روز پنجشنبہ سنہ ۳۶ سنہ  
 اور یقیناً سنہ ۳۶ سنہ ہجری میں یزید بن معاویہ واصل ہوا کہ عمر اس  
 مدین کی از قیس برس اور مدت حکومت ضلالت اسکی دو برس اور آٹھ مہینے  
 تھی اسوقت اُن اسیرون نے رملی پائی جیسا کہ ابو مخنف نے روایت کی ہے  
 کہ جب خبر ملا کہ یزید لعین مشہور ہوئی تو ابن زیاد ملعون بصرہ میں تھا اور  
 لوگوں نے اُسکے قصر پر هجوم کیا اور مال و اسباب اور گھوڑے اُس شقی کے  
 لوٹ لیے اور اُسکے غلاموں کو قتل کیا اور قید خانہ کو توڑ کر اسیرون کو رہا  
 کیا پس اسوقت زندان سے چار ہزار پانچ سو ویندار نامی و گرامی شیعان  
 جناب حیدر کرار نے رملی پائی سچلہ اُنکے پر دُساے نامی سلیمان خزاعی اور  
 ابراہیم بن مالک اشتر اور سعید بن صفوان اور یحییٰ بن اعون وغیرہ تھے  
 کہ شجاعت و دلاوری اُنکی محاکم امتحان میں آچکی تھی پس مجبور رملی کے  
 قصد خزانہ ابن زیاد ملعون کا کیا اور اُسکو لوٹ لیا اور جو سلاح و ہتھیار  
 ابن زیاد دیکر وار کا اُس جگہ موجود تھا وہ سب لیکر گھر اُس لعین کا گرا دیا  
 اور قاتلان فرزند رسول خدا عذاب دنیا میں قبل عذاب آخرت کے  
 مبتلا ہونے لگے جیسا کہ خدا سے عذ و جل نے اُنپر نقرین فرمائی چنانچہ محرق القاتل  
 میں جناب امام حسن عسکری علیہ السلام سے مقول ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے  
 حق سبحانہ تعالیٰ نے نقرین کرتا ہی قاتلان امام حسین علیہ السلام پر اور اُن  
 اشتیاء پر کہ جنھوں نے اُن اعدا کی نصرت و مدد کی اور اُنپر جو اُن جیسا کہ  
 دوست رکھے اور حق سبحانہ تعالیٰ اُس جیسا پر نقرین کرتا ہی کہ جو قاتلان



امام حسین علیہ السلام پر نفرین کرنے میں شک و شبہ رکھتا ہو پس حضرات  
 ثواب لعنت و نفرین قاتلانِ فرزندِ رسول مختار پر بنا بر روایات و اخبار  
 بکثرت و بیشمار ہر معمولہ اسکے زادِ المعاد میں عبد اللہ بن سنان سے منقول ہے  
 و کہتے ہیں کہ بروز عاشورا حاضر ہوا میں خدمتِ باسعادت جناب  
 صادق علیہ السلام میں تو ان حضرت کو میں نے بازنگ متغیر اور اندوہناک  
 پایا اور اشکِ چشمِ انور سے مسلسل مانند دریا بدار کے جاری تھے پس یہ دیکھ کر  
 میں نے عرض کیا کہ یا بن رسول اللہ قداموت میں آپ پر سببِ آبِ رونا کیا  
 کیا ہے جن سحانہ تعالیٰ نے ہرگز آپ کو نہ رلائے حضرت نے فرمایا کہ کیا غافل ہے ابو  
 نہیں جانتا ہی تو کہ مثل اس روز کے بعد مظلوم میرے جناب امام حسین  
 علیہ السلام شہید ہوئے ہیں بعد اسکے حضرت نے آدابِ زیارات اور نماز  
 وغیرہ اس روز کی تعلیم فرمائے یہاں تک کہ فرمایا پھر منہ کر اپنا طرفِ روضہ  
 اقدس جناب امام حسین علیہ السلام کے اور دل میں خیال کر شہادت اُس  
 امام مظلوم اور اولاد و اقربا اور اصحاب اُن حضرت کا اور سلام کر انہر  
 اور صلوات و درود بھیج اور انکے قاتلون پر نفرین کر اور دوسری  
 روایت میں یوں ہے کہ فرمایا ہزار مرتبہ لعنت و نفرین کر تو قاتلان اُن حضرت  
 کہ غرض میں ایک نفرین کے ہزار سنہ تیرے واسطے لکھے جاتے ہیں اور ہزار  
 گناہ محو ہوتے ہیں اور ہزار درجے واسطے تیرے بہشت میں بلند ہوتے ہیں  
 اور بہتر یہ ہے کہ ہزار مرتبہ کہے اللّٰهُمَّ الْعَن قَتْلَةَ الْحُسَيْنِ وَ أَصْحَابِهِ  
 بارگاہِ لعنت و نفرین کر قاتلانِ امام حسین اور قاتلانِ اصحاب اُن حضرت

فرمایا کہ ان قاتلانِ فرزندِ رسولؐ مذاکرہ مختار علیہ الرحمہ نے اپنے زمانہ قایل میں جن  
 بنگ بنگ بزدل شہید واصلِ جنم کیا چنانچہ ایک روایت میں وارد ہے کہ ابراہیم  
 ہزار ہا پنج سو چوبیس ہزار دو سو ستر کی روایت کے تین لاکھ تر اسی ہزار اشیر  
 فی النار کیا اور نور الایصار میں بروایت یون منقول ہے کہ مختار علیہ الرحمہ نے  
 اپنے عہد میں اٹھارہ ہزار اشیر ان اشقیاء سے قتل کیے کہ جو شراب قتل فرما  
 رسول الثقلین جناب امام حسین علیہ السلام تھے اور انکو جنہوں نے جناب  
 سلام اور حضرت امام حسینؑ کے قتل کا فتوہ دیا مثل قاضی شریح وغیرہ کے  
 چنانچہ مشہور ہے کہ بارہ ہزار انہیں واقف و قاری قرآن تھے جن اشقیاء نے  
 فرزندِ رسولؐ کو بیکلم و ستم شہید کیا یا جو دیکہ وہ ادعائے اسلام کرتے تھے  
 الغرض کل مدت حکومتِ مختار کی ایک برس اور چھ مہینے تھے سولہویں  
 ربیع الاول ۶۰ تھے چھیا ستم ہجری سے چند مہینے امام رمضان ستہ مرتبہ تک  
 چنانچہ ابو مخنف نے روایت کی ہے کہ جب مصعب بن زبیر بعینِ بادعائے  
 خلافت عازم ہو کر داخلِ بصرہ ہوا تو اشیر اشقیاء نے اُسی بیت کی آخر کار  
 لشکر کثیرا شرار بہم پہنچا کر طالبِ کوفہ ہر جانب یہ خبر مختار کو پہنچی تو مع اپنے  
 لشکر کے اس طرف روانہ ہوا اور مصعب مع اپنے لشکر کے کنارِ بؤہرہ پر  
 آئے اسی زمانہ میں مختار بھی قریب انکے آئے یہ دیکھ کر مصعب نے مختار کے پاس  
 آکر یہ بیان کیا کہ تم میری طرف سے والی کوفہ ہو پس یہ سن کر مختار نے انکار کیا اور  
 دونوں لشکر صفت آکر ہوا کر ایسا دوسرے پر حملہ آور ہوئے آخر کار لشکر  
 مصعب غالب ہوا اور مختار پست پا ہو کر کوفہ کی طرف واپس گیا



اور مختار مع چند اصحاب کے قصر میں چالیس دن تک محصور رہے پس جب  
مختار عاجز ہوئے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان اشیات  
حرب و جنگ کروں اسلئے کہ محصور تہہ میں رہنا میرے لیے باعث ننگ  
و عار ہے اصحاب نے یہ منظور و قبول کیا اور آما و ذخائر کا رزار موسیٰ اور  
جنگ عظیم درمیان میں واقع ہوئی کہ مختار نے قاسب شکار پر حملہ کیا اور دوا  
شکار اعدا ہوئے جب نظر سے اصحاب کی نمائند ہوئے انھوں نے گمان کیا  
کہ مختار فرار کر گئے تو وہ سب بھاگ گئے جب مختار نے اپنے اصحاب کو نہ  
دیکھا گمان کیا کہ وہ مغلوب ہوئے لیکن خود فرار کو عار جان کر تنہا  
بکمال شجاعت و بہادری دیوار قصر تک پہنچ کر کے مشغول کارزار رہے  
یہاں تک کہ شہید ہوئے پس حبیبہ مصعب لعین نے قساط پالیا تو بعد تھوڑے  
دنوں کے عبدالملک بن مروان لعین نے اس پر خروج کیا اور اسے مصعب کو  
قتل کیا اور مع اس کے سر کے کو ذین بونچر قصر امارت میں بھیجا اور سر  
مصعب کا ایک طلشت میں رکھ کے سامنے اس کے لائے اس وقت ایک  
مرد پیر و ضعیف نے کہ: شایخ کو فد سے تھا کہا لا ایلہ الا اللہ امر عجیب  
و غریب میں نے دیکھا یہ شکر عبدالملک لعین نے کہا کہ کیا دیکھا تو نے  
اس نے کہا کہ میں نے دیکھا سرانوار امام حسین علیہ السلام کا ایک طلشت میں  
رکھ کے اسے ابن زیاد کے اسی جگہ رکھا گیا اور دیکھا میں نے کہ سر ابن زیاد  
سامنے مختار کے اسی جا پلائے اور سر مختار کا بھی سامنے مصعب کے اسی جگہ  
لائے اور سر مصعب کا تیرے سامنے لائے میں نے شکر عبدالملک بن مروان

لعین نے کہا کہ خدا نہ کرے کہ پانچواں سر بھی تو اسی جگہ دیکھے پس بعد اسکے  
حکومت بنی امیہ کے پاس رہی یہاں تک کہ بنی عباسیہ اُن پر غالب ہوئے اور  
تسلط پایا حضرات سنا اپنے کہ یہ چار سر و آرا لا مارہ کو فہم میں حکام وقت کے  
سامنے لائے گئے اور کسی نے اُنہیں سے تین سرون کے بیون پر چھری نہیں  
لگائی مگر کیا ظالم ظلم تھا ابن زیاد کہ اُس شقی نے لب و دندان انور  
امام حسین علیہ السلام سے کیسی بے ادبی کی

اِنَّ الرَّسُولَ وَتَغْرُ كَانِ يَرْشِفُ اَيْدِيَهُ بِفَضِيْلٍ كَفَّ مَحْمُورٍ

اے انوس امان بن بناب رسول خدا ۲ تا دیکھیں ان دندان انور  
کہ جگہ بوسے لیا کرتے تھے آہ آہ اپرا ایک ظالم شرابخوار چھری لگاتا تھا  
چنانچہ سب آرا لا مارہ میں منقول ہے کہ اس وقت زید بن ارقم صحابی  
رسول خدا ۲ پہلو سے ابن زیاد لعین میں بیٹھے تھے جب اُس دیندار نے  
دیکھا کہ ابن زیاد چھری لگا رہا ہے تو بیاب ہو کر آواز دی کہ ای ابن زیاد  
اٹھا لے چھری کو ان بساے انور پر سے قسم بخدا میں نے مگر بچشم خود دیکھا  
بساے اقدس جناب رسول خدا کو اس مقام پر کہ جہاں تو چھری  
رکھے ہی یہ کمکر زید بن ارقم باوازل بند رونے لگے پس ابن زیاد انکو برا کہنے لگا  
اور کہا کہ اگر تو مرد پر و ستر نہوتا تو میں تجھے قتل کرتا آخر زید بن ارقم روتے  
ہوے وہاں سے باہر چلے آئے اور وہ ظلم و ستم نہ دیکھ سکے آہ مؤمنین یہ  
ظلم و ستم بھی اُن اشقیاء کو کافی نہوا بلکہ دربار زید میں بھی یہ جور و خجاجا  
رہا چنانچہ خراج من منقول ہے کہ حبیب سر انور امام حسین علیہ السلام کا دیا



یزید لعین بن لائے تو اسوقت زید بن ارقم داخل مجلس یزید ہوئے دیکھا کہ سرانور  
 سید الشہداء کا پشت میں رکھا ہے اور یزید لعین چھڑی و نڈان انور پر لگاتا ہے  
 پس زید بن ارقم نے کہا کہ اے یزید باز رہ اس سے بے ادبی سے کہ جو تو ان نڈانوں  
 انور سے کرتا ہے کیونکہ میں نے مکرر دیکھا ہے کہ جناب رسالت مآب ان ذاتوں کو  
 کمال محبت سے لیتے تھے یہ سنکر یزید نے کہا کہ اگر تو مرد پیر و سن نہ تھا  
 اور عقل تیری زائل نہ ہوئی ہوتی تو میں تمکو ضرور قتل کرتا اور بنا برود و سری  
 روایت کے یہ ظلم و ستم اس ملعون کا دیکھ کر ابو بردہ اسلمی بیتاب ہو گیا اور  
 کمال غضب آواز بلند یزید سے کہا کہ اے یزید و اے ہونچہ پرخندہ و نڈ قمار دو تو  
 ہاتھ تیرے قطع کرے ہاے کیا غضب کرتا ہے کہ لب و دندان امام حسین علیہ  
 السلام پر چھڑی رکھتا ہے قسم بخدا میں نے چشم خود دیکھا ہے کہ جناب رسالت مآب  
 لب و دندان امام حسین علیہ السلام اور انکے بھائی امام حسن علیہ السلام کے  
 بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم دونوں نور چشم میرے سردار ہو جو انان  
 اہل بہشت کے خدا قتل کرے اس شفی کو جو تمکو قتل کرے اور خدا لعنت کرے  
 اس ملعون پر کہ جو تم پر ظلم و ستم کرے اور حق سبحانہ تعالیٰ اس ملعون کو داخل جہنم  
 کرے کہ وہ بدترین جاے سکونت کفار جو پس پسند کروہ ملعون نہایت  
 غضناک ہوا اور کہا کہ اگر عقل تیری زائل نہ ہوئی ہوتی اور تو مرد پیر و سن نہ تھا  
 تو مجھے ایسی قتل کرتا یہ کلمہ یزید نے اس سعادتمند کو اپنی مجلس سے کمال مذلت  
 نکلا دیا آتے افسوس کیسی عداوت تھی ان اشقیاء کو آل رسول سے کہ بعد  
 قتل کرنے کے بھی وہ آتش حسد و کینہ فرو نہ ہوئی چنانچہ جناب سلطان العلماء

علیہ الرحمہ بعض کتب اہل سنت سے نقل کرتے ہیں کہ یزید ملعون سراقہ سے  
 ذون لیکر مثل سُرہ کے اپنی چشمہ سے شمس میں لگانا تھا کہ تاختمک ہوں اور  
 کمال سرور ہو کر بندہ تھا تو تنکا تروق القلوب میں منقول ہو کہ جب  
 زینب نے یتلم بستم عظیم دیکھا بتیاب ہو گئیں اور سراقہ سے اپنے پر  
 مظلوم کا ملشت سے اٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا اور لب و دندان انور کا  
 ہوسے لیتی تھیں اور زار زار روتی تھیں اور یہ بین جگر خراش کرتی تھیں  
 چنانچہ شاعر زبان حال اُن مظلومہ کے کہتا ہے

بَفَقْدِ شِفَاهَا ذَا بِلَاكِ مِنَ الظُّلُمَا ۱ ۲ وَلَوْ كُنْظَاهِمِنْ صَاءِ الْفَرَاتِ بِقَطْرَةٍ

فدا ہو بہن ان لبھاسے انور پر جو شدت تشنگی سے مثل برگ گل کے پژمرد  
 ہو گئے تھے اور فدا ہو بہن ان لبھاسے اظہر پر کہ بن لبون تاک تین شبانہ  
 ایک قطرہ بانی کا نہ پہنچا ہے

بِنَفْسِهِ عِيُونًا غَائِرَاتٍ سَوَاهِمَا ۱ ۲ إِلَى الْمَاءِ مِنْهَا نَظَرَةٌ بَعْدَ نَظَرٍ

آواہ قربان ہو بہن ان چشمہات الذر پر نہیں لبیب تشنگی اور نایابی آب  
 سے پڑ گئے تھے اور قربان ہو بہن ان آنکھوں پر جو شدت تشنگی میں بھسرا  
 و یاس آب فرات کو دیکھا کین اور وقت آخر تک بھی ایک قطرہ بانی  
 پس نہ آیا اور قربان ہو بہن ان آنکھوں پر جو راتوں کو عبادت خدا  
 بہادر میں اکثرتہ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ششم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَبَلِّغْ لِحُلِّ هَمَزَةٍ لَمْ يَزِدْهُ الَّذِي جَمَعَ صَالًا وَعَدَدًا



تفسیر کثافت اور بیضنا وی وغیرہ میں مفسرین نے لکھا جو حق بجا نہ تھا  
قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ذیل ایک چاہے عظیم ہو چھوٹا ہو واسطے نسبت کرنے والا  
اور طعنے زنون کے جو پس پشت نسبت کریں اور ساتھ طعنے زنون مہر اور  
ان لوگوں کے لیے کہ جنہوں نے مال کو واسطے حوادث زمانہ کتب کیا ہے  
اور نافع میں قبول صحیح قیامت سے وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والہ الذی نیا حیفۃ و طالیہا حالب اور فرمایا چاہے رسول خدا سے  
بہت علیہ والہ نے کہ دنیا مثل مردار کے ہے اور طالیہ اس کے مانند کالیہ کہیں

کہ شب روز باہم نزاع میں ہیں

چشم تنگ مرد دنیا دار را	یا قنات پر کند ما خائب کور
-------------------------	----------------------------

جیسا کہ ابواب الجنات وغیرہ میں منقول ہے کہ ایک روز جناب امیر المؤمنین  
علی بن ابیطالب علیہ السلام طرف ایک قبرستان کے تشریف لے گئے  
اور فرمایا التکلم علیکم یا اهل القبور سلام ہو تمہارا اہل قبور آدمی  
کہتا ہے کہ کیا ایک آواز آئی و علیک السلام یا امیر المؤمنین ع آپ پر  
سلام ہو یا امیر المؤمنین آپس حضرت نے ان سے فرمایا یا امیر المؤمنین خبر دو  
یا تم خبر دو گے انہوں نے عرض کی کہ آپ ارشاد کیجیے قال اعلو اراک  
ازواجکم قد تزوجوا و اموالکم قد متھما الذرات و اولادکم کرحیت  
فی البیت و د و رکھ سکنت فیہا اذ انکم حضرت نے فرمایا ایہا  
رقاس آگاہ ہو کہ تمہاری ازواج کو غیروان سے تزویج کیا ہے اور مال و اسباب  
تمہارا ورثہ نے باہم تقسیم کیا اور اولاد تمہاری ایسا م میں شامل ہوئی اور

جو دشمن تمہارے تھے وہی گھروں میں تمہارے ساکن ہوئے پس اب تم  
 کچھ اپنے مال سے خبر دو قال فاجابوا قد تخرقت الکفان وانتشرت  
 الشُّعور وتقطعت الجلود وسالت الأحداق على الخدود  
 وما قد مناہ وجدناہ وما خلفناہ حسرناہ ونحن مرہونون  
 بالأعمال ونرجوا من الله الغفران بالکریم والامتنان راوی  
 کہتا ہے کہ بیشک انھوں نے عرض کیا بقیق کہ کفن ہمارے بوسیدہ ہو گئے  
 ہیں اور بال ہمارے گر گئے ہیں اور پوست نکرے نکرے ہوئے ہیں اور  
 حدقہ چشم ہمارے بکھر رہا رہا ہے پر جاری ہوئے ہیں اور جو کچھ ہم نے آگے بھیدیا  
 وہ تو پایا اور جو کچھ چھوڑ کر آئے اس میں ہم کو نقصان و زیان ہوا اور اب ہم  
 سیر اعمال و کردار میں اور خداوند کریم و غفار سے طلبگار مغفرت و بخشش  
 ہیں پس حضرات جبکہ یہ مال دنیا کا ہی تو نزدیک عاقل و فہم کے مال بجز  
 و بال کے کیا ہی کو فقرا و مساکین چشم ظاہر میں انعیامین حقیر و ذلیل ہوں کر  
 نزدیک خدا و رسول کے عزیز و ذلیل ہیں قال رسول الله ﷺ  
 عليه وآله الفقراء يدخلون الجنة قبل الأغنياء ينصف يوم  
 وهو يوم كان مقداره خمسين الف سنة چنانچہ فرمایا جناب  
 رسول خدا ﷺ اشد تاکید و اہمیت کہ فقرا قبل انعیام کے نصف روز داخل جنت  
 ہونگے اور وہ دن عینہ روز قیامت پچاس ہزار برس کا ہوگا اور بتایا  
 دوسری حدیث کے فقرا پانچ سو برس قبل انعیام کے داخل بہشت ہونگے  
 اور منقول ہے کہ دو بندہ مومن ایک فقیر و دوسرا غنی موقف حساب میں



آپ کے فقیر فوراً روانہ جنت ہو گا اور آپ اس قدر کھڑا رہیں گے کہ اس کے وقت سے  
 اگر چاہیں اور ٹپ پٹین تو سیراب ہو گئے اور فرمایا کہ مال طلال میں حساب ہو  
 اور مال حرام میں عقاب ہو گا یا آپ کہ ریا خش القلوب وغیرہ میں  
 منقول ہے کہ انبیاء میں سے ان تین بزرگواروں کا حساب بھی ہو گا چنانچہ  
 دنیا میں سلطنت بکمال عدل و انصاف ملی تو مثل حضرت داؤد اور  
 حضرت یونس اور حضرت یوسف علیہم السلام کے وہی کتاب اللہ و  
 عَنِ النَّبِيِّ إِذَا النَّارُ افْتَحَتْ فَتُخْرِجُ الْجَنَّةَ فَقَائِلُ النَّارُ لَيْسَ كُنْزُ  
 الْمُلُوكِ وَالْجَبَّارِ وَأَنْتَ يَسْكُنُ الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِينُ اور کتاب  
 روضہ میں بسند معتبر جناب رسول خدا علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا  
 اُن حضرت نے تحقیق کہ دوزخ نے جنت پر فخر و مباہلات کیا پس دوزخ  
 کہا کہ مجھ میں سلامتین و جبار لوگ اور سرکش ساکن و قییم ہو گئے اور تجھ میں  
 فقرا و مساکین ساکن ہو گئے فَتُخْرِجُ الْجَنَّةَ لِأَهْلِهَا فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى  
 إِلَيْهَا اسْكُنِي فَإِنَّ أَزْيَاثَ بَوَى الْقِيَمَةِ يَأْرُبَعُهُ أَزْكَانٍ پس جنت نے  
 شکایت اسکی اپنے پروردگار سے لی تو بیا نب خدا سے وحی ہوئی اور حکم ہوا  
 کہ تو چپ ہو رہ کہ ہم تجھے پروردگار سے مبارکات سے زینت دیں گے  
 مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَحَكِيمٌ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ  
 سَيِّدَانِ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَتَتَّبِعُهُمْ فِي قُصُورِكَ مَعَ الْخُورِ الْعَبِيدِ  
 وہ چار ارکان یہ ہیں حبیب ہمارے محمد مصطفیٰ سید الانبیاء اور علی مرتضیٰ  
 سید الاوصیاء اور فرزند ان کے حسن و حسین علیہم السلام سرور اہل جنان

اہل جنت سے اور شیعہ اور دوست انکے تیرے قصور میں معہ العین کے ہوئے  
 پس حضرات یہ درجات تو آخرت میں ہیں اور دنیا میں بھی فقرا و سالکین  
 کو چند ناکدہ ہیں بیکافر مع صبر و قناعت کے ہو کہ یہ زینت مرد ہی ہر روز  
 ہو ان اشتیاق پر کہ جنہوں نے دین کو بالکل ساتھ دنیا کے بدل کیا اور بطبع و نیا  
 زندگی چند روزہ کے لیے بائید انعام و خوشنودی پر یہ بد انجام کے فرزند  
 نیر الا تمام کو مع اصحاب و اقربائے لب شہید کیا آخر ان سگاسے دنیا کو مختار  
 علیہ الزمہ نے جن جن کے قتل کیا اور ان اشتیاق کو حسیل الدنیا والاخرتہ ہوا  
 بخمار ان سگاسے دنیا کے ابن سعد لعین ہی دنیا چہ ابتر نعمت نے روایت کی  
 کہ بپ وہ شعی سانسے مختار علیہ الرحمہ کے گرفتار ہو کے آیا تو اس دیندار نے  
 فرمایا کہ تیرے وہ اشعار میں نے سنے تھے کہ جو وقت ارادہ محاربہ جناب اہل  
 حسین علیہ السلام کے اٹھا کیے تھے انکا اعادہ کر پس اس شعی نے وہ اشعار  
 پڑھے بخمار انکے تین شعر میں سے

فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاِنِّيْ لَحَاثِرُهٗ	اَفَلَا تَكْفُرُوْنَ اَمْرِيْ عَلٰی خَطَرِيْ
اَاَرْكَبُ مَالِ الرَّحْمٰنِ وَالرَّحْمٰنُ عَلٰی	اَمْرًا جَمْعًا تَوْفًا بِقَتْلِ حُسَيْنٍ

وہ لعین کہتا تھا قسم بخدا میں میرا ن بون اور بچہ مجھے معلوم نہیں ہوتا ہو کہ  
 کیا اودان فکر کرنا ہون اپنے ام میں کہ آیا ترک کروان میں حکومت مالک  
 بنوہ مالانکہ وہ خوش ہش و آرزو میری ہو یا انا دین علیہ السلام کو قتل کر کے  
 نابہ ہو کر پیش فدا جانوں سے

وَفِيْ قَتْلِ سَارِطٍ لِّبَسَ دُرَّهَا	حِجَابٌ وَّلِيْ يٰ نَزِيْهٍ قُرَّهٖ عَيْنُهُ
--	--



اور میں غریب جانتا ہوں کہ قتل کرنے امام حسین علیہ السلام سے ایسی آگ میں  
 بلنا ہی جسکی کوئی چیز واجب و مانع نہیں ہو سکتی ہو مگر حکومت و باعث خشکی  
 چشم میری ہو پس جب اُس شقی نے یہ اشارہ بجا مختار سامنے اُس دنیا کے  
 بڑے تو اُس وقت مختار نے اُسکے منہ پر تھوکا اور فرمایا کہ اے شقی اگر تو اسکا مقتلاً  
 کال رکھتا تو ہرگز امام حسین علیہ السلام کو قتل نہ کرتا بعد اُسکے مختار نے کہا  
 کہ اب جو کچھ میں تجھ سے استفسار کروں وہ سب مجھ سے بیان کرنا اور کچھ  
 مخفی نہ کرنا پس کہا کہ اے عمر سعد جب وقت امام حسین علیہ السلام گھوڑے سے  
 زخمی ہو کر زمین پر تشریف لائے تو اُس وقت کیا فرمایا اُس شقی نے کہا اے مختار  
 جب امام حسین زمین پر گرے تو اُس وقت فرمایا اے شقی اے سجانہ تم نے تیرے  
 ایک جوان ثقیفی کو مسلح کر لیا اور وہ تم سیکو قتل کر لیا مختار نے کہا کہ تم اُس  
 جوان ثقیفی کو چاہتے ہو اُس ملعون نے کہا وہ آپ ہی میں مختار نے کہا کہ  
 احمد بن عبد اللہ و عاتق حضرت کی سبجاء ہوئی بعد اُسکے رفقاء مختار نے اُس  
 لعین کے کپڑے اُتارے اور دانت اُسکے ٹوڑ دئے اور انگلیوں کے بند بند  
 بے دیکھے اور گوشت اُسکا کاٹا اور مدقہ چشم اُسکے ٹکائے یا نکال دیا کہ وہ لعین  
 و اصل منہ ہوا بعد اُسکے بدن اُس سگ تالیاں کا جلا دیا اور پروایتے جب  
 عمر سعد لعین کو گرفتار کر کے لائے تو اُس وقت ایک باعث کثیرہ نے اُسکی  
 شفاعت مختار سے کی پس مختار علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ایسا الناس یہ وہ ظالم  
 ظالم ہو کہ اُسکے جنازہ میں میرے بدن میں خون جو شش ماہ تا ہی میں اُسکے  
 قصاص نہ کیونکہ دست بردار ہوں اُس جماعت نے اصرار کیا ناچار مختار

رات میں مکر شیطانی کا نتیجہ کو فہرے باہر نہ جاوے عمر بچ بچ گیا کہ ایک  
 روز زمین جانب راست مختار کے اور قہم پتہ اسود جانب چپ اسکے بیٹھے تھے  
 کہ اسی اثنا میں مختار نے کہا کہ قسم بخدا کہ ایسا ایک لعین کو قتل کرونگا کہ  
 جس کے قدم دراز میں اور آنکھیں اسکی حلقوں میں درآئی ہیں اور ابرو پر جیسے  
 بندر لگتا ہے اور وقت رفتار کے زمین کو فشار دیتا ہے اور قتل ہوتا اسکا اہل  
 آسمان وزمین کو خوشی و مسرور کرے گا یہ سن کر بچہ کو معلوم ہوا کہ یہ علامت  
 عمر سعد کی ہیں اُسے اپنے بیٹے کو اس لعین کے پاس واسطے اطلاع بھیج دیا  
 جب وہ لعین مطلع ہوا تو اسکو تو ہم ہوا اور کو فہرے سے مع رفقہ اور زرافت  
 کشیر کے نکلا بیرون شہر پوشیدہ ہوا وہاں اسکا ایک دوست ملا اُسے  
 کہا کہ تو نے خطا کی اگر مختار سینے تو کہیں کہ تو نے عمر شکنی کی یہ سن کر وہ لعین  
 طرف کو فہرے واپس آیا اور خود وہ ہر کار گھر میں رہا اور اپنے بیٹے حفص کو  
 خدمت میں مختار کی عذر خواہی کے واسطے بھیج دیا یہ سن کر مختار نے اسکو  
 اپنے پاس نہایا اور ابو عمرہ کیسا ان کو طلب کرے اس کے کان میں آہستہ  
 کہا کہ تم سرنجس عمر سعد کا کات کرے آؤ اور دو شخص جہاز اپنے رفقاء سے  
 ان کے ہمراہ کیے اور عمر سعد کے دربان کو بامد خواب میں اس کے بستر پر قتل کیا  
 بیساکہ مظلوم کر بلائے وقت رخصت علی اکبر کے دھاسے بد کی تھی اور نفیر  
 فرمائی تھی پس سرنجس اسکا مختار کی قدرت میں حاضر کیا مختار نے  
 حفص سے فرمایا کہ تو اس سر کو بچا پتا جو جب اُسے سراب کا دیکھا تو  
 کہنے لگا انا لشدوانا الیہ راجعون اب بعد اسکے لطمت زندگی باقی نہ رہے



مختار نے کہا ایسا ہی ہو گا پس ابو عمرہ کیساتھ کو اشارہ کیا کہ عمر سعد و وزعہ  
 تنہا ہی اُسکے بیٹے کو اس سے لٹی کر و پس اُس دیندار نے حفص کو واصل  
 کر کیا اور روضۃ القضا میں یوں لکھا ہے کہ جب عمر سعد کو ابو عمرہ نے  
 قتل کیا تو اُسکے بیٹے حفص کو گرفتار کر کے سامنے مختار کے لائے مختار نے  
 اُس شقی کو دیکھا رٹا دیا کہ اُس لعین کو قتل کر حفص نے عرض کیا  
 کہ میں واقعہ کر یا میں شریک نہ تھا مختار علیہ الرحمہ نے فرمایا مان مارتو  
 فخر و سیادت کرتا تھا کہ باپ اُس شقی کا قاتل امام حسین علیہ السلام ہی  
 اور دوسری روایت میں بیان ہے کہ وہ شقی واقعہ کر بلا میں موجود تھا بلکہ  
 نوین شکیو محرم کی شب حضرت نے عمر سعد کو طلب فرمایا تھا تو یہ کاذب  
 ہمراہ اپنے باپ کے تھا بہر حال اُس ملعون کو بھی قتل کر کے سر جس اُنکے  
 خدمت محمد حنفیہ رحمہ اللہ میں سے زر کثیر بطور نذر کے روانہ کیے اور راوالمعا  
 میں لکھا ہے کہ بنا بر ایک روایت کے عمر سعد نوین ربیع الاول کو واصل تار  
 ہوا ہی نہیں بعد قتل عمر سعد وغیرہ کے شمر لعین کی تلاش ہوئی جتنا پنجم  
 امالی میں ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ ابو عمرہ کیساتھ کے  
 ہمراہ پانچ سو سوار جزارتہ سپہ شمر لعین سے ملاقات ہوئی تو وہ لعین ان  
 دینداروں پر حملہ آور ہوا اور باہم حرب و جنگ ہوئی آخر کار وہ لعین جہی  
 ہو کر اسیر و قید ہوا اور سامنے مختار علیہ الرحمہ کے حاضر کیا گیا پس اُس دیندار  
 نے دیا کہ اُس شقی کی گردن بیدار کرین اور دیا کہ میں روغن داغ کر کے انہیں  
 ذال دین پس ایسا ہی کیا یہاں تک کہ بدن نجس اُس لعین کا پاش پاش ہوا

اور ابو مخنف وغیرہ نے یوں روایت کی ہے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ایک روز مختار علیہ الرحمہ قصر دارالامارہ میں بیٹھے تھے ایک جانب اس دیندار کے برابر ہسیم بن مالک، اشتر علیہما الرحمہ تھے اور سب اصحاب و میندار جبار حاضر تھے اس وقت مختار نے فرمایا کہ اے دیندار و حق سبحانہ تعالیٰ نے غم و غصہ ہمارا دور کیا اب کوئی حسرت باقی نہیں ہے سوائے قتل کرنے شمر بن ذی الجوشن ملعون کے اور اس شقی کا اہتک نشان معلوم نہیں ہے آیا کسی داسکی کچھ خبر ہے کہ وہ جیہ کہاں ہے یہ سنکر اصحاب نے عرض کیا کہ اے سردار ہمارے بھنے سنا ہے کہ جب اس لعین نے ہمارے آقا مظلوم کو بالاکوت لے لےب شہید کیا اور ان حضرت کے اہل بیت کو اسیر و مقید کر کے دمشق میں لایا تو اس شقی نے یزید بھی اسے رخصت حضور ہی و برابر طلب کی جب اذن حاصل ہوا تو سر اقدس جناب امام حسین علیہ السلام کا لیا رسا منے یزید کے آیا تو اس ملعون کو دیکھ کر کہا کہ کیا خبر لایا ہے پس شمرلعین نے اس کے جواب میں یہ اشعار بفخر و مباہلات اور شرور انشا کیے

اِمْلَأْ كَائِيْ فِصْحَةً وَ ذَهَبًا	اِنِّي قَتَلْتُ السَّيِّدَ الْمَهْدِيَّ
قَتَلْتُ خَيْرَ الْخَلْقِ اَمَّا وَاَيُّهَا	اَوَاكِرُ الْخَلْقِ جَمِيْعًا حَسْبًا

ای یزید میرے میرے اس پوشر کو نفرو و طلاسے تحقیق کہ اس شقی نے قتل کیا ہو سرور برگزیدہ کو اور فوج کیا ہے بہترین خلق کو از روے مان اور یاب کے اور بزرگترین مخلوقات کو از روے سبقت

طَعَنَهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى انْقَلَبَ	ضَرْبُهُ بِالسَّيْفِ كَانَتْ عَجَبًا
---------------------------------------	--------------------------------------



اور ایسا نیزہ مارا کہ گھوڑے سے الٹ دیا اور ایسی تلوار لگائی کہ سب کو تعجب ہوا  
پس یہ سنکر زید بن عیینہ غصہ ناک ہوا کہ یہ کلمات فضائل حضرت کے نہ گوارا  
ہوے اور از روئے مکر کے کہا کہ اے شقی عذاب خدا تجھ پر نازل ہوا اگر تو جاننا  
کہ امام حسین بہترین خلق تھے از روئے مان باب اور حسب و نسب کے  
تو پھر کیوں ان حضرت کو قتل کیا اور سر انور اس جناب کا میرے پاس  
لایا خدا تیری رکاب کو آتش دوزخ سے بھر دے اور کہا کہ اے ملعون  
وور ملعون میرے پاس کچھ انعام تیرے لیے نہیں ہی بعد اسکے نوک نیزہ سے  
اُسکو مارا اور وہ شقی سامنے سے اُس لعین کے بھاگ گیا غصہ بعد اسکے  
اصحاب نے خدمت میں ممتاز کی عرض کی کہ تدبیر و راستے مناسب یہ ہے  
کہ قبائلیہ مذہج و ہمدان کو طلب کر کے انہیں سے تین شخص عقیل اور با فہم  
و دانش انتخاب کیجئے کہ تا وہ لوگ شمر لعین کو پیدا کریں پس قتار علیہ السلام  
انکو طلب کیا اور چند اشخاص کو انتخاب کیا اور شمر عظیم کی تلاش میں روانہ  
کیا اور انھوں نے ہر شہر و دیار و جبل و کوہسار میں کہاں کو شمش  
و سنی اُس شقی کو و جلد عظمیٰ میں پایا اور چند روز اُس ملعون کے  
پاس مقیم رہے اور ایک شخص کو ممتاز کے پاس واسطے اطلاع کے روانہ  
کیا جب یہ خبر اُس ویندار نے سنی تو نہایت خوش حال اور مسرور ہوئے  
اور فوراً مع دس ہزار سوار و پیادہ کے اُس طرف روانہ ہوئے جب قریب  
و جلد کے پہنچے تو وہ اشخاص جو وہاں شہید فرمایا ہوئے اور شمر لعین  
یہ خبر سنکر بار بار وہاں سے دھڑک دھڑک کر بھاگا اور ہر گلاؤ

جانبین میں حرب و جنگ عظیم ہوئی راوی کہتا ہے کہ بعد اس کے شرماعون نے  
ابراہیم بن مالک اشتر شیر دلا اور پر حملہ کیا اور اُس دیندار جہاد نے وار  
اُس بد کردار کا رد کیا اور ایسا کر زاپٹی کیا کہ اُس شجاعت اُس بد بخت کی  
پشت پر مارا کہ صدر سے اُس نہایت کے تمام استخوان اُس بے ایمان  
شکستہ ہوئے اور گھوڑے سے مثل دیو سیاه کے زمین پر گرالیں رقتاے  
ابراہیم نے اُس ماعون کو گرفتار کر کے جالا کہ قتل کریں یہ دیکھا کہ ابراہیم نے  
منع کیا اور حسبِ حکم اُنکے زندہ خدمت مختار بن ماضر کیا مختار نے دیکھا کہ  
فرمایا کہ ای کا فر بیدین اتو قتر و سیاه است کرتا تھا قتل کرتے فرزند رسول فقیر  
امام حسن علیہ السلام پر پس حکم دیا کہ ناخن سے پوست اس شقی کا کھینچیں  
غرض کہ ہاتھوں و اقسام اُس لعین کو کئی روز تک مذاپ کیا اور چوتھے  
دن جب وہ شقی قریب برگ ہوا تو سرخس اُسٹا کا شاہکار بدن اُس  
سگ ناپاک کا جلا و یا حضرات اس شقی کی شقاوت و سنگدلی کو  
زبان سے بیان کروں کہ روز عاشورا کیا کیا ظلم و ستم دیا ہوا کہ حجت خدا  
زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں وَاللَّعْنُ عَلَیْکَ اَبْنُ کَلْبِکَ  
وَوَاضِعُ سَیْفِکَ عَلَیْکَ اَنْحَرِکَ قَابِیْکَ عَلَیْکَ شَیْبَتَاکَ بَیْدَہُ ذَا بَیْکَ  
اَللّٰکَ یُھْشَدُ اَمَّوْجُہُ مَظْلُوْمٍ بِاَبْلِ بَیْتِ اَبْنِکَ قَتْلِ بَیْتِ بُوْجِکَ تُوْکِیْمَا  
وہ شرماعون آپے سینہ اقدس پر میٹھا ہوا اور اپنی تلوار کو آپے مقامِ محمود  
رکھے ہوئے تھا اور اُسکے ہاتھ میں آپکی ریش مقدس و نہ رانی تھی اور  
انف آہوار سے آپکے کلوے خشاک کو فوج کرتا تھا قَدْ سَلَّکْتَ حَوَاسَّکَ



وَحَفِيفَتِ انْفَاسُكَ وَرُفِيعَ عَلَى الْقَنَاءِ رَأْسُكَ أَهْ أَسْوَقَتْ سَالِمِينَ  
 ہو گئے حواس آپ کے اور سانس آپ کی خفنی و نرم ہوئی اور دم رک گیا  
 یہاں تک کہ سر انور آپ کا نیزہ طویل پر بلند کیا گیا وَصِيَّيْهِ أَهْلُكَ كَالْعَبِيدِ  
 وَصَفِدُ وُلْفِ الْحَدِيدِ بَعْدَ اس کے اہل حرم آپ کے مثل غلام و کنیزوں کے  
 اسیر و مقید کیے گئے اور زنجیر اسے آہنی مین بند دیے گئے یَسَاقُوهُ نَهْنُ  
 كَالْأَمْوَاءِ الْمُسَيَّبَاتِ فِي الْبَرَائِنِ وَالْفَلَكَوَاتِ أَهْ أَنْ تَمْرِيدُونَ  
 مثل کنیزوں کے اسیر و مقید کر کے اعدا زمین نامہوار و صحرائیں لیے پھرنے  
 تَلْفُحُ وَجْهُهُ حَزْأَ الْهَاجِرَاتِ أَهْ أَتَكَ حَيْرَةً أَوْ رُخْسًا حَرَاتِ  
 و تیزی آفتاب سے جلتے تھے اَيْدِيَهُمْ مَعْلُولَةٌ لَيْلَةَ الْأَعْنَاقِ بِاسْمِ  
 افسوس ہاں تم ان بے گناہوں کے گرد و نون سے مستحکم باندھے تھے يُطَافُ  
 بِهِمْ بِهَذِهِ الْمَدَلَّةِ فِي الْأَسْوَاقِ أَهْ اَعْدَاءُ دِينِ أَنْ يَكْسُو نَكْمُ  
 باین مذلت بازاروں میں پھرتے تھے اَلَا لَكُم مِّنْ اللَّهِ عَسَا  
 الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس شصت ویم

فِي عِبَقَاتِ الْأَنْوَارِ نَقْلًا عَنِ الْكَافِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلَيْتَا  
 نُورًا يَعْصِي رُوحًا بِالْأَيْدِي قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَوَاتِي وَأَرْضِي وَعَرْشِي  
 وَبِحَجْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهْلِلُنِي وَتُحَمِّدُنِي عِبَقَاتِ الْأَنْوَارِ مِنْ كَافِي  
 نقل کیا ہے کہ جناب صادق علیہ السلام سے بقول ہو فرمایا حق سبحانہ

تعالیٰ نے اپنے حبیب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے اسے حبیب ہمارا  
 تحقیق کہ پیدا کیا میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے یعنی ایک روح بغیر  
 بدن کے قبل پیدائش اس ازل اور زمینوں اور عرش اور دہریا کے  
 پس ہمیشہ تم میری تلمیل و تمجید کرتے تھے تھو قمتہا الثناتین وقتہما  
 واحدۃ لکانت تجدنی وقد سئیت و تھللنی بعد اسکے میں نے  
 تمہاری دونوں روحوں کو شمع کر کے ایک کیا پس وہ روح تمہید اور  
 تقدیس اور تلمیل میری کیا کرتی تھی تھو قمتہما الثناتین وقتہما  
 ثناتین فصارت اربعۃ محمد واحد و علی واحد و الحسن واحد و  
 الحسین اثنان پھر اس ایک نور کے میں نے دو حصہ کیے اور ان دو  
 حصوں کے اور دو حصہ کیے پس چار نور ہوئے محمد و علی اور حسن و حسین  
 علیہم السلام تھو خلق اللہ تعالیٰ فاطمۃ من نور ابیہا و حاکا  
 یلا بدین نور مستعینا بمریتہ فاضاء نورۃ فینا جناب صادق علیہ  
 السلام فرماتے ہیں کہ پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے جناب سیدہ فاطمہ زہرا  
 علیہا السلام کو اور ایک نور سے پیدا کیا کہ اس وقت ان معصومہ کی خلقت  
 روح بے بدن کے تھی پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے دستِ کرم کو ہماری  
 ارواح پر باطلف و رحمت بھیر دیا کہ وہ سب ارواح طاہرہ اُس کے فضل  
 و کرم سے نورانی ہو گئیں یعنی نور ہم اہل بیت رسالت کا نور خدا سے  
 شہر و روشن ہوا اور عالی وغیرہ میں جناب صادق علیہ السلام سے  
 منقول ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے



نور مقدس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو قبل خلقت آسمان و  
 زمین اور عرش و کرسی اور لوح و قلم اور پشت و دوزخ کے پیدا کیا اور  
 قبل تمام پیغمبروں کے چار سو چوبیس ہزار سال کے پیدا کیا اور اس نور کے  
 ساتھ بارہ تہاب پیدا کیے اور ہر تہاب میں شادرون سال تسبیح و تقدیس  
 و تحمید آئی کرتے رہے پس وہ نور تھا جس سے رشتہ و بیبال میں رہا یا تک  
 کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اس نور اور پشت حضرت آدمؑ میں قرار دیا اور  
 صلب آدم علیہ السلام سے طرف صلب آدمؑ سے نکل کر ہوا یا تک  
 کہ صلب حضرت عبدالمطلبؑ میں لایا پس اس نور سے حضرت محمدؐ کی ایک قسم  
 صلب حضرت عبداللہؑ میں اور دوسری قسم صلب حضرت ابوطالبؑ میں  
 قرار دیا پس نصف اول سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 پیدا ہوئے اور نصف دوم سے جناب امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ علیہ  
 السلام پیدا ہوئے پس حضرات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 روز جمعہ سترھویں ربیع الاول عام نبوی یعنی جس سال امیر مہدیؑ یا دستار  
 پیش واسطی گرانے خانہ کعبہ کے آیا اس زمانہ نو شیرازات میں کہ ستر بلوتی  
 اسکا چالیسواں برس تھا بمکانات شریف حضرت ابو طالبؑ پیدا ہوئے  
 اور جناب امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ علیہ السلام پیرھن ماہ ربیع  
 روز جمعہ اور تیسویں ساتویں ماہ شعبان کو خانہ کعبہ میں بمقام مستجار  
 تیس برس بعد ولادت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پیدا ہوئے جیسا کہ  
 شاعر کہتا ہے

وَبِجْرِ مَنْ عَرَفَ مَسْئَلَتَيْنِ لَوْ كَشَفَتْ  
فَاتِحَ خَيْرِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَيْدَرِ عَلِيٍّ سَتِ  
أَنْتَ مِشْ اِرْ خَلَقْتَ أَوْ مِمْ بِجَدِّينِ سَالِمَا  
مَطْلَبِ نَاشَا كَعِيَه بِرِ مِلَا وِ بُو

گو بہر دُرُجِ شَرَفِ شَاوِ نَحِیفِ شَیْرِ خُدا  
بَابِ شَیْرِ مَحْمُودِ سَیْرِ وَ صِیِّ مَصْطَفَا  
بِاَلْمَلَاکِ بُو وِہ دَرِ تَبِیْعِ ذَاتِ ذُو الْعَلَا  
وَرِہ نَحْضِ لَاسْکَانَ رَاغَاذِ کَہِ بَاشِدِ رَا

اور باؤل علیہ الرحمہ بعض فضائل میں جناب امیر علیہ کے کہتے ہیں جبکہ وہ حضرت  
ہنوز شکم ماور میں تھے ۵

کُنُونِ شَمْتِہِہِمْ فِصْنِ عَلِیٍّ  
نَحْتِ أَنْتَ بِرِصَا سَبِّ وَ انْفِقَارِ  
وِہ اِیَامِ حِلِّ وَ بَعْدِ رِصَا  
کِے رُو زَا بُو طَالِبِ اَزِ رُوے پِنْدِ  
مَحْمُودِ قُرْبِ نَدِ بَاشِدِ تَرَا  
وِگَرَا أَنْتَ سَلِیْمِی اَزِ حِلِّ نِیزِ  
جَنِّیْنِ لَفْتِ بَانَوِیَانِ نَا مَدَارِ  
مَحْمُودِ لَذَارِ وِجَوِ اِغْبَا فِ تَمِ  
جَنَانِ مَے نَمَا یَدِ مَرَا بِقَرَارِ  
تَعَجِبِ تَمُو وَا وَا زَانِ زَا سَمَا  
اِبُو طَالِبِ اَنْ سَیْدِ سِرِّ فَرَارِ  
قَوِی تَرَا زِہِ حَمْرَہِ صَفْتِ شَلْنِ  
بِقُرُو وَا بُو طَالِبِ اَوْرَا طَالِبِ

کہ گرد و آلودگی سے بھلی  
عنایات مخصوص از کردگار  
عیان گشتہ زائسانکہ برا نبیا  
بگفتش کہ اوی بانو سے ارجمند  
کہ پروردی اور ابجد صیا  
خواہد تو وضع ز تو آن عزیز  
کہ تعظیم سن نیست از اختیار  
بشنیے کہ دارم من اندر شکم  
کہ پنخیزم از جاسے بے انتقام  
بدو گفت بانو بکن امتیاز  
قوی پنجه بدو دریلان حجاز  
کہ او بود مست از در انجمن  
چو آمد نیز دوشش دلیر عرب



خود او یک طرفہ از یک طرف	قشر و نذر برکت یا تو دو وقت
زیر و ندر آن دم و درون ہر	بگفتند کا در رسول خدا
یہ بتیابی جست از روئے خاک	چو افتاد چشمش بر آن نور پاک
نیا مدیست مردم ضبط اؤ	کز ان ہر دو زور سے تن نامجو
بتعظیم سید با ستا و راست	تکان داد باز و ویراپے خواست
کہ بذا سنگو یا نوے بانوان	یقین شد بان نامور آن زمان
فرستادہ خالق پسیل و نل	دگر نیز ہر گہ در ایام سسل
بر ما در پاک آن شہ شمدی	زیر و ندر و ندر سر آمدی
سلام علیک ای برا در مرا	بفرمودی از روئے مہر و ولا
علیک السلام ای رسول خدا	برون آمدی از شکم این ندا

حضرات سنا اپنے کہ جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام جب  
 شکر مادر میں تھے تو اپنے بھائی سید المرسلین کی تعظیم کرتے تھے اور باہم سلام  
 و کلام کرتے تھے اب کہ مقام تعجب ہوا اس امر میں جو اکیس امپاوات پر  
 منقول ہے کہ ہمشکل رسول خدا ۲ ولید علی مرتضیٰ شائہ را وہ علی اصغر نے کہ ہے  
 شربت اس شیر خوار کا چہ یا سات مینے کا تھا بمقتضائے فطرت نورانیہ کے  
 آواز استغاثہ پر مظلوم امام حسین علیہ السلام کی سنرا اس حالت تشنگی  
 اور بیقراری میں کہ آغوش جناب زینب پر وایت گوارے میں تھے  
 اپنے تئیں زمین پر گرا دیا اور آواز گریہ بلند کی اور اہل حرم کو معلوم ہوا  
 کہ یہ حالت اس شیر خوار کی بسبب استماع آواز استغاثہ سید الشہداء کے

ہوئی کہ حقیقت میں بمنزلہ لیلیٰ لیلیٰ اور آواز کی نصرت و مدد اپنے پر  
 مظلوم کے ہو یہ دیکھ کر سب اہل حرم میں آواز گریہ و بکا بلند ہوئی اور سب  
 رونے لگے مالا آقا و رہندی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ یہ امر اس فرزندِ جنت  
 خدا سے بظہور آتا بعدین ہو کیونکہ یہ درِ قیمہ ملکوتیہ اور چہرہ عزیز بیت النبوة  
 اور سالارِ عالمیہ یا شمیمہ سے ہیں اور شبیر و نظیر ہیں ایک جہت سے اپنے جدِ بزرگوار  
 جناب حیدر کرار کے قیام کے پارہ کرنے میں اور قیام و رہ خرقہ ہو کہ جو بچہ کو  
 پیشہ ہیں اور گوارہ میں سلام دیتے ہیں آورو دوسری جہت سے مشابہت  
 حضرت عیسیٰ روح القدس سے گوارہ میں کلام کرنے میں الغرض جب اس  
 شیرخوار نے اپنے تئیں گوارہ سے زمین پر گرا دیا اور آواز گریہ بلند کی اس وقت  
 شور گریہ و بکا خیمگاہ سے بلند ہوا یہ سن کر جناب سید الشہداء امر کو سب ان  
 قبال سے خیمگاہ کی طرف تشریف لائے اور درخیمہ سے آواز دی اور سب  
 گریہ و بکا جناب زینب سے استفسار فرمایا اس مظلومہ نے مالِ بقرہ کی  
 عمارت صغریٰ کا غصن کیا پس مظلوم کربا کہ معلوم ہوا کہ علی اصغر زبانیہ مال سے  
 خدا میں طالب و آرزو متذہبات ہو تپس حضرت اس شیرخوار کو  
 اپنے دستہ اقدس پر لیکر میدان کارزار میں سامنے صفوفِ شکار  
 کے لائے اور ان بیہوشوں سے اس بچہ شیرخوار تشنہ لریہ کے لیے  
 بارِ آب کیا افسوس ہزار افسوس عوصانی کے حرمہ عین نے ایک شیر  
 مارا کہ وہ ہر ستم طاق تازین علی اصغر بکا اور وہ شیرخوار شیر ہوا اور بکا  
 نہ اسب محرق القلوب علیہ الرحمہ وہ ترمیم ہر آواز و طاق خشاک اس



شیر خوار سے گزر کے بازو سے اقدس سید الشہداء میں پیوست ہوا حضرت است  
ایسی بکسی و غربت اور تشنہ لبی میں اُس شیر خوار کا تیر ستم سے شہید ہونا  
مصیبتِ عظمیٰ ہوئی بجا رِ الْاَنْدَاوِ وَالْاَمْاَلِ عَنْ مِنْهَالِ اَبْنِہُ قَالَ  
دَخَلْتُ عَلَی سَیِّدِیْ وَمَوْلَاہِ عَلِی بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ  
عِنْدَ مَنْصَرِفِیْ مِنْ مَکَّةَ جَنَاحَہُ بَیَارِ الْاَنْوَارِ اَوْرَامَالِیْ مِنْ سِنَالِ سے  
منقول ہے وہ کہتا ہے کہ بعد زیارتِ روضہ رسول خدا حاضر ہوا میں خدمتِ  
بارکتِ امام زین العابدین علیہ السلام میں اُس زمانہ میں کہ جب میں حج  
بیت اللہ سے مشرف ہوئے اپنے وطن کو فہ کو آتا تھا پس اُس جناب نے  
مخبر فرمایا کہ اسی سنہال حرماہ بن کابل اسدی کیسا ہے اور کشتِ الفتنہ  
وغیرہ میں یوں منقول ہے کہ حضرت نے حال مختار کا پوچھا سنہال کہتا ہے  
کہ میں نے عرض کیا کہ یا بن رسول اللہ آپ کے دشمنوں کو قتل کر رہا ہے اسوقت  
حضرت نے فرمایا کہ حرملہ کیسا ہے میں نے عرض کیا کہ یا بن رسول اللہ  
اُس ملعون کو کوفہ میں زندہ چھوڑ آیا تھا سنہال کہتا ہے کہ یہ منکر حضرت نے  
دونوں دستہ تہی پرست بدرگاہ جنابِ احدیت بند کیے اور دو مرتبہ  
عرض کی کہ بار اٹھا بچھا تو اُس شقی کو حرارتِ لوبے کی اور غیری مرتبہ  
عرض کی کہ اے خداوند قہار بچھا تو اُس ملعون کو حرارتِ تار کی حضرات  
ظالم و ستم حرملہ ملعون کا یہ صدمہ تھا قلبِ اقدس امام زین العابدین  
علیہ السلام پر کہ شے ہی نام اُس شقی کا اُسکے لیے دعات سے بدی تصور کیجیے  
کہ امام حسین علیہ السلام کو اسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا جبکہ وہ شیر خوار

ہاتھوں پر ان حضرت کے تشنہ لب شہید ہوا جسکو حجت خدا فرماتے ہیں التکامل  
 علی الرضیع الصبیغ سلام ہوا اُس بچہ شیر خوار پر جو تشنہ لب شہید ہوا اور  
 منہاں کہتا ہی کہ بعد شرف زیارت کے میں حضرت سے وداع و رخصت  
 ہو کر روانہ کو قہ ہوا اور قطع منازل اور طمی مراحل کرتا ہوا دروازہ بزرگ  
 کو قہ پر پہنچا دیکھا میں نے کہ اُس جگہ مختار مرکب پر سوار مع ایک جماعت  
 انصار حرار کے کھڑے ہیں پس میں بھی کھڑا ہوا اور انہیں سلام کیا ناگاہ دیکھا  
 میں نے کہ کچھ لوگ حرملہ ملعون کو باندھ کر لاتے ہیں آہ مومنین یہ شقی  
 فن تیر اندازی میں مشہور تھا اسی نے ہاتھوں پر مظلوم کر بلا کے روز عاشورا  
 علی اصغر کو تیر ستم سے شہید کیا تھا اور عبداللہ بن امام حسن علیہ السلام کو باجوہ  
 امام حسین علیہ السلام میں وقت آخر ان حضرت کے تیر مارا تھا جسکے صدر سے  
 وہ پیچ شہید ہوا الغرض مختار علیہ الرحمہ نے اُس لعین کو دیکھ کر حکم دیا کہ  
 آگ روشن کریں اور تمام اعضا اس لعین کے جدا کریں پس موافق حکم کے  
 حرملہ لعین کا بند بند جدا کیا گیا اور آگ میں بدایا گیا منہاں کہتا ہی کہ اسی  
 اثنا میں مجھے دعا حضرت کی یاد آگئی اور میں نے بتسم ہو کر سبحان اللہ کہا  
 یہ سنکر مختار نے مجھ سے سبب اسکا پوچھا پس میں نے جو زبان اقدس  
 امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا تھا وہ سب بیان کیا مختار نے  
 قسم دیکر کہا کہ کیا میرے آقا نے اسکی طرح فرمایا تھا پس میں نے تین  
 مرتبہ اسکی طرح سے اظہار کیا بطرح کہ ان حضرت سے سنا تھا یہ سنکر  
 مختار کھوڑے سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی اور دیر تک بیٹھا



رویا کیے بعد اسکے حب و ملان سے مراجعت کر کے داخل شہر ہوئے تو گذر اٹکا  
 میرے دروازے پر سے ہوا میں نے التماس کیا کہ غذا تیار ہو کچھ نوش کیجیے  
 مختار نے فرمایا کہ اسی نہال اسوقت تک کہ تو نے یہ خوشخبری مجھے سنائی ہے  
 میں نے کچھ نہیں کھایا تھا اب شکر یہ میں اسکے کہ دعا حضرت کی مستجاب  
 ہوئی اور میرے ہاتھ پر جاری ہوئی میں نے نیت صوم کی کی ہر شکر  
 میں نے کہا کہ خدا آپ کو توفیق نیاک عطا کرے اور ابو مخنف وغیرہ نے یون  
 لکھا ہے کہ جب مختار نے حرملہ لعین کو دیکھا تو زار زار روتے لگے اور فرمایا  
 اے حرملہ تو نے جو ظلم و ستم کہ فرزند رسول پر کیے وہ تجھے کافی نہوے تھے  
 کہ تو نے بچہ شیر خوار کو تیر ستم سے ذبح کیا آیا تو نہیں مانتا تھا کہ وہ پارہ  
 مگر رسول خدا تھا پس حرملہ کو نشانہ تیر کر کے واصل جہنم کیا غرض کہ بعد  
 قتل اکثر اشقیاء کے ایک ملعون کو گرفتار کر کے مختار کی خدمت میں حاضر کیا  
 کہ نام اسکا ابو خلیق تھا پس مختار نے اس شقی سے پوچھا کہ اے لعین تو نے  
 روز عاشورا کو بلا میں کیا کیا اُس نے عرض کیا کہ میں لشکر نویس تھا مختار نے  
 پوچھا کہ لشکر نویس ملعون کا کتنا تھا اُس نے کہا کہ بتیئیں ہزار سوار اور ہائیئیں  
 ہزار پیادے تھے یہ سنکر پھر پوچھا کہ لشکر امام حسین علیہ السلام میں کتنے  
 جان نثار تھے اسوقت ابو خلیق روتے لگا اور عرض کیا کہ لشکر میں ان  
 حضرت کے صرف بتیئیں سوار اور چالیس پیادے تھے بعد اسکے مختار نے  
 کہا کہ تجھے قسم ہے خدا کی سچ بیان کر کہ تیرا دل اسوقت ان حضرت کے  
 حال پر زیادہ درد میں آیا یہ سنکر ابو خلیق نے کہا کہ اے مختار جبکہ تمام

اصحاب واقربا فرزند رسول خدا کے قتل ہوئے اور سوائے امام حسینؑ اور  
عباسؑ علمدار کے کوئی باقی نہ رہا تو اسوقت عجب حال دیکھا کہ جب جناب  
عباسؑ ارادہ میدان کرتے تھے تو جناب امام حسینؑ روکتے تھے اور جب امام  
حسینؑ عزم میدان کرتے تھے تو جناب عباسؑ روکتے تھے الغرض جب دونوں  
بھائیوں نے ملکر عزم میدان کیا ہی اور باہم یہی قرار ہو گیا کہ دونوں بھائی  
ملکر ٹہیں آہ مؤمنین عجب فقرہ جگر خراش اس روایت میں ہے خدا نہ کرے  
کہ کسی کے اہل حرم عالم غربت و مسافت میں اپنے حامی و سرپرست کے  
جدا ہونے پر آہ آہ لکھا ہو کہ اسوقت دونوں بھائی متفق ہو کر طرف میدان  
چلے تو اہل بیت اُن حضرت کے خیمگاہ سے مضطرب ہو کر نکلے اور روک لیا  
اور دامن سے لپٹ گئے اور شوگر یہ دیکھا کا بلند ہوا اور بچے بھی زار زار  
روتے تھے آخر کار وہ دونوں بزرگوار اہل بیت اطہار سے وداع و رخصت  
ہوئے اور لشکر ابن سعد پر حملہ آور ہوئے ایک بھائی شہیدہ لشکر اور دوسرے  
میسرہ لشکر پر ایسا حملہ کیا کہ اُس ہنگامہ کا رزار میں وہ صحرا اسقدر عتبار آلود  
ہوا کہ کوئی کسی کو نہ دیکھ سکتا تھا آہ آخر کار لوگ درمیان میں دونوں بزرگواروں کے  
مائل ہو گئے اور جناب عباسؑ کو شہید کیا اسوقت امام حسینؑ فرماتے تھے  
وَأَخَاكَ وَأَعْبَتَا سَاهُ الْآنَ انْكَسَرَ ظَهْرِي أَيْ بھائی عباسؑ اب میرے  
مرنے سے کہ میری ٹوٹ گئی پس بعد ایک ساعت کے جب غبار فرو ہوا  
تو راوی کہتا ہے کہ اسوقت میں نے سہرا قدس امام حسین علیہ السلام کا  
نیزہ پر بلند دیکھا یہ لشکر مختار اور رفقاء اُنکے زار زار رونے لگے آہ مؤمنین



اُس وقت کے حال کو معلوم بھی زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں قد مسکنک  
 حواسک وخفیفت انفاسک اتوبہ مظلوم اُس وقت ساکن ہو گئے  
 حواس آچکے اور سانس آپکی خفی و نرم ہو گئی اور دم رگ گیا و رفع علی  
 القناتہ و اساک اور سر اقدس آپکا نیزہ طویل پر بلند کیا گیا الا لعنة  
 اللہ علی القوم الظالمین

### اجلاس شصت و دوم

فِعْبَقَاتِ الْانْوَارِ نَقْلًا عَنْ الْكَافِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ مَا أَنَا بِمَخْلُوقُكَ وَهَلِيَّا نُورًا لِيَعْنِي  
 رُوحًا يَا لِبَدْرٍ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَوَاتِي وَارْضُ عَنْ شَيْءٍ وَ  
 بَحْرِي فَتَلْكَ تَزَلُ هَلْلَانِي وَتُحِيدُنِي عِبَقَاتِ الْانْوَارِ مِنْ كَافِي  
 نقل کیا ہو کہ جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہو فرمایا حق سبحانہ  
 تعالیٰ نے اپنے حبیب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے اوجیب  
 ہمارے تحقیق کہ پیدا کیا میں نے تمکو اور علی کو ایک نور سے یعنی ایک روح  
 بنیر بدن کے قبل پیدا لیش آسمانوں اور زمینوں اور عرش و کرسی اور  
 دریا کے پس ہمیشہ تم میری تہلیل و تجید کرتے تھے تَوَجَّعْتُ رُوحِي كَمَا  
 فَعَلْتُمَا وَاحِدَةً فَكَأَنَّمَا تُحِيدُنِي وَتَقْدِرُ سُنِّي وَهَلْلَانِي بَعْدَ ذَلِكَ  
 میں نے تمہاری دونوں روحوں کو جمع کر کے ایک کیا پس وہ روح  
 تجید اور تقدیس اور تہلیل میری کیا کرتی تھی تَوَجَّعْتُ مِنْهَا الثَّانِيَيْنِ  
 وَتَقْدِرُ ثَلَاثَيْنِ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَهَلْلَانِي وَاحِدٌ

وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اثْنَانِ پھر اس ایک نور کے میں نے دو قسم کیے اور ان  
 دو قسموں کے اور دو قسم کیے پس ہمارے نور ہوئے محمد و علی اور حسین  
 علیہم السلام ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى فَاطِمَةَ مِنْ نُورِ ابْنِ تَدَا أَهَارُ وَحَا بِاَلَا كِدَتِ  
 ثُمَّ مَسْتَعْنَا بِمِثْلِهِ فَأَصْنَاءُ نُورُهُ قَيْنَا بِنَابِ صَادِقِ عَلِيهِ السَّلَامُ فرماتے  
 ہیں کہ پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کو اور  
 ایک نور سے پیدا کیا کہ اُس وقت ان معدومہ کی خلقت روح بے بدن کی  
 تھی پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے دستِ کرم کو ہماری ارواح پر لمبھٹ  
 و رحمت پھیر دیا کہ وہ سب ارواح طاہرہ اُنکے فضل و کرم سے نورانی  
 ہو گئیں یعنی نور ہم اہل بیت رسالت کا نور خدا سے منور و روشن ہوا اور  
 مصباح اللاتوار میں شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے انس بن مالک سے  
 روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ  
 وآلہ بعد نماز صبح کے طرف اصحاب کے متوجہ ہوئے اُس وقت میں نے آیہ کریمہ  
 مَعْنَى پُوجِے اُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ  
 وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولَئِكَ رَفِيقًا  
 پس حضرات نے فرمایا یقین سے تو میں مراد ہوں اور صدیقین سے وصی  
 و جانشین میرا علی بن ابیطالب ہی اور شہداء سے چچا میرا حمزہ ہی اور صالحین  
 پارہ ہمارے فاطمہ زہرا اور میرے نور عین حسن و حسین علیہم السلام ہیں  
 راوی کہتا ہے کہ یہ سنکر عباس رضی اللہ عنہ چچا حضرت کے اپنے مقام سے  
 کھڑے ہوئے اور برابر اس جناب کے بیٹھے اور کہا کہ کیا میں اور تم اور علی



وفاطمہ اور حسین علیہم السلام ایک شلخ سے نہیں ہیں حضرت نے فرمایا کہ اس  
استفسار کا سبب کیا ہو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کی تعزیت و توثیق  
اسد جہ کی اور میرے بارہمیں کچھ نہ فرمایا یہ سن کر جناب رسول خدا ﷺ ہوسے  
اور فرمایا اے چچا جو کچھ کہ اپنے کہا درست ہی لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے خلق کیا  
مجھ کو اور علی اور فاطمہ اور حسین علیہم السلام کو قبل خلقت آدم علیہ السلام  
اُس وقت کہ سبوقت نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی نہ نور تھا اور نہ ظلمت تھی  
اور نہ بہشت تھا نہ دوزخ نہ آفتاب تھا نہ مابہتاب بلکہ کوئی چیز کائنات  
نہ تھی پس یہ شرف کھو جانے خدا سے عزوجل سے ہی یہ شکر عباس رضی اللہ  
عنہ نے پوچھا کہ خالقیت آپ حضرات کی کیونکر ہوئی حضرت نے فرمایا کہ جب  
حق تعالیٰ نے چاہا کہ ہر خلق کرے تو ساتھ ایک کلمہ کے گویا ہوا کہ اُس سے  
ایک نور خلق ہوا اور ساتھ دوسرے کلمہ کے گویا ہوا اُس سے روح پیدا  
ہوئی پس اپنی قدرت کاملہ سے اُس نور و روح کو مزوج فرمایا اور ہر  
خلق کیا اور ہم نے تسبیح و تقدیس خدا سے عزوجل کی اُس وقت کہ تسبیح تھی اور  
تہ تقدیس پس جب حق سبحانہ تعالیٰ نے چاہا کہ آسمانوں کو پیدا کرے تو پھر  
نور کو شگافتہ کیا اور عرش کو خلق کیا اور عرش میرے نور سے ہی اور نور  
میرا بہتر نور عرش سے ہی بعد اسکے نور علیٰ کو شگافتہ کیا اور اُس سے ملائکہ کو  
پیدا کیا اور نور علیٰ کا بہتر ہی نور ملائکہ سے بعد اسکے شگافتہ کیا نور فاطمہ کو اور  
اُس سے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور نور فاطمہ کا بہتر ہی نور آسمان سے  
بعد اسکے شگافتہ کیا نور حسن کو اور اُس سے آفتاب و مابہتاب کو پیدا کیا

اور نور حسن کا نور آفتاب و ماہتاب سے بہتری پس شگافتہ کیا نور حسین کو اور  
 اُس سے بہشت اور حور العین کو پیدا کیا اور نور حسین کا بہتری نور بہشت و  
 حور العین سے حضرت فرماتے ہیں پس حکم خدا ہوا ظلمات کو کہ برابر سے ہو کہ  
 گزرے تو اسوقت ملائکہ پر تمام آسمان تیرہ و تاریک ہوئے اور وہ تسبیح و تہلیل  
 اتنی میں تھے پس اسوقت ملائکہ نے فریاد بلند کی کہ بار الہا ابدا سے خلعت  
 ہمتے بدی نہیں دیکھی ہی پس تجھے قسم ہوا اپنی عزت و جلال کی کہ اس تاریکی کو  
 ہم سے دور کر پس حق سبحانہ تعالیٰ نے چند قندیلین درمیان عرش کے معلق کیا  
 نور فاطمہ سے اور وہ سب آسمان ستور روشن ہوئے ہی و یہی کہ اُس  
 صدق عصمت کو زہرا کہتے ہیں پس ملائکہ نے عرض کی کہ ای آقا و سید ہمارے  
 یہ نور کیا ہو کہ آسمانوں کو مستور کیا ہی جانب رب العزت سے وحی ہوئی  
 کہ ای ملائکہ یہ وہ نور ہے کہ میں نے اپنے نور جلال سے اختراع کیا ہی واسطے  
 اپنے حبیب کی دختر فاطمہ کے اور ای ملائکہ میں شاید و گواہ کرتا ہوں ملکوں  
 ثواب تمہاری تسبیح کا محفوظ و مخزون کیا میں نے قیامت تک واسطے  
 فاطمہ کے اور واسطے اُسکے شیعوں کے راوی کہتا ہی کہ یہ شاعر عباس رضی اللہ  
 عنہ نے اسیر المؤمنین علی بن ابیطالب کی پیشانی انور پر بوسہ دیا اور کہا کہ میرے  
 گواہی دیا ہوں کہ آپ حجت خدا میں ضلائق پر حضرات سنا اپنے مرتبہ  
 جناب امیر اور جناب سیدہ کا افسوس ہزار افسوس بعد جناب رسول خدا  
 اشتیاق سے امت نے اُن حضرات پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ آہ نامحرم دروازہ  
 جلا کر داخل و ولتسرا ہوئے اور ضرب دروازہ سے جناب سیدہ کو ایسی



اذیت و تکلیف پہونچی کہ شکم اطمین شامزادہ محسن شہید ہوا اور ضرب زہر وازہ  
 و نمازبانہ سے بازو سے انور متورم ہوا آخر بعد چند روز کے اسی درد پہاوسے شکستہ  
 رحلت فرمائی اور جناب امیر المومنین کو اعدا ریمان ستم گلوے انور میں ڈال کر  
 واسطے بیت ابوبکر کے اچھے آتھرا بن یوم العین نے مسجد وفد میں تلوار زہر آلودہ  
 حالت نماز میں شہید کیا آہ مومنین جس پیشانی انور کے عباس چچا رسول خدا کے  
 بوت لیتے تھے وہ پیشانی اطمین ضربت شمشیر سے شق ہوئی اور تمام پیشانی اقدس  
 خون آلودہ ہوئی اور اثر اس زہر کا بدن اطمین چیل گیا جسکے صدمہ سے  
 اکیسویں ماہ رمضان کو رحلت فرمائی افسوس ہزار افسوس بعد شہادت  
 کے بھی اعدائے روح اقدس کو جناب امیر اور جناب سیدہ کے غم میں لگے  
 فرزندوں کے بچپن کر دیا آہ آہ امام حسن کو اعدائے زہر و نما سے شہید کیا  
 اور جنازہ پر تیر لگائے اور امام حسین کو ممان بلا کر صحرا سے کر بلا میں پیاسا  
 شہید کیا اور بعد شہادت کے لباس تک لوٹ لیا ہائے افسوس کوئی عمامہ  
 لیا گیا کوئی ردالیا گیا اور کسی نے گرتے لیدیا آہ صرف وہ زیر جامہ باقی تھا جسکے  
 کمر بند کے لیے جمال لعین نے دست اقدس قطع کیے افسوس ہزار افسوس  
 بچل لعین نے ایک انگشتی کے لیے انگشت اطمین کی علاوہ اسکے ظلم  
 عظیم تھا کہ اعدا لاش اقدس پا مال ستم اسپان کیے ڈالتے تھے چنانچہ نور الانصاف  
 وغیرہ میں موسیٰ بن عامر سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ اول جو اشتیاق کیا کہ سنا  
 غمار علیہ الرحمہ کے گرفتار ہو کر آئے ہیں وہ لعین تھے کہ جنہوں نے لاش اطمین  
 مظلوم کر بلا پر بقصد پا مال گھوڑے ڈھونڈا تھے پس جب نظر منٹار کی ان

اشتیاء پر پڑی تو رونے لگے اور فرمایا کہ اے دشمنانِ خدا و رسول جو ظلم و ستم فرزندِ رسول پر ہوئے تھے کیا وہ کافی نہ ہوئے جو تم نے یہ اذیت کی پس مختار نے حکم دیا کہ انکو پشت پر لٹاؤ اور بدن انکے پارہ پارہ کر کے جلا دو چنانچہ حسبِ حکم وہ اشتیاء جلا دیے گئے پس اس طرح سے اشتیاء گرفتار ہو کر آتے تھے اور بعد از شدید قتل کیے جاتے تھے یہاں تک کہ خولی بن یزید ابھی عین گرفتار ہو کر آیا یہ وہ شقی ہی کہ جو سرانور حضرت کا باسید انعام ابن زیاد و عین کے سامنے لایا تھا اور ابو مخنف لکھتا ہے کہ جب اُس عین کو سامنے مختار کے حاضر کیا تو اُس سے فرمایا کہ اے شقی بیان کر کہ تو نے کر بلا میں بروز عاشورا کیا ظلم و ستم کیا وہ شقی کہتا ہے کہ اے مختار بعد شہادتِ فرزندِ رسول مختار کے جب اہل لشکر متوجہ طرقتِ غارت و لوٹ کے ہوئے تو اُس وقت میں قریب مکینہ خانہ لون کے گیا اور کانون میں اُس قیمہ کے دو گوشوارے تھے پس میں نے چاہا کہ وہ گوشوارے لون تو اُس مظلومہ نے منع کیا آہ مومنین خدا کیلئے سر پرست نہ کرے وہ شقی کہتا ہے کہ پس میں نے بحیر و قہر وہ گوشوارے کھینچ لیے اس طرح کہ قریب تھا کہ دونوں کان اُس قیمہ کے شق ہوں اور خون اُسے جاری اُس وقت اُس قیمہ نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ دونوں ہاتھ اور بانوں تیرے قطع کرے اور تجھے آتشِ دنیا میں قبل آتشِ جہنم کے جلاوے یہ سنکر ابراہیم بن مالک انشتر علیہما الرحمہ رونے لگے اور فرمایا کہ اے شقی اپنے ہاتھ آگے بڑھا جب ہاتھ آگے بڑھائے تو مع دونوں بانوں کے قطع کیے اور خنجر سے دونوں صدقہ چشم اُسکے نکالے اور قطر آن و نقطہ کہ یہ ایک قسم کے



دُغتِ بینِ اُسَمینِ دُاسے جب جوش آیا تو وہ شتی واصل بنم ہوا اور بدنِ کبر  
 اُسِ صید کا آگ میں جلا دیا بعد اُسکے جو اشتیاق گرفتار ہو کر سانسے فغاار کے  
 نامِ شریعت تھے تو وہ دیندار اُنے پوچھتا تھا کہ تمہنے فرزندِ رسولِ انقلین سے  
 روزِ ماسور کیا کیا پس ہر ایک شتی نے جو ظلم و ستم کہ امام حسینؑ پر کیا تھا  
 وہ بیان کرتا تھا اُسوقت مختار اور ابراہیم اور رفقا اُنکے زار زار روتے  
 تھے اور ہر طرف سے مدد و اُظلمو ماہ و استیداہ کی بلند ہوتی تھی حضرت  
 زید ندر یہ دیندار مصائبِ مظلوم کہ بااِسکے زار روتے اُن حضرت کو تو اپنے  
 شیعوں کی کمالِ اُلفت و محبت ہی کہ اپنے ماتم داروں اور زاروں کے  
 ایسے دعا اور طلبِ مغفرت کرتے ہیں اور روزِ شہادت بھی تو آپ کو یاد  
 فرمایا ہی چنانچہ صاحبِ محرق القلوب علیہ الرحمہ سکینہ خاتون سے روایت  
 کرتے ہیں کہ وہ یتیمہ قرماتی ہیں میں نے گلوے بریدہ اپنے بہرِ مظلوم سے  
 سنا کہ فرماتے تھے سے

کَیْفَ کُنْتُمْ لَطِیْفٌ فَاَبَوَانِ یَرْجُوْنِ	کَیْفَ کُنْتُمْ لَطِیْفٌ فَاَبَوَانِ یَرْجُوْنِ
---	---

اچھے شیعہ اور دوستو میرے کاش کہ تم سب روزِ عاشوراء کرلایمین ہوتے  
 اور میری غربت و بکسی کو دیکھتے کہ میں کس بکسی و مظلومی سے واسطے  
 اپنے افضل شیرِ خوار کے اپنے نانا کی امت سے پانی مانگتا رہا مگر اُن بہرِ محو  
 ایک قطرہ پانی کا اُس شیرِ خوار کو نہ دیا بلکہ عرضِ پانی کے اعدائے حلق  
 نازنین پر اُس شیرِ خوار کے تیرا کہ وہ بچہ تشنگ لب شہید ہوا پس حضرات  
 مقتضائے محبت یہ ہمارا آپ ہی کہہ کر بکائی جیے مصائبِ امام حسین علیہ

السلام پر کہ یہ وسیلہ اعظم ہے نجات آخرت جیسا کہ محرق العناب میں  
منقول ہے

بَنُو الْوَحْيِ فِي اَرْضٍ لَطْفٌ فِي حَوَائِجِهَا  
وَارْبَابُ حَرْبٍ فِي الدِّيَارِ نَزُولُ

آہ کیا انقلاب زمانہ ہو کہ اولاد ان حضرت کی بنبروحی خدا نازل  
ہوتی تھی زمین گرم کر بلا پر سرو بلا پر بند پھرائی جائے اور اولاد حرب  
و کفار مکانات عمدہ و نفیس میں ساکن ہوں

وَيُصِيبُهُ فِي تَحْتِ الْخِلَافَةِ جَالِسًا  
يَزِيدُ فِي الطُّفِّ الْحُسَيْنِ تَقِيلُ

آہ یزید سا شرابخوار تو تخت خلافت پر بیٹھا ہوا اور فرزند رسول استغیر  
امام حسین سا برگزیدہ خدا مقتول و مذکور صحراے کربلا میں خاک  
و خون آلودہ پڑا ہوا افسوس ہزار افسوس خاک صحرا اڑاؤ کے لاشِ نوز  
جستی جاتی تھی

وَيُقْتَلُ ظَلَمًا ظَمِيًّا سَبْطًا أَحَدًا  
إِمَامًا الْخَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ سَلِيلًا

اے افسوس تو اساجنب رسول خدا اور فرزند بہترین انبیاء کا ظلم  
و ستم کنارہ نہ فرات پر تشنہ لب شہید کیا جائے حالانکہ وہ آب جاری  
کیسی ملک و میراث میں نہ تھا

وَيُسْمَى زَيْنُ الْعَابِدِينَ مُقِيدًا  
عَلَى الرَّحْلِ مَا سَوَّرَ اللَّيَامَ عَلِيلًا

آہ امام زین العابدین علیہ السلام کو طوق و زنجیر میں تباہ کے پابند  
ریگ گرم اور زمین سخت و ناہموار پر لیے جاتے تھے حالانکہ وہ مظلوم  
بہت بیمار و ناتوان اور کفار تم شعار میں اسیر و مقید تھے افسوس



ہزار افسوس اس پر ظلم و ستم تھا کہ شمر لعین کے ہاتھ میں تازیانہ تھا الا لعنة  
 اللہ علی القوم الظالمین

### مجلس شصت و سوم

قال الله متبارك وتعالى مَرَحَ الْبَعْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ  
 لَا يَبْغِيَانِ فَيَأْتِي الْأَوْرَيْنِ كَذِبَانِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ  
 الْمَرْجَانُ مفسرین نے لکھا ہر حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے  
 کہ دو دریا جاری کیے اور وہ دونوں ملتقی ہوتے ہیں درمیان ان  
 دونوں دریا کے عاجز وہ پردہ ہے کہ سبب اُسکے جس حد سے سعید و مقرب  
 ہوئے ہیں تجاوز نہ کر سکے یہاں تک کہ جو کچھ درمیان انکے ہی غرق نہ ہو  
 اور کچھ شک و شبہ نہیں ہو اس میں کہ ان دو دریا سے منافع کثیر ظاہر ہیں  
 پس کس نعمت کی ان نعمتوں سے انہی سے تکذیب کرتے ہو اور انہیں دو  
 دریاؤں سے باہر آئیے لؤلؤ اور مرجان ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ نے  
 اپنی تفسیر میں تفسیر اہل بیت سے نقل کیا ہے کہ مراد ان دونوں دریا  
 جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا  
 علیہما السلام ہیں کہ ایک دریائے علم ہے دوسرا دریائے علم اور ایک دریا  
 شجاعت ہے اور دوسرا دریائے سخاوت اور ایک دریائے وفا ہے  
 اور دوسرا دریائے حیا اور ایک دریائے طہارت ہے اور دوسرا  
 دریائے عصمت اور بزرگ درمیان ان دونوں دریا کے جناب  
 رسول خداؐ عاجز ہیں اور لؤلؤ اور مرجان جو ان سے پیدا ہوئے

وہ دیر بھر امامت و ولایت گو شوار و خوش متعاً جناب حسین علیہم السلام ہیں  
 پس یہ حضرات رحمت و نعمت الہی اور باعث نجات خدائے و المراتی  
 ہیں و قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ  
 اور فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ حبیب ہمارا اپنی خواہش نفسانی سے  
 کلام نہیں کرتا ہوا اور جو کہتا ہے وہ بوحی ربانی کہتا ہے پس مومنین جس  
 بزرگوار کی خود پروردگار نے مدح و ثنا فرمائی ہو انکا یہ کلام ہی قَوْلُ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَكُونُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً  
 کَلْهُوْمِنْ قُرَيْشٍ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ بعد  
 میرے بارہ خلیفہ اور امام ہونگے کہ وہ سب قریش سے ہونگے اور حافظہ  
 ابو نعیم نے کہ محدثین اہل سنت سے ہی ایک حدیث طولانی علی بن ہمام سے  
 نقل کی ہو متجاہ اس کے چند فقرہ یہ ہیں کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ  
 علیہ وآلہ نے اپنی پارہ نیکر فاطمہ زہرا علیہا السلام سے کہ اے فاطمہ قسم ہی  
 خدا کی کہ جسے مجھے بحق و راستی واسطے رسالت کے مبعوث کیا ہے کہ حسن  
 اور حسین علیہما السلام ستہم پہونچیکا مہدی اس امت کا اور ظاہر ہوگا  
 اسوقت کہ دنیا میں مرج و مرج ہوا و رفتہ ظاہر ہوا اور راہین بند  
 ہو جائیں اور لوگ غارت کریں بعضے بعض کو نہ کوئی کبیر رحم کرے صغیر  
 اور نہ مخیر تعظیہ کرے کبیر کی پس حق سبحانہ تعالیٰ انھانیکا اسوقت چند  
 علیہما السلام کے فرزندوں میں سے اس شخص کو کہ جو فتح کرے قلعہات  
 خلافت و گراہی کو اور ان قلوب کو کہ جو غافل ہوں حق سے اور قیام



کرے دین خدا پر آخر زمانہ میں تسلط سے کہ میں نے قیام کیا اور پُر کرنے پر کو  
عدالت سے تسلط ظلم و جور سے پر ہوئی ہو پس مومنین اس حدیث میں  
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نسبت حضرت صاحب العتر کی  
طرف حسین علیہما السلام کے فرمائی ہوا ہے کہ وہ جناب دونوں  
بزرگواروں کی نسل میں ہیں جیسا کہ ہویدا و ظاہر ہے کہ جناب امام محمد باقر  
علیہ السلام پوتے ہیں امام حسین علیہ السلام کے اور نواسے ہیں امام حسن  
علیہ السلام کے سبحان اللہ کہ ان بھائیوں سے جنگی خیر حق سبحانہ تعالیٰ نے  
ہی ہو کیسے منافق کثیر ظاہر ہوئے جنکی خیر مجتہد صادق نے ہی دئی ہو کہ بعد میں  
بارہ خلیفہ اور امام ہوئے نسل و ذریعہ حسین علیہما السلام سے پس اب کچھ  
حال ولادت حضرت صاحب العتر کا سنئے کہ تا قلوب آپ شاد و مسرور  
ہوں و معلواست بھیجے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر کہ مراد ان سے  
جناب سیدہ اور بارہ امام ہیں اسطور سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ  
مُحَمَّدٍ وَتَحِيَّاتُ خَلْقِکُمْ کیونکہ انہی نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت  
کی ہو کہ جو مومن بعد نماز صبح اور ظہر سے اسطورت سے معلواست پرست قوت  
مریثا بیتاک کہ قائم آل محمد کی زیارت کرنے پس باتفاق علماء شیعہ  
اثنا عشری ولادت با سعادت ان حضرت کی شب جمعہ پندرہویں  
ماہ شعبان ششہ دو سو و چہین میں اور یقوت ششہ دو سو و چہین میں قائم  
سرسن راسہ ہوئی ہو اور بعض اہل سنت نے قیام دین ماورقانہ  
یقوت آٹھویں ماہ شعبان لکھی ہو ہر حال فضیلت نیمہ شعبان کی بہت

اور یہ فضیلت ولادت باسعادت اُن حضرت کی سب سے اشرف  
 و بزرگ ہے فی الکمال الدین عن موسیٰ بن محمد بن القاسم اَنَّهُ قَالَ  
 حَدَّثَنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ بِنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِمَا رُوِيَ فِي كَمَالِ الدِّينِ  
 مِنْ ابْنِ أَبِي بَابُوَيْهٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَسْمِ مَعْتَبِرٍ مُوسَىٰ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ قَاسِمٍ عَنْ رِوَايَةٍ  
 كُنِيَ بِرَّكَ كَمَا أُسْمِيَ لَهُ مِنْ حُجَّةٍ مِنْ عِلْمِهِ خَاتُونَ وَنَسَبَ حَضْرَتِ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 نَسَبَ ارْتَادُ كَمَا قَالَتْ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ  
 يَا عَمَّةُ اجْعَلِيْ أَفْطَارَكَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ عِنْدَنَا فَإِنَّهَا لَيْلَةُ النِّصْفِ  
 مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيُظْهِرُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ  
 الْحُجَّةَ وَهُوَ حُجَّةٌ فِي أَرْضِهِ وَهُوَ مَخْرُوجٌ مِنْهَا قَاتِلِي بَيْنَ كَمَا صَبَّأُوا بِأَيِّ مَرْتَبَةٍ  
 حَضْرَتِ الْإِمَامِ حَسَنِ عَسْكَرِي عَلَيْهِ السَّلَامُ نَسَبَ بِأَبِي صَبَّأٍ أَوْ كَمَا صَبَّأُوا كَمَا صَبَّأُوا بِأَيِّ مَرْتَبَةٍ  
 أَجَلِي شَبَّ آبٍ بِهَارِ بِيَانِ أَفْطَارِ كَيْفِي كَمَا تَحْقِيقُ كَمَا يَشْبُ شَبَّ نَيْمٍ  
 شَعْبَانَ هُوَ أَوْ رَآجٍ هِيَ كِي شَبَّ حَقِّ سَجَانِ تَعَالَى ابْنِي حَبَّتْ كَوْنًا بِرَّ كَرِيكَ  
 أَوْ رَوَّ حَبَّتْ خَدَامُ كَا زَمِينِ بِرَّ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ وَمَنْ أُمُّهُ قَالَ ابْنُ  
 نَزَّحِينَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ جَعَلَنِي وَذَلِكَ مَا بَيَّأْتُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقْوَى  
 لَكَ حَضْرَتِ عِلْمِهِ فَرَمَاتِي بَيْنَ كَمَا مِينَ نَسَبَ كَمَا كَمَا مَادِرْ كَرَامِي أَسْ  
 مَوْلُو مَسْجُودِي كَوْنِ هُوَ أَنْ حَضْرَتِ نَسَبَ فَرَمَا يَا كَمَا مَانَ أَسْكَ نَزَّحِينَ خَاتُونَ  
 مِينَ نَسَبَ عَصْنِ كِي كَمَا خَدَامُ كَوْنِ بِرَّ فَرَمَاتِي بَيْنَ خَاتُونَ مِينَ تَوَكُّو  
 أَنْزَحِلْ كَا ظَاهِرِ نَسَبِ هُوَ حَضْرَتِ نَسَبَ فَرَمَا يَا كَمَا صَبَّأُوا مِينَ نَسَبَ كَمَا هُوَ دِيَا هُوَ  
 هُوَ كَا يَعْنِي أَجَلِي شَبَّ ضَرُورِ حَقِّ تَعَالَى ابْنِي حَبَّتْ كَوْنًا بِرَّ كَرِيكَ أَوْ رَوَّ مَوْلُو



مسعود بن سے ترخس خاتون کے پیدا ہوگا قالت فحِثْتُ فَلَمَّا سَلَمْتُ  
 وَجَلَسْتُ جَاءَتْ تَنْزِعُ خُفِّيْ وَقَالَتْ لِيْ يَا سَيِّدَتِيْ كَيْفَ كُنْتِ  
 قَالَتْ فَقُلْتُ بَلْ أَنْتِ سَيِّدَتِيْ وَسَيِّدَةُ أَهْلِ عِلْمِ خَاتُون  
 فرماتی ہیں کہ میں آئی پس میں نے سلام کیا اور بیٹھی اُس وقت ترخس خاتون  
 آئین اور میرے پاؤں سے موزے اتارنے لگیں اور کہنے لگیں کہ اے سیدہ  
 میری کیسا مزاج مبارک ہے آپ کا وہ منظر فرماتی ہیں کہ میں نے کہا بلکہ تم  
 میری سیدہ ہو اور سیدہ میرے اہل کی ہو قالت فَاذْكُرْتُ قَوْلِيْ  
 وَقَالَتْ مَا هَذَا يَا عَمَّةُ فَقُلْتُ لَهَا يَا بَنِيَّةُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ  
 وَتَعَالَى سَيَهَبُ لَكَ فِي لَيْلَتِكَ هَذِهِ غُلَامًا سَيَدًا فِي  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهُوَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ فرماتی ہیں کہ ترخس خاتون نے انکار کیا اور  
 یہ کہنا میرا انکو ناگوار ہوا اور کہا کہ اتنی چھوٹی جان آپ یہ کیا فرماتی ہیں کہ  
 تم سیدہ ہو میری پس میں نے کہا اے بیٹی یہ وجہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اہل  
 شب تجھے ایک ایسا فرزند از جہنم عطا کریگا کہ وہ سہرا ہوگا دنیا و آخرت  
 میں قالت فَجَلَسْتُ وَاسْتَعْبَيْتُ فَلَمَّا رَأَيْتُ مِنْ صَلَوةِ الْعِشَاءِ  
 الْآخِرَةِ أَفْطَرْتُ وَاسْتَدْنْتُ مَصْبِيْعَ فَرَقَدَاتٍ وَهُوَ منظر و بانی  
 کہ یہ سن کر ترخس خاتون بے ہوش ہوئیں اور اُنکو حیا و شرم آئی پس جب یہ  
 نماز عشا سے فارغ ہوئی تو میں نے روزہ افطار کیا اور اپنی خواہگاہ پر  
 گئی اور سو رہی فَلَمَّا اشْكَا نَفْسِيْ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ مَشَيْتُ إِلَى الصَّلَوةِ فَفَرَعْتُ  
 مِنْ صَلَوةِيْ وَهِيَ نَائِمَةٌ لَيْسَ بِهَا حَادِثَةٌ ثُمَّ جَلَسْتُ مُعَقِّبَةً

شَوْكَانُطَبَعَتْ شَوْكَانُطَبَعَتْ فَرِحَ وَهِيَ رَاقِدَةٌ تَوَقَّصَتْ  
 وَصَلَتْ وَنَامَتْ پَسْ جِبْ نَفْسَتْ شَبْ بُوئی تو مین نماز کے لیے  
 اٹھی اور مین نے نماز شب بڑی اور زحیں خاتون بدستور سو رہی تھیں  
 کہ کچھ اثر بھی کسی طرح کا اُن پر ظاہر نہ تھا بعد اسکے مین میرے قریب پہنچے  
 مشغول ہوئی پھر مین بستر خواب پر لیٹ رہی بعد اسکے پھر مین تھاک  
 بیدار ہوئی اور زحیں خاتون سو رہی تھیں بعد اسکے وہ بھی اٹھیں  
 اٹھوان نے نماز بڑی اور پھر سو رہیں قَالَتْ حَکِمَةٌ وَخَرَجَتْ اَفْقَدُ  
 اَلْعَجْرُ فَاِذَا اَنَا بِالْفَجْرِ اَلْاَوَّلِ كَذَبَ اللّٰهُ حَانَ وَهِيَ نَائِمَةٌ حَکِمَةٌ  
 خاتون فرماتی ہیں کہ مین مین نکلی صبح دیکھنے کے لیے کہ دیکھوں صبح طالع  
 ہوئی یا نہیں پس مین نے دیکھا صبح کا ذب نمودار ہوئی اور زحیں خاتون  
 سو رہی تھیں فَدَخَلْنِي السَّكُوكُ فَصَبَّاحَ بِيْ اَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 مِّنَ الْمَلِئِیْنَ فَقَالَ لِيْ لَا تَعْجَلِیْ یَا عَمَّةُ فَاِنَّ الْاَمْرَ قَدْ قَرُبَ پَسْ  
 میرے دلیں شک و شبہ ہونے لگے اسوقت امام حسن عسکری نے  
 اپنے مقام عبادت سے پکار کے فرمایا کہ اسی چو بھی تعجیل نہ کیجیے تحقیق کہ  
 وہ امر اب قریب آہو نہ جا فَاَلَتْ فَجَلَسَتْ وَقَرَأَتْ اَلْحَمْدَ  
 وَلِیْسَ فَبَيْنَا اَنَا كَذَلِكَ اِذَا اُنْبَهَتْ فَرِعَةٌ فَوَنَبَتْ اِلَیْهَا  
 فَقُلْتُ اِسْمُ اللّٰهِ عَلَیْكَ شَوْكَلْتُ لَهَا اَلْحُسَيْنِ شَيْئًا قَالَتْ  
 عَمَّ يَاجُمَّةُ نَقُلْتُ لَهَا اَجْمَعِ نَفْسًا وَقَلْبًا فَهُوَ مَا قُلْتُ  
 لَاتِ حضرت حکیمہ فرماتی ہیں کہ پس مین مین اور مین نے سورہ الحمد



اور سورہ لیس پڑھا پس اسی اثنا میں نرجس خاتون بیدار ہوئیں مگر خوفناک  
تھیں پس میں انھی اور نرجس کے پاس گئی اور میں نے کہا کہ حق تعالیٰ  
کی حفاظت میں رہو آیا تم کو کچھ محسوس ہوتا ہے نرجس خاتون نے کہا ہاں  
اور بھو بھی جان اب محسوس ہوتا ہے میں نے کہا کہ تم خاطر جمع  
رکو جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی ہوگا **قَالَتْ حَكِيمَةٌ شَرًّا اخَذْتَنِي**  
**خَاتَرَةً وَاخَذَتْهَا قُشْرَةٌ فَاَنْتَبَهَتْ بِحَسَنِ سَيِّدِي فَكَشَفْتُ**  
**التُّوْبَ عَنْهَا فَاِذَا اَنَا بِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاجِدًا يَتْلُو الْاَرْضَ**  
**بِمَسَاجِدِہٖ فَضَمَمْتُهُ اِلَيَّ فَاِذَا اَنَا بِهٖ نَظِيفٌ مُّتَنَظِّفٌ** یہ  
اُس کے مجھے کچھ مستی و غفلت ہوئی اور نرجس خاتون کو بھی غفلت  
ہوئی پس میں حسن و آواز سے اپنے سید کے جوئی پس میں نے جان  
بسنائی اور دیکھا میں نے کہ اُن حضرت نے اپنی ولادت باسعادت  
عالم کو پُر نور کیا اور سجدہ جناب باری میں مشغول ہیں اور تمام  
اعضا سے سجود زمین پر ہیں میں نے اُن حضرت کو اپنے سینے سے  
لگا لیا اور دیکھا کہ وہ حضرت پاک و پاکیزہ ہیں **فَصَاحَ بِهٖ اَبُو جَحْظَرٍ**  
**هَلْ اِلَّا ابْنِي اَعَمَّتْ فَجِئْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَیْہِ تَحْتَ اِلْتِيَابِہٖ**  
**وَضَہْرُہٗ وَوَضَعَ قَدَمَیْہِ عَلَی صَدْرِہٖ ثُمَّ اَدْلٰہُ لِسَانُہٗ**  
**فِي ذِیْہِ وَامْرَیْکَہٗ عَلَی عَیْنِیْہِ وَسَمِعَہٗ وَمَقَاصِلِہٖ ثُمَّ قَالَ**  
**تَكَلَّمِ یَا بِنْتُہٗ** پس حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے پکار کے  
فرمایا کہ اے بھو بھی میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ پس میں اُن حضرت





حِكْمَةٌ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ جِئْتُ لَأَسْأَلَ عَنْ أَبِي عَجَلٍ، فَكُنْتُ  
الْبَتْرَ لَا تَقْعُدُ سَيِّدِي، فَلَمَّا أَرَأَيْتُكَ لَمْ يَجِدْكَ وَدَانَا  
مَا قَمَلَ سَيِّدِي، فَقَالَ يَا عَسَى أَنْ يَكُونَ مَنَافَةُ النَّبِيِّ  
أَسْتَوْدَعَهُ أَمْرٌ مُؤَسِّسٌ، أَيْسَرَ مِنْهُ فَرَمَا يَأْكُلُ أَمْرٌ يَحْيِي بَنِي  
سَاتَوَاتِ دِنٍ بُوْكَانُ تَوْبَحْرَمِ مِيرَ فَرْزَنْدُ كُوْمِيرَ بَارِئِ اَلْأَبْنَاءِ  
فَرْمَانِ بَيْنِ كَرِ دُوسَرِ دِنِ تَجَبُّدِ مِیْنِ سَلَامُ كَرْتِ حَضْرَتِ اِمَامِ مَحْسَنِ  
عَسَا رِی اِسْكَ بَاسِ كِی تَوْمِیْنِ نِی پَر دِه اُتْھَا یَا تَا كِه اِسْپَ سَبْ دِ فَرْزَنْدِ كِه  
وُتْھَوَانِ پَر سَا مِیْنِ نِی اُنْ حَضْرَتِ كُو تَ پَا یَا اَسْوَقْتِ یَیْنِ حَضْرَتِ  
اِمَامِ عَسَا رِی مِی تَرْھِنِ كِیَا كِه فِدَا مِیوَاتِ شِیْءِ اَكْبَرِ پَر سَبْ سَبْ كُو اِنِ  
حَضْرَتِ سَ فَرَمَا یَا كِه اِی چُو پُھِی جَانِ چُھِنِ اِسْپَ فَرْزَنْدِ نَوَاسِ شِیْءِ حَكِ  
سَبْ دِ كِیَا، كِه جِی كِه سَبْ دِ حَضْرَتِ سَوِی كُو اُخْلِ مَانِ نِی كِیَا تَحَا قَالَتْ  
حِكْمَةٌ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ وَجَلَسْتُ  
فَقَالَ هَلْ لِي ابْنٌ عَظِيمٌ نَانُونَ فَرَمَانِ بَيْنِ كِه سَبْ سَا تَا دِنِ دِنِ  
تَوْبَحْرَمِ خَدِستِ مِیْنِ حَضْرَتِ اِمَامِ مَحْسَنِ عَسَا رِی اِسْطِ اِنْدَامِ كِه كِی اِ  
سَلَامِ كَر كِه مِی پُھِی پَسِ حَضْرَتِ نِی فَرَمَا یَا كِه اِی چُو پُھِی مِيرَ فَرْزَنْدِ كُو مِيرَ  
بَاسِ لَا وَفِجِئْتُ لِسَيِّدِي وَهُوَ فِي الْخِرْقَةِ فَقَعَلَ كِه كِیْنَعْلَتِ  
اَلْاَوَّلِ تَحْرَادِ لِی لِسَانَهُ فِي فِیْهِ كَانَتْ يَغْدِيهِ لَبْنًا اَوْ عَسَلًا  
تَحْرَقَالَ تَكَلُّوْا بَنِي پَسِ مِیْنِ اُنْ حَضْرَتِ كُو لِكِیْنِ اَوْرُو حَضْرَتِ  
اَكْبَرِ اِی چُو پُھِی لَبْنِ سَوِی تَحْرَقَالَ اِمَامِ مَحْسَنِ عَسَا رِی اِسْطِ اِنْدَامِ

مثل روز سابق کے اپنی زبان مبارک شہین اپنے فرزند کے دی اسطر  
 کہ گویا شیر یا شہد اپنے فرزند کو کلمات تھے بعد اسکے فرمایا کہ کلام کرای  
 فرزند فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا  
 رسول الله وثني بالصلاة على محمد وعلى امير المؤمنين  
 والائمة عليهم السلام وحته وقفت على ايديه ثم تلا هذه الآية  
 پس حضرت صاحب العصر علی اللہ فرمیدے فرمایا اشهد ان لا اله الا الله  
 واشهد ان محمدا رسول الله بعد اسکے درود بھیجا جناب رسالت مآب  
 اور حضرت امیر المؤمنین اور باقی ائمہ ہدے علیہم السلام پر یہاں تک کہ  
 اپنے پدر بزرگوار تا اب پہونچے پھر گئے بعد اسکے اس آیت مبارکہ کی تلاوت  
 فرمائی مع بسم اللہ کے بسم الله الرحمن الرحيم وترید ان تمنى  
 على الذين استضعفوا في الارض ونجعلهم ائمة  
 ونجعلهم الوارثين ونمكن لهم في الارض ونرى فرعون  
 وهامان وجنودهما منهم ما كانوا يحذرون يسکا ترجمہ  
 یہ برحق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور چاہتے ہیں ہم احسان کریں ان  
 لوگوں پر جو ضعیف کیے گئے زمین میں اور کریں انکو پیشوا اور گردانیں  
 انکو وارث اور قوت اور دسترس دیں انھیں زمین میں اور  
 دکھائیں فرعون اور ہامان کو اور انکے لشکروں کو وہ چیز کہ جس سے  
 وہ ڈرتے تھے قال موسیٰ فسئلت عقبة الخادم عن هذا  
 فقال صدقت حکیمہ موسیٰ راوی کہ میں نے عقبہ خادم



حضرت کے اس روایت کو استفسار کیا اُس نے کہا کہ صحیح فرمایا حضرت حکیم نے  
واقعی اسی طرح سے گذرا الغرض جلال العیون وغیرہ میں منقول ہے  
پس جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی اجازت ہوتی تھی تو پھر  
حضرت صاحب العصر دو دو پینے کے واسطے اپنی والدہ ماجدہ کے  
پاس تشریف لاتے تھے بعد اسکے پھر اپنے گہوارہ میں جا کر پوشیدہ ہو جاتے  
تھے پس پچیس مہینے تک یہی حال رہا بعد ایک چھ سال تک غذا تو ش فرمانے  
کے واسطے اور ہمراہ اپنے پدرتادار کے نماز پنجگاتہ پڑھنے کے لیے اور علم لدنی  
اور علم امامت کے حاصل کرنے کے لیے ظاہر ہوتے تھے ورنہ ہمیشہ غائب  
رہتے تھے اور بعد امام ہونے کے پھر غائب ہو گئے چنانچہ جب حضرت امام  
حسن عسکری علیہ السلام نے ظلم و ستم سے معمور عباسی شقی کے زہر دقاسے  
رحلت فرمائی تو اُس وقت وہ جناب تشریف لائے اور اپنے پدر مظلوم و  
مسموم کو تجہیز و تکفین کیا اور نماز جنازہ پڑھی کہ اُس وقت سید شریف  
اُس جناب کا چھ برس کا تھا پس اپنے پدر بزرگوار کو متصل اپنے جد  
نادر جناب امام علی نقی علیہ السلام کے ستر میں اسے میں دفن کر کے  
ظلم و ستم اعدائے غائب ہو گئے حضرات سنا اپنے کہ حضرت صاحب  
العصر علیہ السلام کو اشقیائے بنی عباس نے چھ برس کی عمر میں یتیم کیا  
اور اُن حضرت نے اپنے پدر مسموم کو تجہیز و تکفین کیا اور غسل دیا اور  
نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا مگر افسوس ہزار افسوس حال پر ہمارے کہ بلا  
یتیم سید الشہداء کے کہ اُس جناب کو اعدائے اتنی مہلت نہ دی کہ اپنے

پر مظلوم کو دفرن کرتے آہ ہلکے طریق و زنجیر میں سسل کر کے طرف کو فک  
 یسجے چنانچہ محبت خدا فرماتے ہیں اَیْدِیْنِم مَغْلُوْلَہُ اِلَیَّ الْاَعْتِنَانِ  
 یطکاف بہرہلذہ المذللۃ فی الاسواق باس افسوس ہاتھ ان  
 بے کناہوں کے گرد نون سے ستم باندھے تھے اور اعدائے دین باین نزلت  
 بازاروں میں پھراتے تھے اَلْاَلْعَنَہُ اللّٰہُ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

### مجلس شخصیت و مقام

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تَنْزَلَ الْمَلَائِکَہُ وَالرُّوْحُ فِیْہَا بِاِذْنِ  
 رَبِّہِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرِ سَلَامٌ عَلَیْہِمْ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ تفسیر میں نے لکھا ہے  
 حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تازل ہوتے ہیں ملائکہ و روح  
 جو اعظم انکا ہی ہمیشہ شب قدر کو امام زمان پر بحکم اپنے پروردگار کے طلوع صبح  
 واسطے اعلام کرنے ہر امر کے جو مقدر ہوا ہی اس شب میں سال آئندہ تک  
 ہر شخص کے لیے خیر و برکت سے یا واسطے ہر امر کے مصالک دین و دنیا سے مرد  
 کہ یہ شب باعث سلامتی ہی واسطے دوستان خدا کے اور علامت مجلسی علیہ  
 الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ملائکہ اور روح صبح تک خدمت باسعادت امام زمان  
 میں حاضر ہوتے ہیں اور سلام کرتے ہیں بلکہ اکثر احادیث و روایات سے  
 ثابت ہوتا ہے کہ مومنین صالحین سے بھی مصافحہ کرتے ہیں اور مفسرین فقیر  
 مراد روح کی کسی طرح سے لکھی ہے چنانچہ تفسیر زواری میں لکھا ہے کہ مراد  
 حضرت عیسیٰ روح اللہ میں مگر ملائحت اللہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مراد  
 روح سے جبریل امین ہیں اور شب قدر میں بھی درمیان فریقین کے



اختلاف ہی مگر علمائے شیعہ اثنا عشری نے اجماع کیا ہی کہ انیسویں اور کسویں  
 اور تیسویں شب ماہ رمضان سے باہر نہیں ہوا اور اکثر احادیث تیسویں  
 شب کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں اور فضیلت عبادت شب قدر کی  
 بہت ہی سنجملہ اسکے زاوا المعاد وغیرہ میں منقول ہے کہ انیسویں شب  
 اول شبائے قدر ہے اور فوائد عبادت شب قدر کے بہت ہیں از انجملہ  
 عبادت شب قدر نص قرآن نہر مبین کی عبادت کے ثواب سے بہتر ہے  
 کہ جو قرآسی برس اور چار مہینے ہوتے ہیں یہ ثواب واسطے اسکے حق سبحانہ  
 تعالیٰ مقرر کرتا ہے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے  
 کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو نازل ہوتے ہیں وہ ملائکہ جو سدرۃ المنتہی  
 میں رہتے ہیں اور سنجملہ ان ملائکہ کے جبریل ہیں پس جبریل کئی علم اپنے  
 ساتھ لاتے ہیں حضرت فرماتے ہیں کہ ایک علم کو میرے مقام قیبر پر اور  
 ایک علم کو بیت المقدس پر اور ایک علم کو مسجد الحرام پر اور ایک علم کو  
 طہر سینا میں نصب کرتے ہیں اور اقبال میں جناب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے کہ ایک مرتبہ موسیٰ  
 علیہ السلام نے مناجات کی کہ خداوند امین قرب تیرا چاہتا ہوں جواب  
 آیا کہ قرب میرا واسطے اُس شخص کے ہے جو شب قدر کو جاگے چہر عرض کیا  
 کہ بار انا میں تیری رحمت چاہتا ہوں جواب آیا کہ رحمت میری واسطے  
 اُس شخص کے ہے جو رحم کرے یمینوں پر شب قدر میں عرض کیا کہ خداوند  
 صراط پر سے گذرنا چاہتا ہوں جواب آیا کہ صراط پر سے گذرنا اُس شخص کے

لیے ہی کہ جو شب قدر کو کچھ صدقہ دے پھر عرض کیا کہ ایسے د مالک میرے  
 رخت بہشت اور میوے اُسکے چاہتا ہوں حکم ہوا کہ یہ اُس شخص کے  
 واسطے ہی کہ جو شب قدر کو تسبیح خدا کرے عرض کیا کہ خداوند آگ سے  
 نجات چاہتا ہوں ارشاد ہوا کہ یہ اُسکے واسطے ہی کہ جو شب قدر کو استغفار  
 کرے عرض کیا ہمارا رضا مندی تیری چاہتا ہوں جانب رب العزت  
 ارشاد ہوا کہ یہ اُس شخص کے لیے ہی کہ جو شب قدر کو دو رکعت نماز پڑھے  
 اور اُسی کتاب میں ایک حدیث معتبرین جناب امام محمد باقر علیہ السلام  
 سے منقول ہے کہ جو مومن شب بیداری کرے عبادت میں شب قدر کو  
 نو گناہ اُسکے بخشے جائینگے اگرچہ وہ موافق عدد ستار ہائے آسمان اور  
 سنگینی جبال اور کیل دریا ہائے عالم کے ہوں حضرات سنا اپنے  
 مرتبہ شب بیداری شب قدر کا اب تصور کیجئے کہ اُنیسویں شب ماہ مبارک  
 رمضان کو اُن ملائکہ اور روح نے جو صالحین مومنین سے مصافحہ کرتے  
 ہیں امیر المومنین علیہ السلام سے کیونکر مصافحہ کیا ہوگا اور سلام کس  
 حال میں کیا ہوگا آہ مومنین اُس شب بھی وہ جناب صبح تک  
 بیدار تھے اور عبادت خدا میں مشغول تھے کہ ابن ماجہ نے سجدہ کوفہ  
 میں ضربت شمشیر زہر آلودہ لگائی اور ریش اقدس خون سے مختصّب  
 ہوئی آہ جبکہ سبب سے اکیسویں ماہ رمضان شب جمعہ کو رحلت فرمائی  
 یہ سبب ہی کہ ان شبوں میں بعض بلاد میں عزاداری مثل عشرہ محرم کے  
 ہوتی ہی چونکہ زمانہ ذکر محرم کا آگیا تو اس مقام پر کچھ بیان شب شورا کا کلی



مناسب ہے چنانچہ اقبال میں تید بن طاؤس علیہ الرحمہ جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ان حضرت نے کہ جو مومن  
شب عاشوراء عبادت خدا میں جائے تو مثل اسکے ہے کہ عبادت خدا کی مثل  
عبادت ملائکہ کے اور مصیبات العابدین اور اقبال میں منقول ہے کہ جو  
مومن چار رکعت نماز شب عاشوراء پڑھے ہر رکعت میں سورہ حمد ایک مرتبہ  
اور سورہ قل ہو اللہ احد پچاس مرتبہ تو حق بخانہ تعالیٰ پچاس بڑے  
گناہ گزشتہ اور پچاس برس کے گناہ آئندہ اسکے بخشے گا اور ملا  
اسکے میں واسطے اسکے دس لاکھ شہر نور کے بنائے گا اور زاد المعاد  
وغیرہ میں بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ان حضرت  
کہ جو مومن شب عاشوراء نزدیک قبر شریف میرے جد بزرگوار امام حسین  
علیہ السلام کے ملے اور ان حضرت کی زیارت کرے تو پرویز قیامت  
اس طرح سے مشور ہوگا کہ اپنے خون میں التودہ بیست شہدائے کر بلا ہوگا  
اور جو مومن شب و روز عاشوراء زیارت ان حضرت کی کرے تو وہ ایسا ہوگا  
کہ گویا سامنے ان حضرت کے شہید ہوا ہو سبحان اللہ کیا اتنی ہی اعمال  
و زیارت شب و روز عاشوراء اور شہدائے کر بلا کا واقعی کیا عابد و زاہد  
اور متقی و پرہیزگار اور دیندار و قاشعار اور ابراہیم اعدان و انصاف  
فرزند حیدر کرار کے اُس وقت اضطراب میں کہ لاکھوں اشترار میں گھرے تھے  
لباں خضوع و خشوع اور استغلاال سے تمام شب کہ شب آخر دنیا سے  
تس عبادت پروردگار میں بسر کی چنانچہ محرق القلوب وغیرہ میں

منقول ہو کہ حبیب فرزند رسول انقلین امام حسین علیہ السلام کو شب عاشق اور  
 بدشواری ایک شب کی مسافت ملی تو اپنے اصحاب و اقربا سے فرمایا کہ آئے  
 و فادار و یہ شب آخری ہر حیات و نیا سے لباس اپنا تبدیل و صاف کرو  
 کہ یہی بجائے کفن ہو گا پس حضرت مع اصحاب و اقربا تمام شب بیدار رہے  
 اور تلاوت قرآن و دعا اور عبادت خدا اور رکوع و سجود اور قیام  
 و قعود میں مشغول تھے اور کبھی آلات حرب و جناب کہ صاف و درست  
 فرماتے تھے چنانچہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وقت سحر  
 شب عاشق اور حضرت کی آنکھ لگ گئی تھی کہ بکا ایک با چشم تر بیدار ہوئے  
 اور فرمایا کہ ابھی میں نے خواب دیکھا ہے کہ گویا چند کلب مجھ پر تھامے اور بچے  
 اور انہیں ایک ایک پر جو سب سے زیادہ میری طرف حملہ کرتا ہے اور  
 نیچے مارتا ہے کہ وہ قاتل میرا ہے اور دیکھائیں کہ یہ بزرگوار میرے  
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ہیں اور  
 فرماتے ہیں اے حسین تجھ کو کربلا کے محل ہمارے پاس افطار کرو اور یہاں  
 مقدس اتھاروا و صیبا اور یہ سب لائے تمہاری رحمت کے استقبال کے لیے  
 آئے ہیں اور یہ ایک ملاک آسمان سے نازل ہوا ہے اور ایک بیشہ سبز لایا ہے  
 اس لیے کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو خون تمہارا اس کشتی میں ضبط کرے اور یہ  
 یہ کلام حضرت جناب زینب و ام کلثوم سے سنا تو زرارہ روستے لکھنؤ  
 حضرت اپنی بیوی کو کٹی و دلاسا دیکر بیویوں کی طرف متوجہ ہوئے اور  
 فرمایا کہ اے سکینہ اور اے فاطمہ اے زینب اے رقیہ تمہارے حال غربت



مکہ میں پر ہار میرا باب ہو رہا ہوا افسوس کل تم درویشی میں تھلا ہوئی پس حضرت  
 بعد تو یہ خوب طرف اپنی بنوں کے اور فرمایا اسی زینب و ام کلثوم انکی ولادت  
 کرنا ایسی کہ دل قیم کا مازک ہو تا ہی مومنین اسوقت کیا حال ہو گا اہل بیت کا  
 حبیب بہ کمات حسرت سے ہونگے آہ خدا نہ کرے کہ عالم غربت و مسافرت میں  
 سیک اہل حرم اپنے حامی و سرپرست سے جدا ہوں خصوصاً جو صاحبان  
 عزت و غیرت ہوں تصور کیجئے کہ جدہ شہادت امام حسین علیہ السلام کے  
 کیا کیا ظلم و ستم گزرے اہل بیت پر ان حضرت کے پاس افسوس اعدائے  
 اسباب لوٹ لیا اور مقتدہ و پیادین تک چھین لین اور نیموں میں آگ  
 لگائی اور بچوں کے گوشوارے اٹا رہے علاوہ ایک یہ ظلم ظہیم تھا کہ ضرب  
 تازیانہ سے تکلیف و اذیت دیتے تھے اس افسوس ان تشدد لیون کا  
 کوئی پرسان مال نہ تھا بلکہ اعدائے کمال ظلم و ستم زنجیروں میں  
 جبرمک اسیر و مقید کیا چنانچہ حجت خدا فرماتے ہیں وَ سِیِّئَ اَهْلَکَ  
 کَالْعَبْدِ وَ حَقِیْقٌ وَاَفْیَ اَحْدَیْہِ اَیْ وَہِیْ ظَلَمَ اہل بیت آپ  
 مثل غلام و کنیزوں کے اسیر و مقید کیے گئے اور زنجیر ہائے آبنی میں زردی  
 اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

### مجلس شصت و بیستم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ مَا یَنْطِقُ بِسَمْعِ الْهَوَاۤءِ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی  
 حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہی کہ حبیب ہمارا اپنی خواہش نفسانی  
 کلام نہیں کرتا ہی اور جو کتا ہی وہ بوحی ربانی کتا ہی پس مومنین جس

بزرگواری کی خود پروردگار نے مدح و ثنا فرمائی ہر انکایہ کلام ہو فی کتاب  
 المر وحنہ عن ابی ذر بن الغفاری رَحِمَہُ اللہُ اَنہُ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَارُ عِلَیَّاتِی الْخِلَافَةِ بَعْدَ  
 فَہُو کَافِرٌ قَدْ حَارَبَ اللہَ وَرَسُولَہُ وَمَنْ شَاکَ فِی عَلَیِّ  
 عَلَیْہِ السَّلَامُ فَہُو کَافِرٌ چنانچہ کتاب روضہ میں بسند معتبر ابو ذر  
 غفاری رحمہ اللہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ جو شخص علی بن ابیطالب علیہ السلام سے بعد میرے  
 خلافت میں نزاع و فساد کرے تو وہ کافر ہے تحقیق کہ اُس شخص نے  
 محاربہ کیا خدا و رسول سے اور جو شخص کہ شک و شبہ اس علی بن ابیطالب  
 علیہ السلام کے بارے میں وہ بھی کافر ہے جیسا کہ شیعہ المعجزات میں  
 کہ وہ مولفات جناب ممتاز العلماء علیہ الرحمۃ سے ہی بسند معتبر جناب سابق  
 علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ابوبکر نے غصب خلافت کی تو جناب امیر  
 المؤمنین علیہ السلام نے اُس کا مقام جناب رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر  
 دیکھا اُس محبت خدا نے اس پر تمام محبت لی اور آخرین فرمایا کہ کیا تو نہیں  
 جانتا کہ درمیان میرے اور تیرے خود جناب رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 ابوبکر نے عرض کیا کہ وہ حضرت اب کیونکر حکم دیں گے یہ سن کر جناب  
 امیر علیہ السلام نے ہاتھ اُس کا پکڑا اور مسجد قبا میں لائے جو بیرون شہر مدینہ  
 بنی نضلہ میں جازیل حطیرہ بنی نضار کی طرف ہی ہیں دیکھا کہ جناب سالنہ  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں اور ابوبکر سے فرمایا کہ جاؤ



اس ظلم و ستم کو ترک کر جو تو نے امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پر کیا اور  
 آجرو و سسری روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تجھے  
 نہیں کہ میں نے کہ حق کو علی بن ابیطالب کے انکے سپرد کر اور انکی متابعت  
 راوی کہتا ہے کہ جب ابو بکر نے اس راز کو زبان اقدس جناب رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا خائف و ترسان واپس آیا اور جب عمر کے پاس  
 پہونچا اُس سے حقیقت حال کو بیان کیا یہ سنکر عمر نے کہا کیا تو ابھی سحر  
 بنی ہاشم کو نہیں جانتا ہے آہ مومنین باوجود مشاہدہ ان معجزات کے  
 وہ اپنے ظلم و ستم سے باز نہ رہے اور حکم جناب رسول خدا پر عمل نہ کیا بلکہ  
 نسبت سحر کی دی اور خلافت کو غصب کر لیا اور خود قلیفہ بن گئے اور اولاد  
 رسول خدا پر دست ظلم و ستم دراز کیا جیسا کہ کتب فریقین میں نقل کیا ہے  
 یہاں تک کہ مورخین انگلستان نے بھی لکھا ہے جہانچہ جان ڈونیلپورٹ  
 مؤرخ و غیرہ نے اپنی تاریخ میں جسکا ترجمہ جزو مظاہر الحق ہے یوں لکھا ہے  
 اور اُسکے چند اوراق کا انتخاب یہ ہے کہ جو سخت عداوت و دشمنی بعد  
 رحلت آن حضرت کے ان دو بڑے فرقوں میں جو بنام سنی و شیعہ مشہور  
 ہیں پیدا ہوئی وہ ہر قرن میں بعد ہیرت کے تازہ ہوتی رہی ہوا کہ اتنا کہ  
 اگرچہ کسیقدر اب کم ہے جو درمیان اہل روم اور اہل ایران کے ہے  
 تو نتیجہ اسکا صرف انواع و اقسام کے اختلافات فروع و رسوم دین  
 میں نہیں ہے بلکہ ایک نہایت نا اصلاح پذیر جنگ و عیدل بھی ہے جس سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ نہایت خون ریزی بھی ہوئی ہے ان دو فرقوں میں سے

تیغون نے اُن حضرت کے خیر ابو بکر کو حضرت کا جانشین مانا اور قرار دیا اور  
 تیغون نے علی بن ابیطالب ابن عم اور داماد اُن حضرت سے تولد رکھی  
 کہ جو مقتضائے مزید انصاف اور میت دین براسوجبت کہ وہ حضرت سے  
 ہمیشہ اپنے ابن عم سے محبت و الفت علاقہ رکھتے تھے اور چند مرتبہ انکو اپنا  
 وئی وجانشین بھی ظاہر کیا تھا لیکن انخصوص دوستیامون میں ایک جب  
 اُن حضرت سے اپنے گھر میں قبیلہ ہاشمی کی ضیافت فرمائی تھی اور علی بن  
 ابیطالب نے باوصفت مسخر و توہین کفار کے اپنا ایمان لانا ظاہر کیا پس  
 اُن حضرت نے اپنی باہن اس جوان دلیر کے گلے میں ڈال کر اپنے سینہ اقدس  
 لگایا اور باواز بلند فرمایا دیکھو میرے بھائی میرے وصی میرے خلیفہ کو  
 دوسرے جب اُن حضرت نے ایک برس قبل اپنے انتقال کے بلکہ خدا  
 خطیب پڑھا تھا سبکو جبریل اُن حضرت کے پاس لائے تھے اور عرض کیا تھا  
 کہ یا رسول اللہ میں آپ پر صلوات و رحمت خدا سے لایا ہوں اُن کے حکم  
 اُن حضرت نے انش بن مالک سے فرمایا کہ لوگوں کو جمع کرے حسین اُن  
 حضرت کے پیرو علاوہ اسکے ہر دو ہزار سے دہان کے باشندے بھی  
 حضرت پر بیعت کیا کہ یہ کے پاس ہوئی اُس مقام پر کہ جکانام  
 تھوڑے روز بعد وہاں پہنچے جو در میان مکہ و مدینہ کے واقع ہوا  
 تمام برتبار شیخ و شہداء اپریل سنہ ۶۳۱ھ کو کتیس عیسوی میں مطابق اٹھارہ  
 ماہ ذی الحجہ و نہایت ایک بلند نیر پر تشریف لیکے و ایک خطبہ پڑھی شام  
 ارشوقت اور نصاحت و بلاغت سے پڑھا حکم ہزاروں حضار شایست



تو یہ سنتے تھے چونکہ یہ خطیب بہت طولانی ہی آخری چند فقرہ اُس کے یہ ہیں کہ  
 ان حضرت نے بعد حمد و ثناء اُنہی اور شکر عطاے نعمائے نامتناہی اور  
 ثواب و عقاب وغیرہ کے فرمایا کہ اے ایہا الناس میں صرف بندہ  
 محکوم ہوں اور مجھ کو حق سبحانہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے اور میں تعمیل حکم میں سر نیاز  
 کمال انصوع و خشوع اور ادب جھکا تا ہوں آگاہ ہو کہ اس امر خاص کے  
 لیے تین دفعہ ہیریل حکم ربّ علیل میرے پاس آئے اور ہر دفعہ انھوں نے  
 مجھ کو جانبِ خدا سے عز و جل سے حکم دیا کہ میں اس پر ظاہر کر دوں کہ علی  
 بن ابیطالب میرے خلیفہ اور وصی اور امام خلیفہ ہیں اور میرے گوشت  
 و پوست اور خون ہیں اور میرے ایسے ہیں جیسے ہارون موسیٰ کے تھے اور  
 ایہا الناس پس بعد میری وفات کے وہ تمھارے ہادی ہوں جب میں  
 دستِ رحلت کہوں تو میری اُمت کو اُنکی فرمان برداری اور اطاعت  
 الیٰی لیں چاہیے پھر کہ میری فرمان برداری کرتے تھے پس نبی علی بن  
 ابیطالب کی نافرمانی کی جسے خدا و رسول کی نافرمانی کی پس حضرت نے  
 فرمایا اے وہ کستویہ خدا کے احکام ہیں اور علی بن ابیطالب نے مجھ سے  
 سکتے ہیں وہ سب احکام اور وحی جو وقتاً فوقتاً مجھ کو آئے ہیں پس جو  
 حکم کو نہ مانیں تو خدا کی دائمی لعنت و نفرین ضرور اُنکے سر پر رہے گی جو کہ  
 علی بن ابیطالب کا حکم سبحانہ لا ینکح اہلنا اس آگاہ ہو کہ خداوند عالم  
 اکتہ بآیہ قرآن بیدین علی بن ابیطالب کی تعریف کی ہے اور میں مکرر کتاب  
 کہ علی بن ابیطالب میرے ابن تم اور میرے گوشت و پوست اور خون ہیں

اور حق سبحانہ تعالیٰ نے انکو نہایت عمدہ ورنہ اور خوبان عنایت کی ہیں اور  
 فضائل بیشمار عطا فرمائے ہیں اور بید علی بن ابیطالب کے انکے منہ زہر  
 اور میرے نور عین حسن و حسین بانشین ہو گئے پس یہ مؤرخ لکھتا ہے کہ بعد  
 تمام ہونے اس خطبہ کے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور معاویہ بن ابوسفیان  
 وغیرہ نے علی بن ابیطالب کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور وصی و جانشین  
 ہونے کی مبارکباد دی اور اقرار کیا کہ انکے تمام احکام کو اچھے طور سے  
 بجالاؤ گئے حضرات تصور کیجئے کہ آیا بعد جناب رسول خدا کے ان  
 لوگوں نے اس قول پر عمل کیا یا نہیں ہاں افسوس ہنوز بہت دن نہ  
 گزرے تھے کہ اعدائے دست ظلم و ستم آل رسول پر وراز کیا خود مؤرخ  
 لکھتا ہے کہ ابو بکر نے بیٹھتے ہی مسند حکومت کے جاہلی سے عمر کو دو لٹیرے  
 فاطمہ زہرا پر حیاں علی بن ابیطالب اور بعض اولاد انلی تھے بایں ظلم  
 روا نہ کیا کہ انکو طلب کرے تا وہ آکر ابو بکر کی بیعت کریں اور اگر وہ  
 اس امر سے انکار کریں تو اُنہے بحیر و قہر بیعت لے پس بموجب اس  
 حکم کے عمر نے مع ہر اہیون کے اس گھر کو گھیر لیا اور آواز دی کہ  
 اے علی میرے شورش سے ابو بکر خلیفہ قرار دیا گیا ہے اور جو اسکی بیعت  
 تمیل کام کی نہ کریگا تو اُسکے گھر میں آگ لگا کے اُسکو اور جو اس گھر میں  
 ہوں سیکو بلا دوں گا پس یہ سنکر فاطمہ زہرا نے فرمایا کہ اے ابن خطاب  
 تو ایسے ظلم و ستم قبیح کا ہرگز ہرگز مرتکب نہو عمر نے جواب دیا کہ میں ضرور  
 بالضرور آگ لگاؤں گا آہ مؤمنین اسوقت دونوں شانہ زادہ کو غیر



جناب صیغہ اور اہل بیت کا کیا حال ہوا ہوگا افسوس بعد جناب رسول مختار کے  
 اہل بیت اٹھارہ ان حضرات کے کیسے کیسے مصائب میں مبتلا ہوئے انغمض یہ ہوتے  
 لکھتا ہے کہ سترہ سو تیس عبیدی بن صرف تین دن قبل اپنے انتقال کے  
 ان حضرات نے پھر اپنے اصحاب کو وقت ترخیص کے وصیت کی کہ خلاصہ  
 اُسکا یہ ہے کہ ایتھالتاس آیا تم خوب یقین کرتے ہو کہ خدا واحد ہے اور میں  
 محمد بن عبداللہ رسول اُسکا ہوں اور بہشت و دوزخ حق ہیں اور موت  
 برحق ہے اور شر و نشر برحق ہے اور ایک وقت میں و مقرر ہے کہ اس وقت تک  
 انسان اپنی قبر و ن سے اٹھے درگاہ قادر مطلق میں حاضر ہوئے پس اُس  
 جماعت حضار نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہاں ان سب چیزوں کا جو  
 خوب یقین رکھتے ہیں یا وہ جو اس کے ان حضرات نے بتایا کہ اس بات پر  
 قسم دی کہ میری آل سے زیادہ تر خاص کر ہمیشہ محبت و الفت رکھنا اور انکی  
 عزت و توقیر کرنا اور ان حضرات نے کہا کہ ہاں تاکہ فرمایا کہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہو  
 وہ علی کو اپنا دوست سمجھے خدا مایہ کرے انکی جو دوستی رکھتے ہیں علی سے اور  
 خدا غضب کرے اُنہر جو علی کے دشمن ہیں پس ایسے مکرر اور مصرح بیانات  
 جو خود ان حضرات کے بیانات اقدس پر جاری ہوئے تھے ایک وقت تک  
 تو شک و شبہ امر خلافت سے دور رہا یہاں تک کہ سیکہ مایہ سی ہوئی آخر کار  
 عائشہ انکی زوجہ نے بعد ان حضرات کے کچھ اپنی ساز و باز کر کے اپنے باپ  
 ابو بکر کو پہلا خلیفہ لوگوں سے مقرر کروالیا یہ ایک خدمت فرزند بی بالائی  
 کہ اپنے باپ کے خلیفہ ہونے میں بڑی کوشش و سعی اور اعانت کی اور

انکی فضیلت میں امارت وضع کرانے کا پیشاب و شبہ نہایت قوی باعث اسکا  
 بعض و کینہ دیرینہ تھا جو اسے علی بن ابیطالب کے ساتھ محتاج سے موقع پا کر  
 ظاہر کیا یعنی غصب خلافت کرا لی جنگ جمل میں مع طلحہ و زبیر کے مقابلہ کرا لی  
 اور انکے فرزند حسن کو انکے نانا کے روضہ میں دفن ہونے سے مانع ہوئی بلکہ مرد  
 و غیرہ جماعت بنی امیہ نے تیر حیا زہر لگائے علاوہ اسکے کتب امارت الہیہ  
 میں تو تصریح منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے ابوبکر کو خلیفہ نہیں کیا چنانچہ  
 انکے بڑے عالم محدث اور مستند علیہ غزالی اپنی کتاب احیاء العلوم مجلد اول  
 صفحہ اوّل میں لکھتے ہیں وَ کَذَیْکُنْ اَبُو بَکْرٍ اَمَامًا اِلَّا بِالْاِجْبَارِ وَالْبَسِیْعَةِ  
 نہیں ہوا ابوبکر خلیفہ مگر بسبب اجبار اور بیعت کے پس اس عبارت سے بھی  
 خلیفہ بن ٹھینا اسکا ثابت ہے حضرات اہل حق پوشیدہ نہیں رہتا ہی وہ ضرور  
 ظاہر ہوتا ہی الغرض قریب رحلت اُن حضرت کا انتظار میں ملک الموت کے  
 عائشہ کے حجرہ میں تشریف لیا تا اُن حضرت کے حکم و رضا سے ہو یا عائشہ کی  
 تدبیر سے ہوا جو بہر حال یہ بات بھی ایسی ہے کہ قاصد کرانے مفید مطلب تھی  
 اس واسطے کہ یہ یقینی ہے غرض اسکی یہ تھی کہ اُن حضرت کا ارشاد دربارہ جانشینی  
 اپنے ابن عم علی بن ابیطالب کے لوگوں کے قانون تک اب نہ پہنچنے پائے  
 پس اس سے یہ سمجھا گیا کہ اُن حضرت نے بدون بیان کر کے اپنی آخری  
 وصیت کے دربارہ جانشینی کے انتقال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ثلاثہ نے سچپس  
 برس تک ہم حکومت کی قبل اسکے کہ علی بن ابیطالب اپنے حق کو پہنچیں  
 جسکے وہ احق ترین مردم تھے نہ صرف بلحاظ قرابت و زوجیت فاطمہ زہرا



وخر رسول کے بلکہ نیز لحاظ اُن فضائل خدا وادوار اُن پیدا اور بڑی کارناموں کے  
کہ جو انھوں نے ترویج مذہب اسلام میں بدل و جان کی تحمیل اور بڑے بڑے  
سرکشوں کو زیر کیا تھا حضرات اس مؤرخ کی تحریک سے بھی اتنا ظاہر ہو کہ  
عمر نے جناب سیدہ سے کہا کہ میں ضرور بالضرور گھر کو آگ لگاؤنگا اور جو  
اس گھر میں ہوں سب کو جلاؤنگا چونکہ یہ کلمات اہل سنت کی بھی کتب سے  
پائے جاتے ہیں اور اس مؤرخ کو منصفانہ بات کہنی تھی اس سبب سے  
جو انکی کتب سے ثابت تھا وہ لکھا ورنہ کتب مذہب اثنا عشری سے اس  
مضمون کو بھی ضرور لکھتا جو بحار الانوار اور عوالم اور جلال العیون  
اور محرق القلوب وغیرہ میں منقول ہے کہ اُس حاسد نے دروازہ دو کھولا  
جناب سیدہ کو جلا دیا اور بعد اسکے اُس دروازہ کو اس زور سے ڈھکیا  
کہ پٹا اُسکا جناب سیدہ پر گرا اسوقت وہ معصومہ حالت اضطراب میں  
پکارین کہ یا رسول اللہ فریاد ہی کہ بعد آپکے کیا کیا ظلم و ستم مجھ پر ہوتے ہیں پھر  
سننے ہی اُس فریاد کے وہ ظلم اور زیادہ غیظ میں آیا اور تلووار اُٹھائی کہ میان  
میں تھی پہلو سے جناب سیدہ پر ماری اور ایک تازیانہ بازو سے اقدار  
مارا کہ وہ متوڑم ہوا اور ضرب در سے وہ تکلیف و اذیت پہنچی کہ شکم اہر  
میں شاہزادہ حسن شہید ہوا اور نامحرم بے محابا داخل حرم سرا ہوئے اور  
جناب امیر المومنین علیہ السلام کو رخصت لیتے واسطے بیت ابو بکر  
پہنچے اور وصیت اور حکم جناب رسول خدا کا کچھ لحاظ و پاس نہ کیا اور  
جناب امیر کو جانشین اور وصی ہونے کی مبارکباد دینا اور دست اقدار کا

بوسہ دینا یا لکل فرا سوش کر گئے اور کینہ و یرینہ اپنا ہجرت و انتقال جناب رسول خدا  
 علیہ السلام کیا ہے افسوس اگر جناب رسول خدا رحلت نہ کرتے تو کئی مجال تھی  
 کہ اولاد رسول سے ابن ظلم و ستم پیش آتا آہ مؤمنین اس پر بھی کتنا زکی بلکہ  
 اشتیاق ہے امت نے جناب امیر کو کیسی اذیت و تکلیف دی آخر این علیہ السلام  
 عیدین نے مسجد کو فریق بحالت روزہ و نماز شہید کیا اور امام حسن علیہ السلام کو  
 معاویہ نے زہر دلوایا اور امام حسین علیہ السلام کو نہمان یا کر صحرا سے کر بلا لیت  
 مع اصحاب و اقربا بیکم بزیہ تشنہ لب و ج کیا اور لباس و سلاح اتار لیا  
 اور کئی وز تک لاش اٹھرایا گرم پر حرارت و تیزی افتاب میں نہی  
 رہی آہ آہ خاک صحرا اڑ کر لاش اٹھ رہی جاتی تھی اور سرانور کو نیزہ پر لٹکا  
 کیا اور شہر شہر مع اہل حرم کے پھرایا چنانچہ ان حبیبوں کو حجت خدایا  
 مانیہ متہ سین فرماتے ہیں الشکام علی من نکشت ذمتہ سلام ہو  
 اس جناب پر کہ جلی عمدہ فلتی لیکن الشکام علی من ھتکت حرمتہ  
 سلام ہو اس صاحب غیرت پر کہ جلی ھتک حرمت کیلی الشکام علی  
 من یرقی بالظلمہ دمہ سلام ہو اس مظلوم پر کہ جکا خون بظلم و ستم  
 بایا گیا الشکام علی المختل بدیر الجراح سلام ہو اس شہید راہ حق  
 پر اپنے زخموں کے خون میں نہلایا گیا الشکام علی المجرع بکاسات  
 الیمام سلام ہو اس تشنہ لب پر کہ جسے جام نیزہ پائے ابدار سے سیراب  
 کیا الشکام علی الشیب الخضیب سلام ہو اس ریش نور و سفید  
 بکا جناب خون سے ہوا الشکام علی الخد التریب سلام ہو اس



خسارہ انور پر کہ جو خاک آلودہ ہوا التکلم علی البدن الثلیب سلام  
 اس بدن اطہر پر سکا سلاح و لباس اُتار گیا التکلم علی المغوری فی انور  
 سلام ہو اس مظلوم پر جو خالق اللہ میں نحر کیا گیا التکلم علی المذبح من  
 اققا سلام ہو اس سید علیل پر جو پس گردن سے ذبح کیا گیا التکلم علی  
 الرأس المرفوع سلام ہو اس سر مقدس پر جو نیزہ پرمانہ کیا گیا التکلم علی  
 القسوة البازنات سلام ہو ان محذرات عصمت پر جو کہ بلا میں بے پردہ  
 کیا نین اور خمیوں سے بظلم و ستم نکالی گئیں تلح وجوہہم حرر الہاجرات  
 آہ آہ حرارت و تیزی آفتاب سے انکے چہرے اور رخسارے جلتے تھے  
 اَللّٰهُمَّ لَعْنَتُكَ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

### جلسہ شصت و ششم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَكْرَمُوا كَرِيمًا كُلَّ قَوْمٍ  
 فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ عزت و آپرہ کرو و شریف  
 ہر قوم اور عزت دار کی تحسرات ہی وجہ یہی کہ جو خود شریف قوم اور  
 عزت دار ہوتا ہی اُسی کو اسکا لحاظ و پاس ہوتا ہے یہ ہر شخص کا کام ہے  
 چنانچہ حبیب السیر و غیرہ میں ربیع الاول برابر ابوالقاسم زرخشری سے نقل  
 کیا کہ جب عمر کے زمانہ میں اسیران فارس مدینہ منورہ میں پہنچے تو تین  
 بیٹیاں یزید و جردن شہر یار بادشاہ عجم کی جہان شاہ اور شاہ زنان اور  
 قروارید بھی انہیں حسین اور ملا خلیل علیہ الرحمہ شرح کافی میں لکھتے ہیں  
 کہ جہان شاہ کا نام جناب امیر علیہ السلام نے بدل کے شہر بانو رکھا اور

بحار التواریخ یونان منقول ہے کہ انکا نام شہر بانو ہے اور امیر المؤمنین نے  
 نام انکا مریم اور یقوسے فاطمہ رکھا پس عمر نے کہا کہ انکو فروخت کرو یہ شکر  
 جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا کہ سلاطین اور  
 بادشاہوں کی اولاد کے ساتھ وہ بات نہیں ہو سکتی ہے جو کہ اوروں کے  
 ساتھ ہو سکتی ہے یعنی بازار میں انکا لیجاتا اور بیع کرنا اسطور سے مناسب  
 نہیں ہے یہ شکر عمر نے عرض کیا کہ پھر انکے بیع کر نیکا کیا طریقہ ہے حضرت نے  
 فرمایا کہ انکی قیمت تشخیص کیجائے پس جو قیمت انکی قرار پاوگی اس سے  
 سب لوگ مطلع و آگاہ ہوں اور انہیں سے جسکا جی چاہیگا وہ خاص  
 قیمت انکی ادا کر کے انکو لے لیا یہ شکر عمر نے موافق فرمودہ حضرت  
 حکم دیا کہ ایک قیمت انکی معین و مقرر کر کے لوگوں کو اس سے آگاہ کرو  
 پس جب وہ قیمت انکی جملہ حاضرین پر باعلان ظاہر کر دی گئی تو اسوقت  
 جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے وہ خاص مقدار دیکر ان شائہرا دیوں کو  
 لے لیا اور انہیں سے ایک اپنے فرزند جناب امام حسین علیہ السلام کو عطا  
 فرمائی جنکے بطن سے جناب امام زین العابدین علیہ السلام پیدا ہوئے  
 اور ایب محمد بن ابوبکر کو مرحمت ہوئی جنکے بطن سے قاسم بن محمد پیدا ہوا  
 اور ایک عبداللہ بن عمر کو عنایت ہوئی تو انکے بطن سے سالم بن عبداللہ  
 پیدا ہوا اسی وجہ سے جناب امام زین العابدین علیہ السلام اور قاسم  
 اور سالم خاندان بھائی تھے اور واقعی وغیرہ نے یونان روایت کی ہے  
 کہ جب قیمت انکی تشخیص کرنے لگے تو اسوقت عمر نے حکم دیا کہ زیور



اور پوشاک بالائی انکا اُنار لو کہ تا لوگ زیور اور پوشاک فاخرہ اور ان  
 شاہزادیوں کو ابھی طرح سے دیکھ کر قیمت زیادہ لگائیں پس خادمِ عمر کا  
 اس ارادہ سے آگے بڑھا چونکہ جناب شہزادہ نو کمال عقل و دانش اور  
 فصاحت و بلاغت رکھتی تھیں اور سب شاہزادیوں میں ممتاز تھیں  
 اور آثارِ مولت و عظمت کے اُسے ہویدا و ظاہر تھے اور زیور بیش بہا اور  
 پوشاک فاخرہ پہنے تھیں تو بسببِ محبت و غیرت کے یہ حکم حاکمِ کائنات  
 ناگوار ہوا اور اُس خادم کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہٹا دیا پس اس وقت  
 اُس شاہزادی کے عمر کو غصہ آیا اور تازیانہ اٹھا کر اُس شاہزادی کو  
 لگایا اُس وقت وہ محذورہ زار زار روتی جاتی تھیں پس یہ حال دیکھا  
 جناب امیر المومنین علیہ السلام نے عمر سے فرمایا پس صبر کر میں شاہزادہ  
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہی کہ وہ حضرت فراتے تھے  
 کہ رحم کرو عزت و آبرو دار پر ہر قوم کے کہ جو بعد عزت کے ذلیل ہو جاوے  
 اور رحم کرو غنی اور صاحبِ مال پر کہ جو بعدِ قدرت کے فقیر و محتاج ہو جاوے  
 حضرات سُننا اپنے کہ اُس وقت جناب امیر علیہ السلام نے اُس  
 شاہزادی کو ضربتِ تازیانہ حاکم سے بچایا افسوس ہزار افسوس کہان  
 وہ جناب روزِ عاشورا جب بعدِ شہادتِ مظلومِ کربلا کے شہرِ عین  
 تازیانہ بدستِ ہمراہیوں کے نیمہ حرمِ محترم میں بیٹھا چلا آیا اور  
 دخترانِ علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہما السلام سے متفقہ و باورین  
 چھین لیں اور زیور موت لیا بے افسوس اگر کوئی شاہزادی جاوے

دینے میں عذر کرتی تھی تو تم لعین کمال ظلم و ستم نازیبانے لگاتا تھا آہ اس وقت ان  
 بلیوں کا کوئی حمایت کرنیوالا نہ تھا پس مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر کتنی تعب  
 کہ اسی حیدر بزرگوار محمد مصطفیٰ فرمادے کہ یہ ظالم ہم پر کیا کیا ظلم و ستم کرتے ہیں  
 انقض ان وخران شاہی کی ایسی بیج و فروخت میں بعض کو تامل ہو  
 حالانکہ کتاب الجہاد فقہ میں لکھا ہے کہ اگر ہاویے اذن امام زمان ہو  
 تو جو غنیمت حاصل ہوئی ہو وہ مال امام زمان کا ہی اور اپنے مال کا اختیار  
 جسے چاہے عطا فرمائے علاوہ اسکے شرائع الاسلام میں بھی یہ مضمون ہے  
 وَمَا يَغْنَمُهُ الْمُقَاتِلُونَ بِغَيْرِ اِذْنِهِ فَهُوَ كَهَيْسَالِ مَالِ كُوفَةٍ اَلَيْسَ  
 کرنیوالے بغیر اذن امام کے غنیمت میں پاوین تو وہ مال امام زمان کا  
 قیس حضرات امام زمان اس وقت جناب امیر علیہ السلام تھے اور اپنے  
 مال کے مختار تھے جسے چاہا عطا فرمایا اور مناقب میں ابن شہر آشوب نے  
 یون روایت کی ہے کہ جب عمر نے ان اسیروں کو قیام و کنیز بنانا چاہا تو  
 اس وقت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے  
 تم سے صلہ چاہی اور دین اسلام کی طرف رغبت کی اور بروایت یہ بھی فرمایا  
 کہ یہ لوگ عقلا اور شرافا ہیں انہیں ایسے لوگ بھی ضرور ہونگے کہ جو اپنی  
 قوم کے راس و رئیس ہوں اور میں تو خدا سے عز و جل کو گواہ کر رہا ہوں  
 کہ ان اسیروں میں جو میرا حصہ ہو وہ میں نے راہ خدا میں آزاد کر دیا  
 یہ سارے تمام بنی ہاشم نہ بھی عرض کیا کہ جو ہمارے حقے اور حقوق انہیں ہیں  
 وہ ہمارے راہ خدا میں آپ کو بخشے کہ آپ انکو بھی آزاد کر دیجیے پس حضرت نے



فرمایا کہ خداوند اقدس تو شاہد رہا کہ میں نے اپنے حقوق کو جو مجھے سبب قبول  
 کر کے تیری راہ میں آزاد کیے ہیں یہ سن کر تمام مہاجر و انصار نے بھی ہنر  
 کی کہ اسی برادر رسول خداؐ بہتے ہیں اپنے حقوق آپ کو پیشے اس وقت حضرت  
 فرمایا کہ بار اگلا تو شاہد رہنا انہوں نے سنے بھی اپنے حقوق مجھے پیشے اور میں نے  
 قبول کر کے تیری راہ میں آزاد کیے یہ سن کر عہد کئے لگا کہ ان فقہاریت کے بارے  
 جو میرا خیال تھا اسے اپنے بگاڑ دیا میں چاہتا تھا کہ انکو غلام و کنیر بناؤں  
 اور انہیں خدمت لون یا انکو بیچ کر وں تا انکو دولت ہو اور اہل اسلام کو  
 منفعت پہونچے مگر اپنے وہ اسے میری بگاڑ دی اسلئے کہ اتنے تھے اپنے  
 آزاد کیے یہ کیا سبب ہوا کہ اپنے میری رائے کے خلاف کیا یہ سن کر جناب  
 امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 فرمایا ہو کہ آبرو اور عزت داروں کا حفظ آبرو ضرور کرنا چاہیے اور نہ  
 آل رسول سے زیادہ عالم میں کون آبرو اور عزت دار ہیں انھوں نے انھیں  
 بلکہ اطاعت امت پر واجب و لازم اور ضرور ہو رہا ہے بعد انکہ انھیں چاہیے  
 جنہوں نے پاس و لحاظ جناب رسول خداؐ کیا وہ انھیں کرتے ہیں  
 انھیں حضرت کے دست ظلم و ستم آل رسول پر دراز کیا آہ وہ صحن مانع  
 پرست اور تعزیت کے انواع و اقسام کی اذیت و تکلیف پہونچا لی  
 یہاں تک کہ دروازہ دولت کو بلا دیا اور نامحرم داخل حرم سرا ہوئے  
 اور ضرب دروازہ سے جناب سیدہ کو ایسا صدمہ پہونچا یا کہ شاہزادہ  
 محسن شکم اظہر بن شہید ہوا اور ضرب بازیاں سے بازو سے انور ان سیدہ

مقبول ہوئے اور وقت رحلت تک وہ نشان باقی رہا آہ سپر بھی اکتفا نہ کی  
بلکہ جناب امیر المؤمنین کو گلوے القورین رہنماں ستم ڈالکر باہر لاسے پاس  
افسوس اسوقت ملاطمہ بن حسین علیہ السلام اور اہل بیت کا کیا حال ہوا  
ہوگا الغرض عمر کو ایشا حضرت کا پسند ہوا اور کہنے لگا کہ اے ابوالحسن  
میں نے بھی جو کچھ جانتے کہ ان قیدیوں میں باقی بیت اور آزادین ہوئے ہیں  
آج بیکہ کہ حضرت نے فرمایا کہ خداوند تو گواہ رہنا ان سب انٹون کا  
یہ چہ کہ ان لوگوں نے کہا اور کیا اور میں نے ان سب اسیروں کو تیری  
راہ رضائیں آدا کیا بعد اسکے ایک گروہ نے بنجارہ قریش کے چاہا کہ یہ عورات  
ہم آزاد ہوئی ہیں اسے ہم نکاح کریں اسوقت حضرت نے فرمایا کہ اس  
بار سے میں جبر و زبردستی نہیں ہو سکتی مگر ان عورات کو اختیار دیا جائے  
کہ کاچو چاہے وہ کہے اور جو وہ چاہے وہی اسکے ساتھ عمل میں آوے  
پس چار شہداء نے جناب شہر بانو کی طرف اشارہ کر کے چاہا کہ انے پوچھا  
جاسے کہ یہ تداریک یا نہیں اور اگر کریں تو اس جماعت میں کسے پسند کریں گی  
پس اس عند و مر کر اختیار دیا گیا اور پس پر وہت پوچھا گیا یہ سنکر وہ  
شہداء نے اسوقت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ انکو  
نہیں کرنا منکر یہ طریقہ ہے جس شخص کا پسند کرنا باقی ہی یہ سنکر عمر نے  
فرمایا کہ یہ عورتیں ہوں یہ اس عند منظور ہی وہ تو چپ ہو رہی ہے  
پس انہوں نے ان کو سول مقدس اللہ علیہ وآلہ کا معمول تھا کہ جب  
ایسی عورتیں ہوں تو ان کو عورت آجاتی تھی کہ اسکا کوئی ولی



شہر فی مثل باپ دادا کے ہوتا تھا اور لوگ اس سے بڑا بڑا کرتے تھے  
 ہوتے تھے تو حضرت یہ فرماتے تھے کہ اس سے جو رت سے پوچھا اس سے بڑا  
 یا نہیں پس اگر وہ چپ رہتی تھی تو اسے چپ رہنا کہی دیتا تھا کہ وہ چپ رہے  
 کیا جاتا تھا بعد اسکے شہر بانوین ہوتا تھا کہ اس سے سب سے بڑا ہوتا تھا وہ کو  
 دیکھیں اب تم کسکو پسند کرتی ہو یہ سنکر اس شہر بانوین سے ہاتھ سے شاہی  
 طرف شاہزادہ کوٹھیں جناب امام حسین علیہ السلام کے اور اس حضرت کو  
 پسند کیا پھر اسے مار پڑھا لیا کہ تمہیں اختیار ہویت پاپو پسند رہے ہیں اس  
 شاہزادہ نے حضرت ہی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ میں نہیں  
 پسند کرتی ہوں سوائے اس کے اور کسی کو اس لیے کہ انکی بیٹائی انور سے نور مطلق  
 دلائع بیا اور خراج میں قلیب الدین راوندی علیہ الرحمہ یوں روایت  
 کرتے ہیں کہ عمر نے جناب امیر سے عرض کیا کہ آپ اسے کیسے کہ تم کسی کو  
 پسند کر لو پس حضرت نے زبان فارسی اسے پوچھا اور اس شاہزادہ نے  
 جناب امام حسین کے شانہ اقدس پر ہاتھ رکھا اور کافی میں یوں ہو کہ سر  
 اٹھ پر ہاتھ رکھا اس وقت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کسکو  
 اس امر میں اپنا ولی کرتی ہو اس نے عرض کی کہ یا حضرت آپکو میں نے  
 ولی اپنا کیا پس حضرت نے مخفیہ بیان کو حکم دیا کہ خطیب پڑھو جس نے  
 اسے خطیب پڑھا اور عقد جناب شہر بانو کا حضرت امام حسین علیہ السلام  
 ساتھ ہوا اور وہ محدوسہ حرم مراہ ان حضرت میں آئیں اس وقت  
 جناب امیر علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ اے شہزادہ

انکو بہت اچھی طرح پرکھنا اور زیادہ لو پرانے پیش آنا کہ انکے بطن سے ختم ہوا  
 وہ شہر زندہ تھا را پیدا ہو گا جو بعد تمہارے اس زمانہ میں تمام اہل زمین سے  
 افضل ہو گا اور یہ شانہرا دی ام الاوسیا ہوگی یہی سبب انکے پسند کرنے کا  
 شانہرا وہ کوئین امام حسین علیہ السلام کے تھا کہ اس شانہرا دی نے جناب  
 عالمہ زہرا علیہا السلام کو خواب میں دیکھا تھا اور قبیل اسکے کہ لشکر اسلام  
 انکے ملک میں وارد ہو وہ اسلام لاجکی تھیں چنانچہ وہ معظّمہ فرماتی ہیں  
 کہ قبل ورود اہل اسلام کے میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو  
 خواب میں دیکھا کہ وہ جناب مع امام حسین علیہ السلام کے تشریف لائے  
 اور میرے عقد کی خواستگاری اپنے فرزند کے ساتھ کی اور میرا نکاح  
 اس شانہرا وہ کے ساتھ کر دیا جب صبح ہوئی تو میرے دل میں ایک تاثیر  
 اور پہچان پیدا ہوا اور تمام دن اور کوئی خیال میرے دل میں نہ آیا پھر  
 جب دوسری شب آئی تو میں نے جناب سیدہ کو خواب میں دیکھا کہ  
 وہ مخدومہ تشریف لائی ہیں اور دین اسلام مجھے تعلیم فرمایا اور میں  
 مسلمان ہوئی بعد اسکے فرمایا کہ مسلمان تمہارے ملک پر غالب ہوں گے  
 اور تمہارے فرزند حسین کے پاس پہنچ جاؤ گی اور کوئی شخص تمکو  
 کچھ پرہیز نہ پہنچا سکیگا وہ مخدومہ فرماتی ہیں کہ جیسا میں نے خواب میں  
 دیکھا ویسا ہی وقوع میں آیا حضرات سنا آپ کہ جناب شہر بنوین  
 شانہرا دی ملک فارس کی تھیں اور اسیرون میں وارد مدینہ منورہ  
 مدینہ اور دربار حاکم مدینہ میں بوجہ حمایت و سرپرستی حضرت امیر المومنین



کوئی شخص حاضرین دربار سے خلافت شان اس شایہ راوی کے کچھ جبر و قہر اور تذلیل نہ کر سکا نہ کیسے متنع و چادری نہ بازوان کے ریمان ستم سے باز نہ ہا کہم انکو قتل کر سکا کیونکہ حب دربار عام میں سائنہ عمر کے کھڑی کی گنیز تو اسوقت وہ شایہ راوی اپنے باپ دارے کو پراکتی تھیں اور یہ ناوقت تھا زبان فارسی سے اسکو گمان ہوا کہ مجھے پراکتی ہیں اسنے ارادہ قتل کا کیا تھا باوجود اسکے پس پردہ اسنے گفتگو عقد کی ہوئی حالانکہ وہ اولاد اہل اسلام سے نہ تھیں مگر افسوس ہزار افسوس حال پر ذریت جناب رسول خدا اور دختران امیر المومنین علی مرتضیٰ اور قاتلہ زہر علیہم السلام کی بعد شہادت اپنے برادر مظلوم امام حسین علیہ السلام کے وہ شایہ راوی عالم کی کربلا میں بے پردہ کی گئیں اور خمیوں سے بظلم و ستم نکالی گئیں افسوس اسپر بھی اکتفا نہ کی بلکہ بے متنع و چادریلو اسے عام میں پھرائی گئیں اور رسن بستہ دربار ابن زیاد اور یزید لعین میں لالی گئیں آہ آہ وہاں ان بکایوں کا کوئی حمایت و سرپرستی کرنیوالا نہ تھا آہ مومنین آپ تو خود صاحبان غیرت اور نقاد ہیں اشارہ ہی کافی ہی جیسا کہ مقتل انہفت اور محرق القلوب میں منقول ہے کہ حب اسیران اہل بیت رسالت سامنے ابن زیاد کے کھڑے کیے گئے تو اسوقت اس لعین نے زبان طعن و راز کی اور کہا ای زینب دیکھا تو نے کہ خدا نے تیرے بھائی سے کیا کیا تیرے بھائی حسین نے چاہا تھا کہ یزید بن معاویہ سے خلافت چھین کے آپ مسند نشین حکومت بدلیں خدا نے اسید اسکی قطع کی اور آرزو اسکی

برہ لایا یہ ستمگر بنا سید زینب نے فرمایا کہ اے ابن زیاد و اسے جو تجھ پر اگر میرے  
 بھائی نہ لے لیتا ہوتا تھے تو وہ انکی میراث آبادی تھی لیکن جو تو نے ظلم و ستم  
 ان سہرت اور انکے اہل بیت پر کیا وہ تو نے حضورت و عباد اپنے نفس پر  
 کیا ہوا اور اپنے ہاتھ سے تو مبتلا اجذاب ہوا ہر یہ ستمگر وہ لعین غضبناک ہوا  
 اور چاہا کہ اس مظلومہ کو قتل کرے آہ آہ یہ ظلم و ستم و میکہ سب یہ بیان  
 و رنج کا پیشہ لگے اس وقت عمر بن حریث نے کہا اے امیرہ عورت ہوا اور  
 عورت عیسیٰ زودہ سے مواخذہ کرنا اچھا نہیں ہے پس تجھے مناسب ہے  
 کہ انکے قتل سے درگزر خصوصاً جو غریب الوطن ماتم اقرابین غم زدہ ہو  
 یہ ستمگرین زیاد قتل سے اس مظلومہ کے باز رہا آہ مومنین کیا انقلاب  
 زمانہ ہے کہ اشیائے امت نے جو اذعائے اسلام رکھتے تھے ذریت و عترت  
 رسول خدا پر کیا کیا ظلم و ستم کیے چنانچہ حجت خدا فرماتے ہیں التَّكَاثُرُ عَلَى  
 صَنْعِ هَيْكَلَتِ خُرَيْمَةَ سَلَامٌ ہوا اس صاحب غیرت و عزت پر کہ جسکی  
 بتاب حرمت لی گئی التَّكَاثُرُ عَلَى مَنْ نَكِثَتْ ذِمَّتُهُ سَلَامٌ ہو  
 اس جناب پر کہ جسکی عہد شکنی کی گئی التَّكَاثُرُ عَلَى مَنْ أُرِيقَ بِالظُّلْمِ  
 دَمُهُ سَلَامٌ ہوا اس فرزند رسول اور مظلوم پر کہ جسکا خون بظلم و ستم  
 بہا یا لیا التَّكَاثُرُ عَلَى الْمُغْتَلَبِ بِدَمِ الْحَرَّاجِ سَلَامٌ ہوا اس شہید  
 راء خدا پر جو اپنے زخمون کے خون میں نہلایا گیا التَّكَاثُرُ عَلَى  
 الْحَرَّاجِ بِكَاسَاتِ الرِّصَاحِ اور سلام ہوا اس شہدائے پر کہ جسے جام زہر  
 ابدار سے سیراب کیا لَا لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ



## مجلس شصت و ہجرت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا بَنِي هَاشِمٍ ائْتُونِي بِأَعْمَالِكُمْ  
لَا تَأْتُونِي بِأَنْسَابِكُمْ خُصَائِلُ الْفَضَائِلِ وَغَيْرُ بَيْنِ شَقُولٍ هُوَ سِرِّيَا  
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ امی قیام لائے ہم لاؤ پاس ہمارے  
اپنے اعمال نہ اپنے انساب وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِنَّ  
اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ لِمَنْ أَطَاعَهُ وَلَوْ كَانَ عَبْدًا أَحَبَّ شَيْئًا وَخَلَقَ النَّارَ  
لِمَنْ عَصَاهُ وَلَوْ كَانَ شَرِيفًا قَرِيبًا أَوْ فَرِيًّا جَنَابِ أَمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِ  
علیہ السلام نے تحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا واسطے اُس  
شخص کے کہ جو عبادت خدا کرے اگرچہ وہ غلام حبشی ہو اور دوزخ کو  
پیدا کیا واسطے اُس شخص کے کہ جو عصیت خدا کرے اگرچہ وہ سید قرشی ہو  
اور شاعر اسکی نظیر میں کہتا ہے

باوجودیکہ ہوا کسی نسب	پسر عم سید البشیر است
لیکے بگر بلال را کہ نسب	از جہت زادگان یہ ہنر است
آن کیے از تفاق فطری خود	گشت بوجہل و سادگان سقر است
وین یک از اتباع احمد وال	در باب غیبت جلو و گراست

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَكْرِمُوا الضَّعِيفَ وَلَوْ  
كَانَ كَافِرًا أَوْ فَرِيًّا جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَرَّمَ  
وَابْرُو كَرِهًا ن کی اگرچہ وہ کافر ہو وَقَالَ إِذَا كُنْتُمْ مِمَّنْ يُؤْتَوْنَ  
فَاكْرِمُوا وَانْ خَالِفُوا اور علامہ زمر شری نے نقل کیا ہے کہ فرمایا

اُن حضرت نے جب ایک عزت و آبرو دار قوم کا تمھارے پاس آوے  
 تو تم اسکی آبرو کرو اگرچہ وہ تمھارا مخالف مذہب ہو حضرت یہی وجہ ہے  
 کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے دخترانِ بادشاہ فارس کی عزت  
 و آبرو کی حالانکہ وہ اولادِ اہل اسلام سے نہ تھیں اور اسیر ہو کر آئی تھیں  
 چنانچہ علامہ الوریٰ اور ارشاد میں شیخ طبری اور شیخ مفید علیہما الرحمہ نے  
 روایت کی ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے اپنے  
 عہد خلافت ظاہری میں حرث بن عفر جعفی کو خراسان کا حاکم کر کے بھیجا تھا  
 اور وہاں سے اُسے یزدجرد کی دختر کو اُن حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا  
 اور حضرت نے وہ شہزادی اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کو عطا  
 فرمائی جنکے بطن سے جناب امام زین العابدین علیہ السلام پیدا ہوئے  
 اور دوسری روایت میں یون ہے کہ حرث بن جابر نے جہان شاہ  
 جکانام جناب امیر نے شہزادی نو رکھا اور شاہ زمان دو بیٹیاں یزدجرد کی  
 اُن حضرت کی خدمت بابرکت میں روانہ کی تھیں اور حضرت نے  
 ایک امام حسین علیہ السلام کو مرحمت فرمائی جنکے بطن سے امام زین العابدین  
 علیہ السلام پیدا ہوئے اور ایک محمد بن ابوبکر کو دی جنکے بطن سے قاسم  
 بن محمد پیدا ہوا اسی وجہ سے امام زین العابدین اور قاسم خالہ زاد  
 بھائی تھے اور عیون اخبار رضاء اور کشف الغمہ میں بسند معتبر  
 سہل بن قاسم یون روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ جناب امام رضا  
 علیہ السلام سے فرمایا درمیان ہمارے اور تمھارے قرابت ہے



یہ نکرین نے عرض کیا کہ یا بن رسول اللہ کیا قرابت ہو فرمایا والدہ ماجدہ حضرت  
صادق علیہ السلام کی ام فروہ بنت قاسم بن محمد عتیبی تبتدا کے فرمایا کہ حبیب  
عبد اللہ بن عامر نے خراسان کو فتح کیا تو دو بیٹیاں یزد و جزو بن شہر پار یا و خا  
جہم کی حبیب سستہ التیس ہجری میں وہ بادشاہ مارا گیا عثمان بن عفان کے  
بابائے حمیدین اور اسنے ایاب امام حسن علیہ السلام کو دی اور ایاب امام حسین  
علیہ السلام کو پس وہ دونوں شہزادیاں ان شہزادوں کی خدمت  
میں تھیں اور دونوں نسایں تھیں زینب فہانہ میں انتقال کر گئیں اور امام حسین  
علیہ السلام کے گھر میں جسے انتقال کیا انکے بطن سے اس مرتبہ امام زین  
العابدین علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پس جناب امیر المومنین علیہ السلام نے  
علی بن ابی طالب کو امام حسین علیہ السلام کی ایک حرم صاحب اولاد کے  
سپرد فرمایا کہ وہ اس جناب کی پرورش کرے اسی وجہ سے امام  
زین العابدین علیہ السلام اسکا دایاں والدہ بچا تھے اور یہ خبر نہ تھی  
کہ میری والدہ انتقال کر گئی ہیں بعد مدت کے ان حضرت کو یہ معلوم  
ہوا کہ میری والدہ زینب بنت جحش کا کافی اور تندیب الالحاکا ہوا  
وروس میں یون منقول ہو کہ والدہ ان حضرت کی شاہ زمان و تہر  
شہر بہرین کسری تھیں اور پھر یہی کہ شاہ زمان کا سیدہ نساجین  
ایہ سب نام رکھا تھا اور اسیر العباد است میں ملا آقا و ربی علیہ السلام  
یون کہا ہوا کہ امام زین العابدین علیہ السلام شاہ زمان کے بطن سے  
تھے اور بعد انتقال ان معظمت کے عتہ حضرت امام حسین علیہ السلام

شہربانو کے ساتھ ہوا اور وہ محذومہ سفر کر بلا میں ہمراہ حضرت کے تھیں مگر  
 صاحب محرق القلوب علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ جناب علی بن حسین  
 شہربانو کے بطن سے تھے اور وہ صاحبزادہ بھی ان کے بطن سے تھا جو وقت  
 شہادت جناب علی اکبر کے روز عاشورا سامنے اُس مظلومہ لانی بن بعث کی  
 تلوار سے قتل ہوا تو اُس وقت وہ بکس سکتہ کے عالم میں تھیں اور بروایت  
 دو صاحبزادہ وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کے شہید ہوا جیسا کہ  
 سید صاحب علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کیونکہ جناب امام حسین علیہ السلام کے  
 چھ فرزند تھے علی بن حسین جناب امام زین العابدین علیہ السلام اور  
 جناب علی اکبر اور علی اصغر اور جعفر اور عبد اللہ اور محمد انہیں سے ایک  
 بیمار کر بلا باقی رہے باوجود اس اختلاف کے جناب شہربانو کا کر بلا تاک  
 آتا ہمراہ جناب امام حسین علیہ السلام کے بروایت بیمار الانوار اور محرق  
 القلوب اور اکیر البیاد است ثابت ہے اور یہ اکثر روایات سے ظاہر ہے  
 کہ وہ محذومہ اسیروں میں وارد مدینہ ہوئی تھیں چونکہ وہ تانبہ زادی  
 ایک مرتبہ دروغریب الوطنی اٹھا چکی تھیں اور شربت اسیری چاہی چکی تھیں  
 یہی وجہ ہے کہ جب روز عاشورا جناب امام حسین علیہ السلام بعد شہادت  
 تمام اصحاب و اقربا اور اولاد کے یکہ و تنہا رہ گئے اور آما وہ شہادت ہو کر  
 اپنے اہل بیت سے وداع و رخصت ہوئے اور شور گریہ دیا اور وا  
 سیدہ کا بلند ہوا تو اُس وقت کے حال میں محرق القلوب وغیرہ میں  
 یوں منقول ہے کہ اسی نما میں جناب شہربانو مادر گرامی جناب علی بن



حسین علیہما السلام کی گریبان و نالان سو پریشانی خدمت بابرکت مظلوم کربلا  
 میں حاضر ہوئیں پس وہ مخدومہ عالم شہادت اور زار زار روئیں اور عرض  
 کی کہ اے سید عالمی و قار آب تو آما دہ میدان کارزار ہیں اور قریب ہی  
 کہ ہاتھت اس قوم نابکار کے آپ شہید ہوں اور میں بعد آپ کے اس  
 صحراے بربلا میں ظلم و ستم اٹھاسے ذلیل ہوں اسوقت کون میری حمایت  
 و حفاظت کریگا کیونکہ اس ملک عرب میں غریب الوطن بے حامی و مددگار  
 ہوں کوئی میری قوم و قبیلہ سے یہاں ایسا نہیں ہے کہ بلحاظ و پاس اپنی  
 قوم کے میری نصرت و مدد کر کے میری حمایت کرے آہ مؤمنین خداوندگار  
 کہ کیسے اہل حرم عالم غریب و مسافرت میں اپنے حامی و سرپرست سے  
 جدا ہوں جناب شہزادہ نوحہ عرض کرتی ہیں کہ اے امام کونین اگر آپ اس  
 کنیز کے حال کو مثل اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے تصور فرمائیں تو یہ نہیں ہو سکتا  
 ایسے کہ وہ سب محذرات عصمت و خیرات جناب رسول خدا اور جناب  
 علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہم السلام ہیں پس ہر مسلمان پر عظیم و مکرہم انکی  
 واجب و لازم ہے کہ کسی مجال پر کہ کسی حال میں بجز عزت و احترام کے انہ  
 پیش آئے اور درپے ہتھک حرمت انکی ہو سکے بخلاف اس کنیز کے کہ  
 میں بیٹی ہوں بجز و سلطان عجم کی میری حمایت و تعظیم کسی شخص پر واجب  
 و لازم نہیں ہے اس سبب مجھے اپنی حرمت کا خیال ہے و حضرات  
 یہ جاسے گریہ و بکا ہے کہ جناب شہزادہ کو اسوقت تا یہ بقیہ تھا کہ اگرچہ  
 اشتیاق سے امت نے مردان اہل بیت رسالت کو بسبب طمع دنیوی کے

قتل کیا لیکن یہ بھیا بسبب حمیت اسلام کے جناب سید زینب و ام کلثوم اور  
 سکینہ اور فاطمہ اور رقیہ وغیرہ سے کہ یہ سب ذریت جناب رسول خدا اور  
 دختران جناب علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہم السلام ہیں حضرت و جلیلکم  
 پیش آئینگے اور وہ محذورہ جانتی تھیں کہ عالم میں کسکی مجال نہیں ہے کہ  
 اُنسے خلافت اُنکی شان کے کوئی سلوک کرے افسوس ہزار افسوس  
 وہ معتبرہ یہ نہ جانتی تھیں کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے اعدا  
 اُن شاہزادیوں کو مثل اسیرانِ زنگبار کے مقید و گرفتار کر کے یہاں  
 و جا و را و ربے نقابِ شتران بکھا وہ و عماری پر ہر شہر و دیار میں پھیلے  
 اور یو اسے عام میں با و از بلندایک دوسرے کو بفر و مہابا ت آگاہ  
 کر گیا آلا یا اکل الکوفۃ و الشامِ ہذیہ السبک یا بناتِ رسول اللہ  
 اہل کوفہ و شام آگاہ ہو کہ یہ قیدی ذریت و عترتِ رسول خدا  
 دخترانِ علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا ہیں وَفِی الْبَحَارِ قَالَ فَجَاؤُا بِالْحَرَمِ  
 اسْکَارِی الْاَشْجَرُ بِاَنْوِیْہِ فَاَنْھَا الْقَتْلُ نَفْسُہَا بِالْفَرَاتِ اَوْ بِحَارِ  
 الالوار میں یوں منقول ہے راوی کہتا ہے کہ اعدائے دین اہل بیت  
 امام حسین علیہ السلام کو بظلم و ستم اسیر کر کے طرف کوفہ و شام کے لیے  
 مگر جناب شہزادے اسیر نہیں ہوئیں اس لیے کہ اُن مظلومہ نے بعد شہادت  
 اُن حضرت کے اپنے تئیں فرات میں ڈال دیا اور وہاں سے جہانِ حکم  
 خدا تھا وہاں غائب ہو گئیں آہ مومنین کیا مصیبت گذری باقی اہل  
 امام حسین علیہ السلام پر بعد شہادت اُس جناب کے افسوس اعدائے



اسباب لوٹ لیا اور مقتعد و جاوہرین حسین بن علی اور زینب و بنو امیہ لگا لی  
اور بلو اسے عام میں بے پردہ کیا چنانچہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسیہ میں  
قراتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَی السَّوْدَةِ الْبَارِئَاتِ سَلَامٌ مِثْلُ سَلَامِ مِثْرَاتِ  
عصمت پر جو کر لیا میں بے پردہ کی گئیں اور زینب سے نظم و ستم نکالی  
گئیں یَسَاقُوهُنَّ کَالْمَاءِ الْمَسِيَّتَاتِ فِي الْبَرَارِیِّ وَالْقَلَوَاتِ  
اور اُن ستم رسید و ن کو مثل کنیزوں کے اسیر و مقید کر کے اعدائے میں  
ناہموار و صحرائے میں لیے چہرے تَلْفٌ وَجُوهٌ حَرَّكَتْ اَحْدَاثِ آه اُنکے  
چہرے اور رخسارے حرارت و تیزی آفتاب سے جلتے تھے اَیْدِیْہُمْ  
مَعْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ اے افسوس ہاتھ اُن بیگناہوں کے گردنوں  
سنگم باندھے تھے یَطَافُ بِہُمْ ہِذِہِ الْمَدَلَّةُ فِي الْاَسْوَاقِ آہ آہ  
عدائے دین اُن بکیوں کو بایں مذلت بازاروں میں پھراتے تھے  
الْغُرْسُ مَحْرُوقُ الْقَاوِبِ مِنْ مَقُولِہِیْ کہ جب حضرت نے جناب  
شہربانو سے یہ سنا کہ مجھے اپنی حرمت کا خیال ہی اور آثارِ خوف کے  
اُن معظمہ میں مشاہدہ فرمائے تو بشدت روئے اور فرمایا کہ اے شہربانو  
خدا پر اعتماد و توکل کرو اور ہرگز اپنی عزت و آبرو کا خوف نہ کرو کہ  
حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں محفوظ رکھیں گا کہ وہ خیر الائناتین ہو آخر شہربانو اب  
وقت شہادت میرا قریب ہی اور گھوڑا میری سواری کا بعد میری  
شہادت کے میری لاش پر مانند ذات پھر جوان مردہ کے روبرو کر  
بال اپنی میرے خون سے رنگین کر کے درخیمہ پر آئیگا اور تم سب اہل بیت

سیری شہادت سے فیروز گاہ اسوقت تم اس پر سوار ہو لینا پس وہ اس پر  
وفادار تھے کمال حفاظت و حراست ایسے مکان محفوظ میں پہنچا گیا  
کہ جہان حکم خدا ہو گا آپس حضرت اُن عظمت اور سب اہل بیت سے وداع  
وخصت ہو کر نیم گاہ سے یا پھر شریف لائے اور چاہا کہ ذوالجناح پر سوار  
ہوں تو اسوقت ایک آہ سرد بچنی اور بنظر حسرت و یاس طرف لاشعرا  
پارہ پارہ اُصیاب واقربا اور اولاد کے نگاہ کی کیونکہ اسوقت کوئی  
سوار کر نیوالا اور رکاب تھامنے والا نہ تھا اور غلام تک شہید ہو چکے تھے  
پس جبریلؑ نے آکر رکاب بکڑی اور وہ جناب سوار ہو کر میدان قتال  
میں سامنے لشکر اعدا کے کھڑے ہوئے اور بایرا تمام حجت کے اس  
حجت خدا نے یا و از بلند فرمایا اهل من ذات یدک عن حکم  
رسول اللہؐ آیا ہی کوئی اس جماعت کثیرین و ور کر نیوالا کہ اس  
آفت و بنا کو حرم رسول خدا سے دور کرے آہ مومنین عوص  
فرما دہی کے اہل کوفہ و شام نے ہر طرف سے محاصرہ کر لیا اور تیر  
ونیزہ اور تلوار و تیغ زخمی کر کے ذوالجناح سے رگ بگرم کر دیا  
آہ اب بتیہ روایت کولس زبان سے بیان کروں مگر حجت خدا  
اسوقت کے حال کو زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں ہویت  
ایہ الا بن جبریلؑ انما یقول یحییٰ ہا و تعلوک الطغاة  
بیو نہ کا کو قید مظلوم پر آپ کثرت زخمت سے ناتوان ہو کر وہیں  
نہایت لائے اور اپنے من سے گھوڑے بادی کرتے تھے



اور اثنیہا تموارین کھینچے ہوئے آپ کے قتل کرنے پر ٹوٹے پڑتے تھے وَاَسْرَعَ  
فَرَسَاتُ شَارِدًا اِلَى خِيَامِكَ فَاصْدَأْتُهُمَا بَاكِيًا اَوْ رَاسِيًا  
مِنْ اَبْكَ اسب وفادار نے جلدی کی کہ آپ نے نیم گاہ کی طرف باوازبانہ  
روتا ہوا جاتا تھا کہ مقصود اس سے اہل بیت رسالت کو مطلع کرنا تھا  
فَلَمَّا رَاَ اَنَّ النِّسَاءَ جَوَادَكَ خَزِيًا وَنَظَرْنَ سَرَجَاكَ عَلَيْهِ مَلُونًا  
پس جب ان مخدرات عصمت نے آپ کے ذوالجناح کو دیکھا کہ زینت  
خالی ہے سوار سے اور ایک طرف کو جھکا ہوا ہے کر زینت سے اٹھ کر  
نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ تَوِيَّهَ حَالٍ دیکھ کر سو پریشان پائے عیان نیم گاہ سے  
گرایں و نالان و اٹھلاو ماہ و سستیدہ کہتی ہوئیں اَلَمْ يَكُنْ  
اَلْخُدُّ وَدَلَا طِمَاطٍ بِالْوَجْهِ سَافِرًا اَتِ وَالْعَوِيلُ دَاعِيًا  
وَبَعْدَ الْعِزِّ مَذَلَّاتٍ وَالْمَصْرَعَاتُ مَبَادِرًا اَتِ اَه  
اُسوقت ان بکیوں کا یہ حال تھا کہ آپ رخساروں پر طاپے مار رہی  
ہوئیں بے مقنع و جاہ و روایا و راہ کستی ہوئیں بعد عزت سے  
ذلیل بیابانہ آپ کے مقتل میں پہنچیں وَالشُّعْرُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِكَ  
وَوَاضِعٌ سَيْفُهُ عَلَى خَدِّكَ قَابِضٌ عَلَى شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ ذَائِبٌ  
لَكَ بِمَحْنَدِهِ اُسے افسوس دیکھا کہ اُسوقت شرمین آپ کے سینہ  
اقدس پر بیٹھا ہے اور اپنی تموار کو آپ کے مقام شہر پر رکھے ہوئے تھا اور  
اُس کے ہاتھ میں ایلی ریش مقدس و نورانی تھی اور تیغ آہ و رست  
آپ کے شکم کو زخم کرتا تھا اَلَا نَعْنَدُ اللّٰهَ عَمَّا لَفَوْهُ اَلْضَرَبَاتُ

## مجاہد شصت و ششم

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجُودُهُ يَوْمَئِذٍ مُسْفَرٌ ضَاحِكٌ  
 مُتَبَشِّرٌ بِحَقِّ سَجَانِ تَعَالَى قُرْآنِ مُجِيدٍ مِنْ فَرْمَانِهِ هُوَ كَرَامَةُ حَبِيبٍ هَارٍ  
 بِرُوزِ قِيَامَتِ كُجَّةٍ نُوْرَانِيٍّ اَوْ رُخْسَانِ وَفَرَحْنَاكَ بِهَوْنِكَ اَوْ رِشَارَتِ  
 دُئِيِّ جَانَنِيكَ سَاخِ نَمَائِ جَنَّتِ كَيْ مُوسَى مِنْ حَضْرَاتِ اُمَمٍ مَعْصُومِ  
 عَلِيٍّ السَّلَامُ نِي اِيَسَ اَصْوَالِ وَقَوَاعِدِ مَعِينِ وَمُقَرَّرِ فَرْمَانِ هِيْنَ كِهْ جَنَسِ  
 تَمْيِزِ وَفَرْقِ هُوَ جَانِ دَرْ مِيَانِ رَوَايَتِ حَقِّ وَبَاطِلِ كِي مَنجَلِ اُنْكَ يِهْ هُوَ كِهْ  
 حَدِيثِ نَبَوِي كَسِي اَيُّ كَرَمِيهِ كِي مَوَافِقِ وَمُطَابِقِ اَوْ رِشَابِ هُوَ وَهْ صَحِيحِ هُوَ  
 كِيونَكِهْ كَلَامِ اَنْ حَضْرَتِ كَا قُرْآنِ سِي مُتَبَشِّرِ هُوَ تَا حَا وَرَنَدِ وَهْ مَصْنُوعِي  
 اَوْ رُخْسَرِ عِدِ هُوَ صَبِيَا كِي بِطُورِ مَثَالِ كِي يِهْ حَدِيثِ نَبَوِي هُوَ مَوَافِقِ اِسْ اَيُّ  
 كَرَمِيهِ كِي هِيْ يَكْمِي بَوَاتِي هِيْ فِي اِلْحَاكِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيَّةُ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِئَةٌ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِلَّا عَيْنُ بَكْتِ عَمَلِ الْحُسَيْنِ فَإِنَّهَا ضَاحِكَةٌ  
 مُتَبَشِّرَةٌ بِتَغْيِيهِ الْجَنَّةِ بِحَارِ الْاَنْوَارِ مِنْ جَنَابِ صَادِقِ عَلِيٍّ  
 السَّلَامِ سِي بَنِي تَبِيْرِ مَقُولِ هُوَ جَنَابِ فَرْمَاتِي هِيْنَ كِهْ فَرْمَا يَا جَنَابِ  
 رَسُولِ فَرْمَا اِنَّكَ لَتُدْعَى اِلَيْهِ وَآلُكَ نِي رُوزِ قِيَامَتِ وَرُوزِ هَوْنَاكَ هُوَ كَا كِهْ  
 جَنَسِ خُوفِ سِي تَامِ اَنْكُمِنْ اَهْلِ مَحْشَرِ كِي كَرِيَانِ هُوَ لِي مَگرْ جَوَانِمُ دَارِ دُنْيَا  
 هِيْنَ رَوِي هُوَ لِي مَعْصِيَّتِ بِرِ مِيرِ نُوْرِ عَيْنِ حُسَيْنِ كِي لِي صَاحِبِ اُسْ  
 جِشْمِ كَا اُسْ رُوزِ رُخْسَانِ وَفَرَحْنَاكَ هُوَ كَا بِسَبَبِ نَمَائِ جَنَّتِ كِي



واقعی مومنین روز قیامت پڑا ہولناک روز ہوگا اور یہ کوئی گمان نہ کرے  
 کہ مثل بیان کے آیات کے ہوگا قرآن اور حدیث میں تصریح ہی وہو یوم  
 کانت مقدارۃ خمسين الف سنۃ روز قیامت وہ روز ہوگا کہ  
 جسکی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی پس حضرات گریہ و بکا کیجیے  
 مصائب مظلوم کہ بلا پر کہتا ایسے روز ہولناک میں کام آوے اور رونا  
 مصیبت پر سید الشہداء کے وسیلہ اعظم نجات آخرت کا ہی پس تصور کیجیے  
 کہ ان حضرت اور انکی اولاد بدست ظلم اشقیاء امت سے کیا کیا  
 مصیبت گزری ہو روی عن الشعب انہ قال دعائے الحاج بن یوسف  
 فی یوم عید الاضحی فقال ایہا الشیخ ای یوم ہذا فقلت ہذا  
 یوم الاضحی چنانچہ ضیاء الایصار اور نخل ماتم وغیرہ میں شعبی سے  
 روایت کی ہو وہ کہتا ہو کہ ایک مرتبہ مجھے حاج بن یوسف عین نے بروز  
 عید قربان اپنے پاس طلب کیا جب میں اسکے سامنے پہونچا تو مجھ سے  
 پوچھا کہ اے شیخ آج کونسا روز ہو یہ سنکر میں نے کہا کہ آج روز عید  
 قربان ہو حاجی لوگ شر سے منی میں آکر عبادت خدا میں مشغول ہونگے  
 اور قربانی کرتے ہونگے قال فیہا یتقرب الناس فیہ و فی مثله فقلت  
 بالاضحیۃ والصدقۃ وافعال البر والتقویٰ بعد اسکے مجھ سے پوچھا کہ  
 کس چیز سے لوگ آپکے دن اور مثل اس دن کے تقرب بخدا پاتے ہیں  
 یعنی غرض اس شئی کی یہ تھی کہ عبد بن میں کیا عمل کرنا چاہیے پس میں نے  
 جواب دیا کہ آپکے دن قربانی سنت ہو کہ وہی اس شخص کو جو تہی میں پانہ

نہوا بروہ قربانی شتر ہوا گاؤ ہوا گو سفند مساکین کو بطور صدقہ دینا  
 شتر ہوا و افعال خیر و نیکی اور تقویٰ و پرہیزگاری کو بحال مانا جائیے  
 فَقَالَ لِي اَعْلَمَانِيْ فَذَكَرْتُ اَنْ اُخْبِرَ الْيَوْمَ رَجُلًا حَسْبِيْ اِس  
 اظلم نے کہا اگاہ ہوا امی شیخ جو کہ سعید بن علی عید عاشورا کو ذبح ہوا جو میں نے  
 پایا ہوں کہ آج ایک سید حسینی کو ذبح کروں تا مجھے ثواب قربانی کا  
 حاصل ہو قال الشَّعْبُ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُنِيْ اِذْ سَمِعْتُ مِنْ حَتْلَفٍ  
 صَوْتٌ سَلِيلَةٌ وَحَدِيْدٌ فَخَشِيْتُ اِنْ اَلْتَيْتُ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُنِيْ وَذَا  
 قَدْ مُثِّلَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ عَلَوِيٌّ وَفِيْ عُنُقِهِ سَلِيلَةٌ وَفِيْ رِجْلَيْهِ  
 قَيْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ شَعْبِيْ كَسَاهُ رُكْبَةً لِّعَيْنِ مَجْبُورَةٍ كَلَامُ كَرِيْمٍ تَحَا نَا گاہ  
 میرے پس پشت سے آواز زنجیروں کی آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص  
 طوق و زنجیر میں جکڑا ہوا آتا ہے پس میں بسبب خوفِ حاکم کے اس  
 امیر کی طرف متوجہ نہ ہو سکا کیونکہ اگر میں دیکھتا تو وہ ظالم مجھے ذلیل کرتا  
 اور اذیت پہنچاتا پس رکا رکا ایک تپیلوی کو سامنے اس عید کے کھڑا کیا  
 اوسطی سے کہ گئے میں زنجیر اتنی بندھی تھی اور دونوں ہاتھوں میں  
 بیزی تھی وہ نہایت ناتوان تھا اور چہرہ نورانی رز و تھا آہ آہ اس  
 مقام پر یاد آگیا حال بیاہ کرنا اسیر رنج و بلا کا کہ بعد شہادت امام حسین  
 علیہ السلام کے اعدائے امیر و مقتید کر کے طوق و زنجیر میں جکڑا اور  
 اوسطی دربار بن زیاد اور ثورید میں لاسے اور سامنے انکے ٹھہرایا اور  
 ان اشقیات کلمات طعن کے جب حضرت نے بالآل آیات قرآن



واما بابت انکو لازم و سالت کیا تو ان اشقیانے حکم قتل کا دیا مگر مافقتی سے  
 اُس جناب کو ان کے شر سے محفوظ رکھا کہ نسل آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 زمانہ غافل نہ رہے فرق بیان پر یہ ہے کہ اُس سید علی بن ابی طالب کے نام سے مت  
 کوئی چہرہ نہ تھا بلکہ تنہا جو مصیبت گذری اس پر نفس پر گزری افسوس  
 ہزار افسوس حال پر امام زین العابدین علیہ السلام کے کہ ساتھ ان حضرت  
 اہل حرم اور بہتین اور چوبیس بیان رسن ظلم و ستم سے بندھی ہوئی  
 تھیں اور نہ ہر شہداء عزیز و اقربا کے سامنے تھے فقال لہ الحاج  
 الکت فلان ین فلان قال نعم انا ذلک الرجل فقال لہ  
 انت القاتل ان الحسن والحسين من ذریۃ رسول اللہ  
 قال ما قلت ولا اقول الغرض حجاب نے اُس سید علی سے کہا کیا تو  
 فلان سید فلان سید کا بیٹا نہیں ہے اُس علی نے کہا ہاں میں وہی  
 سید ہوں حجاب لعین نے کہا تو ہی لوگوں سے بیان کرتا ہے کہ حسین  
 رسول خدا کی فریت میں سے ہیں اُس سید علی نے یہ سنا  
 جواب دیا کہ میں نے تو یہ نہیں کہا اور نہ کہوں گا و لکنہ اقول ان الحسن  
 والحسين علیہما السلام ولد رسول اللہ و خلافتہ علیہ السلام و خیر  
 من صلی علیہم ارحم النفاۃ الحاج بیان میں یہ کہتا ہوں کہ حسین علیہما  
 السلام دونوں فرزند ہیں جناب رسول خدا ص کے افضل ہوتے یہ دونوں  
 بہت نبی میں اور پیدا ہوئے صلب نبی سے آخر حجاب اس امر کو میں  
 تیری ضد پر بدلائل ثابت کروں گا کیا تو نہیں جانتا ہے کہ حسین علیہ السلام

فرزند ولید اور بارہا بکر رسول خدا اور امام و پیشوا سے مؤمنین  
اور سرور جو ان اہل جنت میں قال وکان الحجاج مٹکا علی مسند  
فاسقوے جالیسا وقد اشتد غضبه وانتحى اوداج  
حی تقطعت از رار بردتہ قد عایدہ غیرہا قلبہا شعی کشا  
کہ اسوقت حجاج مکہ لگائے ہوئے سند پر بیٹھا تھا یہ سنا کر پیٹا ہوا اور  
سیدھا ہو کر بیٹھا اور ایسا غضبناک ہوا کہ رہائے گردن چول گین اور  
ہر جا مرتبہ تہی رہنے تھا اُسکے ٹوٹ گئے پس دوسرا بارہا مٹکا کر پٹا  
ثم قال للرجل یا ویک ان کونائی بدلیل من القرآن يدل  
على ان الحسن والحسين ولد رسول الله خالفي خيره  
خرجنا من صلبه لاقتلناك في هذا الخبر اشر قتله وان ينسب  
بدليل يدل على ذلك سطيتك هذه البردة وخليت سبيك  
ببراک حجاج لعین نے اُس سید عالمی سے کہا کہ اگر تو دلیل قرآن سے لایا  
کہ حسین فرزند ان رسول خدا ہیں اور بہشت میں ہیں کی دانل ہرے  
اور صلیب ت اُنکے پیدا ہوئے تو ضرور یہ اب شدید تجھے قتل کرونگا  
اور اگر تو دلیل لایا اور اس دعوے کو قرآن سے ثابت کر دیا تو میں تجھے  
یہ نیا مرتبہ نعت دوں گا اور رہا کرونگا قال النبی وکنت حافظ  
کتاب الله کلہ وانا اعرف وعدہ ووعیدہ وناسیہ ومنسویہ  
فمخطر بقیہ ایه تدل على ذلك فخرنت وقلت فی نفسی  
یعنی واللہ علی ذہاب هذا الرجل العلوی شعی کتابی کہ میں



حافظ قرآن تھا اور آیات وعدہ و وعید اور ناسخ و منسوخ سے بخوبی واقف  
 تھا مگر میں نے جو غور کیا تو کوئی آیہ میرے خیال میں نہ آیا جو اس دعویٰ پر  
 دلیل ہو پس میں نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہا قسم بخدا بہت  
 دشوار ہی مجھ پر قتل ہونا اس سید علوی کا قال فابتدأ الرجل يقراء  
 لا اية بسم الله الرحمن الرحيم فقطع عليه الخجل فقرأته وقال لعلة  
 تريد تخبر علي بآية المباهلة وهي هذه ہی کتابی کہ میں اسی خیال  
 میں تھا کہ بکا یک اس سید علوی نے بسم اللہ پڑھا اور چاہتا تھا کہ آیہ پڑھے  
 ناگا حجاج نے اُسکا کلام قطع کر کے کہا کہ شاید تو چاہتا ہی کہ دلیل لاوے  
 آیہ مباہلہ کو کہ وہ یہ فرقل تعالوا نذبح ابناءنا وابتناءکم ونباءنا و  
 نباءکم وآنفسنا وآنفسکم حق تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہی کہ کہو  
 اہل نجران سے کہ ہم اپنی اولاد کو لائیں اور تم اپنی اولاد کو لاؤ اور ہم اپنی  
 نسوان کو بلا لیں اور تم اپنی نسوان کو بلاؤ اور ہم اپنے نفس و جان کو لا لیں  
 اور تم اپنے نفسوں کو لاؤ تو مباہلہ کریں فقال العلوئی ہی واللہ حجۃ  
 موکدۃ معتہدۃ ولکنی ایتیک بغیرہا پس ہنکار اُس سید علوی نے کہا  
 قسم بخدا اسے عذر و حل یہ آیہ مباہلہ جو تیری زبان پر باری ہوئی دلیل محکم و قویہ  
 میرے دعویٰ پر ہی کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حسین علیہ السلام کو اپنا رسول  
 قرار دیا اور خود جناب رسول خدام اُنکو بجائے فرزندوں کے میدان میں  
 واسطے مباہلہ کے لائے اور جناب سیدہ کو بجائے نسا کے اور جناب امیر  
 المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو بجائے نفس و جان کے لائے اور

یہی حضرات تھے اصحاب کسا اور آل عبا خمسہ نجیاء ہیں لیکن میں بغیر ایہ سب سے  
 کہ تیرے ساتھ ولیل لا تا موت اَحْیَیْشَ اَلْکَیْشَ اَللّٰہُ اَلْمُحْیِیُّ اَلْمُتَحِیِّیُّ وَوَقَبْنَا  
 اَلْاَسْمَانَ وَنَعْقُوبَ کَلَامَہِیْنَا وَتَوَحَّاهُ مَدِیْنَتَا مِنْ قَبْلِ وَصَرَفَ  
 ذُرِّیَّتَہِ دَاوُدَ وَسُلَیْمَانَ وَایُوبَ وَیُوسُفَ وَمُوسٰی وَہَارُونَ  
 وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ وَذَکِّرَ یَا وَجْہِیْ فَسَکَتَ ہِیْ اِسْ اَیْہِ  
 وافق ہدایہ کو بسم اللہ کیا پڑھنا شروع کیا کہ حضرت نوح کی ذریت میں ہیں  
 داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون اور عیسیٰ  
 علیہم السلام ہیں اس مقام پر وہ سید علوی ساکت ہوا فقال الْحَاجُّ  
 فِلَیْہَا قُلْتُ وَعِیْسٰی وَالیاسَ کُلُّہُمْ مِنَ الصَّادِقِیْنَ اَنْبِیَیَّتِ وَعِیْسٰی  
 فَقَالَ نَعَمْ وَصَدَّقْتُ یَا حَاجَّہُ فَبَآیَ شَیْءٍ دَخَلَ عِیْسٰی فِی صُلْبِ نُوْحٍ  
 وَلَیْسَ لَہٗ اَبٌ ہِیْ ہِیْ حَاجُّ نَعَمْ کَہَا کہ اے موسیٰ تو ساکت کیوں رہا اور دیکھتے  
 نہ کہا کیا و عیسیٰ سے آخر آیا تاکہ یہاں گیا اسوقت اس سید علوی نے کہا  
 ہاں تو سچ کہتا ہوں مگر اے حاجت میں روح اللہ توبے پر رکے پیدا ہوئے  
 یہ کس وجہ سے صلب حضرت نوح میں داخل ہوئے فقال الْحَاجُّ اَنَّا  
 دَخَلْنَا فِی صُلْبِ ذُوْجِہِ مِنْ حَیْثُ اُمِّہُ فَقَالَ الْعَلَوِیُّ وَکَذٰلِکَ  
 الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْہِمَا دَخَلَا فِی صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِتَہْمَا  
 فَاَطْلَعَا اِلَیْہَا اَوَّیْمًا ہِیْ ہِیْ شَہْرُ حَاجُّ نَعَمْ کَہَا کہ عیسیٰ صلب نوح میں  
 مان کی طرف سے داخل ہوئے کیونکہ مریم بنت عمران نسل سے نوح  
 کے ہوں پس اسوقت سید علوی نے کہا کہ اسے طرح حسین علیہما السلام ہی



یہ میرا بیٹی والدہ ماجدہ فاطمہ زہراء کے داخل صواب رسول خدا سے ہوئے  
 کیونکہ مادر گرامی اُن سرورِ جو انان اہلِ حقیقت کی دستِ جناب رسول خدا  
 میں قال فی الحجاز کائنۃ القوم حجاز فقال الحجاج ما الدلیل علی  
 ان الحسن والحسین اما ماتا ہی کہتا ہے کہ یہ سرِ حجاز ایسا ساکت  
 و شہ نہ ہو کہ گویا پھر اُس کے حلق میں جتنس گیا تھا بعد اس کے اُس بیٹا  
 یہ علوی سے یہ تھا کہ حسین کی امامت پر کیا دلیل ہے فقال العوی  
 لقد ثبت ہذا الامامۃ بشہادۃ النبی ص فی حدیثہما ولد اے  
 ہذا ان اما مات فاضلا ان قائم وان فقد اتمیل سلیحہ  
 الا عندا فیسیفکون دمہما ویسبون حدیثہما پس یہ سرِ اس  
 سید علوی نے کہا کہ حسین علیہا السلام کی امامت ولایت گویا ہی اور  
 فرمودہ جناب رسول خدا ثابت ہے کہ فرمایا ان حضرت نے اُن دونوں  
 بزرگواروں کے بارے میں کہ یہ دونوں فرزند میرے حسین و امام اور  
 پیوفاقتل و افضل ہیں اگر کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یعنی انہی باوجود  
 و ریاست کے طالب ہوں یا تارک ہو کر خانہ نشین ہوں نہ مسائل  
 و دونوں صورتوں میں اعدائے دین انہیں ظلم و ستم کرینگے پس وہ اعدا  
 زہر دینگے اور قتل کرینگے اور خون بہائینگے اور انہیں اہلِ بیت اور سیر و سفیر  
 کرینگے اور شہر شہر پھرائینگے وقال ایضاً انہی ہذا البشیر کہ میں عرض کرتا  
 ہوں الامامہ احوال الامامہ ابو الیمینۃ الثمینیۃ اور اس طرح فرمایا انہی  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ فرمایا ہے انہی میں سے ہوں اور

فرزند امام اور برادر امام ہی اور باپ ہی تو اماموں کا کہ وہ سب اسکی  
 ذریت سے ہونگے فقال الحجاج یا علوی وکو عمر الحسینؑ فی دار  
 الدنیا قال سینا وحمین سنہ فقال لہ و فی آی یوم قتل  
 قال یوم العاشر من المحرم بین الظہر والعصر فقال لہ ومن  
 قتله پس حجاج نے کہا امی علوی حسین بن علیؑ کی عمر دنیا میں کتنی ہوئی  
 تھی کہا چھپن برس کا سن شریف تھا پھر اس لعین نے بوجھا کہ حسین  
 کس دن قتل کیے گئے جواب دیا دسویں محرم کو بروز عاشورا وہ مظلوم  
 شدت تشنگی میں کنارہ نہر علقمہ پر درمیان ظہر و عصر کے ذبح کیے گئے حجاج نے  
 کہا کہ کسے قتل کیا یہ سنکر وہ سید علوی زار زار رونے لگا فقال لہ  
 یا حجاج لقد جئت علیہ الجنود ابن زیاد یا مریزید فلما اضطفت  
 العساکر لقتالہ بعد ما قتل حماتہ وانصارہ واطفالہ بقیہ حسیہ  
 علیہ اسلار فرید او حید امع نسائہ وعیالہ پس سید علوی نے  
 کہا کہ اسی تجلج حال اجمالی شہادت امام حسین علیہ السلام کا یہ ہو کہ کئی  
 لاکھ اہل کوفہ و شام لشکر ابن زیاد نے حکم یرید کر بلا میں جمع ہو کر اس  
 مظلوم کو گھیر لیا اور کنارہ نہر سے خیمہ اٹھا دیا اور بانی بند کر دیا اور  
 شدت تشنگی سے اطفال خرد سال ان حضرت کے العطش العطش  
 کرتے تھے آہ حب وہ تمام لشکر اہل کوفہ و شام کا صفت آرا ہوا تو حضرت  
 لشکر میں چند اصحاب و انصار تھے اور کچھ عزیز واقربا اور اطفال تھے  
 کہ لڑائی شروع ہوئی یہاں تک کہ وہ بکے سب تشہ و گرسنہ شدید ہوئے



اور امام حسین علیہ السلام کی دستاویز بیت چند محذرات عصمت اور بچون کے  
باقی رہے وَهُوَ يَسْتَعِينُ فَلَائِيَعَاتٍ وَيَسْتَعِيرُ فَلَائِيَعَارٍ وَيَطْلُبُ جِرْعَةً  
مِنَ الْمَاءِ لِيَطْفِئَ بِهَا حَرَّ الظَّمَاءِ اور اُس حالت تنہائی اور تشنہ لبی میں وہ  
بناب فریاد و استغاثہ کرتے تھے اور کوئی فریاد و سی نہ کرتا تھا اور اپنے نام کی  
است سے بنا پر تمام محبت کے پناہ مانگتے تھے کوئی پناہ نہ دیتا تھا اور اُن  
بیرہنوں سے ایک جرعمہ پانی کا طلب کرتے تھے کہ تا حرارت تشنگی کو نبھائیں  
مگر افسوس ہزار افسوس عوض پانی کے اُس فرزند رسول کو تیر بار ان کرتے  
اور نیزون پر نیزے مارتے تھے وَيَقُولُ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ اَللّٰهُمَّ  
اِنَّكَ تَرَى مَا يَصْنَعُ بَوْلَكَ حَبِيبُكَ وَبَنَاتُكَ اور وہ جناب سراقہ  
طرف آسمان کے بلند کر کے فرماتے تھے اے اللہ تو دیکھتا ہے کہ یہ لوگ میرے  
حبیب اور رسول کے فرزند سے کیا سلوک کرتے ہیں فَبَيْنَا هُوَ وَاقِفٌ  
سَكَنِيَّتٍ اِلَى سَرِيَةٍ اِذْ جَاءَهُ سِنَانٌ بَنُ النَّسِ فَطَعَنَهُ بِسِنَانِهِ  
فَقَالَ رُوْحِيْ لَهٗ الْفِدَا اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ وَيَا اللّٰهَ وَعَلَيْهِ مِلَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
پس اسی اثنا میں کہ وہ جناب سرکہ کارزار میں کھڑے تھے اور درگاہ  
احدیت میں مناجات اور فریاد کرتے تھے کہ ناگاہ سنان بن انس لعین نے  
قریب آکر ایک ایسا نیزہ سینہ اقدس پر مارا کہ نوک نیزہ پشت اطہر سے  
بازر کل آئی اور قوار و خون جاری ہوا اُس وقت مظلوم کر بلا روحی اے اللہ  
فوات تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَيَا اللّٰهَ وَفَا بِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَمَاهُ حَوْكِي اللّٰعِبِ  
بِضُوءِ مَسْمُوْمٍ فَرَقَعَ فِيْ لُبَّتِهِ وَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ جَوَادِهِ اِلَى الْاَرْضِ

بھجوزید مہ اور اس وقت خولی ملعون نے ایک تیر زہر آلودہ مارا اس سے  
 افسوس وہ تیر ستم گلوں سے اطر پر پڑا اور خون جاری ہوا اور سراقہ سے خم ہو گیا  
 اور اس حالت غشی میں ذوا بجناح سے منہ کے بھل زمین گرم پر گرے اور  
 اپنے خون میں لوٹے تھے فجاء الشمر للعیان فاجلذہ راسہ الشمر یف  
 بحسامیہ ورفعه فوق قنایہ طویلۃ آہ آہ پس شمر عین مثل قصاص کے  
 آپہونچا اور اپنے زانو سے دیا یا اسے افسوس اس پر خم نے سراقہ سے  
 بدن اطر سے بارہ ضربت ملواریا اسے جدا کیا اور نوک نیزہ طویل پر  
 بلند کیا یہ دیکھ کر ہر طرف سے آواز قتل الحسین کی بلند ہوئی ثو اقبلوا  
 علیہ فآخذ فیضۃ اسحاق الحضرمی و آخذ سرادیلہ ابجرین  
 کعب بن التمیمی و آخذ عمامتہ احنس بن مرثد و آخذ درعہ  
 مالک بن بشیر الکندی و آخذ نعلیہ اسود بن خالد لکنہم  
 اللہ بعد اس کے وہ اشقیاء جو قریب تھے طرف لوٹنے کے متوجہ ہوئے پس  
 کرتہ اسحاق حضرمی نے اُٹار لیا اور زیر طابہ ابجرین کعب تمیمی نے لیا اور  
 عمامہ اقدس احنس بن مرثد نے لیا اور زرہ مالک بن بشیر کنذی نے  
 اُٹار لی اور نعلین اسود بن خالد نے لے لیں و آخذ قطیفۃ الخزیمۃ  
 فیس بن اشعث و آخذ خاتمہ بجدل بن سلیم الکلبی فقطع  
 اللعین اصبعۃ المتورم اور رداجو خز کی تھی فیس بن اشعث لگیا  
 اور انگشتی بجدل بن سلیم کلبی نے انگشت اطر متورم کو کاٹ کر اُٹار لی  
 و احاط القوم بخنیامہ و سبوا حیریمۃ و نساء و ارا ان اشقیاء نے



مظلوم کر بلا کے خیموں کو گھیر لیا اور اسباب لوٹ لیا، ورنہ بیوں میں گنگائی  
 اور طنابین کاٹ ڈالیں اور اہل حرم امام حسینؑ اور مندراتِ عصمت کو  
 اسیر و مقید کیا فقال الحجاج مہلکنا جبرئیل علیہ السلام انا وایہی قال نعم  
 پس یہ حال جا کر خراش سنار حجاج نے کہا کہ اے سید عالمی اہل بیت رسالت  
 اس طرح سے ظلم ہوا ہی اُسے جواب دیا کہ ہاں اس طرح سے آل رسول خدا  
 ظلم و ستم کرا رہا ہے فقال واللہ لو کہ تاتین ہذا ایادئ لیل من القرآن  
 وریضتہ ما مٹہا لآخذت ما بین عینیک وبقا تجاک اللہ تعالیٰ  
 بمعزمت علیہ من قتلتک پس اُس لعین نے کہا قسم خدا اگر تو حسینؑ کی  
 امامت اور فرزند رسول ہونے کی دلیل قرآن سے ثابت نہ کرنا تو تیری  
 آنکھیں نکال لیتا اور تحقیق کہ تجھے خدا نے نجات دی اس چیز سے جسکا  
 میں نے عزم کیا تھا تیرے قتل کرنے سے وَلَکِنْ خُذْ هَذِهِ الْبُرْدَةَ  
 لَا يَأْرَاكَ اللَّهُ فَخَذَهَا الْعَلَوِيُّ وَهُوَ يَقُولُ هَذَا مِنْ  
 عَطَايَةِ اللَّهِ وَفَضْلِهِ لَا مِنْ عَطَايَاكَ يَا حَجَّاجٌ فَجَعَلَ يَقُولُ  
 لیکن اب میں نے رو لیا ہے اس عابد کو جسکا میں نے وعدہ کیا تھا  
 خدا تجھے یہ لباس شالہ نہ مبارک نہ کرے پس اُس سید علوی نے  
 اُسکے ہاتھ سے وہ جامہ لے لیا اور کہا کہ کیونکر مبارک نہ ہو گا یہ خداوند عالم  
 اپنے فضل و کرم سے عطا کیا اے حجاج یہ تیری عطیات نہیں ہی پس وہ  
 سید علوی روتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

وَالطَّيِّبُونَ عَلَى النَّبِيِّ السَّامِعِينَ

صَلَّى إِلَهُ وَمَنْ يَخْفُفُ يَعْصِي شَيْئًا

حق سبحانہ تعالیٰ اور ملائکہ اُسکے اور ارواحِ مقدسہ انبیاء و اوصیاء صلوٰۃ  
بھیجتے ہیں جناب رسول خدا ہادی خلق اور مہر و مقدر سچ

وَعَلَىٰ قُرَابَتِهِ الَّذِينَ لَهُمْ مَوَاقِفُ  
بِالنَّبَاتِ وَكُلِّ خَطْبٍ فَاجِحٍ

اور سلام بھیجتے ہیں اُس جناب کی عترت و ذریت اور آل پر کہ جن  
بزرگواروں نے دنیا کے مصائب اور تکالیف کو گوارا کیا اور ہمیشہ  
بتلا بیلار ہے اور صبر کیا اور راضی برضار ہے

طَلَبُوا الْحَقُّوقَ فَأَبْعَدُوا عَزْدَانَهُمْ  
وَعَوَىٰ عَلَيْهِمْ كُلُّ كَلْبٍ شَائِحٍ

آد جب اُن بزرگواروں نے حق اپنا طلب کیا تو اپنے وطن اور گھر سے  
بظلم و ستم نکالے گئے اور عالمِ غربت و مسافرت میں اُنکو دیکھ کر اعدائے  
کلاب کے انہرے کر رہے تھے اور اذیت و تکلیف پہونچاتے تھے حضرات  
مقامِ نہایت ہی جن بزرگواروں پر صلوات و سلام بھیجا جائے اُنکے ساتھ  
اشتیاء امت یہ سلوک کریں جیسا کہ شاعر کتا ہے

وَمِنَ الْعَجَائِبِ بَعْدَ قَتْلِ الْحَبِيبِ  
نَسْلُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَىٰ وَحَرَمِهِ  
بِدَعٍ وَاحِدَاتٍ لِّنَسْلِ الْأَطْهَرِ  
نَسْبُهُ كَمَا نَسْبُهُ بَنَاتُ الْأَصْفَرِ

جملہ عجائبات سے بعد شہادتِ برگزیدہ خدا کے بدعتین اور حادثے  
واسطے ذریتِ طاہرہ جناب رسول خدا ص کے ہیں منجملہ حوادث کے  
ایک حادثہ عظیم ہی کہ اولادِ جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہٖ و سلم و خطا صحرائے کربلا میں تشنہ لب قتل کی گئی اور اہل بیت  
اطهار اُنکے مانند دخترانِ کفار کے اسیر و مقید کیے گئے حالانکہ شریعت



میں عورات کو حکم ہی کہ زنِ اجنبی سے غیر مسلم سے پردہ کر دے وہ حکیم نامحرم  
 میں ہی لمبے افسوس بانی شرع کی بارہ جگر کی حرم سرا میں نامحرم دروازہ  
 جلا کر بے محایا داخل ہوئے آخر اثر اس آتش ظلم و قہر اور حسد کا کر بلا تک  
 پہونچا کہ بعد شہادت فرزند رسول کے اشتیاق سے امت داخل خیاں ہوئے  
 اور اسباب لوٹ لیا اور خمیوں میں آگ لگائی اور رسول حسد کی  
 نواسیوں کو بے پردہ کیا جنانچہ حجت خدا فرماتے ہیں السَّلامُ عَلَی  
 النَّسْوَةِ الْبَارِئَاتِ سَلَامٌ هُوَ انْ مَحْذَرَاتِ عَصَمَتْ بِرِجْوِ كَرِّ بَلَاءٍ  
 بے پردہ کی گئیں اور خمیوں سے بظلم و ستم نکالی گئیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ  
 عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ۝

### مجلس شصت و ہم

فِي مَجَارِ الْأَنْوَارِ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ إِلَيْهَا عَلَيْهَا السَّلَامُ خَرَجَتْ  
 مِنَ الْمَدِينَةِ وَقَصَدَتْ أَخَاهَا عَارِ الْأَنْوَارِ وَغَيْرِهِ مِنْ مَقُولِ  
 جناب فاطمہ خواہر حضرت امام رضا علیہ السلام کہ اپنے بھائی سے  
 کمال درجہ محبت رکھتی تھیں جب مدتِ دراز تک مفارقت میں اس  
 جناب کے رویا کیں اور برا درخیز الوطن انکے سفر خراسان سے  
 واپس نہ آئے تو بیتاب ہو کر مدینہ منورہ سے طرف شہر طوس کے  
 روانہ ہوئیں جب منزل ساوہ پر پہونچیں تو بیار ہو گئیں اور وہاں کے  
 باشندوں سے پوچھا کہ بیان سے شہر تم کس قدر دور ہے انھوں نے عرض  
 کیا کہ بیان سے دس فرسخ ہی فرمایا جائے عابد شہر قم میں پہونچا وہاں جب

وہ مخدومہ قریب شہر قم کے ہو چیں اور یہ خیز اہل قم کو معلوم ہوئی تو سب  
اشراف اُس شہر کے اُن معظّمہ کے استقبالی کے واسطے باہر شہر کے  
آئے اور سب سے پہلے موسیٰ بن خنجر کہ رئیس قم تھے اُس مخدومہ کی  
خدمت میں پہونچے اور ہمارا تاقہ کی اپنے ہاتھ میں لی اور سب اہل شہر  
پیادہ پا کمال ادب ہمراہ رکاب ہو کر اُن مخدومہ کو شہر میں لائے  
حضرات سنا اپنے کہ کیا اعزاز و اکرام کیا اہل قم نے خواہر امام رضا  
علیہ السلام کا مگر افسوس تہرا افسوس حال پر خواہر ان امام حسین علیہ  
السلام کے کہ جب جناب زینب و ام کلثوم بعد شہادت اپنے برادر  
مظلوم کے اسیر ہو کر وارد کوفہ ہوئیں تو کوئی رئیس کوفہ واسطے استقبال  
نہ آیا آہ آہ عوض اعزاز و اکرام کے ابن زیاد لعین حاکم کوفہ نے حکم دیا  
کہ سر اسے شہد اکو مع اسیران اہل بیت رسالت کے ہر کو چہ و یازار  
کوفہ میں بھراؤ پس تمام اہل کوفہ شاد و مسرور ہو کر واسطے تماشے کے  
جمع ہوئے اور کسی کا دل در دین نہ آیا حالانکہ قبل اسکے جناب امیر  
المؤمنین بادشاہ کوفہ و حجاز تھے اور اُن حضرت کی بیٹیاں شانہ و دیان  
تھیں اب یہ انقلاب زمانہ دیکھیے کہ وہی شانہ و دیان شہر ان بیکجا وہ  
و عماری پر بازار کوفہ بلواسے عام میں بھرائی جاتی تھیں العشر ص  
جب خواہر امام رضا علیہ السلام داخل شہر قم ہوئیں تو دیکھا کہ تمام  
اہل شہر ماتم دار ہیں اور ہر گھر سے صدا گریہ و بکا کی بلند ہے اور سب زن  
و مرد لباس سیاہ ماتی پہنے ہیں یہ دیکھ کر وہ معظّمہ مضطرب



و بقیہ اربعہ زمین اور پوچھا کہ اس شہر میں کس رئیس قوم کا ماتم بپا ہے کہ ہر گھر سے  
آواز نہ وہ دیکھا آتی ہے اور ہر زن و مرد مہموم و محزون ہے یہ سنکر سب سالت  
ہو گئے پھر اس مخدوم نے فرمایا کہ قسم ہے تمہیں ہمارے حق کی علیحدگی خیر و  
کہ یہ ماتم کس شخص کا شہر میں بپا ہے جب اس معطلہ نے بہت اصرار کیا تو اہل  
رونے لگے اور عمامے اپنے سروں سے زمین پر پھینک دیے اور عرض کی  
کہ اے شاہزادی سبب ہمارے گریہ و ماتم کا یہ ہے کہ کئی روز گزرے ہیں  
کہ ماسون رشید ملعون نے ہمارے آقا آپ کے برادر مستید مظلوم امام رضا  
علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا ہے جس جوق سے چمنے یہ خیر سنی ہے ہر گھر میں  
ہمارے ماتم بپا ہے اور ہر زن و مرد گریہ و زاری میں مشغول ہے جس سبب  
ان معطلہ نے خیر شہادت اپنے برادر مہموم کی سنی سنتے ہی اسکے غش کما کر  
زمین پر گر پڑیں اور وقت افاقہ کے روتی تھیں اور کہتی تھیں کہ ہمارے  
ای بھائی میرے ہمارے سید غریب بکیں میرے افسوس صد افسوس کہ یہ ہر  
خستہ جگر خیر آپ کے مرنے کی سنتے کو جیتی رہی اور آپ شہید ہوئے کاشش  
مجھے بھی موت آئی واقعی مومن میں امام رضا علیہ السلام عالم غربت  
و مسافرت عجم میں مدینہ منورہ سے کئی مہینے کی راہ دور تھے اور اپنے عزیز  
واقربا اور روضہ جدا مجد رسول خدا سے بظلم و ستم جدا کیے گئے تھے اور کی  
و تمنّا تھے مگر وقت شہادت تین روز کے پات نہ تھے اور بدن اطہر کوئی  
زخم نہ تھا نہ رگستان گرم میں درمیان اعدا کے گھر گئے تھے جب ان حضرت  
کی خواہر نے خیر شہادت انکی سنی تو غش کما کر زمین پر گر پڑیں حالانکہ

اپنی آنکھوں سے شہید ہوتے نہ دیکھا تھا افسوس ہزار افسوس حال مظلومی  
 و بکیسی پر امام حسین علیہ السلام کے کہ وہ جناب یکہ و تنہا بعد شہادت تمام  
 اصحاب و اقربا اور اطفال شیر خواہ کے لشکر اعدا میں گھر گئے تھے اور اس  
 عالم غربت و مسافرت اور ریگستان گرم کربلا میں قین روز کے تشذیب تھے  
 اور تمام بدن اطرہ بل شہادت کے کثرت زخم تیر و نیزہ اور شمشیر سے  
 مجروح تھا چنانچہ مجالس علویہ میں منقول ہے کہ امام زین العابدین  
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب پدر بزرگوار میرے رخصت آخری کو تشریف  
 لائے اور میرے سر حائے کمرے ہوئے تو اس قدر تیر جسم اقدس پر لگے تھے  
 کہ میں سمجھا کوئی طائر سفید میرے سر حائے کمرے پر آیا آہ آہ جب خواہران  
 امام حسین علیہ السلام نے یہ حال اپنے برادر مظلوم کا دیکھا تو زار زار  
 رونے لگیں اور صدائے وائے آہ و انظار آہ و آغاہ بے حد کی اور  
 حضرت و دوح ہو کر اسید طرح میدان کارزار میں تشریف لائے اور  
 مشغول جہاد ہوئے آخر اعدائے ہر طرف سے گھیر کر اس مظلوم کو تشذیب  
 شہید کیا اور سرانور نوک نیزہ پر بلند کیا اور آواز قد قتل انجمن کی  
 ہر طرف سے بلند ہوئی چنانچہ محرق القلوب وغیرہ میں منقول ہے کہ  
 کہ یہ سنکر سب مخدرات عصمت بیتا بانہ سر پر ہنہ خیمگاہ سے طرف مقتل کے  
 روانہ ہوئیں دیکھا کہ سرانور نوک نیزہ پر بلند ہے اور خون ٹپکتا ہے آپس  
 وہ سب ستم رسیدہ زار زار روتی تھیں اور میں جگر خراش کرتی تھیں  
 اور کوئی تسلی و دلاسا دینے والا نہ تھا بلکہ اعدائے عوصن تسلی و دلاسا کے



سنج و چاورین لوٹ لیں اور خیموں میں آگ لگائی اور اسیر و مقید کیا  
اور رات کو فو کے لچلے غورنگ کے سبب خراب موسم رضا علیہ السلام نے خبر  
لے لی کہ اپنے بھائی ابوالفتح کو قتل کر دیا اور روز بروز تک ہر وقت  
ان کی بہت غمگینی رہی اور روز بروز یہ حال بگڑتا گیا کہ شہر میں دن بیا  
رہتا کہ مائی پس سبب انتقال کیا گیا سیرہ کے قہم میں اور قیامت  
پا ہوئی اور ان کو یہ حال تھا کہ ان کو کمال اہتمام  
جاسے پالیزہ میں دسٹ لیا اور روضہ شریف بنادیا چنانچہ اب  
وہ روضہ اقدس ثمانیت با عظمت و شہادت اور شہدہ بنا ہو کیوں  
مومنین جنتیاب وہ عظیم شہر قدس بنامہ زمین کو سب دستور عالم  
ابن محمد نمان نوازی اور آب و لکھنؤ کی خیر گیری اور خدمت گزار سی  
میں مشرف رہے ہونگے اور عورات و لڑکیوں کی جمع ہو کر کمال تسلی و دل  
تعزیت و ماتم پر سادتی ہوگی مگر افسوس ہو حال کیسی پر خواہر ان امام  
حسین علیہ السلام کے کہ ان ستم رسیدوان کو بعد شہادت اپنے برادر  
مظلوم کے اشقیانے اسیر و مقید کیا اور بے مقنع و چادر شہر بٹھرایا  
آہ آہ کوفہ و شام میں کوئی تسلی و دلاسا دینے والا نہ تھا اور نہ کوئی  
خیر گیران آب و طعام سے تھا اور عرصہ تعزیت و ماتم پر سے کے اعدا  
کلمات طعن آمیز کہتے تھے اور رونے سے منع کرتے تھے اور وہ اشتبا  
ہم بہار کیا دیتے تھے اور خوش و مسرور تھے آخر اہل بیت رسالت کے  
بنابر روایت لکھنؤ وغیرہ ایسے قید خانہ میں مقید کیا ہو دن کی جو

اور رات کی شب بھر سے محفوظ نہ تھا جس کے سبب سے اُن ستم رسیدوں کے  
چہروں کے پوست متغیر ہو گئے تھے چنانچہ قاتل مرثیہ میں امام حسین  
علیہ السلام کے کتا ہونچلہ اُس کے چند شعریہ ہیں ۵

بار و چہ خون کہ دیدہ چہاں در روز و شب چہ نامش کہ پد حسین ز نزا و کہ از علی چون شد شهید شد کیجا و شدت ماریہ شب کشته شد نہ روز چہ ہنگام وقت سیراب کشته شد نہ کسے آبش نداد داد مظلوم شد شهید بے جرم داشت نہ کس کشته شد ہم از پس ریش بے دین و گیر پس نہ داشت چرا داشت آنکہ بود ماندا و گیر بلا سے پدر نہ بشام رفت تنہا نہ بازمان حرم نام شان چہ بود بر تن لباس داشت بے گد و رگد از ریت زمان چہ بجایانہ بد و خیر	از غم کہ ام غم غم سلطان اولیا نامش کہ بود فاطمہ بدش کہ مصطفیٰ کہ عاشر محرم ہمسایان نہ بر ملا شد از گلو برید و سرش توئی از قفا کہ شمر ز چہ چشمہ ز سر چشمہ فنا کارش چہ پد ہدایت و بارش کہ بد خدا و گیر کہ نہ یراد و دیگر کہ استر با سجاد چون بداد و غم و رنج مبتلا با عجز و احتشام نہ با ذلت و عتہ زیبہ ساکنیہ فاطمہ کلثوم سے نوا بر سر عمامہ داشت بے چوب شقیہ طوق تہ گبرون و خلخال غم بیا
--	---

اَلَا لَعَنَ اللّٰهُ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس ہفتاد و م

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّا حَبِطُ فِي الدُّنْيَا ثَلَاثَةً  
أَمَنِيَّا فِي الْمَشْرِقِ الْمَسْجِدِ وَجَالِسَةُ الْعُلَمَاءِ وَالصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَائِزِ



ابواب اچنان وغیرہ میں منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین بیرون کو دوست رکھتا ہوں اور پسند کرتا ہوں جانا مسجدوں میں اور ہمیشگی علما کی اور نماز جنازوں پر موجود رہنا۔  
 وَقَالَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا اُحِبُّ فِي الدُّنْيَا ثَلَاثَةَ اشْيَاءٍ الصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ وَالظَّرَبُ بِالشَّيْفِ وَ اِكْرَامُ الضَّيْفِ  
 اور فرمایا جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے کہ میں دنیا میں تین چیزوں کو دوست رکھتا ہوں اور پسند کرتا ہوں روزہ رکھنا فصل گرما میں اور جہاد کرتا تلوار سے اور اکرام و نوازش کرنا  
 مہمان کی وَقَالَ جَبْرِئِيلُ اَنَا اُحِبُّ فِي الدُّنْيَا ثَلَاثَةَ اشْيَاءٍ اِرْسَادُ الضَّالِّ وَ اِغَاثَةُ الْمَلْهُوفِ وَ حُبُّ الْمَسَاكِينِ اور جبریل امین نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں دنیا میں تین چیزوں کو ہدایت و رہنمائی  
 گمراہوں کی اور فریاد رسی عاجز و مظلوموں کی اور دوستی فقرا و مساکین و مؤمنین کی وَقَالَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَا اُحِبُّ فِي الدُّنْيَا ثَلَاثَةَ اشْيَاءٍ النَّظَرُ لِي وَجْهَاتِ يَارَسُولَ اللَّهِ ص وَالْجُلُوسُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ كَلِمَةُ حَقٍّ نَعْبَأُ بِهَا مَنَاسِكَ اور روضہ اللوہ میں  
 وغیرہ میں منقول ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا میں دوست رکھتا ہوں دنیا میں تین چیزوں کو یا رسول اللہ نظر کرنا آپ کے چہرہ انور  
 کی طرف اور صحبت ہمیشگی آپ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کلمہ حق کہ تعلیم پاؤں  
 آپ سے وَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَا اُحِبُّ فِي الدُّنْيَا

ثَلَاثَةَ أَشْيَاءٍ أَطْعَامُ الطَّعَامِ وَالْجَهَنَّمُ بِالسَّلَامِ وَحُبُّ الصَّلَاةِ وَالنَّيَامُ  
 نِيَامُ أَوْ عَمَارِينَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي كُنَّ مِنْهُ رُوحُكَ وَسَتَرْنَا  
 تَمِينَ حَبْرُونَ كَوْنَهُمَا نَالَهُمَا تَابَهُمَا كَوْنَهُمَا كَرَّمَاهُ أَوْدَ كَرَّمَاهُ  
 شَبَّ كَا وَرَا خَالِيكَ لَوْ كَسَبْتَهُ هَاتِ بِسْ حَبَّ يَ حَضْرَاتِ بَيَانِ قَرَارِ حَبَّ  
 تَوَّاسُوقُتْ وَرِيَايَ رَحْمَتِ الْهَى جَوْشَنُ عَيْنِ أَيْدِ قَالِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 أَنَا أَحِبُّ فِي الدُّنْيَا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءٍ قَلْبُ شَاكِرٍ وَلِسَانُ ذَاكِرٍ وَبَدَنُ  
 عِلَّةِ الْبَاكَ صَابِرٍ أَوْ رَجَانِ رِبِّ الْعَزَّتْ سَ ارْتَا وَهَوَا كَهْمُ دُنْيَا مِينَ تَمِينَ  
 حَبْرُونَ كَوْنَهُمَا رَحْمَتِ رَحْمَتِ مِينَ أَوْ رَسِيدِ كَرْتِ مِينَ وَهَ قَلْبُ جَوَاهِرِي نَعْمَتِ نَعْمَتِ  
 شُكْرُ كَذَارِ مَوْأَوْءِ هَزِيَانِ جَوَاهِرِ اذْكَرْ كَرْتِ أَوْ رَوَّهَ يَدِ جَوَالِ بِرْ صَبْرِ كَرْتِ  
 بِسْ حَضْرَاتِ ابْ تَصَوَّرْ كَيْسِي كَهْمُ تَمِينَ حَبْرِينَ خَدَا وَنَدَا لَمُ كَوْنِ مِينَ بِرْ  
 مِينَ آيَا سَبْ نَوَاتِ اَقْدَسْ كَسِيدِ الشَّهْدَا نَفْلُومُ كَرَالَا مِينَ تَحْمِينَ بِا نَمِينَ  
 حَدِيثِ نَوْرِ مِينَ هِيَ كَهْمُ وَهَ جَنَابِ عَالَمِ الْوَارِ مِينَ تَقْدِيرِ بَهْلِيلِ وَتَحْمِينَ الْهَى  
 كَرْتِ تَحْمِينَ أَوْ رَدَارِ دُنْيَا مِينَ مِينَ هَيْشِي شُكْرُ نَمَا سَ الْهَى أَوْ رَذْكَرْ خَدَا عَيْنِ شُغْلِ  
 رَسْ أَوْ كَيْسِي كَيْسِي آفَاتِ دِلَا مِينَ ثَابِتِ قَدَمِ أَوْ رَصَابِرِ رَسْ بِنَجْمِ اُسْ كَ  
 شَاكِرِ تَطْلِبِ رَوَّ عَا شَوَا مِينَ مِينَ هِيَ أَوْ رَذْكَرْ خَدَا تَمَامِ شَبَّ عَا شَوَا رَا كَهْمُ عِبَادِ  
 خَدَا وَرَدَا تَلَا وَتْ قَرْنِ مِينَ وَهَ شَبَّ آخِرِي مِينَ كَيْسِي كَيْسِي مَالَ كَهْمُ هَرْطِ  
 اَعْدَا مَحَاصِرِ كَيْسِي تَحْمِينَ أَوْ رَا هَ وَتَدْبِيرِ مِينَ كَيْسِي أَوْ رَصْبِرِ كَيْسِي بَارِ مِينَ  
 بِمَارِ كَرَالَا قَرْمَاتِ مِينَ قَتْلِ آيَ صَبْرِ دَكْنِ لَيْ بَدَلِ لَكْ خَدَا بِرْ نَفْلُومُ  
 بِرْ سَ حَالِ تَنْمِيرِ مِينَ نَفْلُومُ وَتَدْبِيرِ كَيْسِي أَوْ رَجْمِ يَ نَفْلُومُ كَيْسِي هِيَ اَوْ رَجْمِ



زَارَتْ نَاعِيَةً مَقْدُومِينَ فَرَمَاتِهِ مِنَ التَّكْلَامِ عَلَى الْمُحْتَسِبِ لِحَقَائِرِ السَّلَامِ  
 عَلَى الْمَظْلُومِ بِأَلَا نَاصِرٍ سَلَامٌ بِهَذَا جَنَابِ بِرَجْوِ طَالِبِ رَاوِدِ نَمَّا أَوْ رَمَا بِر  
 رِسْتِ أَوْ سَلَامٌ بِهَذَا سَظْلُومِ بِرَجْوِ طَالِبِ نَاصِرٍ وَ دُكَارِ نَمَّا أَوْ رَمَا بِر  
 فَقَرَاتِ كَيْ فَرَمَاتِهِ مِنَ قَدْ حُجِّبَتْ مِنْ صَدْرِهَا تَمَرُ كَذِ التَّهْلُوَاتِ  
 فَاحَدَ قَوَائِكَ مِنْ كُلِّ الْيَهَاتِ اِتْرَعِي مَظْلُومِينَ لَتَحْبِبَ لِيَا أَبَدِ سَمِيحِ  
 مَالِكَةِ مَوَاتِ سَمِيحِ أَلَا نَاصِرٍ سَلَامٌ بِهَذَا جَنَابِ بِرَجْوِ طَالِبِ رَاوِدِ نَمَّا أَوْ رَمَا بِر  
 وَأَنْتَ مُحْتَسِبٌ صَائِرٌ أَوْ رَمَا بِرَجْوِ طَالِبِ نَاصِرٍ وَ دُكَارِ نَمَّا أَوْ رَمَا بِر  
 بِرَضَا بِهَذَا أَوْ رَمَا بِرَجْوِ طَالِبِ نَاصِرٍ وَ دُكَارِ نَمَّا أَوْ رَمَا بِر

أَلَا يَا عَيْنُ جُودِي وَأَسْعَدِي	عَلَى حُجَّتِي لَوْ كَانَتِ الْحَسَنُ
-------------------------------------	---------------------------------------

آگاہ ہوا ہی پم سخاوت کر آنسو کے بہانے میں اور مدد کر میری حزن و غم  
 میرے آقا امام حسین علیہ السلام کے یعنی جس طرح دل میرا محزون و غمگین  
 اسی طرح کثرت آنسو بہا مصیبت میں مظلوم کر بلا غریب غمگین فرزند  
 رسول خدا کے

وَحِيدًا ظَامِيًا وَالْمَاءُ جَائِسًا	فَرِيدًا قَدْ تَحَنَّنَ مِنْ مُعِينِ
---------------------------------------	--------------------------------------

آواہ و مظلوم کیہ و تنہا اور شدت پیات تھے مالا مال پانی نہ فرات  
 جاری تھا اور اس مظلوم کا اس وقت بیکس میں کوئی ناصر و مددگار  
 نہ تھا افسوس نہرا افسوس سب اصحاب و مستر با اور اولاد  
 سامنے آنکھوں کے تشنگی لب شہید ہو چکے تھے و شک و غم میں غمگین تھے

وَسَيُوتُهُ حَيَارَى حَامِرَاتٍ	سَادَاتُ إِلَى اللَّعِينِ بَنِ اللَّعِينِ
---------------------------------	---

اور اہل بیت کے بعد شادیوں، ان حضرات کے یہاں دوسرے اور  
 اور حضرت زود وقت آواہ کس ظلم و قوت اہل بیت رسالت کو اسیر  
 دستیہ کر کے طرف بوقت و شام کے ساتھ ابن زیاد اور یزید بن معاویہ  
 لیے بات تھے چنانچہ ہمارے پاس سے بیٹے والے یا کرشت ترین بیت  
 آپ پر کمان گدڑی توین مرتبہ فرماتے تھے سَتَّاهُ سَتَّاهُ سَتَّاهُ  
 آہ سویشین بیت کو فہ کی سخت ترین جانب پر رکھی سَتَّاهُ  
 رَحِمَهُ اللہُ مَلَا سَاَیْرَ ابْنِ سَعْدٍ السَّبَّی وَ رِیُوْ نَکُوْیْرَ سَمْعِ  
 اَهْلُهَا لِلنَّظَرِ الْبَیِّنِ قَالَ فَاسْتَرْفَعَتْ امْرَاَةٌ مِّنْ زُکُوْیْرَ سَمْعِ  
 مِّنْ اَیِّ الْاُمَّارِ مِیْنِ اَهْلِیْنِ چنانچہ یزید بن طاووس علیہ رحمۃ اللہ بیت  
 کی جو کہ جب مر سعد بن ابی اہل بیت رسول خدا کو یہ دستیہ کر کے طرف  
 کو فہ کے روانہ ہوا اور وہ یزید بن معاویہ کے متصل کو فہ کے چہرے  
 تو اہل کو فہ نظر اہل بیت رسالت کے لیے اپنے گھروں سے باہر آئے  
 اور تمام بار بار کو فہ تماشائیوں سے بھر گیا راوی کہتا ہوا سو وقت آپ  
 عورت کہ زمان کو فہ سے تھی ان اسیران سے پوچھنے لگی کہ تم کون ہو  
 اور کمان کے قیدی ہو کہ ایسے قیدی ہم نے کبھی نہیں دیکھے ہیں اَفْلَکُنْ  
 عَمَّنْ اُسَّارَیْنِ مِّنْ اَیِّ سَیْفِ اللہِ حَلِیْکَ وَالِہِ اَمَّا ہِیْ اہل بیت  
 جواب دیا کہ ہم آل محمد سے ہیں کہ بعد شادیوں اپنے  
 عزیز و اقارب کے اسیر ہو کر آئے ہیں فَذَلَّلَتْ مِنْ سَیْجِہَا وَ جَمَعَتْ  
 مَلَاوِیْرَ اَرَاوَمَقَائِعَ فَاَعْطَتْھُنَّ فَنَقَطَیْنِ پس جب اس



عورت کو معلوم ہوا کہ یہ اسیر عسرت رسول خدا سے ہیں تو بتیا بازہ کوٹنے سے  
 اتر سی اور گھر میں جو کچھ قسم مقتعدہ و چادر سے تھا سب اہل حرم کے لیے لائی  
 اور بطور ہدیہ پیشکش کیا پس اُن محذرات عصمت نے اپنے منہ اور سروں کو  
 نامحرموں سے چھپایا کیونکہ مومنین اب تصور کیجیے کہ آیا وہ چادر میں  
 اُن ستم رسیدوں کے پاس اعدائے باقی رکھیں یا نہیں کیونکہ محبتِ خدا  
 زیارتِ ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں السَّلَامُ عَلَی السَّوَةِ الْبَارِئَاتِ  
 سَلَامٌ عَلَی اُنْ مُحَذَّرَاتِ عَصَمَتٍ بِرُجُو کَرْبَلَاءِیْنِ بِیْرُوہِ کِیْنِ اَوْ خِمْوْنِ  
 بَطْلَامِ وَ سَمِ نِکَالِی کِیْنِ یَسَاقُوهُنَّ کَالْاِمَاءِ الْمُسَبِّحَاتِ فِی الْبَرَارِیْ  
 وَالْفَلَاحِاتِ اَوْ اُنْ بَکِیوْنَ کُوْثَلِ کَنِزِوْنَ کِیْ سِوْ سَقِیْدِ کِیْ اَعْدَا  
 زِیْنِ نَاہِوَارِ وَ صَحْرَا یْنِ یَیْ جِہْرَی تَلْفِیْ وَ جُوْہُ مَحْجَرِ الْهَاجِرَاتِ  
 اَہْ اَہْ جِہْرَی اَوْ رِشَارَی اُنْ بَکِیوْنَ کِیْ حَرَارَتِ وَ تِزِیْ اَنْقَابِیْ  
 جَلَتِیْ اَیْدِیْہِمُ مَسْغُولَہُ اِلَی الْاَعْنَاقِ اَمَیْ اَفْوَسِ اَمَیْ اُنْ بَکِیْنَا بِہِ  
 کِیْ دُنُوْنِیْ سَمِکُمُ بَاہِیْ تَمَیْ یَطَافُ بِہِمُ ہٰذِیْ الْمَذَلَّةُ فِی الْاَسْعَاقِ  
 اَفْوَسِ ہِزَارِ اَفْوَسِ اَمَیْ دِیْنِ اُنْ بَکِیوْنَ کِیْ بَاہِیْ ذَلَّتْ بَاہِیْ  
 مِہْرَاتِیْ تَمَیْ اَلْاَعْنَۃُ اللّٰہُ عَلَی الْقَوَمِ الظَّالِمِیْنَ

### مجلس ہفتاد و یکم

فِی جَامِعِ الْاَخْبَارِ وَ غَیْرِہِ اِنَّہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
 مِنْ اَقَامِ الصَّلٰوۃَ الْخَمْسَ وَ اجْتَنَبَ الْکِبَارِ السَّبْعَ نُوْدِیْ یَوْمَ  
 الْقِیَمَةِ اَدْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ اَیِّ بَابٍ شِئْتَ جَامِعِ الْاَخْبَارِ

و غیرہ میں منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو  
مومن نے جو بھائی خدا واکرت اور محبت گناہ کبیرہ صلاکے ساتھ برہنہ کرے تو بروز  
قیامت وہ سوئے خدا کی جانب لگا کہ داخل جنت ہو جس دروازہ سے تیرا  
پا بچا ہے فسرت سے کہ انکبار الشبیع فقال الشریک باللہ وحق  
الوالدین والقتل وقد فی المحصنات واکل مال الیتیم و  
الزنا واکل احوال ینہیں آسمان سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ  
سات گناہ کبیرہ میں سے ہیں جس سے فرمایا کہ شرک بخدا اور نامانی  
والدین کی اور قتل سے کہ خدا اور رحمت کرنا یا کداسن عورت کو اور  
تصرف مال یتیم اور زنا اور احوال ینہیں آسمان سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ  
کبیرہ نفس کے ہیں یہاں تک کہ بدست بڑا گناہ ہو چنا پنہ جناب امام محمد باقر  
علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ان حضرت نے حسد ایمان کو لیا تاہی  
جیسے آگ کا پتھر کہ نکال کر تو لیا جانی ہو وقال علیہ السلام کفہ للحسود  
حسد کا اور فرمایا ان حضرت نے کہ عاصدین کے واسطے حسد نکال کافی ہو  
اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب تک عاصد حسد کو زبان انہما  
نہ کرے تب تک آمرزیدہ ہو اور جب انہما کر لیا تو اس وقت کرام الکاتبین  
سے برین اور انوار پیلی میں قہاں حکما نقل کیا ہے کہ حسد بدترین بدی ہے  
خیرات واقعی عاصد جو حسد کے ایسی بلا میں مبتلا ہے کہ مادام حیات  
اسکی شقت و نجات نہ ہو گا بلکہ بعدین میں ہی کہ عاصد جو کار نیاب اور  
فصل عمدہ کسی مومن کا دار دنیا میں نہیں دیکھ سکتا ہے وہ عالم برزخ میں



نہ دیکھ سکے گا اور عاصدین کے حسد سے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے  
 ایک دوستان خدا پر کیا کیا ظلم و ستم ہوئے پتا پنچہ حیات است اقلوب  
 وغیرہ میں پسند مستبشر نقول ہی کہ سلیمان بن خالد نے خدمت بابرکت میں  
 حضرت صادق علیہ السلام کی عرص کیا کہ یا بن رسول اللہ خدا ہوں میرے  
 آپ پر کیا حضرت آدم علیہ السلام نے ایک بطنی اولاد میں بھائی کو آپس میں  
 عقد کیا یہ سنکر حضرت نے فرمایا اہل خلافت کو ایسا گمان ہی مگر تملو یہ ارشاد  
 جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کا معلوم نہیں ہی کہ فرمایا ان حضرت نے  
 اگر مجھ پر نیت ہو تا کہ آدم علیہ السلام نے ایک بطنی بن کا اسکے بھائی سے  
 نکاح کیا تو میں ہی زینب و قاسم ایک بطنی اولاد کا نکاح آپس میں کر دیتا  
 اور اس طریقہ آدم علیہ السلام کو ترک نہ کرتا پس سلیمان نے عرص کی یا بن  
 رسول اللہ خدا ہوں میں آپ پر مشہور تو یوں ہی ہی کہ قابیل لعین نے  
 ہابیل علیہ السلام کو اسی وجہ سے قتل کیا کہ اُسکی بہن حضرت ہابیل کو ٹی پسند  
 حضرت نے فرمایا اسی سلیمان تو بھی جیلا میں شراب ہو گیا جو ایسا کلہ نہ ملا کہ  
 اپنے منہ سے کہتا ہی حضرت آدم صغی اللہ کے بارے میں حیا و شرم کرنا چاہیے  
 پس سلیمان نے عرص کیا یا بن رسول اللہ پھر کس باب سے قابیل نے  
 ہابیل علیہ السلام کو قتل کیا حضرت نے فرمایا اس وجہ سے کہ حضرت آدم  
 صغی اللہ نے حضرت ہابیل کو اپنا وصی و جانشین کیا تھا کیونکہ حق سبحانہ نے  
 حضرت آدم علیہ السلام کو وحی کی تھی کہ ہمارا اسم عظیم ہابیل کو دینا اور قابیل  
 انکا بڑا بھائی تھا جب اُسے یہ حکم خدا سنا تو غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ یہ حق

اور عمدہ میرا ہوا اسوقت حضرت آدم علیہ السلام نے ناچار ہو کر فرمایا کہ تم  
 دو دنوں درگاہ خدا میں قربانی کرو حسب حکم۔ دونوں نے قربانی کی تو  
 قابیل کی قربانی قبول ہوئی اور ہابیل علیہ السلام کی قربانی قبول ہوئی  
 اسوقت قابیل کو حسد اور بغض ہوا اسی وجہ سے اپنے بھائی ہابیل علیہ السلام  
 شہید کیا حضرات سنا اپنے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل علیہ السلام  
 بحکم خدا وحی و جانشین کیا تو قابیل عین کو حسد اور عناد ہوا اور سب  
 برا اور ظلم و شر ت با بیل شہید کیا اریطرت بناب رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کہ اپنے ابن تم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو  
 بحکم خدا وحی و جانشین اپنا کیا تھا اسی حسد اور بغض و عناد سے یہ  
 حاسد ملعونہ نے خود بناب رسول خدا کو بزدل و غاشیہ کیا اور یہاں  
 حضرت کے اعدائے الٰہی ان ہمارے کیا کیا ظلم و ستم کی آواز دروازہ  
 دولت شہر بناب سیدہ کوآں لکائی اور اسکو بے رحمی سے قتل  
 حرم سرا ہوئے اسوقت دروازہ کو ایسا دبا یا کہ بناب یہودیہ نے  
 عظیم ہوشیاں تک کہ شاہزادہ حسن شہید ہوا آخر میں یہودیہ  
 اسی در دیوے شمس اور تمارق پر بزرگواہین بند پتھر روئے  
 اقبال کرلین اور بناب امیہ المؤمنین کے گلوں نورین بیان  
 نمود و تم فوالکرا ہر لاسے اور فرست وار شاہ رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم قتل ہوا کیا عا لاکہ بہت زمانہ نہ گذرا تھا الفرج یوم نے  
 عرض لی کہ یابن رسول اللہ بغیر حضرت آدم و حوا کے تو اور دوسرا



خلق ہی ہوا تھا پھر نسل حضرت آدمؑ کی کس سے اور کیونکر بھی جناب صادق  
 علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلے قابیل پیدا ہوا اور بعد اسکے ہابیل پیدا ہوا ہے پس  
 جب قابیل بالغ ہوا تو اسکے واسطے خدا نے جنت بھیجی اور جب حضرت ہابیلؑ  
 بالغ و جوان ہوئے تو ان کے لیے حور یہ نازل ہوئی پس جب حضرت ہابیلؑ شہید  
 ہوئے تو ان کی زوجہ حور یہ تھیں ان کے بطن سے بہتہ اللہ پیدا ہوئے پس حضرت  
 آدمؑ علیہ السلام کو حکم انسی ہوا کہ وصایت اور ہمارا اسم عظیم بہتہ اللہ سے  
 حوالہ کر جب حضرت تو اسے حضرت ثیتؑ پیدا ہوئے اور بالغ و جوان ہوئے  
 تو ان کے واسطے بھی حور یہ نازل ہوئی ان کے بطن سے حضرت ثیتؑ کے یہاں  
 ایک دختر پیدا ہوئی اور نام اسکا حور ارکھا پس جب وہ جوان ہوئیں تو  
 اپنے این عم بہتہ اللہ بن ہابیل علیہما السلام سے منسوب ہوئیں پس حضرت  
 آدمؑ علیہ السلام کی نسل کی ابتدا حضرت ہابیلؑ وادہیال اور حضرت ثیتؑ  
 نامہیال تھیں یہ بہتہ اللہ نے انتقال کیا تو حضرت آدمؑ کو حکم خدا ہوا کہ  
 وصایت اور ہمارا اسم عظیم اور علم نبوت اور اسمائے مقدسہ خمسہ نجبا جو تھے  
 تمکو ہمیں کہیں یہ سب شیتؑ کے حوالہ کر و حضرات سنا اپنے کہ حکم خدا انبیاء  
 ہے اوصیا کو بطور امانت اسمائے مقدسہ خمسہ نجبا یعنی اسم اقدس  
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرت علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا  
 اور زینب علیہم السلام کا سپرد کرتے تھے یہ مرتبہ تھا پیش پروردگار حضرت  
 ائمہ اطہار کا مگر واسے ہوا ان اشقیاء اور حاسدین غدار پر کہ جنہوں نے  
 اس دنیا سے ناپاؤدار میں ان حضرات عالی وقار پر ظلم و ستم پیشا کر کے

آہ آہ بعد جناب رسول خدا اور جناب سیدہ کے جناب امیر المؤمنین کو  
 ابن ابی نعین نے مسجد کوفہ میں حضرت شمشیر زہرا کو دھت شہید کیا اور بعد  
 ان حقت کے امام حسن علیہ السلام کو زہر دغا و گہر شہید کیا اور جناب زہرا پر تیر گنا  
 اور رسول خدا میں دفن نہونے دیا اور امام حسین علیہ السلام کو زہر  
 جدا مجہد سے بظلم و ستم جدا کیا اور مکہ معظمہ میں بھی رہنے نہ دیا اور وہاں بلا کر  
 عالم غربت و ساقطت میں زمین گرم کر بلا پر روز عاشورا میں دن کا بھوکا  
 پیاسا مع اصحاب واقربا اور اولاد خرد سال کے شہید کیا اور لباس تک  
 لوٹ لیا کوئی غما نہ لیکھا اور کوئی کرتہ لیکھا اور کسینے عیا اتار لی اور لاش  
 اٹھ کر پامال ستم اسپان کیا اور سر اقدس بدن انور سے جدا کر کے  
 نیزہ پر بلند کیا آہ آہ اسپر بھی اعدائے اتقانہ کی بلکہ خیمون میں آگ لگائی  
 اور اسباب لوٹ لیا اور شہید علیہا السلام کے اہل بیت کو اسیر و مقید کیا  
 اور چادرین تک تہمت لین افسوس عوص مائتم پر سے اور تسلی و دواسے کے  
 شمر لعین بازیانے نارتا تھا العترض بنا بر دوسری روایت کے امام  
 زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب قابیل لعین نے حضرت  
 ہابیل کی ہلاکت کا ارادہ کیا تو اس کے خیال میں نہ آیا تھا کہ کیونکر قتل کرے  
 پس یہ وقت ابلیس لعین نے آکر تعلیم کیا کہ اپنے بھائی کے سر کو درمیان  
 دو جملہ رکھ کر کھل ڈال جب اس طرح سے قتل کر چکا تو یہ نہ جانتا تھا کہ  
 مردہ اگر کیا کرے اس وقت دو غراب نے آکر منقاروں سے باہم حربہ کیا  
 اور آپ نے دوسرے کو ہلاک کیا پس نہ اراغ زندہ نے مردہ کو چھوئے



زمین کو دفن کیا یہ دیکھ کر قابیل لعین نے اپنے برا اور مقتول حضرت ہبیل کی  
لاش کو اسی طرح سے دفن کیا جیسے یہ طریقہ جاری ہوا کہ انموات کو دفن  
کیا کرتے ہیں حضرت است سنا اپنے کہ اگرچہ قابیل ملعون نے کمال حسد و عناد  
اپنے بھائی حضرت ہبیل علیہ السلام کو شہید کیا لیکن لاش مقتول کا صحرا  
پڑا رہنا اور اس کے گرد جانوروں کا جمع ہونا گوارا نہ کیا حالانکہ جسم انکا پارہ  
پارہ نہ تھا پس فوراً جب طریقہ دفن کا معلوم ہوا تو زیر خاک پھان کیا  
مگر وہ اسے ہوا شقیاتے کو فہ و شام پر وہ کیسے سنگدل اور بیرحم اور حاسد تھے  
کہ لاش اقدس فرزند رسول خدا و لبند علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہم السلام  
صحرا سے کربلا میں ریگ گرم پر بے لباس چھوڑ کر چلے گئے اور کسی لعین نے  
آتا بھی خیال نہ کیا کہ بعد شہید کرنے کے لاش اظہر اپنے نبی کے تو اسے کی  
زیر خاک پھان کرتے بلکہ عوض دفن کے جمال لعین نے ایک کمر بند کے لیے  
دونوں ہاتھ قطع کیے ہائے افسوس لاش اقدس پارہ پارہ اس صحرا  
بولناک میں رات کی شبیم اور دن کی دھوپ میں کئی دن تک  
پڑی رہی پتا نہ جو عفر عفان کہتے ہیں سے

عَدَاكَ حُسَيْنٌ لِلرِّمَاحِ دَسِ يَتَمَّ | وَقَدْ فَهَكَتْ مِنْهُ السُّيُوفُ وَعَلَتْ

آہ آہ عجب صبح تھی صبح عاشورا کہ امام حسین علیہ السلام واسطے نیزوں کے  
نشانہ ہو گئے تھے اور جسم اظہر ان حضرت سے تلواریں پے در پے سیراب  
ہوتی تھیں بسنے ان حضرت پر نیزوں کے وار چلتے تھے اور تلواروں  
تلواریں پڑتی تھیں سے

وَعُوْدِهِ فِي الْمَشْرِقِ الْحَمْدُ دَا  
عَلَيْهِ عَيْنَا الطَّيْرِيَّاتِ وَظَلَّتْ

اور وہ جنابِ رخنوں سے چورچورہا و جسمِ اقدس ایسا پارہ پارہ تھا جسے  
گوشتِ پارہ پارہ صحرائین متفرق ڈال دیا جائے کہ اُن حضرت پر پرند  
شکاری شب و روز وہاں مقیم اور سایہ افکن تھے آہ آہ آخر تیسرے دن  
بنی اسد اہل غاضریہ و غینوے نے رحم کھا کر اُن اعضاے پارہ پارہ کو  
جمع کر کے دفن کیا چنانچہ حجت خدا فرماتے ہیں السَّالَامُ عَلَى مَنْ تَوَلَّى  
دَفَنَهُ أَهْلُ الْقُرْبَى سَلَامٌ مِمَّنْ غَرِبَ الْوَطَنُ اور مسافر پر جسے  
اہلِ قریہ و دیہات نے دفن کیا اَللّٰهُمَّ عَلَي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس ہفتاد و دوم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ كَافِي وَغَيْرُ  
مِنْ مَقُولِ يَوْمَ فَرَمَا يَا جَنَابَ رَسَالَتِ آبِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي كَرَامِي  
إِيمَانِ سَيِّدِي عِنِّي جَبَلُ نُورِ إِيْمَانٍ بِرُوحِهِ صَاحِبُ شَرْمٍ دُمِيَا جَبَلُ عِيَالٍ  
الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْإِسْلَامُ عَرِيَانٌ قَلْبًا سَهُ الْحَيَاءُ  
اور انوارِ اہدایہ میں مقول ہو فرمایا جنابِ صادق علیہ السلام نے  
کہ اسلام عریان و برہنہ ہے پس لباسِ اسکا حیا و شرم ہے اور ابنِ بابویہ  
علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث نقل کی ہے اُس کے چند فقرہوں کا ترجمہ یہ ہے کہ  
نبی حق بہمانہ تعالیٰ نے نور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَا  
فَلَقَ كَمَا تَوَلَّى دُرِّيَا نُورُكَ بِدَاكِيَةٍ كَهْرُورِ يَمِينٍ بِحُجْرَةٍ عِلْمٍ تَحْتِ  
اَلْمَكْرُوسِ اسے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے وریا سے عزت اور وریا سے صبر



دریائے خشوع دریائے تواضع دریائے رضا دریائے وفا دریائے اِثقا دریائے  
علم دریائے ہدایت دریائے امانت دریائے سیانت دریائے حمیت  
دریائے غل دریائے حیا وغیرہ یہاں تک کہ اُس نور کو اُن دریائوں میں  
غوطہ دیا پس جب دریائے آخر سے نکلا تو حق سبحانہ تعالیٰ نے اُس نور  
کی طرف وحی کی کہ اے حبیب ہمارے اور اے بہترین انبیاء تو شفیع روز  
جز ہر اور دو کسری حدیث میں ہو فرمایا جناب رسالت مآب  
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ حق تعالیٰ نے تعلق کیا مجھ کو اور علی اور فاطمہ  
اور حسن اور حسین علیہم السلام کو قبل خلقت حضرت آدم علیہ السلام کے  
اُس وقت میں کہ نہ آسمان تھا نہ زمین نہ ظلمت نہ نور نہ آفتاب تھا نہ  
ماہتاب نہ بہشت نہ دوزخ حضرات سنا آپ نے کہ عالم انوار میں  
قبل خلقت حضرت آدم اور آسمان و زمین وغیرہ کے اُس نور کو دریائے  
حیا وغیرہ میں غوطہ دیا گیا ہوا اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہوا کہ میں  
اور علی ایب نور سے ہوں پس وہ نور جناب سیدہ سعدن حیا اور  
اُن معصومہ کی اولاد امجاد کی طرف منتقل ہوتا رہا چنانچہ اُس محدوہ  
شرم و حیا میں صاحب شمع اہل بیت لکھتے ہیں

قَدْ اسْتَخْبَيْتُ مِنَ اللَّهِ الْجَلِيلِ  
وَحَشَرَهُ عِشْرَةَ عَشْرٍ عَنْ حُبِّهِ

وَفَاطِمَةُ أُمُّ سَيِّدِنَا الْقَتِيلِ  
لِمَا سَمِعَتْ حَدِيثَنَا فِي الشُّورِ

ایک روز جناب فاطمہ زہراؑ مادر گرامی سید الشہداء معلوم کر بلائے  
اپنے پدر بزرگوار سے حال قیامت میں ایک حدیث سنی کہ خلافت اپنی

قبروں سے پرستہ محسوس ہونے تو یہ سن کر جناب سیدہ نے خداوند جلیل سے  
اظہار شرم و حیا کیا ہے

فَاهِيْطْ جَبْرِئِلُ عَلَيَّ الرَّسُوْلُ	وَقَالَ لَهُ اَلَا قُلْ لِلْبَتُوْلِ
قَدْ اسْتَقِيْنْتُ فَاسْتَكْمَلْتُ الْكِرَامِيُو	فَقَالَ اِذَا اَنْتَ يَوْمَ عَظِيْمُو

پس خداوند جلیل نے جبریل امین کو جناب رسول خدا کے پاس بھیجا اور  
حکم دیا کہ بتول عذرا فاطمہؑ زہرا کو پیام بھارا یہو نچاؤ کہ تو نے مجھ سے شرم  
و حیا کی ہم بھی نچھڑے حیا کرتے ہیں اور فرماتا ہو کہ جب روز قیامت آئے گا

لَا كُؤَابِنْتُ اَحْمَدَ حُلَّتَيْنِ	مِنَ النُّوْرِ الْمُضِيِّ لِكُلِّ عَيْنِ
--------------------------------------	--

تو ہر آنکھ اپنے حبیب کی دختر کو دو دو حاک نور کے پناؤنگا کہ اس کے نور سے  
تمام آنکھیں روشن ہوں گی ہے

فَلَا يَنْبِيْ بِنْتُ خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ	وَذَلِكَ حَالُهَا عِنْدَ الْحَيَاءِ
---	-------------------------------------

پس مومنین یہ حال تھا دختر رسول مختار کی شرم و حیا کا اپنے پروردگار سے  
اور انسان کا کیا ذکر ہو جب تو حضرت امیر سے یہ وصیت کی کہ جنازہ  
شکو اٹھاوین تا نظرنا محرم کی نعش پر بھی نہ پڑے ہے

وَاِنْ يَنْبَا تَهَكَرِي الْكُفْرَ بِلَا	خَرْجِنَ مِنَ الْخِيَامِ بِاِلَادِ
--	------------------------------------

اور افسوس ہزار افسوس کیا انقلاب زمانہ ہو کہ و نتران فاطمہؑ زہرا  
صحرا سے کر بلا میں بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے نیموں سے  
بے مقنع و جبار بظلم و ستم باہر نکالی گئیں اور یہ پروردگار ہو

فَلَوْ كُنْتِي مِنْ هَؤُلَاءِ الشُّرَادِ	وَفِيْ سَكَاةٍ الدِّيَارِ هِيْنَ دَارِ
--	--





فَصَرَبَ إِذَا أَصَابَتْهُ سِهَامٌ      تَكَثَّرَتِ النَّصَالُ عَلَى النَّصَالِ

زمانہ نے بھپڑا سقد رتیر باران کیا کہ دل میرا پر وہ میں تیرون کے پیمان ہو گیا  
پس اب جو تیر مصائب و شدائد کے آتے ہیں تو تیر پر تیر پڑتا ہی جیسے غنیمت  
شاعر کی یہ ہے کہ شدائد زمانہ سے جو بمنزلہ پیکان تیر کے ہیں دل میرا مثل غزال کے  
ہو گیا ہے اب بقدر نشاندہ تیر کے بھی جگہ خالی نہیں ہے کیوں مؤمنین شاعر نے  
یہ مضمون خیالی سبالغہ کہا ہے قربان ہو جان ہماری انس غریب الوطن و  
مسافر پر جسکا واقعی روزِ مآثور ای حال تھا بلکہ روحانی و حیوانی اور ظاہری  
و باطنی زخم کاری لگے تھے کہ ندامت و رنج و آلام قلبی کے بدن اظہار پر تیار ہوا تھا  
مشورہ کے ایک ہزار نو سو پچاس زخمیہ و نیزہ اور شمشیر کے لگے تھے اور جسم  
اقدس مثل غزال کے ہو گیا تھا چنانچہ غیبت خدا فرماتے ہیں وَرَبَّنَا قُوَّةً  
بِالتَّهَامِ وَالْيَتْيَالِ اَوْ حَيْثُ نَطْلُومُ اے اللہ مثل باران کے آپ پر تیر و نیزہ  
برسائے اور جیفر عنان کہتے ہیں سہ

نَدَاةَ حُسَيْنٍ لِلرِّمَاحِ دَرِيَّةً      وَقَدْ لَهَّكَ شِمْنَةُ السُّيُوفِ عَلَتِ

اے محبوب صبحِ تمہی عا شور کہ امام حسین علیہ السلام واسطے نیزون کے نشانہ  
ہو گئے تھے اور جسم اظہار ان حضرت سید تلوارین بے درپے سیراب ہوئی تھیں  
یعنی اُس نطالوم پر نیزون کے وار چاہتے تھے اور تلوارون پر تلوارین پڑتی تھیں

وَنَادَا هُوَ جَهْرًا بِمَنْعٍ مَّاءٍ      فَإِنَّ ابْنَهُ مِنْ نَفْسِهِ حَيْثُ حَلَّتِ

اور اسی حال میں وہ جناب واسطہ دلائے تھے اپنے بھرا محمد حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور با و از بلند فرماتے تھے کہ میں تو اسما ہوں تمہارا



نبی کا مثل انکی روح و جان کے جس حال میں ہوں بیٹے میں جان و جگر  
رسول ہوں گو اس حال میں مبتلا ہوں آہ آہ پس اعدائے اُس مظلوم کے  
بار میں قرابت رسول خدام کا کچھ پاس و لحاظ نہ کیا اور پیا سا ہی  
شہید کیا۔

وَسُوْدٍ سَهٍ فِي الصُّكْرِ اَعْلَمُ مَبْدَدًا عَلَيْهِ عِتَاقُ الطَّيْرِ اَيَّتْ وَظَلَّتْ

اور وہ جناب زخموں سے چور چور اور حیم اقدس پالیا پارہ پارہ تھا جیسے  
گوشت پارہ پارہ صحرا میں متفرق و الایا جاسے کہ اُن حضرت پر پرند شکاری  
شب و روز وہاں مقیم و سایہ افان تھے یہی وجہ ہے کہ جب جناب زینب  
لاش پر اپنے براہ و مظلوم کی آئین اور یہ حال دیکھا تو اس وقت مدینہ کی  
طرف متوجہ ہو کر بکا۔ تی تھیں جیسا کہ بحار میں منقول ہے وَاُمُّ مُحَمَّدٍ اَهْصَلَتْ  
عَلَيْهَا مَآلِكَةُ السَّمَاءِ وَهَذَا احْسَيْنُ مَرْثَلٌ بِاللَّيْلِ مَاءٍ مُّقْطَعٍ الْاَعْضَاءِ  
ہے انوتا رسول خدا آپ پر تو ملائکہ آسمان نے نماز پڑھی اور یہ فرزند آپکا  
حسین مظلوم بجاک و خون آلودہ ریگ گرم صحرا پر پڑا ہوا اور اعضاے نورانی  
اسکے پارہ پارہ کیے گئے ہیں اور بنا برد و سری روایت کے وہ مظلوم دیوتا  
فرما کر تھیں یا جَدَّ اَهْ هَذَا احْسَيْنُ عَجْدٌ وَذُ السَّرَاسِ مِنَ الْقَفَا  
مَسْلُوبُ الْعِمَامَةِ وَالزَّادِ اَمْرٌ عَزِيزٌ نَوَارِيہ فرزند آپکا امام حسین ہی بکا  
سراقدس پس گردن سے اعدائے خدا کیا اور عمامہ و ردا تک انا لیکے  
اور مویہ اسکے حجت خدا بھی فرماتے ہیں السَّالَامُ عَلَيْكَ الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ  
سلام ہو اُن اعضاے اقدس و نورانی پر جو پارہ پارہ کیے گئے اعدائے

جناب زینب کے حال میں کہا کہ وہ حال اپنے بھائی شکر مکرہا کا ہوشیار  
کر کے زار زار رو یا کرتی تھیں اور نوحہ و بین کرتی تھیں جیسا کہ بخارا انوائیم  
منقول ہے کہ وہ تفریدہ فریادیں کرتی تھیں

يَجْتَلِي بِالْفَرَاتِ عَدَى الْحَسَيْنِ وَقَدْ صَحَّ سَبَّاحًا لِلْكَلاِبِ

آہ یا بخل کیا گیا آب فرات سے فرزند رسول نقیین امام حسین علیہ  
السلام پر حال نکدہ وہ پانی حب انور ت درندہ پر بیان تھا یعنی کیا نسبت  
کہ اولاد رسول خدا اور علی مرتضیٰ علیہما السلام اور اہل بیت شریف سال آنک تو  
آتش لب کتار نہ نہ فرات پر شہر کیے گئے اور کلاب سب تک اس پانی سے  
پیر آب ہوئے تھے

بَنَاتُ مُحَمَّدٍ كُنَّ سَبَّاحًا اَيْسَ سَمْعًا لَمْ يَأْرِكَ فَرَحًا

آہ دخترین جناب رسول خدا کہ قبول عذرا بد شہر استہ اپنے غم  
واقربا کے اسیر تھیں کی گئیں اور اسباب اور چادریں لگیں و سرگشتہ  
بہرائی گئیں اور بے پردہ کی گئیں

سَبَّاحَةُ الدُّبُولِ مُكْتَفَاتِ كَسْبِ الزُّومِ دَامِيَةً لَكِ اَب

افسوسناں تو سید و ان کا یہ تھا کہ مثل سیران ترک و روم  
اور بخارا الودو بے مقصد و چادر تھیں و رپا استہ انہ پاید و روم  
نہیں ہو گئے تھے افسوس آنرا ہی طرح سے اعدا و ریت و رول نہ  
تھے یہ لہجہ کے لاس پہ مقشال ابو مخنف میں بتوں ہے کہ امام  
زین العابدین علیہ السلام فرات میں کہ سوختہ ہو یا و نہر



سائت سے ایک بڑی ایمان قہ میں نبی سے ہوئے کہ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی  
الْقَوْمِ الذِّلِّ الْمَلِیْنِ

## محاسبه سفتا و ویتامین

[illegible]





چنانچہ کتاب روضہ میں بطریق شیعہ اثنا عشری ابن عباس سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے ہزار باب علم سے ایسے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے ہزار باب علم کے میرے لیے مفتوح ہوئے وَفِي زَيْنِ الْفَتْحِ عِلْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَتْحُ كَلِمَةٌ فَفَتْحَ لَهُ مِنْ كُلِّ كَلِمَةٍ الْفَتْحُ كَلِمَةٌ أَوْ زَيْنِ الْفَتْحِ مِنْ يُونِ مَنَقُولٌ هُوَ أَنَّ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائے ہزار کلمے کہ ہر کلمے سے اُن حضرت کے واسطے ہزار کلمے اور منکاشٹ ہوئے وَفِي جَامِعِ الْأَصُولِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلَيْكُمْ بِهَا وَأَوْ جَامِعِ الْأَصُولِ

میں بطریق اہل سنت منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے میں شہر علم ہوں اور علی بن ابیطالب علیہ السلام دروازہ اُسکا ہے وَفِي الْأَسْتِغَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلَيْكُمْ بِهَا مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ مِنْ بَابِهَا وَأَوَّاسْتِغَابِ مِنْ يُونِ مَنَقُولٌ هُوَ أَنَّ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے میں شہر علم ہوں اور علی بن ابیطالب علیہ السلام دروازہ اُسکا ہے ہر جس کسی کو علم چاہیے تو وہ دروازہ سے آئے حضرات ان احادیث کتب فریقین سے ثابت ہے کہ واسطے دریافت کرنے علم کے طرف

ان حضرت کے آئے اسلئے کہ وہ جناب باحق و افضل بین بعد رسول خدا کے  
 اور عمدہ اصحاب طرقت امام کے تحصیل علم دین تہذیب سوانہ حضرت کے  
 امام اور مرجع علم دین کا قرار دینا کوئی دانا پسند نہ کریگا جیسا کہ انفق  
 امت نے بعد رسول خدا کے کیا کہ عوصن طلب علم اور ہدایت کے  
 اس باب علم پر کیا کیا نظم و ستم کیے یہاں تک کہ دروازہ انکا ہوا کہ داخل  
 حرم سرا ہوئے اور رسیحان تہ گاہ سے انور میں ڈال کر باہر لائے آخر  
 ابن ابی عمیر نے مسجد کوفہ میں یہ حالت روز و رات نہایت شہید کیا  
 شہید کیا اور بعد شہادت کے روضہ اقدس کو ان حضرت کی غم میں  
 فرزندوں کے اعدائے بچپن کر دیا فسوس ایک صاحب زادہ کو نہ وہ  
 شہید کیا اور جنازہ پر تیر بار ان کیا اور روضہ رسول خدا میں دفن کیا  
 دیا دوسرے شاہزادہ کو نہات ہلا کر شہر اسے کر بلا میں مع اصحاب  
 واقربا اور اولاد و اطفال شہید کیا ایک پیا سا بکرو دنا شہید کیا اور باہر  
 لوٹ لیا اور خمیون میں آگ لگالی افسوس حسین علیہ السلام کے ابن  
 مع سر ہائے شہدا کے شہر اشہر بھرا یا اور سپہ پر وہ کیا ہیں الہ حجت نماز ایشہ  
 ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں السلام علیک النبیۃ الباریۃ  
 سلام ہو ان محذرات عصمت پر جو کرنا میں یہ پردہ کی گئیں اور زیوت  
 بنظم و ستم نکالی گئیں یساقون کھن کا لاماء المسبیا دین فی البراء  
 والفکوات ہاں افسوس ان تم سیدوں کو مثل کنیزوں کے  
 اسیر و مقید کر کے اعدا زمین تا ہوا روضہ امین میں پھرے شہر و مہم



حَدَّثَنَا أَحَدَاتٍ آهْ أَنْكَ جَهْرٌ أَوْ خَسَارٌ حَرَارَتٍ وَتِيزِي أَثَابٌ سَ  
 بَلَّتْ تَحْتِ أَيْدِيهِمْ مَغْلُوكَةٌ إِلَى الْأَعْتَاكِ بِأَتَحْ أَنْ يَكُنَا مَوْنِ كَعْدِ تَوْنِ  
 سَحَرٌ بِأَنْتَ تَحْتِ يَطَاكَتُ بِهَوْنٍ هَذَا الْمَذَلَّةِ فِي الْأَسْوَاكِ أُنُوسِ  
 اَعْدَا أَنْ يَكُونُ كَوْبَانِ نَذَلَتْ بِأَزَارُونِ مِينَ بِهَرَاتِ تَحْتِ آهْ أَخْرَكَارِ  
 اِطْرَحْ سَ دَرِيَارِ نَزِيدِ مَعِينِ مِينَ لَأَسْ أَوْ رَأْسِ شَقِي نَ اَيْسَ قَبْدِ غَانِ مِيرِ  
 سَقِيدِ كَيَا جُودِنِ كِي دَعُوبِ اَعْدَاكِ كِي شَبْنَمِ سَ مَحْفُوطِ نَ تَسَا اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ  
 عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

### مجلس ہفتاد و نوب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَتَّ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرًا مِثْلَ مَا هُوَ بِهَا تَعَالَى  
 قَرَأَنَ مَعِيرِ مِينَ فَرَمَاتِ اِجْوَبُ نَبْدِ مَوْسِ اِيَا نِي كَرْتِ بِسِ وَاسْ اِيَا نِي كَرْتِ بِسِ  
 نِيَا كَعْدِ سَ بَرَابَرِ ثَوَابِ مِينَ وَفِي الْكَافِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ قَصْنَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ  
 وَخَيْرٌ مِنْ خَمَلَانِ أَلْفِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَافِي مِينَ حَضَرَتْ  
 صَادِقٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَ مَقُولِ اِجْوَبُ نَبْدِ مَوْسِ اِيَا نِي كَرْتِ بِسِ وَاسْ اِيَا نِي كَرْتِ بِسِ  
 مَوْسِ كَا بِهَرَاتِ اِزَادِ كَرْتِ نَبْدِ مَوْسِ اِيَا نِي كَرْتِ بِسِ وَاسْ اِيَا نِي كَرْتِ بِسِ  
 جُورَاهُ خَدَا مِينَ صَرَفِ مَوْسِ اِيَا نِي كَرْتِ بِسِ وَاسْ اِيَا نِي كَرْتِ بِسِ

برآوردن کار اسیدوار | بارز قید بندی شکستن هزار

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَصْنَاءُ حَاجَةِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَشْرِينَ  
 حِجَّةً كُلِّ حِجَّةٍ يُنْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ دِينَارٍ أَوْ سَرْمَا

اُن حضرت نے کہ بر لانا حاجت مرد مؤمن دوست تری نزدیک ہمارے  
 پیش چ سے کہ ہرج حج بین صاحب حج نے لاکھ وینار صرف کیے ہوں حضرت  
 سنا اپنے مرتبہ حاجت روالی مؤمن کا اور حاجت روالی کے آخر اور بین  
 قدم و اکمل وہ ہی جو جان بچانے سے متعلق ہو اور حفاظت و بقا سے زندگی و  
 دغل ہو جیسا کہ کسی پیاسے کو پانی پلا یا ایسے مقام پر کہ جہاں پانی ممکن ہو چ جائیگا  
 ہزاروں مسلمانوں کی جان بچائے اور پانی پائے فی الجار و غیرہ عن  
 لوط بن قیس اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَنْ عَزَى مَعَ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صِفَائِنَ وَقَدْ اخَذَ ابُو الْوَكِيلِ لَاعُورَ التَّلِي الْمَاءِ  
 جہاں بجار الاوار وغیرہ میں لوط بن قیس سے منقول ہے کہ کہا اُس نے میں  
 ساتھ اُن مجاہدوں کے تھاجہ ہمراہ رکاب ولایت آب امیر المؤمنین حضرت  
 علی بن ابیطالب علیہ السلام کے عمار بن صفین میں تھے اور ابوالیوب اعر  
 علی نے لب دریا کو روک لیا تھا اور ایسا بند و بست کیا تھا کہ اصحاب  
 امیر المؤمنین علیہ السلام کو پانی دستیاب نہوایں وہ مجاہدین اُن حضرت کی  
 خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور شکایت کی پیاس کی اور عرض کیا  
 کہ یا امیر المؤمنین ابوالیوب نے اس طرح سے پانی روک لیا ہے کہ ہم کو میسر  
 نہیں ہوتا پس اگر پانی نہ ملا تو ہم جنگ و کارزار کیونکر کریں گے کیونکہ مؤمنین  
 اُس لشکر اسلام اصحاب امیر المؤمنین علیہ السلام پر ہیں روز سے تو پانی  
 نہ نہ تھا تھوڑی دیر جو پانی نہ ملا تو شدت تشنگی سے بیتاب ہو کر خدمت  
 اُن حضرت کی حاضر ہوئے اور یہ عذر پیش کیا مگر قربان ہو جان ہماری



اصحاب امام حسین علیہ السلام پر کہ اُن وفاداروں نے تین شبانہ روز کی جھوک اور پیاس میں کیسی نصرت و مدد کی اُن حضرت کی اور ایک دوسرے پر جان دینے میں سبقت کرتا تھا چنانچہ محرق القلوب میں منقول ہے کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح عاشورہ سے کچھ دیر تک لشکر باہنیں میں مبارز طلبی رہی اور اصحاب سید الشہداء سے ایک ایک ولیر میدان کارزار میں آیا اور بے حد مقاتلہ اور مجاہدہ کے شہید ہوا پس اثنیاعشر باہم شورہ کیا کہ اگر ایک ایک ولیر پر ایک ایک جماعت حملہ کر کے قتل کرے تو یہ لڑائی جلد ختم ہوگی پس اُن اثنیاعشر نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ سب اصحاب باوقار مظلوم کربلا کے درجہ شہادت پر فائز ہوئے اور فرزند رسول مختار ولید حیدر کرار پر فدا و فثار ہو گئے انحضرت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے لشکر کے سواروں کو حکم دیا کہ ابویوب کو مع لشکر کے لب دریا سے ہٹا دو اور کنارہ نہر کو صاف کر دو کہ تا اہل اسلام کو پانی کی تکلیف نہ ہو سبحان اللہ کس قدر پاس و لحاظ تھا اُن حضرت کو مسلمانوں کی پیاس کا کہ تھوڑی دیر پیاسا رہنا اُنکا گوارا نہوا مگر واسے ہوا اثنیاعشر کو فہ و شام پر باوجودیکہ وہ دعوائے اسلام کرتے تھے اُنخون نے فرزند رسول خدام کو ممان بلا کر صحرائے کربلا میں ہر طرف سے گھیر کے پانی بند کر دیا اور راہ چارہ و تدبیر سد و دگر دی یہاں تک کہ شدت تشکی سے بچے فریاد العطش العطش کرتے تھے جیسا کہ منقش علیہ الرحمہ وغیرہ کہتے ہیں ۵

خوش داشتند حرمت ممان کربلا

از آب ہم مضائقہ کردند کو فیان

بودند و دام و دوہمہ میرابی مکید	خاتم زقطہ آب سلیمان کر بلا
ان تشنگان بنور بعثت میرسد	آواز العطش زسیابان کر بلا
اسفالم عند الشریعہ تشنگان	ظہاد والدہ ولی الکوثر

ہے افسوس حال براس منکوم کر بلا شہ غنیوے کے یولب تفرات  
 شکایت تشنگی کی کرتا تھا حالانکہ پدر بزرگوار انکے مالک و ساتی کوثر بن  
 الغرض موافق حکم حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے وہ سوار روانہ ہو  
 اور جنگ و کارزار ہوئی مگر کنارہ دریا کا اتحاد آیا یابوس ہو کر واپس آئے  
 اسوقت حضرت شکر تھے کہ اب کساو بچوں پس یکایک جوش شجاعت  
 آگیا شہزادہ کوثر بن جناب امام حسین علیہ السلام کو ایسے کہ انکرا سلام کی  
 شہنشاہی گوارا ہوئی اور خدمت میں اپنے پدر بزرگوار حیدر کرار کے حاضر ہو کر  
 عرض کی کہ امی پدر نامدار اگر مجھے اجازت ہو تو مسلمانوں کے لیے کوئی ای  
 پانی کی کردن اور ابوالیوب کو لب دریا سے ہٹا دوں پس جب حضرت  
 امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے فرزند ولید کو اس طرح سے آمادہ مستعد  
 جہاد و کیا اور مسلمانوں کی پیاس بھی گوارا نہ تھی تو فرمایا امیر یا ولید  
 جہاد فرزند اور راہ خدا میں جہاد کر پس جوش شجاعت میں فرزند حیدر کرار  
 سچ چہ سواران جزا طرف دریا کے روانہ ہوئے سبحان اللہ کیا شجاعت  
 و بہادری حق تعالیٰ نے فرزند شیر خدا کو عطا فرمائی تھی اور کیونکر ہو کہ فرزند  
 رحمت حیدر و مقدرا سدا اللہ الغالب حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کے  
 اور شیر پائی و دختر رسول خدا جناب سیدہ کا اٹھنے حرب و ضرب سہل و آسان ہو



نہیں ہی راوی کہتا ہی کہ ابو ابوب سے تھوڑی دیر مقابلہ کیا آخر کار تاب مقابلہ  
 نہ لاسکا اسی وقت فرار کر گیا اور کنارہ دریا کا پاک و صاف ہوا اس وقت امام  
 حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ خیمہ ہمارا ہمیں لب دریا نصب کرو اور اپنے  
 رفقا و سواران جرار کو ارشاد کیا کہ تم یہاں اترو اور خاطر جمعی سے بیٹھو  
 اور خود منظر و مقصور خدمت میں اپنے پدر بزرگوار کی حاضر ہو کر عرض کیا  
 کہ اے پر نامدار افضل خدا لب دریا صاف ہوا اور وہاں اپنا خیمہ نصب  
 کرو یا ہی نہیں یہ سنکر سب اہل اسلام خوش و مسرور ہوئے اس لیے کہ پانی کی  
 تکلیف سے راحت پائی اور فرزند ساقی کو ترکی برکت سے یہ کار نمایاں ہو  
 میں آیاتیکہ امیر المؤمنین علیہ السلام وقیل کہ ما یمیکک یا امیر  
 المؤمنین، و هذا اول فتح بركة الحسين عليه السلام پس اس وقت  
 جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کچھ یاد کر کے رونے لگے بعض اصحاب نے  
 اس حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین آپ کیوں روتے  
 ہیں حالانکہ یہ مقام خوشی کا ہی کہ پہلے پہل آپ کے فرزند و بلند حسین علیہ السلام  
 کی برکت سے عن تعاضے نے فتح و ظفر عطا فرمایا ہو فقال علیہ السلام  
 ذکرک انتہ سبقتل عطشنا بطفتک کربا کہ بہ شکر ان حضرت نے فرمایا  
 کہ اس وقت مجھے اور اہل ر و زیادہ آگیا آہ آہ قریب ہی کہ یہ فرزند میرا حسین  
 سحر سے کربا میں پایا کنارہ نہ فرات پر قتل و ذبح کیا جائیگا کیوں کہ  
 جناب امیر المؤمنین علیہ السلام روز شہادت و شہدای امام حسین علیہ السلام  
 یہ ذکر کرتے رہتے تھے افسوس کہ ان تھے روز عاشورا وہ جناب کہہ

تمام اصحاب و اقربا غریب فینولے مظلوم کر لیا کہ تشذیب درجہ شہادت پر فائز ہو چکے اور طفل شیر خوار علی اصغر کو ہاتھوں پر لیکر سائے لشکر اعدا کے لائے اور آواز بلند فرمایا اے قوم عرب تمہیں سب میرے اصحاب و امت رہا کو آج بپا شہید کیا اور یہ بچہ شیر خوار گنیاہ شدت تشنگی سے جان بلب ہوا اسکو ایک جرعمہ پانی کا پلا دو و افسوس اُس حاجت روا سے عالم نے ایسے وقت میں اپنے نام کی امت سے ایک جرعمہ پانی کا پکا لگا کر کسی بیرحم نے نہ دیا پس اگر اُسوقت ساقی کوثر علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوتے تو کیا یہ حال دیکھ سکتے چنانچہ محیالیں ملو یہ بین منقول ہو کہ اُسوقت مظلومی و بیکیسی امام حسین علیہ السلام اور تشذیبی و بیابالی علی اصغر شیر خوار کی دیکھ کر جناب علی اکبر متباب ہوئے اور ان حضرات کی خدمت میں عرض کی کہ اے پدر بزرگوار اگر مجھے اجازت ہو تو کوکلان نہ فرماؤ کہ کوہا کر اپنے بھائی شیر خوار کے لیے باقی حاضر کروں راوی کہتا ہے کہ اُسوقت علی اصغر کا پیاس سے ایسا حال تھا کہ حضرت نے اپنے فرزند نو جوان شبیر غمیر علی اکبر کو اجازت دی اور فرمایا مضرباؤ لکھو جا اے فرزند اگر ہو سکے تو تھوڑا سا پانی اس شیر خوار کے لیے آؤ پس جناب علی اکبر سوار ہوئے اور ایک طرف لیکر روانہ نہ فرماؤ ہوئے اور شل شیر غضبناک اُس قوم سفاک پر حملہ کیا اور کوکلان آب فرات کو بضرپ شمشیر آبدار ہٹا کر وہ طرف آب ہجر کے خدمت میں اپنے پدر بزرگوار کی حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے پدر نامداد یہ پانی حاضر ہی میرے بھائی علی اصغر کے لیے اور اگر کچھ بچ رہے تو اُسے میری زرہ پر چترک دیکھیے گا قسم بخدا میں بھی



بہت پیاسا ہون پس ظلم کر بلائے وہ پانی لیکر یا لگا اس شیرخوار کو پلائین  
 تاکہ حرمہ لعین نے ایک تیر مارا آہ وہ تیر ستم طلق تازین بر اس شیرخوار کے  
 لگا اور پیاسا ہی شہید ہوا پس حضرت بشدت رونے اور درگاہ الہی میں  
 عرض کی کہ بار الہا یہ بچہ شیرخوار نزدیک تیر سے بچہ ناقہ کھلے سے کم ہو گا  
 اس طفل مذہب کو جو اپنے خون میں رنگین تھا خیمہ میں بیونچایا اور بروئے  
 دفن کیا اور خود اہل بیت سے رخصت ہو کر آمادہ میدان کارزار ہوئے  
 اسوقت جناب علی اکبرؑ نے عرض کی کہ اے پدرنا مدار یہ حال تو اب محمدؐ سے  
 نہیں دیکھا جاتا ہوا امیدوار ہوں کہ مجھے بھی اجازت جہاد دیجئے کہ تا آبی  
 نصرت و مدد کروں اور جان اپنی آپ پر فدا کروں آہ مومنین اسوقت  
 امام حسین علیہ السلام کے قلب اقدس پر کیا صدمہ ہوا ہو گا جبکہ بارہ حجر  
 ان حضرت کا شبیہ پیغمبر باصرار اجازت میدان کارزار طلب کرتا تھا اور  
 وداع و رخصت آخری ہوتا تھا غرض کہ جب ان حضرت نے اپنے فرزند  
 نوجوان کو اجازت میدان دی تو وہ شاہزادہ حرب گاہ میں آکر مشغول  
 جہاد ہوا اور اس شدت تشنگی میں سیمند اور میسرہ اور بھی قاسب لشکر اندک  
 مثل شیر غضبناک کے حملہ کیا اور جوش شجاعت میں لاشہائے کفار سے اتنا  
 لگا دیا آخر کار ان اشقیائے ہر طرف سے گھیر کے تیر باران کیا اور  
 نیزہ و تلوار سے مجروح کیا افسوس ہزار افسوس اسی اثنا میں مرہ بن  
 شقذ لعین نے ایک تلوار سر پر لگائی جسکے صدمہ سے وہ شاہزادہ مرہ بن  
 گرچہ اسوقت آواز دی یا ابتک ادریکنے اے پدرنا مدار یہ

خبر لیجیے کہ ان اشقیائے مجھے شہید کیا پس نکل سہم کر بلا گریان و نالان طرف  
مقتل کے روانہ ہوئے جب لاش پر اُس توجوان کی پوسٹ تھی تو دیکھا کہ ہمارے  
بدن تازین اُس ماہ جبین کا زخموں سے چورچور خاک و خون میں غلط  
ہی ہیں سر اپنے فرزند کا آغوش میں لیکر زار زار روئے تھے اور فرماتے  
یا بئی عیسیٰ اللہ تبارک بعدک العفا ای فرزند جب تجھ سا توجوان باہر  
بکسی اور تشنہ لبی سامنے آنکھوں کے مرے تو اب خاک ہی اس دنیا  
اور زندگی دنیا پر پس اُن حضرت نے لاش علی اکبر کو لاشائے شہداء  
اٹھا کر رکھ دیا اور پشت روئے

فرما دیا از غریبی و بے یاری حسین	وز نالہا سے و مہدم و زاری حسین
----------------------------------	--------------------------------

راوی کہتا ہے کہ اُس وقت درخیمہ پر شوگر یہ و بکا بلند ہوا اور اہل حرم  
زار زار روئے پس حضرت نے انکو تسلی و دلاسا دیا کیونکہ مومنین  
اُس وقت تو امام حسین علیہ السلام نے اہل حرم کو تسلی و دلاسا دیا مگر افسوس  
ہزار افسوس کہ بعد شہادت اُن حضرت کے کوئی اُن ستم رسیدوں کا  
دلاسا دینے والا نہ تھا بلکہ عوصن دلا سے کے امداد سے متنع و مایوس  
جہین میں اور اسباب لوٹ لیا اور خیموں میں آگ لگائی اور علی بن  
الحسین ہمارے بلا کو طوق و زنجیر میں جکڑ دیا اور اہل حرم کے اسیر  
و مقید کیا چنانچہ محبت خدا فرماتے ہیں وَ سَبَّ اَهْلًاكَ كَالْعَبِيدِ  
وَصَفَقَدُوْا فِي الْحَدِيدِ ای مظلوم اہل بیت آپ کے مثل سلام  
و کنیزوں کے امیر و مقید کیے گئے اور زنجیر ہائے آہنی میں جکڑ دیے گئے



أَلَا كَعْنَهُ اللَّهُ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

### مجلس ہفتاد و ششم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حَتِّهِ مَسْكِينًا وَنَبِيًّا وَآسِيرًا  
 حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں من اہل بیت رسالت میں فرماتا ہے کہ  
 دوستی خدا میں مسکین و یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور نبی کی مہمانداری  
 اہل سنت سے ہی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی مجاہد اور عبید اللہ بن عباس  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ دو لون سردار جو انان  
 اہل حنت فرزند ان رسول الثقلین جناب حسین علیہما السلام علیہما السلام  
 ہوئے اور جد بزرگوار ان کے جناب رسول مختار ان کی عیارت کو تشریف لائے  
 اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ باعلی ان فرزندوں کے  
 باریہین کچھ نذر کرو تا حق سبحانہ تعالیٰ انکو شفا عطا فرمائے یہ سکار ان حضرت نے  
 عرض کیا کہ میں نے بدل قبول و منظور کیا جب شافی حقیقی اپنے فضل و کرم سے  
 میرے فرزندوں کو شفا عطا فرمائے تو میں روزہ رکھوں گا پس جناب سیدہ  
 عصفیہ کی کہ میں نے بھی حق نذر کی اور حسین علیہما السلام نے عرض کی کہ  
 ہتے بھی ہی نذر کی یہ سنکر فصد نے عرض کی کہ میں نے بھی صوم نذر کیا  
 پس جب حق سبحانہ تعالیٰ نے حسین علیہما السلام کو شفا عطا کی تو جناب  
 امیر المومنین علیہ السلام نے جناب سیدہ سے فرمایا کہ اب وقت وفا  
 نذر کا آگیا ہے کہ ہم نذر پر وفا کریں پس سب بزرگواروں نے  
 روزہ رکھا اور اسد ان اہل بیت رسالت کے پاس کچھ قسم طعام سے

نہ تھا اور انکے ہمسایہ میں ایک ہودی رہتا تھا کہ نام اسکا شمعون تھا جس حضرت  
اسکے پاس تشریف لیگے اور قرص چاہا وہ ہودی اپنے گھر میں گیا اور تھوڑا  
صوف اور تین صاع جو لیکر آیا اور عرض کی کہ یا علی یہ صوف اپنی عورت کو  
دیجیے کہ اسکو کاتیں اور یہ جو اسکی اجرت ہے پس حضرت وہ صوف اور جو  
لیکرو و لیسرا میں تشریف لائے اور جناب سیدہ نے ایک حصہ صوف کا  
کاتا بعد اسکے ایک صاع جو اس میں سے اپنے دست حق پرست سے پیا  
اور اسکو خمیر کر کے پانچ گروہ نان ہر ایک کے لیے برابر ایک ایک قرص  
نان بکایا پس جب نماز مغرب سب بزرگواروں نے ادا فرمائی تو کھانا  
سامنے رکھا گیا اور سب دسترخوان پر بیٹھے اور پاستے تھے کہ افطار کریں منور  
کھانے کے لیے ہاتھ نہ پرصا یا تھا کہ کیا ایک ایک سائل دروازہ پر آیا اور  
عرض کرنے لگا کہ اے اہل بیت رسالت میں ایک سکیں ہوں سہا کین  
اہل اسلام سے مجھے کھانا کھلائیے جناب اقدس الہی آگے طعام بہشت کا  
عطا کرے پس یہ آواز سن کر جناب امیر المومنین علیہ السلام طرف جناب  
سیدہ کے متوجہ ہوئے اور جو کچھ کہ باہم کلام ہوا اس مطالب کو شاعر  
یوں کہتا ہے

ای دردمرا ہزار در مان	ای دفتر بہترین خلعتان
ازمان جو نید سیر گردان	این مردخت سیر بینوارا
گفتا بجواب شاہ مردان	آن سیدہ زمان عالم
ای شیر خدا و شمع ایمان	فرمان ترا بجان شنیدم



اشب بخورم بوسے رسا نم	از حصہ خوشیتن میں این نان
-----------------------	---------------------------

پس حضرت نے گردہ نان اپنا ایتار کیا یعنی اپنے نفس پر سائل کو مقدم رکھا  
 بناب سیدہ نے موافقت اُن حضرت کی فرمائی اور دونوں صاحبزادوں نے  
 بھی موافقت اپنے والدین کی فرمائی یہاں تک کہ نعت نے بھی اپنے آقاؤں کی  
 متابعت کی غرض کہ سب حضرات نے اپنا اپنا حصہ طعام سے ایتار فرمایا اور  
 اس شب کو خالی باپی سے افطار کیا اور عبادتِ خدا میں مصروف رہے  
 پس روز دوم صبح دستور جناب سیدہ نے ایک صاع جو پیسا اور  
 پانچ قرص نان پکائے اور بوقت افطار دسترخوان پر رکھے اور چاہا  
 کہ تناول فرمائیں یکا یک اکا تیمم دروازہ پر آیا اور غرض کرنے لگا۔ لکن اکرم  
 علیکم یا اہل بیت النبوة و معدن الرسا السلام ہوا آپ پر  
 ای اہل بیت نبوت و معدن رسالت میں اکا تیمم ہون فرزند ان مہاجرین  
 سے میرا باب جناب عقبہ میں شہید ہوا ہی پس مجھے کھانے سے سیر کجیے خدا  
 آپ کو طعام حبت عطا کرے یہ سنکر حضرت نے بناب سیدہ سے  
 گویا یوں فرمایا ۵

ای فاطمہ پر درم تیمم ست	در گشتی و رنج و بیم ست
ہر کو بخور و خور اور اند	تزدیک خدا سے او کریم ست
گفتا بجواب بنیت احمد	از روسے وفا و عترتِ محمد
این عقم و نور و یدِ گاتم	سین نان بخورم بوسے رسا نم
تاربت علاکت رجش	از لطفت شفیق محمد ماسم

غرض کہ اُس شبکہ بھی اُن حضرات نے کھانا نوش نہ فرمایا اپنے سائل کو دیا  
صرف پانی سے افطار کیا اور عبادتِ خدا میں مشغول رہے روز سوم پھر  
جناب سیدہ نے باقی جو پیسے اور کھانا تیار کیا اور بوقت افطار چاہا کہ روزہ  
کھولیں ناگاہ ایک سائل تے دروازہ پر آواز دی کہ میں ایک امیر ہوں  
بعد رات کے بوجہ دُوری وطن کے نان شبینہ کا محتاج ہوں پس مجھے  
سیر کیجیے خدا آپ کو اسکا اجر عطا کرے یہ سن کر حضرت نے طرف جناب سیدہ  
مستوجبہ ہو کر گویا یوں فرمایا

ای فاطمہ ای خمستہ پیکر از گرسنگی و بینوائی گفتا بجواب شیرزدان کاکر ذات تو شر علم را در از گرسنگی رفاق ایشان یا اینمہ طعمہ کردم ایشان	آمد بر در اسیر مضطر مالان و حنین و زار و بی پر آن دختر بہترین خلقان شیر بروزہ است و شیر اندر زردی شدہ است چون را از بہر ثواب روز محشر
---	--

اگرچہ اُس شبکہ بھی سب بزرگواروں نے کھانا سائل کو عطا فرمایا  
اور پانی سے روزہ افطار کیا اور بونہیعت و ناتوانی کے بھوکے ٹوٹے  
روز چہارم حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک ہاتھ میں ہاتھ ایک  
ساحیزادہ کالیا اور دوسرے ہاتھ میں ہاتھ دوسرے صاحبزادہ کالیا  
اور خدمتِ بابرکت میں جناب رسولِ خدا کی حاضر ہوئے اُس وقت  
وہ دونوں صاحبزادے بسببِ ضعف و ناتوانی کے کانپتے تھے



مؤمنین تصور کیجئے کہ کیونکر یہ حال نہو تا میں روز تک بے در پے بے قذا کے  
فصل گرما میں روزہ رکھتا تھا اور بیماری سے اٹھے تھے جسکے سبب سے  
نہایت ناتوان ہو گئے تھے پس جب جناب رسول خداؐ نے حسنین علیہما  
السلام کو اس حال سے دیکھا تو زار زار رونے لگے اور فرمایا کہ اے نور چشمو  
میرے چلو حجرہ طیبہ سیدہ میں جب داخل حشر ہوے تو دیکھا کہ وہ معصوم  
محراب عبادت میں کھڑی مصروف عبادت خدا ہیں اور گرنگی سے  
شکم اطربشت مبارک سے مل گیا ہی اور چشمہاے انور میں حلقے پڑ گئے ہیں یہ  
حال اپنی بارہ جگر کا دیکھا جناب رسالت مآبؐ بیاب ہوے اور  
فریاد کرنے لگے **وَاعْوِثَاہُ بِاللّٰہِ اَہْلَ بَیْتِ مُحَمَّدٍ یُّوْتُوْنَ مِنْ الْجَمْعِ**  
یار الہا ہماری فریاد رسی فرما کہ اہل بیت رسالت بھوک سے ہلاک ہو رہے  
چاہتے ہیں پس فوراً جبریل حکیم رب جلیل آیہ مذکورہ لیکر نازل ہوے  
حضرات سنا اپنے کہ جب جناب رسول خداؐ نے حسنین علیہما السلام کو  
اُس وقت اس حال سے دیکھا تو زار زار رونے لگے اور جب حجرہ میں اپنی  
بارہ جگر جناب سیدہ کا مال دیکھا تو فریاد و اغوٹاؤ کی فرمانے لگے  
خیال کیجئے کہ اُس وقت اہل بیت رسالت کا کیا حال تھا گو وہ حضرات  
تین روز سے بھوکے تھے اور ناتوان ہو گئے تھے لیکن پانی ملے تھے اور سیراب  
اور اپنے وطن بلکہ گھر میں تھے کسی صحرا و بیابان اور عالم غربت و مسافرت  
میں نہ تھے اور تین دن سے کوئی تشنگ لب نہ تھا اور نہ کوئی مجروح تھا  
یا رسول اللہؐ کہاں تھے آپؐ بروز عاشورا جب فرزند آپکا حسینؑ مظلوم

شدتِ تشنگی سے تین دن کا بھوکا پیاسا عالم غربت و ساقرت اور صحرا سے  
 کر بلا میں زخمِ تیر و نیزہ اور شمشیر و پتھر سے چور چور ریگ گرم بر حرارت و تیزی  
 آفتاب میں زبان خشک چبانا تھا اور باوا از ضعیف العطش العطش فرمایا  
 اور شہر لعین اُسی حال میں خنجر بکفت آمادہ ذبح تھا یا نہ تک کہ سہرا قدس  
 بدینِ الطہر سے جدا کیا اور نیزہ طویل پر بلند کیا اُس وقت بچے اور خستہ ان  
 ستم دیدہ فریاد و آہ و آہنگ و آعظشاہ کرتی تھیں اور زار زار روتی تھیں  
 چنانچہ اُس وقت کی حالت کو بنا بر روایت بحار کے جناب ام کاظمہ  
 وقت داخلہ مدینہ کے روز سہ جناب سیدہ کی طرف متوجہ ہو کر ایک  
 نوحہ میں فرماتی ہیں کہ

وَزَيْنَبُ أَخْرَجُوهُنَّ مِنْ خِيَاهَا | وَفَاطِمَةُ وَالِهَا تَبْدِي الْأَيْنِيَا

آہ زینب نے ہم سے یہ دخترِ برادرِ مظلوم کو اعدائے بظلم و ستم خیمے سے باہر  
 نکالا اور فاطمہ کبریٰ میراں تھیں اور مالہ و فریاد کرتی تھیں

سَكِينَةُ تَشْتَكِي مِنْ حَرِّ وَجَدٍ | تَنَادِي الْعَوْتُ رَبَّ الْعَالَمِينََا

اور سکینہ بکس و ناچار شدتِ حرارت و تشنگی کی شکایت کرتی تھیں اور  
 فریاد سوزشِ قلب کی اپنے فریاد رس پروردگار سے کرتی تھیں

أَهْ طَمَعُ كَوْنِ ظَرْبٍ إِلَى الْحَيَاةِ | وَكَوْنِ بَحْرِ زَيْنِ الْعَابِدِينََا

اگر مادرِ گرامی فاطمہ زہراء کاش آب و بھیتیں کہ ہمیں کس مذلت سے  
 شہزادان سے پردہ پر سوار کیا تھا اور زین العابدین کو کہ نہایت ناتوان  
 و بیاہستہ مظلوم و زنجیر میں جلا کے پھرتے تھے آہ آہ اس صحبت کو



حجت خدا بھی فرماتے ہیں وَ سُبِّحَ أَهْلُكَ كَالْعَبِيدِ وَ صُفِّدُوا فِي  
 الْحَدِيدِ اِی حد مظلوم اہل بیت آپ کے ماتم غلام و کنیزان ترک و روم کے  
 اسیر و مقید کیے گئے اور زنجیر لگے آہنی بین بکڑ دیئے گئے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْ  
 الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

### مجلس ہفتاد و ہفتم

يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ اَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ شَرَّفَ ثَلَاثَةَ اَشْيَا  
 مِنْ بَيْنِ مَخْلُوقَاتِهِ مَا شَرَّفَ مِنْهَا اَحَدًا اَكْبَاهُ سِوَايْكَرُوهُ مُؤْمِنِينَ  
 و دستدارانِ عمرت حضرت سید المرسلین حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق  
 میں جیسا کہ فضل و شرف تین چیزوں کو عطا فرمایا ہی ایسا شرف کسی کو  
 عطا نہیں کیا ہی اَوَّلُ الْفِرَاتِ فَكُلُّ مِمَّنْ اَنْكَرَ شَرْفَهُ فَهُوَ كَافِرٌ وَ الثَّانِي  
 بَيْتُ اللّٰهِ الْحَرَامُ فَكُلُّ مِمَّنْ اَحْرَفَ عَنِ الْقِبْلَةِ بَطَلَتْ صَلَاتُهُ  
 وَ كُلُّ مِمَّنْ لَمْ يَعْرِفْ بِشَرَفِ الْكَعْبَةِ فَهُوَ كَافِرٌ اَيُّ اَنْبِيَاۓ قُرْآنِ  
 مجید ہی پس جو شخص اسکا منکر ہو وہ کافر ہی اور دوسرا مقام کعبہ ہی جو شخص  
 نماز میں قبلہ سے حالت اختیار میں انحراف کرے تو نماز اسکی باطل ہی اور  
 جو شخص شرف کعبہ کا قائل نہ ہو وہ بھی کافر ہی وَ الثَّالِثُ اَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَكُلُّ مِمَّنْ لَمْ يُقِرَّ بِشَرَفِهِمْ وَ فَضْلِهِمْ فَهُوَ كَافِرٌ  
 فَلِذَا لِكَ اَوْضَحُ لَكُمْ اَلْبَيِّنُ وَ هُوَ فِي الْاَحْتِصَانِ اَوْرَاقِہٖ اَنْبِيَاۓ  
 اہل بیت و عمرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ میں پس جو شخص آل  
 رسول کے شرف و فضل کا قائل نہ ہو یعنی جو بدل و زبان اور بھل اعتقاد

اُن برگزیدگانِ باری کا نہ کرے وہ کافر ہو پس اس عواسطے جناب  
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے حالتِ احتضار میں بھی امت سے  
 اپنے اہل بیت کے بارہمین مکرر وصیت فرمائی وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي  
 مُخَلِّفٌ فِيكُمْ الْثَقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي اور فرمایا  
 ایہا الناس میں درمیان تمہارے دو چیزیں بزرگ و نفیس چھوڑے جاتا  
 ہوں ایک قرآن مجید اور دوسری عمرتِ طاہرہ اہل بیت میرے حضور  
 شما اپنے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تو اہل بیت رسالت کو ایسا فضل و شرف  
 عطا فرمایا اور جناب رسول خدا نے اپنی امت سے انکے بارہمین وصیت  
 فرمائی مگر افسوس ہزار افسوس بعد اُن حضرت کے اشقیاء امت نے  
 اہل بیت رسالت پر کیا ظلم و ستم کیے یہاں تک کہ فرزندِ رسول ثقلین  
 امام حسین علیہ السلام کو اشقیاء کو فہ و شام نے مہمان بلا کر صحرا کے کربلا  
 میں کنارہ نہر فرات پر تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا اور اسباب  
 لوٹ لیا اور خیموں میں آگ لگائی اور اہل حرم کو بے پردہ کیا اور  
 خیموں سے باہر نکالا پس اُس بلاطمِ عظیم میں وہ سب عورات ستم رسیدہ  
 طرف متقل شہداء کے آئین اور گریبان و تالان لاشیں اظہر مظلوم کربلا پر  
 پہنچیں ایک طرف جناب ام کلثوم اور فاطمہ اور عاتکہ اور رقیہ  
 خواہرانِ امام حسین علیہ السلام شہداء و آخاکہ و مظلوماء کرتی  
 تھیں اور زار زار روتی تھیں اور ایک طرف فاطمہ کبریٰ اور سکینہ  
 اور زینب دخترانِ ستم دیدہ فریاد و آہنگاہی اعطشا کرتی تھیں



ایک طرف جناب شہر بانو اور رباب اور بی بی مادیہ جناب علی اکبر از و ان  
 سید الشہداء و آسیدائہ و مقتولہ کے توبہ و بین کرتی تھیں اور  
 بشارت رونی تھیں یہاں تک کہ روتے روتے بیہوش ہو گئیں اور جناب  
 زینب کے مال میں یون وار وہی روئی ابن نماعن بن جابر بن عبد  
 اللہ قال لا اثنی زینب بنت امیر المؤمنین ع و ہذا مذکور  
 الحسین علیہ السلام و تادی بصوت حزن و قلب کثیر  
 چنانچہ ابن نما رحمہ اللہ نے حمید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ کما اثنی مجھے  
 تھیں بھولتا ہی حال جناب زینب و خیر امیر المؤمنین کا کہ جب وہ غلام  
 توبہ و بین جگر خراش سوز کشش دل سے کرتی تھیں لاش پر اسٹہ بانی  
 امام حسین علیہ السلام کی اور با و از حزن و درد تاک دل پر درد سے فریاد  
 کرتی تھیں اور شدت رور کے گویا کہ تھی تھی

هَذَا آخِرُ فَوْقِ التُّرَابِ مُعَقَّرًا      بِنَفْسٍ عَفِيفَةٍ فِي التُّرَابِ مُحْجَدًا

ہم نے افسوس یہ سیم اظہر میرے بھائی امام حسین کا ریاک گرم پر بے لباس  
 پڑا ہی قربان ہون میں اس لاکشش نور پر جو خاک و خون میں الود  
 و غلطان ہے

بِنَفْسٍ طَرِحَتْهَا هَشَمُ الْغَيْلِ صَدًّا      بِنَفْسٍ جَرَّجَتْهَا الدِّمَاءُ مُعْتَسَلًا

قد اہوہن اس سینہ اقدس پر جو ظلم و ستم اعدا سے ہا مال ہما سان  
 ہوا اور فدا ہوہن اس مجروح و زخمی پر جو اپنے خون میں غسل کیا  
 اور سجاے کفن کے خاک صحرا ہوئی جو ہوا سے اڑنے لگی ہوئی

تغیر و تبدل فی حقیقت وجودی و در مرتبہ اولیٰ

و در بیان مرتبہ دوم دیدار اس ریش شنید و نورانی پر سپردن کایک بریده که  
 تصدیق و قربان بودن این رخسار باک اظہر پر چو تاک و خون میں آلودہ  
 میں اک لکھ شاد و شکر کے انکار و کلام

تیرا کھنڈ

بناظر امیہ سلل اللہ مرحمتہ  
 و اطلب بتفصیل خبر عید  
 علی لموقف و استغفر لکجاتیہ  
 من بعد ذلک غفرانا صلبہ

### الشماس

پرتکرار اس کتاب نہ مناسب۔ نہ مجاہد کی بوجہ توفیق نہ اس کتاب  
 ارادہ و فتنہ اسے نظام معصومہ۔ ام تمام العالی و نیز بید و بید اور خوش  
 ترتیب و ترصیف و تواتر صاحب کبریٰ شدت ہو، و شاد و شاد و شاد  
 و موافقین او محبت و موافق نہ است۔ معصومین طہر السلام و شائق  
 میں کتاب بار بار تکرار کہ چپ چپ میں بہت بد فرہخت ہوں اور  
 مالک مطیع کو بوجہ، سلی محمدی کے مکرر ضرورت طبع ہو بقول سعدی  
 خدا آست کہ وہ بویہ نہ کہ عطار کو یہ کہند استرصد ہوں کہ اس وقت  
 چاہیں است ملبومہ پاسس سوخت صاحب کے بنا برخواستگی مجاہد  
 موہ و دین طالب رکہ مطابق و موافق انک بنطابی و دوبارہ طبع نہ  
 کیونکہ انھوں نے سب، غلط کو بہت عمدہ طور سے رفع لیا ہے



[illegible]

ردیف	اسماء و تقدیر شهدا	ولدیت	ردیف	اسماء و تقدیر شهدا	ولدیت
۱	حضرت امام حسین	حضرت امیر المومنین ۴	۱۲	جناب عبداللہ	حضرت امام حسین
۲	جناب عباس	ایضاً	۱۳	جناب محمد	حضرت بہ فضل العباد
۳	جناب عبداللہ	ایضاً	۱۴	جناب عون	جناب عبداللہ بن جعفر طیار
۴	جناب جعفر	ایضاً	۱۵	جناب محمد	ایضاً
۵	جناب سید اربعہ مشہور عثمان	ایضاً	۱۶	جناب محمد	جناب جعفر طیار
۶	جناب محمد اصغر	ایضاً	۱۷	جناب عون	ایضاً
۷	جناب قاسم	حضرت امام حسن ۴	۱۸	جناب سید لرحمان	حضرت عقیل
۸	جناب عبداللہ	ایضاً	۱۹	جناب جعفر	ایضاً
۹	جناب اسماعیل مشہور ابو یوسف	ایضاً	۲۰	جناب عبداللہ	جناب اسماعیل بن عقیل
۱۰	جناب علی بن ابی طالب بن جعفر	ایضاً	۲۱	جناب ابو عبداللہ	ایضاً
۱۱	جناب علی اصغر	ایضاً	۲۲	جناب محمد	ابو سعید بن عقیل

چونکه در اکثر روایات و زیارت اسماء شهادتینی با شریعتیه بزرگوار اند اما در بعضی کتب مقاتل تائید است و در معلوم میشود فقط <sup>۱</sup> حمزه جعفر علی عنی عنه

قطبہ تاریخ طبرزد عالی نژاد و عمدۃ الشعرا زبدۃ الکملہ خوش خلق و نیک سر  
جناب حاج علی حسن خان صاحب تخلص بہ النور کہ بلائی نور شد و جہ  
وزاد تدرک

میرزا قاسم علی صاحب تخلص بکتاب	نام بہر المصائب پیاں بوشہ کی تم
خوش بوئے آستہ بنی و مرستی و قاطمہ	فہرین کردین عالمون نے انکی صحت ہم

تیب سنہ ہجری میں الذرفار کی تاریخ کی	
ہفت غیبی بکارا ہی سی دریاسے غم	
۳۵	

قطبہ تاریخ اصبع کتاب ہذا از نتیجہ افکار خوش کردار و گوہر آیہ ار و زلیکا  
شاعر بے ہمتا جناب حمید مرزا صاحب التخلص بہ فوق زاد تدرک  
و طالع فہرہ در مقام مذکور عالی جناب مستثنی الالقاب اشرف الثانی المومنین  
مولانا سید عتیق حسن صاحب التخلص بہ فصاحت سلمہ اللہ تعالیٰ  
من شرور الزمن والفتن

و ملو ہذا	
-----------	--

جو بہر المصائب ایاب کتاب	یہ اسی کا ہی دوسرا حصہ
سب روایات بین سچ و غلط	کستہ ہیں خاص و عام کیا گستا

سال ہجری لکھنؤ زرہ سکے ۱۲۰۵	
فستہ ماہ تم سنہ ۱۲۰۵	
۳۵	

۱۲۰۵



# خاتمہ طبع

بعد حمد خدا و نعت رسول و دوسرا خاتم انبیاء و مدح شیر خدا سرور اولیا  
و مناقب ائمہ ہدای علیہم النجۃ و الثناء بخدست عزا داران منزل سوم کر بلا  
غریب نینوا کشتہ و غامق قول جفا خاس آل عبا حضرت سید الشہداء  
علیہ آلاف التحیۃ و الثناء التماس ہی کہ گواہی قلوب مہموم و دلہا سے  
مہموم کی یاد دہانی کے لیے بکثرت کتابیں مصائب آن حضرت میں تصنیف  
و تالیف خصوصاً اردو میں ترجمہ ہو کر میرض طبع آئی ہیں بھر بھی ہر شائق کو  
جستجو و تلاش رہتی ہو کہ کوئی کتاب مصائب ائمہ اطہار میں تالیف  
جدید ایسی دستیاب ہو کہ حسین فضائل و مصائب مستند اور تمہید  
اور روابط معتد مضامین حمد و شہ سے بری بطرز نو ہوا اور حق بھی یہی ہی  
کہ مصنفین کہیں کوئلہ ز نوین بیات و ادا کرنے سے لطف مزید اور لذت  
جدید تصور ہی اور کثرت گریہ و بکا پر اعانت کامل ملے سبب اسد  
فضائل مآب کمالات کتاب ملج احقرین اشہ رفیق ذاکر و زار  
حضرت اباعبداللہ الحسین علیہ السلام اعلیٰ صفی و فی جناب حاج  
آخندہ مرزا قاسم علی صاحب کر بلائی زاد فضائل کتب مستند  
میرزا انار دیش و توارخ عربی و فارسی سے پارہ فضائل و مصائب  
نصرت ائمہ صدوقین صلوات اللہ علیہم اجمعین کو انتخاب فرما کے  
ترتیب و ترتیب نو شش اسلوب علیحدہ علیحدہ مجالس میں بزبان

در و انگیز فقرات اور رقت خیز کلمات میں کمال تہذیب مدون فرمایا اور  
 اور ہر مجلس کا طریق بیان اور طرز عنوان اس طرح سے رکھا ہے کہ اول تمہید  
 ذکر فضائل یا معجزات اور مناسب اس کے بیان مصائب آن حضرات  
 تاکہ ذکر کو وصل و پیوند اور ربط و غیرہ کی رقت نہوا اور نام اس ظیفہ  
 و صحیفہ ماتم کا نہر المصائب ہی جو فی الحقیقت بحر سے نہر شیرین  
 و صاف تر ہی اور حق تالیف اس کا مطیع گوہر کیا ہی واقعی عجب رتبہ کی  
 یہ کتاب مستطاب لا جواب ہے کہ ہر فقرہ و لفظ و شریک جان اور  
 ہر کلمہ اس کا گریہ و بکا کے لیے وسیلہ کامل ہے جہین نجات عصا  
 اتت کے لیے ذریعہ اعظم حاصل ہے اور اس کتاب بے نظیر و لہذا  
 ایسے عمدہ مضامین بھی تحریر ہیں کہ جن کا ترجمہ اب تک اردو میں نہوا تھا  
 لطف اس کتاب کا کما حقہ اس کو حاصل ہو گا جس کے پاس ہر تہ مجلد  
 موجود و پیش نظر ہوں کیونکہ ہر تہ مجلد میں بمقامات مختلفہ حضرات  
 پیار و معصومین علیہم السلام کے فضائل و معجزات اور ولادت  
 و شہادت و رجحان سبحان اللہ حق تعالیٰ نے بعد قرآن مجید  
 و فرقان حمید کے ذکر فضائل و مصائب حضرات ائمہ معصومین  
 علیہم السلام کو کیا شرف و کرامت عطا فرمائی ہے کہ اگر کسی فن کی  
 کتاب کو کوئی شخص ایک دو مرتبہ دیکھتا یا سنتا ہے تو تیسری بار  
 رغبت نہ دیکھتا ہی نہ سنتا ہی بخلاف کتب مصائب کے کہ جب قدر  
 مومنین نگو دیکھتے یا سنتے ہیں تو رغبت اور ولولہ شوق ان کا زائد ہوتا ہے



اور کیونکہ انہو کو وہ حضرات ائمہ ہدئی برگزیدہ خدا ہین جنکو اپنے نور  
مقدس سے خلق فرمایا ہو جنہوں نے نیدگان خدا کو ہدایت  
فرمائی اور طریقہ معرفت و عبادت کے سکھائے پس الحمد للہ والہ للہ  
کہ یہ مجلد دوم یعنی حصہ سوم کتاب ممدوح کا بنا برہدیہ سادات  
و مؤمنین اور نذر ذاکرین شائقین کے بخوش قلبی محمد مرزا صاحب  
سلمہ العالی کا غز سفید و عمدہ اور تقطیع مرغوب و خوش نما پر مرتب  
ہو کر مطبع مشہور دیار و اصهار جناب منشی نوال کشور صاحب  
مالک او وہ اخبار واقعہ لکھنؤ میں، بامہ منی شہر  
مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۳۱۰ ہجری طبع ہو کر رونق تبرعزا اور وسیلہ  
اعظم گریہ و بکا ہوا اور شائقین کو مژدہ ہو کہ مجاہد تالش بھی  
زیر طبع ہے فقط۔

## اعلان

حق تالیف اس کتاب کا جناب مولف صاحب ذوق و فنائیت  
مطبع ہذا کو بہت سہرا یا ہوا لہذا بدون اجازت اس مطبع کے  
کوئی صاحب قصص طبع نہ کریں۔  
وما علی الرسول الا البلاغ

# اشتراک

یہ کتاب خاص مذہب حضرات اشنا عشری کے لیے ہے  
اہل سنت و جماعت مطالعہ اور خرید نہ کریں -

اشتراک  
مرزا جعفر علی کر بلائی برادر مؤلف





## مقدمات ضروری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله والمنة على احسانه والصلوة والسلام على رسوله  
 وحبيب محمد وآله وعلى الاوصياء من عترته اما بعد راسے  
 ذہن صافی برادران ایمانی پر مخفی نہ ہے کہ یہ مجلد سوم نہر المصابیح منتخب  
 و مختصر کتاب مستطاب بحر المصباح ہے اور اکثر مقامات مناسب میں  
 بارہ احادیث فضائل و معجزات اور انتخاب روایات مصابیح و شہادت  
 حضرات جبار و مسمومین علیہم السلام کتب معتبرہ سے اضافہ کی گئی ہیں  
 اور سبب اختیار کرتے تھے مختصر کتاب سطور کا یہ ہے کہ مجلد اول مزین بتوثیق  
 آیۃ اللہ العظمیٰ جناب سید العلماء علی اند سقاہ تھی اور مجلد دوم کی  
 اکثر روایات بکثرت جناب ممتاز العلماء اطاب ثراہ مجالس میں بڑھی گئی ہیں  
 بلکہ سناہی کہ بعض روایات کتب فارسیہ کو عربی قرادیا ہی کیونکہ اس  
 زمانہ میں عربی عبارت مع ترجمہ اردو پڑھنے کا دستور تھا علاوہ اسکے

بقول سعدی

نام تیک رفتگان ضائع کن	تا بماند نام نیست پا ند ار
------------------------	----------------------------

فی زمانہ نابوجودات چند اب اکثر ذاکرین صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں ہی  
 وجہ یہ کہ ہر شخص کو اب اس فن کی جرات حاصل ہی گو صرف آواز اور  
 طرز اور طریقہ اس فن ذاکری میں جسے عرفاً حدیث خوانی کہتے ہیں کافی  
 نہیں ہی مگر عام لوگ اسکی پسند کرتے ہیں اور سنانی اور وضع ظاہری اور

شکل بیولانی پر فخر زیبا تین ہی بقدر ماہحتاج استعداد اور علم و عمل اور ادب  
 وقاعدہ ضرور ہی اور زبان و دل بھی پاک و صاف چاہیے جیسا کہ اس کتاب کی  
 ترتیب و ترتیب اور تہذیب و تالیف میں عمدۃ الحاج والزاہدین ہرۃ الذاکرین  
 مقبول حضرت لم نیری الخ المکرم آخوند مرزا قاسم علی صاحب مدظلہ نے  
 نیک نیتی سے ہی تبلیغ فرمائی ہی اور جسے الاسکان احادیث و روایات ہوالہ  
 کتاب یارادی لکھی ہیں جو باعث اعتبار خلقت اور سبب تجات آخرت ہی  
 اور ہر سہ جملہ کو صرف بحرفت اوستادنا المعظم والمکرم سید الذاکرین رئیس  
 احمد شین جناب مولوی میر سید علی صاحب قبیلہ دام ظلہ العالی کو سنایا ہی  
 اور بعض حضرات مجتہدین دام ظلہ العالی اور فضلاء موثقین اور محققین کے سنو  
 سے جا بجا اسکے مطالب کو تحقیق بھی کیا ہی اور اصل مسودہ کتاب ہذا کو انکی  
 نظر انور سے گزرا تا ہی چنانچہ ان حضرات نے کمال توجہ و عنایات بنایا  
 پسند فرما کر توثیق اور غرور و دستخط مزین فرمایا ہی واقعی اس میں ان حضرات کے  
 لطیف و برکت سے عبارت درست مضمون بہت بے نقصانی ہی اور بحر سے  
 نہ شیریں و صاف تر ہوئی ہی ویسا ہی طرز خواندگی بھی بے تکلف و تسنّع پایا  
 جو حضرات علما اور فضلاء اور قدسین اور طلباء علم دین پسند کرتے ہیں  
 کیونکہ نفوس قدسیہ انکے صرف ذاکر کے مضامین کی طرف متوجہ رہتے ہیں  
 اور سو و نسیان نفعی سے کہ بقتضائے بشری ہی درگزر فرماتے ہیں اور  
 آواز کی پستی و بلندی یا تسنّع و تکلف کو پسند نہیں کرتے ہیں کیونکہ انکی  
 مذمت وارد ہوئی ہی چنانچہ کتاب سن و سالو کی من حجتہ الاسلام



افضل الناس قبلہ و کعبہ مولانا جناب الشیخ محمد عباس صاحب دمام  
 ظہم العالی نے نظم فرمایا ہے

میروی دوزار و شرح قویم

خواننده رت العالمین روح الامین

هست ای دلجو بمانم و خوشنما

در صراعات آراء أطال المستند

يَا كَرِيمَ رَبِّ الْعَالَمِ آءَاءَ الْمَلِكِينَ

چیت ایدی ای عیدی انجوما

پس حیف ہوا ان لوگوں پر جو قرآن اور دعا اور اذان و اقامت اور احادیث فضائل اور روایات مصائب حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام میں انہما کمال کر کے سزا اور راگ کو عمل میں لاتے ہیں اور مٹا دیں۔ جاہلین بھی ولدہ واہ کرتے ہیں اور انکی تازہ ادائی سے سرور ہوتے ہیں افسوس وہ لوگ اپنے علما و فضلا کے حکم پر عمل نہیں کرتے ہیں اگر صاف صاف بد و ن راگ کے پڑھیں تو انکے کمال اور ذاکری میں کچھ نقص نہگا بلکہ تو اس پر شہرہ یکے سفہوں و شہرہ ہریت بے لذت ہی کیونکہ معصیت کے انواع و اقسام میں ہر ایک میں صرف ذریعہ بعضین جنت و نعت ہی اور بعض گناہ الیہ ہیں کہ بد و ن ذرا و زست کہ یا سانی ہوتے ہیں مثلاً لذب و غیبت و غیرہ جو بہت شائع بلکہ ہر مورب ہیں پس فقط زبان واجب و لازم یا کیونکہ کتب تیرہ متن مصائب اہل بیت رسالت لیا کم ہیں جو ذاکرین صفائیں مخدوش کو فخر و میاہات اور خوشحال اور خوش بیانی سے ادا کرتے ہیں اور نہ سننا سے صفائیں سے بغیر حوالہ کتاب و راوی سے صاحبان علم و فہم کو تیرت میں ڈالتے ہیں شرمہ اسکا

جو کچھ کہ ہوتا ہی وہ اظہری علاوہ اسکے باعث طعن مخالفین ہوتا ہی ابید نہیں  
کہ ایسے دیروں سے آخرت میں سوال اسکا کیا جائے یہ جرات صرف  
باید توفیق کرتے ہیں اور وہ سبب مذمت و مذلت ہوتی ہی ذی استعداد  
ذاکرین سے تو یہ امر نہایت بعید ہی ہیں جملہ سادات و مؤمنین کو بحفاظ  
و پاس اسکا ضرور ہی کہ ایسے دیروں کو متے الامکان تمایش کیا کریں کہ  
تاعند اللہ و عند الرسول ما خوذہون و ما علیہم الا البلاغ۔

اور تفصیل ہر سہ مجلد کی حصوں کی مجالس کی یوں ہی حصہ اول میں ۲۵  
حصہ دوم میں ۳۷ حصہ سوم میں ۷۷ حصہ چارم میں ۳۳ حصہ پنجم میں  
۵۵ حصہ اول میں ۶۲ جلد دوم میں ۷۷ جلد سوم میں ۹۸، میں ہر  
کل مجالس ہر سہ مجلد میں ۲۲۷ میں حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ اسکا خطاب  
مولف کا باقیات الصالحات گردانے اور مطبوع و مرغوب حضرات  
سادات و مؤمنین خصوصاً زمرہ ذاکرین کرے اور انکو ہر اسے نیک و  
اور خیر دارین کرے اور زبان حاسدین سے محفوظ رکھے اور اس کتاب  
ناظرین و سامعین کو خداوند عالمین اجر و ثواب میں عطا فرمائے  
بحمۃ البقی و اللہ الطاکہین سلام اللہ علیہم اجمعین اور محتبان  
و تعزیہ داران مظلوم کر بلا کو سزا دار ہی کہ بہ نسبت عشرہ محرم کے ازین  
میں چار چند تعزیہ داری اور عزا و ماتم و غم کریں کہ ان ایام میں آسمان  
وزمین اور ملک اور جن و بری وغیرہ نے غم کیا ہی اور ناظرین کتاب ہر  
کی خدمت میں التماس ہی کہ صحیحنامہ متعلق ہر سہ مجلد پر توجہ تام فرمائیے



غلام مرقومہ کو مع ملاحظہ خواہشی کے درست فرما دیں کیونکہ مجھے کتاب کا  
 طبع ہونا شاذ ہی اور علاوہ اسکے اگر سہواً کوئی اعرابی یا نقضی غلطی رکھی ہو  
 تو اسکو بغرض حسنات قبل خواندگی کے صحیح کرین بقول شاعر ۵  
 بقدر وسع در اصلاح کوشند اگر اصلاح نتوانند نموشند  
 اور جو حضرات ذاکرین اس کتاب کو پر اسے نام ہاتھ میں لیکر ہر قسم کے  
 مضامین خیالی اور سموعی زبانی بیان فرماتے ہیں اور وہ نازک خیالیان  
 اس میں درج نہیں ہیں اسوقت ایسا عنوان فرمایا کریں کہ سامعین کو  
 بقرائن واضح ہو کہ یہ مضمون فقرات مصائب کے اس کتاب سے  
 خارج بیان ہو رہے ہیں جو خلاف مشہور و معروف ہیں اسلیئے کہ کتاب  
 ہذا میں مضامین مخدوش سے حتی الاسکان پرہیز کیا ہی اور اگر مناسب  
 تو اسوقت اس کتاب کو نذر دیا کریں تو عین احسان ہی کیونکہ  
 سوخت صاحب نے اس زمانہ ناساعد اور تفکر میں جسقدر کہ مضامین  
 مناسب قلمبند کیے ہیں اسکی تحقیقات میں بہت زحمت اٹھائی ہو اور  
 اندرون میں نہیں فرمائی بلکہ اوقات عزیز کو ایسے کار تک و عمدہ میں  
 مصروف کر کے مضامین کس کو طرز نو میں ادا کیا ہی اور قاصد کر دارین  
 جو تدبیر کتاب ہذا کو امور ذیل کا سچا و خیال ضرور چاہتے ہیں  
 جس مجلس میں بطور تمہید کے دو یا تین حدیثیں ہیں اور بظرا اختصار مابعد  
 حدیث اول پڑھنا مقصود ہو تو حرف غلط عبارت عربی اور ترجمہ  
 ترک کریں صرف شروع نام کتاب یا راوی سے کریں اور اگر تمہید کا

موقع و محل تہ مصروف روایت مصائب سے شروع کرنا منظور ہو تو لفظ چنانچہ  
 اگر ابتدا سے ترجمہ میں ہو تو اسے ترک کیا کریں کیونکہ وہ متعلق یہ تمہید تاہل  
 حدیث یا روایت ہی اور جان پوری مجلس پڑھنے کا موقع حاصل ہو ورنہ  
 الفاظ مذکورہ کا ترک کرنا ضرور نہیں ہی اور اب جو مطبع میں رسم الخط لفظ  
 اوس اور اوان کا اُس و اُن رائج ہوا ہی پس جان ضمنہ ہمزہ لگایا ہو ورنہ  
 ضمیر بعدہ کو ضمیر قریب تصور کریں مگر یہ باخبر کا کام ہی جو قواعد صرف و نحو  
 اور قواعد اردو بھی عیاں ہوا اور اہالیان مطبع اگر یہ قاعدہ بلا تحریک کیے  
 جاری رکھیں کہ جیسا کہ جو غلطنامہ مشہور رہی آخر ہر کتاب میں شامل ہوا کہ  
 تو نہایت بہتر ہی اس میں بیت سے فائدہ میں عمدہ یہ ہی کہ باعث نیکنامی  
 مطبع ہی اور کتاب صحیح ہوا اور مؤلفین اور اہالیان مطبع زبان حاسدین  
 امم و ذہن اور کتاب ناقص مشہور ہو کیونکہ فی زمانہ انہو والی و خود پسندی اور کذب و بھان  
 بہت شائع و پھری جسکی وجہ سے اپنے حالات کے اکثر ناظرین میں بکشم  
 دوسرے کا مثل عمدہ اور کار نیک جو عقلاً اور حکماً کے نزدیک ٹکڑا رہتا ہے  
 بہار ہی وہ ہقا و حاسدین غدار کی نظر میں غار ہی کہ اُس سے دوسرے کا  
 ضرر نہیں محض ہے اعتبار ہی اسلیے کہ جب مؤمن قصد کار نیک و خوشنودی  
 کر دے گا اور ائمہ اطہار کا کرتا ہی تو توفیق اُسکی رفیق شفیق ہو جاتی ہے  
 صرف نیک کی نیکی اور بد کی بدی باقی رہتی ہی قبول شاہ

غم و شہد دانی نشانہ ولیک | جزا سے کل مانع و تاہم نیک

اپنے کام سے کام نہ لےنا چاہیے حاسد کے حسد سے کیا کام ہی بقا ہو ورنہ



اللاتا خواہی بلا بر حسو و	کہ آن بخت برگشتہ اندر بالاست
چہ حاجت کہ یا دست کنی دشمنی	کہ ویرا چنان دشمن اندر قفاست

پس اس دنیا سے فانی بن چکی وقعت پیش خدا اور انبیاء و اوصیاء بقدر  
برہنہ کے نہیں ہی اس طرح سے بسر کرنی چاہیے کہ اگر واقعتاً دشمنی لوگ  
اچھا نہ کہیں تو برا بھی نہ کہیں بلکہ جتنے الاسکان عمل خیر اور نام نیک کی  
سعی و کوشش سزاوار ہی جو مدتوں کی نسبت و مشقت میں حاصل ہوئے  
بر خلاف نام بد کے کہ شوڑی دیر میں ہو سکتا ہی نہیں اسکی مثال شیطانات  
رحیم ہی جیسے ابتدائے تکبر و حسد کیا انجام یہ ہوا کہ ابدالاً با و راندہ و گاہ ہوا  
اور نام اسکا حارثہ تھ بوجہ ناقہ فانی خدا و رنگبر کے نام اسکا بلیس کھا  
گیا پس اسکا پیرو بننا مثل اشقیائے است کے زیبا اور بائز نہیں ہی مگر  
خدا نے اپنے بندوں کو فاعل مختار کیا ہی نہ مجبور کیلئے جیٹرف رحمان ہوا ہی  
وہ کرتا ہی مسئلہ تہذیب و تفلویض کو سمجھ لینا چاہیے اور حیا و شرم کو دار بد حسد  
دنیہ سے ضرور ہی سرد و گرم زمانہ پر تحمل چاہیے جیسا کہ شہور ہی گل بے فنا  
گنج بے ر خاطر بے آزارستان بے خزان غسل بے زبور دولت بے غور  
عشرت بے عسرت گل بے بلبل نہیں ہوتا ہی پس انسان کو راضی بر سنا  
ہنا چاہیے حق تعالیٰ اجر و ثواب اسکا عطا فرمائے اگر کوئی جاہل اور  
حاسد نامناسب کلام کرے تو تحمل و سکوت کرنا چاہیے بقول شاعر  
جواب جاہلان باسند خموشی بہر حال حسد اور رعنائیں مخدوش  
پرہیز لازم ہی کتب علما و محدثین کی طرف رجوع کر کے اپنے نفس کو نصیحت

کرین اور منبر کا جو مقام انبیاء و اوصیاء ہی ادب و احترام کرین ذرا خوفِ خدا  
کرین اور مرگ سے غافل نہ ہوں بقول شاعر

جو از مرگ آسودہ خاطر نشینی	چہ حاصل اگر در مقابلِ نشینی
و گر غلوئے باطنی با خدا ہست	چہ عم گرجِ فضل بطنِ نشینی
بیاید ز دنیا بری ترا و را ہے	درین خانه مثلِ مسافر نشینی
عبث این ہمہ پیش و شادی و دنیا	کہ در ماتم خویش آخر نشینی
جهان پر شورست اما ضرورت	کہ خاموش باشی و صابر نشینی
نزیب ترا با چنین ذل و خواری	کہ بر جا نگا و اکابر نشینی
بوغظیکہ گفتی عمل خود نہ کردی	چہ حاصل اگر بر سنا بر نشینی

والسلام والاکرام

حررہ العاصمی خان مرزا جعفر علی کر بلائی عفی عنہ سورۃ نغم ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ ہجری



## بَشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ

بسمہ تعالیٰ مولف صاحب نے بعد ختمِ تالیف ہر سہ مجلد کتاب نا در  
العصر نثر المصائب کے دوسری کتاب کی تالیف سہ ماہی فی جوارح المصائب  
شروع فرمائی ہے حق سبحانہ تعالیٰ بخیر و عافیت انجام کو پہنچائے بحرمتہ  
النبی و آلہ الامجاد۔ حررہ مرزا جعفر علی عفی عنہ ۱۵ ماہ صفر ۱۲۸۱ ہجری



توثیق و تقریط سرکار شریعت مدار تقدس مآب قدسی اقطاب شید ارکان دین  
 بیدین مومنین غوامض احکام شرع تبیین اعلم العلما الملک الکمل صاحب القوة  
 القدسیہ و السلکات المملکیہ جناب قلمہ و کتبہ المجلع البیضاء سیدنا السید علی محمد صاحب  
 مجتہد العصر و اعظم العلماء العالی ما دام الایام و انسابی ابن آیت اللہ العظمیٰ جناب  
 السلاطین العلماء اعلیٰ الشیخاۃ فی دارالکرام

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسالو على عباده الذين اصطفى اما بعد  
 یمسری جلد ہی کتاب مستطاب نہر المصائب کی شمل ہی اخبار معتبرہ و آثار  
 مستورہ فضائل و مصائب حضرات ائمہ الہما صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین  
 ابو کتبہ تفسیر احادیث و تواریخ سنہائیں اسکے منتخب ہیں اور یہ حالت  
 و خوانندگی اسکی مجالس عزائے حضرت امام حسین علیہ السلام میں باعث  
 اجر و ثواب اور سنات جنرل ہی فی الحقیقت یہ اسی قابل ہو کہ بطور زاد  
 و کیا کیجائے یوم سعادت کے واسطے کہ اسدن مال و اولاد میں ست کوئی  
 شوق کام نہ آئی اور خدا جزا سے خیر دے اسکے مولف جوان صاحب تہذیب  
 الذکرین عمدة الزائرین سیب السیب ادیب اریب حبیب البیاب تفسیرات  
 اب قتال و معارف انساب سید ازیٰ اخوند طاج مزارقاسم علی صاحب  
 کربانی زاد فضلہ و دام نیکو کہ انھوں نے نہایت اسکی تریب و تہذیب و ادب  
 و تصنیف و تہذیب کا یہ تمام ذہمت مال کا اہم انھائی ہو واللہ الموفق و ساجد

و علیہ نتوکل و بہ نستعین



توقین و تقریظ و تقریر سرکار اسوۃ المحققین الکرام زبدۃ المتقین العظام تابع العلماء  
الراغبین فخر الفقہاء الاساطین افضل الفضلاء اکمل الکملہ اقدس العالی ذی الجلال  
والعلی فیض مآب عالیہ جناب مولانا وسیدنا جناب مولوی السید محمد حسین علیہ السلام  
تعالیٰ سن کل شین المعروف بجناب سید علان صاحب قبلہ: ام ظلمہ العالی ابن خباب  
ملک العلماء طاب ثراہ ابن علامۃ الحرم جناب السلطان العلماء اعلیٰ الشیخ  
مقامہ فی دار الکرامۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وکفی وسلا علی عبادہ الذین اصطفی الامام  
مفتی زہد کہ بجا اور ابکی مصائب حضرت امام حسین علیہ السلام روحی الہام  
میں افضل طاعات اور اعظم قربات سے ہی اور اجر و ثواب اسکا انا واث  
شکار ہر بل متواترہ سے جو طرق نامہ و خاصہ سے بقول میں ثابت و آشکار ہر  
بان استرا کذب و دروغ اور بتان سے لازم و ضروری خصوصاً ایسے عمل عام  
دنیاک میں تاکہ سداق خاٹوا عمال صالحا و اخذ سیئہ کا ہو اور ضبط  
عمل خیر ہو جائے لکن احادیث و روایات منقول کتب معتبرہ میں اگرچہ چند ضعیف  
ہوں انکے پر مبنی اور سننے میں بحوالہ کتاب یا راوی کوئی مضائقہ نہیں نہ لان  
المقام مقام الاستقباب بلکہ ذکر و سماع ماجور و مثاب ہونکے پس نظر کتب  
ثواب یہ کتاب الاجواب سنی تہر المصائب بالفعل حبیب حبیب حبیب  
السید الرشید المعنی و خیر یوزعی طبع آنوند مرزا قاسم علی صاحب کراچی  
زاوچہ نے پڑی محنت و مشقت اور جانفشانی سے بعنوان ثانیہ و سدید  
و اسلوب تازہ و جدید سے تحریر فرمائی ہے اور بعض مقامات نظر قاصر سے



کہ رب حق تعالیٰ انکی سعی بلغ کو مشکور فرماتے اور جمیع مومنین مومنین  
شیعیان آلِ طہ و پیسن کو اس کتاب مستطاب سے نفع بخشے بحرۃ البنی  
والطاہرین فقط حررہ العبد المذنب السید محمد حسین عفی عنہ۔

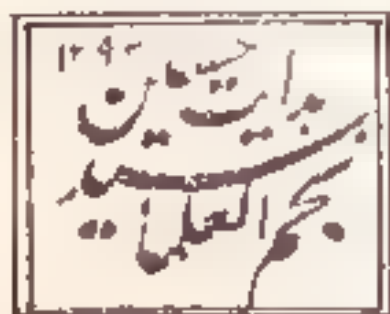


توثیق و تفریط تخطی سرکا فیض باب عاییناب اسوۃ المحققین بدۃ المعتبر  
افضل الفضل اکمل الکلاماوی مقبول و منقول جامع فروع و اصول  
مقبول حضرت ایزد کوین سیدنا نجم السیما جناب مولوی السید  
برایت حسین صاحب قیامہ ابن علامہ قیامہ و کعبہ عاییناب فیضاب  
سیدنا جناب مولوی السید علی نقی صاحب قیامہ و ام ظاہر العالی ابن علامہ  
المرحوم جناب السید العلماء اعلیٰ اندلسا فی دارالکرامہ ابن جناب  
غفران باب رضوان اللہ علیہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا من امة محمد سيد النبيين ونور قلوبنا  
بنور ولاية ائمة الطاهرين وصق علينا بوجود الصابرين الذين  
بذلوا نفوسهم في اعلاء كلمة الدين اولئك احياء عند ربهم  
يرزقون بما اتاهم فرحين ونشكره على ما هدانا لهذا وما كنا  
لننتدئ لو لان هداانا الله والحمد لله رب العالمين والصلوة  
والتسليم على نبينا وشفيع ذنوبنا خاتم المرسلين وآل الطيبين

المعصومین الذین ہو شفعاؤنا یوم الدین اما بعد جو کہ والا سنا تب  
 عالی سنا صاحب فضیلت و کمالات و شکاہ نیست و مودت پناہ الممنون بو ذری  
 آنجہ ترحات مرزا قاسم علی صاحب کربلائی المشہدی و امام مجتہد نے اس کتاب  
 سقراط نہر المصابین میں روایات و احادیث پرہ فضائل و مصائب  
 چہار و معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کو کتب معتبرہ مشہورہ ظہر اللہ علیہ  
 علیہم رضوان اللہ الماکب العالم مثل مجالس مشیخہ مولفہ حضرت تہذیبی العلماء  
 آیت اللہ فی الامام سید العلماء علیہ السلام کان جناب السید حسین صاحب اعلیٰ  
 اللہ مقامہ فی فرادیس اجمنان اور تجار الانوار اور تہذیب اور آرشاد اور  
 بحر القنوب و غیرہ سے اور بحر المصاب کہ جو مزین بتوفیق جناب جد  
 مدوح ہوا اور دیگر کتب معتبرہ سے منتخب کر کے بعنوان خوب و اسلوب  
 مرغوب جمع کیا ہوا کثرت مقامات اس کے نظر قاصر سے گذرے نفع اللہ بھلا  
 و سائر الموضنین و جزاء افضل جزاء المحسنین بحمد والہ  
 المعصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین وانا احقر الکاتب المذنب  
 یا لتقلین السید ہدایت حسین عفی عنہ



نجم العلماء سید ہدایت حسین



لنيزك وقرينه وخطي عما يوجب تقدس باب قدوة الاتية يا اكرم الاكرام  
عزة المحييين اسوة المحققين سيد الزاكرين والزاكرين السيد السند العالم المتفهم  
مقبول نعمت لم يزل ولا اجاب بولوى مير سيد علي صاحب قبايحه شانه

بسم الله خير الكلام والحمد لله المنفصل المنعم والفضل في السمع  
الثام على سيدنا ونبينا محمد خير الانام والذلي لبركة الكرام وليعنه  
على عدد أشهر الفجرة الكفرة اليام الى يوم القيام وبعد فذكر ذلك انما  
الاخ الحاج المزارق سهر على الكرام في السند بد في الله مستبدات  
جهدك واتبعيت رضاء ربك في آليف احاديث الفضايل  
والمصائب وتنقيد ها وتنسديد ها على اسلوب مرغوث ترتيب  
مطلوب فخر الله عتافي الدارين خير الجزاء ويستقبل الله سعياهم  
في نشر احاديث الائمة عليهم السلام وجعلات الله بين ما اقيمت  
في الجنة في مقعد صدق عند مليك مقتدر ولقد سمعت  
كلما حترت من المان والترجمة فوجدت في فضل الله وحسن توفيقه  
ويعين انيذ انيذار منيقات وحمد الله على ذلك كما هو اهل في كما يبي  
الكرم وعز جلاله و صلى الله على محمد وآله وانا العبد الاكسر  
المفتاف الى رحمة رب العنفي السيد علي غفر الله له ولى سب



تقریر و شطری عالی جناب تقدس آب قدوة الاقتیاء بدة الاذکیا فخر المحدثین  
اسوة المحققین مولانا جناب مولوی السید حسین صاحب قبلہ سابق افسر مدرس  
ہر سہ ایمانیہ لکھنؤ و امت برکات تم العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

احسن ما افادہ وارثک ما احادہ الحبيب اللبيب، الاديب الابرار  
ذو الطبيعة الوقادة، والقرحة النفاذة، غبة الاحباب الاجلة،  
عمدة الاحباب الاحبة، الورع النقي، الحائز المرزاقاسم علی الکربلاء  
احسن الله اليه، وخصه بالزلف لدية، كما يانيقا، رشيقا وثيقا،  
جمع فيه فضائل ساداتنا الاطياب، ومصائب ائمتنا الانجاء،  
عليهم صوات الله وبركات رب الارباب، قرأته كتابا عجيبا،  
ووجدته مكتوبا غميقا، مما يتعلق بهذا الباب، جامعاً لأكثر المناقب  
محتوياً على جملة المصائب، وسماء من المصائب، ملخصاً من مجرد  
المصائب، بالاصناف لاكثر الروايات والاحاديث المناسبة  
للمقام والمحل فوفقه الله أكثر مما وفقه والله دثره، وعلى الله  
اجره، سلم الله الواهب ورفاه الى اوج الكمال، و  
الحمد لله على كل حال، والصلاة على من سوله واله خير  
ن، كتبہ بيميناه العبد المذنب السيد حسين، صين عن كل

فجر وشين





تقریظ عالیجناب تقدس و توزع تأب فضیات پناه کمالات و سعادت  
 و شکاه عمدة الافاضل زبدة الاماثل مقبول حضرت مهدی مولانا جناب  
 مولوی السید عسکری صاحب قلیله و دام مجده و العالی ابن تقدس و توزع  
 و شکاه جناب مولوی سید حسن شاه صاحب دامت برکاته

بسم الله المستعان

مانمقة العلماء الاعلام و الفضلاء الفخاوة و غیرهم من ازکیاء  
 الاحباب : سلمهم الله تعالى و ابفا هو مدی الاحقاب مؤلفین  
 علی المجلدات الثلاث من هذا الکتاب : الموسوم بجمهر المصائب  
 المنتخب من بحر المصائب : الجامع لاكثر المناقب المصائب  
 لسادتنا الاطاث لا سیتا خامس ال العباء : سیدنا  
 سید الشهداء : علیه التحیة و الثناء : کف للمؤلف السعیة  
 الحاج المرزا قاسم علی الکر بلائی : متعه الله بالعیش الرعید  
 شرقاً و غرباً : اجزل الله اجره فیما آلفه و اعد له ذخراً :  
 کتب بيميناء الدائرة الوازرة : احوج المربوبین الی  
 رحمة ربه الغنی : عسکری بن حسن بن عسکری الرضوی  
 اوثی کتابه بهائی الاخرة



ابو جعفر محمد بن فضال است صاحب کتاب عمدة الاحیاء فی زیادة الاماکن تقدیر  
ابو جعفر محمد بن فضال حضرت امام زین العابدین علیه السلام مولود من زین العابدین علیه السلام  
و در کتاب الامالی ابن المرحوم المغفور جناب ملا محمد جوادی

بسم الله الرحمن الرحیم

شیخان له انما هو یاسن اجزل ذخیرنا بمصباح الحسن علیه السلام  
و فحیمة و رفع درجته و اکرم منزلته بشهادته و جعل شفاء  
فی تربته و فخرت الدعاء بالاجابة تحت قبته و الفوز معه فی دینه  
و جعل الائمة من ذریته صلوات الله علیه و علی اهل بیته  
و علانته اما بعد این یکم سوم نهم المصباح منتخب کتاب مستطاب  
بسم المصباح مع امنا فی بعض احوال و آیات معتبره مشهوره و ان  
از کتب قدیمه فخریه باره فضائل و مصائب حضرات ائمة معصومین  
علیهم السلام و سلام علیهم تبیین مؤلفه عمدة الاحیاء و الزاکرین بذکر  
از نسایب و الذاکرین طایف از خود مرزا قاسم علی مصباح علیه السلام  
بنظر قاصد خاطر گذشت و در تصدیق کتاب مذکور وانی هست توثیق  
حضرات معصومین کرام و فضائل عظام ادام الله تکریم الصالحین  
فی جنات الله خیر الجزاء و تقبل الله سعیه فی نشر فضائل ساداته  
الائمة و انا العاصی عجل علی عسی

محمد بن جوادی

عبد محمد بن جوادی



توثیق و تحظی جناب سنیاب تحقیات مآب کمالات کتاب ادیب ارباب  
 سبب نسیب زبدۃ الفضلاء عمدۃ الکمال مقبول حضرت ایزد کو نیت سید ابنا  
 مولوی السید جعفر حسین صاحب زاد و فاضلہ ابن علامہ المرحوم جناب مولانا  
 میر محمد علی صاحب قلم طاب ثراہ

یا مہمہ سبحانہ ما عظم منانہ

مقامات مختلفہ مجاہد سوم کتاب سنیاب تہی بہ تہر المصاحب وائتہ عمدۃ  
 الذاکرین زبدۃ الزائرین آخوند خان مزارقا کاظم علی صاحب زیارت  
 توفیقات نظر قاصد حقیر سے گذرے حق یہ ہو کہ مولف صاحب موصوفت سے  
 جمع و تالیف کتاب ہدایین بری عرق ریزی اور محنت و مشقت کی ہوا  
 احادیث و روایات معتبرہ کتب مستندہ سے نقل کر کے ترتیب انکا بطور  
 حاصل بسیار ات سیاقہ فصیحہ و الفاظ واضعہ باینہ عام فہم کیا جو حق بہانہ  
 تعالیٰ جملہ مؤمنین و مؤمنات کو اس کے پرستار و شناسنے سے ناجور و مٹا  
 کرے اور جزائین اس عمل خیر اور عمل حسن کے ثوابت صاحب مدون  
 خیر دنیا و آخرت عطا فرمائے برکتہ الہی و آلہ

کتبہ بھیمناہ الذاکرۃ الوارثۃ المتمسکات بالثقتین المذکورہ  
 جعفر حسین عفی عنہ عصر الخمس لشریہاں مضامین صحت  
 متوال سنۃ خمس و تمانۃ بعد الم من الخیرۃ النبویۃ صلیہ  
 وآلہ الم الم تحیۃ

سید حسین

توثیق و تظنی خاص فضیل اختصاص عالی مرتبت والا نزلت، عمدۃ انفسار زبدۃ الکملات  
ذوالمجد والکمال مقبول حضرت ذوالجلال الشہداء الشہداء الموقرین سیدنا جناب  
مولانا الشہداء پادشاه حسن صاحب قبلہ مدرس مدرسہ امانیہ لکھنؤ دام مجیدہ العالی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سبحان رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا ونبینا محمد خیر  
الانبیاء والمرسلین وعلی وصیہ الصالح الامین علی امیر المؤمنین وعلی  
الہ الطیبین سبھا علی سبط الشہداء السعید الکثیر المحرمین وعلی جمیع  
المستشهدین معہ الی یومہ الذین اما بعد این کلمہ شہ ریاض شہادت تبارک  
ونقشہ ونامہ ہزاران کرب و بلا پیش مجموعہ مناقب و مصائب ناموں قبائے شہر  
راہ حضرت خاص آل عبا علیہ وعلی جد کا و ابیہ و ائمہ و اخیه و تسمیہ منج  
اکلاف احقیہ و الثنا کہ بدینش دل خون میشود و زشتیہ نش میرہ چون نگاہ  
جسد اگر دید از بحر مصائب

چنین نہر لباسب از نواں	چہ گوہر زان و بر طمان بر و شک
------------------------	-------------------------------

بالیف تشریف جناب میرزا سے رفیع شان معین مکان سلامتہ الایلیاب  
والاستہ الانجاب حاج حرمین الشرفین زائر و ذاکر حضرت ابی عبداللہ عجلست  
کرن سنش متا طیب و لہاست و لطف بخش آب و زاب محفایا نامہ امیش جناب  
حاج نور محمد اقا اسم علی است و مقام سامیش بافتنار حدیث شریف علی  
تسلیہ انوار و الجنة روشن و بلی صہانہ اللہ تع عا شہ و عوفیضہ و  
احسانہ کہ کتاب بطرز خوب و بیج مرغوب سہی بہ نمر المصائب القاط و اتقان



معنا میں مصنفات بعض علماء اعلیٰ مخصوصاً بہ امداد و بحکم المصائب سید عالمی قلم  
مرتب فرمودہ و این نیر از همان بحر بر آورده و یا یا یکوزہ و آورده است  
فجزاء الله تدالی بوجود و کرمه جزاء الذاکرین وجعله وایانا للنعمانہ من  
الشاکرین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ علی خیر  
الخلق محمد و آلہ الطیبین الطاہرین وانا العبد المبتلے بالتجنس السیئہ  
ریاض الحسن غفر الله له و لو الدیہ الحسن و الیہ

ریاض الحسن

فہرست جناب نیر احمد سبب ہمارہ و رفعتا مل و مصائب جناب سید الشہداء

نمایندہ شخصوں روایت	تاریخ
بکاستہ بنج بانی بزرگوار و آبدن نصرت بر لاش علی کبر و وداع مظلوم کریم از خواہرات و دختران خود و طلبیدن لباس گنتہ و پوشیدن آن از زیر لباس بنظر احتیاط و بے لباس ماندن بعد شہادت	۱۲
قتل بکاستہ نصرت مظلوم کریم از خواہرات خود و جناب باب سورہ و حال انتقال جناب زینب و رباب و مدینہ منورہ	۱۳
قتل حضرت آمنہ مدنی بر ملا گم و وداع جناب امام حسین از فرزند بیار و سہرا نیوہ و بعضی نمایانہ حضرت و گریہ و بکاستہ المجرم و اطفال	۱۴
توبہ سیراب کردن تشنہ و تشریف فرما شدن سید الشہداء بہ نر غائمہ و جنگ و جہاد و ربط فقرات شہادت آن حضرت	۱۵

۳۷	فصل شہداء و رجز و جہاد و سید الشہداء و فرود آمدن یہ نر فرات و کلمات حسرت بشتنی اقرار و فقرات شہادت آنحضرت	۳۷
۴۲	شفاعت جناب رسول خدا بشیعیان جناب امیر و ولایت ائمہ ہدیہ و رجز و جہاد سید الشہداء و محاصرہ کردن اعدا از ہر طرف و افتادن حضرت بر زمین و آمدن ہفتاد و شتی بارادہ ذبح و شہادت آنحضرت	۴۲
۵۵	ثواب فعل مسند و نسبت آن و تعزیت شہادت مظلوم کربلا بحدیث خدا و بار سیاہ و زیدن و زمانہ تیرہ و تار یک شدن بعد شہادت سید الشہداء و آمدن اہل بیت بقتل و نوحہ جناب زینب	۵۵
۵۹	فصلیات سوختن یابی و وداع مظلوم کربلا از اہل بیت و آراستہ فرمودن ملان حرب و آمدن بمیدان قتال و استقلال و جہاد آن حضرت و محاصرہ کردن و محال شدن اعدا در میان حضرت و خیمگاہ و مجروح و ذبح شدن آنحضرت	۵۹
۶۸	نسبت و خدا با امام حسین و آواز دادن شمر لعین لشکر خود بر اسے محاصرہ مظلوم کربلا و رنجی کردن اعدا آن حضرت را و زدن تیر و گلولہ از او آمدن جناب زینب قبل و در نماز عصر ذبح کردن شمر لعین آنحضرت و آمدن الحرم و سکینہ بر لاش حضرت	۶۸
۷۵	گریہ جناب سادق و وقت نوشیدن آب ذکر تشنگی مظلوم کربلا و ثواب لعن بر قاتلان سید الشہداء بوقت خوردن آب و افتادن آن حضرت بر زمین و آمدن شہزادہ عبید اللہ بن امام حسن و شہادت آن منیم و مظلوم کربلا	۷۵



مجله شانزدهم	ذکر قصد حضرت ابراهیم بذبح حضرت اسمعیل و ربط فوج مظلوم کربلا و فقرات زیارت ناحیه مقدسه .	۸۲
مجله هجدهم	فرحناک شدن نون در سه جاد حضرت و مدد جناب امیر بشیده و عدم فرایدرسی و ذبح کردن اعدای مظلوم کربلا و آمدن اهل حرم بمقتل و بقراری ایشان	۹۰
مجله نوزدهم	آب نخوردن گوسفندان حضرت اسمعیل از نه فرات و ذکر تشنگی مظلوم کربلا و بیوگی اعدا و محاربه بزرگلی پهلوان با سید الشهدا و استقامت و تکیاد حضرت و آمدن ندا از جانب خدا و صبر کردن آنحضرت آخر ذبح کردن شمر لعین آن مظلوم را	۹۶
مجله بیستم	حساب شعیبان متعلق شدن بانمه بدنی و شهادت مظلوم کربلا بزوات بلال بن نافع و اخذ لباس سید الشهدا ۲	۱۰۰
مجله بیست و یکم	محبت رسول خدا یا امام حسین و شهادت آن مظلوم و قصد با مالی کردن اعدا و آمدن شیر صحرا و محافظت کردن لاش سید الشهدا ۱	۱۰۲
مجله بیست و دوم	آمدن طيور بر لاش مظلوم کربلا و رفتن طائر به بدین و تیردادن رسول خدا را و بیکت خون سید الشهدا شقایق رفتن دختر یهودی اسلام آوردن قوم او	۱۱۰
مجله بیست و سوم	اختلافات وقت و روز شهادت سید الشهدا و حال اسب باوقا و خیردادن بابل حرم و آمدن ایشان بمقتل و نوحه جناب ام کلثوم ۲	۱۲۹

۱۳۵	جلد ہفتم	آمدن لباس حبت برائے امام حسین در ربطے لباس نذرت لاش طمر آنحضرت در ربط آمدن چهار خواہران بر لاش بر اور ان مقتول خود و بقراری و نوحہ جناب زینب ۲
۱۳۶	جلد ہفتم	ثواب بجا و آمدن اعدا بنجیگاہ و کشیدن ردائے جناب زینب گوشوارہ ان مظلومہ و تاراجی خیام و ردائے اہجرم و مال قائمہ غریبی غیر ملکہ
۱۳۷	جلد ہفتم	فضیلت فضہ کنیز جناب سیدہ و با عجز آمدن جناب امیر برائے سوا کردن فضہ در راء مکہ و مال سواری اہل بیت رسالت بعد شہادت مظلوم کربلا و رسیدن ایشان بمبعل
۱۳۸	جلد ہفتم	محسورشدن و حوش بروز قیامت در ربط حال ذوا بجناح و خیر شہادت مظلوم کربلا رسیدن بنیمہ و مال بقراری اہل بیت و آمدن ابن سعد بنجیگاہ و فریاد اہجرم
۱۳۹	جلد ہفتم	مزمین شدن عرش مجسمین علیہ السلام و مصائب آن ہر دو گوشوارہ عرش آنی ربط حال ذوا بجناح و آتش زدگی اعدا بنجیگاہ و اسیری اہجرم و بردن اعدا بسوئے قتل و گریہ و کجائے دختران رسوخندام
۱۴۰	جلد ہفتم	سیلاب فرسودن جناب صادق عبداللہ بن سنان را از انما حبت دنیا و سنانہ کردن اصحاب سید الشہداء بیت و انما انما و استغاثہ مظلوم کربلا و شہادت طفیل شیرخوار و تنگی مظلوم کربلا و وصیت فرسودن آنحضرت اطلاق برہنہ
۱۴۱	جلد ہفتم	مصحفی نمودن صلاح ہودی امام حسین را و بقراری جناب سیدہ و اسلام آوردن صلاح مع اقربا و فقرات مصائب مظلوم کربلا



۲۰۱	فضائل سنین و آمدن لباس حبت و زمین شدن آن لباس سبب مطاوعه و فقرات مصائب ایشان و حال سرانورد مظلوم کر بلا و به اولی این	جلد هفتم
۲۰۲	فضائل سنین علیهما السلام و ربط آنجا به مرتبه جناب مفتی صاحب قبا و در حال مظلوم کر بلا	جلد هفتم
۲۰۳	ذکر اجمالی ذبح حضرت اسماعیل و حضرت عید الله و ربط ذبح مظلوم کر بلا و فقرات زیارت نامه مقدسه و بعضی شرائط و آداب ذبح و ظلم و ستم شریعتی نمودار شدن آثار قیامت و بار دوم بر آمدن المجرم از خیمه	جلد هفتم
۲۰۴	فضائل جناب اسیر و مرقور یا صاحب آسمان عسکری و گریه مظلوم کر بلا و بر مفارقت اقربا و اصحاب و حضرت از المجرم فقرات اسیری این است آن حضرت	جلد هفتم
۲۰۵	آمدن سه و دوست وقت احتضار سلم و ثواب تشییع جنازه و نماز جنازه و بعضی آداب آن و فقرات دهن مصحاب که آل و اصحاب علیهم السلام	جلد هفتم
۲۰۶	علامت سوگن و تمغیات پیار و نیایش به پاره و پاره است مصا بیمار کر بلا	جلد هفتم
۲۰۷	خبر دادن موعده از آمدن آسمان عسکر و وجود و یحیی و امام زامی شرف فقرات مصائب امام حسن عسکری و امام حسین علیهما السلام	جلد هفتم
۲۰۸	حدیث نبوی بطور بخت و ربط روانی آمدن سر اسه شهادت کوفه و توفیق این سعد کر بلا و روانه شدن به فریاد و گریه و اهل بیت رسالت از قتل شهدا	جلد هفتم

	وگرہ جناب زینب و سکینہ پر لاش منظر مکرر بلا	
۲۳۰	ثواب سیراب کردن تشنه و ربط تشنگی منظر مکرر بلا و وصیت آن حضرت از گلدستہ پریدہ و فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ	جلسہ ہجری سوم
۲۳۱	اعجاز و کرامات لاش اہل بیت منظر مکرر بلا و تشریف فرما شدن جناب رسول خدا ص علیہ السلام و آمدن شیر براس حفاظت لاشہائے شہداء و نوحہ جنات	جلسہ ہجری ہفتم
۲۵۳	دفن ناقہ عصبیا و ربط دفن شہداء و حال نصیب کردن اعدائے اہل بیت و شہداء کر بلا بچند با آخر رسیدن آن بیش بزرید بعین ایشام	جلسہ ہجری ہفتم
۲۹۱	ثواب بکار مصائب ائمہ ہدی و آمدن بنی اسد براس دفن شہداء و تشریف فرما شدن بکار کر بلا و بعد دفن با عجز رفتن آنحضرت بکوفہ	جلسہ ہجری ششم
۲۹۲	اشیائے ضروری براس میت و ربط دفن شہداء و دستورات عالم براس دفن اسوات و اختلاف حال مراد منظر مکرر بلا	جلسہ ہجری دہم
۲۹۳	فضائل جناب امیر و فقرات حال ضربت آنحضرت و فقرات مصائب جناب سین و انتخاب مرثیہ مولانا سید محمد مدنی صاحب قبایر و فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ	جلسہ ہجری دہم
۲۹۴	محدث جناب اشیر سوال کردن جو دی و بعد قبول مطالب سدا شدن او و ربط اسیری اہل بیت رسالت و حال انہام منظر مکرر بلا	جلسہ ہجری دہم
۲۹۵	فضائل شہدائے راہ خدا و اہل علم و ربط آوارہ وطنی حضرات ائمہ ہدیہ و دفن شدن ایشان متفرق بظلمت امیہ و بنی عباسیہ	جلسہ ہجری دہم
۲۹۰	فضائل جناب امیر و بعض فضایا و احکام آنحضرت و فضیلت خیمہ استیلاج	جلسہ ہجری دہم



۳۰۲	فصل صلوات خواندن و فضیلت عید غدیر و بعض حالات اہل نفاق و دشمنان خاندان رسالت و مناظرہ بشام با عمر بن عبید -	مجالس اول
۳۱۵	بعض فضائل و معجزات جناب امیر علیہ السلام و فضیلت روز نور روز و اشعار باذل علیہ الرحمہ وغیرہ -	مجالس دوم
فہرست مجالس نہر المصائب حصہ پنجم در فضائل و مصائب و حال سیری اہل بیت رسالت		
۳۱۶	مطالب و غلامتہ مضمون روایت	مجالس ششم
۳۲۶	فضائل بنابر مصائب آمدہ بر وی و دلائل جناب صادق و روانگی اسیران اہل بیت بطرف کوفہ و نوحہ جناب زینب بوقت رسیدن کوفہ	مجالس ہفتم
۳۲۷	ثواب تلاوت قرآن و رسیدن سر اسے شہدا کوفہ و تلاوت سورہ کاف و نور سرانور سید الشہداء و حال اہل حرم آن حضرت -	مجالس ہشتم
۳۲۸	سلمان شدن یووی بکرت نورچادر جناب سیدہ و داخلہ اہل بیت رسالت کوفہ و حال بقراری و نیدار سے از دیدن ایشان -	مجالس نهم
۳۲۹	ثواب بجا و داخلہ اہل بیت بدار الارواح و برو سے ابن زیاد لعین و بیہوشی آن شقی و کائنات ببار کر بلا نمودن و بقراری جناب زینب و ام کلثوم و نجات یافتن ببار کر بلا از قتل -	مجالس دہم
۳۳۰	بجلس فرستادن ابن زیاد لعین اہل بیت رسالت را و بردن حوی سرانور بنا خود و حال زوجہ او و دینو گنہ خشن سرانور و آمدن عماری جناب سیدہ وغیرہ	مجالس یازدہم
۳۳۱	فضیلت مؤمن بہیوگی سید الشہدین زیاد لعین بالاسے منبر مسجد جامع کوفہ و حال عبادہ عقیق رحمہ اللہ و شہادت آن و نیدار سید کارزار	مجالس ہجدهم

[illegible]



جلسه چهارم	بجای هر شی و موجودات بر صیبت نکلوه کر بلا و در خانه اهل بیت برار الاله و زکوة یزید و مال اسیران و قتل و اذن این لعین بر ابا کر بلا و بقیه اهل بیت و خیران جهان رسوخه و نجات یافتن ابا کر بلا از قتل	۲۳۵
جلسه پنجم	ثواب بجای و یکاه ارض و سموات بر صیبت سید الشهداء آمدن فاحشه و زینب برای اطلاع خبر رسیدن اسیران به شوق و انتظار کردن آن سکا از حاضرین در بار و حکم و اطلاع اسیران و سبک شدن از دروازه ساعات و رسیدن ایشان پیش یزید و فخر و مبالغه آن شقی -	۲۴۱
جلسه ششم	خبر دادن تبریل: سوخته از شهادت سین و آمدن غراب به دین و خبر دادن بنیاط یعنی از شهادت سید الشهداء و توجه آن مرصیه -	۲۵۰
جلسه هفتم	حال نصرانی وکیل روم از دیدن سرانور سید الشهداء بر ابریزید لعین و تنسار کردن از آن لعین و بعد گفتگو بسیار اسامه آوردن و قتل شدن آن	۲۵۴
جلسه هشتم	ملاقات حضرت خضه با امام زین العابدین و ربط و اطلاع آن حضرت بر ابریزید شقی و حال غم اهل بیت رسالت -	۲۶۰
جلسه نهم	فضیلت امین نیز منجیب سیده و در خانه شتران قبول عذر ابریزید شتران و تنسار حال کردن از جناب سکینه و توجه بنات سب از بین سرانور برادر	۲۶۷
جلسه دهم	فضیلت اهل بیت رسالت و داخل شدن انحراف بنده یزید و بقیه اهل بیت و مجلس اتحم با شدن بنانه یزید و حال مندر و جبهه یزید ملعون -	۲۷۴
جلسه یازدهم	فضیلت زیارت سید الشهداء و حال بدینی شهادت ابریزید و تنسار دیدن جناب سکینه حیده ماحده خود را در شام -	۲۷۹

۴۸۷	فضیلت بکا و حکم کردن یزید بنطیب و بیوگی آن بعین و خطیبہ بکار کربلا و گریہ بکاسے حاضرین مجلس امر کردن یزید بموذن براسے اذان	جلسہ پنجم
۴۸۸	فضیلت بکا و قننامہ نوشتن یزید باطراف بلاد و آمدن قاسم سے بھرنہ و حال گریہ و بکاسے نبی ہاشم و حال جناب ام البنین مادر جناب عباس بن علی	جلسہ ششم
۴۸۹	فضیلت بکا و ملاقات سنہال بایار کربلا متصل قمر خاتہ و حالات مجلس شام و نوحہ و بکاسے جناب زینب	جلسہ ہفتم
۴۹۰	فضائل سورت عشرت رسول خدا و انتقال و تشریف الشہداء و مجلس شام و نوحہ و بکاسے اہل بیت رسالت و رین روایت اسماء آن مہدیہ معینہ بیت یکدن بعض اہل بیت زینب بنت العسین و بقولے رقیہ پنچمہ صاحب حران المؤمنین نوشتہ۔	جلسہ ہفتم
۴۹۱	نواب بکا و خواب ہند زوجہ یزید و بیانی آن صماحہ و بیان کردن خواب ہند بعین و مذامت آن شہتی و اجازت ربانی داؤن بابل بیت رسالت و مجلس ماتم بپاکردن ایشان بشام و زینب اہل بیت۔	جلسہ ہفتم
۴۹۲	فضیلت زیارت بیدہ و سید الشہداء و ربانی اہل بیت از قید شام و رسیدن کربلا بعد یکسال و گریہ و ماتم ایشان بر مرقد شہداء و ملاقات جابر بن عبد اللہ انصاری و غیرہ و وداع روضہ انور مظلوم کربلا و روانگی بسیمت مدینہ۔	جلسہ ہفتم
۴۹۳	فضائل بکا و رسیدن اہل بیت رسالت قریب مدینہ متصل فدک و فرستادن بپاکربلا بشیرین خدیم شاعر را کہ ہمراہ قافلہ زائرین بروضہ اقدس رسول خدا و داخلہ اہل بیت بشیر مدینہ و نوحہ جناب ام کلثوم	جلسہ ہفتم



جہانگیر	<p>جگہ ہر شہر برصیت سید الشہداء اور وانگی اہل بیت رسالت از و مشت          بطرف مدینہ و رسیدن ایشان قریب مدینہ و خیمہ پاکرون بیرون شہر و          فتن بشیرین نیکم براسے اطلاع اہل شہر و فتن اہل بیت بروقت          رسول خدا و گریہ و بکاسے عورات ہائیمہ۔</p>	۵۳۱
جہانگیر	<p>انہل شہان جناب زینب بروقت رسول خدا و خیر شہادت مظلومہ کربلا          اوان و فوج و کسانے ان مظلومہ برنفاقت اقربا و اہل عیالات۔</p>	۵۵۰
جہانگیر	<p>فتمینات شب و روز و فترات حال غربت جناب امیر و ائمه اہل بیت          مدینہ و مدینہ رسول خدا و خیر شہادت مظلومہ کربلا و اوان جناب زینب          و اہل کثوم و فوج و اہل بیت رسول خدا و امدن نزد محمد حنفیہ و تہرا          شہادت سید الشہداء اوان و حال بقراہی محمد حنفیہ و فترات شہادت</p>	۵۵۹
جہانگیر	<p>جناب عباس علیہ السلام۔          اتصال خودتہ اہل بیت رسالت و توابع بکایہ صیت ایشان دہل          شدن اہل بیت بخاناسے اقربا و امان ہائیمہ شہداسے کربلا و گریہ و          بکاسے ایشان بر حال ویرانی سکانات عزیزان</p>	۵۶۰
جہانگیر	<p>روز ولادت و شہادت امام محمد باقر علیہ السلام و آمدن جنات براسے          دریافت مسائل و دقت آنحضرت و ربط بید فتنی مظلومہ کربلا</p>	۵۶۱
جہانگیر	<p>روز ولادت و شہادت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام و          آتش زدگی اعدا بخاندان حضرت و ربط آتش زدگی خیام          مظلومہ کربلا</p>	۵۶۲

جلسه سی و پنجم	فضائل و معجزات جناب صادق م و اراده قتل آن حضرت کردن منصور عباسی و نجات یافتن و ربط اراده قتل پیار کر بلا کردن یزید و نجات یافتن از شر آن لعین -	۵۸۲
جلسه سی و ششم	روز ولادت و شهادت امام موسی کاظم علیه السلام و غسل و کفن و دفن آن حضرت و ربط بدفنی مظلوم کر بلا م	۵۸۹
جلسه سی و هفتم	روز ولادت و شهادت امام رضا علیه السلام و ربط بکشی مظلومی اهل حرم مظلوم کر بلا	۵۹۵
جلسه سی و هشتم	تبر دادن جناب رسول خدا و جناب صادق م از جایه دفن جناب امام رضا م و ثواب زیارت آن حضرت و قصیده خواندن و عیل و ربط فقرات زیارت ناحیه مقدسه -	۶۰۲
جلسه سی و نهم	روز ولادت و شهادت و بعضی معجزات امام محمد تقی علیه السلام و ربط و احله اهل بیت مظلوم کر بلا بکوفه -	۶۱۰
جلسه سی و دهم	روز ولادت و فضائل و شهادت امام علی نقی علیه السلام و طلبیدن بنی عباس به بغداد و سامره و اذیت رسانیدن و ربط خاک و خون الود و شدن شهدا سه کر بلا -	۶۱۹
جلسه سی و یازدهم	روز ولادت و بعضی معجزات امام حسن عسکری علیه السلام و زیارت ستم عباسی و ربط اسیری پیار کر بلا -	۶۲۹
جلسه سی و دهم	فضیلت اولاد رسول و فرستادن اطبا و قاضی وقت اثر کردن زهر و شهادت امام حسن عسکری و غسل و کفن و دفن آن حضرت و ستم اعدا	



۶۳۷	در ربط نجات یافتن پیامبر کریم ﷺ از قتل۔	مجلس نهم و دهم
۶۳۸	روز ولادت و غیبت صغریٰ و حال نابینا حضرت صاحب الامرؑ دارا و قتل کردن اشقیاء و فوائد امام غائب و بعضی علامات ظهور حضرت در ربط فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ۔	مجلس نهم و دهم
۶۳۹	فضائل ماہ مبارک رمضان و شہادت اجمالی حضرات ائمہ معصومینؑ در ربط حال سراف نور مظلوم کریم ﷺ۔	مجلس نهم و دهم
۶۴۰	فضیلت صلوات و ذکر اجمالی رحمت بعد ظهور حضرت صاحب الامر علیہ السلام در ربط آمدن اہل حرم مظلوم کریم ﷺ بمقتل۔	مجلس نهم و دهم
۶۴۱	فضائل ائمہ معصومینؑ و رحمت ایشان و شکایت کردن بخدمت رسول خدا از ظلم اعدا و آمدن شہدائے کریم ﷺ۔	مجلس نهم و دهم
۶۴۲	فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام و پرورش فرمودن حضرت ابراہیم علیہ السلام باطفال شیعہ در حبس و ربط شہادت و تشنہ لبی و دفن علی اصغر و ذکر اجمالی شانہ برادر محسنؑ۔	مجلس نهم و دهم
۶۴۳	فضیلت زیارت ائمہ و شہادت پسر مسلم بن عوسجہ و ربط بکسی مادران علی اکبر و قاسم و عون و محمد و حمی لہم الفدا۔	مجلس نهم و دهم
۶۴۴	فقرات زیارت مہبطہ و مصائب بعض انبیاء و ربط مصائب مظلوم کریم ﷺ مع فقرات زیارت ناحیہ۔	مجلس نهم و دهم
۶۴۵	گریہ مؤمن بذكر مظلوم کریم ﷺ و گریہ آن حضرت بر مفارقت اصحاب و اقربا و اہل بیت و استغاثہ آن حضرت و تعزیت بحضرت اصحاب کساء۔	مجلس نهم و دهم



	و بید فتنی سید الشہداء و حال سرانور۔ باید کہ این مجلس بے محل نہ خوانند۔	
جلسہ پنجم	فضیلت بکا و دور و جناب امیر المومنینؑ بر زمین کربلا و بکاسے آن حضرت بر صیبت مظلوم کربلا و ربط حال و وایجتاح و رسیدن اہل حرم بمقتل شہداء و داخلہ ایشان بکوفہ۔	۴۱۵
جلسہ ششم	ذکر سوت و حساب عمر انسان و فضیلت عالم و ربط و غلط و نصیحت مظلوم کربلا یا عدا و فقرات مصائب آن حضرت و زندہ فرسودن جناب امیر المومنینؑ اسوات را و تفرق و فن شدن آل رسولؐ	۴۱۲
جلسہ ہفتم	فضیلت زیارت مظلوم کربلا و وصیت رسول خداؐ کو استغاثہ سید الشہداء و فقرات شہادت آن حضرت و اسیری اہل حرم۔	۴۲۱
جلسہ ہشتم	کرقاری سوسنہ و عطوفت و دعا فرمودن حضرت صادقؑ و نجات یافتن آن ضعیفہ و روابط اسیری اہل حرم مظلوم کربلا و دفن ائمہ ہدایت بمقامات متفرقہ۔	۴۲۹
جلسہ نهم	فضائل شہیدان و تقرب ایشان بوجہ عبادت خدا و اطاعت و پیروی ائمہ ہدی و ربط مصائب شہداء سے کربلا۔	۴۲۸



قال من جلس مجلسا فيه أمناء قلبه تمت القلوب

اسم من برکت اقترا من مطلوب کل طالب منتخب کتاب بحر المصائب اعنی

جلد سوم



مولف

اخوندزاق اسم علی صاحب بلدنی زبده ملاذة جناب لویی سید علی صاحب محدث  
۱۲۸۸ هـ

مطبع نایب و لکثور لکثور زینت اسرار هوئی